فریب حُسن

ترجمۂ

فوسٹ

(۱)

جو انگلستان کے مشہور و ممتاز جادو نگار مُصنف مسٹر

جی ڈبلیو ایم رینالڈس کی منتخب اور لاجواب تصنیف ہے

اور جسکو

جناب خواجہ اکبر حسین صاحب ساکن ریاست بگین پلی

نے فصیح اور بامحاورہ اُردو مین ترجمہ فرمایا ہے

بار دوم

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپا

سنہ ۱۹۲۵ء

دلچسپ ناول

مسٹر رینالڈ کے انگریزی ناولوں کے اردو ترجمے

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
فسانۂ الہ دین و لیلے - مشہور ناول اسٹار آف منگریلیا کا ترجمہ رنگین داستانوں کے ضمن میں بہشت و دوزخ کی سیر کرائی ہے پڑھکر دل پھڑک جاتا ہے - مترجمہ منشی امیر حسین صاحب تحصیلدار کاکوروی -	عمر/ ۱۲	امیر حسین صاحب	زیر طبع
فسانۂ سوزان عشق - ناول سیمبرس کا ترجمہ جس مین دنیا کی خودغرضی اور سیاہ کاری کی ایک عجیب و غریب قصہ کے پیرایہ مین دلکش تصویر دکھائی گئی ہین -	عمر/ ۶	لعبت فرنگ - رینالڈ کے ایک تاریخی ناول کا ترجمہ واقعی قصہ کو نہایت پیچ دار صورت مین بیان کیا ہے -	عا/
فسانۂ لارنس و روتھ - ایک عفیفہ لڑکی کی داستان فوجی افسرون کی بیباکی چارلس گذشتہ شاہ انگلستان کی بے اعتدالی - زنان درباری کی بدکرداری وغیرہ کا خاکہ - ترجمہ رائے ہوس بلاٹ مترجمہ سید		فسانۂ حسرت وصل - نہایت عمدہ ناول بمقابل پدر	۵/
		مارگیرٹ - شاہ اسکاٹ لینڈ کا ملکہ مارگیرٹ سے دغابازی سے شادی کرنا اور پوپ کا فیصلہ حق کی فتح نہایت دلکش ناول ہے -	۱۲/
		روز الیمبرٹ - ایک لڑکی لیمبرٹ کی حسرت اور درد بھری سوانح عمری راہ نیک سے انحراف اور چوری جوئے دغابازی شرابخواری وغیرہ کے برے انجام زبان سلیس اور صاف - دو حصہ کامل -	للعہ/ ۸

فریب حسن

بخدمت جناب ڈاکٹر حاجی خواجہ حسین صاحب
چیف میڈیکل افسر ریاست بنگن پلی

جناب عالی!

یہ بات مسلم ہے کہ برادرانہ تعلقات کچھ ظاہری رسوم کے محتاج نہین ہوتے۔ تاہم مین یہ اپنی پہلی تالیف جو پورے سال بھر کی محنت مین کامل ہوئی ہے۔ آپ ہی کے نذر کرنا میرے اور اس کتاب کے لئے باعث افتخار ہے۔ اِس کتاب کے ترجمہ کرنے مین مجھے جس قدر محنت اُٹھانی پڑی اُسکے لئے اگر مین کچھ مورد تحسین ہوسکتا ہون تو وہ فی الحقیقت آپ ہی کا حصہ ہے کیونکہ جو کچھ مین نے سیکھا اور جس قدر لیاقت بہم پہونچائی (اگر اُسکو علم و لیاقت کہا جاسے) صرف آپ ہی کی تائید آپ ہی کی ترغیب اور آپ ہی کی کوششون کا نتیجہ ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ انگریزی ناولون سے ترجمہ کے لئے کسی کتاب کا منتخب کرنا ایک مشکل امر ہے۔ جارج رینالڈز (جو انگلستان کے مشہور و معروف ناولسٹ ہین) نے اس کتاب مین صرف ایک خیالی داستان ہی نہین لکھی۔ بلکہ غور کی نگاہون سے پڑھنے والے کے لئے اعلےٰ درجہ کا اخلاقی سبق۔ بدکرداری کے زبون اور نیک روش کے عمدہ اور مسرت آمیز نتیجے ایک دلچسپ قصے کے پیرائے مین بیان کئے ہین۔

آج کل بہت سے انگریزی ناول اُردو مین ترجمہ ہوئے اور برابر ہوتے جاتے ہین۔ یہ دعویٰ کرنا سراسر فضول ہے کہ زبان مین یا عمدگی بیان مین مین ان حضرات

کی برابری کرسکون گا - جو اپنے اعلیٰ خیالات اور دلکش عبارات سے پبلک کو اپنی تصانیف پر محو کر لیتے ہین - مگر میری ناچیز کوششون سے جو کچھ ہوا وہی زیادہ سمجھتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ وہ الفاظ و عبارت پر چندان خیال نہ فرمائین گے - اور اصل مضمون سے کتاب کی خوبی و عمدگی کا اندازہ کرین گے - فقط

۱۵ - ستمبر ۱۸۹۴ء
بگین پلی

نیاز مند
خواجہ اکبر حسین

فریبِ حُسن

تمہید

ہمارا قصہ اوائل اگست ۱۴۹۳ء سے شروع ہوتا ہے۔

صبح صادق کی دل فریب آمد نے البؔ[1] کے پاٹون سے تاریکی کے پردونکو اُلٹ دیا تھا۔ اور ابھی نکلتی ہوئی آفتاب کی زرد شعاعین قلعہ وٹن برگ کے گرجا گھر اور اُسکے منارون پر چمک رہی تھین۔ اس قدیم شہر کے ایک طرف لب دریا سے بیابان صنوبر تک پھلے پھولے درخت ہرے بھرے نہال جھوم رہے تھے۔ دوسری جانب لہلہاتی ہوئی چراگاہین امیر روزنتل کی گاے بیل اور بھیڑ بکریون کے گلے سے بھری ہوئی تھین جب آفتاب اس دلفریب زمین پر چمکا تو شہر اور قلعہ دار العلوم اور امیر روزنتل کی محلسرا کو (جو شہر کے قریب ایک ٹیکرے پر واقع تھی) اِس نئے روز کی روشنی نے کاروبار کے لیے جگا دیا۔
اسوقت شہر کے زمینی قیدخانون مین اندھیرا تھا۔

اُس وحشت ناک مقام کے مصیبت زدہ ساکنون مین کسی کی آنکھ اسقدر فکر و تردد کے ساتھ اُس بند دریچے پر نہ لگی ہوئی تھی۔ جسقدر ایک کم عمر لڑکے کی نگاہ جو ایک طالبعلم کے لباس مین تھا۔ وہ نوجوان غار کے کونے مین کھاٹ پر بیٹھا ہوا ارمان بھری نگاہون سے اُس پہلی شعاع آفتاب کو تک رہا تھا جو اُسکے روبرو

---

[1] البؔ ایک ندی کا نام ہے۔

آنے والی تھی چھ مہینے اُسنے اُسی غار مین جو ڈن برگ کے تمام
تہ خانون سے عمیق اور تاریک تھا تنہا بسر کردیے تھے۔ زمانہ گذر گیا۔ مگر
اُن دنون کے ساتھ جو بڑی سختی سے گذرے تھے اسکی تمام پیاری اُمیدین
بھی رخصت ہو گئی تھین۔ اور اسکا ذہن جو کسی وقت نہایت ہی تیز تھا۔ اب
ایسے خیالات کی پرچھائین سے بھی محروم رہنے لگا۔ جنسے وہ یقین کرسکے
کہ اسکی رہائی قریب ہو گی۔
ہان! اسنے قید خانہ مین اسوقت کا انتظار کرتے ہوے چھ مہینے کاٹے کہ
کسی عدالت مین اپنی بے گناہی ثابت ہو۔ وہ بار بار دعا کرتا اور روتا تھا۔ مگر
اُسکی گریہ وزاری رہائی کا باعث نہ ہوئی۔ اُسنے اپنی آنکھین اُس اندھیرے
مین بھی بند کرلین۔ کیونکہ وہ سمجھا کہ اُس سے اُن مجنونانہ خیالات کا اثر جو اُسکے
دل ودماغ پر ہجوم آور تھا دُور ہو جائیگا مگر ہائے! وہ ہزارون طرح سے
اسکے دامن گیر حال ہی رہا۔ حتے کہ اُسکو اندھیرے سے وحشت ونفرت
ہو گئی۔ اور اسی لیے وہ آفتاب کا بدل مشتاق تھا۔ اس نوجوان نے کون سا
جُرم کیا تھا جس سے اُسکو یہ قید نصیب ہوئی؟
جرم صرف یہ تھا کہ وہ ایک معزز خاتون سے انتہا درجہ کی محبت رکھتا تھا جسکا نام
"تریزا" تھا۔ اے تریزا! تیری تصویر اُس تیرہ وتار قید خانے کی اُداسی مین بھی اسکے
روبرو مُسکراتی ہوئی نظر آتی ہو گی۔ اسکا دل ایسا خوش ہوتا ہو گا۔ جیسے راستہ
بھٹکے ہوے جہاز کے ناخدا کا۔ جنے ابر کے پھٹے ہوے ٹکڑون سے ستارے
کی چمک دیکھ لی ہو۔

ہوتے ہین تسب روز تصور مین نظارے ۔۔۔ ہے پیش نظر چاندسی تصویر کسی کی

ہان! تجھی سے وہ گرمجوشی کے ساتھ عشق رکھتا تھا۔ اور اتنا عشق جتنا کہ
آدمی رکھ سکتا ہے۔ اور تیرے نوجوان دل پر بھی اُسکی آتش محبت بھڑک اُٹھی تھی۔
لیکن وہ غریب۔ عاجز۔ طالب علم۔ اور تریزا اکلوتی بیٹی اور وارث ملک املاک

امیر روز نتل - اس مغرور امیر کے خیال مین یہ ایک سنگین جرم تھا کہ وہ
ناچیز کم عمر ایسا طالب علم ایسی عالی درجہ معزز لیڈی کی محبت کو اپنے دل مین جگہ
دے - اُس بد اندیش امیر کی حکومت سے وہ نوجوان چند فرضی جرائم کے بہانے
قید خانے مین پھینکا گیا تھا ایسے بھاری گناہ اُس زمانے مین بھی سالی کے ساتھ وقوع مین
آتے تھے جب امرائے سلطنت کے اختیارات سب پر فائق تھے اور وہی قوت جو اُس نوجوان کے
حق مین باعث مصیبت ہوئی تھی - اُسکے جُرم کی تحقیقات آجتک ملتوی رکھنے
بھی کامیاب ہوئی - پس نوجوان کا دل جو کبھی نہایت شریف اور سنجیدہ تھا اس
ظالمانہ بیرحمی کے سبب ذی اقتدار امیر روز نتل سے جو اُسکے مصائب کا بانی
ہوا تھا مُہلکانہ انتقام لینے پر آمادہ ہو گیا - اس قید خانے کی ناقابل برداشت
تکلیفین ایسی سخت تھین جنسے محسوس ہو کر اکثر اوقات وہ پکارا کرتا تھا "اے وہ
قدرت! خواہ آسمانی ہو یا شیطانی امیری دعا کو سُن ! اور اس مصیبت مین
میری مدد کر امین اپنی زندگی کی تمام اُمیدین خوشی سے تیری اک ایک ساعت
کی محبت کے لیے نذر کر دونگا - اور ایک لمحہ بھی انتقام لینے کا مطلق خیال نہ کرونگا"
یہ باتین وہ اب ہزارون مایوسیون کے ساتھ گھاس پر بیٹھا روشنی کے
انتظار مین اپنے دل سے کر رہا تھا کہ یکایک قید خانے کے دروازون کی چول
ہٹائی گئی - اور بھاری زنجیرین جو اُن دروازون سے وابستہ تھین گونجتی
ہوئی سنگی فرش پر گر پڑین - داروغۂ محبس شمع ہاتھ مین لیے ہوے اندر داخل
ہوا شمع کی روشنی نوجوان کے دلکش مگر مصیبت زدہ چہرے پر پڑی - جسکے
زرد بال - اُودی آنکھین - اور گورے چہرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ ملک
ساکسنی کا سچا فرزند ہی - نوجوان گھاس کے بچھونے پر چونک اُٹھا اور اپنے
دلربا اور حسین چہرے کو داروغہ کے مقابل کر کے کہا "تو اب کس لیے آیا ہی؟
یہ وقت تو کھانا پہونچانے کا نہین - وہ خدمت تو شب مین بجا لایا کرتا ہی اور اب
مین سمجھتا ہون کہ عنقریب صبح ہو گی پھر کیا بات ہی ؟ شاید تو مجھ سے یہ کہنے آیا

آیا ہی کہ مین آزاد ہوا" پھر اُس نوجوان نے جلدی سے مسرت آلودہ لہجے مین کہا "تو میری آزادی کا حکم سُنانے کے لیے آیا ہی؟ خدا کے لیے جلد بیان کر کیون! یہی بات ہی نہ؟" یہ کہکر داروغہ سے بغلگیر ہوگیا۔

داروغہ "نوسٹ! (اُس طالب علم کا نام یہی تھا) ایسے موقعون پر مسرت خیز کیفیتون سے بھی غمناک اثر پیدا کرنے والی خبرین سُننے کے لیے آمادہ رہنا چاہیئے۔ اور وہ روز آج ہی"

نوجوان۔ (اپنے زرد چہرے کو خوشی سے پھُلا کر) "آج میری رہائی ہی؟"

داروغہ "مین تجھے رہائی کی خبر سُنانے کے لیے نہین آیا ہون۔ بلکہ یہ کہنے آیا ہون کہ ایک گھنٹے کے اندر عدالت کے روبرو اپنے جرائم کی نسبت کنئے سُننے کے لیے تجھے تیار ہو جانا چاہیے صبح ہو چکی۔ آفتاب کی شعاعین اس ہارمین پہونچنے تک سرہنگان کوتوالی تجھے عدالت مین لیجانے کے لیے آجائین گے"

نوسٹ "اس امر کی اطلاع میرے لیے بہت مبارک ہی۔ کیا تو نہین جانتا کہ تیرے اس اظہار سے میری رہائی کی اُمید قطع ہو سکتی ہی؟ مین لگائی ہوئی تہمت کو آسانی سے جھوٹ ثابت کر دونگا۔ جس سے مجھے آزادی نصیب ہو گی۔

داروغہ۔ ای غریب نوجوان! ایسا خیال نہ کر۔ اور ایسی اُمیدون کو اپنے دل مین جگہ نہ دے جنسے سوا ناکامی و حرمان کے کچھ اور حاصل نہو گا تجھے معلوم ہی کہ تو کس جرم کے سبب مجرم ٹھہرایا گیا ہی۔؟

نوسٹ "ہان۔ امیر روزنتل کے اتہام سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی دانست مین مین اُسکی پیاری بیٹی تریزا کو بھگا کر جبراً اُس سے عقد کرنے کا ارادہ رکھتا ہون۔ حالانکہ اُس سے میرا عشق ایسا ناپاک اور غرض آلود نہین کہ مین اسطرح کی نیاست اور زبردستی کو روا رکھون"

داروغہ "کیا تجھے نہیں معلوم کہ لیڈی تریزا شاہ ماکسی ملن کے ہمشیرزادے امیر کبیر ڈیوک بیبولڈ سے منسوب ہو چکی ہے؟"

فوسٹ۔ (غم کے لہجے مین) "مین اچھی طرح جانتا ہون۔ مگر تریزا کے شریف دل نے مجھے اس باوقار عالی رتبہ امیر پر ترجیح دی ہے۔ اسلیے کہ وہ خود مجھے اپنی آنکھون سے دیکھ چکی ہے۔ اور میرے عادات واطوار سے بھی بخوبی واقف ہے۔"

داروغہ "تو پھر تو نے اپنی خطا کا اقرار کر دیا؟"

فوسٹ۔ (حیرت سے) "کیون! خطا کیسی؟ بمقتضاے فطرت انسانی کسی کے ساتھ محبت کرنا خطا ہے؟ انسان مین عشق ایک ایسی چیز ہے جسکو وہ لوگ بھی روک نہین سکتے جنکے دماغون مین نخوت وغرور کی ہوا سمائی ہوئی ہے۔"

داروغہ۔ بے شبہہ۔ ایک ایسی عورت کے ساتھ جو شاہی خاندان کے کسی ممبر سے منسوب ہو چکی ہو محبت کرنا اور اُسے عشق کی نگاہون سے دیکھنا خطا ہے۔ اور اس خطا کی سزا موت ہے۔"

فوسٹ۔ (اپنے مصیبت ناک حال سے واقف ہو کر) "موت! یہ نہایت ہیبت ناک خبر ہے۔ یہ ستم قرین قیاس نہین۔ تو شاید خواب دیکھتا ہے یا بیہودہ بک رہا ہے۔ کیونکہ انسان کی ناانصافیان اسقدر حد سے تجاوز نہین کر سکتین"

داروغہ۔ عالی قدر امیر رودنسل کا سا ممتاز شخص جو تجھسے عداوت رکھتا ہے یہی کافی ہے۔ تو نے جسوقت اس زندان بلا مین قدم رکھا۔ اُسی وقت تیری موت کا فتویٰ بھی صادر ہو چکا۔"

فوسٹ "تو نے کیونکر دریافت کیا کہ عدالت کا یہی قصد ہے۔ تو تو ایک ادنےٰ درجے کا ملازم ہے۔ غالباً جج نے تجھکو اس بدنیت کارروائی کے متعلق اپنے مافی الضمیر کی اطلاع نہین دی ہوگی۔!"

داروغہ مین ان اُمور کا امتحان کر چکا ہون۔ درحقیقت اب مین قیدی ہون۔ کیونکہ میری جان کو اس شرط پر امن نصیب ہوئی کہ اپنی بدنصیب زندگی کا

باقی حصہ قیدخانے کی ملازمت مین گزارون"

فوسٹ۔ تیری کیا خطا تھی؟

داروغہ تغیر۔ اس سے کچھ مطلب نہین۔ میرے لیے جو حکم صادر ہوا وہ یہی تھا کہ مین دار پر کھینچا جاؤن"

فوسٹ۔ "اس شرط کے سوا جسکو ابھی تو نے بیان کیا کوئی اور چیز تجکو نہ بچا سکیگی؟"

داروغہ۔ "نہین۔ کوئی چیز مجھے بچا نہ سکی۔ (تھوڑی دیر تامل کرکے) ہان مین بھول گیا تھا ایک اور ہیبت ناک تدبیر اس سے بھی زیادہ مہیب تھی جسکے عمل مین لانے کا مین قصد کر چکا تھا۔ مگر میری عقل سلیم اس سے باز رہنے کا سبب ہوئی۔ اور مین نے اس تدبیر سے حاصل ہونے والی ثروت و حکومت کی بہ نسبت اس مصیبت و جانکاہی کی خدمت مین زندگی بسر ہونا پسند کیا"

فوسٹ۔ (خوف سے کانپتا ہوا) "کیا وہ بڑی آفت ڈھانے والی تدبیر تھی؟"

نوجوان کے اس سوال سے داروغہ نہایت پریشان و بدحواس ہو گیا اور چاہا کہ کسی طرح اس ہولناک تقریر سے باز آئے۔ لہذا نوجوان کی طرف مخاطب ہو کر کہا "اس بارے مین زیادہ کہنے کے لیے مجھ سے اصرار نہ کر"

فوسٹ "میرے شفیق! ضرور مجھے اسقدر بتا دے کہ وہ کون تدبیر تھی جس پر عمل پیرا ہونے سے تو باز آیا۔ مجھے ایسی مضطرب اور بے تابانہ حالت مین نہ چھوڑ"

داروغہ۔ (خوف سے اِدھر اُدھر دیکھکر) "نہین۔ مین تیری یہ خواہش ہرگز پوری نہین کر سکتا۔ یہ وہی غار ہے۔

فوسٹ "مجھے اس نعمت سے محروم نہ رکھ۔ دیکھ یہ چیز (اُسے تھیلی دکھا کر) جس مین میرا تمام مال بھرا ہوا ہے تیری نذر کیجائیگی۔ (غمگین لہجے مین) اور شاید مجھے اسکی ضرورت نہ پڑے گی۔ کیونکہ اب مجکو تو مرنے کے لیے تیار

ہوجانا چاہیئے !"
داروغہ نے شوق سے اُس تھیلی کو لیکر نوجوان کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا "اگر تیری
خواہش اس امر کے دریافت ہی پر مصر ہے تو سُن !:- یہ بیان پشت ہا پشت
سے چلا آتا ہی مگر اس سرحد کے باہر کسی کو خبر نہین کہ ایک سو پچاس برس پیشتر
ایک بڑا عامل جسکی عمر کا بہت بڑا حصہ معقولات کے رازون کو افشا کرنے کی جستجو
مین گزرا تھا۔ کسی علت مین ماخوذ ہوکر اُسی غار مین قید تھا چونکہ اُسکو فن تسخیر
جنات و شیاطین مین بخوبی آگہی تھی لہذا جب اُسنے دیکھا کہ میری نسبت سولی
کا حکم صادر ہوا ہی تو اپنے اُن نجس عملیات کی قوت کے سبب سے اس سزا
سے بچ نکلا۔ یعنے اُسنے آپ کو کسی جن کے حوالہ کیا جنے اُسکو اس بلا سے
نجات دے کر آزادی۔ تونگری وحشمت وجاہ سے نہال کردیا۔ وہ جادو جسکے
ذریعہ سے اُس شخص کو جن کی خدمت نصیب ہوئی اُسنے اُسی دیوار پر لکھدیا ہی
اور روایت ہی کہ انسان کی قدرت نہین کہ اس نوشتے کو دیوار سے مٹادے۔
پس بیان سے بچنے کی یہی ایک تدبیر تھی جو بیان ہوئی۔ اور یہ بات اُس
شخص کو نصیب ہوسکتی ہی جو یہ تباہی اپنے آپ پر گوارا کرے" یہ کہکر سرتاپا
کانپتے ہوے داروغہ نے چراغ اٹھالیا اور اُس دیوار پر نظر کی جو طاب علم کے
بچھونے کے قریب تھی۔ اور چلایا "ای پروردگار عالم! تو اپنی پناہ مین رکھ!!!
وہ لکھا ہنوز باقی ہی۔ فوسٹ نے جلدی سے اس طرف نگاہ دوڑائی۔
داروغہ (خوف سے) "اسکو ہرگز نہ پڑھ اگر پڑھے گا تو ابھی وہ جن اس عمل کی
اطاعت کریگا۔ اور ایک ہولناک صورت مین ہمارے روبرو آکر کھڑا ہوجائیگا"
یہ کہکر داروغہ چند قدم پیچھے ہٹ گیا تاکہ روشنی دیوار پر نہ پڑے۔ پھر فوسٹ
کی طرف مخاطب ہوکر "مین اب تجھسے رخصت ہوتا ہون۔ آدھے ہی گھنٹے کے
اندر افسران سرکاری تجھے لیجانے کے لیے یہان آئین گے تو تیار رہ !"
داروغہ چراغ لیے واپس ہوا۔ اور فوسٹ پھر اُسی اندھیرے مین رہ گیا۔

جب اُسنے آپ کو تنہا پایا تو خود بخود بہ آواز بلند کہنے لگا "ہان اُس شخص نے خوب کیا جو رہائی کی ایسی بلاخیز تدبیر سے باز رہا - خدا مجھے بھی ایسی ہی قوت عطا کرے کہ مین اس بُری خواہش کو اپنے دل مین جگہ نہ دون [illegible] اس کرنے کے بعد مجنونانہ طور پر) او تریزا! پیاری تریزا! تو خوب جانتی ہی کہ مین تیرے لیے سب کچھ کرونگا - افسوس! اس ایک ساعت کی مدت مین جو ابھی گذری میرے حواس مین کس درجہ فرق آگیا کاش وہ خوفناک نقل ہی نہ سُنی ہوتی جو کسی بلاے ناگہانی کی آواز کی طرح میرے کانون مین گونج رہی ہی - اور جسکا اثر میرے دل پر بھی ہو رہا ہی معلوم ہوتا ہی کہ باغیانہ خیالات دل مین پیدا ہوے جاتے ہین - اور مجھے سکھا رہے ہین کہ اس عمل کے ذریعے سے مین عزت کی اُس بلندی پر پہونچون جہان سے تھوڑی ہی دیر بعد دوزخ کی دائمی آگ مین پھینکا جاؤنگا - اے تریزا! تجھسے بغلگیر ہونا - تیری نازک آوازی و خوش الحانی سے لطف اُٹھانا - تیری باحیا اور شرمگین آنکھون سے نظر ملانا - آہ! یہی میرے لیے حقیقی جنت ہی - اُس مغرور امیر اور اُس نا انصاف جج سے انتقام لینا ہی میرے لیے بہت بڑی کامیابی کا سبب ہی جو بلا دریافت سزا دینے پر آمادہ ہو گیا - ہان انتقام لینے کی تمنا جو میرے دل مین ساعت بہ ساعت ترقی کر رہی ہی - اُسکو نکالنے کے لیے مین جہنم کو بدل قبول کرونگا - اور ہرگز اس خیال سے باز نہ آؤنگا حالانکہ اُن دونون سے ایک میری پیاری معشوقہ کا باپ ہی" فوسٹ انھین خیالات مین مستغرق تھا کہ اُس زندان مصیبت کا دروازہ کھلا اور ایک افسر چراغ ہاتھ مین لیے داخل زندان ہوا -

افسر "فوسٹ! مین تجھے جج کے سامنے لیجانے کے لیے آیا ہون - جو چند منٹ کے اندر دادری گاہ مین اجلاس فرمانے والا ہی -

فوسٹ (پریشان ہوکر) "مجھے دو چار منٹ کی مہلت دو تاکہ مین اپنی اس دلسوز حالت پر غور کرون!"

افسر۔ (افسوس کے لہجے مین) "نہین ایسے اجل رسیدہ شخص کی درخواست کو رد نہین کر سکتا جسکی زندگی کی چند ہی ساعتین باقی رہ گئی ہین" یہ کہا اور چراغ کو زمین پر رکھکے چلا گیا جب فوسٹ کو تنہائی نصیب ہوئی تو اُس افسر کے الفاظ پر غور و تامل سے خیال کرنے لگا۔ اور دل مین سمجھا کہ واقعی اب میری زیست کا پیمانہ لبریز ہوگیا! مین صرف دو ایک ساعت کا مہمان ہون بیشک، داروغہ نے اس بارے مین کوئی جھوٹ بات نہین کہی" پھر خاموش کھڑا ہوکر سوچنے لگا۔

ایک لمحے کے بعد چونک کر "وہ ای خوفناک تنہائی! اسوقت میرے مصاحب وہی پریشان خیالات ہین جو مجکو جن کی معرفت رہائی پانے کی ترغیب دے رہے ہین۔ نہین۔ ہرگز نہین۔ مین دنیوی ناپائدار عارضی بہبودی کے لیے اپنی آسمانی اُمیدون کو ہرگز برباد نہ کرونگا" یہ کہہ رہا تھا کہ افسر نے دوبارہ آکر کہا۔ "تو نے جسقدر مہلت چاہی تھی گذر چکی اب میرے ساتھ چل"

فوسٹ "مین پھر تجھسے بعجز و انکسار اسقدر متوقع ہون کہ صرف دو منٹ کا وقفہ مجھے اور دے۔ تاکہ مین اپنے پراگندہ خیالات کو جمع کر لون"

افسر "اب بھی مین تیری دل شکنی گوارا نہین کر سکتا۔ گو کہ جج مجھسے برہم ہو جائے"

افسر پھر باہر چلا گیا۔ اُسوقت آفتاب کی ذراسی شعاع غار کے اندرونی حصے مین پہونچ چکی تھی۔ فوسٹ جسکی آنکھین عادت سے زیادہ سُرخ ہو گئی تھین قید خانے مین بیتابی کے ساتھ اِدھر اُدھر ٹہلتا ہوا کہنے لگا "مین ایسے عالم شباب مین اُن سب کو جو مجھے اس دنیا مین عزیز ہین چھوڑکر مرنے پر کیونکر عازم ہو سکتا ہون پیاری تریزا! ہم پھر ملین گے۔ اور مین اپنے عشق کا جوش تیرے قدمون پر رکھدونگا اور تیرے باپ اور اُسکے گمراہ جج سے مُہلکانہ انتقام لونگا۔ میری قسمت مین یہی لکھا تھا۔ میری عین آرزو ہی کہ عشق مین کامیاب ہوئے اور مخالفون سے انتقام لینے کے لیے زندہ رہون" یہ کہکر چراغ اُٹھا لیا اور اُس دیوار کے قریب گیا جسپر وہ عمل مرقوم تھا۔ مگر قریب پہونچکر اُسکی ہمت پست ہو گئی اور سوچا کہ

موت سے ڈر کر خدا کی رحمت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جانا ٹھیک نہین - بارہا اُسکو اپنی کم عمری اور ناتجربہ کاری کا خیال آتا تھا - اور ساتھ ہی موت کا ڈر مجبور کیے دیتا تھا کہ کسی طرح اِس بلاخیز حالت سے رہا ہونے کا اسباب مہیا کرلے آخر اُسنے اپنی تمام قوتون کو جمع کیا - اور آنکھین دیوار کی طرف لگا کر دل مین کہا - ایک مرتبہ کی دلیرانہ کوشش کی بدولت یہ سب خیالات پلٹ جائینگے - ہان مین وہ کوشش کرونگا - گو وہ مجھے دوزخ کی راہ دکھلائے" یہ کہکر دیوار کے قریب روشنی لیگیا - اور اُس عمل کو پڑھنا شروع کیا -

جیسے پُورے پُورے الفاظ زبان سے ادا ہوے اُسپر ایک بیخودی کا عالم طاری ہوگیا - اور تیورا کے زمین پر گر پڑا - ایک مہیب جن انسان کی شکل مین سد برقا آکر موجود ہوا جسکے پاس ایک ایسی روشنی تھی کہ اُس سے قیدخانہ روشن و منور ہو رہا تھا -

جن " تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟"

فوسٹ - (اضطراب سے) "مجھے بچا - اس وحشت انگیز قید سے مجھے رہائی دے"

جن " ہان - بیشک مین بچاؤنگا" اتنا کہکر فوسٹ کا ہاتھ مضبوط پکڑ لیا - دونون بجلی کی طرح قیدخانے کی چھت سے نکلکر بلند ہوے - اُسوقت فوسٹ بیہوش تھا - جب ہوش آیا تو اُسنے آپ کو خاص اپنے ہی بچھونے پر لیٹا ہوا پایا - جو دارالعلوم وٹن برگ کے قریب اُسکے گھر مین تھا آنکھین کھول کر وحشت سے چوطرف دیکھنے لگا - آفتاب کی روشنی مین اُسکی نگاہ قیدخانے کی سنگی دیوارون کے بدلے اپنے حجرے کی دیوار کی تختہ بندی پر پڑی - وہ چھوٹی سی میز جسپر لکھنے کا مختصر اسباب رکھا تھا - اور وہ چھوٹی الماری جس مین چند کتابین تھین جو قید ہونے سے پہلے کتب خانہ دارالعلوم سے لاکر رکھی تھین ان سب کو دیکھا تو بے انتہا مسرت و شادمانی حاصل ہوئی - دل مین سمجھا کہ میرا قید ہونا - اور

قید کی مصیبتین - افسر کا آنا - عمل کے ذریعے سے جن کو بلانا اور اُسکی مدد سے
رہائی پانا سب خواب تھا اِس خیال نے یہان تک اُسکے دل پر اثر کیا کہ پیاری
تریزا سے اس خواب کا ماجرا بیان کرنے کے قصد سے اُٹھا - ناگہان اُسکی نظر
جن پر پڑی - جو اُسکے سرہانے ایک چلمن کی آڑ مین کھڑا تھا انسان کے زبان
وقلم کی طاقت نہین کہ اُسکی اُسوقت کی پریشانی وپراگندگی کو بیان کرے یا لکھے -
فوسٹ - (ڈگمگاتا ہوا) "اَی خداوند کریم! وہ خواب نہ تھا -
جن - (جسکے جسم کے چار - طرف کوئی شَے مثل دھوین کے نمایان ہونے سے
اچھی طرح شکل محسوس نہ ہوتی تھی) اپنے ہاتھ سینے پر باندھے مُسکراتا ہوا جس سے
ٹھٹھول ثابت ہوتا تھا آہستہ فوسٹ کی طرف بڑھا - اور کہا "تجھپر جو واردات
گذری وہ کوئی خواب نہ تھا بلکہ واقعی تھا - اِس ماجرے سے تو آیندہ اپنی بہبودی
کے متعلق بہت کچھ اُمید کرسکتا ہی کو یہ حرکت تجھکو میرا تابع فرمان بنادے گی -
لیکن ابھی کچھ نہین بگڑا - اب بھی اگر تو چاہے تو مجھ سے مدد لینے سے باز رہسکتا ہے
مگر اُن تکالیف کا متحمل ہونا ہوگا جو تجھپر گذرینگی"۔
فوسٹ "اگر ایسا ہی تو تیری مدد مجھے درکار نہین - جلد یہان سے چلا جا!"
جن "مجھے جانے مین کچھ عذر نہین - مگر یاد رہے کہ جیسے ہی تو مجھسے منحرف ہوا
اُسیدم مکرر قیدخانے مین پھینک دیا جائیگا - پھر تجھے لوگ وہان سے عدالت
مین اور عدالت سے مقتل مین لیجاکر دار پر کھینچین گے - اگر اسپر تو راضی ہی تو
مین جاتا ہون"۔
فوسٹ "بیشک مین اُن سب آفتون کو برداشت کرلونگا - وہ خدا جسنے
زمین وآسمان کو پیدا کیا - وہ خدا جسکی قدرت کے مقابل ملائک واجنہ عاجز ہین
وہ خدا جو اسوقت میرے دل کا حال جانتا ہی میری مدد کریگا - اور مجھے اِن آفتون
سے بچائیگا - اور ممکن ہی کہ اس صورت مین میری معشوقہ تریزا بھی مجھے بلجائے"
جن "عجیب بیوقوف ہی - تو شاید سمجھتا ہو کہ جرمنی کے ایک اسے اعلٰے درجے کے

امیر کی بیٹی جو کسی شاہزادے سے منسوب ہو چکی ہی۔ تجھسے ناچیز کے عشق مین مبتلا ہی۔ بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے تو تجھے مہینے سے نہ تو نے اُسے دیکھا نہ اُسکے حال سے واقف۔ ممکن نہین کہ اُسکے دل مین تیری محبت باقی رہی ہو تریزا تیرے قید ہونے سے آگاہ نہین وہ صرف اسقدر جانتی ہی کہ تو کہین چلا گیا ہی۔ کیا عجب کہ اُس سے اُسکے باپ نے تیری نسبت کوئی قصہ گڑھا ہو یعنے فوسٹ کسی اور لیڈی کے دام محبت کا اسیر ہو کر کہین چلدیا۔ ان باتون کے پیش نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ تریزا تیری محبت سے منحرف ہو گئی ہو۔ کیونکہ انسان مین اسدرجہ ثابت قدمی کا ہونا غیر ممکن امر ہی"

فوسٹ "آہ! اگر مین یہ باور کرلون کہ تریزا میری حقیقت حال سے کچھ خبر نہین رکھتی ہی اور اُسکا دل بدل گیا ہی۔ اور دوسرے کی محبت بجائے میری الفت کے اُسکے دل مین پیدا ہو گئی ہی تو ضرور تیری تابعداری کرونگا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مجھے دولت اور حکومت دونون چیزین ملین گی۔ اور مین اپنے رقیب پر تفوق حاصل کرونگا۔ چاہے وہ امیر کبیر لیپولڈ ہی کیون نہو۔ یہ سب کچھ سہی۔ مگر مین تیری بات قابل اعتبار نہین سمجھتا۔ غالباً تو جھوٹ بولتا ہی مجھے کامل یقین ہی کہ تریزا کا دل ابتک میری محبت و عشق سے مملو ہی۔

جن "جب تو میری بات باور ہی نہین کرتا ہی تو کیا ضرور ہی کہ مین تیرے روبرو اپنی قدرت وطاقت کا اظہار کرون

فوسٹ "مین قسمیہ کہتا ہون کہ اگر تو یہ ثابت کردے کہ تریزا نے مجھسے بیوفائی کی تو مین تیرا ہی ہون۔

جن "اگر تو اس قول پر ثابت قدم ہو تو ان شروط پر دستخط کردینا ضرور ہی"

فوسٹ۔ "معشوق کی بیوفائی کے خیال مین ہان ہان بیشک مین شوق سے راضی ہون"

جب فوسٹ رضامند ہو گیا۔ تو جن نے اپنا سیدھا ہاتھ دریچے کی طرف بلند کیا۔ اور کچھ پڑھنے لگا۔ یکایک ابر کی صورت کوئی چیز دریچہ سے نمایان ہوئی اور جون جون وہ صاف ہوتی جاتی تھی۔ امیر روز نتل کی محلسرا کے ایک

بالاخانہ کا اندرونی حصہ نظر آتا جاتا تھا - تریزا وہان ایک مشرقی وضع کے
کوچ پر لیٹی ہوئی تھی اسکے لمبے لمبے بال گوری گوری گردن پر لہرا رہے تھے
اور نرگسی آنکھین ایک تصویر پر تھین - جسکو وہ ہاتھ مین لیے تھی -

فوسٹ - (مسرت سے جھوم کر) "ہان - یہ وہی تریزا ہی - وہی پری جمال
نازنین ہی" یہ کہکر بے اختیار دوڑا کہ اس سے لپٹ جائے - مگر جن نے روک لیا -

جن "نادان - خاموش! وہ تیرے دشمن کی تصویر ہی - دیکھ وہ کس محبت و
پیار سے اُسکو دیکھ رہی ہی - کبھی تو سینے سے لگالیتی - اور کبھی بوسہ لیتی ہی"

فوسٹ - (غمگین لہجے مین) "ہان! تو ایسے عجیب و غریب اُمور کے انجام دہی
کی قدرت رکھتا ہی میری طاقت نہین کہ تیری بات کا اعتبار نہ کرون بلا شبہہ
تیرا قول صحیح ہی - تریزا نے ضرور مجھسے بیوفائی کی - اِس محبت پر لعنت ہو جو وہ
دوسرے کے ساتھ رکھتی ہی - پھر جن کے کچھ عمل پڑھنے سے وہ تمام سمان آنکھون
سے غائب ہو گیا - فوسٹ نے دل مین خیال کیا "پورے چھ مہینے سے تریزا کو
میری کچھ خبر معلوم نہ ہونے کے سبب سے اُسنے میری محبت چھوڑ دی ہوگی - کیونکہ
اس طولانی مدت مین کبھی خط لکھنے کا بھی اتفاق نہین ہوا - مخالفون نے میری نسبت
ہزارون جھوٹی سچی باتین بیان کی ہونگی - اور اُسنے مجبوراً کسی اور کو اپنے دل
مین جگہہ دی ہوگی" فوسٹ انھین خیالات مین گرفتار تھا کہ جن پکار اُٹھا "
تو اپنے قول کو پورا کر! یعنے میرے تابع فرمان رہنے کے اقرار نامے پر دستخط کردے"

فوسٹ "جب تریزا دوسرے کی ہوگئی تو کیا خاک زندگی کا لُطف باقی رہا!
مجھے تیری مدد ضرور نہین - اُسی قید خانے مین پھینکدے - تاکہ مین مرجاؤن!"

جن "تجھ ایسے بزدل ڈرپوک آدمی سے یہ کب ممکن ہی کہ سولی پر جان دینے
کی جرأت کر سکے؟

فوسٹ "اگر تو ثابت کردے کہ میرا یہی انجام ہونے والا ہی تو وہان نہ جاؤنگا -
اور تیری پیروی اختیار کرونگا؟

جن "کیا تو اس بات پر قسم کھا سکتا ہی؟"
فوسٹ "ہان انھین شروط پر جو پہلے کی گئین ـ مین حلف اٹھا سکتا ہون!"
یہ سنکر جن نے دوبارہ اُس دریچے کی طرف ہاتھ بڑھایا ـ اور کچھ پڑھنا شروع کیا ـ آن واحد مین ایک وسیع میدان پیش نظر ہوا جس مین بے شمار لوگ جمع تھے اور سولی کا تمام سامان جمع تھا ـ ایک شخص یہ منادی کر رہا تھا کہ آج فوسٹ نام ایک مجرم کو یہان پھانسی دیجائیگی ـ سب حاضرین اُسکی رہائی کے لیے دعا کرین فوسٹ نے اس سین پر نظر کی ـ اور معاً خوف سے مُنھ پھیر لیا ـ اور جن سے اس وحشت ناک مقام کو نگاہون سے دُور کرنے کا خواستگار رہا ـ مگر جن اچھی طرح دیکھنے کے لیے اصرار کرنے لگا ـ تاکہ اُسکو اس امر مین کچھ شبہہ باقی نہ رہے کہ یہ سب تیاری خود اسی کے لیے ہی ـ جب فوسٹ کو کامل تشفی ہوئی تو جن کی شرائط پر راضی ہو گیا ـ اور اُسکی اطاعت قبول کرلی ـ وہ شرطین یہی تھین کہ :- جن اُسکو چوبیس سال تک مال و دولت ثروت وحکومت سب کچھ دیگا ـ اور اُسکا غلام ہو رہیگا ـ مگر بعد اس مدت کے وہ جن کا تابع ہو جائیگا ـ"
ان شروط پر فوسٹ نے اُسی وقت دستخط کر دیے ـ اُسدن شہر مین ایک طوفان عظیم برپا ہوا ـ آسمان پر سیاہ ابر اس کثرت سے جمع ہوا کہ تمام شہر مین اندھیرا چھا گیا ـ دستخط کر چکنے کے بعد فوسٹ کی آنکھین کھلین ـ اور پچتانے لگا کہ ہائے مین کیون ایسے عظیم الشان گناہ کا مرتکب ہوا ـ اُسوقت جن قہقہہ مار کر ہنسنے لگا جسکی آواز ابر کے گرجنے سے بھی زیادہ ترمہیب تھی ـ اور فوسٹ خوف سے کانپتا ہوا زمین پر گر پڑا ـ

پہلا باب

رسّی اور کٹار

۱۵ اگست سنہ ۱۴۹۳ء مین ٹھیک مغرب کے وقت ایک تنہا سوار موضع

گمبرگ کی ایک مہمانسرا کے دروازے پر آکھڑا ہوا۔ وہ ایک نوجوان تھا جس کا سن شاید تیئیس ۲۳ برس کا ہو۔ اگرچہ وہ زیادہ حسین نہ تھا۔ لیکن اُسکی وضع سے کچھ ایسی دلفریبی اور شوکت پائی جاتی تھی جو کسی دیکھنے والے کے دل مین اُس سے ایک خاص طرح کی رغبت اور ادب پیدا کرنے پر کامیاب ہوتی تھی اُسکا لباس عمدہ تھا۔ مگر کسی طرح قیمتی نہ تھا۔ سر پر بے کلغی کے سادی ٹوپی تھی۔ کوٹ کچھ اس طرح کا دلکش اور وضعدار تھا جس سے نوجوان کی شرافت و متانت ظاہر ہوتی تھی۔ یہ میانہ قد اور قوی جثہ تھا جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکی قوت بہ نسبت سن کے بہت زیادہ ہے۔ لمبے گھونگھروالے بال ریشمی کالر پر لٹک رہے تھے۔ ذقن تراشیدہ تھی۔ مگر چھوٹی چھوٹی موچھین اپنے شوق سے پالے جانے پر شہادت دے رہی تھین اُسکی بڑی بڑی آنکھون سے تیزفہمی عیان تھی۔ ایک لمبی تلوار کمر کی بلٹ سے لٹک رہی تھی اور قبور مین دو پستولین اُس زمانے کے فشن کے موافق سنگین اور بدوضع رکھی ہوئی تھین۔

مالک مہمانسرا جلدی سے اُس نوجوان مسافر کے گھوڑے سے اُترنے کے وقت مدد کرنے کے لیے دوڑا۔ مگر وہ نیچے اُترنے کا قصد ہی نہین رکھتا تھا۔

مسافر۔ (خوش آوازی سے مگر حکومتانہ لہجے مین) "شہر وٹن برگ یہان سے کسقدر فاصلہ پر ہے؟"

مالک مہمانسرا۔ (جو پچاس برس کی عمر کا جسیم شحیم آدمی تھا) "دو کوس سے کچھ زیادہ ہی ہوگا مگر راستہ بالکل ناہموار اور ڈاکوؤن سے بھرا ہوا ہے۔" (ایک پادری کی طرف مخاطب ہوکر جو سرا کے دروازے پر کھڑا تھا) "مین نے صحیح کہا نہین؟ کیون پادری تھیاڈشس صاحب؟" یہ پادری صاحب ایک دراز قد اور نحیف الجثہ معمر آدمی تھے۔ جو مالک سرا کے ساتھ بادہ نوشی اور گپ شپ مین رہا کرتے تھے۔ اور اس نوجوان مسافر کی آمد کے غل سے چونک کر کمرے کے دروازے پر آکھڑے ہونے کی تکلیف گوارا کی تھی۔

پادری۔ (جو اُس مسافر کو غور و تامل سے سرتاپا دیکھ رہے تھے جسکے چہرے

سے باوجود کسل کے خوشی ظاہر ہوتی تھی) "ہان! بیشک راستہ ڈاکوؤن سے بھرا ہی۔کوئی شخص گو وہ کیسا ہی دلیر ہو مگر اپنی جان کو عزیز رکھنے والا ہو۔رات کے وقت تنہا بیابان صنوبر کا راستہ جا نہین سکتا۔ہان اگر دو چار شخص ساتھ ہون تو البتہ مضائقہ نہین۔"

نوجوان مسافر۔(غصہ ہوکر)"کیا امیر روزنتل مسافرون کی تکلیفات سے اسقدر غافل ہی جو ایسے بدمعاش ظالمون کا اپنی ریاست مین پناہ لینا گوارا کیا ہی؟"

پادری۔(طنز سے)"بیابان صنوبر امیر روزنتل کی جاگیر مین شامل نہین بلکہ وہ لنس ڈارف کے کونٹ مانفریڈ کا علاقہ ہی!"

نوجوان۔کیا یہ وہی شخص ہی جو شاہ ماکسی ملن کی تخت نشینی کے جشن مین شریک نہین ہوا تھا۔؟"

مالک سرا۔(پریشان ہوکر)"جی ہان۔وہی(پست آواز مین)مگر کونٹ مانفریڈ کے بارے مین گفتگو کرنا ایک خطرناک معاملہ ہی۔"اس تقریر سے پادری نے اپنا منھ پھیر لیا تھا۔

نوجوان مسافر اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر کچھ سوچا کیا۔اور آخر مالک سرا کی طرف گھوڑے کی باگ پھینک کر آپ گھوڑے سے نیچے کود پڑا۔اور کہا"مین سفر تو معطل نہ کرونگا۔لیکن تیری سرا مین کچھ دیر بیٹھکر دم لونگا اس عرصہ مین تو دو قوی تن مزدور پیدا کر دے۔تاکہ مجھے اُس خوفناک رستے کے اُدھر پہونچا آئین۔یہ کام جلد ہونا چاہیئے۔اور اس عرصے مین تو میرے گھوڑے کی اچھی طرح خبرداری کرنا۔"

یہ کہا اور سرا کے اندر داخل ہوا۔اکل و شرب کے لیے جھٹ سے مالک سرا کی بی بی نے تمام چیزین مہیا کر دین۔مسافر کے سرا مین رُخ کرتے ہی پادری صاحب مالک سرا کے پاس جو مسافر کے گھوڑے کو اصطبل کی طرف لیے جاتا تھا پہونچے اور کہا"آج کی شب نوجوان کو کسی طرح یہین ٹھہرانا ضرور ہی۔"

مالک مہمانسرا "میں کسطرح مانع ومزاحم ہوسکوں ؟"
پادری "اسکے گھوڑے کو لنگڑا یا بیمار بنا دو۔ یقین ہے کہ دوسرا گھوڑا کل تک مل نہ سکیگا علاوہ اسکے یہ بھی کہدینا مفید ہوگا کہ باوجود بہت سی تلاش کے ہمراہ جانے کے لیے کوئی آدمی نہ ملا"
مالک سرا (عاجزی کے ساتھ) "بہت خوب حضور! ایسا ہی کیا جائے گا!"
پادری "تم اسکو اس تختوں کی کوٹھری مین رہنے کے لیے جگہ دو"
مالک سرا "جو حکم" پادری صاحب سرا کی طرف سدھارے۔ اور مالک سرا مسافر کے گھوڑے کو لیے اصطبل مین گیا جب پادری صاحب سرا مین داخل ہوئے نوجوان مسافر نے نہایت مروت و تعظیم سے کہا "آپ اس شراب ناب سے تھوڑی سی پی سکین گے ؟ اس مقام کے نظر کرتے یہ کوئی خراب شے نہین ہے"
پادری (میز پر سے لبالب پیالہ ہاتھ مین لیکر) معلوم ہوتا ہے آج تم بہت دور کا سفر کیے ہوئے آئے ہو"
نوجوان "ہان کسی قدر۔ ہم ابھی لنس ڈارف کے کونٹ مانفریڈ کا تذکرہ کر رہے تھے مشہور یہ ہے کہ امیر موصوف اپنے پزور پڑوسی لارڈ روزنتل سے صفائی نہین رکھتا"
پادری "ہان۔ ایسی ہی افواہ ہے۔"
نوجوان "اور مین سنتا ہون کہ کونٹ مانفریڈ نے اپنی رعایا پر نہایت دباؤ ڈال رکھا ہے۔ اور وہ اپنی زندگی عجیب طور سے بسر کرتا ہے۔ مین آگاہ ہون کہ اسکی بی بی نے انتقال کیا۔ اور وہ لاولد بھی ہے۔ غالبًا اسکے بعد وارث ملک ومال کوئی نہین"
(پادری صاحب نے جنھین گفتگو سے زیادہ شراب نوشی مین لطف اٹھتا تھا) پھر وہی جواب دیا کہ "ایسی ہی افواہ ہے"
نوجوان "آپ کو معلوم ہے کہ کونٹ مانفریڈ کا ایک بڑا بھائی تھا۔ جو دفعتہً مر گیا۔؟"
پادری نے اس مقام پر قطع کلام کرکے کہا "میان مسافر! مین پادری ہون۔ مجھے دنیوی امور سے سروکار نہین۔ صرف روحانی بہبودی مجھ سے تعلق

رکھتی ہی - اگر تمھین ان باتون مین کوئی امر دریافت کرنا منظور ہو تو مالک سرا سے استفسار کرنا" یہ الفاظ ہنوز پادری کی زبان سے پورے طور پر ادا نہ ہوے تھے کہ مالک سرا روم مین آیا - مسافر نے اس ترش رو پادری کی طرف سے نفرت کے ساتھ مُنھ پھیر کر سرا کے مالک سے پوچھا "کیا خبر لایا ہی؟"

مالک سرا "آپ کے لیے ایک غمناک خبر لایا ہون - میرا ملازم جو مزدورون کی تلاش مین گیا تھا ناکام واپس آیا - یہان سے قریب ایک شخص کے یہان شادی ہی - اس جشن مین چھوٹے بڑے سب مدعو ہین - ممکن نہین کہ کسی شخص کو خواہ زر کے لالچ سے ہو یا خاطراً دعوت کو ترک کرنے کی ترغیب دی جائے"!

نوجوان - (افسردہ دلی سے) "اگر ایسا ہی تو مجھے تنہا ہی جانا ہوگا - میرے پاس کوئی ایسی چیز نہین جسکا چورون کے ہاتھ پڑجانے پر مجھے افسوس ہو - اور میری جان لینے سے اس شریر گروہ (ڈاکوؤن) کو کچھ فائدہ بھی نہ ہوگا -

مالک سرا "مین نے پوری حقیقت ابھی آپ سے نہین کہی - آپکا گھوڑا ابھی اتفاق سے یکایک بیمار ہو گیا ہی"

نوجوان - (جھجھک کر) "کیا میری تقدیر مین یہی ہی کہ اپنا وقت اس منحوس قریہ مین رائگان کرون؟ (سرا کے مالک سے) "مجھے اصطبل کا رستہ بتا کہ مین گھوڑے کو دیکھ آؤن" یہ الفاظ مسافر نے غصے کے انداز مین کہے تھے - جس سے مالک سرا ڈر گیا - اور شمع روشن کرکے لانے کے لیے دوڑا - کیونکہ اب رات آگئی تھی شمع لے آنے کے بعد مسافر کو اصطبل مین لیگیا گھوڑے کی حالت واقعی ایسی ہو گئی تھی کہ اُسپر فی الفور سفر کرنے کی اُمید منقطع ہو گئی -

نوجوان "تو نے اُسے بہت جلد پانی پلا دیا - خیر - آج کی رات یہین بسر کرنا پڑی - (گھوڑے کو تھپکی دے کر) "مین کسی کا تابعدار تو ہون نہین" پھر نوجوان نے زین کے تھیلون سے ایک شیشی نکالی اور کہا "خوش وقت کہ مین اس دوا کو ساتھ ہی لایا جو چند ہی ساعتون کے اندر میرے جوانمرد

گھوڑے کو اسکی اصلی طاقت پر لے آئیگی۔ دیکھا صبح دم نکلنے کے لئے سب چیزین
تیار رہین "گھوڑے کو دوا کھلا کے نوجوان وہان سے واپس ہوا۔ اسکے
آتے ہی معاً سرا مین دسترخوان چُنکر ایک تازہ شراب کا شیشہ بھی ساتھ رکھدیا
گیا۔ نوجوان ہر چند چاہتا تھا کہ اپنے میزبان سے کسی طرح کونٹ مانفریڈ اور
لارڈ روزنتل کے بارے مین کچھ ماہیت دریافت کرے۔ مگر چونکہ پادری
قریب ہی بیٹھا تھا۔ گو کہ وہ خاموش تھا۔ اور جُبہ کے دامن سے اپنا مُنھ ڈھانپے
سوتا ہوا نظر آیا۔ لیکن صرف اسکے موجود ہونے سے مالک سرا کے لبون پر
مہر خموشی لگ گئی تھی۔ اِسکے ناتمام ادھورے جوابون سے برہم ہوکر نوجوان
اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہا "میرے سونے کے لیے جو جگہ تجویز کی گئی ہے مجھے
دکھا دے!" مالک سرا نے اُسی دم اِس حکم کی تعمیل کی لیکے چراغ ہاتھ مین
لیے اُٹھا۔ اور مہمان کو ہمراہ لیکر ایک بلند زینے پر چڑھنا شروع کیا۔ دونون
دالان سے گذر کر ایک حجرے مین پہونچے یہ حجرہ نہایت وسیع مگر وحشت ناک
تھا۔ اور پہلے مقام کے دیکھتے یہان کا ساز و سامان بھی عمدہ اور بیش بہا تھا۔
شمع ایک پُرانے فیشن کی میز پر جو وہان رکھی تھی رکھکر مالک سرا رخصت ہونا
چاہتا تھا کہ نوجوان نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور حکومتانہ طور پر کہا "سچ بتا وہ
پادری کون ہے؟"

مالک سرا "ایک معزز پادری ہے جسکا نام "تھیاڈشس" ہے" یہ کہکر
جلدی سے حجرے کے باہر ہوگیا۔ اس خوف سے کہ مبادا نوجوان کچھ اور
سوال نہ کر بیٹھے۔ مالک سرا نے چلتے دم دروازہ بند کر لیا۔ نوجوان کو اندازاً معلوم
ہوا کہ دروازہ باہر کی طرف سے مقفل کر دیا گیا ہے۔ وہ معاً اسکی تحقیق کرنے کی
غرض سے اُٹھا۔ دیکھا تو دروازہ فی الحقیقت بند ہے۔ دل مین کہنے لگا۔ "یہ کیسا
معاملہ ہے؟" دریچے کی طرف بڑھا تو مضبوط لوہے کی سلاخین لگی ہوئی تھین "
میرے ساتھ کچھ دغا کرنے کی تجویز تو نہین کی گئی؟" چراغ اُٹھا لیا۔ اور حجرے کو

کمال تفحص سے چوطرفہ دیکھنے لگا وہان ایک بڑی سی میز پر ایک برتن اور ایک صراحی رکھی ہوئی تھی - نوجوان کی نگاہ میز پر پہونچی تھی کہ کسی کا ہاتھ دریچے کے روزن سے اندر آتا دکھائی دیا - اور پوری قوت سے میز پر ایک کٹار چھوڑ دینے کے بعد کھینچ لیا گیا - اور ساتھ ہی دریچے کا روزن بند ہو گیا - یہ سب امور آن واحد مین ہوے نوجوان نے آگے بڑھکے کھڑکی کھولنا چاہی - مگر وہ کھل نہ سکی - مجبور ہو کر اُس کٹار کی طرف متوجہ ہوا جو میز پر سیدھی کھڑی تھی - اسکے دستے پر ایک رسی لپٹی ہوئی تھی - اور رسی مین ایک کاغذ کا ٹکڑا بندھا تھا - نوجوان نے اُس کاغذ کو رسی سے جدا کیا - اور نہایت وحشت سے اُن سطور پر نظر کی جو اسپر لکھی ہوئی تھین - اور جنکا مضمون یہ تھا: "اسی کٹار اور رسی کی قسم سے تجھے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تجھکو بغیر کسی ردوکد کے نہایت خاموشی کے ساتھ اُس شخص کے ہمراہ ہو جانا چاہیے جو آدھی رات کو تیرے پاس آئیگا - خبردار! اس حکم کی تعمیل مین سر مو تفاوت نہ ہونے پائے" یہ پڑھتے ہی نوجوان خوف سے کانپنے لگا - کاغذ ہاتھ سے گر پڑا - ایک جگہ بیٹھکر دل مین سوچنے لگا کہ "یہ ایسا طلب نامہ ہے کہ کوئی دلیر سے دلیر شخص بھی اسکی عدول حکمی کی جرأت نہین کر سکتا -

دوسرا باب

عدالت دم*

جب خوف کا جوش جو اُس رسی اور کٹار اور اُس تحریر کے دیکھنے سے

* دم یا دم گرگٹ - یہ ایک عدالتی انجمن کا نام ہے گیارھوین صدی عیسوی مین شہر جرمنی مین ایجاد ہوئی - اسکے اراکین اکثر بادری - سرمانزوا ممبران خاندان شاہی - و دیگر عمائد ہوا کرتے تھے - اس انجمن کی ایجاد سے مقصود یہی تھا کہ ملک مین انصاف اچھی طرح کیا جائے - کیونکہ اُن دنون شاہی درباروں مین کسی مقررہ قانون کی پابندی نہ تھی - بلکہ جور و ظلم جاری تھا - اس انجمن کے مشورے معمولاً نہایت مخفی طور پر ہوا کرتے تھے - اور اراکین بغیر کسی گفتگو کے صرف چند نشانون سے آپس مین (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱)

پیدا ہوا تھا کم ہوا تو نوجوان کے دل پر مایوسی چھا گئی اُس حجرے مین ٹہلتا ہوا دل ہی دل
مین کہنے لگا "دمین نے کون سی خطا کی ہی جو عدالت دم سے ڈرون؟ مین جانتا ہون
کہ اس سمن کی نافرمانی کرنے کی مجھ مین جرأت نہین - اگر مین ایسا کردن تو بے شبہہ
میری نسبت موت کا فتوے صادر ہو جائیگا - اور اس عدالت کے ملازم کسی نہ کسی
طرح مجھے ڈھونڈھ ہی نکالینگے - (جوش مین آکر) یہ عجیب ظالم جماعت ہی جسکے روبرو
شہنشاہ کے اختیارات ہیچ ہین" نوجوان کانپنے لگا - اور خیال کیا کہ شاید کوئی شخص
مجھسے پوشیدہ عداوت رکھتا تھا - جسکے سبب سے مین اس بلا مین گرفتار ہوا - انہین
خیالون مین وہ مضطربانہ ٹہل رہا تھا - تھوڑی دیر بعد کہنے لگا "دو کسی شخصی عداوت
کے لیے اُس عدالت مین مجھے سزا نہ دی جائیگی - کیونکہ ان عدالتون کی ایجاد کا مدعا ہی
کچھ اور ہی - اور یقین سمجھتا ہون کہ ان قوانین کے خلاف مجھسے کوئی کارروائی نہین

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰ کا) - ایک دوسرے کو پہچان جاتے تھے - ہر شہر اور ہر قریہ مین اس انجمن کا ایک نائب
ضرور ہوتا تھا - اور ہر ممبر سے اس بات پر قسم لی جاتی تھی کہ انجمن کی پوشیدہ کارروائیون سے
کسی غیر شخص کو مطلع نہ ہونے دے - اُس زمانے مین انجمن کے اختیارات کچھ اس درجہ وسیع تھے کہ اُنکے
مقابل شہنشاہی احکام کی اصلی حقیقت نہ تھی - خود بادشاہ و امراے عالیقدر اُن سے عاجز تھے -
کٹار اور رسّی اس انجمن کا نشان تھا - جس کسی کو عدالت مین بلوانا چاہتے تو اس رسّی سے
ایک کاغذ باندھ دیتے تھے جسپر حکم لکھا ہوتا تھا - اور اس کٹار کو اُس شخص کے روبرو زمین پر یا کسی اور
چیز پر کھڑا کر دیتے تھے - اگر وہ اس حکم کے بموجب حاضر عدالت نہ ہوتا تو اُسپر موت کا فتوے جاری ہوتا
تھا - مجرمون کو بیابان مین ایک درخت سے لٹکا دیا کرتے تھے - اور مرنے کے بعد ایک کٹار بازو مین
رکھکر زمین پر لٹکا دیا کرتے تھے - کٹار رکھنے کے بعد کسی کا مقدور نہ تھا کہ لاش کو دفن کرے - یون ہی
اُنکا گوشت شکاری جانورون کے حصہ ہوتا تھا - رفتہ رفتہ خود اس انجمن کی عدالت مین کثرت سے ظلم
شروع ہو گیا - اور اراکین نے ذاتی رنجشون کے سبب لوگون کو سزائیں دینا شروع کین - ہزارون
بے گناہ اُن ظالمون کے ہاتھون مارے گئے - آخر کار بتدریج اس انجمن کے اُمور مین خلل واقع
ہونے لگا - حتی کہ سنہ ۱۵۶۸ء مین پورے طور پر نابود ہو گئی -

ہوئی جس سے مین لائق سزا ٹھہرایا جاؤن۔ لہذا عدالت کے روبرو مجھے بزدلی اختیار نہ کرنا چاہیئے بلکہ دلیرانہ طور پر گفتگو کرنا ضرور ہے" اس اثنا مین دوپہر رات گذر گئی۔ نوجوان ایسی جرأت کے ساتھ بیٹھا تھا کہ کوئی چیز اور کوئی بات اس کو خائف نہین کر سکتی تھی۔ کوٹھری کے دروازہ کی باہر کیطرف سے آہستہ سے کھلنے کی آواز آئی۔ مگر وہ ڈرا نہین۔ دروازہ کھلا۔ اور ایک مسلح شخص جسکی صورت سے نوجوان واقف نہ تھا اندر آیا۔ اسکے ہاتھ مین ننگی تلوار تھی۔ اور تلوار کے قبضہ پر رسّی لپٹی ہوئی تھی۔ نوجوان مسافر نے خدا جانے تعجب سے یا خوف سے ایک لفظ بھی نہ کہا۔ صرف اپنا سر اُس جماعت کی تعظیم کے لیے خم کیا جسکی طرف سے وہ پیغام لایا تھا۔ اُسنے بھی کوئی بات نہ کی بلکہ چپکے سے نوجوان کو اپنے ساتھ چلنے کے لیے اشارہ کیا۔ الغرض وہ دونون زینے کی راہ سے نیچے اُتر کر سرا کے پیچھے والے دروازے سے باہر نکلے۔ اور ایک سڑک پر سے گذرتے ہوے بیابان صنوبر تک پہونچے۔

نوجوان کو پیچھے کی جانب مڑکر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ چند اور مسلح اشخاص بھی اسکے ساتھ آرہے ہین۔ بیابان کی حد مین داخل ہوتے ہی اُس شخص نے جو نوجوان کا محافظ تھا ایک مشعل روشن کر لی۔ جو اُس مقام پر غول بیابانی کی صورت نظر آرہی تھی۔ اور یہ سب اسکے پیچھے پیچھے جارہے تھے۔ اسی طرح اُس بیابان کی گنجان پیچیدہ راہون مین خاموشی کے ساتھ بڑھے جاتے تھے بہت سی مسافت طے کرنے کے بعد ایک کھلے میدان مین پہونچے جہان دہقانی وضع کا ایک گرجا متقی مسافرون کے لیے بنا ہوا تھا۔ سب یہان ٹھہر گئے۔ محافظ نے نوجوان سے کہا "اب یہان سے تمھاری آنکھون پر پٹی باندھ دی جائے گی۔ تم کچھ خوف دہراس نہ کرو۔ مین صرف تابع فرمان ہون مجھے یہ منظور نہین کہ تمھین کسی طرح کی ایذا دون"

نوجوان۔ (جسپر بے انتہا خوف طاری تھا) "تم مجھے کہان لیے جاتے ہو"؟

محافظ۔ "تمھین اُس عدالت گاہ مین چلنا ہوگا جسکے نشان یہ ہین" دری اور کٹار کو دکھا کر جو اسکی کمر مین بندھی ہوئی تھی)۔

نوجوان نے اپنے دلی جوش کو بمشکل روکا۔ اور بغیر کسی مزاحمت کے آنکھون پر پٹی باندھ لی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس امر مین رد و قدح کرنا بے سود بلکہ آفت سے خالی نہین۔ سب کے سب چلنے لگے۔ وہ شخص ایک ہاتھ مین مشعل اور دوسرے مین اپنے قیدی کا ہاتھ تھامے چل رہا تھا۔ آدھا گھنٹہ چلتے گذرا۔ یکایک کسی مقام پر ٹھہرے۔ بیوگل (ترُہی) کی آواز آئی۔ اور بلندی پر سے کسی نے پوچھا "تم کون ہو؟" مسافر کو لائے ہوئے شخص نے جواب دیا "ملازم دم گرگٹ" اس سوال و جواب کے بعد آہنی زنجیرون کی آواز آئی۔ جس سے نوجوان مسافر کو جو فوجی تجربہ رکھتا تھا معلوم ہوا کہ بڑے بڑے خاردار آہنی دروازے کھولے گئے ہین۔ تختے کے پل اُٹھائے گئے اور کسی قلعہ کے عظیم الشان پھاٹک کھولے گئے ہین۔ درحقیقت ایسا ہی عمل مین آیا غرض نوجوان کو اُس قلعہ کے اندر لیگئے۔ اور کسی جگہ پر کھڑا کیا۔

ایک آواز۔ "آنکھون کی پٹی کھول دو!" یہ صدا کسی شخص کی تھی جس سے نوجوان واقف تھا۔ لیکن اسوقت اسکے خیالات نہایت منتشر و پراگندہ تھے۔ کیونکہ شب گذشتہ کا واقعہ یعنے وہ مخفی سفر۔ اور پھر اس بات کی لاعلمی کہ اب مین کہان ہون۔ اور اُس عدالت کے اختیارات کا خیال جسکے روبرو اُسے حاضر ہونا تھا۔ یہ وہ باتین ہین کہ کیسا ہی دلیر شخص کیون نہ ہو ضرور ہمت ہار دیگا۔ بس اگر نوجوان بھی پست ہمت ہوگیا تھا تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ جب پٹی آنکھون سے علیحدہ کی گئی تو اُسنے اپنے آپ کو ایک وسیع کمرے مین پایا۔ جو عدالت گاہ کے طور پر سجایا گیا تھا کمرے کی ایک طرف تختے کے چبوترے پر مخملی شامیانے کے نیچے ایک تخت رکھا ہوا تھا۔ اور اس عالی رتبہ مقام پر فری کونٹ یعنے میر مجلس بیٹھا تھا۔ اُسکا لباس نہایت

شاندار اور قیمتی تھا۔ جیسے اُس زمانے کے اُمرا پہنا کرتے تھے۔
اگرچہ نوجوان پریشان خاطر ہو رہا تھا۔ مگر دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی دالان ہے جو مہمانسرا مین مجھسے ملا تھا۔ تخت کے پیچھے والے دائرے کے نصف حصہ مین کرسیان بچھی تھین۔ اور اُنپر دم گرگٹ کے ممبر سہنہ سرادر بے اختیار بیٹھے ہوے تھے۔ کمرہ خوب روشن کیا گیا تھا۔ اور اطراف کی محرابون مین بزرگون کی تصویرین نصب تھین۔

میر مجلس عدالت "خاموش!" اسی طرح تین مرتبہ پکارا۔ کمرے بھر مین ایسی خاموشی چھاگئی کہ گویا وہ آدمیون سے خالی تھا۔ میر مجلس نے تھوڑے توقف کے بعد کہا "وہ شخص جو بُلوایا گیا ہو روبرو آئے"۔

نوجوان مسافر۔ (آگے بڑھکر) "ارشاد! مین یہین ہون"

میر مجلس "تو کس غرض سے یہان آیا ہو؟"

نوجوان۔ (جس مین اُسکی ذاتی دلیری پھر آگئی تھی) "آپ کے طلب نامہ کی اطاعت کے لیے حاضر ہوا"

میر مجلس "تو اس عدالت کے اختیارات سے واقف ہو یا نہین؟"

نوجوان "ہان مین اچھی طرح واقف ہون"

میر مجلس "کیا تو اس عدالت کے احکام۔ اور اُسکی کارروائیون سے نفرت رکھتا ہو؟"

(اس بات کا نوجوان نے کچھ جواب نہ دیا)

"ہم تجھے بہت جلد دکھا دینگے کہ ہماری عدالت شائستہ ہو یا گمراہ ہو۔ اچھا! تیرا نام کیا ہو؟"

نوجوان "آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہین۔ ورنہ کیون مجھے یہان کھنچوا منگاتے؟"

میر مجلس "صرف ہمارے سوال کا جواب دے! دوسری باتون سے ہمین سروکار نہین بتا تیرا نام کیا ہو؟"

نوجوان "مین ویانا کا رہنے والا ہون میرا نام "چارلس ہامیل" ہی۔
اس حکمنامے کو دیکھیے (دکھلاکر)۔
میر مجلس۔صرف ویانا کا ایک باشندہ ہی؟ خیر۔وہی جواب ہمارے پاس مناسب ہی۔کیونکہ دم گرگٹ کے نزدیک ادنی و اعلی سب مساوی ہین۔تو کہان جانے کا عزم رکھتا ہی؟۔
نوجوان "لارڈ روزنتل کے قلعہ کو"
میر مجلس "تجھے معلوم ہی کہ تو کس لیے یہان بُلوایا گیا ہی؟"
ہامیل "جی نہین مین بالکل اس امر سے آگاہ نہین ہون"
میر مجلس "اس کاغذ کو پڑھ!" ملازم عدالت نے ایک کاغذ ہامیل کے ہاتھ مین دیا۔ہامیل کاغذ لیکر نہایت غور اور شوق سے پڑھنے لگا۔اُس کا چہرہ کبھی سُرخ اور کبھی سفید ہو جاتا تھا۔پندرہ منٹ کے عرصہ مین اُسنے کاغذ کو ختم کیا۔اور کمال برہمی سے زمین پر پھینک کے جج سے کہا "ہان مین پڑھ چکا"
میر مجلس "اُسپر دستخط کر دے"
ہامیل "اگر نہ کرون تو کیا ہوگا؟"
میر مجلس (سنجیدگی سے) "جان دینا پڑیگی!"
ہامیل۔(سیدھا ہو کر بیخوف طریقے سے) "تمھین معلوم ہی کہ تم کسکو دھمکا رہے ہو؟ اور کسکی جان کو رنج دینا چاہتے ہو؟
میر مجلس۔(بے پروائی سے) "ہان ہم سب جانتے ہین۔ہم کسی سے عاجزی و لجاجت نہین کرتے۔ہمارا عہدہ فقط حکومت کرنے کا ہی۔پھر بھی جو مین اس عدالت کا فری کونٹ (میر مجلس) ہون۔تجھسے خیر خواہانہ طور پر کہتا ہون کہ تو اُن شرائط کو قبول کرلے۔جو اس کاغذ پر مندرج ہین۔اور جنھین حقارت کے ساتھ تو نے ابھی پھینک دیا"

ہامیل۔ (دلیری سے) "میں ہرگز قبول نہ کرونگا"
میر مجلس "اگر نہ قبول کریگا تو تجھپر عدالت کے احکام جاری ہوجائین گے۔ دیکھا خوب غور کر!!۔
ہامیل "مجھے غور کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ تم ہی سوچو کہ ایسی مردم آزاری جائز رکھوگے اور ظلم کیے جاؤگے تو روم و جرمن کے باشندون مین ہر شخص تم سے انتقام لینے پر آمادہ ہوجائیگا"
میر مجلس۔ (غضبناک ہوکر) "سرکش لڑکے! اپنے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے پر مجھے مجبور کیے دیتا ہی؟ اور اپنی ہٹ سے باز نہین آتا؟ ضرور ہوا کہ تجھپر فتوے جاری کیا جائے" یہ کہکر میر مجلس نے تھوڑی دیر تامل کیا تاکہ ہامیل غور کرے اور اپنی ضد سے باز آئے۔ مگر ہامیل خاموش اور اپنی معمولی علو ہمتی سے کھڑا رہا۔ تمام حاضرین کی نظرین نوجوان ہامیل پر پڑ رہی تھین۔ سب کے سب تیز نگاہون سے اُسی کو گھور رہے تھے۔ میر مجلس نے یہ فتوے دیا۔
"ایک شخص پر جسکا نام ہامیل ہی میرے پاس نالش کی گئی۔ اور اسکی تحقیقات بھی بخوبی ہوئی۔ چونکہ وہ اس سلطنت کی بہبودی کے جانے سے مطلق بے پرواہی لہذا چند شرطون کے قبول کرنے سے جو اسکے سامنے پیش کی گئین انکار کرتا ہی۔ اور وہ شخص کچھ اس قماش کا ہی کہ نہ اُسے عزت کی پاسداری ہی اور نہ انصاف کی۔ اور چونکہ وہ اس سلطنت کی مقدس عدالت عالیہ سے متنفر ہی۔ اسلیے مین حکم دیتا ہون کہ وہ مردود ہی۔ امن۔ انصاف آزادی کے قابل نہین اور اُن چارون عناصر کے بھی لائق نہین جس سے خداوند عالم نے اُسکا جسم بنایا ہی۔ اسکو ابھی پھانسی دیدی جائے۔ اور اسکا جسم دفن نہ ہو۔ بلکہ گوشت اور پوست طعمۂ زاغ و زغن ہو۔ مگر اُسکی روح مین خدا کو سونپتا ہون۔ بشرطیکہ وہ قبول کرے"
یہ ہولناک فتوے جاری کرنے کے بعد میر مجلس نے ایک رسّی اپنے پیچھے

ہامیل۔ (دلیری سے) "میں ہرگز قبول نہ کرونگا"
میر مجلس "اگر نہ قبول کریگا تو تجھپر عدالت کے احکام جاری ہو جائین گے۔ دیکھ! خوب غور کر!!"۔
ہامیل "مجھے غور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم ہی سوچو کہ ایسی مردم آزاری جائز رکھو گے اور ظلم کیے جاؤگے تو روم و جرمن کے باشندون مین ہر شخص تم سے انتقام لینے پر آمادہ ہو جائیگا"
میر مجلس۔ (غضبناک ہوکر) "سرکش لڑکے! اپنے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے پر مجھے مجبور کیے دیتا ہی؟ اور اپنی ہٹ سے باز نہین آتا؟ ضرور ہوا کہ تجھپر فتوے جاری کیا جائے" یہ کہکر میر مجلس نے تھوڑی دیر تامل کیا تاکہ ہامیل غور کرے اور اپنی ضد سے باز آئے۔ مگر ہامیل خاموش اور اپنی معمولی علو ہمتی سے کھڑا رہا۔ تمام حاضرین کی نظرین نوجوان ہامیل پر پڑ رہی تھین۔ سب کے سب تیز نگاہون سے اُسی کو گھور رہے تھے۔ میر مجلس نے یہ فتوے دیا۔
"ایک شخص پر جسکا نام ہامیل ہی میرے پاس نالش کی گئی۔ اور اسکی تحقیقات بھی بخوبی ہوئی۔ چونکہ وہ اس سلطنت کی بہبودی کے جانے سے مطلق بے پروا ہی لہذا چند شرطون کے قبول کرنے سے جو اسکے سامنے پیش کی گئین انکار کرتا ہی۔ اور وہ شخص کچھ اس قماش کا ہی کہ نہ اُسے عزت کی پاسداری ہی اور نہ انصاف کی۔ اور چونکہ وہ اس سلطنت کی مقدس عدالت عالیہ سے متنفر ہی۔ اسلیے مین حکم دیتا ہون کہ وہ مردود ہی۔ امن۔ انصاف آزادی کے قابل نہین اور اُن چارون عناصر کے بھی لائق نہین جس سے خداوند عالم نے اُسکا جسم بنایا ہی۔ اسکو ابھی پھانسی دیدی جائے۔ اور اسکا جسم دفن نہ ہو۔ بلکہ گوشت اور پوست طعمۂ زاغ و زغن ہو۔ مگر اُسکی روح مین خدا کو سونپتا ہون۔ بشرطیکہ وہ قبول کرے"
یہ ہولناک فتوے جاری کرنے کے بعد میر مجلس نے ایک رسّی اپنے نیچے

سے اُٹھا کر اُن لوگون کی طرف پھینکی جو اُسکے روبرو بیٹھے ہوے تھے - ہامیل مطلق ہراسان نہ تھا - وہ ایسا ہی دلیرانہ کھڑا تھا جیسے ایک بہادر شخص کو ہونا چاہیئے چھ ملازم آگے بڑھے ایک نے رسّی اُٹھالی - اور باقی پانچون نے قیدی کو پکڑ لیا -

میر مجلس (اُن ملازمین سے) "مین تمھین حکم دیتا ہون کہ اس مجرم کو جنگل مین یجاکر اسی ساعت پھانسی دیدو اور اُس درخت پر جسپر یہ لٹکایا جاے ہمارا نشان استادہ کرو - تاکہ لوگ سمجھین کہ اسے ڈاکوؤن یا لٹیرون نے نہین مارا - بلکہ یہ اس مقدس عدالت کا مجرم ہے"

ہامیل - (بہ آواز بلند) "مین اس ناراست اور ظالمانہ فتوے پر تمام قوانین ارضی و سماوی کی رو سے اعتراض کر سکتا ہون - اور خدا سے التجا کرتا ہون کہ اگر کوئی جوان مرد یہان ہے تو اس مقدمے کی اطلاع"

میر مجلس - (جوش سے) "خاموش ہو رہ! کیا تجھے نہین معلوم کہ اس انجمن کے اراکین یہان کی کیفیت کسی کے روبرو کہہ نہین سکتے؟ گو اُنکے اقربا ہی سے کسی پر یہ فتویٰ کیون نہ جاری کیا جاے" (ملازمین سے) "اسکو یہان سے لے جاؤ!"

ملازمان عدالت نوجوان ہامیل کو ساتھ لیکر چلے - مگر اسکی آنکھون پر اب پٹی نہین باندھی گئی تھی - کیونکہ وہ عنقریب مرنے والا تھا - اگر اُسکو اُن مقامات سے واقفیت ہو بھی تو کوئی مضائقہ کی بات نہ تھی - مگر ہامیل کے دل پر اسوقت ایک ایسی اُداسی چھائی ہوئی تھی کہ اسکو اُن عمارات اور دلچسپ مقامون کے دیکھنے کی ذرا بھی خواہش نہ ہوئی چھ آدمی ننگی تلوارین لیے اُسکے گرد تھے - اور وہ اپنی تقدیر پر راضی اور شاکر چُپ چاپ چلا جا رہا تھا - چاندنی رات تھی - ستارے آسمان پر اس طرح چمکتے تھے کہ گویا نیلگون مخملی شامیانے مین ہیرے چمک رہے ہین - جو شخص اس جماعت کا سب کے آگے آگے جا رہا تھا اسکے ہاتھ مین ایک مشعل تھی جسکی دھیمی روشنی چوطرفہ پڑتی تھی - اور کبھی کبھی اسکا

دھوان پیچھے آنے والون کے چہرون پر آتا تھا۔ آخرکار وہ اس بیابان سے گذر کر ایک کھلے میدان مین آئے۔ جہان ایک گرجا بنا تھا۔ یہان اُس جماعت کے سردار نے ہامیل کو مخاطب کیا۔ اور ایک درخت کو دکھا کر کہا کہ تیرے مرنے کی یہی جگہ ہی" اور اُس مقام پر دگرجا کی طرف اشارہ کر کے) تو اپنے آخر وقت کی عبادت کر سکتا ہی ہامیل نے اُسکا کچھ جواب نہ دیا۔ ثابت قدمی کے ساتھ گرجا کے آگے گیا۔ اور اطمینان سے خدا کی عبادت مین مشغول ہوا چند منٹ کے بعد اُٹھا اور اُن لوگون سے کہا "اب مین تیار ہون" افسر اُسکی دلیری اور اولوالعزمی پر عش عش کرنے لگا۔ درخت سے رسّی باندھی گئی۔ ایک شخص نے ہامیل کے گلے مین پھانسی ڈالی۔ اور دوسرے نے اُسکی مشکین باندھین۔ نوجوان ہامیل سے کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالا۔ صرف خدا سے لو لگائے کھڑا تھا۔ جب تمام سامان مہیا ہو چکا۔ تو اُس جماعت سے دو شخص نوجوان کو اوپر کھینچنے کیلئے آگے بڑھے ہی تھے کہ ایک بلند و بالا آدمی سیاہ لباس پہنے یکایک اُس مقام پر آموجود ہوا۔ اور اُن لوگون کی طرف مخاطب ہو کر حکومتانہ لہجے سے کہا "دو تم اپنے قیدی کو رہا کرو" اور آپ اپنی تلوار کھینچکر اُس رسی کو جو درخت اور نوجوان کے گلے سے بندھی ہوئی تھی ایک ہی وار مین کاٹ دیا۔ عدالتی گروہ کے افسر نے برہم ہو کر اپنے ہمراہیون سے کہا "دیو اسکو پکڑ لو تاکہ عدالت دم کے فیصلون مین مداخلت کرنے کا مزا چکھایا جائے۔ دیکھو جانے نہ پائے!!" دو شخص نوجوان کو پکڑے کھڑے رہے۔ اور باقی اُس اجنبی کو پکڑنے کی غرض سے دوڑے۔

اجنبی۔ (حقارت سے) بدلحاظ احمقو! تم جانتے ہو مین کون ہون؟ بس وہین ٹھہرے رہو"

نوجوان ڈرا کہ مبادا اس نیک نفس اجنبی پر اُس کارروائی کے سبب کوئی آفت نہ آئے مگر اُسکی آواز ہی سے سب کے سب اس درجہ خائف ہو گئے کہ اُنکے ہتھیار خود بخود زمین پر گر پڑے مشعل بھی گر گئی۔ لیکن برابر جل رہی تھی۔

اس شخص سہولت کے ساتھ ہامیل کے قریب آیا۔ اور اُن دونوں شخصوں کو جو اُسے سنبھالے کھڑے تھے ڈھکیل کر تلوار سے بند کاٹ ڈالے۔ اور کہا "میرے ہمراہ" اس شخص کو نہ کسی کے تعاقب کرنے کا اندیشہ تھا نہ کسی کے مزاحم ہونے کا خوف آہستہ آہستہ بے خوف و ہراس آگے آگے چلنے لگا ہامیل گھبراہٹ کے ساتھ اسکے پیچھے ہولیا۔ ملازمان عدالت بے حس وحرکت اُسی جگہ کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے۔ اُس گری ہوئی مشعل کی روشنی سے جو انکے چہروں پر پڑرہی تھی ہامیل نے دریافت کیا کہ انکے چہروں سے خوف اور تعجب ظاہر ہو رہا ہے۔

ہامیل (اجنبی سے) "دم ہم کو اپنی رفتار اور تیز کرنا مناسب ہے کیونکہ ابھی وہ لوگ تعاقب کرسکتے ہیں!"

اجنبی "ہراساں نہ ہو۔ اگر ایک لشکر عظیم بھی تمھارا تعاقب کرے تو جب تک کہ میرے ہمراہ ہو سلامت رہوگے۔ ہامیل نے (جو اپنی رہائی کے وقت اس شخص کی ہمت اور استقلال دیکھ چکا تھا) یہ بات بالکل یقین کرلی اور سمجھا کہ یہ اجنبی عدالت دم کا کوئی ذی رتبہ افسر ہوگا جسنے چند نامعلوم اسباب کے پیش آنے سے میری رہائی کی پھر بھی جب اُس بیابان میں اُسکے ہمراہ تنہا جارہا تھا تو ہامیل کے دل میں ایک وحشت سی پیدا ہوگئی اور اسی سبب وہ اس اجنبی سے گفتگو بھی نہ کرسکتا تھا۔ اور وہ بھی خاموشی کے ساتھ جارہا تھا تھوڑی ہی دیر میں ان دونوں نے بیابان کو طے کردیا۔ اور ہامیل کو موضع کمبرک قریب تر ہی نظر آیا۔ جسکے گھروں کی چھتوں پر چاندنی پڑرہی تھی جب گانوں کے قریب پہونچے تو اجنبی شخص نے ہامیل کی طرف پھر کے کہا "وہیں ٹھہرے رہو میں تمھارا گھوڑا لیے آتا ہوں" یہ کہکر جانے پر مستعد ہوا اور ایک آن واحد میں نظروں سے غائب ہوگیا ہامیل نے ابتک اُسکا چہرہ نہ دیکھا تھا کیونکہ وہ اپنے مُنھ کو چھپائے ہوے تھا جب وہ چلا گیا۔ تو اُسکے دل پر تنہائی کی وجہ سے خوف طاری ہوگیا۔ ہزاروں وحشت انگیز خیالات آنے لگے۔ گو وہ

موت سے نہ ڈرا۔ مگر خوف یہی تھا کہ افسران عدالت پھر گرفتار نہ کرلین ا
اُسکو اس امر کے معلوم کرنے کے لیے بھی تشویش تھی کہ وہ اجنبی کون ہے جسنے
اس جرأت کے ساتھ موت کے پنجے سے چھڑا کر یہان لا ... انھین
خیالات نے اُسکے مزاج کو زیادہ پریشان کردیا۔ اسی عالم مین اُسنے خیال کیا کہ
ابھی بھاگ کر قلعۂ روزنتل مین جا پہونچون۔ جہان امن حاصل ہونے کا پورا یقین
ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بات بھی یاد آگئی کہ لارڈ روزنتل کے نام اپنے ہمراہ جو خط لایا
تھا وہ زین کے ساتھ اسی مہمانسرا مین رہگیا۔ جہان قید ہونے کے پیشتر اترا تھا
نوجوان ہامیل انھین خیالات مین مستغرق کھڑا تھا کہ گھوڑون کی ٹاپون کی
آواز آئی اور دو ہی چار منٹ کے بعد اُسکا مخفی نخلصی دہندہ گھوڑا دوڑاتا ہوا
آپہونچا وہ خود ایک کالے قد اور قوی گھوڑے پر سوار تھا۔ اور ہامیل کے
گھوڑے کی جو اب تندرست ہوگیا تھا باگ پکڑے ہوے لے آیا۔ اور کہا "
سوار ہو جیے" ہامیل نے خوشی کے ساتھ اس حکم کی تعمیل کی۔ اور سوار ہونے
کے بعد اُسکو اس امر سے نہایت درجہ حیرت ہوئی کہ کپڑون کی گٹھری وغیرہ بجنسہ
رکھی تھی گویا کسی نے اُسکو ہاتھ ہی نہین لگایا۔

ہامیل۔ (خوشی سے) "میرے ملبوسات و کاغذات بھی موجود ہین"
اجنبی۔ "جی ہان! مین سمجھتا ہون کہ آپ کی کوئی چیز وہان چھوٹ نہین گئی"
ہامیل۔ "اے نیک طبع شخص! تم کون ہو جو میرے حال زار پر اسقدر رحم کرتے ہو
اور یہ کہو کہ مین کس نام سے تمھارا شکریہ ادا کرون؟"
اجنبی۔ "دوسری دفعہ کی ملاقات مین کُل کیفیت تم سے کہی جائیگی"
ہامیل۔ (جوش مین آکر) "تو ہم پھر ملینگے؟ کہان؟"
اجنبی۔ "قلعۂ روزنتل مین تم وہین جانے والے ہو نہ؟ راستہ بالکل سیدھا ہے
ہرگز ڈرو نہین اب تمھین کسی سے کچھ تکلیف نہ پہونچے گی۔ تم اچھی طرح امن کی حالت
مین ہو جسکی تمھین پورے طور پر ہنوز خبر نہین۔ آج کے ساتوین دن قلعہ روزنتل مین

[illegible] لاہی مین وہان آؤنگا۔"

[illegible] الفاظ کہکر [illegible] برق دم گھوڑے کو چمکایا اور چشم زدن مین سوار اور گھوڑا دونون [illegible] دونون بگولے کی طرح نظرون سے غائب ہوگئے۔"

تیسرا باب

قلعۂ روزنتل

امیر روزنتل کا عالیشان قلعہ شہر وٹن برگ کے قریب ایک ٹیکرے پر واقع تھا جیسا کہ پیشتر بیان ہوچکا ہی وہ اُن شکستہ عمارات سے ایک تھا جنکے اُجڑے نشان آج تک جرمنی کی بڑی بڑی ندیون کے کنارے والی ٹیکریون سے کسی باریک بین مسافر کو اُن پرانے جاگیردارون کی شوکت وعظمت کو یاد دلاتے ہین۔ قلعہ روزنتل دو فرلانگ مربع تھا۔ اور اُسکی فصیلون کے اندر ایک نہایت سرسبز شہر آباد تھا۔ اور وہ اس مضبوطی اور استواری سے باندھا گیا تھا کہ ضرورت کے وقت ایک مدت کے محاصرے کا تحمل ہوسکے اسی بنا پر قلعہ کے مختلف اندرونی مقامات مین غلہ خانے۔ سلاح خانے اور بارکس وغیرہ بنائے گئے تھے۔ جس مین ایک ہزار سپاہی سال بھر تک بغیر تعلق بیرونجات کے زندگی بسر کرسکین۔ لارڈ روزنتل ایک باحشمت صاحب جبروت امیر تھا۔ اُسکی جاگیرین وسیع تھین۔ اُسکے تابعین بہت سے تھے۔ خزانہ معمور تھا۔ اُس کی عظمت وشان کا اندازہ اسی سے ظاہر ہی کہ اسکی بیٹی تریزا شاہ ماکسی ملن کے ہمشیرزادے لیپولڈ سے ایام طفولیت ہی مین منسوب ہوچکی تھی۔ مگر لارڈ روزنتل کو ایک امر ہمیشہ کے لیے باعث رنج رہا۔ وہ یہ کہ لنس ڈارف کا کونٹ مانفریڈ جو روزنتل کی طرح جرمنی کا ایک ذی مرتبہ امیر تھا۔ اُسکے ساتھ کمال عداوت رکھتا تھا۔ مخالفت کی یہ وجہ تھی کہ کونٹ مانفریڈ نے ماہ جبین تریزا کے ساتھ شادی کا پیغام بھیجا۔ مگر چونکہ مانفریڈ کی عمر پچاس برس سے متجاوز

ہوگئی تھی سوا اسکے تریزا پہلے ہی سے لیپولڈ کے ساتھ منسوب ہوچکی تھی
اسلیے اسکا پیام ناقابل قبول ٹھہرا - اور رد کردیا گیا - اُس تاریخ [illegible] قصہ
شروع ہونے کے دو سال پیشتر سے کونٹ مانفریڈ لارڈ روزنتل سے سخت
عداوت و بغض رکھتا تھا - اور چونکہ ان اُمرا کی سرحدین ایک دوسرے سے
ملی ہوئی تھین لہذا رعایا مین آئے دن جھگڑے و فسادات برپا ہوا کرتے تھے -
اور فریادیون اور چارہ سازیون کا بازار دونون جانب گرم تھا - اس صورت
مین باشندگان شہر وٹن برگ پر کوئی دن ایسا نہ گذرتا تھا جس مین وہ ان دونون
امیرون مین برملا جنگ چھڑنے کا اندیشہ نہ کرسکتے تھے -

لارڈ روزنتل کی بی بی تریزا کے پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد فوت ہوگئی
تھی مگر لارڈ نے دوسری شادی کرنے کا مطلق خیال نہ کیا - اسلیے کہ اسکو اپنی پیاری
اکلوتی بیٹی تریزا سے کمال محبت تھی اور چاہتا تھا کہ اپنے بعد کل جائداد کی مالک
وہی قرار دیجاے اور یہ بھی سمجھے ہوے تھا کہ اس تمول اور جاہ و حشمت کے
سبب تریزا کی عظمت اُسکے ذی شان مرد کی نظرون مین بڑھ جائیگی ہم اپنے
قصے کو مکرر شروع کرنے کے قبل اتنا کہدینا ضروری سمجھتے ہین کہ تریزا اور اُسکے
منسوب شوہر دونون نے باہم ایک دوسرے کو نہ دیکھا تھا - اور لارڈ روزنتل
کو بھی اپنے داماد کے دیکھنے کا صرف ایک ہی دفعہ اتفاق ہوا تھا اور اسوقت
اسکی عمر صرف چھ سال کی تھی - پس جب یہ قصہ شروع ہوا اس وقت
واقعات اس طرح پر تھے -

اب ناظرین تصور کرلین کہ حوروش تریزا اپنے باپ کی عالی شان رفعت نما
محلسرا کے ایک خوبصورت اور وسیع کمرے مین بیٹھی ہوئی زردوزی مین مصروف
تھی - اسکی دو خواصین ایڈا اور میریا قریب والی رومی چوکیون پر بیٹھی چرخہ
کات رہی تھین - جو اُس زمانے کی اعلے خواصون کا عمدہ مشغلہ تھا - تریزا
کا حُسن و جمال درجہ کمال سے متجاوز تھا - اسکا اونچا قد ہر قسم کے عیب سے

پاک تھا۔ اُسکی کمر پتلی تھی۔ چال مین اسقدر نزاکت تھی کہ وقت رفتار اگر ایک پھول بھی زیر قدم آجاتا تو مسلا نہ جاتا تھا۔ گیسوے پُرخم کی لٹیان اُس کے صاف اور دلربا چہرے کے حُسن کو اس قدر ترقی دیتی تھین کہ دیکھنے والا کیسا ہی سخت دل کیون نہ ہو۔ مگر ضرور بےخود ہوجائے گا۔ باانیہمہ اُسکا حُسن کچھ ایسا دلکش دل فریب اور شاندار نہ تھا۔ جسکے دیکھنے مین آنکھین اسقدر کام نہ دیتی ہون جتنا کہ آفتاب نصف النہار کے دیکھنے مین دیتی ہین۔ غرض وہ حد درجہ کا رعب وجلال اور شاہانہ حُسن وجمال نہ رکھتی تھی۔ تاہم اسکے حُسن مین کچھ ایسا جادو بھرا تھا کہ بتدریج دلپر اُسکا اثر ہوتا تھا۔ تریزا کی دونون خواصین ایڈا اور میریا بھی حسین تھین اور اگر وہ اپنی ماہ جبین بیوی کے ساتھ نہ رہتین تو بیشک ایک اعلیٰ درجہ کی حسینون مین تصور کی جاتین۔ ایڈا کی عمر اُنیس برس کی تھی اور میریا کو سترھوان سال تھا۔ انکا لباس سادہ اور بےتکلف تھا۔ جس سے اُنکی بیوی کی اس عادت کا اندازہ کیا جاتا تھا کہ وہ نمائش کو پسند نہین کرتی ہی اور ہی بھی یہی بات۔

ہی جوانی خود جوانی کا سنگار		سادگی زیور ہی اس سن کے لئے	

ایڈا کا رنگ گندمی تھا۔ اسکے بال سیاہ اور آنکھین بڑی بڑی تھین۔ قدبھی ایک دلکش انداز کا تھا۔ میریا کی گوری رنگت اور وہی آنکھین نازک اور پیاری شکل سے بھی دیکھنے والیکو ایک دلآویزی حاصل ہوتی تھی۔

گذشتہ دو باب مین بیان کیے ہوے واقعات کے گذرنے کے دوسرے ہی دن یہ تینون لڑکیان اس شغل مین تھین۔ دوپہر کا وقت تھا آفتاب کی تیز شعاعین کھڑکیون کے رنگین آئینون سے نرمی کے ساتھ وہان پڑتی تھین۔ جہان تریزا اور اُسکی خواصین بیٹھی تھین۔

تریزا۔ (پریشان کُن خیالات سے چونک کر جنمین وہ دیر سے غرق تھی) "اباجان کے ہان جو مہمان آیا ہی اسکو تم کیا سمجھتی ہو؟"

ایڈا:۔ "آج صبح کو اُسے کھانے کے کمرے مین جاتے ہوے مین نے ایک نظر دیکھ لیا۔ اسکا چہرہ زرد تھا۔ اور فکر کے آثار پائے جاتے تھے مگر نہایت شکیل اور طرحدار ہے۔"
تریزا:۔ "سُنا گیا ہے کہ کل اوائل شب مین اسکو کچھ زحمتین اُٹھانا پڑین۔ مگر اُسنے یہ نہین بیان کیا کہ وہ تکالیف کس قسم کی تھین۔"
ایڈا:۔ "دربان مجھ سے کہتا تھا کہ جب ۴ بجے صبح کے وہ نوجوان محل مین آیا۔ اسکا چہرہ بالکل زرد تھا اور حرکات وحشیانہ تھے۔"
سیریا:۔ "مجھے یقین ہے کہ وہ بیابان کی راہ مین خوف کھا گیا ہے۔"
ایڈا۔ (تریزا سے) "بیگم صاحبہ! وہ نوجوان ہامیل نام کس درجہ کا آدمی ہے؟"
تریزا:۔ "مین سمجھتی ہون کہ اَبّا جان کو اُسکے خاندان سے کسی قسم کی واقفیت نہین مگر مسٹر ہامیل چانسلر (صدر دیوان) جرمنی سے ایک خط لکھوا لایا ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ وہ ایک معزز شخص ہے اور صرف تفریح طبع کے لیے سفر اختیار کیا ہے لہٰذا وہ جہان جائے آسائش و آرام کے ساتھ رکھا جائے!"
ایڈا:۔ "ہمارے حضور نے اُسکو کمال اخلاق سے مہمان رکھا ہے۔"
تریزا:۔ "ہان! وہ تو چانسلر کا حکم ہے۔ مگر کیون ایڈا! تو جو اس نوجوان کی نسبت زیادہ ترمیلان ظاہر کر رہی ہے۔ کہین اُسپہ دل تو نہین آگیا؟"
ایڈا:۔ "بیگم صاحبہ! یہ ہرگز نہ ہو سکیگا۔ مجھے محبت ہی سے انکار ہے۔ کیونکہ مرد دغاباز و بے وفا ہوتے ہین۔"
تریزا:۔ (غمگین لہجے مین) "تو نے ٹھیک کہا۔ تم دونون خوب جانتی ہو کہ مجھے اُس غریب طالبعلم سے کس درجہ محبت تھی۔ اور اب تک ہے۔"
ایڈا:۔ "آہ! بیگم صاحبہ وہ آپکی محبت کے لائق نہ تھا۔"
تریزا:۔ "اسکو قصور مند ٹھیرانے مین جلدی نہ کرنا چاہئے۔ پورے چھ مہینے سے مین نے اسکے نیک و بد کی کوئی خبر نہین پائی۔ اباجان کہا کرتے تھے

کہ وہ کسی رذیل لڑکی کو لیکر اور ملک کو بھاگ گیا۔ کیا تم دونوں نے یہ بات
یقین کر لی"؟

ایڈا۔ ہاں کیونکہ وہ مردوں کی بیوفا خصلت کے موافق ہے"

میریا۔ اُسکے بھاگ جانے کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد ماجد نے
خود بیان فرمایا"

تریزا۔ "میں نے اُسکو باور نہیں کیا۔ خدا معاف کرے کہ میں نے ابّا جان کی
بات کو جھوٹ جانا۔ مگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ فوسٹ ہنوز زندہ ہے۔ اور میری محبت
اسکے دل میں باقی ہے۔ مگر مجھے خود حیرت ہے کہ اسکی خبر مجھ تک کس طرح پہونچی۔
تمھیں یاد ہوگا جو اُسدن مجھے یکایک خبر ملی کہ فوسٹ چند جرائم کے سبب
چھ ماہ تک قید میں رکھا گیا۔ اور اُسپر موت کا فتوے جاری کیا گیا۔ آہ وہ
کمبخت صبح جس میں اُس جان کے لینے کے لیے دار کا اسباب تیار کیا جانے لگا
جسکو بچانے کے لیے کاش میں نے اپنی جان دی ہوتی"

میریا۔ "تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو سنیور فوسٹ سے جنون کے ساتھ کمال محبت ہے"

تریزا۔ "ہاں! تو جانتی ہے کہ میں اُس سے کسقدر اُلفت رکھتی ہوں۔؟ ایک دن
اپنے خاص کمرے میں صفہ پر بیٹھی اُسی کی تصویر دیکھ رہی تھی (ایڈا سے مخاطب ہو کر)
وہی تصویر ایڈا! جو تیرے بھائی نے کھینچی تھی۔ اور جسکی خبر فوسٹ کو نہ تھی۔
غرض اُس شبیہ کو میں حسرت اور محبت سے دیکھ رہی تھی۔ اور دعا کر رہی تھی کہ
خدایا اسکے اصل سے جلد ملا دے۔ اسوقت ایک عجیب واقعہ گذرا یکایک
مجھے اسطرح معلوم ہوا کہ فوسٹ مجھے دور سے دیکھ رہا ہے اور ہم دونوں ایک
دوسرے سے اپنا عشق ظاہر کر رہے ہیں مگر یہ سب چند ہی منٹ کے بعد موقوف
ہو گیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ میرا خیال خام تھا"

ایڈا۔ "تاہم یہ واقعہ عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے"

میریا۔ "ہاں بہت ہی عجیب ہے"

تریزا۔ "افسوس وہ پیارے خیالات ابّا جان کے کمرے مین داخل ہوتے ہی محو ہو گئے۔ وہ اندر آئے اور یہ خبر بد سُنائی کہ فوسٹ عنقریب مرنے والا ہی اور دار کا کل اسباب مہیا ہو گیا ہی۔ آہ! اس جگر سوز حالت مین جب مین نے اُنسے الزاماً کہا کہ "اس سارے فتنہ وفساد کے بانی آپ ہی ہین" تو اُنھون نے کمال برہمی کے ساتھ اُس امر کا انکار کیا۔ اور مین بیہوش ہو کر اُن کے قدمون پر گر پڑی"

ایڈا۔ "تب ہی اُنھون نے ہمکو بلوایا۔ اور ہمنے آپ کو اُٹھا کر کوچ پر لٹا دیا۔ جہان آپ چند گھنٹے تک بے حس وحرکت لیٹی رہین"

تریزا۔ ہان جب مین بیدار ہوئی اور تمنے یہ خوشخبری سُنائی کہ "فوسٹ بچ کر بھاگ گیا۔ اور یہ کسی کو نہین معلوم کہ وہ کیونکر چلدیا اُسوقت مین کس درجہ مسرور ہوئی تھی"

ایڈا۔ "مگر یہ بات سب کو حیرت مین ڈال رہی ہی کہ فوسٹ کسطرح نکل بھاگا" میری۔ "مین نے سُنا ہی کہ افسران سرکاری نے بھی اس بارے مین کچھ دریافت کرنے کی کوشش نہ کی"

تریزا۔ "اُس وحشتناک واقعہ کو گذرے کامل دو ہفتے ہو گئے۔ مگر اب تک مین اُسکو نہ دیکھ سکی"

ایڈا۔ "نہایت تعجب کی بات ہی کہ وہ اسی شہر مین رہے کئی آدمیون نے اُس سے ملکر بات چیت بھی کی مگر سرکاری لوگ اُسکو کسی قسم کی اذیت نہ دے سکے"

تریزا۔ (تیزی سے) "خدا کا ہزار ہزار شکر کہ وہ ہر طرح کی تکلیف سے نڈر رہی"

جب اس طرح کی گفتگو ان تینون لڑکیون مین نہایت سرگرمی کے ساتھ ہو رہی تھی اسوقت ایک ایسی واردات ہوئی جس سے اُنکے دلون مین بہت بڑا اندیشہ پیدا ہو گیا۔

چوتھا باب

حملہ

جب لیڈی تریزا اور اُسکی خواصین بات چیت مین مصروف تھین تو یکایک ایک مسلح شخص کمرے کے اندر آیا اور کہنے لگا "لیڈی صاحبہ! میری اس مداخلت کو معاف فرمایئے گا۔ مین آپ کے نازک کانون کے لیے غمناک خبر لایا ہون"

تریزا۔ (جھجک کر) "وہ کیا خبر ہی؟ ڈیونڈ جلد بیان کر" یہ مسلح شخص ڈیونڈ نامے قلعۂ روزنتل کے نگہبان گارڈ کا کپتان تھا اور اُسکی پریشانی وسراسیگی تریزا اور اُسکی خواصون کو اور متشتر و بدحواس کیے دیتی تھی۔

ڈیونڈ "آپ اُس مستحکم عمارت مین تشریف لے جایئے۔ کیونکہ چندہی منٹ مین فصیلون پر آتش برستی ہوگی۔ اور اگر دشمن کی فوج کی ایک گولی اس کمرے مین بھی آجائے تو عجب نہین"

تریزا۔ (اضطراب سے) "دشمن! کون دشمن؟"

ڈیونڈ "لیڈی صاحبہ! خوف نہ کیجیے۔ کونٹ مانفریڈ ایک فوج عظیم کے ساتھ ہمارے ملک پر یورش کرنے والا ہی۔ آپ اُس عمارت مین چلی جایئے۔ وہان آپ کے لیے کوئی خوف نہین"

تریزا۔ (ڈیونڈ کا ہاتھ پکڑ کر) "آبا جان کہان ہین؟"

ڈیونڈ "وہ فصیلون پر قلعہ کے بچاؤ کی تیاریون مین مشغول ہین۔ اور انھون نے مجھے آپ کی خدمت مین یہ پیام پہونچانے کے لیے روانہ کیا ہی۔ نوجوان ہامیل بھی وہین ہی اور اس کام مین مدد کرنے پر دلی جوش سے عازم ہی"

ڈیونڈ نے یہ کہکر سر عجز جھکایا۔ اور روانہ ہوا۔ جاتے ہوے اسکی تلوار کی آواز جو کمرے سے نیچے لٹک رہی تھی ان تینون لڑکیون کو ایک شگون بد کی طرح

سُنائی دینے لگی۔
تریزا نے اپنے باپ کے حکم کے موافق اُس محفوظ مقام پر جانے مین
دیر نہ کی۔اس اثنا مین ایک ایلچی سفید* نشان لیے ہوے قلعہ روزنتل کے
دروازے پر آیا۔اور لارڈ روزنتل سے گفتگو کرنی چاہی۔لارڈ مع ہامیل اُس
مینار پر رونق افروز ہوا جسکے نیچے ایلچی کھڑا تھا۔
روزنتل۔"تو مجھسے کیا چاہتا ہے؟"
ایلچی۔"مین عالیجاہ کونٹ مانفریڈ کی طرف سے یہ درخواست کرتا ہون کہ ایک شخص
ہامیل نام جو اس قلعہ مین پناہ گزین ہے۔میرے ہمراہ بہ حفاظت تمام ذی شوکت
کونٹ مانفریڈ کے حضور مین روانہ کر دیا جائے۔اور اس طلبی مین ہمارے بلند مرتبت
سردار کو معقول وجوہات ہین جنکے اظہار کی ضرورت نہین۔"
لارڈ روزنتل۔"مسٹر ہامیل نے تمھارے آقا کی گو کیسی ہی خطا کی ہو۔مگر اب وہ میرا
مہمان ہے۔اور آئین مہمانداری کے رو سے مین اُسکی جان کو اخیر دم تک بچانے کی کوشش
کرونگا۔تم اپنے سرکش سردار سے میرا یہ پیام کہدو۔"
ایلچی۔"اگر آپ اس بات پر راضی نہین ہین تو مین کونٹ مانفریڈ کے نام سے
پکار کر کہتا ہون کہ جنگ کے لیے تیار ہو جائین۔"
لارڈ روزنتل۔"مین جنگ پر آمادہ ہون۔" ایلچی رخصت ہو گیا۔
ہامیل۔(لارڈ روزنتل سے) "خداوندا مجھے یہ بات گوارا نہین کہ بندگان خدا کا خون
میرے لیے بہایا جائے جو جنگ کا ضروری نتیجہ ہے۔مین آپ سے قسمیہ عرض کرتا ہون
کہ مجھے اس امر سے مطلق آگاہی نہین کہ کونٹ مانفریڈ مجھسے کیون عداوت رکھتا ہے؟کیونکہ
مین نے اپنی زندگی بھر اُسکو کبھی نہین دیکھا۔ہان ایک پادری سے کونٹ کی نسبت
چند اُمور دریافت کیے تھے جسکو دوسرے مقام مین بھیس بدلا ہوا پایا۔

* جنگ کی حالت مین جب ایلچی دشمن کی طرف مین گفتگو کے لیے جاتا ہے تو سفید نشان اُسکے
ہاتھ مین رہتا ہے یہ صلح کی نشانی ہے۔

لارڈ روزنتل "خیر۔ مگر اب تم میرے مہمان ہو۔ اور تمھیں امن دینا ایک ضروری امر ہی کیونکہ چانسلر نے تمھاری سفارش کی ہی کہ تمام امراے دولت تمھاری تواضع و تکریم کرین اور مجھے خاص کر اس بات کا حکم ہی اس صورت مین مجھے لازم ہوا کہ اُس شخص کا خیال رکھون جسنے تمھین میرے پاس بھیجا ہی۔ مگر اس جابر مخالف کے حملہ کو روکنے مین تمکو بھی مدد دینا پڑیگی"

ہامیل "(اپنی تلوار پر ہاتھ لیجا کر) تا دم مرگ مین آپ کی مدد کرنے مین کوتاہی نہ کرونگا"

لارڈ روزنتل "تمھاری دلیری و جوانمردی بیکار نہ جائیگی" لارڈ مذکور نوجوان ہامیل سے گفتگو کرنیکے لیے کسی جا ٹھہرا انھین بکتر پوشیلون پر نہایت مسرت و تجربہ کاری کے ساتھ احکام جاری کرتا پھرا اسکی عمر پچاس سال کی تھی۔ اور وہ قوی تن تھا۔ اُسکی صورت اور سیرت سے نخوت و غرور اور سنگدلی کے آثار ظاہر تھے۔ اور خونریزی اُسکے نزدیک ایک آسان بات تھی جسکو وہ سمجھتا تھا کہ اپنے عہدے کا ایک ضروری فرض ہی سر پر ایک چمکدار ٹوپی پہنے تھا جسپر ارغوانی کلغی لگی تھی۔ فولادی زرہ زیب تن تھی۔ کمر مین ایک بیش قیمت تلوار اور ہاتھ مین بندوق تھی۔

لارڈ روزنتل۔ (کپتان ڈیونڈ سے) "کیا کیا تیاریان ہین؟"

ڈیونڈ "پیر و مرشدا۔ ملاحظہ فرمایے بیش عمدہ توپین اُس رُخ پر لگی ہوئی ہین جدھر سے دشمن حملہ کرنے والا ہی۔ اور دوسرے ناکے پر بھی بخوبی حفاظت کی گئی ہی!"

لارڈ روزنتل "تم نے کتنے آدمی جمع کیے ہیں؟"

ڈیونڈ۔ فی الحال تین سو سات یہان ہین اور شہر سے بہت سپاہی آنے والے ہین آپ کے تمام محکوم سردارون کو حکم بھیجدیا گیا ہی کہ اپنی اپنی فوج ہمراہ لیکر جلد آئین"

لارڈ "یہ سب کچھ ٹھیک ہی مگر دشمن کی فوج کی تعداد بھی تمکو کچھ معلوم ہی؟"

ڈیونڈ "وہ شخص جو پہلے پہل اس فوج کی آمد کی خبر لایا کہتا تھا کہ کل نو سو جنگ آزمودہ سپاہی ہین اور دوسری ایک خبر سے معلوم ہوا کہ پورے ہزار آدمی ہین"

لارڈ "انکی فوج کی زیادتی کا بیان جو تم نے کیا ہی مجھے اس بات سے کمال خوشی ہوئی

کہ کونٹ مانفریڈ کے ساتھ بر ملا جنگ کی ٹھہری یہ آئے دن کے جھگڑوں سے مین تنگ آگیا تھا۔ لارڈ روزنتل اور کپتان ڈیونڈ اسی گفتگو مین تھے کہ دشمن کی فوج دور سے نظر آئی کونٹ مانفریڈ خود فوج کے ہمراہ تھا۔ ڈیونڈ نے دشمن کی حرکات کو بغور دیکھنے کے لیے کسیقدر سکوت کیا۔ اور آخر جب غنیم کی فوج کا رُخ قلعہ روزنتل کی طرف پایا تو اپنے سپاہیون کو حکم دیدیا۔ فوراً ہی گولہ اندازون نے جو فصیلون پر تیار کھڑے تھے اپنی توپون سے گولے برسانا شروع کیے۔ دھوان ابر کی طرح بلند ہوا۔ اور بارود کی ہیبت آواز سے تمام قلعہ گونج اُٹھا۔ توپین بڑی تجربہ کاری کے ساتھ جمائی گئی تھین۔ کیونکہ چند ہی منٹ مین دشمن کی فوج پر پراگندگی چھاگئی۔ لارڈ روزنتل اطمینان سے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اُسوقت کونٹ مانفریڈ کی فوج کی تین صفین بنائی گئین۔ اور نہایت تیزی کے ساتھ قلعہ کی طرف روانہ ہوئین دیکھنے سے معلوم ہوا کہ دشمن کا ارادہ قلعہ کے بڑے دروازے پر حملہ آور ہونے کا تھا۔ لارڈ روزنتل نے اُس جانب کے بچاؤ کا حکم دیا حالانکہ قلعہ روزنتل سے برابر گولہ باری ہوتی رہی۔ مگر دشمن کسیطرح پس پا نہ ہوا۔ بلکہ اُسی تیزی کے ساتھ بڑھا چلا آتا تھا۔ اس اثنا مین کونٹ مانفریڈ نے بھی ایک ٹیکرے پر سے گولہ زنی شروع کی۔ اور آخر جنگ کمال سرگرمی کے ساتھ شروع ہوئی۔ قوی تن سپاہیون کی ایک جماعت جسکے ساتھ سیڑھیان تھین۔ قلعہ پر چڑھنے کے قصد سے خندق کی اُس جانب آپہونچی۔ اور اُس آگ کا بھی خیال نہ کیا جو دیوارون پر سے برس رہی تھی بمجرد قریب پہونچنے کے تختون کے ذریعے خندق مین اُترکر دیوارون پر چڑھنے کی کوشش کی گئی اور دوسری طرف سے ایک فوج نے سخت حملہ کردیا۔ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ لارڈ روزنتل کے قلعہ مین صرف تین سو فوج تھی۔ اور غنیم کی سپاہ کا شمار قریباً ایک ہزار کے تھا اس صورت مین قلعہ کی محافظت کامل طور پر ہونا ناممکن امر تھا۔ اب جنگ نہایت زور شور سے ہورہی ہے دشمن کے تین شدید حملے روکے گئے ہین لارڈ روزنتل۔ ہامیل اور ڈیونڈ داد شجاعت دے رہے ہین مگر فوج مخالف کی تعداد نہایت زیادہ تھی اور اُنکے گولے لارڈ روزنتل کی سپاہ پر خوب کامیاب ہوتے رہے عین اُس ہنگامہ دار و گیر مین ایک ایسی افواہ اُڑی جس سے روزنتل کی تمام فوج مین ایک

تھلکہ مچگیا - وہ یہ کہ قلعہ کے ایک کونے سے کونٹ مانفریڈ کے چند سپاہی اندر داخل ہوے اور لارڈ کی پیاری بیٹی پری جمال تریزا کی گرفتاری کی غرض سے اُس مقام پر حملہ کردیا جہان وہ امن کے ساتھ تھی - ایک زخمی سردار لارڈ روزنتل کے پاس دوڑتا ہوا آیا - اور یہ خبر پہونچائی -

لارڈ روزنتل - میری پیاری بیٹی ! (اپنی فوج کی طرف خطاب کرکے) دوڑو اور میری جان سے زیادہ عزیز بیٹی کی مدد کرو" مگر اُسکے اس حکم کی تعمیل نہ ہوسکی - کیونکہ کپتان ڈیونڈ منتشر فوج کے فراہم کرنے مین مصروف تھا - اور ہامیل اُس جماعت کو روکنے مین سرگرم تھا جو سیڑھیون کے ذریعے سے قلعہ پر چڑھائی کرلے کی کوشش کررہی تھی - اُس ٹکڑی کے چند آدمی فصیل پر قدم جما چکے تھے - اور دوسرے بھی برابر چڑھنے کی کوشش کررہے تھے - ہامیل تنہا اُنکے حملے کو روک رہا تھا - وہ نہایت زخمی ہوچکا تھا - اور بدن سے خون بہ رہا تھا - قریب تھا کہ وہ ناتوانی کے سبب غش کھاکر گرپڑے اور قتل کیا جاوے اتنے مین ایک نوجوان جو فوجی لباس پہنے تھا - اور جسکے سر پر سفید کلغی لگی ہوئی تھی یکایک دیوار پر آپہونچا - اور ہامیل پر حملہ کرنے والے سپاہیون کو اپنی تلوار سے اشارہ کیا کہ ہٹ جاؤ" اس اشارے کے ساتھ ہی وہ لوگ جو چند منٹ پیشتر نہایت دلیری سے لڑرہے تھے کچھ اس پراگندگی اور بدحواسی کے ساتھ بھاگے کہ فصیلون پر سے خندق مین گرگرجانین دین اُسوقت اُس نوجوان نے جلدی سے دوسری جانب رُخ کیا جب وہ اپنی تلوار سے اشارہ کرتا تھا تو کونٹ مانفریڈ کی فوج تتر بتر ہوکر بھاگنے لگتی تھی - لارڈ روزنتل کی سپاہ جو منتشر ہوگئی تھی ازسرنو باقاعدہ جمع ہوگئی - اور چند ہی منٹ مین فصیلون کو غنیم کی فوج سے پاک کردیا - نوجوان نہایت بھاری زرہ پہنے ہوے اس تیزی کے ساتھ چلتا تھا کہ افسران عساکر روزنتل اُسکے برابر چل نہ سکتے تھے - وہ بڑھا اور برابر اسوقت تک بڑھے گیا جب تک کہ مغربی حصہ قلعہ کی فصیل پر نہ پہونچگیا - جو کونٹ مانفریڈ کی فوج کے قبضہ مین چکا تھا یہان پہونچکر نوجوان سرداران لشکر روزنتل کی طرف متوجہ ہوا - اور کہا دو حملہ کرو تمھین فتح یاب ہوگی" اتنا سننا تھا کہ ادھر کے سپاہی جان توڑ کر بے [illegible] فوج مخالف پر ٹوٹ پڑے

اور شکست فاش دی۔ اُس نووارد سردار کے دل بڑھانے اور مدد کرنے سے
لارڈ روزنتل کی فوج مین جسقدر عالی ہمتی اور دلیری پیدا ہوگئی۔ اُسیقدر کونٹ مانفریڈ
کی سپاہ کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور زیادہ تر تعجب انگیز بات یہ تھی کہ وہ نوجوان خود اس
ہنگامے مین کچھ داخل نہ دیتا تھا۔ مگر اپنی تلوار زمین پر ٹیک کر تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا۔
اور اُسکے بشرے سے صاف طور پر معلوم ہوتا تھا کہ صرف اسکی موجودگی لارڈ روزنتل کی کامیابی
کے لیے کافی ہی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ آفتاب مغرب کے شفق گون پردون مین چھپا۔ اور قلعہ
روزنتل کامل طور پر چھڑا لیا گیا۔ مگر افسوس! یہ جھگڑا بغیر ایک آفت عظیم برپا کرنے کے طے نہ ہوا۔
بہت سے اولوالعزم صاحب ہمت سردارون کے مارے جانے کے علاوہ لارڈ روزنتل کو
ایک اور خبر ایسی پہونچی جس سے فتحیابی کی خوشی غم والم سے مبدل ہوگئی اور وہ یہ کہ دشمن کی
فوج اپنے غلبہ کے وقت لارڈ روزنتل کی نازک اندام بیٹی تریزا کو قید کرکے لے ہی گئی۔ !! وہ
نوجوان جو یکایک قلعہ روزنتل کے بچانے کے لیے آیا تھا۔ اور جسکے سبب فتح نصیب ہوئی
تھی کسی طرف چل دیا یہ کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ کون تھا۔ اور کسطرح اس واقعۂ قیامت خیز
مین فصیل پر پہونچا۔ اور کہان گیا؟ یہ ایک ایسا راز تھا جو کسی سے افشا نہ ہوسکا۔ ہامیل کے
دل مین ایک بات آئی مگر وہ اُسکو ظاہر کرنے کی جرأت نہ کرسکتا تھا۔ یعنی وہ جان گیا کہ یہ وہی
نوجوان ہی جسنے مجھے عدالت دِم کے پنجے سے چھڑایا تھا۔ مگر جب وہ اس بارے مین کچھ
کہنا چاہتا تھا تو اسقدر خوف اُسپر طاری ہوجاتا تھا کہ زبان سے کچھ نکلنا ممکن نہ تھا۔ الغرض
ہامیل انھین خیالات مین مستغرق تھا کہ ایک فوجی افسر آیا۔ اور کہا "لیڈی تریزا کو قید سے
چھڑانے کی تجاویز سوچنے کے لیے ایک کونسل جمع ہونے والی ہی جس مین آپ کا شریک
ہونا بھی ضروری ہی"

پانچوان باب

ہامیل اور ڈیونڈ

کونسل جمع ہوئی۔ لارڈ روزنتل نے اسطرح کہنا شروع کیا "میرے دوستو وفادار تابعدارو!

اسمین شک نہین کہ مردود کونٹ مانفریڈ نے یہ ایک نا معقول حرکت کی میری پیاری لخت جگر کی
بڑی خواص ایڈلا کے بیان سے مجھے معلوم ہوا کہ کونٹ مانفریڈ کے چھ سپاہی اُس کمرے مین داخل
ہوے جہان لیڈی تریزا اور اُسکی خواصین چھپی ہوئی تھین اور دوسری عورتون کو چھوڑ کر اُ
صرف تریزا ہی کو جبرًا اُٹھا لیگئے۔ تم سب جانتے ہو کہ مین نے اُس حرودش لڑکی کی کونٹ مانفریڈ
کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور اب وہ میرے اس جواہر کو بہ زور چھین لے گیا جو
شاہزادے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔

ڈیونڈ۔ خداوندا کل علے الصباح شہر وٹن برگ سے دو سو سپاہ روانہ کیے جانے کا قرار
ہو چکا ہی۔ اور آپ کے ماتحت کے دوسرے افسر بھی یکے بعد دیگرے جمع ہونے لگے ہین
لہذا کل قبل طلوع آفتاب بارہ سو فوج ہمارے زیر حکم رہیگی۔ حضور اگر مناسب سمجھین تو اُس
کل فوج کو اس ناچیز وفادار غلام کے ماتحت کیجیے۔ خدا نے چاہا تو بیشک لیڈی تریزا کو
چھڑا لاؤنگا۔ یا اپنی عزیز جان قلعہ کونٹ مانفریڈ کی دیوارون کے نیچے دے دونگا"

لارڈ روزنتل "مگر اس عرصے مین کونٹ مانفریڈ میری عزیز بیٹی کو اپنے ساتھ عقد
کر لینے پر مجبور کرے گا"

ہامیل "کیا کونٹ مانفریڈ اس امر سے آگاہ نہین کہ لیڈی تریزا شہزادہ جرمنی سے
منسوب ہو چکی ہی؟"

لارڈ روزنتل "ہان وہ خوب جانتا ہی۔ مگر وہ کچھ ایسا آدمی ہی کہ خود شہنشاہ جرمنی سے
چھیڑ کرنے مین دریغ اور خوف نہ کریگا۔ وہ چند ایسے اختیارات رکھتا ہی جو بعید از فہم ہین۔ اور اسی لیے
اطراف و جوانب کے اعلے ہمت اور باحیثیت لوگ اُسکی نہایت خاطر بلکہ مدد کرتے ہین۔ اور اُسے
اکثر اس بات پر فخر اور ناز رہا ہی کہ قیصر ماکسی ملن بھی اُسکے چھیڑنے کی جرأت نہین کر سکتا۔

ہامیل۔ (حقارت سے) "وہ بڑا ہی سرکش معلوم ہوتا ہی۔ (تھوڑے تامل کے بعد) چونکہ یہ
تمام آفتین فقط میرے ہی سبب آپ پر نازل ہو رہی ہین۔ مجھے اجازت دیجیے کہ مین ہی اس
مغرور کونٹ کے مقابل جاؤن اور اس بدکرداری کے انتقام کا مزا چکھاؤن"

لارڈ روزنتل "مگر تمھاری جان مفت معرض خطر مین آجائیگی تمھین معلوم ہی کہ تم کس

جُرم کے سبب کونٹ مانفریڈ کے غضب مین پڑے ؟ جسکے لیے اُسنے تمھارے حوالہ کرنیکی مجھسے درخواست کی تھی ؟"

ہامیل ۔ "مجھے صرف اسقدر معلوم ہے کہ مین نے ایک روز کمبرگ کی مہانسرا مین کسی پادری سے جو وہان فروکش تھا کونٹ مانفریڈ کی نسبت چند سوالات کیے۔ شاید اُن باتون کی خبر پہونچنے کے سبب سے کونٹ مجھپر غصہ ہوا" ساتھ ہی ہامیل کے دل مین یہ بات آئی کہ کونٹ مانفریڈ نے جو مجھے ایلچی کے ذریعے طلب کیا تھا۔ اُسکا سبب عدالت دم سے تعلق رکھتا ہوگا۔ مگر اپنے آپ مین کسی سے کچھ کہنے کی جرأت نہ پاکر خاموش ہو رہا"

لارڈ روزنتل ۔ (یکایک چونک کر) ہان مجھے سبب معلوم ہے۔ کونٹ مانفریڈ پیاری تریزا کو یہان سے چھین لیجانے کا قابو ڈھونڈھ رہا تھا۔ اور اُسے یہ بھی یقین تھا کہ مین ایک مہمان کو قیدی کی طرح اُسکے حوالہ کرنے مین انکار کرونگا۔ پس یہی بہانہ کافی سمجھا گیا۔ اور اُسنے شہر پر چڑھائی کی"

ڈیونڈٹ ۔ "پیر و مرشد ابیشک اُسکا دلی منشا وہی ہوگا۔ اُسکو اس ناچیز کارروائی کی سزا ضرور ملنی چاہیے۔

لارڈ روزنتل ۔ (غصے کے ساتھ میز پر ہاتھ مارکر) "ہم اپنی تلوار کی نوک سے اس جھگڑے کا انفصال کرینگے" (کپتان ڈیونڈٹ کی طرف مخاطب ہوکر) "تم نے ابھی جسطرح بیان کیا ہے کل فوج کو جمع کرکے آمادہ و تیار رہو جاؤ۔ مین خود اپنی پیاری بیٹی کے چھڑانے کے لیے اُس فوج کے ساتھ چلونگا"

(لارڈ روزنتل اُٹھا۔ اور کونسل برخاست ہوئی)

رات بھر قلعہ روزنتل کا مہمان خانہ ویران پڑا رہا ہر شخص صبح کے چلنے کی تیاری مین مصروف تھا۔ اور کھانے کے لیے جو کچھ سردست بہم پہونچ سکا وہ ہر ایک نے جُدا جُدا کھایا ڈیونڈٹ اگرچہ انتظام و [illegible] مین سرتاپا مشغول تھا تاہم تھوڑی فرصت ایسی ملی جسکو اُسنے ہامیل کے ساتھ گفتگو کرنے مین گذرانی۔ ڈیونڈٹ ہامیل کی شجاعت و جوانمردی کا امتحان کر چکا تھا اسلیے اُس نوجوان کی جانب سے ڈیونڈٹ کے دل مین ایک خاص رغبت و محبت پیدا ہوئی تھی

کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ صرف جوانمردی کسی کو لائق تعظیم بنا دینے کے لیے کافی ہی۔
ہامیل۔ (ڈیونڈ سے) "تمھاری دانست مین کل کی لڑائی کا نتیجہ کیا نکلیگا؟"
ڈیونڈ "مجھے یقین ہی کہ اگر ہماری سپاہ ثابت قدمی سے لڑی تو چوبیس گھنٹہ کے اندر روزنتل کا سُرخ پھریرا کونٹ مانفریڈ کے قلعہ پر اُڑتا ہوگا"
ہامیل "کیا کونٹ مانفریڈ کا قلعہ نہایت مستحکم سمجھا جاتا ہی؟"۔
ڈیونڈ "ہان! مگر اُسکے چند کمزور حصّے بھی ہین جو تمھین کل بتلاؤنگا۔ علاوہ برین اس قلعہ سے بیابان اسقدر نزدیک ہی کہ محاصرہ کرنے والی فوج کی توپون کے لیے مقام امن ہوسکتا ہی"
ہامیل "وہ قلعہ کس رُخ واقع ہی؟"
ڈیونڈ "وریہ سکبرگ کی مشرق طرف تین کوس کے فاصلہ پر"
ہامیل (جھجھک کر) "کیا اُس جانب کوئی دوسرا قلعہ نہین؟"
ڈیونڈ "نہین"
ہامیل۔ (جوش مین آکر) مجھے صاف صاف اتنا بتا دو کہ کسی قلعہ کے بڑے پھاٹک پر مینار بنایا گیا ہی جسپر گول فصیل بنی ہی۔ کیا وہی قلعہ کونٹ مانفریڈ کا ہی۔؟"
ڈیونڈ "ٹھیک ہی! کیا اس سے پہلے تمھین اُس قلعہ مین جانے کا کبھی اتفاق ہوا ہی؟" (ہامیل نے کچھ جواب نہ دیا) اور یقین کر لیا کہ عدالت گاہ دم اُسی قلعہ مین تھی اور یہ بھی خیال کر لیا کہ کونٹ مانفریڈ نے اس برہمی کے ساتھ جو مجھے طلب کیا۔ اُسکا سبب عدالت دم سے متعلق ہوگا مگر ہامیل اس بدکردار انجمن کی قدرت و اختیارات سے بخوبی واقف تھا اس سبب اس بارے مین کچھ کہنا نہ چاہتا تھا۔ بلکہ اُسے خوف تھا کہ مبادا یہی شخص اس انجمن کا کارکن ہو جس سے مین ہمکلام ہون۔ اس لیے فوراً ڈیونڈ کے سوال کا جواب نہ دیا۔ مگر تھوڑی دیر تامل کرنے کے بعد یون کہا "کونٹ مانفریڈ کی نسبت بہت سی افواہین اُڑ رہی ہین۔ تم کچھ جانتے ہو؟"
ڈیونڈ۔ (جو کونٹ سے دلی نفرت رکھتا تھا۔) "ہان! اُسکو خوب جانتا ہون۔ مجھے اچھی طرح یاد ہی کہ اٹھارہ اُنیس برس پہلے وہ شاہی فوج کا ایک ادنیٰ افسر تھا۔ اسکے باپ کے صرف

دو بیٹے تھے - ایک تو یہ - اور دوسرا اُسکا بڑا بھائی سگسمنڈ نام تھا - جو نہایت رحم دل اور
نیک طینت شخص تھا - کونٹ مانفریڈ کی عادتین بچپن ہی سے بگڑی ہوئی تھین اور گویا
شرارت و بدکرداری اُسکی گھٹی مین پڑی تھی - ادنی دلیل یہ ہی کہ باپ اور بڑے بھائی کو
زہر دینے کی کوشش کر رہا تھا - آخر یہ راز اُسکے باپ کو معلوم ہوگیا - اور اُسنے بگڑکر عاق
کردیا تو یہ فوج مین بھرتی ہوا جسوقت مین بھی اُسی فوج مین تھا - خیر جب باپ مرگیا تو
اُسکا بڑا بھائی مسند نشین ہوا - اُسکی شادی ایک نہایت ذی قدرت مالدار عورت
کے ساتھ ہوئی تھی - جب چند روز گذرے - سگسمنڈ یعنے مانفریڈ کا بڑا بھائی ایک دن
شکار کو گیا تھا - اور شکار کے خیال مین اپنی فوج سے جُدا ہوگیا اور پھر واپس نہ آیا -
مگر اُسکی لاش جنگل مین پڑی ہوئی ملی -

ہامیل "کیا اُسکا قاتل گرفتار نہین ہوا؟"

ڈیونڈ "تھوڑے تامل کے بعد آہستہ سے اُسنا گیا ہی کہ اُسکی لاش پر رسّی اور کٹار رکھی تھی"

ہامیل - (کانپتے ہوے) "خدا اپناہ مین رکھے - اُسکی بی بی کا کیا حال ہوا؟"

ڈیونڈ "افواہ ہی کہ جب موت کی خبر اُس نیکبخت عورت کو پہونچی تو اپنی اکلوتی بیٹی کو
پہلے مار کر آپ بھی مرگئی - لیکن حقیقت حال کی مجھے پورے طور پر خبر نہین"

اُسوقت مانفریڈ فوجی عہدے سے مستعفی ہوکر مسند پر بیٹھا - خیر - اب مین اس گفتگو مین
زیادہ وقت ضائع نہین کرسکتا - پہرے کے جوانون کو مستعد اور ہوشیار رکھنے کا بندوبست
کرنا ضروری ہی - تاکہ وہ غافل نہون یہ کہکر ڈیونڈ نے ہامیل کو سلام کیا - اور چلا گیا - ہامیل
فصیلون پر سے اُتر کر اُس کمرے کی طرف گیا جو اسکے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا جب
وہ دہلیز سے گذر کر اُس جگہ پہونچا جہان سے کمرے مین جانے کی سیڑھیان شروع ہوتی ہین
تو کسی مبتلاے الم عورت کی غمگین آواز اُسکے کان مین آئی - وہ ہکا بکا ہوکر اِدھر اُدھر
دیکھنے لگا اسکی جانب راست مین ایک کھڑکی تھی جسکا ایک پٹ کھلا ہوا تھا - اور اندر
چراغ کی دھیمی روشنی پڑ رہی تھی ہامیل نے آگے بڑھجانے کا قصد کیا - مگر جب سسکنے کی
آواز آئی - اور اُسکے ساتھ چند غم کا اثر پیدا کرنے والے فقرے سنائی دیے - تو ضرور سمجھا کہ

اس حالت مین حتی الامکان کسی بندۂ خدا کی تائید کرنی ضرور ہی۔ دریچہ کھولکر اندر داخل ہوا تو اپنے آپ کو گرجا مین پایا۔ دو کافوری شمعین ایک کونے مین پھیکی روشنی دے رہی تھین۔ میز کے قریب ایک عورت دوزانو بیٹھی نہایت خلوص دل سے عبادت کر رہی تھی۔ ہامیل اسکی پیٹھ کی جانب تھا۔ اسی سبب وہ ہامیل کو نہ دیکھ سکی۔ ہامیل قریب گیا۔ اور غور سے نگاہ کی۔ اُس عورت کے حُسن و جمال نے اسکو از خود رفتہ بنا دیا۔ وہ نہایت موثر اور نازک آواز مین یہ التجا کر رہی تھی "اے خداوند کریم! تو میری بی بی کو امن مین رکھ!! اور اُسکو ضرر سے بچا جسنے آج تک کسی کو ضرر نہین پہونچایا۔ اور جس مقام پر دغا سے لوگ اُسکو لیگئے ہون وہان اپنی رحمت بھی ساتھ رہنے دے" ایسے ہی الفاظ وہ زبان سے کہے جاتی تھی۔ اور رو رہی تھی ہامیل تھوڑے فاصلہ پر ایک سکوت کے عالم مین کھڑا تھا۔ وہ نہ واپس جاسکتا تھا نہ اُس عورت کو مخاطب کر کے کچھ گفتگو کر سکتا تھا۔ کیونکہ عبادت کے وقت دخل دینا بے ادبی ہے۔ اسی ششش و پنج مین کھڑا تھا کہ وہ عورت اُٹھی۔ اسوقت نوجوان ہامیل کی نظر اس دلربا اور روشن چہرے پر پڑی جسکی اودی آنکھین اور گلابی رخسار دل پر تیر و سنان کا کام کر رہے تھے۔ وہ حسین لڑکی ہامیل کو قریب کھڑا ہوا دیکھکر ٹھٹک گئی۔

ہامیل۔ (آگے بڑھکر) "بی بی! مجھے معاف رکھو کہ مین اسطرح بے اجازت یہان آیا۔ جب مین اپنے کمرے مین جا رہا تھا تو کسی کی غمگین آواز آئی۔ اور مین اس ارادہ سے اندر آیا کہ اس حزن و ملال کا سبب دریافت کرون اور اگر ممکن ہو تو مدد بھی کرون"

میریا۔ (یہ تریزا کی چھوٹی خواص تھی) "مین اپنی پیاری بیوی"... کی سلامتی کے لیے دعا مانگ رہی تھی"

ہامیل۔ (میریا کی خوش خرامی پر فریفتہ ہوکر) "تو آپ اپنی بیوی سے کمال درجہ محبت رکھتی ہین"

میریا۔ (شرم سے سر جھکا کر) "مین نے بچپن ہی سے اُسکے ساتھ تعلیم پائی۔ اور وہ مجھے ہمیشہ محبتانہ سلوک کرتی رہی۔ اگر مین اُسکی محبت سے اپنا دل خالی کر دون تو بیشک ناقدر شناس اور احسان فراموش ثابت ہونگی۔

ہامیل ۔(دلی جوش سے) خدا آپکو تمھاری بیوی سے جلد ملائے۔ مین یقین کرتا ہون کہ
تمھاری گریہ وزاری سے خدائے تعالےٰ تریزا پر رحم کریگا۔

میریا ۔(اپنی پُرنم آنکھین جھکا کر) عبادت الٰہی مین مشغول رہنے سے دلکو تشفی سی ہوتی ہے مگر
افسوس! کونٹ مانفریڈ کے بارے مین ایسی خراب شہرتین ہوئی ہین جس سے پیاری
تریزا کی سلامتی کی بمشکل اُمید کیجا سکتی ہے۔

ہامیل ۔(جسقدر اختیار اور جتنی قدرت لارڈ روزنتل رکھتا ہے اُسکے ذریعہ سے اپنی
بیٹی کے چھڑانے مین وہ کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریگا۔ فوجین جمع کی جاتی ہین۔ اگر خدا
نے چاہا تو ہم بہت جلد تمھاری دلارام بیوی کو اُس ناخدا ترس ظالم کے پھندے سے
نکال لائینگے۔"

میریا ۔ میری دعا بھی تمھارے ساتھ رہے گی۔"

یہ کہکر میریا گرجا سے چلی گئی مگر اُسکا دلفریب حُسن نوجوان کے دل پر نقش ہوگیا۔ اور
جبتک کہ وہ کھڑکی سے باہر نہوئی اپنی مشتاق نظر کو اُسکے نورانی چہرے سے ہٹا نہ سکا۔ جب
وہ چلی گئی تو ہامیل بھی اپنے کمرے مین آیا۔ رات کا زیادہ حصہ ساکنان قلعہ روزنتل کو
دلی جوش کے ساتھ تیاریون مین گذرا۔ مگر جب اسی جوش وخروش سے لیس ہوکر چلنے کا عزم
کیا گیا تو ایک پوشیدہ قوت اُس کوچ مین خلل اندازی پر ساعی تھی۔

چھٹوان باب

قلعہ کونٹ مانفریڈ

اب ہم لیڈی تریزا کا حال ~~اُس وقت سے~~ بیان کرتے ہین جبکہ کونٹ مانفریڈ کے
سپاہی اُسکے کمرے مین گھس پڑے تھے۔ وہ بالکل بیہوش تھی۔ اور دو قوی تن سپاہی اُسکو
اُٹھائے لیے جاتے تھے۔ اور افسران فوج وغیرہ بھی گرد تھے تاکہ لارڈ روزنتل کی باقیماندہ سپاہ مین
سے کوئی چھڑا لیجانے کی جرأت نہ کرسکے۔ اسطرح لیڈی تریزا کو خندق کے دوسرے کنارے تک
لیگئے جہان کونٹ مانفریڈ کا ایک مصاحب ایک تیز رو گھوڑے کو لیے ہوئے کھڑا تھا وہ گھوڑے پر

سوار کرائی گئی - وہی لوگ جو اُسکو گرفتار کرکے یہانتک لائے تھے اور جنکے گھوڑے بھی یہان تیار تھے اُسکے محافظ بن گئے - وہ نامراد بھولی لڑکی اسطرح اسیر پنجۂ ستم بنی اور گھر سے جُدا کی گئی -

دنیا مین انسان کے لیے اس سے زیادہ کوئی منحوس ساعت نہوگی جسمین وہ اپنے وطن اور عزیز و اقارب سے جُدا ہوتا ہو خصوصًا ایک کم سن معصوم عورت کے لیے جسنے عمر بھر گھر سے باہر قدم نہ نکالا ہو - اس سے زیادہ کوئی مصیبت نہوگی جبکہ اسطرح غیر مردون کی حفاظت مین چار و ناچار جانا پڑے - ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ اُسوقت تریزا کے نازک دل پر کیا کچھ نہ گذری ہوگی جب وہ ہوش مین آئی تو اُن لوگون سے نہایت عاجزانہ طور پر پوچھنے لگی کہ "تم مجھے کہان لیے جاتے ہو" ایک سپاہی بولا "لیڈی صاحبہ! آپ کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ ہم کہان لیے جاتے ہین مگر خوف نہ کیجیے - آپ کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہونچیگی" تریزا نے دیکھا کہ اُن بے رحم سپاہیون سے منت کرنا بے فائدہ ہے لہذا وہ اپنی تقدیر پر بھروسا کیے خاموش چلی جا رہی تھی - اور اُسکو یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو چکی تھی کہ جو ظالمانہ برتاؤ میرے ساتھ ہو رہا ہے - وہ کونٹ مانفریڈ ہی کے اغوا سے ہے - تھوڑی دیر مین ظالم کونٹ مانفریڈ کی محلسرا کے مینار درختون کے اوپر سے دکھائی دینے لگے اور تریزا کی چھاتی خوف کے مارے دھڑکنے لگی - چند ہی منٹ مین قلعہ کے اندر داخل ہوے - ایک افسر نے گھوڑے سے اُترنے مین لیڈی تریزا کی تائید کی - اور کونٹ مانفریڈ کا ایک مصاحب اُسکو ساتھ لیے ہوے ایک کمرے مین گیا - جہان اس محلسرا کے چار منارون مین سے ایک مینار کا دروازہ تھا - وہ نازک اندام تریزا کو ایک زینے پر لے گیا - بہت بلندی طے کرنے کے بعد ایک مسطح مقام پر پہونچے - وہان ایک کمانی دروازہ ملا - اُس شخص نے اپنی تلوار کے قبضہ سے دروازے کو کھٹکھٹایا - بمجرد آواز کے ایک بڈھی عورت نے دروازہ کھولا - جسکا چہرہ کچھ اس وضع کا تھا جسمین علم قیافہ جاننے والے کی عقل بھی اپنی نارسائی کی مقر ہو - یعنے ایسا چہرہ جسکے دیکھنے سے مزاج کا طور اور طبعی عادات کا اندازہ بالکل نہ کیا جاسکے بہرطور ضعیفہ کی وضع اور لباس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کی خادمہ ہے اور در حقیقت ایسا ہی تھا - کیونکہ تمام انتظام خانہ داری اُسی کے ذمے تھا اور یہ خدمت اُس زمانے مین بہت اعلیٰ سمجھی جاتی تھی -

مصاحب۔ (جو تریزا کو ہمراہ لایا تھا) "ڈیم ونفریڈ (اس عورت کا نام) مین اس مہمان کو لایا ہون جسکے لانے کا اقرار آج صبح کو قبل از کوچ ہو چکا تھا۔ تمھین معلوم ہی ہوگا کہ اس لیڈی کے ساتھ جو ہمارے آقا کی معشوقہ ہو کس طرح کا سلوک کرنا چاہیے" اور وہ شخص تریزا کو ادب سے سلام کرکے چلدیا۔

ڈیم ونفریڈ۔ (تریزا سے) "لیڈی صاحبہ! اندر آیئے" تریزا اُسکے ساتھ ساتھ ایک عالیشان کمرے مین گئی۔ جو نہایت پُر تکلف سجا ہوا تھا۔ ایک میز پر نفیس کھانے خوشگوار شراب اور عمدہ میوے چُنے ہوے تھے۔

ونفریڈ۔ "آپ کچھ تناول فرمایئے۔ حضور کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھسے فرمائی جائے اُسکے بہم پہونچانے مین ذرا بھی تامل نہ ہوگا"

تریزا۔ (منت سے) "مجھے اسقدر بتا دو کہ مین یہان کیون لائی گئی ہون"

ضعیفہ۔ "مین صرف آپ کی خدمت بجانے کے لیے مامور کی گئی ہون نہ کہ سوالات کے جواب دینے کے لیے۔

تریزا یہ دل دُکھانے والا جواب سُنکر ایک کُرسی پر بیٹھ گئی۔

ضعیفہ۔ (تھوڑے تامل کے بعد) "وہ دروازہ (بتاکر) ایک بڑے کمرے کا ہی جو آپکے رہنے کے لیے مقرر کیا گیا ہی۔ مین نہین چاہتی کہ اپنی دائمی موجودگی سے آپ کو تکلیف دیتی رہون"

تریزا۔ "ہان مجھے تنہائی زیادہ تر پسند ہی" بڑھیا ایک چراغ روشن کرکے اس کمرے مین لیگئی جسکے تین حصے تھے۔ پہلا دیوانخانہ۔ دوسرا خوابگاہ تیسرا عبادت گاہ کمرے کا تمام آرایشی سامان کہنگی کے سبب نظر کو ناگوار تھا۔ اور دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ جگہ بہت دنون سے ویران پڑی ہو۔ عبادت گاہ کے سامنے والے حصے مین گلدانون مین پھول رکھے ہوے تھے اور اِدھر اُدھر کچھ آرایشی اسباب بھی رکھا تھا۔ کمرہ بہت بلند تھا۔ اور جو طرفہ چھوٹی چھوٹی کھڑکیان تھین وہان ایک قسم کی بو تھی جو بہت روز سے مکان بند رہنے کا ثبوت دے رہی تھی اُس کمرے کی بھیانک صورت سے تریزا کی افسردگی دوچند ہوگئی۔ بڑھی عورت

چراغ میز پر رکھکر کہنے لگی۔
"لیڈی صاحبہ! آپ اسی کوٹھری مین ہمیشہ رہونگی جسمین سے ہوکر آپ ابھی گذری ہین۔
جب کبھی آپ مجھے یاد فرمائینگی۔ حاضر ہونگی۔ گو یہ کمرہ آپکے پریشان دل کو مسرور بنانے پر کامیابی
حاصل نہین کرسکتا مگر مجھے معاف رکھیے۔ کیونکہ آج ہی صبح سے ہمارے کونٹ صاحب نے آپکو
یہان مہمان رکھنے کی غرض سے تاکید کردی تھی کہ اسکو صاف کرون۔ لیکن افسوس کہ مجھے بہت
ہی کم مہلت دی گئی جس سے حسب دلخواہ آراستگی نہ ہوسکی۔ اور اس قلعہ بھر مین یہی ایک کمرہ ہے
جو آپکی سی ذی وقار لیڈی کی سکونت کے قابل ہو۔ کیونکہ ہمارے خداوند نعمت کسی اعلی رتبے
کی عورت کو اپنی مجلس مین نہین رکھتے! اسلیے یہ مکان ایک امیر کے گھر کی بہ نسبت بارک سے
زیادہ مشابہت رکھتا ہے" اس لمبی تقریر کا جواب تریزا نے کچھ نہین دیا۔ ضعیفہ کمرے کا دروازہ
بند کرکے اپنے خاص مقام پر چلی گئی۔ جب تریزا نے اپنے آپ کو تنہا پایا تو نہایت درد سے
آنسو بہانے لگی۔ اور چلاکر بولی "مین کس انجام کے لیے یہان رکھی گئی ہون۔ آہ خدا جانے
میرے باپ پر کیا حشر ٹوٹا۔ اُسکا قلعہ لوٹا گیا۔ اُسکی فوج کو شکست دی گئی۔ اُسکی دلیری پر
بٹہ لگایا گیا۔ آہ آج کے ایک منحوس دن مین کتنے پُردرد واقعات گذر گئے" انھین غم انگیز
خیالون مین تریزا بہت دیر تک ڈوبی رہی۔ آخر یکایک چونک پڑی۔ کیونکہ اُسکے دل مین
اس قید مصیبت سے نکل بھاگنے کا خیال پیدا ہوا۔ مگر ساتھ ہی اس بات نے ہمت کو
پست کردیا کہ کونٹ مانفریڈ جو مجھے زمانہ دراز سے اپنے دام مین لانے کی کوشش کررہا ہے وہ
ایسی جگہ نہ چھوڑیگا جہان سے بہ آسانی بھاگ سکون یہ سوچ کر رونے لگی پھر تھوڑی دیر
دلخراش تصورات مین محو رہنے کے بعد یہ خیال آیا کہ بعض دفعہ ایسے بدکارون سے کچھ نہ کچھ خطا
ضرور ہوجاتی ہے اگر اُسنے سب دروازے بند کردیے ہون تو عجب نہین کہ خدا کی جانب سے کوئی
راستہ کھلا ہو۔ وہ اٹھی اور اُس کمرے کے تمام حصون کو چراغ ہاتھ مین لیکر دیکھنے لگی اُسوقت تریزا کا
وہی حال تھا جو کسی ڈوبتے ہوے آدمی کا ہوتا ہے یعنے ایک تنکے کا سہارا بھی اپنی نجات کے لیے
کافی سمجھتا ہے پہلے پہل دیوانخانے مین آکر نکلنے کا راستہ ڈھونڈھنے لگی۔ مگر ناکامی ہوئی ساتھ ہی
یہ بات بھی دکھائی دی کہ اس حصے کا تمام اسباب بھی پہلے حصہ سے بدرجہا زیادہ کہنہ تھا۔

اور صاف طور پر معلوم ہوتا تھا کہ عرصۂ دراز سے یہان کسی فردِ بشر کا گذر نہین ہوا ہی - کمرون کا
آرایشی سامان دیکھنے سے خیال کیا جا سکتا تھا کہ وہ ابتداءً نہایت نفیس اور قیمتی ہوگا - مگر
اب کرسیون کے مخملی تکیے گرد آلود اور بے رونق ہو رہے تھے تمام چوبینہ اسباب کرم خوردہ
تھا اور کوچون کی جھالرین پُرزے پُرزے ہو گئی تھین - حالانکہ اُسدن کچھ درستی اور صفائی کا
بھی انتظام کیا گیا تھا - لیکن جب کبھی کسی چیز کو حرکت دی جاتی تو بے انتہا گرد ابر کیطرح کوٹھری
بھر مین پھیل جاتی تھی - تیسرا حصّہ جو عبادت گاہ کے نام سے موسوم تھا وہ اور دون سے
چھوٹا تھا - ایک لکڑی کی چبوتری پر منبر رکھا ہوا تھا - اور اُسکے روبرو ایک چلمن چھوٹی ہوئی
تھی جو گرد آلود تھی - چار نقرئی گلدستے رکھے تھے - جو ایک مدت تک استعمال نہ کیے جانے
اور صیقل نہ ہونے کے سبب سیاہ ہو گئے تھے - عبادت گاہ کی ایک جانب کسی جوان شخص
کی پوری تصویر تھی - اسپر بھی گرد و غبار نے یہان تک تصرف کیا تھا کہ شکل محسوس نہوتی تھی
تریزا نے ایک مونڈھے پر چڑھکے تصویر کو گرد سے پاک کیا - اُسکے لباس سے معلوم ہوتا تھا کہ
وہ کسی بلند مرتبہ امیر کی تصویر ہی - اسی کے مقابل ایک اور تصویر کسی نوجوان حسین عورت
کی تھی - جسکے دیکھنے سے صاحب تصویر کی نازک اندامی کا ثبوت ملتا تھا - چہرے سے نرمی -
شرافت اور حلم کے آثار نمایان تھے - اُس تصویر سے تریزا کو ایک خاص قسم کی رغبت پیدا ہو گئی کیونکہ
اُسے معلوم ہوا کہ یہ کوئی اجنبی شکل نہین ہی - کالے بال - اودی آنکھین - نازک چہرہ - اونچی
پیشانی - اور وہ دلربا تبسم جسکو مصور کے کمال نے تصویر مین بھی اچھی طرح ظاہر کیا تھا دیکھکر
تریزا کے دل پر ایک عجیب طرح کا اثر ہوا - اسلیے غور سے دیکھنے کے لیے آگے بڑھی اور اِس
دُھن مین اپنی موجودہ حالت بھی بھول گئی - تصویر کے قریب آئی اور مونڈھے پر کھڑے ہوکر
اُسکو صاف کرنے کے لیے حرکت دی - بمجرد جنبش کے اُسکے نیچے سے ایک کھڑکی کھلی - اور
اسقدر ہوا آنے لگی کہ تریزا کا چراغ قریب تھا کہ بجھ جائے - وہ ڈری اور چند قدم پیچھے ہٹ
کھڑی ہوکر دیکھنے لگی کہ شاید اُس راہ سے کوئی شخص اندر آئے - مگر یہ قیاس غلط نکلا پھر اُسنے
اپنے مستقل ارادے کو قوی کیا - اور اُس کھڑکی کی تفتیش حال کے لیے آگے بڑھی - غور سے دیکھنے
کے بعد معلوم ہوا کہ وہ کھڑکی اسی دیوار مین تھی - اور صرف تصویر کو حرکت دینے سے اُسکے

کُہنہ قلابون کو صدمہ پہونچکر کُھل گئی - کیونکہ تصویر ابتک اُسی مقام پر لگی ہوئی ہی جہان پہلے تھی - تریزا نے ٹھیک طور پر اُسکے کھولنے کی ترکیب دیکھ لی - اور بند کرکے اپنے کمرے مین واپس چلی آئی اس خوف سے کہ مبادا بڈھی عورت میری ان کارروائیون سے واقف ہو جب چراغ نیچے رکھا تو کمرے کے ایک کونے سے کچھ آواز سی آئی - وہ متحیر اور خوف زدہ ہوکر اُدھر دیکھنے لگی تو وہ دلفریب صورت نظر آئی جسکی تصویر دل پر نقش ہوگئی تھی یعنی فوسٹ اُسکے روبرو کھڑا تھا - تریزا اُسے بھوت سمجھی - کیونکہ فوسٹ کا جسکی خبر بہت دنون سے اُسکو معلوم نہ تھی یک بیک یہان آنا ناممکن سمجھی تھی - وحشت سے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین اور خوف کے مارے چند قدم پیچھے ہٹی - فوسٹ جسکے دل مین جن نے تریزا کی بیوفائی ثابت کردی تھی - سمجھا کہ یہ میری صورت سے انکار و نفرت کرتی ہی پھر اُسکی بے مہریان یاد آگئین

فوسٹ - (آگے بڑھکر) "تریزا! میرے یہان آنے سے تمھین ملال ہوا ہی ؟"

تریزا - "ہان یہ تو وہی ہی وہی" اتنا کہا اور دوڑکر فوسٹ کے گلے سے لپٹ گئی"

فوسٹ - (اُسکے ہاتھون کو بوسہ دیکر) "اب تم پھر میری ہوئین"

تریزا - (اضطراب سے) "فوسٹ! پیارے فوسٹ!! تم یہان کیونکر آئے کیا تم بھی میری طرح اسیر کیئے گئے ہو -

فوسٹ - (غرور سے) "میرے آنے کے لیے لوہے کے مضبوط کٹہرے مانع نہین ہوسکتے"

تریزا - (جسکو فوسٹ کے اصل حال سے خبر نہ تھی) "مین جانتی ہون کہ تم بڑے ہی دلیر ہو مگر یہان تک گذر کس طرح ہوا -

فوسٹ - (جلدی سے) "تریزا مجھسے کچھ نہ پوچھو اور جو کچھ مین کہتا ہون بغور سنو وقت بہت کم ہی - چند منٹ کے عرصے مین کونٹ مانفریڈ یہان آئے گا"

تریزا - "کہان ؟"

فوسٹ - "یہان - اس کمرے مین"

تریزا - (چلاکر) "خداوند کریم مجھے اپنی امن مین رکھے"

فوسٹ - (جلدی سے) "مجھے اتنی قدرت حاصل ہی کہ تمھین یہان سے بہ آسانی نکال لیجاؤن"

تریزا۔ (عاجزی سے) "فوسٹ اگر تمھین اسقدر اختیار حاصل ہی تو دیر نہ کرو تمھین قسم دیتی ہون خدارا دیر نہ کرو۔
فوسٹ "ہان مجھے یہ قدرت حاصل ہی۔ کہ تمکو آفت سے بچاؤن۔ اور یہان سے لیجاؤن اور اُس بیرحم کونٹ کے پھندے سے چھڑاؤن جو تمسے جبرًا عقد کرلے کا قصد رکھتا ہی۔ مگر کیا تم میری ہو جاؤگی۔ تریزا! کیا تم میرے ساتھ وہان چلوگی جہان مین لیجانا چاہتا ہون اور اتنی دور کہ تمھارے باپ مزاحم نہ ہوسکین"
تریزا۔ (روتی ہوئی) "فوسٹ! کیا یہ بات ممکن ہی؟ ایسے وقت مین تم مجھسے شرائط چاہتے ہو؟"
فوسٹ "ہان بیشک مین شرط چاہتا ہون۔ کیونکہ مجھے تمسے ایسی محبت یا عشق ہی کہ بغیر تمھارے دنیا ہیچ ہی" یہ کہکر فوسٹ نے پیاری تریزا کو کمال محبت کے ساتھ اس زور سے گلے لگا لیا کہ وہ جھٹک کر الگ ہوگئی۔
تریزا۔ (جسکے سرخ گالون پر خجالت کے سبب خون دوڑ رہا تھا) "مین اپنے باپ کو چھوڑ نہین سکتی۔ گو وہ تمھارے ہی لیے کیون نہ ہو"
فوسٹ۔ (پست آواز سے) "اگر ایسا ہو تو مین چھوڑ نہین سکتا۔ تمھین سرتاپا میری اطاعت مین رہنا ہوگا"
اُسوقت اس ضعیفہ یعنے ڈیم ونفریڈ کے کمرے سے ایک آواز آئی۔
فوسٹ۔ (اضطراب سے) "کونٹ مانفریڈ آتا ہی۔ تریزا کیا تم میری اطاعت مین ہوگی جلد کہدو وقت تنگ ہی"
تریزا۔ (مجنونانہ عالم مین) "فوسٹ! مجھے بچالو۔ یہان سے لے چلو"
فوسٹ۔ "مین لے چلنے پر مستعد ہون۔ مگر قسم کھاؤ کہ میری فرمانبرداری مین رہوگی"
تریزا۔ (دردمند آواز سے) "آہ! مین اپنے باپ کی بددعا کس طرح لون۔ مجھ مین اتنی جرأت نہین"
فوسٹ "تو ضرور ہوا کہ تمھین یہین چھوڑ جاؤن۔ مگر ڈرو نہین۔ مین پھر یہان آؤنگا

کونٹ مانفریڈ کی تجویز کا جواب دینے کے لیے دو دن کی مہلت لو"

تریزا "وہ مجھے چھوڑے جاتا ہی۔ وہ مجھے علیحدہ کیے دیتا ہی" یہ کہکر سر گود مین جھکائے دوزانو بیٹھ گئی* اور ایک لمحے کے بعد سر اُٹھا کر دیکھا تو فوسٹ چلا گیا تھا۔ اُسی وقت دروازہ کُھلا۔ اور کونٹ مانفریڈ کمرے مین داخل ہوا۔ اُسکی چتونون سے اُداسی پائی جاتی تھی اور اُسکے دُبلے چہرے سے غصہ نمایان تھا۔

کونٹ مانفریڈ۔ (اپنی ترش آواز مین دلچسپی پیدا کرنے کی کوشش کرکے) "لیڈی صاحبہ! کیون میرے روبرو دوزانو بیٹھی ہو۔ اگر مین بھی کوئی شوخ طبع شخص ہوتا تو ضرور تھا کہ تمھارے ساتھ اسی تعظیم سے پیش آتا مگر مجھے عشق کی نوک جھونک اور دلربایانہ ناز و انداز سے کہین زیادہ جنگ و جدال کی ترکیبین یاد ہین"

یہ کہکر کونٹ مانفریڈ نے تریزا کو جبرًا اس تعظیمی حالت سے اُٹھایا۔ وہ سمجھے ہوے تھا کہ میری ہی تکریم کے لیے تریزا دوزانو بیٹھ گئی ہی۔ کیونکہ فوسٹ کے آنے کی خبر اُسکے فرشتہ کو بھی نہ تھی۔

تریزا۔ (اپنی خاندانی وقعت چہرے سے ظاہر کرنے والی ادا مین) "خداوندا آپ مجھسے کیا چاہتے ہین؟"

کونٹ مانفریڈ "بجا ہی مجھے بیکار اور فضول تقریر کرنے کی فرصت تو ہی نہین۔ کل تمھین میرے ساتھ عقد کر لینا ہوگا۔ خواہ یہ امر تمھاری مرضی کے مطابق ہو یا خلاف"

تریزا "کل! آہ خیال کیجیے کہ مین اس بات کے لیے بالکل تیار نہین ہون" "جنابعالی خدا کے لیے اتنی عجلت نہ فرمائیے۔ (فوسٹ کی نصیحت کو یاد کرکے) مجھے دو دن کی مہلت دیجیے تاکہ مین اس تجویز پر غور کرون"

کونٹ مانفریڈ (تھوڑے تامل کے بعد) "اچھا یون ہی سہی" یہ کہا اور جلدی سے چلا گیا۔

---

* اہل فرنگ کے نزدیک دوزانو بیٹھنا نہایت ادب اور تعظیم کی نشانی ہی یا تو عبادت کے وقت دوزانو بیٹھتے ہین یا کسی سے نہایت عاجزی و منت کرنے کے وقت۔ یہان فوسٹ کے روبرو تریزا کا دوزانو بیٹھنا اس غرض سے تھا کہ اُسکو اس آفت سے نجات دی جائے۔

تریزا - آہ اباجان !! - اُسنے میرے باپ کا کچھ حال نہ کہا - اسی خیال مین بیٹھی زار و قطار رو رہی تھی -

ساتوان باب

کوہ براکن *

صبح کا وقت ہی آفتاب مشرقی میدانون سے بلند ہو رہا ہی - ایک ہموار ریتیلے میدان سے نکلکر کوہ براکن اپنی بلندی کو آسمان تک پہونچاتا ہی - وہ مہیب دیو (پہاڑ) جسکا جسم پتھر کا ہی اور جسکے بازو لوہے سونے - روپے کی کانون سے بھرے ہوے ہین - بہت سی نہرین اپنے جسم سے خارج کرتا ہی + - جو چو طرفہ بہ رہی ہین - پانی اُن پتھرون پر ایک وحشت ناک آواز سے گرتا ہی - جو زلزلے سے یا پانی کی قوت سے ہلکر الگ ہو گئے ہین اس ویران منظر مین نیچر + نہایت ہی مہیب لباس مین نمایان ہی - براکن کی چوٹی پر سے کوئی چیز بجز آسمان کے بلند نہین دکھائی دیتی - اور اطراف مین ایکسو پچاس [5] میل کی مسافت تک کوئی چیز نظر کو مانع اور حائل نہین - پتھرون کے اُن بلند ڈھیرون سے جو چٹانون سے الگ ہو گئے ہین - نکلکر ال سنسٹین [1] اور آدر [2] اُن میدانون مین پہونچتی ہین جو دامن کوہ مین واقع ہین - اور اُن ندیون کے کنارون پر سرسبز اور لہلہاتے ہوے کھیت اور سایہ دار درخت ہین - مگر اُس بلندی (کوہ براکن کی) پر جہان سے یہ زراعت و درخت نظر آتے ہین نیچر اپنے پورے رعب سے جلوہ آرا ہی - ایسے بلند مقام سے آدمی کی آواز تمام پہاڑ پر پھیلکر سیکڑون ہولناک صداؤن سے گونجتی ہی - اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شیاطین انسان کی آواز کا تتبع کر رہے ہین - اس پہاڑ پر چڑھنے کی تنگ راہون کے بازو مہیب غار اور اونچے اونچے ٹیلے ہین - بڑے بڑے

---

* کوہ براکن کوہ ہارز کی بلند ترین چوٹی جسکی بلندی ۳۷۴۲ قدم کی ہی - اگر آدمی صبح یا شام کے وقت اُسکی چوٹی پر کھڑا رہے تو اُسکا سایہ ابر پر پڑنے سے مہیب شکلین نظر آتی ہین - یہ پہاڑ ملک ساکسنی صوبہ جرمن مین واقع ہی شکلین نظر آنیکا سبب وہان کی ہوا کی حالت تصور کیجانی ہی ۱۲ بلاکس ان سیکلو پیڈیا -

+ یعنی اس پہاڑ سے بہت سی ندیان نکلتی ہین - [1] [2] ندیون کے نام -

درختون کی جھکی ہوئی ڈالیان اور جھاڑیان مسافرون کے امن مین خلل انداز ہوتی ہین
ان راستون پر چلنے والون کی نظر مہیب غارون سے ہوکر اُن نالون تک پہونچتی ہی جہان پانی
کی وحشت ناک آواز سے کان بہرے ہوے جاتے ہین۔ پہاڑون کا گونجنا۔ آب روان کی سخت
آواز۔ سانپون کی ادھر اُدھر سرسراہٹ۔ مینڈکون کی پرشور صدائین۔ منحوس پرندون کا اُڑتے
پھرنا۔ یہ سب ایسی باتین تھین کہ کوئی شخص گو وہ کیسا ہی دلیر کیون نہ ہو دہشت سے کانپنے لگے۔
اُس پہاڑ کی انتہائی بلندی پر دو شکلین دکھائی دین۔ (وہ فوسٹ اور جن تھے)۔
جن دست بستہ روبرو کھڑا ہوا فوسٹ کو بغور دیکھ رہا ہی۔ اور فوسٹ حیرت اور وحشت سے
اس سین پر نظر ڈال رہا ہی۔

جن۔ "کیا تیرا ہنوز وہی ارادہ ہی؟"

فوسٹ۔ "ہان وہی ہی مین نے تجھسے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ لارڈ روزنتل کی فوج کے کوچ
مین تاخیر ہونا میرے لیے عین مصلحت ہی"

جن۔ "مین تیری تدابیر سے واقف ہونا نہین چاہتا۔ مجھے صرف تیری خواہشین پوری کرنا
ضرور ہین"

فوسٹ۔ "میری خواہش یہی ہی کہ کچھ ایسی تدبیر کیجائے جس سے لارڈ روزنتل آج ہی اپنی
بیٹی کو چھڑانے کے قصد سے باز رہے۔

جن۔ (حقارت سے) "مین نے جو اختیارات تجھے دیے ہین کیا اسکے ذریعے تو خود اتنا کام
کر نہین سکتا؟"

فوسٹ۔ "درست ہی۔ ایک لفظ سے فوج عظیم کو غارت کر سکتا ہون۔ اور آن واحد مین تیرا
کو قید سے چھڑانا ممکن ہی مگر میرے تمام اختیارات ایک کم سن دوشیزہ معصوم لڑکی کے
دل کے پھیرنے مین بالکل عاجز ہین"

جن۔ "ہان بیشک عاجز ہین" یہ کہکر برہمی سے مسکرانے لگا۔

فوسٹ۔ "تو فوج کے نکلنے مین تاخیر کردے تاکہ مین اُس پری جمال لڑکی کے دل کے
پھیرنے کی کوشش کرون۔ تو کسلیے شک وشبہہ مین پڑتا ہی۔ یہ تو مین تجھسے پہلے ہی کہہ چکا۔

پھر مجھے یہان کیون کھینچ لایا؟"
جن "مین تجھے اسلیے یہان لے آیا کہ تیری خواہش یہین پوری ہو سکتی ہی۔ مگر نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ سرسبز منظر جو نظر آرہا ہی۔ ویران و برباد ہو جائیگا"
فوسٹ "سوا اُس تدبیر کے جس مین آدمیون کا خون بہایا جائے تو جو چاہے کرسکتا ہی۔ کیونکہ خون بہانے کی تدبیر مجھسے بھی ممکن ہی" اُسوقت آفتاب خوب بلند ہو گیا ہی اور فوسٹ بدحواس ہو رہا ہی کہ مبادا روز تنل کی فوجین روانہ نہو گئی ہون۔
جن "ہان! مین تیرے حکم کی تعمیل کرتا ہون" یہ کہکر اپنا سیدھا ہاتھ شمال کیطرف بڑھایا۔ اور طوفان کے لیے منتر پڑھنے لگا۔ فوسٹ اس جانب نظر کر رہا تھا جدھر جن ہاتھ دراز کیے کچھ پڑھنے مین مشغول تھا جون جون وہ پڑھنے لگا۔ افق چرخ مین اندھیرا چھانا شروع ہوا۔ اور صبح کے آفتاب کی شعاعین جو اس طرف پڑ رہی تھین۔ بتدریج زائل ہونے لگین۔ پہلے کچھ دُھوان سا معلوم ہوا۔ پھر محیط ہو کر سیاہ ابر بنگیا۔
فوسٹ "تو بادل اور بجلیون کو بُلاتا ہی؟"
جن ـ (جسکے چہرہ سے غضب پایا جاتا تھا) "ارے نادان! بادل اور بجلیان اُسی کے تابع فرمان ہین جسکا مقدس نام مین اپنی ناپاک زبان پر لا نہین سکتا" اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر سکوت رہا کیونکہ فوسٹ ندامت سے نظر نیچی کیے کھڑا تھا۔ اور جن کے ڈرانے سے خائف بھی ہو گیا تھا آخر چونکا! اور پھر اُسی طرف دیکھ کے جن سے کہا۔ "کیون تو نے اپنے کام مین کیون تامل کیا؟"
جن "کیا تو مجھے پورا عمل کرنے کی اجازت دیتا ہی؟"
فوسٹ "استقلال کے ساتھ" "ہان مین اجازت دیتا ہون"
جن "اچھا تو پھر اپنی تمنا بر آلے دے" یہ کہکر جن منتر پڑھنے لگا۔ بتدریج شمال کی طرف سے آندھی نہایت جوش و خروش کے ساتھ شروع ہوئی۔ یہانتک کہ ایک طوفان عظیم کی تمام علامتین پیدا ہو گئین اور اُسوقت وہ خوفناک طوفان آیا۔ جس سے ۱۴۹۸ء مین وہ وسیع قطعہ زمین تاراج ہو گیا۔ جو الب کی نہرون کے درمیان واقع تھا۔ اور جس کے

واقعات ملک سا کسنی کی تاریخ مین مندرج ہین۔
ایسے بڑے بڑے پتھر جنھین ہزارون آدمیون کی مجموعی قوت ہلا نہ سکے آن واحد مین
ڈھلک پڑتے تھے۔ اور اُنسے ایسی آواز پیدا ہوتی تھی کہ گویا ہزارون توپین ایک ساتھ
سر ہو رہی ہین۔ وہ عظیم الشان درخت جو ابھی نظر کے سامنے کھڑے تھے۔ طرفۃ العین
مین بہے چلے جارہے ہین۔ اس تباہی کے سبب سرسبز کھیت اور ہرے بھرے جنگلون پر
ایک ویرانہ پن چھا گیا۔ قریہ اور شہرون کی عمارتین دہل گئین۔ اور گرجاؤن کی گھنٹیان
خود بخود بجنے لگین۔ پورے چھ گھنٹے یہی حال رہا مگر نہ بادل کی پُر خوف صدا سُنی گئی نہ بجلی
کی کڑک و چمک نظر پڑی۔ جب طوفان شروع ہوا فوسٹ برا کن پر نہ تھا مگر جن وہین کھڑا
خاموشی کے ساتھ دیکھ رہا تھا"

آٹھوان باب

قلعہ کونٹ مانفریڈ کی خُفیہ باتین

لیڈی تریزا طوفان شروع ہونے کے کچھ وقت قبل بیدار ہوئی۔ تھوڑی دیر اُسکو یہ خیال
رہا کہ گذشتہ روز کے واقعات صرف ایک وحشت انگیز خواب کا نتیجہ تھے۔ مگر جب چوطرفہ
نگاہ کی اور وہ کہنہ چلمنین اور بوسیدہ اسباب نظر آیا۔ تو فوسٹ کی خارج از عقل ملاقات اور
ظالم کونٹ کا برآمد ہونا ساتھ ہی یاد آگیا۔ اپنی اصلی حالت سے باخبر ہوگئی۔ موجودہ پُر درد حال اور
باپ کی کیفیت کی لاعلمی نے اُسے بے انتہا پریشان کردیا۔ ان غم انگیز خیالات کے دُور
کرنے کے لیے اپنے کوچ سے اُٹھکر ٹہلنے لگی۔ مگر وہ کیون دُور ہونے لگے آخر دل ہی دل
مین یون بول اُٹھی "دو دن مین کونٹ مانفریڈ کو جواب دینا ہے۔ فوسٹ نے آنے کا اقرار
تو کیا مگر کیونکر آسکتا ہے؟ جب تک کہ وہ میرے دشمنون سے ملا ہوا نہ ہو۔ یقین ہے کہ اُسکو میرے
ساتھ وہ جوش محبت باقی نہین جو پہلے تھا۔ کیونکہ ایسی جانکاہ مصیبت کے وقت وہ عہد و
پیمان لینے پر تُلا ہوا ہے"
انھین خیالون مین تریزا بیٹھی رو رہی تھی کہ بیرزال دلفریڈ کمرے مین داخل ہوئی اور

کہا کہ دسترخوان تیار ہی۔ اسی اثنا مین وہ مہیب طوفان شروع ہوا جسکا ذکر گذشتہ باب مین آچکا ہی ہوا اس زور و شور سے چل رہی تھی کہ تمام قلعے مین کسی آواز کا سُنا جانا ممکن نہ تھا۔ مگر جس کمرے مین تریزا تھی اُسکی دیوارین بہت موٹی ہونے کی وجہ سے طوفان کا زور کسیقدر کم ہوکر پہونچتا تھا۔ پھر بھی ڈیم ونفریڈ کے دو دفعہ کہنے پر تریزا کو معلوم ہوا کہ کھانا تیار ہی۔ آخر اسی عالم سکوت مین ضعیفہ کے ہمراہ ایک کمرے مین گئی۔ جہان اکل و شرب کی چیزین ایک میز پر رکھی ہوئی تھین لیکن اس غم نصیب بیچاری سے کب کھایا جاتا تھا۔ وہ بالکل نہ کھا سکی۔

ضعیفہ "آپنے کچھ بھی تناول نہ فرمایا۔ شاید میرا یہان ہونا آپ کی طبع مبارک پر گران گذرتا ہی یا طوفان کی شدت پریشان کیے دیتی ہی۔ مین اسلیے یہان حاضر ہون کہ تنہائی کے سبب دشمنون کے مزاج مین وحشت نہ پیدا ہو"

تریزا "کیا میرا غمگین رہنا تجھے تعجب دلاتا ہی؟ مین کیونکر خوش رہ سکتی ہون جبکہ اپنے وطن اور عزیزان وطن سے جُدا کرکے اس عجیب و غریب قلعہ مین مقید رکھی گئی ہون"

ضعیفہ "کیون یہ وہ قلعہ ہی جسکا مالک آپ سے کمال درجے کی محبت رکھتا ہی۔ اگر آپ ایسے شجیع نیک نفس متمول شخص سے عقد کرنے پر راضی ہونگی تو غالباً عقلمندون مین نہ تصور کیجائینگی۔ اگر اڑی ہوئی افواہ ٹھیک سمجھی جائے تو آپ ایک کم حیثیت طالبعلم کو زیادہ نظر شفقت سے دیکھتی ہین"

تریزا (جلدی سے) "تو اُس طالبعلم کو جانتی ہی؟"

ضعیفہ "مین نے اُسکو دیکھا تو نہین۔ مگر نام البتہ سُنا ہی۔ اور یہ بھی سُنا ہی کہ وہ نوجوان نہایت شکیل ہی۔ آہ! طوفان کس زور و شور سے آرہا ہی"

تریزا (اندیشہ سے) "تو نے اُس طالبعلم کو دیکھا ہی نہین؟"

ضعیفہ "ایک غریب طالبعلم کے لیے اس جوش کے ساتھ کیون باتین ہو رہی ہین نہین لیڈی صاحبہ! مین اُسکو جانتی تک نہین۔ کیونکہ مجھے باہر نکلنے کا اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہی اور وطن برگ کو گئے سالہاے دراز کا عرصہ گذرا۔ رہا اُسکو یہان دیکھنا یہ بات تو ممکنات سے

نہین پھر مین کیونکر دیکھ سکتی تھی" یہ سُنکر تریزا سر نیچے کیے ہوے تھوڑی دیر سُوچ مین رہی۔

تریزا۔ (کچھ دیر بعد سر اُٹھاکر) "تمھارے آقا کے اس کمرے مین داخل ہونے کے تھوڑی دیر پیشتر کوئی اجنبی شخص تمھاری کوٹھری مین آیا تھا؟"

ضعیفہ۔ "ہرگز نہین۔ یہ صرف آپ کا وہم وگمان ہے"

تریزا۔ ایک اور بات پوچھنے کی باقی ہے وہ یہ کہ تیری کوٹھری سے باہر نکلنے کے لیے دُورا ہین ہین"؟

ضعیفہ۔ (تریزا کو تعجب سے دیکھکر) "نہین آپ نے کوئی پریشان خواب دیکھا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اُس طالبعلم کے خیال نے ہنوز آپ سے مفارقت نہین کی۔ اس خیال کو ترک کیجیے اور صرف ہمارے آقا کا تصور دل مین رکھیے"

تریزا۔ (جوش سے) "مین تجھسے پند ونصیحت سننے کی آرزومند نہین ہون۔ ایک خدمت ہے۔ اگر تجھسے اُسکی بجاآوری ممکن ہو تو کہون"

ضعیفہ۔ کونسی خدمت ہے؟"

تریزا۔ "مین تجھسے اپنے اباجان کی خبر پوچھتی ہون۔ کل کے خون ریز فساد کا نتیجہ کیا ہوا؟"

ضعیفہ۔ "اگر اُس خبر کے سُننے سے آپ کو تسلی ہوتی ہے تو مین ——— "

تریزا۔ "ہان بیشک مجھے نہایت تسلی وتشفی ہوگی۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ میرے اباجان بخیریت ہین تو مین صبرواستقلال کو اس قید مصیبت مین بھی ہاتھ سے نہ دے کر زندگی بسر کرونگی"

ضعیفہ۔ "تمھارے ابا سلامتی سے اپنے قلعہ مین ہین کل ہمارے آقا نے اپنے ارادے پر کامیابی حاصل ہوتے ہی کل فوجین قلعۂ روزنتل سے واپس بُلالین۔ بڈھیانے اس واقعہ سے تریزا کو آگاہ کرنا مناسب نہ جانا۔ جو خیر مین کونٹ مانفریڈ کی فوجون کو شکست ہوئی تھی اور وہ بہت سے نقصان کے ساتھ قلعۂ روزنتل سے ہٹائی گئی تھین"

تریزا۔ (اطمینان سے) "اگر میرے والد زندہ و سلامت ہین تو مجھے کبھی اس ظالم کے پھندے مین نہ چھوڑینگے"۔

ضعیفہ۔ "لیڈی صاحبہ! آپ ہرگز اس بات پر اعتماد نہ کیجیے کہ آپ کے پدر بزرگوار آپ کو یہان سے چھڑا لیجانے کی کچھ تدبیر کر سکین گے۔ اُنکی فوج پراگندہ ہو گئی اُنکی قوت ٹوٹ گئی۔ اور یقین ہی کہ آپ کو ہمارے آقاے نامدار کے ساتھ عقد کرنے پر صلح بھی ہو جائے گی"۔

تریزا نے کچھ جواب نہ دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس بات پر گفتگو بیکار ہی اور اسکا کوئی مفید نتیجہ نہ نکلے گا۔ اور اُسکو خوابگاہ مین جانے کی جلدی پڑی تھی۔ کیونکہ وہان بغیر کسی کی مزاحمت کے اپنے خیالات مین مصروف رہ سکتی تھی۔ ضعیفہ بھی تریزا کے ساتھ رہنے کی خواہان نہ تھی۔ کیونکہ طوفان کا زور جواب بہت بڑھ گیا تھا۔ اُسکے دل مین دہشت پیدا کرنے لگا۔ لہذا چاہتی تھی کہ گرجا مین جا کر اپنی سلامتی کی دعا کرے۔ آخر وہ اپنے کمرے مین گئی اور تریزا نے خوابگاہ کا رستہ لیا۔ وہان جانے پر بھی اُسکے پریشان دل کو اطمینان نصیب نہ ہوا۔ اُسوقت اُسکو اُس تصویر کی یاد آئی جو کل رات کو دیکھی تھی۔ اور جسکے اچھی طرح دیکھنے کے لیے دل مین ایک ولولہ پیدا ہو گیا تھا۔ خوابگاہ کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ تاکہ ضعیفہ اُسکے عزم مین خلل انداز نہو سکے اس امر سے مطمئن ہونے کے بعد وہ عبادت گاہ مین گئی جہان تصویر آویزان تھی۔ دروازے سے اندر ہوکر نگاہ کرتے ہی اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ وہ تصویر اُسکو دیکھکر مُسکرا رہی ہی۔ مگر یہ اُسکا وہم تھا لیکن دل پر خودبخود پورا رعب و داب پیدا ہوا۔ جب اس تصویر کو غور سے دیکھا تو اُسکو اپنی چھوٹی خواص میریا سے نہایت مشابہ پایا۔ وہ متعجب ہوئی۔ اور زیادہ تعجب کی تو یہ بات تھی کہ جب پہلے روز دیکھا تو یہ شباہت نہ تھی شاید یہ سبب ہو کہ تریزا جب پہلے اس کمرے مین گئی تھی تو اُسکے دل کی حالت دگرگون تھی یعنے قید کا اول روز تھا اور اس لیے پراگندہ و بدحواس ہو رہی تھی اور دوسرا ایک اور سبب بھی ممکن ہی کہ وہ رات کے وقت چراغ کی روشنی مین دیکھی گئی تھی اور اب روز روشن ہی۔

تریزا۔ (تعجب سے) بڑی حیرت دلانے والی بات ہی باصورت بالکل برابر ہی۔ وہی آنکھیں۔ وہی انداز تبسم۔ وہی گردن۔ یہ کیا واقعہ ہی کہ ایک دہقان زادی میرا اس اعلےٰ درجے کی لیڈی کی تصویر سے اس قدر مشابہ ہو؟" تریزا کی نظر تصویر سے گذر کر دیوار کی تختہ بندی پر پڑی۔ اور دل مین جوش پیدا ہوا کہ اُسکے راز کی بھی خوب چھان بنان کی جائے باہر طوفان اس زور شور سے چل رہا تھا کہ اُسکے دل کی دھڑک اور اضطراب کو اور بڑھائے دیتا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ ان پریشان کن خیالات کے دُور کرنے کے لیے تھوڑی دیر کسی شغل مین مصروف رہے۔ طوفان کے سبب کسی تکلیف کے پہونچنے کا بھی اسکو چندان احتمال نہ تھا۔ کیونکہ اس کمرے کی دیوارون کی چوڑائی ایسی نہ تھی کہ اندر رہنے والون تک کو بیرونی صدمات کا اثر پہونچ سکے۔ مگر پھر بھی کبھی کبھی مکانات کی چھتون سے پتھر اور کھپریل وغیرہ کے گرنے کی مہیب آواز اُسکو ڈرائے دیتی تھی۔ اور کیون نہ ہو۔ بیکاری و تنہائی کے عالم مین انسان ذراسی بات مین خوف کھا جاتا ہی۔ انھین خیالات کو دل سے نکالنے کی غرض سے وہ اُٹھی۔ تصویر کے نیچے ایک کھڑکی جو کل کے روز اسکو دکھائی دی تھی اس کی کل پر اُنگلی رکھنے سے کھُل گئی۔ مگر تریزا کو اندر داخل ہونے مین تردد ہوا۔ آخر تھوڑی دیر کے تامل کے بعد یہ خیال پیدا ہونے سے کہ قدیم امرا کے محلون مین ایک کمرے سے دوسرے کو مخفی راہین ہوا کرتی ہین اپنی ہمت کو چست کیا اُس کھڑکی سے جو اُسکے روبرو کھُلی ہوئی تھی ایک برآمدہ نظر آیا جس مین دیوارون کے روزنون سے روشنی آرہی تھی۔ وہ برآمدے مین داخل ہوئی۔ اُسکے آخر مین اس پہلی کھڑکی سے بیس قدم کے فاصلے پر ایک اور کھڑکی دکھائی دی۔ تریزا اندر جاکر دیوار سے کان لگائے تھوڑی دیر کھڑی رہی مگر کسی آدمی کی آواز نہ آئی کھڑکی بند تھی اور تختہ اسقدر بوسیدہ ہوگیا تھا کہ نازک اندام تریزا کی اُنگلی کی قوت سے دروازہ کھل گیا۔ وہ اندر داخل ہوئی۔ معلوم ہوا کہ یہ کمرہ خوابگاہ کا کام دینے کے لیے سجایا گیا تھا۔ کیونکہ کُل لوازم اُسی کے تھے۔ مگر سب بوسیدہ

یہانتک کہ کوچ کے پردون اور جھالرون کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہین۔ دیکھنے سے
معلوم ہوتا تھا کہ سالہاے دراز سے بیکار پڑے ہوے ہین۔ تریزا کو یہ بات نہایت
عجیب معلوم ہوئی جو اس کمرے کی ہر چیز زبان حال سے کہہ رہی تھی کہ اُسکے اخیر
ساکن نکلجانے کے بعد پھر کسی انسان کا یہان گذر نہین ہوا ہی بچھونے کے لپٹے ہوے
کپڑون کی دھجیان اڑ گئی تھین۔ اور اُن پر اس قدر گرد جمی تھی کہ اُنکے اصلی رنگ کا
امتیاز ممکن نہ تھا۔ میز پر رکھے ہوے کھانے کی چیزون کی نشانیان کچھ کچھ باقی تھین۔
زانو پوش کے پرزے زمین پر گرد آلود پڑے تھے۔ چھری کانٹون پر بے انتہا زنگ لگ
رہا ہی چینی کے برتن غبار سے سیاہ ہو گئے تھے اور صراحی اور پیالیون پر مکڑی کے
جالے تن گئے تھے۔ ان تمام چیزون کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس
کمرے کے آخری ساکن نے نہایت حسرت و اندوہ سے زندگی کے دن گذارے
ہین۔ اُس کمرے مین ایک کھڑکی تھی جس پر لوہے کے مضبوط ڈنڈے لگے ہوے تھے
اور وہ کچھ اس طرح واقع تھی کہ اندر کا آدمی باہر نہ کسی سے بات کر سکے نہ آواز سن سکے۔
جب تریزا کو یہ خیال آیا کہ اس مقام پر داخل ہونے کی کھڑکیان مخفی طور پر لگائی گئی ہین۔ اور
نیز یہ کہ اس کمرے کے یہان ہونیکی خبر کسی کو اسوقت تک ہو نہین سکتی جب تک وہ اُن
مخفی راہون سے واقف نہ ہوے۔ تو سمجھی کہ یہ کمرہ پرائیوٹ قید خانے کے طور پر رکھا گیا
ہی۔ اور اس مین کسی بدقسمت نے خوف تنہائی اور مایوسی کی راتین وحشت ناک
طریق پر بسر کی ہین۔ اور اس غذا کے ساتھ خون کے گھونٹ پیے ہین جسکا نشان میز پر
موجود ہی۔ ان چیزون کے دیکھنے سے اُسکے دل مین ایک وحشت سی پیدا ہو گئی
لہذا وہ جلد پلٹ آنے کے خیال سے اُٹھی تو اُسکی نظر دیوار کی طرف ایک الماری پر
جا پڑی جسکا دروازہ آدھا کھلا تھا۔ اُسکے دیکھنے سے تریزا کو شوق نے ابھارا کہ
اُسکی بھی علم دریافت کرے۔

الماری کے قریب جا کر اچھی طرح کھول کر دیکھا تو چند زنانے کپڑے رکھے
ہوے معلوم ہوے۔

تریزا۔ (اپنے آپ سے) معلوم ہوتا ہی کہ کوئی عورت یہان رہتی تھی۔ افسوس! یہ چیز بتارہی ہی کہ وہ قیدی تھی۔ اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہی کہ اُس سے نیک سلوک نہین کیا گیا۔ شاید وہ اُسکا آخری کھانا تھا جسکے آثار میز پر نظر آتے ہین جب وہ یہ خیال کررہی تھی تو ایک آندھی اس زور سے چلی کہ قلعہ کے نشان کا بلند ستون ایک وحشت دلانے والی آواز کے ساتھ دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرا۔ تریزا کا دل دھڑکنے لگا۔ اور ایسا اضطراب پیدا ہوا کہ وہ وہان سے نکل آنے پر مستعد ہوگئی مگر وہ دلی جوش و ولولہ جوان رازون کے دریافت کی نسبت پیدا ہوا تھا۔ وہی اسکے خوف و ہراس کے دُور کرنے پر بھی کامیاب ہوا۔ وہ اپنی پست ہمتی کو بالائے طاق رکھکر الماری کو بکر غور و تامل سے دیکھنے لگی۔ کاغذات کا ایک دفتر نظر آیا جو لپٹا ہوا وہان پڑا تھا۔ اور جسکو گرد اور جالے چھپائے ہوے تھے۔ وہ لپیٹ کر ایک ڈورے سے باندھ دیا گیا تھا۔ ادھر کے کاغذون کے حاشیے کرم خوردہ ہورہے تھے تریزا نے اُن کاغذون کو احتیاط سے صاف کیا۔ اور دیکھا تو اندر کچھ لکھا ہی۔ اِسکو کھولنا چاہتی تھی۔ کہ ساتھ ہی یہ خیال گذرا کہ مجھے اپنے خاص کمرے سے آئے ہوے بہت عرصہ ہوا ایسا نہو کہ بڑھیا کسی کام کے لیے وہان آجائے۔ لہذا وہ کسی مناسب موقع تک اپنی تحقیقات کو موقوف رکھکر کاغذات لیے ہوے عبادتگاہ مین آئی۔ اور انکو حفاظت کے ساتھ وہین رکھدیا۔ اور یہ بات دل مین ٹھان لی کہ پھر کبھی اس خفیہ کمرے مین نہ جاؤنگی۔ اسکے بعد وہ اپنی خوابگاہ مین آئی اور دروازہ کھول کر دیوانخانے مین پہونچی۔ ابتک وہ طوفان عظیم اپنی پوری قوت دکھا رہا تھا۔ فوجی محافظ فصیلون پر ٹھہر نہ سکے۔ کل توپین گر پڑین۔ اور نشان کا ستون بھی دو ہوکر زمین پر آرہا جسکا ذکر پہلے ہوچکا ہی۔ تریزا نے جب یہان کھڑے ہوکر طوفان کا زور دیکھا۔ تو اُسکے دل مین ہول سما گئی۔ بے اختیار کہنے لگی کہ اے خداوند کریم! تو اُن غریبون کو اپنی امن مین رکھ جو ناپائدار جھونپڑون مین زندگی بسر کرتے ہین افسوس! اس طوفان کا نتیجہ بہت برا ہوگا۔ وہ لوگ اچھے رہین گے جو مستحکم عمارات

مین رہتے ہین۔ مگر آہ! آفت ہی توان بے بضاعت کسانون پر جو چھوٹے چھوٹے گھرون مین گذارا کرتے ہین۔ تریزا انھین خیالات مین ڈوبی ہوئی تھی کہ دروازے پر کچھ کھٹکا سا ہوا اور فوسٹ کمرے مین داخل ہوا۔

نوان باب

تصفیہ

تریزا۔ (فوسٹ کی جانب دوڑکر) "فوسٹ! تم صادق الاقرار ہو"

فوسٹ۔ (تریزا کو گلے لگاکر) "تو تھین میرا خیال تھا؟ اور میرے آنے کی راہ تک رہی تھین؟"

تریزا۔ "کیا تمکو اس بات مین شک ہی؟ جب سے ہم تم دونون پہلی دفعہ ملے۔ پھر ابتک وہ کونسی گھڑی ہی جسمین میرے دل نے تمھارے دل آویز خیال کو نکال دیا ہو؟"

فوسٹ۔ (تریزا کو چبھتی ہوئی نظر سے دیکھکر) "تریزا! کیا تم اُس غریب طالبعلم کو ابتک نہین بھولی ہو جو وٹن برگ کے تنگ و تاریک اور وحشت ناک قیدخانے مین زندہ دفن کردیا گیا تھا؟"

تریزا۔ (جوش سے) "آہ نہین۔ ایک لمحہ بھی بغیر تمھاری یاد کے خالی نہ گذرا۔ مین نے سُنا تھا کہ تم کسی رذیل عورت کو لیکر وٹن برگ سے بھاگ نکلے۔ اور نہایت مقروض ہوجانیکے سبب دغا و فریب کی راہ سے اپنے ہم سبق طالبعلمون کا بہت سا مال اُڑا لیا۔ یہ تمام باتین میرے دل کو تمھاری طرف سے پھیر دینے کے لیے کہی گئی تھین۔ مگر نہین مجھانپر بالکل اعتماد نہ آیا۔ اور تمھین ہمیشہ سچا وفادار اور باوقار سمجھتی رہی"

فوسٹ (حیرت سے) "آہ! تریزا! جو کچھ تم کہہ رہی ہو کاش یہ واقعی ہوتا ـــــ"

تریزا۔ (چلاکر) "فی الواقع! کیا تم میری باتون کو خلاف جانتے ہو؟ مین نے کبھی تمسے دغا کی ہی یا تمھین کوئی ایسا موقع ملا ہی جس مین میری محبت کا عدم استقلال تم پر ثابت ہوا ہو؟"

"فوسٹ۔ (حقارت سے) "تریزا! وہ تصویر جسکو تم کمال محبت سے دیکھا کرتی ہو۔"

تریزا۔ (استعجاب سے) "تصویر! وہ تصویر تمنے دیکھی ہی؟"

فوسٹ "ہان مین سب جانتا ہون جب کبھی تمکو اپنے کمرے مین تنہائی نصیب ہوتی ہی۔ اُس تصویر کو اُٹھا کر ایسی اُلفت و پیار سے دیکھا کرتی ہو کہ اگر وہ شخص جسکی وہ تصویر ہی ایک نظر بھی دیکھ لے تو اُسکے لیے زندگی بھر ایک دائمی مسرت کا اثر پیدا کرنیوالی خوشی کا سبب ہو"

تریزا۔ (فوسٹ کو حیرت سے دیکھکر) "کیا اسوجہ سے مین ملزم ٹھہری؟"

فوسٹ "تم مجھے بیوفا سمجھین۔ اور ایک مفلس اور بدنام شخص جانا۔ غرور کے لہجے مین) اگر تمھین ایسا شوہر ضرور ہی جو دنیا کے تمام جواہرات سے تمھارے دل یا جسم کی زیب و زینت کو دوبالا کرے اور اگر ایسا شوہر درکار ہی جو تمھین شاہی محلون مین رکھے۔ جہان ایک اشارے پر سیکڑون کنیزین تمھاری تعمیل حکم کے لیے دوڑین۔ اگر تمھین ایسے شوہر کی خواہش ہی جس سے دبدبہ جاہ وجلال ودولت عزت اور مرتبت حاصل ہو تو کہو کیونکہ مین انسان کی فضول سی فضول خواہش کو بھی پوری کرنے کی قدرت رکھتا ہون"

جب فوسٹ یہ کہہ رہا تھا تو اُسکے چہرے سے دبدبہ اور رعب پایا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ الفاظ کسی جلیل القدر شاہنشاہ کی زبان سے نکل رہے ہین۔ جسکے ہاتھ کل روے زمین کے خزانے لگ گئے ہون۔ تریزا ڈری اور سمجھی کہ اسکو خلل دماغ ہو گیا ہی مگر اُسنے ایسی متانت اور استقلال سے کہا تھا کہ خلل دماغ کا گمان بھی نہو سکتا تھا۔ تریزا حیران ہو رہی تھی کہ یہ ماجرا کیا ہی۔

تریزا "تمھاری تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ تم مجھے خودغرض۔ حریص اور فضول گو سمجھتے ہو او تمھین کسقدر دھوکا ہوا ہی تم کتنے ہی علو مرتبت والے کیون نہو۔ اور پیشتر ازین اپنے آپ کو کیسے ہی بھیس مین کیون نہ چھپائے ہو مگر خوب یاد رکھو کہ مین تمھین ایک غریب طالبعلم سے زیادہ نہین جانتی تھی۔ مین نے اپنا دل بغیر اس دریافت کے کہ تم کون ہو دیدیا اور جبکہ مین اصل حقیقت سے واقف تھی تو پھر دریافت کی کیا ضرورت تھی؟۔

فوسٹ "جب مین غار مین پھینکا گیا تھا اور مجھپر بیجا الزام لگائے گئے جنکی اصلیت اور جنکے بانی کا حال مین ابھی افشا کر نہین سکتا۔ تب تم مجھ غریب کو بھول گئی تھین نہ؟"
تریزا "کیون مجھے تم اسطرح کیون دھمکا رہے ہو؟"
فوسٹ "ابھی تھوڑی ہی دیر قبل تم نے اقرار نہین کیا کہ مین اس تصویر کی طرف متوجہ تھی"
تریزا "ہان! بیشک مین نے کہا۔ اور پھر بیجا بانہ کہتی ہون کہ اُس تصویر کو پیار کی نظرون سے دیکھ رہی تھی۔ اگر اس حرکت کے سبب میری نیک چلنی پر حرف آتا ہو تو اُسکا الزام تمکو اپنی زبان سے لگانا نہ چاہیئے"
فوسٹ۔ غمگین لہجے مین "میری زبان سے نہین! پھر کسکی زبان سے الزام لگایا جائے شاید اُس شخص سے جسکی تصویر تم اُس بیخودی کے جوش مین دیکھ رہی تھین"
تریزا (گریہ وزاری کرتی ہوئی) "آہ! یہ نہایت بیجا بات ہے۔ کوئی سچا عاشق کبھی اسقدر بدگمان نہوگا وہ تو خود تمھاری ہی تصویر تھی"
فوسٹ۔ (غصّے سے) "یہ ایک حیلہ ہے۔ میری تصویر تمھارے پاس کیونکر آئی؟" تریزا کے بھولے اور نازک دل پر فوسٹ کی تقریر نے نہایت صدمہ پہونچایا۔ اُسکو اس حالت مین بھی غصّہ آگیا۔ اپنے عاشق کی گفتگو کے نتیجے مین اپنی بے عصمتی کا شائبہ پاکر نہایت برہمی سے کہنے لگی "میرا یہ مدعا نہین کہ خواہ مخواہ بے شرمی کے ساتھ اپنے عشق کی سرگذشت بیان کرون۔ مگر جبکہ تم مجھسے اس قدر بدگمان ہو رہے ہو تو کسی کا بیجا الزام مجھپر کیون رہے۔ صرف اسی خیال سے مین کہتی ہون کہ تمھاری تصویر میرے پاس کیونکر آئی تمھین یاد ہوگا کہ ایک تمھارا ہم سبق طالب علم دار العلوم مین تھا جسکا نام آٹو ہے"
فوسٹ "ہان اُسکے نام سے کیا مطلب؟ مین اُسے اچھی طرح جانتا ہون وہ تمھاری بڑی خواص ایڈا کا بھائی ہے۔ جسکے سبب سے مجھے تمھاری ملاقات میسر ہوئی"
تریزا "تم نہین جانتے کہ آٹو ایک عمدہ اور لائق مصور ہے؟ اور مین نے اپنی خواص ایڈا

کی معرفت تمھاری تصویر کھنچوائی تو کیا یہ کوئی عجیب یا بری بات ہی؟"

فوسٹ۔ (جھنجھلا کر) "تمکو نہین معلوم کہ تمھاری باتون کا میرے دل پر کیسا اثر ہو رہا ہی۔ تم مجھسے سچی بات کہو اور اُسی طرح جسطرح تم اپنے باپ سے اُسوقت کہوگی جب وہ مرتے وقت کسی امر کی نسبت تمسے حقیقت حال دریافت کرنے کا طالب ہوگا۔

تریزا۔ فوسٹ! تمھاری تمام وہ محبت جو میرے دل مین ہی۔ اس بات کی متحمل ہونے کے لیے کافی نہین کہ اپنے باپ کی اہانت کرتے ہوے سنون"

فوسٹ۔ (نہایت جوش سے) "اچھا وہ تصویر کہان ہی؟"

تریزا۔ (تصویر کو سینے سے نکال کر) "یہ ہی دیکھ لو۔ وہ کبھی مجھسے جُدا نہین ہوئی"

فوسٹ نے تصویر پر نظر کی۔ اور ساتھ ہی اُسکے چہرے پر وحشت برسنے لگی۔

فوسٹ۔ "آہ مجھے فریب دیا گیا۔ مین دھوکا کھا گیا۔ افسوس اُس دغا کا نتیجہ کس قدر خراب نکلا!"

تریزا۔ "اُن لوگون نے جنھون نے میری بیوفائی تمپر ثابت کرنا چاہی تھی نہایت ہی مکر و فریب سے کام لیا ہی"

فوسٹ۔ (اپنے جوش دل کو روکنے کی کوشش کرکے) "مین سمجھ گیا۔ مگر افسوس تو اسکا ہی کہ اگر مین پہلے ہی سے یہ جانتا ہوتا کہ وہ تصویر میری ہی تو یہ واقعات کبھی نہ گذرتے"

تریزا۔ "تمھارے وحشیانہ اطوار سے مجھے خوف پیدا ہوتا ہی۔ اب مجھسے صاف صاف بیان کردو۔ وہ بات جو تمنے ابھی کہی یعنی "مین دنیا کے جلیل القدر حکمرانون کا مقابلہ کرسکتا ہون" اُسکے کیا معنی ہین۔ اور میری اس تشویش کو دُور کرو کہ تم یہان کس طرح آتے ہو"

فوسٹ۔ "یہ وقت اور یہ مقام نہین کہ ان اُمور کو بیان کرون۔ تم مجھے محبت رکھتی ہو؟" اور اس کو کبھی ترک کرنے کی نوبت نہین آئی؟"

تریزا۔ (ستمگین لہجے مین) "نہین ایک لمحے کے لیے بھی ترک نہین کرسکی"

فوسٹ۔ "تو مین تمھاری محبت پر اعتماد کرونگا۔ تمھارے مہربان دل پر سب کچھ

چھوڑے دیتا ہون۔ مین تم سے کسی قسم کی شرط نہ لونگا۔ صرف تمھاری خالص الفت میرے لیے کافی ہی" (جوش سے) چونکہ مین اس قید سے تمھین چھڑا سکتا ہون۔ اس لیے آج دوپہر شب مین تم اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے تیار رہو رہو"

تریزا۔ (خوشی سے پھول کر) "کیا تم وہی ہو جو مین سمجھتی تھی؟"

فوسٹ۔ "برابر دوپہر شب کو مین یہان آؤنگا" یہ کہکر ڈیم ولفریڈ کے کمرے سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا جو ابتک گرجا مین مصروف دعا تھی۔

تریزا۔ (کمال مسرت سے) "آج شب کو وہ آئیگا۔ اور بابا جان کی زیارت مجھے نصیب ہوگی۔ مگر وہ اس آسانی سے کیونکر یہان آتا اور جاتا ہی؟"

دسوان باب

نوشتہ

طوفان کی شدت ابتک کچھ کم نہین ہوئی۔ ضعیفہ ڈیم ولفریڈ اپنے کمرے مین داخل ہوئی۔ وہ اُسوقت تک برابر دعا کر رہی تھی۔ اور سمجھے ہوے تھی کہ میری تاثیر دعا کے سبب دوسرون پر نہین نہ سہی مگر مجھپر تو طوفان کی وجہ سے کوئی صدمہ نہو گا۔ تریزا کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا اور اُس کام سے فراغت ملتے ہی بڑھیا پھر گرجا مین گئی۔ تریزا اپنی خوابگاہ مین پہونچی جس کا دروازہ پہلے ہی نہایت ہوشیاری سے بند کر لیا تھا۔ رہائی کی مستقل اُمید نے اسکے پریشان دل کو قوی بنا دیا تھا۔ اور پوری تسکین و طمانیت حاصل تھی۔ چاہا کہ تھوڑا وقت جو باقی ہی وہ جلد گذر جائے۔ بس اُن کاغذات کو اُٹھا لائی جسے صبح کے وقت معبد مین چھپا رکھا تھا۔ اور جو ایک عجیب طرح پر اُسکے ہاتھ لگے تھے اپنے کمرے کے ایک کونچ پر بیٹھی اُسکو پڑھنے لگی۔ ہم آگے ہی کہہ آئے ہین کہ زمانۂ دراز گذر جانے کے سبب وہ کاغذات نہایت بوسیدہ ہو رہے تھے خط کسی عورت کے ہاتھ کا لکھا تھا۔ اور کرم خوردہ ہو جانے سے کہین کہین مضمون بھی اُڑ گیا تھا۔

تاہم جو کچھ باقی تھا۔ اُسکو ماہ جبین ترزا اسی قید کے عالم مین بیٹھی نہایت رغبت و شوق سے پڑھ رہی تھی اور وہ یہ تھا۔

دو سخت ترین ظلم جو قیاس بشری سے خارج ہو! اس زندان بلا مین اسیر کیا جانا بغیر اس امر کی آگہی کے کہ کس جرم کی علت مین مجھے یہ قید نصیب ہوئی۔ اور اُس کی پاداش مین میرے لیے کون سزا تجویز کیجائیگی۔ آہ یہ مشتبہ حالت نہایت خوفناک ہے! نہین معلوم کہ وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتا ہے۔ کیا مجھے بے رحمی سے قتل کریگا۔ مین نہین سمجھ سکتی کہ اُسکا یہ اعتقاد ہو۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ایک دن کے لیے بھی مجھے زندہ نہ چھوڑتا جبکہ مین پورے طور پر اُسکے اختیار مین ہون۔ مین نے چھ ہفتے اس بلا خیز قید خانے مین ایسی مصیبت سے کاٹے ہین کہ جب کبھی کھڑکی کے کھُلنے کی صدا آئی۔ میرا دل ایک بے چین ادا سے دھڑکا کیا ہے۔ اور جب کسی قسم کی آواز کان مین آئی تو کلیجہ پہرون تھر تھر کرنے لگا ہے۔ ہاے! دفعۃً ایسی فارغ البال اور مسرت ناک زندگی کے عالم سے نکال کر اس آفت مین مبتلا کیا جانا کسی کے سودائی و مجنون بنانے کے لیے کافی ہے۔ بعض وقت میرا دماغ چکر کھانے لگتا ہے۔ آنکھون کے روبرو مہیب شکلین کھڑی ہوتی ہین اور کانون مین عجیب و غریب صدائین گونجتی ہین۔ خدا جانے شومی طالع کہان لیے جاتی ہے۔ مین ایسا جگر کہان سے لاؤن جو زمانے تک اِن سخت مصیبتون کی برداشت کا متحمل ہو سکے۔ کیا میرے لیے دنیا مین کوئی ایسی چیز باقی نہ رہی جو بقیہ زندگی کی آفات کی سپر ہو؟ اے ارحم الراحمین! اب . . . . . . (یہان تھوڑا سا کاغذ کیڑون کی نذر ہو گیا تھا) رسی اور کٹار اسکی موت کی ہولناک نشانی! مین سچ کہہ سکتی ہون کہ کس نے اُسے مارا۔ گو اُسنے خود اپنے ہاتھون نہ مارا ہو۔ مگر میرے بچے کو مجھسے چھین لیا میری گود کو جان سے زیادہ عزیز بیٹی سے خالی کرنا افسوس یہ بہت بڑا ظلم ہے۔ مین جسنے کبھی کسی کی ایذا رسانی پر کمر نہین باندھی۔ کبھی اپنی دولت و منصب نخوت و غرور کو پاس بھٹکنے نہ دیا وہ مین جو اُن غریبون کے جھونپڑون مین جا کر اُنکی مدد کرتی رہی جسکے وہ حاجتمند

تھے۔ اور ایسے دردمندون کی دلدہی کرنا میرا شعار تھا جو زمانے کے ہاتھون ستائے گئے تھے بیمارون کی عیادت کرنا بندگان خدا کی خوشنودی کی ہمیشہ خواستگار رہنا مین اپنا فرض سمجھتی رہی اور جسکے سبب سے میرے نیک دل اور فیاض شوہر کے تمام ملازم مجھے دعائین دیتے تھے۔ وہ مین جو۔۔۔۔ (یہان بھی کاغذ کرم خوردہ تھا۔) میری لخت جگر! کیا مین اپنی زندگی مین تجھے پھر ایک دفعہ دیکھ سکونگی؟۔ افسوس وہ جفاکار اگر اتنی اجازت دے۔ اور اُسکی سرکشی اس بات کو گوارا کرے کہ تجھے ساتھ لیکر مین ایک غریب سے غریب جھونپڑے مین زندگی بسر کرسکون تو مین خوشی سے قبول کرونگی مگر اُسکی آج صبح کی ملاقات اور گفتگو سے تمام اُمیدین منقطع ہوگئین۔ اُسکی بیجا تجاویز کے جابرانہ اُصول سے معلوم ہوگیا کہ اُسنے کس غرض سے مجھے زندہ رکھا ہی۔ وہ ایک شیطانی ملائمت سے کہتا ہی کہ عام خلائق کی دانست مین مین مرگئی ہون اور اُسوقت تک مجھے دنیا مین کسی طرح کی اُمید نہ رکھنا چاہیئے جب تک اُس ظالم سے عقد کرلینے پر رضامند نہون۔ اور اُسکو اُنھین پیار کی نگاہون سے دیکھون جیسے اپنے عزیز شوہر کو دیکھا کرتی تھی۔ جسکو اسی بدبخت نے مارا ہی۔ مگر یہ کیسی تجویز ہی؟ کہین میری سماعت کا تو قصور نہو گیا اُسکی اصلی غرض یہی ہی کہ دنیا مین مشہور کرے کہ مین مرگئی۔ میری پیاری بیٹی میرے حوالے کیجائیگی۔ اور آزادی تو نہین لیکن۔ موجودہ حالت کی سختی مین کمی ہوگی۔ وہ بھی اس شرط پر کہ مین اپنے اور اپنی عزیز بیٹی اور پیارے شوہر کے نام پر بٹہ لگاؤن۔ مین یقین نہین کرسکتی کہ کیونکر وہ میرے روبرو آیا؟ اور اُسکو کس طرح وہ الفاظ ملے۔ جنسے اس بے حُرمتی کی تجویز کو بیان کیا۔ وہ کس بے حیائی کے ساتھ میری دلدہی کرنے کا پہلو لیے ہوے کہتا تھا کہ پادری کو بلوا کر اسی عبادتگاہ مین جو قیدخانے کے متصل ہی خطبۂ نکاح پڑھا یا جائے وہ پادری بھی اس ظالم کی بدکرداری مین شریک ہوگا۔ مگر جب مین نے اُسکو حقارت کی نگاہون سے دیکھا اور اُسکے اعمال بد پر لعنت وملامت کرنے لگی تو اُسنے کسقدر آنکھین سُرخ کرلین اور غصے سے کانپنے لگا۔ اب مجھے اُس سے رحم کی اُمیدوار رہنے کے عوض مرنے کے لیے تیار

رہنا چاہیے - اور خدا سے نجات کی دعا کرنا ضرور ہی - کیا عجب کہ آنے والی گھڑی موت
ہی کی گھڑی ہو - ہر دم کسی کی آہٹ پر مجھے گمان ہوتا ہی کہ میرا قاتل آرہا ہی - میری پیاری
بیٹی! اگر تیرا خیال دامنگیر حال نہ ہوتا تو مین کیسی مسرت سے مرنے پر تیار ہوتی نہین بلکہ
اسوقت مین موت کی آرزومند رہتی - مگر افسوس!! اب جب تک کہ یہ ارمان اور یہ
تمنا میرے دل مین رہے کہ تجھے اور ایک مرتبہ دیکھ لون - اور خداوند عالم مجھپر اتنا
رحم کرے کہ تیرا دیدار مجھے پھر نصیب ہو - تب تک مجھے زندہ رہنے کی ہوس باقی
رہے گی - اور کچھ یون ہی سی اُمید بندھتی ہی کہ تجھکو پھر گلے سے لگا کر پیار کرنا مجھے
میسر ہو گا - کیونکہ وہ آدمی جسکا نام ہیوگو ہی - جو میرے لیے کھانا لاتا ہی - اور جسنے
میری حالت زار پر ترس کھا کر یہ کاغذ اور لکھنے کا اسباب لادیا جس پر مین نے اپنی
اندوہ ناک حالت کو لکھا ہی - وہ میرے حال کو دردمندانہ طور سے دیکھتا ہی اور اگر
خدا چاہے تو وہی میری گریہ وزاری و بیقراری کے سبب واجب الرحم جان کر مخلصی
کی کوئی راہ نکالے تو مین اس بلاے عظیم سے نجات پا سکتی ہون - باینہمہ میرا دل اندر
سے گواہی دے رہا ہی کہ یہ جھوٹی اُمیدین ہین جو کسی طرح پوری نہین ہو سکتین -
.... (یہان کاغذ پھٹا ہوا تھا -) مین پھر ہیوگو کے قدم پر گری - منت و سماجت کی
اور پھر دھمکی دی - مگر اُسنے کچھ التفات نہ کیا تاہم اپنی دلربا بیٹی کی یاد مین مجھے فریاد و فغان
کرتے دیکھکر بے اختیار اُسکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے شاید وہ بھی صاحب اولاد ہی
اسلیے وہ ایک مان کی گریہ وزاری کو دیکھ نہین سکتا جو اپنے عزیز بچے کی جدائی مین کرتی
ہو مگر مین اُسکی اُداس حالت اور خموشی کے ساتھ سر ہلانے سے نہایت بدحواس
ہوئی جاتی ہون - اور اُسکا یہ حال میری دلی اُمیدون کو حسرت و یاس سے مبدل
کیے دیتا ہی جب مین قلم دوات کاغذ کے لانے پر اُسکا شکریہ ادا کرنے لگی - تو اُسنے کھڑکی
کیطرف اشارہ کیا - اور خاموش رہنے کے لیے کہا - اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آقا کو اُسکی
نسبت بدگمانی پیدا ہو گئی ہی - اور جب وہ میرے پاس آتا ہی اُسکی حرکات کی نگرانی کیلیے
ایک شخص کھڑکی کے پاس کھڑا ہوتا ہی غالباً اُسکی خاموشی کا یہی سبب ہو - اگر ایسا نہ ہوتا تو

وہ میری رہائی کی کچھ نہ کچھ تدبیر کرتا۔ شاید اب بھی موقع پاکر کسی وقت تنہا میرے
پاس آئے اِس نئے خیال سے مجھے کچھ تسکین سی ہوتی ہی۔ جب مین اپنا دکھ درد اس کاغذ پر
لکھ رہی ہون تو غم کا جوش کچھ دھیما معلوم ہوتا ہی۔ اور افسردگی و بیچینی مین کمی دکھائی دیتی ہی
مین کسلیے اپنا حال لکھنا چاہتی ہون؟ آہ! اگر مین اُس ظالم کے حکم سے ساری باوٗن جسنے
ابتدا ہی سے مجھے انتہا کا رنج پہونچایا ہی اور یہ کاغذ جسے کسی کی آہٹ پاتے ہی چھپا لیے
دیتی ہون۔ زمانے کے اُلٹ پھیر سے محفوظ رہ کر کسی منصف مزاج کے ہاتھ لگجائے تو وہ
ضرور میرا انتقام اس موذی سے لیگا۔ افسوس! میرا دل کسقدر بدل گیا ہی۔ اور کیون نہو
جب کوئی انسان درجۂ رفعت سے گراکر ایسے حضیض غم کے اندھے کنوئین مین ڈھکیل
دیا جائے۔ اور اُسکے ساتھ ایسا بُرا سلوک کیا جائے اور جور و جفا روا رکھی جائے جو قابل
بیان نہو آہ! یہ فطرت انسانی سے بعید ہی کہ اُس بے رحم سے انتقام لینے کا خواستگار
نہو جوان مصائب کا بانی ہوا ہی۔ . . . . (یہان بھی کاغذ پھٹا ہوا تھا) جب وہ ستم شعار
آج تین پہر مین آکر اپنی دلشکن تجویز کو مکرر پیش کرنے لگا تو مین کسقدر سہم گئی۔ اور
جوش سے کہا ”کیا تو مجھے ایسی ذلیل اور کم ظرف عورت سمجھتا ہی کہ اس مقام پر جہان
خداوند عالم کی عبادت ہوتی ہی تیرے ہاتھ مین ہاتھ دون (یعنے عقد کرون) اور
تیرے اسی ہاتھ مین جو ہنوز میرے بے گناہ شوہر کے خون سے رنگین ہو رہا ہی۔“ اس ظالم
نے کہا ”بدلحاظ عورت! تجھے معلوم نہین کہ میری معزز درخواست کو اس حقارت سے رد
کرنے کے سبب سے تجھکو کیا سزا بھگتنا پڑے گی۔ تیرے شوہر نے قوانین عدالت دم
کے خلاف کارروائی کی۔ اور اُسی کی سزا مین وہ مارا بھی گیا“ مین نہایت جوش مین آکر
بولی۔ ”کمبخت! کیا عدالت دم نے میرے شوہر کی نسبت بھی وہی کیا۔ جو عموماً
دوسرے مجرمون کے ساتھ ہوا کرتا ہی۔ کیا اُسکو طلب نامہ بھیجا گیا تھا کہ وہ کسی
مکان مین یا پہاڑ کی چوٹی پر عدالت کے روبرو حاضر ہووے جیسا کہ معمول ہی“
جواب دیا ”مین تجھسے فضول باتین کرنے کے لیے نہین آیا۔ بلکہ اُن شرائط
سے آگاہ کرنے کے لیے آیا ہون جس سے تیری بیٹی تجھے دی جائے گی۔

اور تجھکو زندگی نصیب ہوگی۔ مین نے کہا۔ آیندہ زندگی مین مجھے کیا خاک لطف و سرور ملیگا۔ جب ساری عمر کا عزیز مونس اور سچا رفیق ہی مارڈالا گیا۔ اور مین اس وحشت انگیز قیدمین ڈالدی گئی ہون۔

یہ سُنکر ظالم نے یہ فقرے کہے اور روپوش ہوا۔ مین تین دن کی مہلت دیتا ہون تاکہ تو میری تجویز پر غور کرے۔ مگر خبردار! جب مین دوسری مرتبہ آؤن تو اسطرح پیش نہ آنا۔ ورنہ بہتر نہ ہوگا۔ .... (یہان بھی کاغذ پھٹا ہوا تھا۔ ہیوگو آیا۔ آج جس قدر اسکے بشرے سے میری نسبت ہمدردی کے آثار پائے جاتے ہین اس قدر کبھی نہین دیکھے گئے۔ مین نے اُسکے قدم لیے اور اپنی خلاصی کے لیے خوشامد کرنے لگی۔ اُس نے آہستگی سے کہا۔ لیڈی صاحبہ! تمھارے حال زار پر مجھے نہایت افسوس آتا ہی۔ مگر میرا آقا مجھسے بدگمان ہو رہا ہی۔ گو مین اُسکے وفادار تابعدارون مین شمار کیا جاتا ہون تاہم ایک اور شخص میری حرکات پر نگرانی کے لیے مقرر کیا گیا ہی۔ اور آج بہ مشکل اُس سے پیچھا چھڑا کر تنہا یہان آیا ہون۔

مین - میری عزیز بیٹی کہان ہی؟ -

ہیوگو - تمھاری لڑکی سلامتی سے اچھی طرح ہی۔ وہ حفاظت مین ہی۔ ....

(کاغذ کی بوسیدگی یہان بھی رنگ لائی) ... اب مجھے صرف اس قدر اُمید باقی ہی کہ یہ دفتر جس مین اپنی سرگذشت لکھی ہی۔ کسی کے نظر پڑے گا۔ اور وہ خواہ میرے شوہر کا یا مجھ مظلوم کا انتقام اس مردود سے لیگا۔ ہیوگو کی تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ میری بچی کی جان کو ضرر نہ پہونچیگا۔ شاید وہ شقی ایک بے گناہ بچے کا خون اپنی گردن پر لینے سے ڈرتا ہی۔ خدا کرے میری نور نظر ایک دن اپنے سچے حقوق کو پہونچے موت کا خوف مجھے ہرگز اُس ظالم کی رائے پر عمل کرنے کی ترغیب نہ دے سکیگا آہ وہ ظالم جو میرے شوہر کا قاتل اور میرا ایذا رسان ہی۔ نہین۔ چند ساعت کے اندر ہی اندر وہ میرا ما فی الضمیر دریافت کرنے کے لیے یہان آ لیگا۔ پھر مجھے مرنے پر تیار رہنا مستعد ہو جانا چاہیے۔ آج ہر چیز میری نظرون مین نحوست بھری

معلوم ہوتی ہی۔ ہیوگو کو یہان آنے کی ممانعت ہو گئی۔ اسکے عوض کوئی دوسرا سنگدل بے رحم مقرر کیا گیا ہی وہ میری منت وزاری پر نگاہ تک نہین کرتا۔ آہ! یہ قطرہ ہاے اشک جو خون جگر کی شکل بنکر اس کاغذ پر گرتے ہین اور اسکو تر کیے دیتے ہین شاید میری دردمندی اور دلخراش اُمنگ کا آخری اثر ہی جسکو دو مہینے سے مین روکتی رہی۔ جب مین نے اس کاغذ کے شروع مین اُن وحشت ناک واقعات کی مفصل کیفیت لکھی جو"...........

..........(کاغذ پھٹا ہوا تھا)۔۔ باقی حصہ کاغذ کا پڑھا نہ جاتا تھا۔ اگرچہ ایک ہی ورق باقی تھا مگر زیادہ تر بوسیدہ ہو جانے سے سطور مٹ گئی تھین۔ تریزا (خود بخود) "بدنصیب عورت! کتنی مصیبتین سہی ہین پھر بھی اُن مصائب کا بیان ناتمام ہی۔ اس نوشتہ سے چند پُرخوف حالات کا پتا لگتا ہی مگر ابتدا کی سطرین اُڑ گئی ہین۔ اگر وہ نوشتہ صحیح ہی تو اُس بیچاری بیکس پر کیا قیامت گذری ہی اور اُس ناخداترس کی کیسی بیرحمی ثابت ہوتی ہی۔

تریزا کو اسی خیال کے ضمن مین کونٹ مانفریڈ کا قصہ یاد آگیا۔ جو ایام طفولیت مین سُنا تھا۔ یعنے اُسکے بڑے بھائی کا مارا جانا اور اُسکی بی بی اور کم سن لڑکی کا مفقود الخبر ہونا۔ جسکا ٹھیک حال کسی کو معلوم نہ ہونا۔ یہ بات تریزا کے ذہن نشین ہو گئی کہ نوشتہ کونٹ مانفریڈ کے بڑے بھائی کی بی بی کا ہی۔ اور وہ جفاکار جسکا اتنا ظلم وستم بیان کیا گیا ہی کونٹ مانفریڈ کے سوا کوئی اور نہین۔ اس سبب سے تریزا کی نفرت اسکی جانب سے اور زیادہ ہو گئی۔ لہذا اپنی رہائی کے لیے نوسٹ کے آنے کی پہلے سے زیادہ منتظر ہو بیٹھی"۔

گیارھوان باب

دوپہر شب

دوپہر رات آچکی ہی۔ ماہ جبین تریزا نوسٹ کی آمد کا انتظار کر رہی ہی شمع آخر تک

جلجانے کی وجہ سے ٹمٹمارہی ہی۔قلعہ کی دیوار پر پہرہ بدلنے کا اعلان کرنے والے گھنٹہ سے ہنوز نو بجے تھے کہ فوسٹ آموجود ہوا۔اور کہا کہ مین نے اپنا اقرار پورا کیا"

تریزا۔(کمال مسرت سے) میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ تم ضرور آؤگے۔مگر یہ تو بتاؤ کہ میری رہائی کا سامان کس طرح فراہم کروگے۔گو ایسے سوالات سے تم مجھے نادان ہی کیون نہ سمجھو۔مگر اس بات کا خیال کرتے ہوے مجھے وحشت پیدا ہوتی ہی۔

فوسٹ۔تم مطمئن رہو۔مین نے پہرے والون کو رشوت دی ہی۔اور ضعیفہ مست خواب ہی۔جلد چلو"

تریزا کو اس بات کا یقین ہوگیا اُسی دم سایہ کی طرح اپنے عاشق کے پیچھے ہولی۔فوسٹ نے اپنا کوٹ اُتار کر تریزا کو دیا۔وہ پہنکر اور وہ کاغذات جنکا ذکر گذشتہ باب مین ہوچکا ہی اُٹھا کر کہنے لگی کہ "اب مین تیار ہون"

فوسٹ"مین آگے جاتا ہون۔تم بخوف و ہراس پیچھے پیچھے چلی آنا کسی کی یہ مجال نہین کہ تمھین روک سکے" ان الفاظ کے زبان سے ادا ہونے کی ترکیب کچھ ایسی تھی کہ پھر تریزا کے دل مین کچھ خوف باقی نہ رہا۔دونون ضعیفہ کے کمرے سے گذرے جو بخوف سو رہی تھی۔اس کمرے کے آخری دروازے پر ایک مسلح شخص ننگی تلوار لیے ٹہل رہا تھا۔بجز اُسکے دیکھنے کے تریزا خوف سے کانپ کر پیچھے ہٹ گئی۔مگر فوسٹ اُسکا ہاتھ پکڑے ہوے آگے بڑھا۔سپاہی ٹہلنے مین برابر سرگرم رہا۔گویا کسی چلتے ہوے کو اُسنے دیکھا ہی نہین۔تریزا کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فوسٹ کی بلکہ خود اپنے پاؤن کی آہٹ تک سنائی نہین دیتی ہی۔اور نہ لباس کی رگڑ سے کچھ آواز پیدا ہوتی ہی۔ہر طرف ایک سناٹا طاری تھا۔اس حال مین اسکا وہ دلی خوف جو فوسٹ کی خلاف قیاس آمد و رفت اور طرز ادا کی نسبت پیدا ہوا تھا۔اور زیادہ ہوگیا قریب تھا کہ غش آجائے مگر دیوار پر لگے ہوے چراغ کی روشنی مین اُسنے فوسٹ کے چہرے پر نگاہ کی تو خلاف عادت کوئی بات نہ پائی گئی۔وہ پھر اپنی ہمت کو مجتمع کرکے فوسٹ کے قدم بقدم سیڑھیون سے اُترنے لگی۔فوسٹ نے نیچے کا دروازہ کھولا۔اور باہر نکلنے کے بعد بند کرلیا۔

اب یہ دونون محلسرا کے باہر تھے۔ دن کے خوفناک طوفان کے بعد آسمان نہایت شفاف ہوگیا تھا۔ چاندنی کی دلفریب کیفیت اونچے میناروں اور بلند فصیلون سے عجیب لطف پیدا کرتی تھی۔ وہ دونون یہان سے بے کھٹکے گذر کر دروازے پر پہونچے جس پر آہنی زنجیرین اور موٹی موٹی سلاخین لگی تھین۔ ایسے بند عظیم الشان دروازے کو فوسٹ نے چشم زدن مین کھولدیا۔ نہ زنجیرون کے متحرک ہونے کی آواز آئی نہ پھاٹک کے کھلنے کی آہٹ سُنی گئی اس سے بھی زیادہ حیرت کی یہ بات ہوئی ہی کہ دو نگہبان یہان آہستہ آہستہ ٹہل رہے تھے۔ اور آپس مین کچھ گفتگو بھی کرتے جاتے تھے۔ مگر اُنھین بالکل محسوس نہوا کہ کوئی اندر سے نکل کر جا رہا ہی۔ پھر تریزا پر خوف طاری ہوا۔ اور وحشت سے اُن مسلح جوانون کو دیکھنے لگی۔ اور ساتھ ہی مُنھ پھیرا تو دروازے کے باہر تھی اب اُس خندق پر پہونچے جو راہ مین حائل تھی۔

فوسٹ۔ (آہستہ سے) "ہمکو ایک کشتی کے ذریعے پار اُترنا چاہیے جو ہمارے لیے تیار ہے"

یہ کہکر تریزا کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور اُس کشتی مین کود پڑا۔ جو کنارے پر لگی تھی۔ تریزا کشتی مین ایک جانب بیٹھ گئی۔ وہ اس خیال مین غرق تھی کہ کیونکر اسقدر جلد اور اس قدر آسانی سے مین رہا ہوئی۔ یہ تمام باتین اُسے اس درجہ عجیب معلوم ہونے لگین کہ فوسٹ کی حرکات سے پھر اُسکے دل مین خوف پیدا ہوا۔ فوسٹ نے اُسکے دلی جذبات کو فراست سے دریافت کر کے تشفی آمیز کلمات کہے۔ تھوڑی ہی دیر مین کشتی اُس پار جا پہونچی۔ فوسٹ تریزا کو ساتھ لیے کنارے پر اُترا اور کہا "پیاری تریزا! اب تم آزاد ہو۔ خدا نے تمھین بند غم سے آزادی بخشی ہی"

اس خوش خبری نے لیڈی تریزا پر کچھ ایسا اثر کیا کہ وہ تمام دہشت و خوف کے خیالات دُور ہوگئے۔

فوسٹ۔ "میرے ہاتھ تھام لو۔ میدان کے قریب گھوڑے کھڑے ہین۔ وہان تک پیادہ پا چلنا ہوگا" دونون نہایت سُرعت سے ایک مقام پر پہونچے جہان دو گھوڑے درخت سے بندھے ہوے تھے۔ مگر کوئی آدمی نہ تھا فوسٹ نے نازکبدن تریزا کو ایک گھوڑے پر سوار کیا

اور دوسرے پر آپ سوار ہو کر دوڑاتا ہوا جنگل کی پیچیدہ راہوں کو طے کرنے لگا۔ رہائی کی بے انتہا مسرت۔ عاشق کی نزدیکی کا خیال گھوڑوں کی تیز روی سے پیدا ہونے والا جوش۔ باپ سے ملنے کا اشتیاق سب نے مل ملا کر پیاری تریزا مین ایک دلیری پیدا کر دی تھی مگر جب کبھی گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز یا گنجان درختوں سے گرے ہوے سوکھے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اسکے کانون مین پہونچتی تھی تو قید خانے کی وحشت کا سمان آنکھوں کے سامنے ہوتا تھا۔

تریزا۔ جب گھوڑے دم لینے کی غرض سے روک لیے گئے تھے "تم جانتے ہو گے کہ مین ایک نادان لڑکی ہون لیکن جب ہم اس قلعہ سے نکلنے لگے اور ابھی پورے طور پر اسکی حدود کے باہر نہوئے تھے۔ میرے دل پر چھائے ہوے ہیبت ناک خیالات کے سبب قریب تھا کہ مین بیہوش ہو کر گر پڑون"

فوسٹ۔ تریزا کو دلچسپی کے ساتھ غور سے دیکھکر جسکے چہرے کی نزاکت چاندنی مین دوبالا ہو گئی تھی کہا "وہ کون سے خیالات تھے؟"

تریزا "نہین وہ مہمل و بیجا تھے"

فوسٹ "آخر بیان تو کرو"

تریزا "تم ہنسو گے۔ اور مجھے نادان سمجھو گے"

فوسٹ "نہین بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ چند در چند توہمات کی وجہ ہمارے حواس مختل اور خیالات پراگندہ ہو جاتے ہین۔

تریزا۔ ہان یہ سچ ہے سفر و تردد کے وقت ایسے اندیشون کو دل مین جگہ دینا قابل الزام نہین۔ اب سنو میرے دل مین وہم پیدا ہوا کہ ہم دونون جو چل رہے ہین نہ تو کپڑون ہی کے رگڑے جانے کی صدا سنی جاتی ہے نہ پاؤن کی آہٹ معلوم ہوتی ہے گویا ایک سایہ ہے کہ گذر رہا ہے یہ کیا بات تھی؟"

فوسٹ (کے چہرے پر ہوائیان اڑنے لگین) "اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم اسوقت

ڈسی ہوئی تھیں۔ مگر ہمیں وقت رائگان نہ کرنا چاہیے۔ گھوڑے تازہ دم ہو گئے ہیں اور آدھے ہی گھنٹے میں تمکو تمھارے باپ کے پاس پہونچائے دیتا ہوں۔"

گھوڑے نہایت تیزی سے دوڑنے لگے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زمین بھی گھوڑوں کے ہمراہ بھاگی جاتی ہی۔ پس فوسٹ اور تریزا نصف گھنٹہ میں قلعہ روزنتل کے عالی شان پھاٹک پر پہونچ گئے۔

تریزا۔ (جب فوسٹ نے اُسے گھوڑے سے نیچے اُتارا) "خدا تمھیں سلامت رکھے فوسٹ!"
اُسنے تریزا سے رخصتی ملاقات کرنے کے لیے ہاتھ پکڑا تو اسوقت فوسٹ کے ہاتھوں میں اسقدر رعشہ تھا جیسے کسی کو انتہائے خوف یا بیماری کے عالم میں ہوتا ہی۔

تریزا۔ (تعجب اور خوف سے) تمھارے ہاتھوں میں رعشہ ہی! کیا نصیب اعدا تم بیمار ہو گئے؟

فوسٹ۔ "نہیں! میرے دماغ پر دفعۃً کچھ صدمہ پہونچا (جلدی سے) خیر اب میں بہت اچھا ہوں۔ خدا حافظ۔ تم اپنے باپ کے پاس جاؤ۔ اور بے تردد کہدو کہ اسی فوسٹ نے جو کسی زمانے میں ایک "ناچیز طالب العلم تھا۔ مجھے رہائی دلوائی" پھر ہم قریب تر ملینگے۔ تمھارے ابّا جان دو ہی چار دن میں وہ جشن کرینگے جسکی تیاریاں مدت سے ہو رہی ہیں۔ مہمانوں میں میں بھی شریک ہونگا۔" یہ کہکر اسنے ایک بوگل پھونکا جو خندق کے کنارے ایک ستون سے آویزان تھا۔ معاً پہرے والا دیوار پر چڑھ آیا۔ تریزا خود اُس سے کچھ بولی جسکے سُنتے ہی وہ آواز کو پہچان کر بے اختیارانہ مسرت سے جھومتا ہوا دروازہ کھولنے کے لیے دوڑا۔

فوسٹ۔ "پیاری تریزا! اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ پھر تم سے ملونگا جیسا کہ ابھی کہا ہی۔"

تریزا۔ "خدا حافظ فوسٹ! سدھارو۔" تریزا قلعہ میں داخل ہوئی۔ دروازے کے بند ہونے کی آواز اور زنجیروں کی صدا اُسکو اب سُنائی دی۔ فوسٹ گھوڑے پر سوار ہوا اور دوسرے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوے وٹن برگ کو راہی ہوا۔"

بارھوان باب

جشن

گذشتہ باب مین جن واقعات کا ذکر ہوا ہی - اُسکے دو دن بعد قلعہ رُوزنتل مین ایک عظیم الشان جشن ہوا امراے عالیقدر و عمائد و افسران شہر وٹن برگ مع عیال و اطفال مدعو تھے - لارڈ روزنتل کے قلعہ مین کئی سال سے اتنا بڑا جشن نہوا تھا - بارکون مین بہت سی مسلح باقاعدہ فوج رکھی گئی تھی - کیونکہ لارڈ روزنتل بدذات کونٹ مانفریڈ کی جانب سے بیفکر نہ تھا - دعوت کے ہال مین جھنڈے نصب کیے گئے تھے - اور زینت کے لیے قرینے سے بندھنوار باندھے گئے تھے - اور دیگر آرائشی اسباب اور جنگی ہتھیار رکھے ہوے تھے - باورچی نفیس اور لذیذ اغذیہ کی تیاری مین سرگرم تھے - شام کے پانچ بجے کپتان ڈیونڈ نے تعظیمی فوج کو پھاٹک کی ہردو جانب صف بستہ کیا - اور خانساماں مہمانون کی ایک طویل فہرست ہاتھ مین لیے ایک مناسب مقام پر ٹھہرا -

لیڈی تریزا اپنے عالی مرتبہ کے موافق ایک بیش قیمت اور مکلّف لباس پہنے ہوے جس سے اُسکا دلفریب حُسن اور دوبالا ہو گیا تھا اپنی دونون خوصون میریا اور ایڈا کو ہمراہ لیکر جلسہ کے بڑے کمرے مین داخل ہوئی - ہامیل جنٹلمین کے لباس مین پہلے ہی سے وہان موجود تھا - جب تریزا داخل ہوئی - تو وہ تعظیم کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس زمانے کے دستور کے مطابق اُس سے دست بوسی کی - ہامیل کی حرکات سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ میریا کے ساتھ دلی اُنس اُسوقت سے رکھتا ہی - جب پہلے پہل اُسکو گرجا مین تریزا کی رہائی کے لیے دعا کرتے دیکھا تھا تریزا ایک عالی شان رومی چوکی پر بیٹھ گئی - مگر اُسکے چہرے سے شگفتگی کے آثار بالکل نہ پائے جاتے تھے - زرد رخسارے دھڑکتا ہوا سینہ فکر مین ڈوبی ہوئی نگاہ بتا رہی تھی کہ اُسکا دل رنج و تفکر سے خالی نہین ہی - لارڈ روزنتل سلطنت جرمنی کے ایک جلیل القدر

امیر کا لباس پہنے ہوے دو مصاحبون کے ساتھ کمرے مین داخل ہوا - اور اپنی پیاری بیٹی کی افسردگی کو دیکھکر اُسکے قریب گیا - اور جھک کر اُسکے کان مین کہا "تجھے اس بات سے غم ہوگا کہ مین نے اُس غریب طالبعلم کو دعوت نہین دی - جو تیری محبت کا دم بھرتا ہی - کیا تو اپنے باپ کے مہمانون سے کشادہ پیشانی سے ملنے اور اخلاق ظاہر کرنے کے لیے آمادہ نہین ہو سکتی ہے؟"

ترپزا - (ادب سے) بعض وقت انسان اپنے دلی جذبات کے روکنے پر قادر نہین ہوسکتا - (شرم سے سر جھکا کر) وہ تو وہی طالبعلم ہی جسنے مجھے ایک ظالم کے پھندے سے چھڑایا ہی - خیر مین حتے الامکان اُن لوگون کو اخلاق سے لونگی - جو یہان آرہے ہین"

باپ "بیشک مین اقرار کرتا ہون کہ اُسنے تیری رہائی کی وجہ سے مجھپر بڑا ہی احسان کیا ہی - مین نے اُسکے پاس اپنے وفادار ڈیونڈ کو یہ پیام کھلا بھیجا تھا کہ اس احسان کے معاوضے مین جو انعام طلب کرے مین دینے کے لیے موجود ہون اور اُسکو وہ روپیہ بھی دیدیا جائے گا - جو پاسبانون کی رشوت دہی مین صرف ہوا ہی - مین حیران ہو رہا ہون کہ اتنا زر کثیر اسکے پاس آیا کہان سے؟"

بیٹی - "اُسکی اصلی حالت کچھ اور ہی ہی - حالانکہ مین کوئی دلیل پیش نہین کر سکتی - مگر مجھے یقین ہی کہ اُسکا تمول - اُسکا رتبہ اور اُسکے اختیارات اس سے کہین بڑھے ہوے ہین جسقدر آپ کا قیاس ہی"

باپ "اس بارے مین زیادہ بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہین لیکن مین چاہتا تھا کہ اُس سے ایسا سلوک کیا جائے جو ایک کم حوصلہ اور بے مایہ شخص کے ساتھ ایک عالیشان امیر کر سکتا ہی - مگر اُسنے اس قسم کی مراعات کے قبول کرنے سے انکار کیا - حالانکہ خود ڈیونڈ اُسکے گھر گیا تھا - اور نہایت مروت و اخلاق سے میرا پیغام پہونچایا تھا - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ وہ ایک شیخی باز دیوانہ شخص ہی"

لارڈ روزنتال نے اپنی تقریر ہنوز پوری نہ کی تھی کہ داروغہ دعوتخانہ ایک بھاری ہونے

کی زنجیر جو اسکے عہدے کی نشانی تھی پہنے ہوئے کمرے مین آیا۔ اور واجب التعظیم مسٹر کرچ
چیف جج شہر وٹن برگ کی آمد کی خبر سنائی یہ بزرگوار (چیف جج) تقریباً پچاس سال
کی عمر کے ہونگے۔ ضعیف الجثہ مگر شکیل صورت تھے۔ بال صرف اسقدر سفید تھے
کہ ایک بھورا رنگ پیدا ہو گیا تھا۔ آنکھون سے فراست جھلکتی تھی مگر تبسم سے سنگدلی
کے آثار نمایان تھے۔ غرض جج صاحب کمرے مین تشریف فرما ہوئے۔ اور لیڈی
ترینزا کو سلام کیا۔ ساتھ ہی لارڈ روزنتل اُنھین ایک گوشے مین لیجا کر یون باتین کرنے
لگا "میری عزیز لڑکی نے ہنوز اُس غریب طالب علم کا خیال دل سے دور نہین
کیا۔ جسے چند روز پہلے آپ نے قید کیا تھا۔ اور جو ایک ناقابل قیاس ترکیب
سے بھاگ گیا تھا۔" اتنا سننا تھا کہ جج صاحب کے چہرے سے جو خونخواری عیان
تھی۔ وہ ہیبت اور وحشت سے مبدل ہو گئی۔

جج "خداوندا اُس نوجوان کے مقدمہ مین مین کچھ دخل دے نہین سکتا۔

لارڈ روزنتل "نہین۔ مین یہ نہین چاہتا کہ اُسکو کسی قسم کا نقصان پہونچایا جائے
کیونکہ اُس نے مجھپر بڑا احسان کیا ہے مین اسی قدر کارروائی چاہتا ہون کہ وہ شہر
بدر کر دیا جائے۔ اور آپ سے اتنا طالب ہون کہ اسکو نہایت مخفی طور پر جلد اِس
سرحد سے نکال دیجئے۔"

جج "اگرچہ کل روے زمین کے خزانے بھی مجھے دیے جائین۔ تاہم مین اُس
کام مین دخل نہ دونگا۔ جب وہ قید سے نکل بھاگا۔ اور اسی شہر [illegible]
حکومت کی ہنسی اُڑائے گا۔ اگر میرے امکان مین ہوتا تو اسی وقت [illegible]
گوشمالی کی ہوتی؟"

لارڈ روزنتل "یہ کیا بات ہے کہ آپ اس درجہ اُس سے مخالف رہتے ہین اور
الگ تھلگ رہنا چاہتے ہین؟"

جج نے تھوڑی دیر سکوت کیا۔ اور گھبرائی ہوئی آواز سے کہا "مین وہ بات اُس
شخص سے بھی کہنے کی جرأت نہین کر سکتا۔ جو مرنے کے وقت ایمان کی تلقین کیلئے

آتا ہو" اتنا سنکر لارڈ روزنتل کو دوسرے مہمانوں کے آجانے سے اُدھر متوجہ ہونا پڑا۔ ضیافت کے وسیع ہال مین بہت سے جنٹلمین اور لیڈیاں جمع تھین۔ عہدہ داران و اعلیٰ وبینو نسیلٹی سرکاری لباس مین شریک جشن ہوے تھے۔ اکثر لیڈیان حسین تھین۔ مگر حور وش تریزا کی دلفریب صورت اور بھولے چہرے سے کسی کا حُسن فوق نہ لیجا سکتا تھا قلعہ کی بڑی گھنٹی بجنا شروع ہوئی۔ جو دسترخوان تیار ہونے کی نشانی تھی۔ کمرے مین بیٹھے ہوے تمام مہمان مع صاحب خانہ اُٹھکر جلوس کے ہمراہ دعوت خانہ کی طرف چلے وہان نہایت شفاف روشنی تھی۔ عمدہ کھانے اور نفیس میوے طلائی برتنون مین میز پر رکھے تھے لارڈ روزنتل میز کے سرے پر بیٹھ گیا اور لیڈی تریزا اُسکی جانب راست تھی جسکی آنکھین اُن سنو سے زیادہ مہمانون مین فوسٹ کو حسرت سے ڈھونڈھ رہی تھین ہامیل میریا کے قریب بیٹھا تھا جب تمام مہمانون کھانے مین مشغول ہوے اور آپس مین ایک دوسرے سے باتین کرنے لگے۔ تو ہامیل کو میریا کے ساتھ گفتگو کرنے کا اچھا موقع ہاتھ آیا۔

ہامیل (میریا سے) "بیگم صاحبہ! گو تھوڑے ہی دنون سے مین آپ کو جانتا ہون۔ مگر آپ کی نیک خصلت اور شریفانہ ناز و ادا میرے دل پر سحر خیز اثر پیدا کر رہے ہین"

میریا سمجھ گئی کہ ہامیل کی تقریر کا ماحصل کیا ہے۔ اور کہنے لگی "مسٹر ہامیل! آپ میری عزت بڑھاتے ہین مین صرف ایک غریب کسان کی یتیم لڑکی ہون۔ اور اگر لیڈی تریزا کی مشفق مان میرے حال زار پر ترس نہ کھاتین تو مین آج اتنی عزت کو ہرگز نہ پہونچ سکتی جو ایسے عالیشان جشن مین شریک ہونے سے مجھے حاصل ہے"

ہامیل۔ دلی جوش سے "اگر آپ ایک جھونپڑے کی رہنے والی ہوتین اور بالفرض مین جرمن کا ایک ذی رتبہ شاہزادہ بھی ہوتا تو آپ کی ایسی نیک سیرت سنجیدہ مزاج خوش اطوار لیڈی سے عقد کرنا اپنا فخر سمجھتا۔

میریا نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور شرم سے آنکھین نیچی کیے ہوے اُس کمرے سے چلی گئی۔ اُسکے انداز سے ہامیل سمجھ گیا کہ وہ مجھسے عقد کرنے پر راضی ہے۔ خیر۔ میریا اُٹھ گئی ہی تھی اور اُسکی دلربا صورت ہامیل کی آنکھون سے پورے طور پر

غائب نہ ہوئی تھی کہ اُسکے کندھے پر کسی کا ہاتھ پڑا ہامیل نے پلٹ کر دیکھا تو ایک خوبصورت نوجوان عمدہ لباس پہنے بازو کے قریب آبیٹھا ہی تھوڑی دیر غور کرتا رہا کہ یہ بھی انھین مہمانون مین ہی۔ مگر جب غور سے نگاہ کی تو معلوم ہوا کہ وہ اجنبی شخص ہی۔

اجنبی۔ (آہستہ سے) "آپ اُس نوجوان لیڈی سے محبت رکھتے ہین؟ جو ابھی اس کمرے سے گئی ہی؟"

ہامیل۔ (برہمی سے) وہ بات تمسے کیا تعلق رکھتی ہی؟"

اجنبی۔ (ملائمت سے) نہین ابھی آپ پر ثابت کردونگا۔ آپ کو یاد ہی کہ کسی کا احسان آپ پر ہی اسلیے کہ اُسنے کسی وقت موت کے پنجے سے چھڑایا تھا؟"

ہامیل "ہان بے شک ایک شخص کا بار احسان میری گردن پر ہی جسکو مین کبھی نہ بھولونگا۔ لیکن اب کیا آفت مجھپر نازل ہوئی ہی جس سے بچانے کے لیے آپ آئے ہین؟"

اجنبی "ہان وہ تو گذر گئی۔ مگر یاد ہی کہ کسی نے آپ کو عدالت دم کی پھانسی پانے سے بچایا تھا؟"۔

ہامیل۔ اچھی طرح یاد ہی۔ اگر آپ میرے اُس محسن کو جانتے ہون تو ــــــ"

اجنبی "میری تقریر پوری سُن لیجئے۔ آپ کو یاد ہی کہ کسی شخص نے اِس قلعہ کی فصیلون پر بھی آپ کی جان بچائی تھی؟"

ہامیل "یاد ہی۔ آپ اُس سے واقف ہین۔ جو ایسی مصیبت کے عالم مین میرے لیے سینہ سپر ہوا؟

اجنبی "وہ ایک ہی شخص تھا۔ جو دو مرتبہ آپ کے کام آیا۔

ہامیل "مین اُسکا نہایت ممنون ہون۔ جسنے دو دفعہ ایک عجب طرح سے میری جان بچائی"۔

اجنبی "اب وقت بیکار نہ کھونا چاہیے۔ یہی وہ وقت ہی جس مین آپ ان احسانات کا شکریہ اپنے محسن سے کر سکتے ہیں۔

ہامیل ۔ (تعجب سے) "میرا محسن! کہان ہی؟ اور اسکی وہ کیا خواہش ہی جسکو مین پوری کر دون؟"

اجنبی ۔ "وہ یہین ہی ۔ مین ہی ہون"

ہامیل ۔ "آپ!"

اجنبی ۔ "جی ہان مین ہی"

ہامیل ۔ "تو پھر وہ خواہش بیان کیجیے ۔ مین قسم کھاتا ہون کہ اگر مجھسے ممکن ہی تو اسکی بجاآوری مین کوتاہی نہ کرونگا"

اجنبی ۔ "آپ میری خواہش نہایت آسانی کے ساتھ پوری کر سکتے ہین ۔ جبکہ آپ کا دلی التفات ترےؔ کی چھوٹی خواص میریا پر ہی" اتنا کہا اور جیب سے ایک کاغذ نکال کر ہامیل کے ہاتھون مین دیدیا ۔ جسپر کچھ لکھا ہوا تھا ۔ ہامیل متعجبانہ نظر سے عبارت پڑھکر اُس اجنبی کو حیرت اور بدگمانی سے دیکھنے لگا ۔

اجنبی ۔ "مین دو مرتبہ آپ کی جان بچانے کا سبب ہوا ہون ۔ اسکے صلہ مین یہ کوئی بڑا کام نہین کہ اسپر آپ دستخط کر دیجیے ۔"

ہامیل ۔ "آپ میری زندگی کے باعث ہوے ہین ۔ اور اس نظر سے بیشک یہ کچھ مشکل امر نہین ۔ لیکن اسوقت لکھنے کا سامان یہان موجود نہین ہی ۔ مین کیسے دستخط کر سکتا ہون ۔ ہان اپنے خاص کمرے مین پہونچنے کے بعد ضرور کر دونگا"

اجنبی ۔ "میرے پاس سب چیزین موجود ہین" یہ کہکر جیب مین سے قلم اور دوات نکال کر ہامیل کے آگے رکھدی ۔

ہامیل ۔ "دوسرے مہمان ہمین دیکھ رہے ہین ۔ غالبا لارڈ روزنتل ہماری اس حرکت کو آئین کے خلاف سمجھیگا"

اجنبی ۔ "آپ ملاحظہ فرمایئے ۔ کسی کی نظر ہم پر نہین پڑ رہی ہی ۔ تمام لوگ اپنی اپنی گفتگو مین محو ہین" ۔ ہامیل نے نگاہ کی تو اجنبی کا قول صحیح پایا ۔ اُسنے بے تامل قلم اُٹھا کر اُس کاغذ پر دستخط کر دیا ۔ اُسی دم اجنبی شخص نے کاغذ اسکے ہاتھ سے لیکر ایک دوسرے شخص کے حوالہ کر دیا جو اسکے پیچھے کھڑا تھا ۔

ہامیل تعجب سے اُسکو دیکھنے لگا۔جو کاغذ پاکر چلتا ہوا تھا۔

اجنبی "وہ کاغذ مین نے اپنے خدمتگار کے حوالے کیا ہی۔ وہ کمال حفاظت سے رکھے گا۔"

ہامیل کچھ جواب دینے ہی کو تھا کہ دعوت خانے مین ایک پُرخوف شور بلند ہوا۔ اور لارڈ روزنتل کا چہرہ غصے سے سُرخ ہو گیا۔ اس ناگہانی واقعے کے سبب تمام مہمان اپنی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوے۔

تیرھوان باب

جشن مین تہلکہ

ایسے جشن عظیم مین جو دفعتہً درہمی پیدا ہوئی اُسکا اصلی سبب معلوم ہونے کے لیے ہمین یہ بیان کرنا چاہیے کہ جب ہامیل اور اجنبی شخص باتین کر رہے تھے تو دوسرے مہمانون مین کیا گذر رہا تھا۔

ماہ جبین تریزا اپنے قریب بیٹھنے والے مہمانون سے نہایت خلق کے ساتھ باتین کرنے مین شریک تھی۔ مگر اُسکی اندرونی افسردگی اور پیچ وتاب سے ظاہر تھا کہ اُسکا دل رنج والم سے خالی نہین ہی۔ جج صاحب بادہ نوشی مین مشغول تھے۔ ہرن کے کباب جو نہایت عمدگی سے لگائے گئے تھے۔ زیادہ کھا جانے کی وجہ سے اسکے ہضم کرنے کے لیے اُنھین اسی مقدار کی شراب بھی ضرور تھی۔ لارڈ روزنتل کو ایک معزز مہمان کے ساتھ دینے مین کوتاہی کرنا ٹھیک نہ معلوم ہوا۔ اور دوسرے امرا وعمائد ومعززین کو بھی ان دونون کی پیروی کیے بغیر چارہ نہ تھا۔ لیڈیان بھی انگوری شراب کا ایک ایک جام چڑھائے بیٹھی تھین۔ ہنسی اور قہقہے کی آوازین بلند ہونے لگین۔ اور مہمانون مین اقسام نقل وحکایات اور گپ شپ شروع ہوئی۔ جج صاحب نشۂ شراب سے خوب گرم ہو کر لارڈ روزنتل اور دوسرے مہمانون سے جو قریب بیٹھے تھے کہنے لگے "ابتک آپ لوگون نے جو نقلین بیان کین یا باتین اس سے

صرف اس قدر فائدہ ہوا کہ محفل مین ہنسی دل لگی ہوتی رہی۔ مگر مین آپ کی اجازت سے ایک ایسی نقل بیان کرنا چاہتا ہون جس سے نہایت لُطف اُٹھے گا۔"

لارڈ روزنتل۔ جناب جج صاحب کے فرمان کی طرف سب صاحب متوجہ ہون تمام لوگ خاموش ہوگئے اور دُور بیٹھے ہوے لوگون نے بھی اپنی کُرسیان نزدیک ہٹالین۔

جج "چوبیس ۲۴ سال کا زمانہ گذرا جب مین نے اول اول عدالت ویانہ مین ملازمت کی سرکاری دفتر اور خاندان شاہی کے رجسٹر کے متعلق جو جو کام ہوتے تھے اُس کا بجالانا میرے ذمے تھا۔ خیر۔ نوکری کے ایک سال بعد امیر کبیر چارلس کے محل سے میری طلبی آئی۔ جو شہنشاہ حال کے بھائی ہین۔ عرض بیگی مجھے ایک عالی شان کمرے مین لے گیا۔ وہان وزیر اعظم اور دوسرے اعلےٰ عہدہ دار و ملازم بھی موجود تھے۔ مجھے معلوم ہوا کہ امیر صاحب کے مشکوے معلےٰ مین عنقریب وضع حمل ہونے والا ہی مین نے اس امر عظیم کے درج رجسٹر کرنے کی غرض سے فوراً کاغذات وغیرہ تیار کرلیے۔ اس کمرے کے تین دروازے تھے پہلا وہ جس سے ہو کر مین اندر پہونچا تھا۔ دوسرا دروازہ امیر چارلس کی بی بی کے کمرے کو جاتا تھا۔ اور تیسرا گہوارے کا کمرہ تھا۔ آپ لوگ شاید واقف نہونگے کہ جرمن کے شاہی خاندان مین بچہ پیدا ہونے کے بعد کیا کیا رسوم ادا کی جاتی ہین۔ اسلیے مجھے یہ بیان کرنا ضرور ہوا کہ گہوارے کا کمرہ کسے کہتے ہین اور اُسکے استعمال کی ترکیب کیا ہی۔ جب شہزادہ یا شہزادی پیدا ہوتی ہی تو دایہ اسکو اپنے ہاتھون مین لیے ہوے اُس کمرے مین آتی ہی جہان عہدہ داران سلطنت جمع رہتے ہین اسوقت رجسٹرار اُس بچے کے پیدا ہونے کی ساعت اور اسکا حلیہ وغیرہ قلمبند کرلیتا ہی اور چند نشان جنھین ڈاکٹر بتاتا ہی۔ وہ بھی درج کیے جاتے ہین غرض اسکے بعد دایہ بچے کو گہوارہ خانے مین لیجاتی ہی۔ اور دوسرے دن صبح تک یہان سے نہین نکلتی شاہی گارد کا ایک سپاہی نہایت مستعدی سے اُس کمرے پر پہرہ دیتا ہی۔ اگر سوائے ڈاکٹر کے کسی اور کو کمرے کے اندر جانے کی اجازت [illegible] علامت ہی تو اسکی

دوسری صبح کو تمام فوج محلسرا کے روبرو صف بستہ کیجاتی ہی - اور اس سپاہی کو
جو پہرے پر تھا یہ عزت حاصل ہوتی ہی کہ بچے کو ہاتھ مین لیکر بالاخانے پر آتا ہی اور تمام فوج اور
دوسرے لوگون کو دکھاتا ہی - سپاہی کو انعام و اکرام ملنے کے سوا اُسکا عہدہ بھی بڑھایا جاتا
ہی - بس گہوارہ خانے کی رسم ختم ہوجاتی ہی"
سامعین "وہ عجیب نادر رسم ہی"
جج "وہ اِسکا بہت دلون سے رواج ہی جب آپ لوگ یہ سُن چکے تو جس قصے کو
مین بیان کرنے والا ہون وہ بھی آسانی کے ساتھ بخوبی سمجھ جائینگے - مین نے
ابھی بیان کیا تھا کہ امیر کبیر کے ہان سے میری طلبی ہوئی اور مین وہان جاکر اپنی خدمت
کی بجاآوری کے لیے کاغذ وغیرہ تیار لیے بیٹھا تھا - تھوڑی دیر مین خود امیر کبیر اُس مقام پر
تشریف لائے جہان ہم سب بیٹھے ہوے تھے - پُورا ایک گھنٹہ سکوت اور تردد کے
عالم مین گذرا - آخر ڈاکٹر برآمد ہوا - اور شہزادے کے پیدا ہونے کی خبر دی - اب
جو ہمارے امیر لیپولڈ ہین - یہ وہی ہین جن کی ولادت کا ذکر مین کر رہا ہون"
لارڈ روزنتل - (جلدی سے) "اور جس سے میری عزیز بیٹی تریزا منسوب
ہی - اور جو عنقریب اس قلعہ کو شادی کے لیے آئیگا" تریزا کے دل سے
بے ساختہ ایک آہ نکلنے لگی جسکو اُسنے بہ مشکل رُوک لیا -
جج "وہ خیر جب شاہزادے کے تولد کی خبر آئی تو ہم سبھون نے ڈیوک دامیری
صاحب کو مبارکباد دی ایک نہایت قیمتی انگوٹھی ڈاکٹر کو انعام مین دی گئی -
اور دایہ بچے کو ہاتھون مین لیے ہوے آئی - مین اپنی خدمت سے
سُبکدوش ہوگیا - یعنے تاریخ و ساعت ولادت لکھ چکا - شہزادہ تندرست
اور قوی تھا - ڈیوک صاحب انتہاے مسرت سے پھُولے نہ سماتے
تھے - اُسی وقت سپہ سالار کو حکم بھیجا گیا کہ جو سپاہی گہوارہ خانے کی حفاظت
کے لیے منتخب کیا گیا ہی - وہ معاً روانہ کیا جائے - سپاہی آیا - ایک اونچے قد کا
شکیل آدمی تھا جسکی عمر تیس سال کی ہوگی - وہ شہر ہنگری کا باشندہ تھا اور

اُس کا نام اُلرک کنیس تھا۔ میرے دل مین دیکھتے ہی اُسکی جانب سے ایک نفرت پیدا ہوگئی۔ مجھے خود نہین معلوم کہ اُسکا سبب کیا تھا۔ اپنے دلی خیالات اُسوقت کسی سے ظاہر کرنا بھی ممکن نہ تھا۔ دستور کی طرح کل کارروائیان ہونے لگین۔ دایہ اُس نامور بچے کو لیے ہوے گہوارے خانے مین گئی۔ اور سپاہی پہرے پر کھڑا ہوگیا۔ تمام ارکین سلطنت جو فراہم ہوے تھے اُٹھکر ایک دوسرے کمرے مین گئے جہان سب کے لیے سامان دعوت فراہم تھا۔ مین جلدی سے فراغت پاکر وہان سے نکلا۔ کیونکہ میرے دل مین اُس سپاہی کی نیک نیتی کی نسبت شک پیدا ہوگیا تھا۔ خیر وہان سے اُٹھکر اُس بڑے کمرے مین گیا جہان وہ سپاہی پہرہ دے رہا تھا۔ مجھے یہ قدرت حاصل تھی کہ ہوشیاری سے پہرہ دیے جانے کے بارے مین تاکید کرون۔ مین آہستہ کمرے مین پہونچا۔ بہت سی شمعین روشن تھین۔ اور اُنکی شفاف روشنی آئینون پر پڑنے سے تمام کمرہ جگمگا رہا تھا۔ سپاہی جس مقام پر کھڑا ہونا چاہیئے وہان نہ تھا۔ مین قریب جاکر گہوارہ خانے کے دروازے پر کان لگاکر سُننے لگا۔ کسی کی باتون کی آواز آرہی تھی"

ایک آواز ۔ (جو ڈاکٹر کی تھی) "آدھی رات کے وقت سب سوتے رہین گے اُسوقت کوئی خوف نہین"

دوسری آواز ۔ (سپاہی کی) "میرا انعام؟"

ڈاکٹر "مین تجھے یہ انگشتری دیتا ہون جو ڈیوک نے مجھے ابھی دی جسوقت تبادلہ ہوجائیگا۔ اور مجھے معلوم ہوگا کہ تو میری اور میری بہن کی بہبودی کا سبب ہوا ہے اُسوقت یہ انگوٹھی میری اُنگلی سے تیری اُنگلی مین آجائیگی۔

سپاہی "اگر ایسا ہو تو مین اپنے اقرار پر ثابت قدم رہتا ہون"

دایہ "تو ہمیشہ مجھے اور میرے شوہر کو اپنی مدد پر مستعد پائیگا"

ڈاکٹر "ہان مین اس تجویز کی کامیابی کے لیے اپنی جان تک معرض خطر مین ڈالنا گوارا کرتا ہون"

سپاہی "آپ کی خواہش انشاراللہ پوری ہوگی۔ کیون مین نے تمام ہی کو نہ کہا تھا

کہ اس بارۂ خاص مین جذبِ منفعت کی غرض سے ہر آنیوالی آفت کا مقابلہ کرونگا؟"
ڈاکٹر "بیشک۔ صرف یہی ایک انگوٹھی مجھے بہت بڑی دولت ہے"
اب گہوارہ خانے سے ہل چل کی آواز آنے لگی مین سمجھا کہ سپاہی پہرے پر آجائیگا۔ اور چونکہ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ کچھ فریب ہونے والا ہے۔ لہذا مین کمرے سے باہر نکلگیا"
لارڈ روزنتل "اس سازش کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ سب لوگ غور سے سُنتے جاؤ"
یہ الفاظ لارڈ کی زبان سے ابھی پورے نہ ادا ہوئے تھے کہ کوئی شخص اُنکے پیچھے سے محفل مین درانہ چلا آیا اور ایک کٹار زور سے میز پر چھوڑ دی یہ حرکت ایسی تیزی سے کی گئی کہ حاضرین مین سے کسی کو اُسکے دیکھنے کی مہلت نہ ملی اور وہ نکلگیا۔ لارڈ روزنتل غصے سے کانپنے لگا جسکے سبب مہمانون کی حالت بھی دگرگون ہو گئی۔ کٹار پر رسّی لپٹی ہوئی تھی جو عدالت دِم کا نشان تھا۔ اور اِسی رسّی سے ایک کاغذ کا پُرزہ بندھا ہوا تھا۔ لیڈی تریزا نے جب بچشم خود کٹار کے آنے کی ترکیب دیکھی تو خوف سے چلا اُٹھی"
لارڈ روزنتل "بیشک یہ بڑا ہی دلیر شخص تھا جسنے ایسا کام کیا۔ خدمتگارو دوڑو اور دیکھو کوئی قلعہ کے باہر نہ نکلنے پائے پہرے والون کی تعداد بڑھا دو۔ اور دیوارون کی نگہبانی ہوشیاری سے کیجائے۔ دیکھو اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو پھرتی سے کام لو!"
جو لوگ مسلح دروازے پر پہرہ دے رہے تھے اُس حکم کی تعمیل کے لیے دوڑے۔
لارڈ روزنتل "دیکھین تو سہی یہ بیہودہ پیغام کسنے بھیجا ہے۔" گو اُسنے جوانمردی کی راہ سے یہ فقرے کہے۔ مگر دل دھڑک رہا تھا۔ اور جب اُس کاغذ کا مضمون یہ آواز بلند پڑھنے لگا تو اُسکے ہونٹ کانپ رہے تھے "اس رسی اور کٹار کی قسم پر تمھین یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اتوار کے دن اِس حکم کے پہونچنے کے بعد آنے والی اتوار والنس ہٹن کے پہاڑ پیپھون کے درخت کے نیچے بے ہتھیار اور بغیر جلوس کے حاضر ہو۔ خبردار قصور نہو"
لارڈ روزنتل (جو غصے سے سُرخ ہو رہا تھا) "مین قسمیہ کہتا ہون کہ گر کوئی اُس بانی فساد

کو گرفتار کرلائے اور اُسکے صلے مین جو کچھ طلب کرے مین اُسکے دینے مین دریغ نہ کرونگا۔ بشرطیکہ وہ چیز میرے قبضۂ قدرت مین رہے "

جج ۔ "آمین "

اجنبی شخص ۔ (جو رامیل کے قریب بیٹھا تھا اُٹھکر) "وہ خدمت میرے سپرد کیجئے "

لارڈ روزنتل ۔ "کیا! فوسٹ! وہ فوسٹ کو اپنے مہمانون مین دیکھکر بہت متعجب ہوا ۔ اور کہا "خیر مین تیری خواہش کے موافق وہ خدمت تجھی کو دیتا ہون "

چودھوان باب

تین اعتراض

جشن مین تہلکہ پڑنے کے سبب قلعۂ روزنتل کے مہمانون مین ایک تشویش سی پیدا ہوگئی ۔ سب لوگ فوسٹ کو دیکھ رہے تھے ۔ اور رامیل جسکو اپنے محسن کا نام اُسیوقت معلوم ہوا تھا ۔ اور جسکے لیے کسی کاغذ پر اُسنے دستخط کردیا تھا متحیر بیٹھا رہا حاضرین کے دلون مین جو جوش پیدا ہوگیا ۔۔ فرو کرنے مین کچھ اہتمام نہ کیا گیا ۔ فوسٹ اُٹھا اور سب کو اشارے سے ۔۔۔ میرے واپس آنے تک اسی طرح بیٹھے رہین ۔ یہ کہکر کمرے سے باہر چلا گیا ۔ کچھ دیر تک سکوت رہا ۔ اور بعدہٗ کہین کہین آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی ۔ اسی اثنا مین کمرے کا دروازہ کھُلا ۔ اور فوسٹ اندر آیا ۔ اور کہا "خداوندا مجرم کو اپنے افسر اور سپاہ کے حوالہ کر آیا ہون !"

لارڈ روزنتل ۔ "شکریہ ۔ صاحب! مین اپنے اقرار کو اس مقدمہ کے فیصلہ ہوتے ہی پورا کرونگا ۔ خوش نصیبی سے ہمارے چیف جج صاحب بھی یہین موجود ہین وہ ہماری کارروائیون مین مدد کرینگے ۔ اور مین جج صاحب سے یہ پوچھتا ہون کہ عدالت دُم کو جرمنی کے ایک عالیشان امیر کو اپنے نائبون کی معرفت ایسی دھمکیان دلوانا قرین انصاف ہی؟ "

جج :- ایک باآئین عدالت کے افسر کی حیثیت مین مین کہہ سکتا ہون کہ یہ کارروائی نہایت بیجا ہی - اور میری راے ہی کہ اراکین عدالت (م) باغی تصور کیے جانے کے قابل ہین ۔" چیف جج نے گویہ فقرے پورے استقلال سے کہے تھے - لیکن بہت لوگ اُسکو سُنکر کانپ اُٹھے - اور تمام مہمانون پر خوف طاری ہوگیا اسلیے کہ چیف جج نے اِس خانہ خراب انجمن کی نسبت گستاخانہ کلمات کہے تھے -

لارڈ روزنتل :- یقیناً ان خفیہ خونیون کی سختیان حد سے تجاوز کر گئین - اس مین شک نہین کہ یہ کونٹ مانفریڈ کی ترغیب و اشتعالک کا نتیجہ ہی - جو انجمن (م) کا ایک بلند مرتبہ رُکن ہونے سے مشتہر ہوگیا ہی وہ مردود لڑائی سے مجھپر غلبہ نہ پاسکا اب اس عدالت کے ذریعے میری جان لینے پر آمادہ ہوا ہی - (جج سے) آپ فرمایئے کہ اس کمبخت کو کیا سزا دی جائے - جو آج ہمارے جشن مین خلل انداز ہوا ۔"

جج :- کیا وہ ثابت کر سکتا ہی کہ جس شخص کے نام طلب نامہ بھیجا گیا - وہ کسی خطا کا مرتکب ہی ؟"

فوسٹ - وہ اس بات سے انکار نہین کرتا - اور اُسکے بالادست حاکم کے مخفی احکام اُسکے ساتھ ہین ۔"

جج :- اگر ایسا ہو تو ہمین ان مہمانون کو اس بدکردار انجمن کے ایک رُکن کے دیکھنے کی وحشت سے محفوظ رکھنا چاہیئے (لارڈ روزنتل سے) خداوند! آپ اسیوقت حکم دیجیے کہ وہ شخص قلعہ کے بڑے دروازے پر ابھی لٹکایا جائے - تا کہ ان لوگون کو جو اس بے رحم خونی انجمن کے احکام کی پیروی کرتے ہین عبرت ہو ۔"

لارڈ روزنتل - (ڈیونڈ کو بلاکر) "جج صاحب کے فرمان کے مطابق اس مجرم کو ابھی سزا دیدو - اس مین کچھ اندلیشہ اور تامل نہ کیا جائے - اور کچھ رحم کا برتاؤ نہو گو وہ کوئی ہو ۔"

جج - (ڈیونڈ سے) "میرا ابھی یہی حکم ہی - اُسکے ساتھ نرمی یا رحم یا تامل سے بالکل کام نہ لیا جائے اگر اس ناپاک انجمن کا اور کوئی رُکن یہان ہو تو اس ہمارے سچے حکم سے عبرت حاصل کرے ۔"

جرمنی کے تمام جج عدالت دم کے پورے مخالف تھے - اور اسی لیے یہ جج صاحب
بھی اپنے دلی جوش کو روک نہ سکتے تھے - ڈیونڈ نے یہ حکم سنکر سر تسلیم خم کیا - اور اسکی
تعمیل کے لیے دوڑا جج اور لارڈ رونسٹل کی یہ دلیر کارروائی حضار محفل پر اس قدر
اثر کر گئی کہ کمرے میں کسی کی آواز نہ سنی جاتی تھی - کوئی لیڈی بھی مجرم پر رحم کیے
جانے کی طالب نہوئی - صرف تریزا نے ایک غمخوار نظر سے اپنے باپ کی طرف دیکھا
مگر لارڈ رونسٹل کے گھرکنے سے وہ بھی خاموش ہو رہی -

لارڈ رونسٹل - (کسی قدر تامل کے بعد) "ہان طالب علم صاحب میں نے قسمیہ وعدہ
کیا تھا کہ جو شخص اس موذی کو گرفتار کر لائے اور اس خدمت کے بدلے جو کچھ مانگے دونگا
اب میں اس قول سے کسی طرح پھر نہیں سکتا - مگر اتنا خیال رہے کہ وہی چیز مانگی جائے
جو میں دے سکون - اگر کوئی طلب کی ہوئی چیز میری دانست میں مناسب نہ معلوم ہو تو
مجھے اختیار ہے کہ وہ نہ دون"

فوسٹ - (دلیرانہ ادا سے) "آپنے صرف اسقدر کہا تھا کہ جو شخص اس مجرم کو پکڑ لائیگا -
اسکو وہی چیز انعام دیجائیگی جو وہ طلب کرے - بشرطیکہ وہ شے میرے اختیار میں ہو"

لارڈ - "خیر تمنے میری پیاری اور عزیز بیٹی تریزا کو قید سے چھڑایا ہے یہ احسان بھی مجھپر ہے تم جو
چاہے مانگو میں خوشی سے دونگا - تاکہ تمھارے دونون احسانون کا معاوضہ ہوجائے"

فوسٹ - "میں اپنی خواہش ظاہر کرنے کے قبل اپنی ایک اور خدمت یاد دلانا چاہتا
ہون - جو محض آپ ہی کے لیے کی گئی تھی جسدن کونٹ مانفریڈ کی فوج نے آپ کے
قلعہ کا محاصرہ کر لیا - اور قریب تھا کہ آپ کو فاش شکست ملے - اسوقت میں ہی تھا
جو ایک سردار کے لباس میں آیا - اور آپ کی بیدل اور منتشر سپاہ کو جرأت دلا دلا کر
دشمن پر غالب کیا - جس سے اسکو پوری پوری شکست حاصل ہوئی"

لارڈ رونسٹل - "شاید تمنے کہیں [illegible] لیا ہو میں یاد نہیں کرسکتا کہ وہ تمھیں تھے"

فوسٹ - "اگر آپ کو اس امر میں شبہ ہو تو مسٹر ہامیل سے دریافت کیجیے"

ہامیل - "مجھے ذرا بھی شک نہیں ہے وہ یہی نوجوان تھا اور دو مرتبہ میری جان بچا [illegible] بانسٹ [illegible]"

ہوا ہے"

لارڈ روز نتل - (بے پروائی سے) "تو مجھے اس خدمت کا انعام بھی دینا ضرور ہوا اچھا تم ان تینون خدمات کے صلہ مین بے تامل کوئی شے طلب کرو"

فوسٹ - (زور سے) "بہت خوب - مین وہی ہون جسنے آپکے آبائی مقام اور آپ کے خاندان کو لٹنے یا پامال ہونے سے بچایا - مین وہی ہون جسنے آپ کی صاحبزادی کو ایک قوی دشمن کے پنجے سے چھڑا کر آپ کے یہان پہونچا دیا - مین وہی ہون جو ایک ایسے ظالم کو جسنے مہمانون کے روبرو آپ کے مبارک دل کو صدمہ پہونچایا ہے - آسانی کے ساتھ پکڑ لایا جب مین نے اسقدر دلیری سے کارہائے نمایان محض آپکی خوشنودی کے لیے کیے ہین تو اُسکے مقابلہ مین کیا یہ کوئی بڑی بات ہے کہ آپ کی دختر مجھسے منعقد کی جائے"

سب لوگ لارڈ روز نتل کی طرف دیکھنے لگے - اور وہان سے سبکی نگاہین تریزا پر پڑنے لگین لارڈ روز نتل غصے کو روک رہا تھا - اور تریزا شرم سے سر جھکائے بیٹھی تھی -

لارڈ روز نتل - (بہت دیر کے بعد) "تمنے مجھپر بہت سے احسان کیے ہین - اسلیے مین کچھ گستاخانہ جواب دے نہین سکتا - مگر تمھاری تمنا ایسی ہے جو کسی طرح پوری نہین ہوسکتی مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ وہی خواہش پوری کرونگا - جو میری نگاہ مین مناسب معلوم ہو"

فوسٹ - (جسکی تقریر کا حرف حرف حاضرین رغبت و شوق سے سُن رہے تھے) "خداوندا! آپ کی دانست مین صرف تین سبب ہونگے - جو میرے ساتھ لیڈی تریزا کے عقد کرنے مین مانع ہوتے ہین - پہلا یہ کہ مین غریب اور کمینہ ہون - دوسرا لیڈی تریزا خود مجھسے راضی نہونگی - تیسرا وہ ڈیوک لیوپولڈ سے منسوب ہوچکی ہین - وجہ اول کی تردید مین مین یہ کہتا ہون کہ شہر دیانا کے قریب جو آردنالی جاگیرین ہین - اور جن کی وسعت اور جن کے مالک کی توقیر کسی طرح آپ سے کم نہین - وہ اب میری ہین"

لارڈ روز نتل - (تعجب سے) "وہ تمھارے ہاتھ کیونکر آئین؟ مین جانتا ہون کہ ان جاگیرات کا مالک لاوارث مرگیا اور وہ سرکار مین ضبط کرلی گئین سلطنت جرمنی مین کون ایسا شخص ہے

جو انکے خرید کرنے کی قدرت رکھتا ہو"
فوسٹ "یہ دستاویز جج کے ہاتھ مین دے کر) آپ ملاحظہ فرمایئے کہ صحیح ہے یا جعلی"
جج (حیرت سے دستاویز کو پڑھکر) "یہ نہایت صحیح ہی"
لارڈ روزنتل (فوسٹ سے۔ متحیر ہوکر) "میرے خداوند! کونٹ آرونا!! آپ کی یہ جگہ ہی۔ ہمارے ساتھ بیٹھیے آپ نے اپنی عظمت و بزرگی خوب طرح ثابت کر دی۔ مین مبارکباد دیتا ہون کہ آپ اس عظیم الشان جاگیر یعنے آرونا کے کونٹ ہوے۔ خیر۔ آپ کی اس عزت کو نظر کرتے ہوے یہ کوئی دشوار بات نہ تھی کہ لیڈی تریزا کی شادی آپ سے کر دی جائے۔ مگر تیسرا سبب جو آپ ہی نے بیان کیا ہی اس امر کا سخت مخالف ہی۔ وہ ڈیوک لیپولڈ سے منسوب ہو چکی ہی"
فوسٹ "وہ نسبت ساقط ہو گئی"
لارڈ روزنتل "کیون۔ آخر وجہ؟"
فوسٹ "یہ معما ابھی کھلجائیگا۔ حضار مجلس سب جانتے ہین کہ چند روز قبل مین اس شہر مین قید تھا۔ اور مجھے ایک ایسے شخص نے چھڑایا جو ..... (یہان جج صاحب سرتاپا کانپنے لگے) اتنی قدرت و قوت رکھتا ہی کہ انسان کے قیاس مین بھی نہ آسکے اُس نے میرے حال پر رحم کیا۔ اور بند غم سے چھڑانے کے سوا ان جاگیرون کو بھی خرید کر دیا۔ صرف یہی نہین۔ رات دن سفر کی صعوبتین اُٹھاکر وینا پہونچا۔ اور وہان کے پورے بندوبست سے فارغ ہونے کے بعد ڈیوک لیپولڈ کے پاس گیا۔ اُس نے ایک خط آپ کے نام لکھکر اس میرے محسن کے حوالے کیا ہی۔ اُن کو یہان آئے ہوے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آپ اجازت دیجیے تاکہ روبرو آکر وہ سربمہر خط آپ کی خدمت مین پیش کرین" ایک شخص جسکا چہرہ افسردہ تھا۔ اور نہایت بے تکلف لباس پہنے تھا۔ کمرے کے ایک کونے سے آگے بڑھ کے لارڈ روزنتل کو ایک مُہر کیا ہوا خط دیا۔

لارڈ نے اس خط کو کھول کر پڑھا اور افسردہ دلی سے میز پر پھینکدیا۔ اور کہا "ڈیوک لیپولڈ نے اپنی نسبت کو خود اپنی خواہش سے منسوخ کردیا ہی" جج صاحب بھی اُس خط کو لیکر پڑھنے لگے اور پڑھنے کے بعد کہا "ڈیوک صاحب سے یہ نہایت مناسب کارروائی عمل مین آئی۔ چونکہ لیڈی تریزا کی طبیعت دوسرے پر مائل ہی اور وہ خود بھی اقرار کرتے ہین کہ میرا دل کسی اور لیڈی کے حُسن وجمال پر فریفتہ ہوگیا ہی۔ اس صورت مین اُنھون نے جو کچھ کیا۔ نہایت مناسب کیا"

تھوڑی دیر مجلس مین سکوت رہا۔

فوسٹ۔ (لارڈ روزنتل سے) "آپ اس بارے مین کیا جواب دیتے ہین؟"

لارڈ روزنتل "کونٹ آردنا! آپ نے ہر اعتراض کو نہایت معقولیت سے رد کیا ہی۔ اب مجھے بغیر اس کے چارہ نہین کہ آپ کی تمنائے دلی کے مطابق عمل کرون"

اہل محفل فوسٹ کو جواب کونٹ آردنا ہوگیا تھا اور لارڈ روزنتل کو مبارکباد دینے لگے۔

پندرھوان باب

شرط۔ اور انتقام

مذکورۂ بالا حالات کا وقوع اس جلدی سے ہوا کہ مہمانون کو وقت کے گذرنے کا خیال ہی نہ رہا۔ اور اُن اُمور مین دلچسپی بھی کچھ ایسی تھی کہ حاضرین اُسکے سُننے اور دیکھنے کیطرف ہمہ تن متوجہ ہوجاتے تھے۔ ہر ایک واقعہ ایک خاص قسم کی رغبت پیدا کرنے والا تھا اور سب کا خیال اُسی جانب کھنچنے کے لیے مقناطیسی اثر کا کام کرتا تھا جب مجرم کٹہرے میں پیش کیا گیا تو جج [illegible] نے کی نقل کا کسی کو خیال نہ رہا اور جب لارڈ اور جج نے [illegible] تحقیقات کے [illegible] کا حکم دیدیا۔ تو کل موجودین کو مجرم کی خطا کی نسبت اسکی سزا زیادہ مہیب معلوم ہونے لگی۔

اسکے بعد فوسٹ کے حالات کا مشاہدہ کرکے سب لوگ حیرت کرنے لگے۔ خیر تمام
مہمان دعوت خانے سے نکل کر ایک دوسرے ہال مین گئے جہان میوے اور
مٹھائیان چُنے ہوے تھے۔ فوسٹ کسی بہانے وہان سے نکل کر فصیلون کی
طرف چلا گیا۔ اور وہان ایک مخفی کونے مین اُس شخص سے ملا جس
قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فوسٹ کا منتظر کھڑا ہی۔ وہ جن تھا جو انسانی شکل
مین وہان کھڑا ہوا تھا۔

جن۔ "فوسٹ تو کامیاب ہوا"

فوسٹ۔ "ہان بیشک مین اپنے ارادے پر کامیاب ہوا۔ اور آج کے تیسرے
دن عقد قرار پایا ہی" کیا تو اپنے اُن وحشت انگیز شرائط سے باز آ نہین سکتا؟"

جن۔ "کسی فرد بشر کا یہ مقدور نہین کہ میرے ارادے کو بدل سکے۔ اے احمق آدمی زاد
کیا تو گذشتہ حالات پر تاسف کرتا ہی؟ اور تجھکو کچھ آیندہ کی فکر بھی ہی؟"

فوسٹ (حسرت سے) "آیندہ! آہ میرے دل مین وہ خیال ایک وحشت
پیدا کر رہا ہی"

جن۔ "تو صرف موجودہ خوشی کا خیال رکھ۔ تریزا تیری ہو گئی۔ اب کوئی چیز اُسکو
تجھ سے جدا نہین کر سکتی۔ اُسکے مغرور اور کینہ ور باپ کو تو نے عاجز کر دیا ہی۔ اُس
سے انتقام لینے کا قصد جو تیرے دل مین جوش زن تھا وہ پورا ہوا آج جو تجھے
سزا دینے کے درپے تھا۔ اُسکو معقول تنبیہ ملی"

فوسٹ۔ "وہ بات ابتک اُسے معلوم ہی نہین"

جب فوسٹ کی کامیابی کے متعلق جن اپنی کارروائیان جتانے لگا تو فوسٹ
مسرت سے جھوم رہا تھا کہ اس نئے رفیق کے سبب مجھے کیسے کیسے اختیارات حاصل ہوے

جن۔ "اُس شخص کے بچانے کے لیے جو عدالت دم کے حکم سے پھانسی پانے والا تھا
مین نے جو تجھے راے دی وہ کسقدر عاقلانہ تھی۔ پھر جب قلعہ روزنتل کی فصیلون پر
اُسکی جان بچانے کے لیے جو کچھ کہا۔ کیا وہ بات تیری بہتری کی نہ تھی۔ اور کیا یہ کام

مین نے اچھا نہین کیا کہ جبتک کونٹ مانفریڈ کی سپاہ لیڈی تریزا کو اٹھا نہ لیجائے تجھے لارڈ روزنتل کی مدد کرنے سے باز رکھا۔ اگر ابتدا ہی سے تو میری نصیحت پر عمل کرتا تو اُس شدید طوفان کے برپا کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ جسنے سرسبز و شاداب زمینون کو ویرانہ بنا دیا۔ تریزا کے چھڑا لینے مین اُسی وقت مصلحت تھی مگر تو نے میری راے کے خلاف اُسکو ایسے وقت مین رہائی دی جب اُسکی نیکی تیری خوش کلامی اور فریب پر غالب آگئی"۔

فوسٹ۔ (غصے سے) "کیا تو نے مجھے یہ دغا نہین دی کہ تریزا کسی ورپر مائل ہے؟ اور اُس تصویر کے بارے مین مجھے کسقدر فریب دیا گیا"۔

جن۔ (ہنسکر) "مخیر اپنے کلام کو کہین ختم بھی کر تجھے اپنا مطیع بنانے کیلئے جو کچھ کرنا ضرور تھا وہ کیا۔ مگر اب کیا تیری خدمت ایک باوفا غلام کی طرح نہین بجا لاتا ہون۔ تو کہ رہا ہے کہ آج کے تیسرے دن میری شادی ہوگی"۔

فوسٹ۔ "ہان تیسرے دن۔ مجھے اس تیری بے رحمانہ شرط کی تکمیل مین تردد ہے۔ جس سے اپنا پہلا بیٹا تیری نذر کرنا ہوگا"۔

جن۔ "نہین۔ تو اپنی بہبودی اور فرحمند زندگی حاصل کرنے سے پہلوتہی نہ کر۔ اور مجھے ملامت کرنے سے باز آ"۔

فوسٹ۔ "تجھے نہین تو اور کسکو ملامت کرون؟"

جن۔ "تو خود اپنے نفس پر لعنت بھیج۔ تجھے اُن شرائط پر غور کرنا ضرور تھا۔ جن سے چوبیس سال تک مین تیرا تابع فرمان رہونگا۔ اور بعد ان ایام کے تو میرے حوالے ہو جائے گا"۔

فوسٹ۔ (دردناک لہجے مین) "افسوس! اگر مین نے تیری شرطون کے ہر فقرے پر غور کیا ہوتا اور اُسکے ہر پہلو پر بحث کی ہوتی تو میرے لیے نہایت مناسب تھا"۔

جن۔ "خیر اب جو ہونیوالا ہے وہ ہو چکا۔ ہمارا اقرار یہی تھا کہ تو کسی عبادتگاہ مین یا کسی اور مقدس جگہ پر بغیر میری اجازت کے نہ جائے۔ اور انھین شرائط مین یہ بھی ہے کہ اگر تو مجھے

بے کیے چلا جائے تو مین تجھپر اُسی وقت حاوی ہو سکتا ہون۔ تو لیڈی تریزا کا دل اُسکے باپ کی جانب سے پھیرنے مین ناکام ہوا۔ اور اُسکو مجبوراً معززطور پر اپنے قبضہ مین لانا پڑا اب تجھے ضرور ہوا کہ نکاح کی رسم ادا ہونے کے لیے گرجا مین جائے لیکن مین ہرگز اس امر کی رخصت نہین دے سکتا۔ تاآنکہ تو مستقل طور پر اپنے پہلے بیٹے کو میری نذر کرنے کا اقرار نہ کرے۔"

فوسٹ "اے بیرحم شیطان! کیا تمام شیاطین ایسے ہی سنگدل ہوا کرتے ہین؟ ہنوز میرا عقد نہین ہوا۔ اور تو ابھی سے چاہتا ہے کہ مین اپنے بیٹے کے دینے کا اقرار کرون۔ کاش اُسوقت میرے دل مین مآل اندیشی ہوتی تو تیری دی ہوئی حکومت اور دولت پر افلاس کو ترجیح دیتا۔ مین تو سرتاپا تیرا ہو رہا ہون میرے بچے کو کیون مانگتا ہے؟!"

جن "انسانون پر نصرت اور فتح حاصل کرنے کا مین بہت بڑا حریص ہون۔ تیری برہمی اور افسردگی سے مین اپنے ارادے کو ہرگز نہ بدلون گا۔ اس بات پر تجھے عزم بالجزم کرنا چاہیے۔"

فوسٹ "بدکاری اور خدا کے غضب مین مبتلا ہو کر حاصل کی ہوئی ثروت اور اعزاز سے نیکی کے ساتھ تنگدستی اور افلاس مین بسر کرنا ہزار درجے بہتر تھا۔

جن "مین تیری آیندہ کی راحتون اور مسرت خیز زندگی کا ایک شمہ بیان کرتا ہون غور سے سُن!" ایک سرسبز و شاداب اور خوشگوار باغ ہوگا جہان دل لبھانے والے گل بوٹے اور چیدہ و منتخب میوہ دار درختون کی قطارین ہونگی۔ شفاف پانی کی خوشنما نہرین نہایت آب و تاب سے بہتی ہونگی۔ اور اطراف کے میدان سبزہ کو دیدہ سے لہلہا رہے ہونگے۔ سایہ دار درختون پر نغمہ سرا طیور اپنی خوش الحانی اور نازک آوازی سے سننے والون کو وجد مین لاتے ہونگے۔ ایسے دلکش سین مین ایک عالیشان محل ہوگا اور اُسمین تمام سامان عیش و عشرت مہیا ہوگا۔ سنگ مرمر کے نفیس ہالون مین بے نظیر فوارے جاری ہونگے۔ خیال کرنا چاہیے کہ ایسے طرب خیز مقام مین اپنی حورودش شوق

کے ساتھ زندگی بسر کرنا کیسا فرحت انگیز ہوگا۔ دنیا مین اس سے بڑھکر اور کونسی نعمت ہی جسکی انسان تمنا کرے؟"

فوسٹ۔ (جو جن کی باتون سے اپنا غصہ بھول گیا تھا) "بیشک یہ سمان نہایت فرح بخش ہوگا"

جن۔ "جس مقام کا مین ذکر کر رہا ہون وہ آرونا کی جاگیر ہی جسکا تو مالک یعنے لارڈ ہوگا"

فوسٹ۔ "بس! مین نے وہ شرط قبول کر لی۔ لا ابھی دستخط کیے دیتا ہون"

جن۔ "بہت خوب" یہ کہکر ایک کاغذ پیش کیا۔ لکھنے کا سامان تو موجود ہی تھا چاندنی ایسی شفاف تھی کہ چراغ کی ضرورت نہ تھی۔ اقرار نامہ لکھے جانے کے بعد فوسٹ فصیلون کی طرف گیا اور جن کسی اور طرف۔ چند منٹ مین فوسٹ اُس مینار کے قریب آیا۔ جو قلعہ کے بڑے دروازے پر تھا۔ دیکھا تو مینار پر ایک شخص لٹکا ہوا ہی۔ اور اُس کے آہستہ آہستہ جھولنے کے سبب سے زنجیرون کی آواز آ رہی ہی۔ اُسکی جان نکل چکی تھی۔ اُسکا جھولتا ہوا جسم جب کبھی پلٹتا تھا تو چاندنی مین اُسکی صورت بھوت کی سی دکھائی دیتی تھی۔ فوسٹ اُس مُردے کو بڑی توجہ سے دیکھ رہا تھا کہ اسی اثنا مین جج صاحب دعوت خانے سے رخصت ہوکر وہان آئے اور فوسٹ کو کھڑا ہوا دیکھکر آپ بھی نزدیک آ کھڑے ہوے۔

جج۔ "اس بدکار انجن کے ملازمون کی یہی سزا ہی"

فوسٹ۔ "آپ نے صحیح فرمایا۔ مین سمجھتا ہون کہ آپ اُس کمبخت کو پہچانتے ہین جو اِس خرابی سے جھول رہا ہی"

جج۔ "مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ اس سے مجھے شناسائی نہین!"

فوسٹ۔ "چلیے قریب چلکر دیکھین" فوسٹ اور جج پاس گئے۔ "آپ نے ابھی نہین پہچانا کہ یہ کون ہی؟"

جج نے نزدیک پہونچ کر دیکھا تو وہ اُسکا اکلوتا بیٹا تھا۔ بیساختہ چیخ اُٹھا۔ اور زار زار رونے لگا۔ بہت دیر تک اُسکو اپنی خبر نہ رہی۔ آخر تھر تھراتا ہوا دیوار سے آڑ لگائے کھڑا رہا۔

فوسٹ ''اے گمراہ جج! یہ اُس ظلم کی پاداش ہی جو تو نے مجھے چھ۶ مہینے تک ناحق قید کر رکھا۔ اور اُسکے بعد بغیر دریافت سولی دیے جانے کا حکم دیدیا۔ مین نہایت خوش ہون کہ اسکے پکڑلانے پر کامیاب ہوا'' یہ کہکر فوسٹ چلا گیا۔ اور جج نالان وگریان وہین کھڑا رہا۔

سولھوان۱۶ باب

محل کا ملاحظہ

مذکورہ بالا واقعات سے چند ہفتے گذر گئے۔ اب ہم ناظرین کو شہر دیانا مین لیجانا چاہتے ہین۔ اُس شہر کی ایک نہایت تنگ وتاریک گلی کے ایک نہایت کم حیثیت اور ناشہور مکان مین ہامیل اور اُسکی دلربا عروس میریا بیٹھے ہوے ہین۔ شب کا وقت ہی میز پر شمع رکھی ہوئی ہی چند کھانے کی چیزین بھی جو بڑی کفایت شعاری سے تیار کی گئی تھین میز پر رکھی ہین کھانا کھاتے وقت ہامیل اپنی پیاری بیوی کے حسین چہرے کو فکر اور تردد کے ساتھ دیکھ رہا ہی اور میریا بھی شرمگین ادا سے کبھی کبھی ہامیل پر نظر ڈالتی ہی۔ میریا کے چہرے سے بشاشت ظاہر ہو رہی تھی۔ درحقیقت وہ ایسے شوہر کے ساتھ رہنے سے خوش تھی جسکو جان سے زیادہ عزیز سمجھتی تھی۔

ہامیل ''ہمکو دیانا مین دس۱۰ دن سے زیادہ ہی گذر چکے ہن۔ اور تمھین کبھی یہان کے شاہی محلون اور دوسرے شاندار مکانون کے دیکھنے کی خواہش نہ ہوئی''۔

میریا ''مجھے تمسے زیادہ کوئی چیز اچھی نہین معلوم ہوتی۔ تفریح طبع کے لیے سیر وتماشے کی نسبت تمھاری ہم جلیسی خوش آتی ہی یہی میرے لیے عین مسرت ہی کہ ہم تم خوشی سے بات چیت کرین''۔

ہامیل ''مگر ہمیشہ ایسی تنہائی کی زندگی کو پسند نہ کرو گی۔ ہان چند روز کے لیے کچھ مضائقہ نہین''۔

میریا ''نہین۔ عمر بھر اسیطرح گذارنے پر بھی مین کسیوقت رنج اور ملال کو پاس نہ آنے دونگی''۔

ہامیل :- "پیاری بی بی! تم کیسی خوش مزاج اور نیک طینت ہو۔ اور تمھارا دل کسقدر پاک ہی۔ میری جانب سے جو فریب تمھین دیا گیا اُس سے تم انجان ہی رہین"۔

میریا۔ (اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑے ہوے) "تمنے مجھے فریب دیا؟ نہین مین یقین نہین کر سکتی کہ تمنے مجھے کچھ فریب دیا۔ یا آیندہ کبھی اس معنی کا خیال کروگے۔ خدا کے لیے جلد کہو کہ ان الفاظ سے تمھارا مدعا کیا ہی؟"۔

ہامیل۔ مین نے پہلے ہی تمسے کہدیا تھا کہ مین ایک متوسط الحالت آدمی ہون لیکن اب تمھین اس گھر کے دیکھنے سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ ایک غریب سے غریب آدمی کے بھی قابل نہین"۔

میریا "جو کچھ ہی وہی بہت ہی۔ کھانے کے لیے سب سامان موجود ہی۔ رہنے کے لیے مکان۔ اور تمھاری مرغوب صحبت۔ پھر اس سے زیادہ اور کون چیز ہی؟"

ہامیل :- "تم نہین اعتبار کرسکتی ہو کہ مین نے دغا و فریب دیکر تمسے شادی کی۔ مگر جب تم یہان کی حالت دیکھوگی یعنے یہ بے آرایشی سامان اور یہ ناچیز غذا تو ضرور خیال گذریگا کہ مجھسے دغا و فریب کا برتاؤ کیا گیا۔

میریا "خدا شاہد ہی۔ مین خلوص دل اور پاک نیت سے کہتی ہون کہ مجھے خوش رہنے کے لیے عظمت اور جاہ و جلال کی کوئی ضرورت نہین۔ اس حالت مین بھی مین اپنے آپ کو دنیا کی تمام عورتون سے خوش و خرم سمجھتی ہون۔ کیونکہ میری پہلی زندگی کیا تھی؟ صرف ایک خادمہ"۔

ہامیل :- "تم ایک وسیع اور عظیم الشان محلسرا مین رہا کرتی تھین۔ اور وہان اپنی مخدومہ کے ساتھ محافل طرب مین شریک ہونے کا اتفاق ہوتا تھا"۔

میریا۔ (آنسو بہا کر) "پیارے ہامیل! تم میرے دلی حالات سے ابھی پورے طور پر واقف نہین ہو اگر تم ایک کسان ہوتے جو صبح سے شام تک روزی کے لیے محنت کرتا ہی اور اُس حالت مین تم سے بیاہ ہوا ہوتا۔ اور مجھے کمترین خدمات بجالانے کی ضرورت پڑتی۔ اور ہمارے لیے اتنا

مکان بھی نہ ہوتا۔ صرف آسمان کے نیلگون شامیانے کے نیچے شب بسر کرنا پڑتی۔ تب بھی مین اپنی زندگی کو خراب نہ سمجھتی "

ہامیل (میریا کو گلے لگا کر) "تم کیسی پاکباز اور بے طمع ہو۔ جب مین نے تمھارے ساتھ اس گرجا مین شادی کی جہان فوسٹ اور تریزا کا بھی عقد ہوا تھا تو مجھے اصلا خبر نہ تھی کہ تم ایسی نیک دل عورت ہو "

میریا "جب تم ایسی باتین کرتے ہو تو مجھے یہ خیال گذرتا ہی کہ اگر ایک عمدہ اور نفیس محل مین رکھنے کے وعدے سے لا کر کسی غریب جھونپڑے مین رکھا ہوتا۔ تب بھی میرے دل کو گران نہ معلوم ہوتا۔

ہامیل "خداوند کریم اس پاک دلی کا ثمرہ تمھین دیگا۔ گو یہ مکان تاریک ہی۔ اور اس شمع کی دھیمی روشنی اُس تاریکی کے دُور کرنے مین عاجز ہی لیکن تمھارے دلفریب حُسن کے جلوے سے مجھے یہی مکان روشن اور منور نظر آتا ہی۔ مین اپنے آپ کو نہایت خوش نصیب تصور کرتا ہون کیونکہ تمسی نیک بیوی مجھے نصیب ہوئی "

میریا "اگر خدا نے چاہا تو مجھسے تمھین کسی قسم کا رنج نہ پہونچے گا " یہ الفاظ میریا کی زبان سے ایسے سچّے دل اور بے لوث نیت سے نکلے تھے کہ اُس کے قول کو باور نہ کرنا اور صحت مین شک لانا ایسا ہی تھا جیسے روز روشن کو شب تار کہنا "

ہامیل (تھوڑے تامل کے بعد) "اگرچہ ہم غریب ہین لیکن مین یہ نہین چاہتا کہ ہمیشہ کے لیے جوگیون کی طرح عمر ضائع کرین۔ اس شہر مین بہت سی عمدہ اور نادر چیزین ہین۔ جہان غریب و امیر جا کر اُسکے ملاحظے سے حظ اُٹھا سکتے ہین۔ ان چیزون کے دیکھنے سے جی بہلتا ہی۔ کل انشاء اللہ ہم ایک شاہی محل دیکھین گے جس کے مالک کے کہین سفر جانے سے چند روز تک عوام کے ملاحظہ کے لیے کھلا ہوا ہی۔ چونکہ تم فن مصوری کی زیادہ شائق ہو۔ وہان بہت سی تصاویر و دیگر اشیا دیکھ سکوگی "

میریا "وہ کس کا محل ہی؟"
ہامیل "وہ ڈیوک لیپولڈ کا ہی۔"
میریا "وہی شہزادہ نا جسکو لارڈ ٹروز نئل بہت دنون تک اپنا داماد بنانے کی اُمید رکھتا تھا۔"
ہامیل۔ ہان وہی مگر سُنا کہ شہزادہ کسی دوسری عورت سے ملتفت ہو کر لیڈی تریزا سے دست بردار ہو گیا۔ تم کیا کہتی ہو۔ اُسنے خوب کیا؟"
میریا "بیشک بہت اچھا کیا۔ جبکہ لیڈی تریزا خود اُس سے نفرت اور دوسرے سے محبت رکھتی تھی تو اُسکو یہ کب مناسب تھا کہ اُس لیڈی کے ساتھ شادی ہونے مین اصرار کرے۔"
ہامیل "ہان تم نے ٹھیک کہا۔ خیر کل ہم اُس محل کو دیکھ آئینگے۔ اور چونکہ ہمارا لباس عمدہ ہونا چاہیے تم اپنا عروسی لباس اور وہ زیورات جو لیڈی تریزا نے تمھین دیے ہین پہن لو۔"
میریا۔ اگر اسی مین تمھاری خوشی ہی تو مین ایسا ہی کرونگی۔" اس گفتگو کے بعد ہامیل اور اُسکی نیک بی بی میریا دونون اُس کمرے مین گئے جو سونے کے لیے مخصوص تھا۔
دوسرے دن علی الصباح دونون نے اپنی اپنی پوشاک بدلی۔ اور صبح کے کھانے کے بعد شاہی محل کے دیکھنے کے لیے نکلے۔ میریا اپنے عروسی لباس مین نہایت حسین نظر آرہی تھی۔ اور ہامیل بھی اپنی پوشاک مین پورا طرحدار معلوم ہوتا تھا چلتے چلتے دونون محل کے بڑے دروازے پر پہونچے۔ اور بے روک ٹوک اندر داخل ہوے۔ اس عمارت کا بڑا ہال نہایت وسیع تھا۔ اور اُس مین چند عمدہ دار تکلف اور عمدہ لباس زیب تن کیے بیٹھے تھے۔ اُس ہال سے گذر کر یہ دونون ایک سنگ مرمر کے زینے پر چڑھے اور چند مختلف کمرون مین گئے جہان متعدد تصویرین اور بیش بہا چیزین قرینے سے رکھی گئی تھین۔ ان تمام کے دیکھنے مین تھوڑا وقت صرف ہوا۔ اُسکے بعد ایک اور فراخ کمرے مین پہونچے جو "ہال رسوم" کہلاتا تھا۔ اور اُس سے دو دروازے دوسرے کمرون کی طرف جاتے تھے۔
ہامیل۔ (ایک دروازے کی طرف اشارہ کر کے) "یہ گہوارہ خانے مین جاتا ہی۔" یہ کہکر

ہامیل نے اپنی بیوی سے گہوارہ خانہ کی حقیقت اُسی طرح بیان کی جس طرح جج صاحب قلعۂ روزنتل کے جشن مین بیان کرتے تھے۔

ہامیل ‘‘ایک نہایت عجیب قصہ اس گہوارہ خانہ کی نسبت مشہور ہی یعنی جب شہزادہ ڈیوک لیپولڈ پیدا ہوا تو ڈاکٹر اور دایہ نے تجویز کی کہ ڈاکٹر کی بہن کا بچہ جو اتفاق سے اُسی وقت وہ بھی پیدا ہوا تھا۔ شہزادے کے بدلے وہان رکھدین۔ ڈاکٹر نے بڑی سعی اور کوشش سے دایہ کی خدمت اپنی بی بی کو دلوائی۔ اور پہرے کے سپاہی کو رشوت دے کر اپنا کر لیا۔ رجسٹرار اس جعل سے آگاہ ہو کر پورا بندوبست نہ کرتا تو بے شبہہ ڈاکٹر اپنے ارادے پر کامیاب ہو گیا ہوتا۔ اُس نے خوبی وقت سے ڈاکٹر دایہ اور سپاہی کے درمیان جو گفتگو ہو رہی تھی سُن لی اور شہزادے کے باپ سے جا کر من وعن بیان کردی۔ اُسی وقت ہوشیاری کے ساتھ نگرانی کے لیے چوطرفہ لوگ کھڑے کر دیے گئے۔ دوپہر رات کو ایک عورت ڈاکٹر کی بہن کا بچہ لیے ہوے آئی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ سب قید کر لیے گئے اور معقول سزا ملی۔ وہ رجسٹرار جو افشاے راز کا سبب ہوا کون تھا؟ وہی جو اب وٹن برگ کا چیف جج ہی۔ اور جو اس دن شریک جشن تھا‘‘

میریا ‘‘وہی شخص! جو اُس شب کو اپنے بیٹے کے غم مین دیوانہ ہو گیا تھا؟’’

ہامیل ‘‘ہان وہی جسنے اپنے بیٹے کے ٹکائے جانے کا آپ ہی حکم دیا!’’

میریا۔ کیا فوسٹ کو اس معنی کی خبر نہ تھی کہ رسی اور کٹار کا طلب نامہ لانے والا شخص اُسی جج کا لخت جگر ہی؟’’

ہامیل ‘‘ایسی اُمید نہ کرنا چاہیے۔ بہر طور وہ اپنی ناوابستگی ثابت کر رہا تھا اور اُس نے میرے ساتھ دو مرتبہ ایسا نیک سلوک کیا ہی کہ مین کبھی بدگمانی کو دل مین جگہ دے نہین سکتا’’ ہامیل میریا کو گہوارے خانے مین لے گیا۔ اور وہان سے محل کے اور کمرون مین دونون پھرتے رہے۔ میریا اس جلیل القدر محل کی رفعت و شان دیکھکر متحیر ہو گئی۔ اُس کی دانست

مین قلعہ روزنتل ہی ایک اعجوبۂ روزگار عمارت تھی جب اُسنے یہ محل دیکھا تو دونون
حویلیون کی نسبت ایسی ٹھہری۔ جیسے کھرے اور کھوٹے سونے مین ہوا کرتی ہو۔ وہ شاہانہ اسباب
وہ مرصع نگار کوچ اور کرسیان۔ وہ چاندی کی دیوارگیریان جو موقع سے لگائی گئی تھین
وہ زرکار چلمنین جو دروازون پر پڑی تھین۔ وہ مُطلا گلدان جن مین عمدہ اور نفیس
پھول نہایت سلیقے سے چنے گئے تھے اور ہر آنے والے کو اپنی طرف متوجہ
کر لیتے تھے۔ ہامیل ان تمام چیزون کو برابر دیکھتا جاتا تھا۔ مگر اُسکو نہ کسی شے
کے دیکھنے سے حیرت ہوئی اور نہ خاص کر کسی چیز کی جانب اپنی رغبت ظاہر کی۔
میریا کو یہ بات بہت عجیب معلوم ہوئی۔ اس بے پروائی کا سبب ہامیل سے
دریافت کیا تو اُس نے صرف اس قدر کہا کہ "مین پہلے بھی اس محل کو دیکھ چکا ہون"
اسی شغلے مین تین گھنٹے گذر گئے۔

ہامیل "اب فقط ایک ہی مقام حویلی بھر مین دیکھنے کو باقی ہی۔ جو تمام دیگر
مقامات سے زیادہ قابل دید اور لائق توجہ ہی۔ یعنے تصویرخانہ۔ وہان بہت
سے شہزادون کی تصویرین ہین۔ اور اگر میرا قیاس غلطی پر نہو تو شہزادہ وقت
لیوپولڈ (جسکی نسبت تم بہت کچھ سُن چکی ہو) کی تصویر بھی وہین ہی"

میریا "ہان مجھے بڑی تمنا ہی کہ اُس شہزادے کی تصویر کو ایک نظر دیکھون کیونکہ
وہ میری بی بی ترزا سے پہلے منسوب تھا"

ہامیل۔ (مسکراتا ہوا) "مین ڈرتا ہون کہ اگر وہ تمھین زیادہ حسین نظر آئے تو
مبادا اُس سے کہین دل نہ لگا لو"

میریا "آہ! تم میری محبت کا مضحکہ اُڑاتے ہو" ہامیل پھر مسکرایا۔
اور کچھ جواب نہ دیا۔ اب وہ دونون تصویرخانے مین پہونچے۔
جس کی چارطرف دیوارون پر شاہی خاندان کی تصویرین نہایت
عمدگی سے لگی تھین۔

ہامیل "ڈیوک لیوپولڈ کی نسبت مین نے چند اور کیفیتین سُنی ہین۔ وہ یہ کہ اپنا لیڈی ترزا

سے منسوب ہونا اُسکو اپنے باپ کے انتقال تک معلوم نہ تھا جسکو مرے ہوے ڈیڑھ ہی سال کا عرصہ ہوا۔ ایام ماتم منقضی ہونے کے بعد اپنے کل اُمور ضروری کا بندوبست کرکے تریزا کے شوق دید مین نکلا اور اپنے آپ کو لوگون مین کسی اور نام سے ظاہر کیا۔ اپنے رتبہ کا حال بھی کسی پر منکشف نہ ہونے کی کوشش کی تھی۔ غرض ایک معمولی معزز شخص کی حیثیت مین تریزا سے ملا۔ اور چند روز مین اُسکو معلوم ہو گیا کہ تریزا کا میلان طبع کسی اور کی جانب ہے۔ یہی امر اُس کی محبت سے باز رکھنے کے لیے کافی تھا۔ مگر ایک اور وجہ ایسی ہوئی جس کے سبب تریزا کے نقش اُلفت کا دل سے محو کرنا ضروری سمجھا گیا یعنی وہین اُسنے ایک غریب لڑکی کو دیکھا جس کے حُسن وجمال ونزاکت ولطافت پاک نظری اور بھولے پن کا وہ گرویدہ ہو گیا" ہامیل کی یہ تقریر میریا کو حیران اور متعجب بنائے دیتی تھی۔ اُسی خیال مین وہ اُن تصویرون کو غور سے دیکھنے لگی۔ جو دیوارون سے ملی آویزان تھین۔ دفعتًہ ایک تصویر کے دیکھنے سے اُسکی حیرت دہ چند ہو گئی۔

میریا "ہامیل! مین کیا دیکھ رہی ہون؟ وہ تصویر جو وہان لگی ہے بعینہ تمھاری سی ہے کچھ فرق نہین۔ آہ! مین ڈرتی ہون۔ جلد بتاؤ کہ یہ کیا بھید ہے؟"

ہامیل (نہایت جوش اور مسرت سے) "تم پوچھتی ہو کہ یہ کیا بھید ہے سبات یہ ہے کہ تکلیف اور آزمائش کے دن گذر گئے۔ اور اب اُسکے نعم البدل پانے کے دن آئے ہین اور تم آج سے دنیا کی جلیل القدر شاہزادیون سے ہو۔ یہ عزت تمھاری اُس نیکی کو دونی ترقی دے گی۔ جو تمھاری ذات مین موتی کی طرح چمک رہی ہے۔ یعنے تم شہزادہ لیپولڈ کی پیاری بیوی ہو۔ جو آج تک ہامیل کے نام سے مشہور تھا[لہ]"

میریا "میرے خداوند! اے بادشاہ عالی جاہ"!! اس سے زیادہ کچھ کہہ نہ سکی۔ اور بے اختیار ہو کر اپنے بلند مرتبت اور ذی وقار شوہر کے قدم چومنے لگی۔

لہ شہزادہ لیپولڈ ہی نے ہامیل کے نام سے سفر کیا تھا۔

شہزادہ لیپولڈ۔ (جو ابتک ہامیل کے نام سے مشہور تھا) اُٹھو اور آج سے تم یہین رہو۔ اور مجھے معاف رکھو کہ مین نے غربت کے حال مین تمھاری سخت آزمایش کی اس حشمت و جاہ کے سبب مجھے اگر پوری خوشی کبھی نصیب ہوئی ہے تو وہ یہی وقت ہی کیونکہ تم آج سے ملک جرمنی کی عالیقدر شہزادی ہوئین" اب ہم بے فائدہ سمجھتے ہین کہ اُسوقت کی باہمی خوشیان اور اُن کے دلی حالات کا بیان کرنے مین وقت ضائع کرین۔

شہزادہ۔ تم یہ نہ خیال کرو کہ مین نے جھوٹے نام سے تم سے شادی کی جس پادری کی زبان سے رسم نکاح ادا کی گئی۔ وہ اس بات سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔ اور رجسٹر مین ہامیل کے عوض میرا صحیح نام جو والد مرحوم نے رکھا تھا۔ درج کیا گیا۔ خیر میرے ساتھ آؤ" یہ کہکر شہزادہ لیپولڈ میریا کو دوسرے بڑے کمرے مین لے گیا۔ جہان بہت سے اُمرا و عہدہ داران سلطنت مع اپنی اپنی بیبیون کے موجود تھے۔ جسوقت لیپولڈ اور میریا کمرے مین داخل ہوے مسلح فوج نے جو دو رویہ صف بستہ کھڑی تھی سلامی ادا کی۔ اور حاضرین محفل سے ہر ہر شخص نے اُٹھکر سر تعظیم خم کیا۔ اور اُس شاہی نوشاہ و عروس کو مبارکباد دی۔

سترھوان باب

دو خاندان

انھین ایام مین فوسٹ اور تریزا آردنا کے پرفضا اور فلک رتبہ ایوان مین مسند نشین ہوے۔ اور آردنا اور دیانا دونون قریب ہی قریب تھے۔ جن نے اُس بےمثل عمارت اور اسکی فرحت خیز سرزمین کے متعلق جو کچھ کہا تھا۔ وہ کوئی بیجا اور خلاف بات نہ تھی تریزا اپنے شوہر کے ساتھ نہایت مسرت و شادمانی سے زندگی بسر کرتی تھی۔ فوسٹ نے اُسے ہامیل کے اصلی نام اور رتبے سے آگاہ کر دیا تھا۔ تریزا اُس سے رشک و حسد کرنے کے بدلے بہت ہی خوش ہوئی کہ میریا کے مقدر نے عروج پایا۔ اب قیاس کیا جا سکتا ہی کہ اُن دونون

خاندان کا باہمی اتحاد درجۂ کمال کو پہونچ گیا تھا یعنی شہزادۂ لیپولڈبھی سمجھتا رہا کہ مجھے عمر بھر فوسٹ کا ممنون احسان رہنا چاہیے کیونکہ اُسنے دو مرتبہ میری جان بچائی ہی۔ اور میریا کبھی تریزا کے بار احسان سے سُبکدوش ہو نہین سکتی تھی اس لیے کہ ایام طفولیت سے شادی ہونے تک تریزا اُسکے حال پر برابر الطاف و عنایات مبذول کرتی رہی۔ پس نوسٹ اور اُسکی بی بی ہمیشہ ڈیوک لیپولڈ کے محل مین مہمان رہا کرتی تھی۔ اور کبھی خود لیپولڈ اور میریا بھی حویلی آردنا مین مدعو ہوتے تھے شہنشاہ ماکس ملین اپنے ہمشیرزادے لیپولڈ کے میریا سے کتخدا ہونے کو پسند کر چکا تھا۔ وہ شہزادے کو بہت عزیز رکھتا تھا۔ اور اُسکے ہر کام سے خوش ہوتا تھا۔ غرض یہ دونون خاندان کمال عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ مگر افسوس! فوسٹ کے دلمین ایک بات کانٹے کی طرح کھٹکتی رہی۔ اور اُسکے سینے مین ایک ایسی آگ مشتعل تھی جو کسی طرح بجھائے نہ بجھتی تھی۔ تاہم وہ اپنا اندرونی رنج و ملال اور غم و الم تریزا سے پوشیدہ رکھنے پر کامیاب ہوا۔ اُسکی محبت بھری باتین اسکے دلی غم اور افسردگی کو کچھ کم کردیتی تھین۔ لیکن جب چند مہینون کے بعد تریزا کے آثار حمل نمودار ہوے تو فوسٹ کے اُسوقت کے اضطراب اور پیچ و تاب کا حال قابل بیان نہین۔ برخلاف اس کے ڈیوک لیپولڈ کی خوشی اعتدال سے بڑھ گئی۔ اسلیے کہ میریا بھی اُنھین دنون مین حاملہ ہوئی فوسٹ آئے دن تنہا اپنے کمرے مین جاکر پہرون اسی فکر و تردد مین رہتا تھا۔ اور اکثر آپ ہی آپ کہا کرتا تھا:۔

"آہ مین کسقدر بدنصیب ہون۔ میرے بچے کا انجام جسکو تریزا جننے والی ہی مقرر ہو چکا۔ مین بھی ایک بھوت ہون کہ اپنی خواہشات نفسانی پوری کرنے کے لیے تمام عمر آفات کا مستحق ٹھہرا۔ افسوس! یہ کیسا جانکاہ صدمہ ہی کہ جیتے جی اپنے پیارے بچے کو اُس ناپاک جن کے حوالے کردون۔ خدا سے التجا کرون؟ کیا مجھے آسمانی مدد نہ پہونچے گی؟ ہان! مجھے کسی مقدس بزرگ کے ذریعے سے خداے پاک کی درگاہ مین عجز و نیاز سے توبہ کرکے اس بلاے بے درمان سے نجات حاصل کرنا چاہیے۔ بے شک مین کسی ایسے بزرگ سے جو تارک الدنیا ہو رجوع

لاؤنگا۔ اور اسکو شفیع ٹھرا کر پروردگار سے الحاح وزاری کے ساتھ التجا کرونگا یقین ہی کہ میری توبہ قبول ہوگی۔ یا اس نیک بندے کو اپنے تمام حالات سے آگاہ کرکے اپنے لیے دعا کرنے پر مجبور کرونگا۔ آہ مجھے اپنے معصوم بچے کو ان صعوبات سے بچانا ضرور ہی وہ بچہ جو کسی وقت مجھے " باپ" کہکر پکاریگا "

جن "ہمارے عہد و پیمان کے مطابق کسی بزرگ کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی تیرا خاتمہ ہو جائیگا "

فوسٹ - (غصہ اور نا اُمیدی سے) کیا تو بغیر بلائے آنے لگا۔ اب کسلیے آیا ہی؟ "

جن "مین تجھے مبارکباد دینے کے لیے آیا ہون کہ عنقریب تو صاحب اولاد ہوگا " جن نے یہ الفاظ اپنے معمولی لہجے مین کہے تھے۔ مگر فوسٹ کے دل پر ایک ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ برداشت نہ کرسکا اور جن سے مخاطب ہوکر کہا "تو میری مصیبت ناک حالت پر ہنستا ہی! تیرے دیکھتے ہی وہ تمام آفتین مجھے یاد آجاتی ہین جنمین مین پھنسا ہوا ہون۔ اور اسوقت مزاج مین اسقدر غصہ ہی کہ مین کہہ نہین سکتا۔ اے دوزخی! یہان سے دور ہو! چلا جا "

جن نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی۔ فوسٹ تو مغلوب الغضب ہو ہی رہا تھا۔ اسی عالم طیش مین تلوار کھینچکر اُسکی طرف بڑھا اور یہ کہکر کہ "تو مجھے بیباک بنائے دیتا ہی اس میرے حملے کو روک لے مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہی کہ یا تو تجھے واصل جہنم کردن یا خود مرجاؤن " پوری قوت سے ایک وار کیا۔ جن نے حقارت کے ساتھ تلوار چھین لی۔ اور دو ٹکڑے کرکے پھینکدی۔

جن "بیوقوف! میری قدرت سے تو واقف نہین؟ تو سمجھتا ہی کہ انسان کی طرح مین بھی ان ہتھیارون سے ڈرونگا۔ آہ! کیا خوب بات تھی۔ اگر ان آلات سے میری جان نکل سکتی "

فوسٹ - (اپنے چہرے کو ہاتھون سے ڈھانپ کر) "بیشک مین نادان محض ہون کہ تجھ سے پیچھا چھڑانے کی اُمید رکھتا ہون " اب جن فوسٹ کو غور سے دیکھنے لگا۔ اسکے چہرے سے افسردگی دور ہوگئی۔ اور نہایت مسرت سے فوسٹ کی زبون حالت کو دیکھکر اپنی فتحمندی پر نازان ہوا آخر تھوڑی دیر کے بعد جن کسی طرف چلدیا۔ اور فوسٹ وہین بیٹھا ہوا اپنے

خیالات مین مستغرق رہا اس اثنا مین ڈیوک لیپولڈ کی آمد کی خبر پہونچی - اور وہ استقبال کے لیے اُٹھا -

لیپولڈ۔ "پیارے کونٹ صاحب! مین اور میری عزیز میریا آج بن بلائے آپ کے محل مین گھس آئے ہین - مجھے اُمید ہی کہ اس ہماری بے وقت کی آمد سے آپ ناخوش نہ ہونگے - میریا لیڈی تریزا کے ساتھ ہی - اور مین آپ کی ملاقات کے لیے حاضر ہون حقیقت یہ ہی کہ اسوقت جو خوشی میرے دل مین جوش زن ہی اور مجھے انتہا سے زیادہ مسرور بنائے دیتی ہی وہ خوشخبری آپ کو سنائے بغیر رہ نہین سکتا کیونکہ مین آپکو اپنا ایک عزیز اور خاص دوست سمجھتا ہون"

فوسٹ۔ (جو اپنے غم کو دوست کے آنے سے بھولگیا تھا) "آپ کی اس نوازش کا مین نہایت ممنون ہون"

لیپولڈ۔ "ہان سُنیے! وہ دلنواز خوشی یہ ہی کہ میری بی بی حاملہ ہی"

فوسٹ۔ "تو مین آپ کو خلوص دل سے مبارکباد دیتا ہون بڑے شکر کا مقام ہی کہ آپ کو اور مجھے ایک ساتھ یہ مسرت حاصل ہوئی"

لیپولڈ۔ "مین نے گذشتہ شب کو ایک خواب دیکھا ہی کہ قریب قریب ایک ہی وقت مین لیڈی تریزا اور میریا کا وضع حمل ہوا اور آپ کے محل مین دختر اور میرے مکان مین فرزند پیدا ہوے اور ایسا معلوم ہوا کہ ایک آن واحد مین زمانہ دراز گذر گیا اور دونون نومولود بچے نہایت حسین اور مفخر خاندان نکلے ہین - اور آخر اُنھین دونون کی شادی بھی کردی گئی ہین اس بات سے بہت خوش ہون کہ والدین کا اتحاد بچون مین بھی جاری رہا"

فوسٹ۔ (جسکے دل مین اپنا بچہ جن کے حوالے کرنے کا خیال آگیا) "ہان خداوندا! مجھے اس سے زیادہ اور کسی وقت خوشی نہ ہوگی کہ آپ کا خواب صحیح نکلے"

لیپولڈ۔ "میرے لیے وہ کس خوشی کی گھڑی ہوگی کہ جب خدائے کریم مجھے لڑکا دیگا - اور جب اُسے گہوارہ خانے مین لیجائینگے مین بذات خود ایسی حفاظت و نگرانی کرونگا جسقدر کہ

ممکن ہی تاکہ کوئی بدمعاش ایسا فریب نہ کرنے پائے جیسی میرے ولادت کے دن دغابازی ہونے والی تھی"۔

فوسٹ۔ (جسکو یہ قصّہ معلوم نہ تھا) "میری سمجھ مین نہین آیا کہ آپ کیا فرما رہے ہین"۔

لیپولڈ۔ (دہ) "آپ نے شاید وہ عجیب کہانی نہین سُنی میریا سے مین نے اُسی دن بیان کیا جس روز اسکو محل مین لے گیا تھا۔ لارڈ روزنتل مجھسے کہتے تھے کہ جشن کی شب مین وٹن برگ کے چیف جج کرچ صاحب اس مقدمے کو بیان کر ہی رہے تھے کرا تنے مین رسی اور کٹار کا طلب نامہ پھینکا گیا۔ اُس وقت آپ اور مین اس کاغذ کے دستخط کرنے مین اس درجہ محو ہو گئے تھے کہ اُدھر کا خیال تک نہ کیا۔ اب وہ قصّہ کہتا ہون۔ اور بعد ازان ہم محل مین جائین گے"۔ یہ کہکر ڈیوک لیپولڈ نے گہوارہ خانے کا قصّہ تمام وکمال کہہ سُنایا۔ جس سے ناظرین واقف ہین۔ فوسٹ غور کے ساتھ سُنتا رہا۔ آخر تمام حالات سُنکر اُس کے چہرے سے خوشی ظاہر ہوئی۔ کیونکہ اُس کے دل مین ایک ایسا خیال پیدا ہوا جو آیندہ معلوم ہوگا۔ جب لیپولڈ نے قصّہ تمام کیا تو فوسٹ اُسکو ہمراہ لیکر اُس کمرے مین گیا جہان تریزا اور میریا بیٹھی باتین کر رہی تھین۔ اُس دن کا باقی حصّہ عیش و عشرت مین گذر گیا۔ مگر فوسٹ گہوارہ خانے کی سرگذشت نہ بھولا۔

اٹھارھوان باب

آئینہ خانہ

فوسٹ کے دل مین وہ جوش عشق تریزا کی نسبت باقی نہ رہا۔ جو شادی کے قبل تھا۔ گو اُسکے ساتھ پُوری محبت رکھتا تھا۔ خاص توجہ سے اُسکے اعزاز و احترام مین سرگرم تھا۔ اور ہر امر مین اُسکی رضاجوئی اور خوشی کا خواہان تھا۔ لیکن پریشان خاطری کا اثر اور جن کی تابعداری کا راز ایسا تھا کہ وہ دم بھر اطمینان اور شگفتہ دلی سے گذار نہین سکتا تھا۔ اور وہ ظالم راز بھی ایسا نہین کہ کسی سے کہکر اپنے

درد و غم سے کچھ دیر نجات پائے۔
فوسٹ کی عالیشان حویلی مین ہمیشہ جشن ہوا کرتے تھے۔ سلطنت جرمنی کے بڑے بڑے اُمرا اُسکی دوستی کو فخر و عزت سمجھتے تھے۔ اور اُن کی عورتین تریزا سے ربط پیدا کرنے کی خواہان تھین۔
فوسٹ کی دو باتین صرف لیڈی تریزا ہی کو نہین بلکہ تمام اُسکے دوستون کو حیرت مین ڈال رہی تھین پہلی یہ کہ اور اُمرا و عمائد کی طرح اسکے محل مین کوئی پادری نہین رکھا گیا تھا۔ دوسری۔ خود فوسٹ کبھی کسی عبادت گاہ مین قدم نہ رکھتا تھا۔ اُس زمانے کا ہر امیر اور ذی قدرت شخص ایک پادری کو خاص طور پر نوکر رکھتا تھا۔ فوسٹ کا ایسے نیک امر سے باز رہنا واقعی سب کے لیے تعجب خیز بات تھی میریا نے ایک دن تریزا سے نہایت نرمی کے ساتھ ذکر کیا کہ "عام لوگ اس کام کو اچھی نظر سے نہین دیکھتے ہین" اور تریزا نے اُس سے وعدہ کیا کہ فوسٹ سے اس بارے مین ضرور گفتگو کیجائے گی۔ ایک دن صبح کو فوسٹ اور لیڈی تریزا اپنی بے مثل اور شاندار حویلی کے ایک عمدہ کمرے مین بیٹھے تھے۔ جہان سے آرنا کی جاگیر کا سرسبز اور نظر فریب حصہ دکھائی دیتا تھا۔ تریزا نے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور بولی "کل اتوار کو بشپ گرجا مین وعظ کرین گے۔ آپ کو ضرور میرے ہمراہ چلنا ہوگا۔ تاکہ ہم دونون اپنے پیدا ہونے والے بچے کی بہبودی کے لیے دعا کرین"
فوسٹ۔ (جلدی سے) "تریزا! تم میریا کے ہمراہ گرجا کو جاؤ میرا آنا نہین ہوسکتا"
تریزا۔ یہ نہوگا۔ جب سے ہماری شادی ہوئی ہو اُسدن سے آج تک تمنے کبھی خداوند عالم کا شکر نہین کیا کہ اُسنے اسدرجہ ہمین اپنی رحمت سے سرفراز کیا ہو"
فوسٹ۔ "تریزا! اگر تم عبادت الٰہی کی بجاآوری مین ثابت قدم ہو تو اچھی بات ہی میرے لیے تم ہی دعا کرو"
تریزا۔ "آہ! مذہبی اُمور مین اسدرجہ بے پروائی نہ کرنا چاہیے۔ دیکھو صرف چھ مہینے قبل

کب ہمارے ملنے کی اُمید کیجا سکتی تھی - اور اب خدا نے کس طرح ہمکو ملا کر دائمی مسترت سے زندگی بسر کرنے کے قابل بنا دیا تم اُس موت سے بچے جو جج نے تمھارے لیے مقرر کر رکھی تھی - آہ! جب کبھی تمھاری مصیبتون کا خیال آتا ہی تو میرے دل کی حالت دگرگون ہو جاتی ہی - اِن تمام آفات سے خداے پاک نے تمھین بچایا - اور اُسی نے تمھارے لیے ایک ایسا دوست بھیجا جو تمھارے دولتمند اور صاحب اقتدار بننے کا باعث ٹھہرا - جیسا کہ تم اکثر مجھسے کہا کرتے ہو"

فوسٹ "خیر - تریزا یہ تمام باتین مجھے بخوبی معلوم ہین - تمھارے یاد دلانے کی ضرورت نہین"

تریزا "مین تمھین اسلیے یاد دلاتی ہون کہ یہ تمام سامان عیش جو خدا نے ہمارے لیے مہیا کیا ہی اُسکا شکر بجا لانا ہمارا اول فرض ہونا چاہیے تھا - نہ کہ اُسکے عوض یہ بے دینی عمل مین لائی جائے" یہ تقریر سُنکر فوسٹ سے ضبط کرنا محال تھا - اُسکی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح جن سے پیچھا چھڑاؤن اور خدا سے عفو تقصیر چاہون - مگر مجبور تھا - تریزا کی پُراثر تقریر سے فوسٹ کا چہرہ متغیر ہو گیا - اور وہ اُسکا ہاتھ پکڑے غور سے صورت دیکھ رہی تھی -

تریزا "یہ تو بتاؤ کہ تمھین خدا کی ہستی کا اعتقاد بھی ہی یا نہین جو آسمان و زمین کا خالق اور حاکم ہی؟"

فوسٹ - ہان بیشک مجھے اعتقاد ہی - اور مین اُس سے ڈرتا بھی ہون"

تریزا - خدا کا ہزار شکر کہ تمنے اتنا اقرار تو کیا - اچھا - آپ ڈرتے بھی ہین تو اُسکی عبادت کیون نہین کرتے؟ -

فوسٹ "خیر - تریزا مین تمھاری اِس خواہش کو ضرور پوری کرونگا - مگر آیندہ اتوار کو نہین - کسی اور دن - جبکہ مجھے کوئی دوسرا کام نہوگا - فوسٹ عذر کرنے مین گھبرایا - اور تریزا کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ بزور چھڑا کر مکان کے پیچھے والے باغ کی طرف گیا - اُسوقت اسکا دم سینے مین گھٹا جاتا تھا -

فوسٹ - (خود بخود) مین کیسا مردود ہون - وہ فرشتہ سیرت عورت (تریزا) مجھے منکر سمجھتی ہے

کیا اُس سے حقیقت حال بیان کردون کہ مین آسمانی رحمت کا مستحق نہین ؟ یہ بات تو ہو نہین سکتی۔ جب اُسنے دولت اور ثروت ملنے کا سبب بیان کیا تو مین کس قدر گھبرا گیا۔ افسوس! وہ بالکل اس بات سے بیخبر ہی کہ اس ناپاک دولت کے حاصل کرنے کے لیے مجھے خدا سے اور اُسکی رحمت سے دُور ہونا پڑا۔ ہاے مین بھی عجب راندۂ درگاہ مردود خلائق ہون" یہ کہکر غم و غصے سے ہونٹ چبانے لگا۔ اس وسیع باغ کے کنارے ایک آئینہ خانہ تھا جس مین رنگترے۔ زیتون۔ لیمون۔ چینی اور دیگر قسم کے ثمردار درخت تھے۔ اور اس آئینہ خانہ کی مصنوعی گرمی بہت سے عمدہ اور خوشنما پھولون کو شاداب و شگفتہ رکھتی تھی۔ جب فوسٹ وہان پہونچا تو اُن آئینون سے کسی عورت کی شکل محسوس ہوئی۔ وہ معاً پہچان گیا کہ وہ لیڈی تریزا کی بڑی خواص اور خواب گاہ کی محافظ ایڈا ہی۔ قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی ضروری کام مین مشغول ہی۔ فوسٹ کے آنے کی اُسے بالکل خبر نہ تھی۔ اور فوسٹ نے اُس دن تک کبھی اُس کی دلربا صورت کو غور سے نہ دیکھا تھا۔ اب اُسکا بھولا چہرہ دلکش قد بڑی بڑی آنکھین اور گلابی رخسار دیکھکر دیوانہ ہوگیا۔ یکایک ایڈا نے سر اُٹھایا تو معلوم ہوا کہ فوسٹ سرتاپا اُسکو تعجب کی نظر سے دیکھ رہا ہی۔ اُس نے اضطرابی کے ساتھ اپنی نگاہین نیچی کرلین۔ مگر ایڈا کی اس ایک نظر سے فوسٹ کے دل مین کامیابی کی اُمید بندھ گئی۔ وہ کچھ دیر تک کشمکش و پیچ مین کھڑا رہا۔ اور آخر کار آئینہ خانے مین داخل ہوا"

فوسٹ - ایڈا! یہ خوشنما پھول جو تمھارے اطراف مین ہین میری نظر مین تم سے زیادہ خوش نہین معلوم ہوتے"

ایڈا - (حجاب سے) "میرے خداوندا ——"

فوسٹ - (ایڈا کا ہاتھ پکڑ کر) یقین جانو کہ ان پھولون کی بہار تمھارے جمال جہان آرا کے مقابل کچھ نہین ہی۔ جسنے تمھین ایک نظر دیکھا یا ممکن نہین کہ پھر دوسری دفعہ

دیکھنے کی تمنا نکرے۔ اور کوئی ایسا ہی سخت دل ہوگا جو ایک ہی جگہ رہ کر تمھارے دلفریب انداز و ادا کے دام مین نہ گرفتار ہو۔"

ایڈا۔ (گھبرا کر) خداوند آپ کے الفاظ اس نیک طینت لیڈی کے ساتھ بیوفائی ثابت کرتے ہین جسکی خدمت گزاری میری عزت کا سبب ہی۔ اگر مین آپ کی تعریف کو خوشی سے قبول کر لون تو آپ میری عادات کی نسبت کیا خیال کرین گے؟۔

فوسٹ۔ (ایڈا کے ہاتھ کا بوسہ لیکر) "مین اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھونگا کیونکہ تم قابل پرستش ہو۔

ایڈا۔ "خداوند! آپ میری عصمت کا امتحان کرنا چاہتے ہین؟ اور شاید آپ کا مدعا اس امر کے دریافت کرنے کا ہو کہ آیا مین آپ کی بیگم صاحبہ کی صحبت مین رہنے کے قابل ہون یا نہین۔ مجھے چھوڑ دیجیے بندہ پرور! یہ آپکو زیبا نہین" ایڈا کی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے

فوسٹ۔ "نہین میری عزت کی قسم تم میرا مدعا غلط سمجھی ہو مین تمسے خالص محبت رکھتا ہون"

ایڈا۔ (غم انگیز لہجے مین) "کاش یہ سچ ہوتا" یہ کہکر فوسٹ کے چہرے کو دیکھنے لگی۔

فوسٹ۔ "سچ۔ اور بیشک سچ۔ تمھارے حُسن و جمال کی قسم ہین تمسے محبت رکھتا ہون اور اُمید ہی کہ تم میری محبت کو بے التفاتی کے سپرد نہ کرو گی!"

ایڈا۔ (شرم سے سر نیچے کیے ہوے) "آہ! میرے خداوند! در حقیقت میرا خیال آپکے خلاف نہین۔ اگر مین ذی شعور مآل اندیش اور اپنے ارادے پر مستقل ہوتی تو آپ سے بہ جبر اپنا ہاتھ چھڑا کر بھاگ کھڑی ہوتی۔ مگر افسوس! مین نادان ہون مجھ مین عاقبت بینی نہین۔ اور اب شاید آپ کو میرے دل کا حال معلوم ہوگیا ہوگا۔

فوسٹ۔ (ایڈا سے بغلگیر ہوکر) "تم مجھ سے محبت رکھتی ہو؟"

ایڈا۔ "ہان مین بہت دنون سے آپ پر فریفتہ ہون۔ ہاے میرے بارے مین اب آپکی کیا راے ہو گی"

فوسٹ۔ (دو چار قدم پیچھے ہٹ کر) "مجھے یقین ہی کہ تم میری زندگی کو فرحت دو گی مین جو کچھ کہتا ہون غور سے سُنو تمھین یہ تعجب ہوگا کہ باوجود تمام دنیا کی نعمتین اور راحتین

حاصل ہونے کے پھر اسکی فرحت کو میری شرکت کی کون ضرورت ہی لیکن درحقیقت یہی بات ہی۔ اسکوایڈا! (دل پر ہاتھ رکھکر) ندامت و پشیمانی شکار کر رہی ہی۔ اور ایک پوشیدہ آگ میرے تمام جسم کو جلائے دیتی ہی۔ مین لیڈی ترنزا سے محبت رکھتا ہون مگر وہ میری ہمراز ہو نہین سکتی۔ کیونکہ میرا ظالم راز اُس کے نازک دل پر زہر کا کام کریگا۔ اور اُسکی بھولی طبیعت اور سادہ مزاج کو منتشر بنا دیگا۔ اسلیے مجھے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہی جو مستقل بنکر میری واژونی قسمت کا حال سُن سکے۔ آہ! مین تنہا اُسکے بار کا متحمل نہین ہو سکتا۔ اب یہ بتاؤ ایڈا! کیا تم میری رازدار بنو گی؟ اگر ایسا ہوا تو یقین سمجھو کہ تم عمر بھر خوش و خرم رہو گی اور میری محبت تمھارے ساتھ کچھ اور طرح کی ہو گی جس مین اگرچہ بدکاری کا دھبّا رہے گا لیکن سچی مسرت اور دائمی انبساط سے عمر بسر کر سکتی ہو۔" ایڈا فوسٹ کو ایسی نظر سے دیکھنے لگی جیسے کوئی اپنے مقابل والے شخص کی فراست مین شبہہ واقع ہونے کے سبب اُس کو دیکھنے لگتا ہی اُس نے کہا۔

ایڈا۔ "میرے خداوند! آپ مجھے ڈرائے دیتے ہین۔"

فوسٹ۔ "تمنے ابھی سے ہمت ہار دی۔ اور جرأت و دلیری کو خیرباد کہا تو اس جانکاہ قصّے کو سُن نہ سکو گی جسکو اگر بغیر کسی سے کہے اور اپنا ہمدرد بنائے اسی طرح رہون تو یقین ہی کہ مین جلد مر جاؤنگا۔ کیونکہ انسان اپنے ہموم و افکار کو کسی دوست سے کہکر بہت تسلّی حاصل کر سکتا ہی۔"

ایڈا۔ "آپ اس بات کا بالکل اندیشہ نہ کیجیے کہ مین گھبراؤنگی۔ گو مین عورت ذات ہون لیکن خدا نے مجھے دلیر بنایا ہی۔ آپ امتحاناً میرے ہاتھ مین تلوار دے کر اپنے کسی دشمن کا کام تمام کرنے کے لیے فرمائیے۔ اگر مین ذرا بھی شش و پنج کرون تو جانیے کہ بزدل ہی۔"

فوسٹ کچھ دیر تک ایڈا کو تعجب سے دیکھتا رہا اور کہا۔ "ہان پیاری ایڈا تم بڑی دلیر ہو اور مین یقین کرتا ہون کہ تم میری ہمراز ہونے کے قابل ہو۔" یہ کہکر فرط محبت سے

گلے لگا لیا۔

فوسٹ "مین وہ راز یہان روز روشن مین بیان نہین کر سکتا۔ اُسکے افشا کیلئے اندھیری رات چاہیے۔ اسلیے پیاری ایڈا آج شب کے بارہ بجے تم ضرور سینٹ اسٹیفن[1] کے گرجا کے بڑے دروازے پر مجھسے ملو۔ کیا تم اسقدر جرأت کر سکو گی؟"

ایڈا۔ (استقلال سے) "آپ دیکھ لیجئے۔ بارہ بجے گرجاے اسٹیفن کے بڑے دروازے پر نا؟ ہان مین ضرور وہان موجود ہونگی"

فوسٹ "تو پھر خدا حافظ سدھارو"

ایڈا "تمھارا بھی خدا حافظ" دونون ایک دوسرے سے گلے ملکر رخصت ہوے۔

انیسوان باب (۱۹)

راز مخفی

رات اندھیری اور ہوا اور طوفانی ہی۔ باد تند قلعہ کی دیوارون کے اطراف چکر کھاتی ہوئی دیانہ کے کوچون مین ایک مہیب آواز پیدا کر رہی ہی۔ ہر طرف سناٹا سنسان ہو کا عالم ہی۔ آسمان پر ابر سیاہ تیزی سے دوڑ رہا ہی۔ چاند اور تارے اپنے روشن چہرون کو ابر کی تاریکی مین چھپائے ہوے ہین۔ قلعہ کے قوی ہیکل درخت اپنے مغرور سرون کو طوفان کے سامنے خم کیئے ہوے خوف کے مارے اپنی پُرزور شاخین ادھر اُدھر ہلا رہے ہین۔ تیز ہوا کے جھونکے کانپتی ہوئی ڈالیون اور پتون سے ایک ہیبت ناک آواز پیدا کر رہے ہین۔ گرجاے سینٹ اسٹیفن کے اطراف وجوانب کا حصہ بہت دُور تک جاندار مخلوق سے خالی ہی۔ وہ مستحکم عمارت اندھیری شب مین ایسی نظر آتی ہی کہ گویا تمام وکمال سنگ سیاہ سے

[1] سینٹ اسٹیفن کا گرجا شہر دیانا کی عظیم الشان عیسائی عبادت گاہ ہی۔ اسکے نیچے ایک تہ خانہ ہی جس مین مردے پھینکے جاتے تھے۔ اور آجکل بھی شاہی خاندان کا مدفن وہی مقرر ہی۔ اس گرجا کے گھنٹے کا وزن اٹھارہ ٹن کا ہی ۱۲ منہ

تعمیر ہوئی ہی مینار کی پانسو قدم کی بلندی سے اس گھنگھور گھٹا نے بہت حصہ چھپا لیا ہی - ابھی آدھی رات مین چند لحظے کم ہین - ایک عورت سیاہ پوشاک پہنے ہوے گرجا کے بڑے دروازے پر کھڑی ہی - اسی وقت ایک مرد بھی دوشالہ اوڑھے وہین آپہونچا -

مرد "ایڈا"!

عورت "فوسٹ! تم ہو؟"

فوسٹ "اُوہ! تم بڑی دلیر عورت ہو - کیا اندھیرے سے تم گھبراتی ہو؟ اور کیا اس طوفان کی ہولناک آواز تمھارے نازک کانون کو مہیب معلوم ہوتی ہی؟"

ایڈا "اگر ایسا ہوتا تو مین یہان ٹھہر ناکب گوارا کرتی؟"

فوسٹ "ٹھیک! تم بیشک میری محبت کے قابل ہو - آہ! تمھاری محبت مجھے دیوانہ بنائے دیتی ہی - اچھا میرے ہمراہ چلوگی؟ جہان کہین مین لے جاؤن"

ایڈا "اسی لیے تو مین آئی ہوئی ہون - مجھے تمھاری خالص محبت پر پورا بھروسا ہی جہان چاہو لے چلو!"

فوسٹ گرجا کی پیچھے والی سرا کی طرف گیا - ایڈا بھی عقب مین تھی - وہ ایک چھوٹے سے دروازے کے پاس ٹھہر کر اندیشہ کرتا رہا - آخر تھوڑی دیر کے بعد اُسے کھولا - دونون نے اندر پہونچکر دروازہ بند کر لیا - اور ایک تنگ راستے سے گذرنے لگے اُسکے آخر مین بھی ایک اور دروازہ تھا فوسٹ نے کھول کر ایڈا کا ہاتھ پکڑا اور کہا دیکھو! یہان سے پتھر کا زینہ شروع ہوتا ہی - یہ کہکر دروازہ بند کیا اور ایک شمع اپنی جیب سے نکال کر روشن کر لی - ایڈا کو مطلق خبر نہوئی کہ شمع کس ذریعے سے روشن کی گئی - اُسکی دھیمی روشنی مین اُس مقام کی وحشت انگیز حالت کچھ کچھ نظر آرہی تھی - ہوا مین انتہا کی عفونت تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آدمیون کے سڑے ہوے اجسام کی بو ہی -

فوسٹ نے نیچے ایک غار کی سیڑھیون کی طرف شمع دکھلا کر "ایڈا تم میرے ساتھ اس زیرین غار مین!"

اُتر سکوگی؟" ایڈا ایک لمحہ متردد اور سکوت کے عالم مین کھڑی رہی اور بعدہ چونک کر کہا "تم جہان چاہتے ہوبین آنے کو مستعد ہون"

فوسٹ۔ (فکر اور غصے سے) "ایڈا! تم کو کچھ اندیشہ ہے"

ایڈا "میرے اس ایک نادانستہ قصور کو معاف کرو۔ وہ ساعت گذر گئی یقین ہے کہ پھر مجھسے ایسی حرکت نہ ہوگی۔ دیکھو میری آواز سے کوئی گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔ یا خوف کے سبب میرا بدن کانپ رہا ہے؟"

فوسٹ "نہین تمھاری آواز ہمیشہ کی طرح خوش الحان ہے۔ ایڈا مین تمھارا دیوانہ ہون میرے ساتھ آؤ" دونون آہستہ آہستہ زینے کی راہ سے اُترنے لگے۔ شمع کی روشنی سے صرف اندھیرے کی وحشت دوچند ہو کر دکھائی دیتی تھی۔ جب بہت نیچے اُتر گئے تو عفونت اور زیادہ ہوئی۔ آخر کار وہ ایک تنگ برآمدے مین پہونچے اور وہان سے سیدھی جانب پھر کر ایک اور زینے کے قریب آئے۔ بدبو یہان بہت زیادہ تھی۔

فوسٹ "یہ جگہ نہایت بلاخیز اور وحشت انگیز ہے۔ ایڈا"

ایڈا "کیون؟ اگر ہم چاہین تو باہر چلے جا سکتے ہین۔ ڈرنے کی کون بات ہے؟"

فوسٹ۔ ہان اگر تم چاہتی ہو تو واپس جاؤ"

ایڈا "نہین جب تک تم وہ راز نہ کہو مین کیسے جاؤنگی؟"

فوسٹ "بہت خوب۔ تم سُنوگی؟" اب وہ دونون زینے سے نیچے اُترے اور چند قدم طے کر کے ایک وسیع اور مربع تہ خانے مین پہونچے۔ فوسٹ نے ایڈا کو مخاطب کر کے کہا۔ "فوسٹ۔ اب ایڈا! کیا میرے ساتھ آگے بڑھنے کی ہمت رکھتی ہو یا واپس جاؤگی؟۔ اگر واپسی کا قصد ہے تو بیشک جاؤ۔ لیکن مین نے جو افشائے [illegible] کہا تھا اسکو [illegible] بھول جانا ہوگا۔

ایڈا [illegible] شوق [illegible] تمھارے کل حالات [illegible] واقف [illegible] حاصل [illegible]

[illegible]

نکلے تھے کہ فوسٹ کو کسی قسم کا شبہہ باقی نہ رہا۔

فوسٹ "دیکھو اس جگہ کو اچھی طرح دیکھ لو۔اُس راز کا افشا یہین ہو سکتا ہی" یہ کہکر فوسٹ نے شمع نیچے کی۔تاکہ ایڈا اس ہولناک مقام کو غور سے دیکھے اُس سنگی سطح زمین پر بیشمار لاشین بے کفن اور وحشت پیدا کرنے والی حیثیت سے پڑی ہوئی تھین وہ سینٹ اسٹیفن کے گرجا کا تہ خانہ تھا جس مین مردے پھینکے جاتے تھے لاشین بوسیدہ تو نہ تھین مگر سوکھ گئی تھین کہین ایک مردہ پڑا ہی جسکا سر اور ہاتھ الگ ہو گئے ہین۔کہین کسی لاش سے پانون جُدا ہو گئے ہین۔اور سیکڑون لاشین بے سر پڑی ہین۔غرض وہ ایسی جگہ تھی کہ ہر شخص گو وہ کیسا ہی دلیر کیون نہو اُسکو دیکھکر خوف سے تھرتھرانے لگتا۔اس دائمی خواب کے عالم مین بھی تمام مُردے زندہ نظر آتے تھے۔

فوسٹ تھوڑی دیر خاموش کھڑا رہا جب ایڈا اس جگہ کو بخوبی دیکھ چکی تو پوچھا "اب تم گھبراتی ہو کہ نہین؟"

ایڈا نے جرأت سے "نہین مین مُردون کی بہ نسبت زندون سے زیادہ ڈرتی ہون"

فوسٹ "اچھا۔تو اس پتھر پر بیٹھو۔مین تمسے وہ راز بیان کرتا ہون جو میرے سینہ کو بیکار رہا ہی۔تم کہتی ہو کہ تمھین میرے ساتھ محبت بلکہ عشق ہی۔جب میری مصیبت کا حال سُنوگی تو غالبًا سمجھ جاؤگی کہ مجھے کسی تسلی دینے والے کی کس قدر ضرورت ہی۔ تمھاری دلیری اور ثابت قدمی دیکھا مجھے یقین ہو گیا کہ تم سے زیادہ اُس کام کے لیے کوئی بہتر نہین۔اپنے یہان تک لانے کا سبب پہلے سُن لو۔وہ راز جو ابھی تم سے کہنے والا ہون ایسا ہی کہ سخت سے سخت دل آدمی بھی سُنکر گھبرا جائے گا۔اور ممکن ہی کہ سماعت کی تاب نہ لاسکے۔اس لیے مین تمھاری ثابت قدمی اور جرائت کا امتحان کرنے کے لیے یہان لایا کہ ان مُردون کے دیکھنے سے خائف ہوتی ہو یا نہین تم اس امتحان مین پوری اُترین۔ یہ بھی کہے دیتا ہون کہ میرا راز در وتن مین کہا نہین جا سکتا اور شب کے وقت

بھی کھلی جگہہ پر اُسکا ذکر مناسب نہین - تاکہ کوئی تیسرا بندۂ خدا اُسکو نہ سنے - یہ تہ خانہ جہان مُردون کے انبار لگے ہین - اور جسکے دیکھنے سے موت کا گھر معلوم ہوتا ہی اور جس مین بوسیدہ اجسام نہایت پراگندگی سے پڑے ہین - یہی جگہ اس راز کے افشا کے لیے ٹھیک ہی"

ایڈا - (استقلال سے) "مین سننے کے لیے تیار ہون تم بے تردد بیان کرو" فوسٹ نے شمع نیچے رکھدی - اور ایڈا کا بوسہ لیکر کہا "پیاری ایڈا تم یہان قسم کھاؤ کہ جو کچھ مین کہونگا سوا میرے کسی اور کے روبرو بھولے سے اُسکا ذکر نہ کروگی - کوئی شخص اگر مرتے دم بھی تم سے پوچھے تو اس راز کے متعلق ہرگز ہرگز کچھ نہ کہنا - اور اس بات پر بھی قسم کھانا چاہیے کہ تم ہمیشہ میرے ساتھ خالص دل سے محبت رکھوگی - غمگین اور اداس حالت مین اپنی پیاری میٹھی آواز سے میرے رنجور دل کو خوش کرتی رہوگی"

ایڈا "پیارے فوسٹ! مین قسم کھاتی ہون کہ اگر میری جان پر بھی بنجائے تو اس راز کو افشا نہ کرون - اور تم سے ہمیشہ کے لیے محبت رکھنے کے بارے مین مین کچھ نہین کہہ سکتی - خدا ہی خوب جانتا ہی کہ مین کسقدر دلی جوش سے تمھین پیار کرتی ہون جو راز تم مجھ سے بیان کرنا چاہتے ہو اگر اُس کے ذریعہ سے مجھے یہ بھی معلوم ہو جائے کہ تم بڑے قاتل اور بے ایمان ہو - اور یہ ہاتھ جسکو مین پکڑے ہون کسی بے گناہ کے خون مین آلودہ ہوا ہی - تب بھی یقیناً میری محبت کچھ کم نہوگی - مین ایسی قوی ہمت ہون کہ کوئی منفعت بخش چیز سے خواہ وہ کیسی ہی دشوار کیون نہو دست بردار ہونا پسند نہین کرتی - صرف تمھاری اُلفت مین مین ایک عاجز اور غریب عورت معلوم ہوتی ہون - تم بے تامل مجھے اپنا محرم راز بنادو"

فوسٹ - (تھوڑے سکوت کے بعد آہستہ سے) "سُنو! تم سے پوری کیفیت بیان کرتا ہون صرف چند مہینے قبل مین ایک غریب طالب علم بیکس وبے زر تھا قید کی مصیبت تریزا کا عشق اور تمنائے وصال میرا کام تمام کیے دیتی تھی اُس وقت مجھے اپنے ایذا دہندون سے انتقام لینے کی بیحد آرزو تھی - کیونکہ

خود لارڈ روزنتل میری اِن مصائب کا باعث ہوا تھا ——"

ایڈا۔ تعجب سے "کیا لارڈ روزنتل؟"

فوسٹ "ہاں وہی مغرور لارڈ جو نہیں چاہتا تھا کہ میں اُسکی بیٹی کا مالک بنوں۔ مگر یہ بات ابتک تریزا سے نہیں کہی۔ کیونکہ مجھے یہ گوارا نہ تھا کہ ایسی دل دُکھانے والی بات کہکر اُسے رنجیدہ کروں۔ اس صورت میں مجھے اپنی جان بچانا عشق میں کامیاب ہونا۔ مخالفوں سے خاطر خواہ انتقام لینا ضرور تھا۔ آہ۔ ایڈا کیا یہ کوئی تعجب کی بات ہے کہ میں نے عین غم وغصہ کے عالم میں اِدھر سولی اور موت اور اُدھر حیات اور حشمت دیکھکر تاریکی چھوڑ کر تجلی کو قبول کیا۔ اور اپنے جسم و روح کو شیطان کے سپرد کر دیا"

ایڈا۔ (کانپتی ہوئی) "نہیں نہیں۔ فوسٹ آہ یہ کبھی نہ ہوا ہوگا"

فوسٹ۔ (غمگین لہجے میں) "کیا تم ابھی سے میری تحقیر کرتی ہو؟"

ایڈا۔ "نہیں میں قسم کھا چکی ہوں کہ تم چاہے جیسے ہی کیوں نہو۔ میں تم سے باز نہ آؤنگی اور اگر قسم بھی نہ کھائی ہوتی تو میرا دل تم سے کبھی نہ پھرتا"

فوسٹ "میری بدگمانی کو معاف کرو۔ اب تم سمجھ سکتی ہو کہ کیوں آتش غم میرے جگر کو جلا رہی ہے۔ اور مجھے کسی تسلّی دینے والے کی ضرورت کیلیے لاحق ہوئی۔ افسوس اگر میں گذشتہ واقعات کو لوٹا سکوں۔ اُسی تاریک قیدخانے میں پھر جا رہوں اور پھانسی پانے کا انتظار کروں۔ اُسوقت البتہ ممکن ہے کہ شیطان سے جو عہد کیا گیا ہے توڑ دوں جب یہ سب محالات سے ہے تو اُسکے دام تزویر سے رہائی پانا بھی ناممکن ہے۔ چوبیس سال تک شیطان لعین میرا غلام اور تابع فرمان رہے گا اور اس مدت کے بعد ابد تک میں اُسکا ہو جاؤنگا۔ یہی میرا راز مخفی ہے"

ایڈا۔ "تم بہت بڑے دلیر اور جوانمرد ہو۔ [illegible] کے مصوف [illegible] کر گئے آفرین ہے تمھاری ہمت [illegible] [illegible]

قصے کے متعلق کچھ اور کہنا باقی ہے۔ جن کے ساتھ میری یہ بھی شرط تھی کہ مین نہ کسی عبادتگاہ مین جاؤن نہ کسی پرہیزگار عابد وصالح کی صحبت اختیار کرون۔ تریزا سے شادی کرنے کے لیے گرجا مین جانا ضرور ہوا اور اُس ایک وقت کے جانے کے لیے نہایت سنگین اور خوفناک کام کی ادائی کا اقرار جن سے کر چکا ہون۔ وہ یہ کہ اپنے پہلے لڑکے کو اُسکے حوالے کر دون"

ایڈا "بڑی وحشت ناک تدبیر کی گئی"

فوسٹ "بیشک وحشت ناک۔ اسلیے۔ ایڈا تم خدا سے التجا کرو کہ وہ بچہ جو تریزا کے پیٹ مین ہے لڑکی ہو۔ لڑکا نہ ہو۔ کیونکہ شیطان نے صرف لڑکے کی شرط کی تھی۔ ہاے مین دعا بھی نہین کر سکتا"

ایڈا "مین ضرور صبح وشام دعا کرونگی"

فوسٹ "میرے لیے بھی دعا کر۔ حالانکہ مین جانتا ہون کہ میرے حق مین دعا کچھ مفید اور سودمند نہوگی اب ہمین یہان سے پلٹنا چاہیے۔ تم میرے دلی راز سے واقف ہوگئین یقین ہے کہ اس امر کے سبب میرے ساتھ کچھ انکار نہ رکھوگی۔

ایڈا "نہین۔ مجھسے ہرگز ایسی اُمید نہ رکھو۔ مین ہمیشہ تمھاری اُلفت اور غمگساری کو اپنا فرض سمجھونگی" دونون گلے ملکر اس ہیبت ناک مقام سے واپس ہوے"

بیسوان باب

برادر

اب گذشتہ باب کے واقعات سے تین مہینے گذر گئے ہین۔ ایک نوجوان جس کے میلے کچیلے کپڑون سے افلاس ظاہر ہوتا تھا۔ اور اُس کی گردآلود پوشاک اور ہاتھ پانون سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت بڑی مسافت طے کیے آرہا ہے محل آردنا کے قریب آ پہونچا۔ اُسکا چہرہ خوبصورت تھا۔ مگر آفت زدہ۔ فاقہ کشی اور مستکرانہ حالت کے سبب سے اُس کی کالی کالی آنکھون کی تجلی مین

کچھ فرق نہ آیا تھا۔ شام کا وقت تھا جب وہ تھکا ماندہ مسافر محل آردنا کے کٹہرے کی ایک کھڑکی کھول کر باغ مین داخل ہوا۔

مسافر۔ (دل مین) اس مقام تک پہونچنے کے لیے تینس میل طے کرنا پڑا تینس طولانی میل! وہ بھی اس تکلیف وزحمت کے ساتھ کہ سوا اُس ٹھنڈے پانی کے جو سڑک کے نالون سے بہتا ہی کھانے کو کچھ نہین۔ مگر ہمت نے میرا ساتھ نہ چھوڑا۔ اور میری دلی جرأت ہمیشہ میری مددگار رہی۔ یہ اُمید مجھے اُبھار رہی تھی کہ اس محل مین پہونچنے پر اُن تمام تکالیف کا بدلہ ہو جائیگا۔ اور رنج فاقہ کشی سے نجات ملیگی۔ افسوس! اگر میری محنتانہ کوششون سے روٹی مل سکتی تو قبل اسکے کہ کسی کی مدد چاہون۔ جان دیدینے پر مستعد اور آمادہ ہو جاتا۔ گو وہ مدد میری بہن ہی کی کیون نہو۔ مجھے معلوم ہی کہ وہ ایک نخوت پسند بیباک عورت ہی۔ اور نہایت حریص اور بلند خیال ہی تاہم وہ اپنے بھائی کو دیکھکر برادرانہ محبت کے جوش کو روک نہ سکیگی۔ ہان وہ مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوگی۔ اگر فوسٹ نے اپنے ہم مکتب کو دل سے فراموش کر دیا ہو تو کچھ مضایقہ نہین۔ میری بہن بذات خود مجھے پرورش کرنے کی قدرت رکھتی ہی۔ افسوس میری غریب مان! صرف چند ہفتے گذرے کہ مین نے تیری آنکھین بند کین تین ہی ہفتے گذرے کہ مین تجھے دائمی مکان مین چھوڑ آیا۔ اور تیری تجہیز وتکفین کے لیے اپنی کل جائداد بیچ ڈالی۔ ہاے مین نے اس قبر پر کس قدر گریہ وزاری کی۔ اے مادر مہربان! اگر مُردون کو اتنی قدرت حاصل ہی کہ زمین پر اُن لوگون کی حالت دیکھ سکتے ہین جنھین وہ پیار کرتے تھے تو اپنے بیٹے کی موجودہ حالت دیکھکر تجھے کسقدر رنج والم ہوگا۔ میری غربت اور میرا افلاس کاہلی عیاشی یا فضول خرچی کی وجہ سے نہین بلکہ اُسکا سبب میری بدنصیبی اور کم قسمتی ہی۔ اگرچہ مین ایک فلک زدہ مفلس اور غریب ہون۔ لیکن خدا کا شکر ہی کہ میرے نام پر کوئی بدنامی کا داغ نہین لگا۔ اور اسی ایک بات سے مین دنیا مین سُرخ رو ہون۔

ایسے ہی خیالون مین وہ غریب مسافر محل کی طرف بڑھتا جاتا تھا شب کی اندھیری

چوطرفہ غالب آگئی تھی مگر اس عالیشان حویلی کے دریچون سے پڑنے والی روشنی اسکی رہنمائی کے لیے کافی تھی۔ آخرکار مسافر ایک کٹہرے کے قریب پہونچا جو حویلی اور باغ کے درمیان مین تھا۔ اور جسکے پاس سے وہ جا رہا تھا۔ اتنے مین ایک کھڑکی نظر آئی جو مقفل نہتھی

مسافر۔ (باغ مین پہونچکر) یہ نہایت نیک فال ہی کہ کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ خدا کرے میری بہن میرے آنے سے خوش ہو۔ اگر اُسکے دل مین بھی مان کی محبت ویسی ہی ہو جیسی مجھے تھی تو خبر مرگ سنکر وہ کیونکر مغموم نہوگی۔ آہ! ایسی مان ہمیشہ کے لیے ہمسے جدا ہوگئی۔ اسی خیال مین محو ہوکر وہ جا رہا تھا کہ یکایک محل سے سو گز کے فاصلے پر اُسکی بائین جانب روشنی نظر آئی سمجھا کہ روشنی باورچی خانے سے آتی ہی۔ یہ سوچکر اُس طرف بڑھا کہ وہان پہونچکر اپنی بہن کا حال دریافت کرون۔ روشنی ایک گنبد کے دریچے سے پڑ رہی تھی۔ اور گنبد محل سے کچھ دور ہٹکر ایک چھوٹے سے تالاب کے قریب بنایا گیا تھا۔ دروازہ کھلا ہونے سے مسافر بے رُوک ٹوک اندر جانے لگا۔ مگر چوکھٹ پر قدم رکھتے ہی خیال آیا کہ اگر صاحب خانہ اندر ہوا تو میرا بے دھڑک وہان جانا اچھا نہین ہی۔ لہذا وہ تھوڑی دیر اندیشہ اور تردد مین کھڑا رہا۔

مسافر۔ (دل مین) دو مین اُس محل مین بھی اس پریشان حالی سے جا نہین سکتا۔ کیا عجب کہ میری مغرور بہن مجھ ایسے خستہ حال کی قرابت سے انکار کرے۔ بھوک اور رستہ کی تکان میرا الگ دم فنا کیے دیتی ہی۔ (کسیقدر تامل کے بعد) ہان یہین دریافت کر لینا مناسب ہی۔" یہ کہکر زینے کی راہ سے برآمدے مین پہونچا۔ وہان ایک ہی دروازہ تھا جو اندر سے بند نظر آیا۔ وہ اسکو کھٹکھٹانے والا ہی تھا کہ اندر سے کسی کی بات چیت کی آواز آئی جس سے مسافر بخوبی واقف تھا۔ وہ وہین کھڑا ہوکر چپکا سننے لگا۔

فوسٹ (دو) تو تم مجھسے کون سی تدبیر کرنے کے لیے کہتی ہو۔ ایڈا!"

مسافر۔ (دل مین) "فوسٹ اور ایڈا یہان ہین"

ایڈا۔ (فوسٹ سے) "میرے پیارے شوہر! مجھے اس شرمندگی اور ندامت سے بچاؤ"

فوسٹ دو کسطرح؟ اگر تمنے کوئی تجویز دل مین سوچ رکھی ہی تو بتاؤ۔ تھین میرے تمول اور میری قدرت کا حال تو اچھی طرح معلوم ہی۔ پھر بتاؤ کس طریق سے اس بارے مین تمھاری مدد کرون"

ایڈا دو کسی صورت سے میری عزت بچاؤ۔ مجھے اسوقت کوئی تدبیر نہین سوجھتی ہی"

فوسٹ دو پیاری ایڈا! صرف دو صورتین ہین جنسے تم اپنی عزت کو بحال رکھ سکتی ہو۔ پہلی یہ کہ تم یہان سے کہین دور جا کر بود و باش اختیار کرو دوسری ہین کسی نوجوان شخص سے تمھاری شادی کر دون"

ایڈا دو یہی ترکیب میرے لیے مناسب ہی۔ بیشک شہر دیانا مین بہت سے عالی خاندان لوگ ایسے ملین گے جو کاہلی سے غریب ہو گئے ہون۔ ممکن ہی کہ وہ میرے جہیز اور روپیہ کی طمع مین مجھسے شادی کر لینے پر رضامند ہو جائین۔ مگر تم مجھے بھول نہ جانا! فوسٹ!"

فوسٹ دو یہ تمھارے کہنے کی بات ہی؟ مین ہر گز نہ بھولونگا۔ بلکہ دو ہی مہینے مین تمھاری مدد کی مجھے ضرورت ہی۔ جسکی تجویز ہم پہلے ہی کر چکے ہین۔ اگر ایسا اتفاق ہو کہ دونون واقعات ایک ہی وقت ظہور مین ائین تو" .... اس فقرے کے باقی الفاظ مسافر سن نہ سکا جب اُس دردمند کو پہلی دفعہ یہ معلوم ہوا کہ فوسٹ اور ایڈا ایک جگہ مین تو اُسکے دل پر بوجہ خیالات چند در چند تعجب غم اور غصہ کا اثر ظاہر ہونے لگا جب اُنکی باہمی تقریر سُنی گئی تو اُنکی ناجائز محبت کا پورا یقین ہو گیا۔ اُسکے دل پر ایک کاری تیر لگا خصوصاً ایڈا کے الفاظ سُنکر اُسکا تمام بدن عرق آلود ہو گیا۔ اور قریب تھا کہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ لیکن پھر اپنے حواس جمع کیے اور نہایت غور و تعمق سے سُننے لگا۔

فوسٹ دو ہان تم اپنی حالت کو اسوقت تک چھپا سکوگی۔ اور تمھاری شادی کے متعلق جو تمنا تھا اب یاد آیا کہ ایک معزز شخص ظاہر ... نام جو ... ... فوسٹ نے یہ فقرہ

ابھی پورا نہ [illegible]

تمام کھولکر اُن بدکارون کے سرون پر جا پہونچا۔

ایڈا۔ دکورچ پر سے جلدی کے ساتھ نیچے کودکر "میرا بھائی!"

فوسٹ۔ دکورچ سے اُٹھکر تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر "آٹو!"

اکیسوان باب ۲۱

گنبد

ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ ہماری غرض ان تین اشخاص کی حالت جنکے بیان سے ہم نے گذشتہ باب ختم کیا ہی لکھنے سے کیا تھی۔ فوسٹ کے روبرو ایک ایسا نوجوان کھڑا تھا جو کسی زمانے مین اسکا ہم سبق تھا۔ اور اب اُسکی بہن کی وجہ سے اُسکے نام پر داغ لگ گیا تھا جب ایڈا نے اپنے بھائی کے زرد اور غضب ناک چہرے کو دیکھا۔ تو انفعال و شرم سے اُسکے تمام عضو کانپنے لگے۔ اور آٹو اسی خیال مین کھڑا تھا کہ افسوس! میری بہن وہ بہن جسکے ساتھ مجھے انتہا کی محبت تھی ہمیشہ کے لیے اپنے تمام خاندان کی رسوائی و ذلت کا باعث ہوئی۔

آٹو۔ (اپنے دیدۂ پُر نم سے ایڈا کو دیکھکر) "ہاے! اے بہن! مین نے کیا سُنا؟ مین وٹن برگ سے اس شہر تک اپنے ناطاقت جسم کو اس اُمید پر کھینچتا ہوا لے آیا۔ کہ اپنی عزیز بہن سے ملون اور اُسے گلے لگاؤن۔ افلاس۔ آفت۔ بھوک پیاس غرض بےحساب تکلیفین سہین اور ان تکلیفون مین دل کو خوش کرے اور ہمت کو قوی کرنے والا یہی ایک خیال تھا کہ تو مجھے خوشی سے لیگی۔ آہ! اسی خیال نے مجھے اب تک زندہ رکھا۔ ورنہ مین غریبی اور بیکسی کے ہاتھون کبھی کا شہر خموشان آباد کرچکا ہوتا افسوس! جب کبھی رات کے وقت مین کسی کسان سے کچھ غذا یا سردی سے سر چھپانے کے لیے جگہ طلب کرتا تھا اور وہ جھڑک کر مجھے ٹکا سا جواب دیتا تھا تو مین خلاونداکریم کا

شکر ادا کرتا تھا کہ میری عزیز بہن اِن صعوبات اور اِن تکالیف سے محفوظ ہی۔ جب مین سفر مین بھوک سے عاجز ہو کر کسی چرواہے سے ایک سوکھی روٹی کے ٹکڑے کا سوال کرتا تھا اور وہ اس بے رحمی سے میری طرف پھینکتا تھا جیسے کوئی کتے کی جانب پھینکتا ہی تو مجھے یہ خیال آتا تھا کہ میری بہن فضل خدا سے مرفہ الحال ہی۔ بلکہ دوسرے کو روٹی دینے کی بھی قدرت رکھتی ہی۔ غرض تمام مصائب اور تمام آفات مین مجھے اس خیال سے تسلی ہوتی رہی کہ تو معزز لوگون کے ساتھ ہی۔ اور وہ تجھ ایسی یتیم لڑکی کو ہمیشہ عزت کے ساتھ امن دینگے۔

ایڈا۔ "مین یتیم تو بیشک ہون۔ مگر میری مان!" (آنسو بہاتی ہوئی)

آٹو۔ "تیری مان! (غم انگیز لہجے مین) وہ مان جو اگرچہ غریب تھی۔ لیکن اپنے بچون کو ایک بیش بہا پونجی سمجھتی تھی۔ وہ مان جو اُن بچون کے نیک چال چلن کو دنیا کے تمام جواہرات سے بہتر اور عمدہ جانتی تھی۔ وہ مان۔ افسوس!——"

ایڈا۔ (اضطراب سے) "بتاؤ میری مان کیسی ہی؟"

آٹو۔ "وہ دنیا سے رخصت ہوئی۔ خدا کا شکر ہی کہ اب وہ اس زمین پر زندہ نہین رہی جو اُسکی بیٹی کی بدکاری کا سین ہی۔"

ایڈا۔ (فرط غم سے چیخ کر) "میری مان! ہاے میری پیاری مان! تو چل بسی؟"

آٹو۔ "اُٹھ ایڈا! تجھے صرف خدا کے روبرو عاجزی و فروتنی سے سر جھکانا چاہیے تاکہ تیرے گناہ بخشے جائین۔" یہ کہکر ایڈا کو اُٹھا کر کوچ پر بٹھلایا۔ اور فوسٹ سے مخاطب ہوکے کہا "صاحب! یا۔ حضور! مین جانتا ہون آپ نے بہت بڑی عظمت و بزرگی پیدا کی ہی۔ مگر آپ کی خصلت مین نہایت کمینہ پن ہی۔ مجھے آپ ہی سے کام ہی!"

فوسٹ۔ "میرے قدیم دوست آٹو! جو شدنی تھا گذر گیا۔ اُسکا خیال دل سے نکالدو لیکن آیندہ پیش آنے والے اُمور کی درستی البتہ ہو سکتی ہی۔"

آلٹو۔ (حقارت اور برہمی سے) درستی! کیا آپ سمجھتے ہین کہ دنیا کی تمام متاع و دولت اس بدبخت لڑکی (ایڈا کو دکھلاکر) کی گئی ہوئی عزت کو پھر لا سکتی ہی؟ - آپ سمجھتے ہین کہ کُل روے زمین کے جواہرات کی چمک دمک عورت کی عصمت پر فوق حاصل کر سکتی ہی؟ نہین حضور! نہایت چمکدار اور درخشان ہیرے کی تاب بھی اُس گھر سے مین اپنی چمک نہین دکھلا سکتی - جہان کسی وقت عصمت کی تجلی جلوہ فرما تھی - یہ سچ ہی کہ مین ایک مفلس غریب اور فاقہ کش ہون - لیکن وہ تمام دولت جو آپ مجھکو دے سکین گے - میرے دل کو خوش کرنے پر کامیاب نہو گی - میری عزت جو غریبی مین تھی - وہ اس ننگ خاندان کے سبب سے جاتی رہی - جو اپنی حیا و شرم کو پوشیدہ رکھنے کے لیے ابھی آپ سے کچھ تجویز کر رہی تھی -

فوسٹ دوم آلٹو! تیری زبان سے ناشائستہ الفاظ نکلتے ہین جو غور کرنے سے تجھے خود معلوم ہو نگے

آلٹو۔ (نہایت جوش و خروش سے) اُن واقعات کو جو ابھی اتفاقاً میرے گوش زد ہوے ہین اگر اپنی تمام دماغی قوت کو جمع کر کے سوچون تاہم مجھے یقین نہین آتا کہ میری راے بدل سکے!! آپ تصور کرتے ہونگے کہ ایک ذی جاہ صاحب شوکت امیر کا جیسے کہ آپ ہین اپنی بی بی کی ایک غریب اور عاجز خادمہ کو بے حرمت کرنا چندان قابل گرفت اور بیجا بات نہین ہی - صرف یہ بھی ایک دلگی تھی جسکی تلافی ہمارے مال و دولت سے بخوبی ہو سکتی ہی - اور شاید یہ بھی سمجھتے ہونگے کہ بہن کی عزت ریزی کے سبب سے میری تعظیم و توقیر کرنے سے مین خوش ہونگا آہ نہین - یہ انھین بھائیون کو شایان ہی جن کے اطوار آپ کی طرح کمینہ اور ذلیل ہین - خداوند! یقین جانیے کہ آلٹو اُس خاک سے نہین بنا ہی - سرکار! مین کس لیے آپ سے بحث کرتا کھڑا رہون کیا آپ مجھے اس عزت ریزی کا بدلہ حاصل کرنے کی اجازت دینگے؟ -

فوسٹ دوم ہان - بیشک - تو جو چاہتا ہی مانگ!!

آلٹو - وہ مین اسوقت یہی چاہتا ہون کہ ایک پیالہ شراب انگوری کا مجھے دیا جاے تاکہ سفر کی ماندگی دور ہو - اور واحدہ ایک تلوار میرے ہاتھ مین دیجیے اور دیکھیے کہ خدا اسی کو فتحیاب

کریگا جو راستی پر ہی"

فوسٹ۔(بے پروائی سے مسکراتا ہوا) "بیہودہ لڑکے! مجھسے کیا چاہتا ہی؟ تو ناتوان اور نحیف الجثہ ہی۔ اور تیری جان میرے اختیار مین ہی۔ مین قاتل ٹھہرونگا"

آٹو۔"لڑائی کا دارومدار کچھ قوی تنی ہی پر موقوف نہین ہی۔ آپ کیا صادق الاقرار نہین ہین؟ ابھی آپ نے وعدہ کیا تھا کہ "تو جو کچھ طلب کرے دونگا" یہ فقرے آٹو نے نہایت سختی سے کہے۔

فوسٹ۔(حقارت کے ساتھ ہنسکر) "اگر مین مرجاؤن تو تیری بہن کا کیا حشر ہوگا"

آٹو۔(اپنا ہاتھ پیشانی پر مار کر) "ہان مین بھول گیا تھا۔ اے دغاباز میرا اگر مین تجھے قتل کردون تو ایک بچے کو جو ابھی دنیا مین نہین آیا ہی یتیم بنا دونگا۔ لیکن اگر تجھے اسی طرح چھوڑدون تو دنیا مجھے نامرد تصور کریگی۔ اور مین حقیر نگاہون سے دیکھا جاؤنگا"

فوسٹ۔(ایڈا کی طرف دیکھکر۔ جو اپنے آنسو پونچھ کے پھر مستقل ہو گئی تھی) "مین نے تیری بہن کی حرمت کو ضرر پہونچایا۔ اور اپنی پوری قدرت سے اسکا معاوضہ کرنے پر مستعد ہون مین اسکے اور اسکے بچے کی پرورش کا اہتمام کامل طور پر کرونگا"

آٹو۔(تامل کے بعد) "آپ اس بات کا اقرار واثق کرتے ہین؟"

فوسٹ۔"ہان! بیشک مین اقرار واثق کرتا ہون"

آٹو۔"اچھا۔ تو جو کچھ مین کہون ایک کاغذ پر لکھ دیجیے"۔

فوسٹ۔جو بغیر کسی تشہیر کے اس مقدمے کا انفصال چاہتا تھا اسلیے کہ مبادا اتریزا کے کان تک اس بدکاری کی خبر پہونچے) میز کے قریب جا بیٹھا۔ اور لکھنے پر آمادہ ہوگیا۔

آٹو۔(نزدیک جاکر۔ تاکہ فوسٹ کچھ غلط نہ لکھدے) "یون لکھیے حضور! مین اسبات کا اقرار کرتا ہون کہ وہ بچہ جو ہنوز ایڈا کے شکم مین ہی مین اسکا باپ ہون۔ یہ وصیت نامہ

لکھے دیتا ہون کہ ایک ہزار کرون اُسکو دیا جائے تاکہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

فوسٹ۔ (زور سے) "نہین۔ دس ہزار کرون لکھنا چاہتا ہون"

آلٹو "نہین حضور! آپ کے ذریعہ سے وہ کچھ تونگری حاصل کرنا نہین چاہتی فقط اسقدر کہ اسکا بچہ بشرطیکہ زندہ رہے اور وہ دونون کی پرورش بغیر کسی کی اعانت کے ہوا کرے۔ ہان تو لکھیے خداوندا! "تاکہ وہ اُس بچے کو جو میری بدکاری اور اُسکی بیوقوفی کا نتیجہ ہے۔ پرورش کر سکے۔ اور مین اُن لوگون کو وصیت کرتا ہون جو میرے بعد میرے ملک و مال کے وارث ٹھہرینگے اور اس میرے اقرار کو بلا تردد پورا کرین۔

فوسٹ "بس اسی قدر؟"

آلٹو "ہان آپ دستخط کر دیجیے بس یہی میری خواہش ہے" فوسٹ نے اسپر دستخط کر دیے۔ آلٹو نے اس دستاویز پر اپنی گواہی لکھکر لپیٹ دیا۔ اور ایڈا کے ہاتھ مین دے کر کہا "یہ لے! مجھے نہین معلوم کہ کس قدر جلد تجھکو سوا اس کاغذ کے کوئی اور ذریعہ اپنی پرورش کا باقی رہے"

ایڈا۔ (دستاویز کو اپنی جیب مین ڈال کر) "میری عقل مین نہین آیا کہ یہ کیا معما ہے؟"

آلٹو "میرا مرکوز خاطر یہی ہے اور اُمید بھی یہی رکھتا ہون کہ اب ہمارے حضور مجھے ایک گلاس شراب اور ایک تلوار دینگے" ایڈا گو سخت دل اور دلیر عورت تھی۔ مگر بھائی کی تقریر سُنکر وہ جوش رشتہ داری جسکو خداوند عالم نے ناشائستہ اور غیر مہذب اقوام مین بھی رکھا ہے۔ اور جسکو نہایت بیرحم آدمی بھی روک نہین سکتا۔ اُسپر غالب آگیا بیتابانہ ادا سے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر بولی "

ایڈا "میرے عزیز بھائی! صرف میرے لیے تم اپنی جان کو زحمت مین نہ ڈالو۔

آلٹو "تو ان باتون مین دخل نہ دے۔ کیونکہ وہ ہماری بدنامی دفع کرنے کے لیے ہے"

(فوسٹ سے مخاطب ہوکر) حضور! کیا آپ مجھے شراب و تلوار دینگے۔ یا گھونسہ مار کر آپ کو غصہ دلاؤن؟"

فوسٹ۔ (جسے اب غصہ آگیا تھا) "تمکو یہ جرأت ہرگز نہین ہوسکتی! اے
نادان یہ بات سمجھ لے کہ تیری جان میرے ہاتھ مین ہی"

آٹو (بے پروائی سے) "معاف کیجیے مین ان دھمکیون مین نہین آنے کا"

فوسٹ "اچھا یون ہی سہی محل کے کمرے مین شراب کی بوتلین ہین۔ وہان جاکر جو تجھے
پسند ہو پی لے۔ وہین تلوارین بھی ہین۔ جو تیری نظر مین اچھی معلوم ہو اٹھا لا اور اگر یہی
خواہش ہی تو کسی اندھیرے مقام مین مجھسے مقابلہ کر۔ تاکہ مجھکو بچانے کے لیے لوگ
آکر تیرا کچومر ہی نہ نکال دین"

آٹو "بہت خوب! آپ کے فرمان کے مطابق عمل کرونگا۔ (اپنی بہن سے مخاطب ہوکر)۔
خدا حافظ ایڈا! اس جھگڑے کا نتیجہ چاہے جو کچھ ہو۔ لیکن تو مجھے پھر نہ دیکھ سکیگی۔ کیونکہ اگر
مین غالب بھی ہوا تو وطن چھوڑ کر کسی دور و دراز ملک مین سکونت اختیار کرونگا۔
ایڈا! ہماری ماں نے جبکہ وہ بستر مرگ پر پڑی تھی تجھے دعا دی ہی۔ اس بڑھیا کے
اخیر محبتانہ الفاظ کا خیال رکھ اور انھین ہرگز نہ بھول۔ وہ تجھے مانند ایک طلسم کے
آیندہ گناہون سے بچائینگے۔ خدا حافظ ـــ"

ایڈا "خدا حافظ"

آٹو۔ (فوسٹ سے) "اب چلیے حضور! مین تیار ہون۔ یہ کہکر دروازے کیطرف بڑھا"

ایڈا۔ (بھائی کے قریب دوڑکر) "میرے پیارے بھائی! مین تمسے عاجزی کے ساتھ کہتی
ہون کہ خدا کے لیے اس خیال سے باز آؤ۔ کیونکہ تم اس شخص کے اختیارات سے
بالکل واقف نہین ہو جس سے مقابلہ کرنے جاتے ہو" فوسٹ نے ایڈا کا ہاتھ پکڑکر
بزور پیچھے ہٹایا اور کان مین کہا "تم اپنی قسم کو بھول گئین۔ میرا راز افشا کیے دیتی ہو"
اتنا سننا تھا کہ ایڈا دفعتہً خاموش ہوگئی۔ اور وہ ہیبت ناک سین اُسکے پیش نظر
ہوگیا۔ جہان قسم کھائی گئی تھی"

ایڈا۔ (تھوڑے تامل کے بعد فوسٹ کے کان مین) "مگر تمھین ضرور ہی کہ اس
بیچارے کی جان بچا لو"

فوسٹ "وہاں ایڈا میں اسکی جان کو ضرر نہ پہونچاؤنگا۔ تم میرے آنے تک یہیں رہو"
یہ کہکر آٹو کی طرف چلدیا۔ ایڈا ایک کوچ پر جا بیٹھی۔ اور اپنے منھ کو ہاتھوں سے ڈھانپ کر
آنسو بہاتی ہوئی دل ہی دل میں کہنے لگی "میری ماں ہمیشہ کے لیے مجھسے جدا ہوگئی۔
میرے بھائی کا انجام کیا ہوگا؟" یہ اور ایسے ہی چند خیالات اُسکو تھوڑی ہی دیر اُلجھائے
رہے کیونکہ اُسکا مزاج ہی کچھ اس طرح کا تھا کہ اُسے نہ عزت کی پروا نہ آفت کی فکر
رہتی تھی۔ غرض۔ آنسو پونچھ کر اس کاغذ کو جیب سے نکالا۔ جو بھائی دے گیا تھا۔
اور جلد جلد پڑھنے لگی "وہ اقرار کرتا ہے کہ بچہ اسی کا ہے۔ تو یہ کاغذ میرے بہت کام
آئے گا۔ اور اسی سے میں اپنے ارادے پر کامیاب ہونگی۔ تاہم وہ وقت ابھی
نہیں آیا نہیں وہ پورے طور پر میرے اختیار میں آنے کے بعد۔ . . . "
ایڈا کی حرص اُس غم پر غالب آگئی تھی جو ابھی ماں کی خبر انتقال اور بھائی کی مصیبت
میں مبتلا ہونے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا"
ایڈا۔ (دل میں) "ہاں میں فوسٹ سے اُلفت رکھتی ہوں اور اُسی کے ذریعے
سے مجھے دولت و ثروت ملنا چاہیئے۔ وقت گذرتا ہی نہیں کیا اُن دونوں کا ابھی
جھگڑا ختم نہ ہوا ہوگا۔ غالباً فوسٹ کو کسی طرح کا ضرر نہ پہونچے گا۔ لیکن خدا جانے میرے
بھائی کا کیا حال ہو؟ دیکھو سوچکی نہیں فوسٹ نے اُسکی جان بچانے کا اقرار
کیا ہے" وہ کھڑکی کے پاس کھڑی ہوکر محل آردنا کو دیکھنے لگی جس میں نہایت نفیس
روشنی کی گئی تھی "تریزا یہ سمجھے ہوے ہے کہ فوسٹ کسی کام کے لیے یہاں آیا ہے
اسی لیے اُسنے لیوپولڈ اور میریا کی دعوت کی ہے۔ ہاے! جب میں خیال کرتی
ہوں کہ وہ لڑکی میریا ایسی خوش نصیب ہو جائے کہ ایک جلیل القدر
شاہزادہ اُس کا شوہر بنے۔ آہ اسی خیال نے مجھے اُس غار میں جانے
کی جرأت دلائی جہاں فوسٹ اپنا دلی راز کہنے کے لیے لے گیا تھا۔
مجھے معلوم تھا کہ راز دار بنانے کے بعد وہ ہمیشہ میرا فرمانبردار رہیگا۔
وقت گذرا جاتا ہے۔ وہ ابھی واپس نہیں آیا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ لیکایک

میرے بھائی کا آنا۔ اماں جان کی موت کی خبر پہونچنا۔ افسوس! میری تمام ہمت ٹوٹ گئی لیکن یہ واقعات مجھے اپنے مطلب کے حاصل کرنے مین مزاحم نہ ہوسکین گے۔" فوسٹ اور آٹو کو گنبد سے نکلے پورا ایک گھنٹہ گذر گیا۔ جب ایڈا کا خیال یہان تک پہونچا کہ صرف اپنے مطلب کے حاصل ہونے مین کوشش کرون۔ تو کسی کے پائون کی آہٹ معلوم ہوئی۔ پلٹ کر دیکھا تو فوسٹ آرہا ہی۔

ایڈا۔ (دوڑ کر) "تمنے اُسے زندہ چھوڑ دیا؟"

فوسٹ "ہان! تمھاری خاطر سے چھوڑ دیا ہی۔ مگر اس شرط پر کہ پھر کبھی ہمارے کامون مین خلل انداز نہو۔"

ایڈا "بہت اچھا کیا۔ وہ غیرت دار شخص ہی۔ اپنے اقرار پر ضرور ثابت رہیگا۔"

فوسٹ "اب محل کو چلنا چاہیئے۔ تم اپنے خاص کمرے مین جاؤ مین ٹیڑھے راستے سے ہوکر آتا ہون۔ ہم پھر کل شام کے وقت اس بارہ مین گفتگو کرینگے۔ جو آج تمھارے بھائی کے آنے سے ناتمام رہ گئی۔ دونون آپس مین گلے ملنے کے بعد ایڈا اُسی دم محل کیطرف چلی گئی۔ اور فوسٹ کچھ دیر توقف کرکے گیا۔

بائیسوان باب

گھوارہ خانہ

موسم بہار نے درختون کو تازہ پھولون اور پتون سے آراستہ کردیا ہی۔ فوسٹ اور ایڈا ایک دن شام کو اُسی گنبد مین کوچ پر بیٹھے باتین کر رہے ہین۔ غروب ہوتے ہوے آفتاب کی شعاعون کی چمک کھڑکی سے ان بدکارون پر پڑرہی ہی۔ میز پر خوشگوار شراب اور عمدہ میوے نفیس بوتلون اور طلا کار رکابیون مین رکھے ہوے ہین۔

فوسٹ "ابتک تو ہماری کُل تجویزین نتیجہ خیز ہوئین۔ تریزا ڈیوک لیپولڈ کے محل مین

بھیج دی گئی۔ تاکہ ضرورت کے وقت وہان کے ڈاکٹر کی مدد پہونچے۔ اور خود وہی ڈاکٹر میری مطلب براری مین سعی کرے گا۔ جہان تک کہ از روے فراست ظاہری حالات پر نظر کی جا سکتی ہو وہ دونون واقعات ایک ہی وقت مین وقوع پذیر ہون گے۔ پھر بھی چند روز مین سب کچھ معلوم ہوا جاتا ہو۔ مین تم سے کہتا نہ تھا کہ اُن دونون بڈھے ڈاکٹرون اور دایہ کو اپنے قابو مین کر لینا ضرور ہی؟"

ایڈا:۔ بیشک مین نے کب اس امر مین شک کیا تھا؟۔ تمھاری بے انتہا اور خارج از عقل دولت شہنشاہ وقت کے تاج کو خرید کر سکتی ہو۔ ہان خوب یاد آیا۔ مجھے یہان وقت رائگان کرنا نہ چاہیے۔ کیونکہ علی الصباح تمھاری بیگم کے زیور کا صندوق اور توشہ خانہ کا اسباب لیکر ڈیوک کے محل کو جاتا ہی۔

فوسٹ:۔ تو اور ایک دفعہ مین تمسے نہایت عجز کے ساتھ کہتا ہون کہ میرے کہنے کے مطابق عمل کرو بچون کی پیدائش کے بارے مین اگر میری ترکیب ٹھیک ہو جائے تو تمھاری کوشش پر سب کچھ منحصر ہی۔

ایڈا:۔ اس بارے مین تم مطمئن رہو۔ مگر فنس .....

فوسٹ:۔ مین نے اس امر مین بھی پورا بندوبست کیا ہی۔ دونون ضعیف العمر ڈاکٹر اس طرح کل اہتمام کرینگے کہ کسی کو اُنکے حرکات و سکنات معلوم نہونگے تم اپنے کام مین ہشیار رہو۔ باقی مین دیکھ لونگا۔

ایڈا:۔ اور ایک بات تمسے پوچھنا چاہتی ہون۔ وہ یہ کہ تمنے اُس سپاہی سے بھی کچھ بندوبست کیا ہی۔ جو گہوارہ خانہ پر پہرہ دینے کے لیے مقرر کیا جائے گا۔"

فوسٹ:۔ اُسکی کوئی ضرورت نہین۔ مین اپنی قدرت کا حال تمسے پیشتر ہی کہہ چکا ہون مین اپنے آپ کو مع ایک ہمراہی کے سب کی نظرون سے غائب کر دے سکتا ہون۔ اسی طرح تو تریزا کو کونٹ مانفریڈ کے محل سے لے آیا تھا۔"

ایڈا۔ ہان! مجھے اب معلوم ہوا۔ صرف تمھاری بہبودی کے خیال سے مجھے اتنے سوال کرنے کی ضرورت پڑتی ہی معاف کرنا۔

فوسٹ ۔(ایڈا کو گلے لگا کر) مین جانتا ہون۔ پیاری ایڈا! اب تم جاؤ مین کل تک تمسے مل نہین سکتا۔ آج صبح مین نے تریزا سے کچھ اقرار کیا تھا۔ اُسکے ایفا کے لیے ڈیوک کے محل کو جانا ضرور ہی۔

اس ملاقات کے آٹھ دن بعد ڈیوک لیپولڈ کے عالی شان محل مین ہنگامۂ مسرّت اور چہل پہل کے آثار شروع ہوے۔ پانچ بجے شام کا وقت تھا۔ اور نہایت تعجب کی بات ہی کہ میریا اور تریزا ایک ہی وقت مین جننے والی تھین۔ ڈیوک لیپولڈ کا ڈاکٹر ڈارنبرگ میریا کے پاس تھا۔ وہ دروزہ کے عالم مین اُسی کمرے مین تھی جہان اُس کا شوہر پیدا ہوا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس کمرے سے رسومات کے ہال کو بھی دروازہ تھا۔ تریزا دوسرے کمرے مین تھی۔ اور ڈاکٹر لٹھزن اُسکے پاس تھا۔ ایڈا اپنی مخدومہ کے بازو پر کھڑی ہوئی تھی۔ اور اُسکے وہان ہونے سے تریزا کو اطمینان حاصل تھا۔ کیونکہ وہ بظاہر نہایت ہمدردی کرتی تھی۔ اور تریزا بھی اُسکو خادمہ نہین بلکہ اُسکو بمنزلۂ قرابت دار کے جانتی تھی اور اُسکے ساتھ سلوک کرتی تھی۔ فوسٹ اور ڈیوک لیپولڈ رسم کے کمرے مین تھے۔ اور وہین رجسٹرار اور دو تین اعلے عہدہ داران سرکاری بھی جمع تھے۔ میریا کے کمرے مین ایک بڈھی دایہ بھی تھی جو بچے کی حفاظت کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اور جسے فوسٹ نے اپنا طرفدار بنالیا تھا۔ ڈیوک لیپولڈ فوسٹ کا ہاتھ پکڑے ہوے ایک کونے مین لے گیا۔ اور کہا "دوست میرے پیارے دوست! یہ وقت ہمارے تردد کا ہی۔ مگر عجیب نادر بات ہی۔ اور بیشک یہ خدا کی طرف سے ہی کہ .... کیون! آپ کے جسم مین رعشہ کیون ہی؟ نصیب اعدا مزاج تو اچھا ہی؟"

فوسٹ ۔(جی نہین۔ کچھ نہین حضور! دفعتہً ایک فکر دل مین پیدا ہو گئی تھی۔ اب مین اچھا ہون۔ فرمایئے ——"

لیپولڈ۔ ”میں یہی کہتا تھا کہ یہ حسن اتفاق ہے کہ ایک ہی وقت ہمارے محلات مین آثار ولادت نمودار ہوے اور مجھے یہ نیک شگون معلوم ہوتا ہے۔ اگر ایک لڑکا اور دوسری لڑکی ہو تو ضرور ہے کہ اُن دونون کی باہم شادی کر دی جائے“

فوسٹ۔ (مُسکراتا ہوا) ”تو آپ کا خواب صحیح ہوگا۔ (گھبرا کر) یہ کیا آواز ہے؟ لشکریون کے خیمہ سے شور و غل کی صدا بلند ہے“

لیپولڈ۔ ”لشکری اُن دو سپاہیون کو مبارکباد دے رہے ہونگے۔ جو آج گہوارہ خانہ پر پہرہ دینے کے لیے انتخاب کیے گئے ہین“

فوسٹ۔ (تعجب اور اضطراب سے) ”دو سپاہی حضور!“

ڈیوک لیپولڈ۔ ”جی ہان۔ ڈاکٹر۔ کیا آپ وہ قصہ بھول گئے۔ جو مین نے ایک دن بیان کیا تھا کہ میری پیدایش کے روز کچھ فریب ہونے والا تھا۔ لیکن خدا کو بہتری منظور تھی۔ آخر اُسکی تعمیل ہو نہ سکی“

فوسٹ۔ ”نہین خداوند! مین کیون بھولنے لگا تھا؟ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اور اُمید رکھتا ہون کہ آج اُس قسم کا کوئی انقلاب نہ ہونے کے لیے آپ کی جانب سے معقول بندوبست ہوا ہوگا“

لیپولڈ۔ ”مین نے اس امر مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا ہے۔ اس نیک طینت ڈاکٹر ڈارنبرگ پر مجھے اعتماد کلی ہے۔ اور یہ اعتماد اُسی قدر جتنا مین اپنے باپ پر کر سکون“

فوسٹ۔ ”(مُسکرا کر) بیشک وہ ڈاکٹر قابل اعتماد ہے!“

لیپولڈ۔ ”سہر ڈرنامے دایہ بھی ایک عمدہ معتمد۔ کارگزار نیک بخت عورت ہے“

فوسٹ۔ (جسنے دایہ کو اپنا زر خرید بنا لیا تھا) ”بجا ارشاد ہوا۔ وہ ایسی ہی عورت ہے“

لیپولڈ۔ ”علاوہ برین۔ دو سپاہیون کو پہرے کے لیے انتخاب کرنے مین بھی ایک مصلحت تھی کیونکہ ایک دوسرے کے خوف سے کوئی بیجا حرکت کرنے کا موقع نہ پا سکینگے۔

فوسٹ "درست! اس سے زیادہ کیا بندوبست ہوسکتا ہی؟"
لیوپولڈ "بااینہمہ میرے ذہن مین ایک اور تجویز ہے۔ اسلیے کہ ڈاکٹر و دایہ کا اعتبار نہین ہی بلکہ خاص میری تشفی کے لیے آج شب بھر اسی کمرے مین رہونگا۔ اور اسوقت تک جبتک کہ صبح بچے کو تمام لشکر وغیرہ کے دکھلانے سے فراغت نہ حاصل ہوجائے۔
فوسٹ "یہ بھی نہایت معقول تجویز ہی۔ اگر اجازت ہو تو بندہ بھی آپ ہی کے ہمراہ رہے"
لیوپولڈ "بیشک میرے دوست! آپ بھی رہ سکتے ہین" اسی وقت دایہ ہرڈر میریا کے کمرے سے نکلی۔ اور دروازہ بند کرلیا اور رسم کے کمرے مین آکر عقب کے بڑے دروازے سے غائب ہوگئی اور باہر کی جانب پہونچ کر ایڈا سے ملی۔ جو اسی کی طرف آرہی تھی۔
ایڈا۔ (ادھر ادھر دیکھکر تاکوئی اور شخص نہو) "خوب ملین واللہ! مین اس بہانے سے تمھارے پاس آرہی تھی کہ لیڈی تریزا نے میریا کو کچھ پیام کہا ہی"
دایہ "مین بھی اسی بہانے تمھین ڈھونڈھتی ہوئی آئی ہون۔ بتاؤ کیا خبر ہی؟"
ایڈا "لیڈی تریزا کے ایک خوبصورت لڑکا ہوا۔
دایہ "میریا کے بھی ایک ماہ جبین لڑکی پیدا ہوئی ہی"
ایڈا "ڈاکٹر دارنبرگ نے میریا سے کہا ہی کہ تم بفضل خدا لڑکے کی ماں بنین؟"
دایہ "ہان اور ڈاکٹر لٹزن نے تریزا سے کہدیا کہ تمھارے بیٹی پیدا ہوئی ہی؟"
ایڈا "ایسا ہی کہا ہی"؟ اس تقریر کے بعد (جو پانچ چار ہی منٹ کی گئی) دونون جدا ہوئین۔ ایڈا لیڈی تریزا کے پاس اور دایہ میریا کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئین جب دایہ اُس کمرے سے گذری جہان فوسٹ اور لیوپولڈ کھڑے تھے۔ تو اُسنے فوسٹ کیجانب ایک ایسی نگاہ کی کہ سوا مخاطب کے کسی اور کو بالکل خبر نہوئی۔ فوسٹ دایہ کا مطلب تاڑگیا۔ اور اُسکے چہرے پر مسرت ظاہر ہونے لگی۔ دایہ کے میریا کے کمرے مین پہونچتے ہی ڈاکٹر دارنبرگ باہر نکلا اور ڈیوک سے کہا کہ "صاحبزادہ مبارک"! اور تھوڑے ہی عرصے مین ڈاکٹر لٹزن بھی

برآمد ہوا۔ اور فوسٹ سے کہا "آپکے محل مین دختر پیدا ہوئی۔" دونون ڈاکٹرون کو انعام کثیر دیا گیا اور وہ اُسی دم زچہ خانون مین واپس آئے۔"

شہزادہ لیپولڈ: فوسٹ کا ہاتھ پکڑکر "میرا خواب صحیح ہی۔ بے شبہہ میرا بیٹا آپکی بیٹی سے کتخدا ہوگا۔"

فوسٹ: "بسر وچشم۔ حضور انشاءاللہ ایسا ہی ہوگا۔"

لشکرگاہ کو پیام بھیجا گیا۔ اور دو قوی تن سپاہی گہوارہ خانے کی حفاظت کے لیے آگئے ڈیوک لیپولڈ اور فوسٹ کے درمیان مبارکباد کا جو مبادلہ ہوا اُسکا بیان ہم نظرانداز کرتے ہین۔ ڈیوک بے انتہا مسرت سے اپنے جامہ مین پھولا نہ سماتا تھا۔ اور اس مبارک ساعت کا منتظر تھا کہ خود آپ جاکر میریا کو اپنی زبان سے مبارکباد دے۔ ادھر فوسٹ دریاے فکر مین ڈوبا ہوا تھا کہ آہ! اپنے خاص بچے کو غیرون کے حوالے کردیا اور اُن کا بچہ مین نے لے لیا۔ اس خیال کے ساتھ ہی اُسکا دل دھڑک اُٹھتا تھا۔ مگر اپنے دلی رنج و تفکر کو اس طرح چھپا رکھا کہ ڈیوک لیپولڈ کو مطلق آگہی نہ ہوئی۔

تولد کی خبر پہونچے ایک گھنٹہ گذرا۔ دایہ لیپولڈ کے بچے کو لئے ہوے اسی کمرے مین آئی جہان لیپولڈ۔ فوسٹ و دیگر معزز عہدہ دار بیٹھے ہوے تھے۔ ڈاکٹر ڈاربنرگ بھی دایہ کے ساتھ تھا۔ ڈیوک جلدی سے اپنے بچے کے قریب گیا۔ اور اُسکی پیشانی کا بوسہ لیا۔

ڈاکٹر ڈاربنرگ: "یہ جگہ نہایت سرد ہی۔ اور مین سمجھتا ہون کہ بچے کے مزاج کے خلاف ہوگی۔"

لیپولڈ: "اگر ایسا ہو تو گہوارہ خانے مین لے چلو۔ ڈاکٹر صاحب بچے کے نشان حرارت سے کہہ سکتے ہین مین ہر حالت مین بچے کو تکلیف سے محفوظ رکھنا چاہتا ہون۔" دایہ اُسی دم بچے کو لیے ہوے گہوارہ خانے مین چلی گئی۔ دروازہ بند کردیا گیا۔ اور سپاہی پہرے پر کھڑے ہوگئے۔

فوسٹ: ڈاکٹر کے کان مین "بچے کو جلد اندر لیجانے کی تدبیر نہایت مناسب تھی۔"

یقین ہی کہ اسقدر قلیل عرصے مین ڈیوک اپنے بچے کا کچھ نشان یاد نہ رکھ سکا ہوگا"
ڈاکٹر (آہستہ سے) "ہان اگر ڈیوک نے کوئی نشانی رکھ لی ہوتی تو مشکل تھا۔ مگر پہرے پر دو شخص ہین"
فوسٹ "وہ اسکا کوئی اندیشہ نہین ہین اُن دونون کو کچھ دے دلا کر راضی کر لونگا"
ڈاکٹر اب رجسٹر کی طرف متوجہ ہوا۔ اور بچے کے نشان بیان کرنے لگا* لکھ چکنے کے بعد بچے کا نام "ماکسی ملن" ڈیوک لیپولڈ کے خالو شہنشاہ جرمنی کے نام پر رکھا گیا۔ فوسٹ کی رائے مطلق نہ تھی کہ پہرے والے سپاہیون کو بھی اس کام مین شامل کیا جائے۔ ڈاکٹر سے جو کہا تھا کہ "انھین بھی رشوت دے کر اپنا ہمراز بنا لونگا" صرف ایک بناوٹ تھی۔ تاکہ ڈاکٹر کو اُسکے شیطانی اختیارات کا حال نہ معلوم ہو۔
دوپہر شب ہی۔ فوسٹ اور ڈیوک لیپولڈ رسوم کے کمرے مین میز پر بیٹھے ہین اور اُس میز پر نفیس شرابین اور عمدہ اغذیہ و فواکہات چُنے ہوے ہین۔ سپاہی گہوارہ خانے کے دروازے پر فوجی قاعدے سے کھڑے ہین۔ کمرے مین نہایت شفاف روشنی کی گئی ہی۔ اور شمعہاے کافوری کی روشنی میز پر کے زرنگار بلورین گلاسون پر پڑکر ایک دل فریب کیفیت پیدا کر رہی ہی۔
لیپولڈ۔ (فوسٹ سے) آپ کو مجھسے زیادہ خوش ہونے کا مقام ہی۔ کیونکہ مین اپنے خاندان کی رسم کے بموجب کل صبح تک بچے کو دیکھ نہین سکتا۔ اور آپ جب چاہین دیکھ سکتے ہین۔ مگر ہان یہ تو کہیے کہ لیڈی تریزا لڑکی پیدا ہونے کی وجہ سے خوش ہین یا نہین؟"

---

* ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈیوک لیپولڈ کے ہان لڑکی تولد ہوئی تھی اور فوسٹ کے ہاں لڑکا۔ مگر چونکہ فوسٹ نے اپنے پہلے بیٹے کے دیدے کا حس سے اقرار کیا تھا۔ لہذا وہ چاہتا تھا کہ ڈیوک کی بیٹی آپ لیکر اپنا بیٹا اُسے دیدے اور جس سے کہے کہ بیٹی ہوئی۔ اسی لیے اُسنے ڈاکٹرون اور دایہ کو رشوت دی تھی کہ اس تبدیل کرنے مین مدد کرین۔ حاصل کلام فوسٹ اس تجویز مین تھا کہ نسب کو دونون بچون کا کسی طرح تبادلہ ہوجائے۔ ۱۲

فوسٹ ۔ "مین پیشتر ہی عرض کر چکا ہون کہ مجبرو وضع حمل کے ڈاکٹر لٹزن نے کوئی خواب آور دوا پلادی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اُنھون نے ابتک اپنے بچے کو نہین دیکھا۔"

لیپولڈ ۔ "ہان! آپ نے آگے بھی کہا تھا۔ معاف کیجیے مین بھول گیا۔ آپ کہین یہ نہ سمجھ لین کہ مین آپ کے حالات سے دلچسپی نہین رکھتا ہون اسوقت مجھے بچے کی ولادت سے اس قدر مسرت ہے کہ سوا اُسکے کوئی اور خیال دل مین نہین جمتا۔ کیا آپکا بھی یہی حال ہے؟"

فوسٹ ۔ "جی ہان۔ قریب قریب ایسی ہی خوشی مجھے بھی حاصل ہے۔"

لیپولڈ ۔ "مین تھوڑی دیر کے لیے آپ سے جُدا ہونگا۔ مین چاہتا ہون کہ میریا کے مزاج کا حال بچشم خود دیکھون اور دل کو تسلی دون۔ آپ تو یہین رہین گے نہ؟"

فوسٹ ۔ "مین یہان سے حرکت نہ کرونگا آپ بے کھٹکے جائیے۔"

لیپولڈ ۔ (آہستہ سے) "یقین ہے کہ مین جس ہوشیاری سے نگرانی رکھونگا۔ آپ بھی اُسی طرح بندوبست رکھین گے۔"

فوسٹ ۔ "آپ کو اس بارے مین کچھ تردد کرنے کی ضرورت نہین۔ مین آپ سے بھی خبردار رہونگا۔"

ڈیوک لیپولڈ ۔ فوسٹ کا شکریہ ادا کر کے میریا کے کمرے مین گیا۔ فوسٹ نے جیب سے ایک شیشی نکالی اور میوہ اُٹھانے کے بہانے سے شیشی سے تھوڑی دوا ڈیوک لیپولڈ کے گلاس مین ڈالدی۔ یہ کام اس سُرعت اور تیزی سے کیا گیا کہ پہرے کے سپاہی اگر غور سے دیکھتے بھی ہون تو بھی پہچان نہ سکین۔ فوسٹ کے چہرے پر وحشت یا خوف کی کوئی علامت نہ تھی۔ مگر اُسکا دل مضطر و اندوہگین تھا۔

فوسٹ ۔ (دل مین) "مین جن کو ضرور دھوکا دونگا۔"

تھوڑے عرصے مین ڈیوک واپس آیا جوش مسرت و انبساط سے چہرہ گلنار بنگیا تھا۔

فوسٹ ۔ "آپ کی زوجہ محترمہ کا مزاج کیسا ہے؟"

لیپولڈ۔ وہ بہت اچھی ہین۔
فوسٹ۔ تو اس خوشی مین ہمکو ایک ایک جام شراب نوش کرنا چاہیے۔ بشرطیکہ آپکے مرغوب طبع ہو۔ دونون نے شراب پی۔ اور اُسکے بعد اِدھر اُدھر کی باتین کرتے رہے اتنے مین ڈیوک لیپولڈ کو کچھ غنودگی سی معلوم ہوئی۔ وہ اُٹھکر ٹہلنے لگا۔ مگر کچھ کمی نہ ہوئی پھر کوچ پر بیٹھکر برانڈی کا ایک اور پیالہ چڑھایا۔ اور کچھ میوہ بھی کھائے۔ غنودگی غالب آگئی اور وہ پڑکر سو رہا۔ فوسٹ نے تھوڑی دیر توقف کیا۔ اُسکے بعد اُٹھکر پہرے والے سپاہیون کے قریب جاکر کہا "میرے دوستو! پہرے کا کام نہایت سخت ہی۔ ایک جام شراب اور تھوڑی سی غذا کھا لینے پر تم اچھی طرح اپنی خدمت انجام دینے کے قابل ہوجاؤگے تمھین اجازت ہی کہ میز کے پاس آبیٹھو۔ یہ بات کچھ مین اپنی طرف سے نہین کہتا ہون۔ خود ڈیوک صاحب نے فرمایا ہی۔ تم میز پر جاؤ۔ مین ابھی واپس آتا ہون" سپاہیون نے نہایت شکریہ کے ساتھ یہ دعوت قبول کی۔ اور میز پر آبیٹھے۔ فوسٹ اس کمرے سے نکل کے گہوارہ خانے مین گیا۔ اور ڈیوک کی بیٹی کو ہاتھون مین لیے ہوے تریزا کے زچہ خانے مین آیا۔ اور اُسکو وہان چھوڑکر اپنے بچے کو اسی طرح لیے ہوے گہوارہ خانے مین پہونچا اور دایہ کے حوالے کردیا۔ سپاہی جو قریب ہی میز پر بیٹھے تھے اُنکو نہ کسی کی آمد و رفت معلوم ہوئی نہ پاؤن کی آہٹ ہی سُنی گئی۔ فوسٹ اپنے کام سے فارغ ہوکر کمرے مین آیا۔ جہان ڈیوک سو رہا تھا سپاہیون کو اور ایک ایک جام شراب اپنی جانب سے پلایا۔ وہ پھر اپنے قاعدے سے پہرے پر کھڑے ہوگئے اُنکے فرشتون کو خبر نہوئی کہ کیا گذرا۔ فوسٹ شب بھر وہین رہا۔ اور ڈیوک بدستور سو گیا۔ صبح دم کُل فوج محل کے روبرو جمع ہوئی۔ نومولود شہزادہ کو دکھائے جانے کی رسم ادا ہوتے ہی محل کے اندر لے گئے۔ میریا نے اسے اپنا بچہ جانکر کمال محبت سے بوسہ لیا۔ اتنے مین تریزا اس خواب غفلت سے بیدار ہوئی جس مین اُسکے ڈاکٹر نے اُسے عمداً ڈال رکھا تھا۔ اور پہلو مین بچہ پڑا ہوا دیکھکر سمجھی کہ میرا ہی ہی۔ بس اس طرح فوسٹ کا بیٹا میریا کے پاس اور اُسکی بیٹی تریزا کے پاس رہی

تیئسوان باب

کوہ آتش فشان وِسُوویس[1]

حالات مرقوم الصدر سے ایک سال گذر گیا۔ اب ۱۴۹۵ء کا موسم بہار ہے اور یہان سے ہمارا سین بدلتا ہے۔ نیپلس[2] کا خوشنما آباد شہر اپنی عظمت و جلال کو بحر اوسط کے کنارون تک پھیلائے ہوے ہے۔ وہ پُر فضا کنارے۔ وہ نگاہون کو لُبھانے والی ٹیکریان وہ سرسبز پہاڑیان۔ وہ بےمثل عالی شان عمارتین۔ وہ طرب افزا باغون کی بہار غرض ہر چیز شہر کی صولت و شوکت کا نشان دے رہی ہے۔ اس وسیع شہر مین تخمیناً چالیس ہزار آدمی دولت و حشمت سے مالا مال آباد ہین۔ اور ساٹھ ہزار اشخاص ایسے بھی ہین۔ جنھین سر چھپانے کے لیے جگہ میسر نہین۔ مگر وہ باغ جن مین نیچر (قدرت) اپنی پوری دلفریبی سے جلوہ افروز ہے۔ ایسے ہین کہ ہر ایک بھٹکی ہوئی نظر کو آن واحد مین اپنی طرف متوجہ کر لیین۔ نسیم سحری دریا سے ہو کر اُن گلیون مین پہونچتی ہے جہان ہجوم خلائق کے سبب سے سانس لینے کے لیے خالص ہوا کا ملنا محال ہے شام کے وقت باغون سے نکلنے والی ہوا کی خوشبو ساکنان شہر کے گھرون کو حجلۂ عروسی بنا دیتی ہے اُنکے دل مسرور اور دماغ معطر ہو جاتے ہین۔ مگر اوائل صبح کے عالم سکوت مین نیپلس پر عجیب بہار رہتی ہے جب صبح کی میٹھی نیند کے باشندون کے لبون پر مُہر سکوت

---

[1] وِسُوویس ایک کوہ آتش فشان کا نام ہے جو اٹلی کے جنوب کی طرف دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اس سے اکثر آتش فشانی کے حادثات نمود ہوے خصوصاً ۱۶۳۱ء مین جو صدمہ ہوا اسکے سبب اٹھارہ ہزار آدمی ہلاک ہوے ۔ ایک زلزلہ ۱۸۶۵ء مین ہوا تھا ۱۸۸۰ء مین تماشہ بینون کو اوپر لیجانے کے لیے ایک ریلوے بھی ایجاد کی گئی۔ جو موٹے تار پر چلتی ہے اس طرح کہ ایک گاڑی اوپر جاتی ہے اور دوسری نیچے اُترتی ہے۔ ۱۲

[2] نیپلس پایۂ تخت اٹلی۔ دنیا کے تمام شہرون مین نہایت خوبصورت شہر مشہور ہے۔ ۱۲

لگی ہوتی ہی۔ اُسوقت شہر نیپلس ایسا نظر آتا ہی گویا سمندر کی طرف دیکھ دیکھ کر مسکرا رہا ہی۔ وہ شہر کی جانب بڑھتے ہوے ساحل بحر کا دلچسپ تموج۔ وہ نیلگون شامیانہ (آسمان) جسپر ابر کا کہین نام نہین اور جسکا رنگ صبح کے انتظار مین افق مشرق کی سمت بدلتا رہتا ہی۔ اُسوقت شہر نیپلس کے باہر کسی بلندی سے دیکھنے والے کو وہ پُر فضا سمان اور وہ دلفریب کیفیت نظر آتی ہی کہ وہ بیخود ہو جاتا ہی شہر کی مشرق طرف بہت سی پہاڑیان ہین۔ اور اُنکے درمیان کوہ وِسُوویس اپنے پورے وحشیانہ رعب سے کھڑا ہی۔ اُسکی بلندی چار ہزار فیٹ سے کم نہین ہی۔ اور دوسری طرف والے پہاڑ اُس کی بہ نسبت پست نظر آتے تھے۔ کوہ وسوویس کی چارون جانب بڑے بڑے شہر بارونق دیہات۔ اور عمدہ نظر فریب باغ ہین۔ اُنکی آبادی۔ اُنکا قدرتی حُسن ایسا ہی کہ کہ اس مقام کو بہشت ارضی کہنا کوئی بیجا نہ ہوگا۔ لیکن وسوویس پر سبزی کے عوض ویرانہ پن برس رہا ہی۔ ماہ مئی کی پہلی تاریخ سنہ ۱۸۹۵ع کو نیپلس خوشحال اور مطمئن نہ تھا۔ اُسکے سمندر مین تلاطم اور آسمان پر ابر گھرا ہوا تھا۔ کیونکہ صرف گذشتہ روز زمین کے زلزلے سے ایک آفت بپا ہوئی تھی۔ اور آج قبل طلوع آفتاب وسُوویس نے اپنے مہیب جسم سے کرد رہا گرم پتھر خارج کیے تھے۔ اُسکے بعد وہ ہیبت ناک سمان پیش نظر ہوا جو کبھی اس پہاڑ سے دیکھا نہ گیا تھا۔ یعنے پہلی دفعہ پہاڑ سے شعلے نکلنے لگے جو تین ہزار قدم تک بلند ہوتے تھے اور جنپر چند فٹ دھوان بھی گھرا رہتا تھا۔ اُن تباہ کرنے والے شعلون کی طپش اطراف مین کئی میل تک پہونچتی تھی اور ایسی گرمی تھی کہ کسی ذی روح سے برداشت نہ ہوسکتی تھی عین اس آتش فشانی مین یکایک پہاڑ مین ایک بڑا شگاف ہوگیا۔ اور پگھلے ہوے ارضی فلزات کی نہرین اس شگاف سے نہایت جوش وخروش کے ساتھ بہنے لگین۔ وہ پاکیزہ سر بہ فلک عمارات۔ تروتازہ باغ۔ باردار درخت جو پہاڑ کے اطراف وجوانب مین تھے یکے بعد دیگرے فنا ہوتے جاتے تھے۔ مائین اپنے معصوم بچون کو گود مین لیے ہوے جگر سوز آہین بھر رہی تھین۔ مرد اپنے بچون کو ساتھ لیے ہوے بدحواس دوڑ رہے تھے

ساکنان شہر و دیہات پر گویا قیامت نازل ہوئی تھی۔ غریبون کے جھونپڑے اور امرا کے محل دیکھتے ہی دیکھتے جل بھن کر خاک سیاہ ہوے جاتے تھے۔ ہر متنفس کو جان کے لالے پڑے تھے افتان و خیزان سراسیمہ دوڑنے سے کام تھا۔ کیونکہ وہ نہر ایک بھوت کیطرح اُنکے پیچھے آرہی تھی۔

آفتاب طلوع ہوا۔ لیکن اُس وحشت ناک سین کے دکھانے کے لیے شعاع آفتاب کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ پہاڑ کی آتش فشانی سے جو روشنی پیدا تھی اُس سے دن کا دھوکا تھا۔ اب اُس شگاف سے گرم پانی نکلنا شروع ہوا۔ جو بہت زور سے اُڑتا اور بلند ہوتا تھا اور پھر گر کر دور تک کے حصون کو اپنی بے انتہا گرمی سے نقصان پہونچاتا تھا یہ حال پورے ایک گھنٹے تک رہا۔ بعدازان گرم راکھ اور بالو نکلنے لگی۔ اور آسمان پر سیاہی نمودار ہوتے ہوتے بالکل ہی تیرگی چھاگئی۔ آفتاب چھپ گیا۔ اطراف مین کئی میل تک ایک طرح کی بدبو پھیل گئی۔ اور زمین پھر ہلنے لگی۔ دریا مین ایسا تلاطم اور طغیانی پیدا ہوئی کہ موجون کی مہیب آواز سے کان بہرے ہوئے جاتے تھے۔ تاریکی اِس درجہ کی تھی کہ وبا ے مصر یاد آنے لگی۔ ہنوز پہاڑ کے شگاف سے گرم شعلے نکلتے تھے۔ پتھرون کے ٹکڑے جو بجاے خود انگارے تھے نکل نکل کر اطراف و جوانب کے ویرانے کو ترقی دے رہے تھے۔ مصیبت زدہ ساکنان دیہات قرب و جوار اپنے عزیز وطنون گھر بار و مال و اسباب کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے تھے۔ بعضون کی زبان پر دعا تھی اور بعض بددعا کیے جاتے تھے۔ بہت سے والدین اپنے پیارے بچون کی جان کی پروا نہ کر کے صرف اپنی اپنی جان بچانے مین مصروف تھے۔ جب اُس مقام پر یہ محشر خیز ہنگامہ برپا تھا اسوقت دو شخص پہاڑ پر چلتے ہوے نظر آنے لگے۔ وہ بخوف و ہراس پہاڑ پر چڑھ رہے تھے۔ نہ اُن گرم پتھرون سے خائف تھے نہ ہولناک آواز تاریکی جلتی ہوئی بالو اور راکھ سے ڈرتے تھے جب اُن مقامات کے رہنے والے اُس جانکاہ صدمے کی تاب نہ لاکر بھاگ رہے تھے تو یہ شخص بخیط اسی شگاف کی طرف بڑھے جاتے تھے جہان سے شعلے اور پتھر نکل رہے ہین۔ آگ کے شعلے۔ گرم ہوا کے جھونکے بجلی کی چمک بے انتہا تاریکی

طوفان عظیم - دریا کے تلاطم کی آواز - یہ اور اسی قسم کی کئی اور بلائین تھین مگر ان دونون کو انکے عزم سے باز نہ رکھ سکین - وہ بغیر کچھ تکلیف و زحمت کے چڑھے چلے جاتے تھے - عورتون کی گریہ وزاری والدین سے چھوٹے ہوے بچون کی فریاد و بکا - بڑی بڑی عمارات کے گرنے کی آواز خلقت کی پریشانی وابتری غرض سب کچھ یہ دونون دیکھ رہے تھے مگر انکی ثابت قدمی اور استقلال مین کوئی فرق نہ آتا تھا - تاریکی مین پہاڑ کی یہ حالت ہو رہی تھی کہ کسی فرد بشر کی مجال نہین کہ نگاہ اٹھا کر دیکھ بھی سکے لیکن انھین کچھ پروا نہ تھی - دفعتہً پہاڑ کے شگاف کی گرمی سرخی سے مبدل ہو گئی - اور آن واحد مین پہاڑ سرخ انگارون کا انبار بنگیا - اب اسی آتش فشان بلندی پر یہ دونون چلتے ہوے دکھائے دیے گو پہاڑ پر اسقدر آتش سلگی ہوئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تمام پہاڑ روشن کر دیا گیا ہے - لیکن اطراف کی تاریکی مین کچھ کمی نہوئی تھی - نہایت ہی عجیب و وحشت ناک جلوہ گاہ قدرت تھا - اتنے مین ایک مہیب آواز ہوئی - اور اسقدر ہیبت پیدا ہوئی کہ اسدن کی تمام آفات سے لوگون مین اتنی دہشت نہ پیدا ہوئی تھی - اسوقت دو عجیب واقعات ظہور مین آئے - کوہ وسُووِیس کی چوٹی مین ایک بڑا شق پڑ گیا - اور لیوکرین نامی تالاب کا پانی ہلنے لگا اسکے پانی کو اس زور سے جنبش ہوئی کہ گویا وہان کی تمام زمین مین عظیم الشان زلزلہ پیدا ہو گیا ہے تھوڑے عرصے مین اس تالاب سے ایک کوہ عظیم نمودار ہوا جسکی بلندی ۴۵۰ قدم کی تھی اور جو ابتک موجود اور "کوہ نو" کے نام سے مشہور ہے - اس بلا خیز مقام مین دونون مسافر اپنی تیز روی کے جوہر دکھا رہے تھے - وہ کون تھے ؟ فوسٹ اور جن -

فوسٹ - (جو جن کے پیچھے پیچھے سہولت سے جا رہا تھا) "کیا یہ سب تیرے ہی کارنمایان ہین ؟"

جن "وہان یہ سب کام میرے ہی ہین - اور ان مین تو بھی شریک ہے ؟"

فوسٹ - (دہشت سے) "مین شریک ہون ؟ اس دل آزار کام مین مجھے شریک نہ کر"

جن - (ایک ڈراونی ہنسی کے ساتھ جس سے فوسٹ کانپ اٹھا) "اے آدم زاد کوتاہ بین ! تو شاید کہے گا کہ اسدن کوہ براکن پر جو واقعات گذرے ان سے بھی مین بری الذمہ ہون " ؟ -

فوسٹ۔ (غمگین لہجے میں) ”نہیں۔ اپنی اس بداعمالی کا مجھے اکثر خیال رہا کرتا ہے بلکہ بارہا اُن بیہودہ خیالات پر افسوس بھی کیا ہے“

جن۔ (مذاق سے) ”بڑی بات کہ تو اپنی خطا کا قائل ہوتا ہے۔ انسان کی عادت ہی کہ اگرچہ اپنی خطا سے آگاہی بھی ہو جائے۔ تاہم اپنی بات بالا رکھنے کے لیے الٹی تکرار اور کج بحثی کیے جاتا ہی۔ آدمی کے سینے پر ایک شیطان سوار ہے۔ اور وہ مخفی طور پر اُس کی آزار رسانی کے درپے رہتا ہی۔ اُسی کی اشکال سے انسان ایسی ایسی حرکتیں کر بیٹھتا ہی جو اُسکی تمام بدکاریوں سے بدرجہا بدتر ہوتی ہیں۔

فوسٹ۔ ”وہ کیا؟

جن۔ ”تکبر“ انسان کے ہر کام کا رہنما یہی گمراہ کُن خیال ہوتا ہی۔ میں نے اکثر دیکھا ہی کہ ذرا سی مہمل اور بے ثبوت بات پر جھگڑے ہو جاتے ہیں۔ اور عزیز و اقارب بلکہ عورت و مرد آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنجاتے ہیں۔ جب اسکا سبب دریافت کیا جائے تو یہی نکلتا ہی کہ غرور اُن دونوں کو اس مختصر جملہ کے کہنے سے باز رکھتا ہی یعنی ”مجھ سے خطا ہوئی معاف کرو“ بڑے بڑے جلیل القدر بادشاہ اپنے وفادار وزرا کو گنوا دیتے ہیں۔ اکثر لوگ اپنے سچے دوستوں سے دشمنی مول لیتے ہیں۔ اِن سب کا بانی فساد وہی ”تکبر“ ہی“

فوسٹ۔ ”(جو جن کے طعن آمیز کلام سے تنگ آگیا تھا) ”کیوں؟ یہاں اتنی لمبی طول طویل تقریر کی کون ضرورت تھی؟۔

جن۔ ”ہماری گفتگو کے ضمن میں یہ بات یاد آگئی۔ وگرنہ میں اُس قابل نہیں کہ تجھے اخلاق سکھاؤں۔ اچھا ہم اپنی گذشتہ تقریر شروع کریں ”تو ابھی پوچھ رہا تھا کہ ان بلاؤں کا باعث تو ہی ہی؟ میں کہتا ہوں کہ ہاں۔ مگر یہ سب کارگزاریاں تیرے ہی لیے عمل میں لائی گئیں“

فوسٹ (جھلا کر) ”میرے لیے؟“

جن ؎ ہان ۔ تیرے ہی واسطے ۔ کیونکہ مین تیرا مطیع اور غلام ہون ۔"
فوسٹ ۔ (آہستہ سے) "غلام ؟ نہین تو میرا مالک ہی ۔"
جن ؎ مین اور بائیس سال مین تیرا مالک ہونگا ۔ اپنے لیے ان مصیبتون کے برداشت کرنے کا سبب تو جو دریافت کیا چاہتا ہی ۔ مین بہت جلد بتائے دیتا ہون ۔ کل شام کے وقت تو اور مین شہر دیانا مین گفتگو کر رہے تھے ۔ اور اثناء گفتگو مین تونے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ مملکت جسکا مین بادشاہ ہون ۔ کسی وقت دکھاؤن ۔ مین نے بھی کمال خلق سے وہان آنے کی دعوت دی تھی ۔ اور تونے قبول کیا تھا ۔ لیکن تو وہان چلکر ایسے وحشت انگیز و ہیبت ناک تماشے دیکھیگا کہ تاب لانا اور ہوش بجا رکھنا مشکل ہوگا ۔ لہذا مجھے مناسب معلوم ہوا کہ دنیا کی انتہائی مصیبت و خرابی کا نمونہ تجھے پہلے دکھا دون ۔ تاکہ اُن بلاؤن کے دیکھنے کا متحمل ہو سکے ۔ یہ آفات چاہے کیسی ہی سخت اور مہیب کیون نہون مگر اُنکے مقابل کچھ نہین ۔ جو تو ابھی زیر زمین دیکھیگا ۔ یہ گرم پانی کا اُڑنا ۔ بالو اور راکھ کا دفعۃً نکلنا ۔ آگ کی قوت جس نے پہاڑ کی چوٹی کو شق کر دیا ۔ تالاب سے پہاڑ نمود ہونا ۔ اور ہمارا ان تمام بلاؤن مین بہفراغت اور بغیر ہرج کے چلے آنا ۔ سب کچھ اسلیے کیا گیا کہ تو میری سرحد مین ہوپنچنے کے آگے ہی وحشتون کا ایک نمونہ دیکھ لے ۔ مگر جیسا مین نے ابھی کہا ہی ۔ اُس ہنگامۂ محشر کے روبرو ان صعوبات کی کوئی اصل و حقیقت نہین ۔ یہان وہ سانپ کہان جو آدمی سے لپٹ جاتے ہین ۔ یہان وہ عجیب الخلقت حیوان نہین جو دریاے نیل کے نگر مچھون سے دس ہزار درجے زیادہ مہیب ہین ۔ جو ہر ایک آنے والے سے پہلے کھیل کر بعد کو اُسی کا شکار کرتے ہین ۔ لیکن وہان موت نہین ہر وقت نئی نئی آفتون کا سامنا رہا کرتا ہی ۔ وہ لوگ جو کوہ آتش فشان کی آتش فشانی سے مرتے ہین ایک ہی وقت مین اُنکی تکلیف ختم ہو جاتی ہی مگر میرے ملک مین دائمی رنج و ایذا ہی ۔"
فوسٹ ؎ جانے بھی دے ۔ ہاے یہ نہایت وحشت ناک بیان ہی ۔"
جن ؎ کیا میرا ملک دیکھنے کے ارادے سے تو باز آنا چاہتا ہی ؟ اگر ایسا ہو تو اختیار ہے

یعنی ہرگز جبر نہ کرونگا۔ کیونکہ فی الحال تو میرا مالک ہے"
فوسٹ "نہیں میں ضرور دیکھونگا مجھے بڑی تمنا ہے۔ مگر یہ یاد رہے کہ مجھے آج شام کو دیانا میں رہنا ضرور ہے"
جن "میں تابع حکم ہون۔ تو جانتا ہے کہ مجھے فاصلہ کی کوئی پروا نہیں" دونون پہاڑ کی اُس بلندی پر پہونچے جہان شگاف پڑا تھا۔ وہان سے دو راہین نکلتی تھین۔ جو اُن گرم فوارون سے ہوکر کوہ ِ وِسوویس کی دو بڑی چوٹیون پر پہنچتی تھین۔
جن "مین اس راہ سے بڑھتا ہون۔ تو اُدھر سے آ"
فوسٹ "ہمارے جُدا ہونے سے کیا مطلب ہے؟"
جن "اسلیے کہ وہ ٹیکریان جو شگاف کی دونون جانب ہین۔ ایک ہی وقت دو شخصون کے بار کی تحمل نہو سکین گی" الغرض وہ جُدا ہوے۔ اور تھوڑی دیر مین چوٹی تک جا پہونچے گو ابھی ان دونون کے درمیان بہت فاصلہ تھا۔ مگر فوسٹ جن کی باتون کو اس خوبی سے سُن سکتا تھا۔ جیسے کوئی قریب سے سُن سکتا ہے۔ تاریکی کم ہوگئی۔ اور آفتاب اپنی پوری چمک دکھا رہا تھا۔ اور اب کوہ آتش فشان سے آگ وغیرہ کا نکلنا بھی موقوف تھا۔ فوسٹ نے جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو آسمان کا کبھی نہ بجھنے والا شاندار چراغ برابر بیچ مین آویزان تھا۔ اور ساتھ ہی نیچے کی طرف جو نگاہ کی تو ایک ایسا غار نظر آیا جو غالباً انسان کی آنکھون نے کبھی اسقدر عمیق نہ دیکھا ہوگا دریا کے تلاطم کی آواز کم ہوگئی تھی۔ اور شگاف سے نکلنے والی گرم پانی کی نہرین بتدریج ٹھنڈی ہوتی جاتی تھین۔ مگر پہاڑ کی چارون جانب اُسی طرح ویرانہ تھا۔ شہر نیپلس کے گرجاؤن کے گھنٹے زور شور سے بج رہے تھے۔ گویا ساکنان شہر کو خداوند عالم کا شکر بجالانے کا اشارہ تھا۔ کیونکہ پہاڑ کی آتشباری شہر تک نہ پہونچی تھی صرف دیہات اور چھوٹی چھوٹی آباد بستیان جو کوہ کے اطراف مین تھین اس صدمے سے محفوظ نہ رہ سکین مگر وہ بربادی بھی کچھ کم نہ تھی۔ یکایک فوسٹ کی نظر اُس مقام پر پڑی جہان سے آب گرم کے فوارے چھوٹ

رہے تھے تو وہ کانپ اُٹھا۔
جن :- دیکھ! میرے ملک کی سرحد یہان سے شروع ہوتی ہی۔ کیا تو وہان آنے کی جرأت رکھتا ہی؟"
فوسٹ :- ہان بیشک ہمت رکھتا ہون"
جن :- اچھا تو دیر نہ کر"
اسوقت پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ اور اسکا دوسرا شق بند ہو گیا۔ دفعتًہ جن فوسٹ کے قریب آکھڑا ہوا۔ اور اُسکا ہاتھ پکڑ کے کہا :- کیا تو تیار اور آمادہ ہی!"
فوسٹ۔ ہان مین تیار ہون۔
جن :- ایسا ہی تو چل!"
دونون وسوویس کے بڑے شگاف مین سر کے بھل گر پڑے۔

چوبیسوان باب

امیر ظرنین

اُسی روز جب کوہ وسوویس اپنی آتش فشانی سے اس سرسبز قطعۂ ملک کو ویران و برباد کر رہا تھا۔ تو شہر ویانا مین چند ایسے واقعات گذرے جنکا یہان بیان کرنا ضرور ہی اُس شہر کی ایک وسیع سڑک پر ایک عمدہ خوشنما محل تھا جس مین امیر ظرنین اور اُس کی بیوی رہا کرتے تھے۔ امیر ظرنین کی عمر تخمینًا چالیس سال کی ہوگی وہ کسی وقت نہایت خوبصورت تھا۔ مگر اب عیاشی اور شراب خواری کی وجہ سے وہ آب وتاب اور وہ رنگ وروپ باقی نہ تھا۔ چہرہ زرد ہو گیا تھا۔ اور آنکھین اندر دھنس گئی تھین۔ اس کے اوضاع واطوار اور چال چلن سے بدتہذیبی اور ناشائستگی کی علامت ظاہر تھی مگر تقریر سے بڑا راست باز امانت دار معلوم ہوتا تھا۔ اور چونکہ وہ ایک خوش باش شخص تھا۔ لہذا بہت سے سفر کر چکا تھا عالم مرفہ الحالی مین جرمنی کے بگڑے ہوے امرا اُسکا بہت

بڑا احترام کرتے تھے اور اپنی صحبتون مین شریک کرنا فخر سمجھتے تھے - وہ جوابہت کھیلتا
تھا - اُس زمانے مین تہذیب ایسے اعلیٰ درجہ پر نہ پہونچی تھی کہ شائستگی اور بدتہذیبی
مین اسقدر جلد فرق کیا جاسکے جیسے کہ موجودہ زمانے مین ہوسکتا ہی - اس امیر کا قصہ
چند خصوصیات رکھتا ہی - جو قابل ذکر ہین چونکہ اس کی کم عمری کے زمانے مین والدین
قضا کر گئے تھے - لہذا یہ اپنے چچا کی پرورش اور نگرانی مین رہنے لگا - جو سرکاری
کچہریون مین کسی علے عہدے پر ممتاز تھا - امیر ظرنین کا باپ بہت بڑا دولتمند تھا - وہ
مرتے دم اپنی کل جائداد اور زرنقد بیٹے کے نام اس وصیت سے چھوڑ گیا تھا کہ وہ
تیئیس ۲۳ سالہ ہونے تک اپنے چچا کے ظل عاطفت مین رہکر تعلیم وتربیت پائے اُسکا
چچا نہایت جفاکش نیک نیت متدین شخص تھا - اُسنے اپنی جانفشانیون سے
نوجوان کی املاک مین بہت کچھ ترقی کی تھی پس جب امیر ظرنین بذات خود تمام اُمور
کا انتظام کرنے کے قابل ہوا تو اپنے آپ کو جرمنی کے بڑے بڑے ذی قدرت اور
معتبر امیرون کے مقابلہ مین پایا کل املاک وجائداد پر اُسکا تصرف ہونے کے تھوڑے ہی
دن بعد چچا بھی راہی ملک بقا ہوا اور اُسکی جائداد بھی اسی کے حصے مین آئی - نوجوان
امیر ظرنین نے سفر کا قصد کیا - کیونکہ اُسے بچپن ہی سے غیر ممالک کی سیروسیاحت
کا نہایت شوق تھا - علی الخصوص سلطنت عثمانیہ کی سیر کی اُسکو نہایت درجہ تمنا
تھی - اُن دنون روپیہ کے ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھیجنے یا منگوانے مین آجکل
کی سی آسانی نہ تھی - مالگذاری کے کل اُمور یہودیون کے ہاتھ مین تھے -
اور باریک بین عیسائی جو اُس قوم سے ہمیشہ بدگمان رہا کرتے ہین - اپنا روپیہ اُنکے
سپرد کرنے سے کمال نفرت رکھتے تھے - ہمارا نوجوان امیر بھی اسی خیال کا شخص تھا
اس نے بھی یہودیون کے ساتھ معاملہ رکھنے سے نفرت کی اور چار پانچ سال
کے سفر کے کافی ہونے کے قابل کچھ روپیہ زیورات وغیرہ کی حیثیت مین لے نکلا
بارہ سال کا طولانی زمانہ گذر گیا مگر اُس کی کچھ خبر دنیا مین اُس کے کسی دوست
کو نہ معلوم ہوئی - اس لیے صدر دیوان عدالت نے شہنشاہ جرمنی کو اطلاع دی

کہ امیر ظرنین بارہ سال سے برابر غائب ہی۔نہ کسی کو خط لکھا۔نہ اُسکے وجود و عدم کی نسبت
کچھ کیفیت معلوم ہوئی۔ظن غالب ہی کہ وہ کسی حادثہ کے سبب کہین مر گیا ہوا اُسکی
رعایا محصول دیے بغیر زمین کا استعمال کر رہی ہی۔مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُسکی جاگیرات
اس شرط کے ساتھ داخل سرکار کر لی جائین کہ اگر حقیقی مالک واپس آئے تو اُسکو ان
جاگیرات کے حوالہ کر لینے کا حق حاصل ہوگا۔شہنشاہ نے اس درخواست پر کامل غور
کرنے کے بعد ضبطی کا حکم جاری فرمایا۔لیکن شاہی فرمان کے تعمیل ہوے تھوڑا ہی عرصہ
گذرا تھا کہ امیر ظرنین دیانا کین آپہونچا اُسکی ہئیت بدل گئی تھی جو لوگ اُس نوجوان
کے حسین چہرے اور خوش مزاجی سے واقف تھے شک کرنے لگے کہ آیا یہ کج خلق
اور تند مزاج شخص وہی ہی جو اب اپنے آپ کو ظرنین کے نام سے مشہور کر رہا ہی۔خیر
اس نووارد نے عدالت دیوانی مین اپنی جاگیرات کی واپسی کے لیے درخواست کی
ملازمان سرکاری نے اُسکا امتحان لیا۔مگر وہ کسی بات کے معقول جواب دینے
مین عاجز نہوا۔اپنی رعایا کے نام مع اور کل حسابات جاگیر کمال صحت سے بیان
کیے اور اپنی طفولیت کا مفصل حال ٹھیک ٹھیک کہہ سنایا۔چند زیور بھی ایسے
دکھلائے جنھین سفر کرتے وقت ہمراہ لے گیا تھا۔اُن زیورون کو بہت سے لوگون
نے پہچانا کہ واقعی یہ امیر ظرنین ہی کے تھے۔پھر اُسنے سفر کا حال بیان کرنا شروع
کیا۔کہ قسطنطنیہ مین مین کسی ملکی جرم کی علت مین گرفتار ہو کر قید کر دیا گیا۔حالانکہ
مین بالکل بے گناہ و بے قصور تھا اسی وجہ سے اپنے دوستون کو خطوط نہین لکھے''
گو اُسکی صورت بہت بدل گئی تھی مگر لوگ یقین کر گئے کہ یہی امیر ظرنین ہی۔دربار
شاہی مین دعویٰ مقبول ہوا اور جاگیرین واپس دیدی گئین۔اسوقت جب ہم
ناظرین کو امیر ظرنین سے ملاقات کراتے ہین۔مذکورہ بالا واقعہ کو گذرے ہوے
چار سال ہو چکے تھے۔

بمجرد حصول جاگیرات امیر ظرنین نے فضول خرچی اور بے اعتدالی شروع کر دی قدیم
دوستون سے نفرت کرنے لگا اُسکے بدلے کمینون اور اوباشون سے صحبت بڑھائی۔اب

اُسکے رفقا اور احباب وہی تھے جو رند مزاجی کے نام سے اقسام لہو و لعب مین زندگی
بسر کیا کرتے تھے۔ اور مفلس و قلاش ہونے کے سوا اُنکی نیک نامی مین لوگون کو بہت کچھ شبہہ
واقع ہوتا تھا۔ اُنکی صحبت سے امیر ظریفین کو اس سے زیادہ کوئی فائدہ نہ تھا کہ وہ اُسکے
فحش کام بُرے مشاغل اور شراب خواری مین بڑی خوشی سے شریک ہوا کرتے
تھے اور اوسکی بیحد تعریف کرکے بانس پر چڑھا دیتے تھے۔ یہ تو بدیہی بات ہی کہ اکثر
بیوقوف ایسی لغو اور جھوٹی تعریفون سے پھول کر خود آپ اپنی خرابی کے درپے ہوجاتے
ہین۔ غرض تین ہی برس کے اندر کل مال و دولت پر پانی پھر گیا اور تمام دوست
ایک ایک کرکے رخصت ہوگئے۔ اسوقت اُسکی آنکھین کھلین۔ اور اپنی گذشتہ
حماقت پر پچھتانے لگا۔ اور جنھین وہ دلی دوست سمجھتا تھا اُنکی ملامت و نفرین کرنا
شروع کی۔ انھین ایام مین فوسٹ ظریفین سے ملا۔ تریزا کو جنے ہوے چند ہفتے گذرے
تھے۔ اور ایڈا نے بچپن کے بدلنے مین بڑی سعی اور کوشش کی تھی پس اب
فوسٹ کی نظرون مین ایڈا کے محل مین رہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ
ایڈا کسی سے منعقد کردی جائے۔ اسی غرض سے فوسٹ نے ظریفین سے دوستی
پیدا کی۔ اور دونون نے ملکر بہت جلد اس مقدمے کو ٹھہرایا۔ ظریفین نے اس انوکھی
شادی کے صلہ مین جس قدر زر کثیر طلب کیا تھا۔ وہ فوسٹ کی جانب سے بیدریغ
پہونچگیا۔ اور ایک مہینے مین ایڈا اور ظریفین کی شادی ہوگئی۔ رسم نکاح ادا ہوتے ہی
ظریفین شہر سے بہت دور فاصلے پر کسی گانون مین جا بسا۔ وہین چند دنون بعد ایڈا
کے بچہ پیدا ہوا۔ جو پہلے ہی سے اسکے حمل مین تھا۔ مگر وہ چوبیس ۲۴ گھنٹون سے زیادہ زندہ
نہ رہا۔ جب ایڈا سفر کی تکلیف برداشت کرنے کے قابل ہوئی تو وہان سے نکلکر شہر
دیانا مین آپہونچی اُسکی خفیہ بدکاری کا نتیجہ لوگون کی نظرون سے پوشیدہ رہا۔
فوسٹ کو ایڈا کے ساتھ مراسم اُلفت جاری رکھنا ضرور تھا۔ کیونکہ وہ اُسکے تمام بھیدون
سے واقف تھی۔ اُسکا شیطان کے دام مین پھنسا ہوا ہونا۔ گہوارہ خانے کا فریبانہ
حال سب کچھ جانتی تھی۔ اور فوسٹ سے کامل درجہ کی محبت بھی رکھتی تھی فوسٹ صرف

نفس پرستی کی نظر سے اُسے عزیز رکھتا تھا۔ اسی لیے تریزا کی اور اُسکی باہمی محبت مین کچھ کمی نہوئی تھی۔ وہ ضرورتاً ایڈا کا تعلق جاری رکھنا چاہتا تھا نہ کہ دلی جوش سے۔ امیر ظریف تھی ایڈا کے چال چلن پر کچھ متعرض نہوتا تھا بلکہ اُسے کچھ سروکار ہی نہ تھا۔ اُسکی غرض اسی قدر تھی کہ رفع ضروریات کے لیے برابر روپیہ ملتا رہے۔ اب اس جملہ معترضہ کے بعد ہم پھر ماہ مئی کی پہلی تاریخ ۱۴۹۵ء سے قصہ شروع کرتے ہین۔ ابھی بیان کیا گیا تھا کہ جسدن کوہ وِسُوویَس کی آگ سے نیپلس مین قیامت برپا ہورہی تھی۔ اُسی دن دیانا مین چند واقعات گذرے ایڈا اپنے خاص کمرے مین بیٹھی ایک صندوقچے سے چند زیور نکال کر دیکھ رہی تھی جو فوسٹ نے ہدیۃً دیے تھے۔ دفعۃً ایک لونڈی کمرے مین آئی۔ وہ بہت خوف زدہ ہو رہی تھی۔ اور چہرے سے گھبراہٹ کے آثار پائے جاتے تھے۔

لونڈی۔ (جسکا نام گرترُوڈ تھا) "سنگ مرمر کے بڑے ہال مین ایک عجیب وضع کا شخص آبیٹھا ہے اور آپ سے ملنے کے لیے اصرار کرتا ہے"

ایڈا۔ (کو اپنے بھائی اٹّو کا خیال آگیا) "مجھسے ملنے کے لیے؟ وہ کس قسم کا آدمی ہے؟"

لونڈی "پست قد۔ لاغر اندام۔ سُرخ لمبی ڈاڑھی رکھتا ہے جس مین شاید کبھی کنگھی پڑی ہی نہین"

ایڈا "(جسے یقین ہوگیا تھا کہ میرا بھائی نہین ہے) وہ مجھے دیکھنے کی خواہش نہ رکھتا ہوگا۔ مین کسی ایسے بھوت کو نہین جانتی ہون یقیناً تیری سماعت کا قصور ہوگا"

لونڈی "بیگم صاحبہ! مین غلط نہین عرض کرتی ہون اُسنے دروازے کے قریب آکر ہمارے آقا سے ملنا چاہا مگر دربان نے کہدیا کہ وہ مکان مین موجود نہین ہین۔ اتنا سُنکر وہ بدلحاظ جبراً اندر گھس آیا اور ہال مین بیٹھکر کچھ کھانے کے لیے مانگا جب نوکرون نے دینے سے انکار کیا تو وہ فساد پر آمادہ ہوگیا۔ اسی عالم مین مین ادھر سے گذری تو دربان نے مجھے قریب بُلا کر پوری کیفیت کہہ سُنائی"

ایڈا۔ (برہم ہوکر) "تو مجھے تکلیف دینا چاہتی ہے۔ وہ دیو نما زشت رو بدلحاظ شخص مجھسے کیا کام رکھتا ہے؟ ہمارے نوکرون مین کسی سے کہدے کہ اُسے باہر نکالدے

لونڈی "آپ نے آسانی کے ساتھ حکم تو دیدیا - مگر اُسکی تعمیل دشوار ہی - وہ ہاتھ مین ایک بڑا سا لٹھ لیے ہوے ہی - اور مین نے دیکھا کہ دامن کے اندر پستولین بھی چھپا رکھی ہین"

ایڈا "کیا وہ مجھسے ملاقات کرنے کا خواستگار ہوا ؟"

لونڈی "جی ہان - بیگم صاحبہ ! جب مین بے اجازت محل مین گھس آلے پر لعنت کرنے لگی اور کہا کہ آپ کو معلوم ہو تو خفا ہو جائین گی - تو اُسنے نہایت استعجاب سے پوچھا کہ ہمارے خداوند نے شادی کب کی ؟ جب وہ بات معلوم کرا ئی گئی تو آپ سے ملاقات کرنے پر اصرار کر رہا ہی"

ایڈا "تجھے ذرا سی بات کو طول دے کر بیان کرنے مین تو اچھی مہارت حاصل ہی - خیر مین خود اس بیہودہ شخص کے پاس جا کر دریافت کرونگی کہ مجھسے کیا کام رکھتا ہی"

اس نو وارد سے میرے شوہر کی دوستی کیسی ہی - ایڈا کو بھی یہ دریافت کرنا منظور تھا - آخر وہ ہال مین آئی - اور ایک ایسے شخص کے مقابل ہوئی جسکی عمر اندازاً پینتالیس برس کی ہوگی - لباس بالکل بدقطع اور مکروہ تھا - اور صورت بھی لباس کے شایان تھی -

اجنبی شخص - (مغربی قاعدے سے ٹوپی پر ہاتھ رکھکر) "شاید آپ ہی میرے آقا امیر ظرنین کی بیوی ہین ؟"

ایڈا "ہان تمھارا خیال درست ہی - مگر مین یہ جاننا چاہتی ہون کہ تم کون ہو ؟"

اجنبی شخص "مین جو کچھ ہون وہ ہون - دوست یا دشمن - جیسا موقع ہے - مگر فی الحال دوست ہون - وہ باتین مین اور آپ کے شوہر مخفی طور پر کرینگے - مجھے یقین ہی کہ وہ مجھے کمال خلاق سے ملینگے بہ خلاف اسکے آپ جھڑک رہی ہین - میرا اُنکا قدیم یارانہ ہی - وہ کب واپس آئینگے ؟ لیڈی صاحبہ !"

ایڈا (حقارت سے) "مجھے اُمید ہی کہ وہ جلد آکر تمکو دروازے کے باہر کر دینگے"

اجنبی شخص "بیگم صاحبہ ! مین نہین سمجھ سکتا کہ وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کرینگے باوجود

اسکے کہ مین آپ کی ایسی زیبا اندام لیڈی کے نازک دل کو سخت کلامی سے رنجیدہ کرنا۔ اور جواب مین نا ملائم الفاظ سننا جائز نہ رکھنے کی وجہ سے ___"

ایڈا۔ "بے ادب کمظرف۔ نامعقول۔ سامنے سے دور ہو۔ ابھی چلا جا"

اجنبی شخص۔ "ہان مین بھی یہی چاہتا ہون۔ مگر شام کو پھر واپس آؤن گا۔ اپنے شوہر سے کہیے گا کہ آپ کا دوست شرمن ملاقات کے لیے آیے گا۔ وہ مجھے دیکھکر یقیناً بہت خوش ہون گے" یہ کہکر شرمن ہال سے باہر نکلا۔

دربان۔ (دروازہ کھولتے ہوے) "تمھارا آنا اسقدر موجب تفریح نہ ہوگا جتنا تم سمجھتے ہو۔ اسلیے آج شام کو آنے کے عزم سے باز رہنا بہتر ہوگا"

شرمن۔ (دربان پر ایک لٹھ کا ہاتھ رسید کر کے) "تو یون سمجھتا ہے! ہان؟" دربان اُس ظالم اجنبی کو گالیان دینے لگا۔ مگر اُسنے کچھ خیال نہ کیا۔ اور کوئی دہقانی گیت گاتا ہوا سہولت کے ساتھ چلدیا۔ ایڈا اپنے شوہر کی واپسی کے انتظار مین بیقرار تھی۔ کیونکہ شرمن کے دوبارہ شام کے آنے کا خیال اُسکی خاطر کو پراگندہ کیے دیتا تھا۔ امیر ظرنین غروب آفتاب کے بعد گھر مین آیا۔ مگر اپنی معمولی روش پر شراب کے نشہ مین چور تھا۔

دربان۔ (امیر ظرنین سے) "بیگم صاحب آپ سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتی ہین" امیر صاحب ابھی جوے مین بہت روپیہ ہار آئے تھے۔ مزاج بھی برہم تھا۔ دربان سے کہا "اچھا" اتنے مین ایڈا خود ایک لونڈی کو ساتھ لیے وہین آپہونچی۔ اور کمال افسردگی کے ساتھ ظرنین سے کہنے لگی۔

ایڈا۔ "بہت اچھا ہوا کہ ہم یہان ملے۔ کیونکہ مین اپنی لونڈی اور دربان کے روبرو ذلیل کی گئی ہون آپ دریافت کرلین۔ اور اس بات کا اقرار کرین کہ وہ پاجی (جس کا مین ذکر کرتی ہون) شام کو آئے تو آپ اُس کی اچھی طرح خبر لین گے"

امیر ظرنین۔ (جو ایڈا کی تقریر کو سمجھا نہ تھا) "کیا! تمھاری توہین کی گئی؟"

ایڈا "وہان کیسی کچھ۔ اور وہ بھی ایک نااہل کمینے کے ہاتھون۔ جو شام کو پھر یہان آنے کے قصد سے واپس گیا ہی۔ وہ تو بڑے تیقن سے کہہ رہا تھا کہ آپ اُس سے نہایت خُلق کے ساتھ ملین گے۔

امیر ظرنین "وہ کون شخص ہی؟ اپنا کوئی نام نہ بتایا؟"

ایڈا۔ خداوندا! اُسنے کہا کہ آپ اُسے شرمن کے نام سے بخوبی پہچان لینگے۔ اور وہ آپ کا بڑا دوست ہی"

ظرنین "شرمن؟" امیر ظرنین کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ اور چشم زدن مین شراب کا نشہ ہرن ہو گیا۔

ایڈا "جی ہان شرمن! کیا آپ اُسکو پہچانتے ہین؟"

ظرنین "مین اچھی طرح جانتا ہون۔ ہائے اگر اُسکو نہ جانتا ہوتا تو کیا اچھی بات تھی" پھر تھوڑی دیر مین ہمت کو مستقل کر کے ایڈا سے کہا "وہ تم ڈرو نہین۔ وہ ہمکو کوئی نقصان نہ پہونچائیگا لیکن اُس سے ملنا ضرور ہی۔ اُسکے آتے ہی مخفی ملاقات کرنا ہوگی۔ مین سامنے والے کمرے مین منتظر رہتا ہون" یہ کہا اور کوٹھری مین جا کے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔ صرف شرمن کا نام امیر ظرنین کے دل پر چھپا اثر کرنے لگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دونون کی باہمی دوستی سے کوئی مخفی راز متعلق ہے۔

۲۵ پچیسوان باب

شب عُرس[1]

ایڈا اپنے شوہر کے حرکات سے متحیر ہو کر نقش دیوار بنگئی۔ شرمن کا نام سنتے ہی امیر ظرنین کے دل مین جو ہول سما گئی اُس سے ایڈا نے جانا کہ کچھ فیہ ضرور ہی وہ اسی خیال

---

[1] وال برجس نام ایک مقدس عیسائی عورت تھی جو ۷۷۹ء مین فوت ہوئی اسکو عیسائی ولی سمجھتے ہین اور ۱ ماہ مئی کو ہر سال اسکا عرس ہوا کرتا ہی۔
از بلاکیس ان سیکلو پیڈیا ۔۔۔ ۱۲

مین کھڑی تھی کہ ان دونون کی دوستی آیا کچھ روپیہ یا کسی بدکاری کے معاملہ سے تعلق رکھتی ہی اسکو دریافت کرنا چاہیے۔

اسی مین گھنٹی بجی۔اور شرمن اندر آیا۔

شرمن (وہان بیگم صاحب! فرمایئے کیا آپ کے صاحب ابھی تشریف نہین لائے؟ اگر آگئے ہون تو مجھے جلد اُنکی حضوری مین لیجایئے مجھے بڑی تمنا ہی کہ اُنکے ساتھ ایک گلاس شراب پیون۔خواہ وہ عمدہ ہو یا ناقص"

ایڈا۔ (تحقیر سے) ہمارے صاحب جنھین تم اپنا دوست کہتے ہو۔وہان تمھارے منتظر بیٹھے ہین"

شرمن۔ (ایڈا کی طرف ترچھی نگاہون سے دیکھکر) "وہ شیطان ہی۔اُسے صاحب اور حضور کہنا پڑا"

ایڈا (غضبناک ہوکر) "او گستاخ بیہودہ! یہ الفاظ میرے روبرو میرے ہی گھر مین کھڑا کہہ رہا ہی؟ (اس کمرے کا دروازہ کھول کر جس مین ظرنین پہلے سے بیٹھا تھا) میرے صاحب! کیا آپ اپنی چاہتی بیوی کی اہانت اُس نالائق پاجی کے ہاتھون گوارا کرتے ہین؟"

ظرنین۔ (اپنے دوست کو بُلانے کے لیے دوڑکر) "ایڈا اُسکی عادت ہی ایسی ہی۔وہ کسی کی ہتک سے غرض نہین رکھتا۔ (شرمن سے) میرے پیارے دوست! اندر آؤ"

شرمن (وہان مین پہلے ہی سے جانتا تھا کہ آپ مجھے نہایت خوشی سے لینگے۔مگر یہ لیڈی صاحبہ مجھسے بالکل ہی برہمی اور خصومت رکھتی تھین۔اگر مین اپنی زبان سے کام لیتا تو اُسکا نازک مُنھ کبھی بند ہوگیا ہوتا"

ظرنین۔ (عاجزی سے) خاموش۔شرمن! خدا کے لیے۔"

ایڈا۔ (جسنے ظرنین کے عاجزانہ کلمات سُنے تھے) "جب آپ کو اپنے کامون سے فراغت حاصل ہو۔اس مردود کے ان عجیب اطوار اور گفتگو کی وجہ مجھسے بیان فرمایئے"! یہ کہکر ایڈا وہان سے غضبناک ادا کے ساتھ چلی گئی۔اُسکے نکلتے ہی ہنوز دروازہ بھی بند نہو ا تھا کہ شرمن نے ظرنین سے مخاطب ہوکر کہا "امیر صاحب! ہمین اس طرا رعورت کو اُسکے

بیہودہ پن کی سزا دینا چاہیئے" یہ فقرہ ایڈا نے بھی سن لیا۔ اور کمرے مین پہونچ کر لونڈی کو بلا کر کہا "شرمن کے جاتے ہی مجھے اطلاع دی جائے" ایک گھنٹہ گذرا تھا کہ لونڈی دوڑتی ہوئی آئی۔

ایڈا۔ کیا وہ دفع ہوا؟"

لونڈی "جی نہین! ہمارے آقا آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہین"

ایڈا "اچھا یہین بلا لاؤ" لونڈی واپس گئی۔ اور چند منٹ مین ظرنین ایڈا کے پاس آیا۔

ایڈا "آج کے تعجب خیز حالات کی مفصل کیفیت بیان کرنے کے لیے آپ بھی اسی قدر بیقرار ہونگے جس قدر مین سُننے کے لیے بیتاب ہو رہی ہون۔ یہ بات سمجھ مین نہین آتی کہ ایک نامعقول شخص ہمارے ہی گھر مین مقابل ہو کر ہمین ذلت دے رہا ہو اور آپ اُلٹے اُس کی معذرت اور چاپلوسی کرتے ہین۔ جیسے کوئی حقیر ملازم اپنے جابر آقا سے کرتا ہی!"

ظرنین "مین اس بارے مین تم سے کچھ کہہ نہین سکتا۔ لیکن تمھاری تشفی کے لیے اتنا اقرار کرتا ہون کہ اگر میرا سوال (جو ابھی کہونگا) پورا کردو تو شرمن یہان پھر کبھی اپنی صورت نہ دکھائے گا"

ایڈا۔ (سختی سے) "وہ کون سوال ہی۔ آخر معلوم تو ہو!"

ظرنین "مجھے اب روپیہ کی سخت ضرورت ہی اسوقت ایک حبہ بھی میرے پاس موجود نہین"

ایڈا "کیا شرمن ابتک یہین ہی؟"

ظرنین "ہان ہی۔ وہ کچھ روپیہ طلب کر رہا ہی میرے پاس کچھ نہین کہ دے کر ٹالون تمھین ہو سٹ کے ذریعہ سے لیکر اسوقت میری مدد کرنا ہوگی"

ایڈا "حضور! کیا مین یہ سمجھون کہ کوئی نہایت دل آزار اور مخفی راز اُس شخص سے راہ و رسم جاری رکھنے پر آپ کو مجبور کر رہا ہی۔ جسنے ایک سے زیادہ مرتبہ آپ کی عورت کو آپ ہی کے روبرو ذلیل کیا ہی؟"

ظرنین۔ میری عورت؟ (حقارت سے) مین کبھی قبول نہ کرونگا۔ خدا کے روبرو تم میری

بیوی نہین ہو۔گو عام لوگ کہا کرین"۔
ایڈا۔"خداوند! آپ بھول گئے کہ ہمارے ہاتھ گرجا مین ملائے گئے تھے؟"
ظرنین۔"ہان ہاتھ تو ملائے گئے۔مگر دل نہین مل سکے۔مین نے تم پر کبھی خاوندی حقوق جتائے ہین۔اب وہ شروط تمھین یاد دلاتا ہون جس پر ہمارا نکاح ہوا۔مین تمھارے مخفی رازون کے دریافت کرنے کا کبھی طالب نہ ہونگا۔اور تم بھی میرے بھیدون کی نسبت پوچھنے کا حق نہین رکھتین۔
ایڈا۔"ایسا ہو تو جانے دیجیے۔اب مین روپیہ دے نہین سکتی۔اسوجہ سے کہ وہ کس کام کے لیے ہی مجھے نہین معلوم"۔
ظرنین۔"ہوشیار ایڈا۔تم جو کچھ کرتی ہو سوچ کر کرو۔تاکہ آیندہ پچتانا نہ پڑے۔شرمن مجھے تقاضا کر رہا ہی اور مجھے انکار کی جرأت نہین۔اُسکی ادائی کا سامان کرو تو پھر وہ کبھی نہ آئیگا اگر تمنے بالکل ہی نہ مانا تو مجھے وہی ایک تدبیر عمل مین لانا پڑے گی"۔
ایڈا۔(اضطرابی سے)"وہ کون تدبیر حضور!"
ظرنین۔"وہ یہ کہ فوسٹ سے مین خود مانگون"۔
ایڈا۔"اگر وہ بھی خالی جواب دیدے تو کیا کیجیے گا؟"
ظرنین۔اُس صورت مین کسی یہودی سے قرض لینا ضرور ہی۔لیکن وہ میری تمام زندگی کے رہن پر روپیہ دے گا"۔
ایڈا۔"آپ بہت بے باک ہین۔غالبًا کسی جرم عظیم کے مرتکب ہوے ہین اور شرمن وہ بھید جانتا ہی۔اسی سبب آپ اُسکی اس درجہ خاطر و مدارات کرتے ہین"۔
ظرنین۔"مجرم؟کیا ایڈا جو لیڈی ترینا کی ایک ادنی خادمہ تھی مجھے مجرم کہنے کی جرأت کر سکتی ہی گو درحقیقت مین مجرم ہی ہون۔تم بھول گئین؟ وہ بچہ جو تمھین فوسٹ سے ——"
ایڈا۔(گھبرا کر)"بس بس۔خداوند اتمکو ایک دوسرے کی نسبت ملامت کرنا زیبا نہین یہ کنجی لیجیے اس مخفی الماری مین بے شمار روپیہ ہی جسقدر ضرورت ہوے لین۔مگر تمنے بند و بست

کی اُمیدوار ہون کہ وہ پھر کبھی اگر ہمین تکلیف نہ دے" ظریفین نے کنجیان لیکر الماری
سے روپیہ نکال لیا۔ اور باہر آیا۔ تھوڑی دیر مین لونڈی آئی اور کہا کہ شہزادہ چلا گیا۔
ایڈا نے اپنی ملازمہ کو رخصت کیا۔ اور دل مین یہ کہکر کہ "وقت قریب آگیا" اُٹھی۔ اور
آپ بھی کچھ روپیہ اسی الماری سے لیا۔ اور برقع اوڑھ کے محل سے باہر نکلی بہت سی
تنگ و تاریک غلیظ گلیون سے چلنے لگی تھوڑی تھوڑی دور مین ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھ
لیتی تھی تاکہ دل کو یقین ہو کہ ٹھیک رستہ جا رہی ہون۔ آخر ایک مکان کے دروازے
پر کھڑی ہوئی جو بظاہر نہایت ہی نجس معلوم ہوتا تھا۔ نیچے کے دریچے بند تھے مگر اوپر کی
کھڑکیون سے دھیمی روشنی مقابل کی عمارت کی دیوارون پر پڑ رہی تھی۔ ایڈا نے
اُس کم حیثیت مکان کے دروازے پر دستک دی۔ بہت دیر تک کچھ جواب اُن
نہ ملا۔ یہ بھی مکین کی عادت سے بخوبی واقف تھی۔ لہذا خاموش کھڑی رہی۔ خیر
دروازہ بہت ہوشیاری سے کھولا گیا اور ایک بڑھیا جسکے بال برف کی طرح
سفید اور چہرہ مُردے کے مانند زرد تھا۔ ہاتھ مین چراغ لیے ہوے آئی۔ ایڈا اُسکے
نام سے پکار کر اندر پہونچی۔ دروازہ بند کر لیا گیا۔ بڑھیا اُسکو ہمراہ لیکر زینے کی راہ سے
ایک کشادہ کوٹھری مین گئی۔ اس حجرے کی اندرونی کیفیات سے ہم ناظرین کو
واقف کرا دینا چاہتے ہین۔ ایک کونے مین الماری رکھی تھی جس کا دروازہ کھلا ہوا
تھا۔ طاقون مین بدوضع شیشیان تھین۔ اور میز پر قرع انبیق۔ اور دوسرے چند دواسازی
کے آلات رکھے ہوے تھے۔ سنگ مرمر کا ہاون مع دستے کے محراب مین تھا۔ چولھے
کا مُنھ آہنی تختہ سے ڈھنپا ہوا تھا۔ دوسرے کونے مین ایک لکڑی کا پنجرہ دھرا تھا۔
جس مین چند خرگوش پھر رہے تھے۔ پنجرے کے قریب ہی ایک بڑا صندوق تھا۔
جس کے اوپر والے تختہ پر بے حساب روزن کیے گئے تھے۔ وہان کی ہوا مین
صرف دواؤن ہی کی بو تھی۔ ایک اور الماری جو دیوار مین لگی تھی۔ اُس مین
بڑے بڑے شیشون کے اندر ایسی چیزین تھین جو علم تشریح کے
جاننے والے کو زیادہ مرغوب ہون ان شیشون کے مُنھ کپڑے اندر

موم سے بند کیے گئے تھے - ایک مین ایک مہیب شکل کا بچہ تھا جسکے دو جسم اور ایک سر تھا - دوسرے شیشے مین ایک اور بچہ تھا - جو نیچر کے کھیل کا سچا نمونہ کہا جا سکتا ہی اُسکی کھوپڑی حد سے زیادہ بڑی تھی - تیسرے مین - ایک کالا مہیب شکل کا سانپ تھا - چوتھے مین عجیب غریب وضع کے مینڈک تھے - پانچوین مین آدمی کا دل تھا جس مین چاندی کی سلاخ چبھوئی ہوئی تھی - باقی اور شیشے جنکی تعداد قریب بیس کے ہوگی سب مین اُسی قسم کی وحشت انگیز چیزین بند تھین - اس الماری کے نیچے لکڑی کا ایک طاقچہ تھا جس مین موم سے بنے ہوے انسان کے کل اندرونی اعضا رکھے ہوے تھے جیسے دل - جگر - گردہ - دماغ وغیرہ وغیرہ - اور ان پر اس خوبی سے رنگ چڑھایا گیا تھا کہ بالکل اصلی معلوم ہوتے تھے - اور ایسا نظر آتا تھا کہ گویا ابھی وہ کسی آدمی کے جسم سے نکالے گئے ہین - اب اس بڑھیا کے بارے مین چند الفاظ لکھکر ہم اپنا قصہ شروع کرینگے - اُسکا قد معمولی عورات کے قامت سے بہت بڑھا ہوا تھا - گو عمر ستر برس سے کچھ متجاوز رہی ہوگی - لیکن قد مین کسی طرح کی خمیدگی نہ پیدا ہوئی تھی جس سے ثابت ہوتا تھا کہ اُسکی عمر آسودگی سے گذری ہی - آنکھین اودی تھین اور کبھی اس شخص کے چہرے سے نہ ہٹتی تھین جس سے وہ بات کیا کرتی تھی - وہ اٹلی کی رہنے والی تھی - اور اسکا نام فانٹی نا تھا -

بڑھیا - ایڈا کو اندر لے جاکر "بیٹھو بیٹی! مین تیری کیا خدمت بجا لاؤن بیان کر!"

ایڈا "بڑی بی مجھے ایک ایسے زہر کی ضرورت ہی جسکی تاثیر دیر مین ہو اور اثر ہونیکے بعد کسی کے دل مین گمان نہ ہونے پائے"

بڑھیا "مین ایک قسم کا عرق تجھے دیتی ہون جسکے کچھ قطرے کسی کی جان لینے کیلیے کافی ہین"

ایڈا - اضطراب سے "کتنی مدت مین اسکا اثر ہوگا"

بڑھیا - "چھ ہفتے!"

ایڈا "یہ عرصہ بہت کم ہی - ایک صحیح و سالم آدمی کے اسقدر جلد مرض الموت مین گرفتار ہونے سے لوگون کو گمان کرنیکا موقع ملیگا - علاوہ برین اس زہر کے استعمال مین ایک بہت بڑے

ہوشیار اور ذی عقل شخص کو دھوکا دینا ہوگا۔

بڑھیا۔ "کیا یہ کسی مرد کے لیے ہی؟"

ایڈلا۔ "نہین عورت کے لیے۔ جو ایک ایسے مرد کی بیوی ہی کہ وہ ہر کسی سے بہت جلد بدگمان ہوجاتا ہی۔ اگر اسکو معلوم ہوجائے کہ مین ہی اس خطاے عظیم کی مرتکب ہون۔ تو مجھسے بہت بُری طرح پیش آئے گا۔

بڑھیا۔ (جو موقع پر کسی کی خوشامد کرنا اچھی طرح جانتی تھی) "ہان مین سمجھ گئی تم کسی عورت کو مارنا چاہتی ہو۔ اس طرح کہ تمھاری ان کارروائیون سے اُسکا مرد بے خبر رہے۔ اور دیکھنے والون کو فطرتی موت کا یقین ہو۔

ایڈلا۔ "بس تم ٹھیک سمجھین۔ یہی میرا مطلب ہی۔ کیا تم اس بارے مین کچھ میری مدد کرسکتی ہو؟"

بڑھیا۔ "مین نے جو آگے تمھین اسی قسم کی دوا دی تھی وہ ——"

ایڈلا۔ (پریشان ہوکر) "خیر اسکا ذکر جانے دو۔ دیکھو یہ تھیلی سونے سے بھری ہوئی ہی۔ لیکر اسکے بدلے کوئی اچھی سی دوا مجھے دو۔"

بڑھیا۔ "ہان بیشک دونگی مجھے ابھی ایک دوا ایسی یاد آئی ہی جو بتدریج موت کا سبب ہوگی بیمار خود جان سے بیزار ہوتا جائیگا۔ اشتہا رفتہ رفتہ کم ہوجائے گی۔ مگر ظاہر مین کسی بیماری کے آثار دکھائی نہ دینگے۔ جب یہ دوا کوئی کھائے گا۔ تو پھر اُس زہر کا توڑ کسی انسان سے ممکن نہین۔ اور کوئی ایسی چیز بھی نہین۔ جسکے ذریعے سے اس دوا کے جسم مین ہونے کا امتحان کیا جاسکے۔"

ایڈلا۔ (خوشی سے) "مین ایسی ہی دوا چاہتی ہون۔ اگر بیمار ایک سال کے عرصے مین مرے تو کوئی مضائقہ نہین۔

بڑھیا۔ "اچھا ایسی ہی دوا لو۔ مگر یہ بتاؤ کہ دوا بننے تک تم نہین ٹھہر سکو گی؟"

ایڈلا۔ "ہان۔ ذرا مین بھی اس دوا کے بنانے کی ترکیب دیکھ لون۔" بڑھیا اپنی جگہ سے اُٹھی اور الماری سے چند شیشیان لاکر میز پر رکھین اور ہر ہر شیشی سے کچھ دوا ناپ کر ایک مرکب

عرق تیار کیا۔ اسکے بعد پنجرے کے قریب جاکر ایک خرگوش پکڑ لائی۔
بڑھیا "یہ خرگوش آج ہی شب کو چند تجربے حاصل کرنے کیلئے منگوائے گئے ہین" (وہ صندوق کھول کر جسکے ڈھکنے پر روزن بنے تھے) اس مین بھی کچھ جاندار مخلوق ہے جو میرے بہت کارآمد ہے"
ایڈا دیکھنے کے قصد سے صندوق کے قریب گئی۔ اور ساتھ ہی گھبرا کر پیچھے پاؤن الٹ آئی۔ ایک ہانات کے ٹکڑے پر چند عجیب قسم کے سانپ ایک رستہ مین بندھے ہوے پیچ کھا رہے تھے اور اُن کی آنکھین خوب روشن تھین۔ بڑھیا ایڈا کے خوف کھانے پر بے ساختہ ہنس پڑی۔ اور سہولت واطمینان سے صندوق مین ہاتھ ڈال کر چند سانپون کو باہر نکالا۔ وہ پھنکارتے ہوے اُسکے ہاتھون سے لپٹ گئے۔
ایڈا "بس اب اس مہیب کام کو موقوف کرو۔ اور ان سانپون کو دُور پھینکدو"
بڑھیا "کوئی خوف کی بات نہین۔ یہ مجھے کچھ نقصان نہین پہونچا سکتے۔ یہ کہکر سانپ اُس صندوق مین رکھکے ڈھکنا بند کر دیا۔
ایڈا۔ (سنبھلکر) "کیا یہ زہریلے نہین ہین؟"
بڑھیا "انکے منھ کا زہر بہت کام آتا ہے۔ اور آج سونے کے قبل سب کا زہر نکال لونگی۔ مین نے انھین ہاتھ لگانے کے پہلے ایک عرق اپنے ہاتھون پر ملا تھا جسکی تاثیر یہ ہے کہ سانپ ڈسنے نہین پاتا" بڑھیا پھر دوا بنانے مین مصروف ہوئی۔ ایک چوکی پر بیٹھکر خرگوش کو زانو مین دبایا اور کسی دوا کے چند قطرے اُسکی حلق مین ڈال کر نیچے چھوڑ دیا۔ کچھ دیر تک تو وہ بے زبان جانور ادھر اُدھر کودتا پھرا۔ بعد وہ تھرتھری (اور تیزی) جاتی رہی اور اسکی حالت ردی ہونے لگی۔ یہان تک کہ وہ مرگیا۔ بڑھیا کو تجربتہً معلوم ہوا کہ وہ زہر دیئے جانے کے سولہ منٹ بعد مرا۔
بڑھیا "اس تجربے سے دوا کی قوت کا اندازہ معلوم ہوگیا۔ یہ ابھی بہت قوی ہے۔ آپ چولھے سے ذری دور بیٹھئے" ایڈا ہٹ گئی۔ بڑھیا نے اُس دوا کو ایک آہنی برتن مین ڈال کے

آگ پر رکھا۔ اور کوٹھری کا دروازہ کھولدیا۔ تاکہ زہریلا دھوان اچھی طرح خارج ہو جائے لگے
اور اپنے مُنھ پر آئینہ رکھکر چولھے کے قریب آگ روشن کرنے لگی۔ ایڈا نہایت غور و تعجب
سے کل کارروائیان دیکھ رہی تھی۔ آگ کی روشنی آئینہ سے بڑھیا کے مُنھ پر پڑکر عجیب
وحشت ناک شکل دکھائی دینے لگی۔ اُسکی صورت بعینہٖ ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے
قبر سے نکالے ہوے مُردے کی ہُوا کرتی ہے۔ ایڈا سی دلیر عورت بھی جو باوجود کمسنی کے
ایسے ایسے گناہون مین اپنے آپ کو مبتلا کرنے پر آمادہ ہوئی تھی۔ اس مہیب شکل کو
اپنے روبرو کھڑی دیکھکر گھبرا گئی۔ اور اُس طرف سے نظر پھیر کر اپنے دائین بائین دیکھنے
لگی۔ وہ الماری جس مین مہیب صورتین رکھی ہوئی تھین۔ وہ طاقچے جن مین زہر
قاتل موجود تھے۔ وہ صندوق جس مین زہریلے زندہ سانپ بند تھے۔ وہ اعضا
انسانی جو تازے نظر آتے تھے۔ اور وہ ڈراونی شکل جو چولھے کے پاس کھڑی تھی ان
سبھون نے ایڈا کے دل پر ایسا خوف طاری کر دیا کہ وہ سرتاپا کانپنے لگی۔ اسی عالم
مین زہریلے برتن سے دُھوان نکل کر اسکے دماغ پر اثر کر گیا۔ اور وہ بیہوش ہو گئی۔
عین بیہوشی مین صدہا دہشت خیز تماشے نظر آنے لگے۔ کبھی معلوم ہوتا تھا کہ تمام حجرہ
مہیب شکلون سے بھر گیا ہے۔ اور اس صندوق سے سانپ نکل کر تمام جسم کو لپیٹ
گئے ہین۔ یا ایک شخص جسکے بدن پر گوشت اور پوست کا نام نہین اسپر حملہ کر رہا ہے
غرض ایڈا کو بیخودی ہی مین ایسے حالات نظر آرہے تھے کہ دفعتہً بڑھیا نے
قریب جاکر آہستہ سے کہا "ہتیار ہو" وہ ایک چیخ مار کر ہوشیار ہوئی۔ اور پھر وہی آواز
کانون مین آئی "ہتیار ہو" ایڈا نے جانا کہ وہ ایک وحشت انگیز خواب تھا۔ کیونکہ جب
بیدار ہو کر اِدھر اُدھر دیکھا تو بڑھیا سامنے کھڑی ہے۔

ایڈا۔ "مین کتنی دیر تک سوتی رہی؟"

بڑھیا۔ "کامل ایک گھنٹہ۔ اس زہریلے دھوئین نے تمھین بیہوش کر دیا۔ مگر ہوش مین
آنے کے بعد کیون چیخ اٹھین؟"

ایڈا۔ (جسکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے) "آہ مین نے ایک بڑا ہی ہیبت ناک

خواب دیکھا ہی"
بڑھیا۔ آج "ڈال پر چبس" کی شب ہی۔ شیاطین رات بھر پھرا کرتے ہین۔ اور برے
خواب دیکھنا بھی کوئی عجیب بات نہین۔ کیونکہ آج کی رات ہی ایسی ہی"
ایڈا "مین ایسے مہمل اعتقادون کی پابند نہین ہون۔ مگر اتنا البتہ چاہتی ہون کہ بار دیگر
ایسے خواب نہ نظر آئین۔ کیا دوا تیار ہو گئی؟"
بڑھیا "ہان" ایک دوا کی شیشی ایڈا کے ہاتھ مین دے کر "دیجیے لو اس دوا کے چھہ
قطرے اگر کوئی پی جائے تو بتدریج اثر ہونے لگے گا۔ اور وہ ایک سال بعد مریگا۔
دوا بدمزہ بھی نہین ہی۔ کھلانے مین کچھ دقت نہ ہو گی۔
ایڈا "بس مین یہی چاہتی تھی۔ (تھیلی دے کر) اسے قبول کرو" بڑھیا نے شوق
سے لے لیا۔ اس وقت اُس کے چہرے پر کچھ تازگی اور رونق پائی جانے لگی۔
ایڈا شیشی کو بغل مین دبائے ہوے بڑھیا سے رخصت ہو کر اپنے محل
کو واپس آئی۔

چھبیسوان باب

مصور

دوسرے دن علی الصباح ایک نوجوان مصور شہر دیانا کے ایک غریب گھر
مین اپنے کوچ سے اُٹھا اور جلدی سے کپڑے پہن لیے۔ طاق سے ایک سوکھا
ہوا پارہ نان۔ پانی کا سبوچہ۔ اور چند پنیر کے ٹکڑے اُٹھا کے ناشتہ کیا۔ جب وہ
بے تکلف غذا تمام ہو گئی تو وہ پھر اپنی کرسی پر بیٹھکر دل مین کہنے لگا "آب و نان
دونون کا خاتمہ ہو گیا۔ پانی کسی نہر سے بھرے سکتا ہون۔ مگر روٹی کے لیے کیا
تدبیر کرون؟ وہ تو کچھ درختون پر نہین لگی ہی کہ توڑ لون۔ پیسہ دے کر خریدنا چاہیے
میرے پاس تانبے کا ایک ٹکڑا بھی نہین جس پر شاہی مُہر ہو۔ اس عظیم الشان
شہر مین جہان لوگ حصول زر کے لیے دور دور از ملکون سے فراہم ہوتے ہین

مجھ غریب کو نوبت بھی میسّر نہین آتا بیشک یہ میری شومیٔ طالع ہی۔ ہاے! مال و دولت کی مجھے کچھ حرص تو ہی نہین۔ ستر رمق جس سے اپنی جان بچا سکون ملتا رہے تو بھی میرے لیے کافی ہی۔ لیکن وہ تصویر فروش یقین دلا رہا ہی کہ مین یہان زندگی بسر کرسکونگا کم سے کم ایک مہینہ تو ضرور کسی تصویر کے تیار کرنے مین صرف ہوگا۔ اس مدت تک مین فاقہ کشی کس طرح کرون؟ اپنی بہن ایڈا کے پاس تو جانے سے رہا۔ گو بھوک پیاس کی مصیبت سے جان پر بھی بنجاے۔ مگر اُسکے پاس جانے کا نام نہ لونگا اُسکی ناجائز دولت اُسی کو مبارک رہے۔ یہ خیال ہمت کو پست کیے دیتا ہی کہ مین کس تدبیر سے روپیہ پیدا کرکے اپنی جان بچاؤن؟ خیر اپنی تصویر کا ایک نقشہ تو کھینچ لون۔ اور اُس تصویر فروش کو دکھلاؤن تو شاید وہ کچھ روپیہ بطور بیعانہ دے نکلے۔ اس اُمید سے جراُت حاصل کرکے (کم بخت ہی وہ دل جس مین اُمید خوشی کی اُمنگ نہ پیدا کرسکے) نوجوان مصور ایک ناتمام تصویرون کے مرقع کو اُٹھا کر مسرت کی نگاہون سے دیکھنے لگا اُن تصاویر کے تیار کرنے مین تین چار مہینے لگے تھے۔ بلکہ بعض دفعہ دن بھر کی محنت کے علاوہ شب کا بہت حصہ بھی اسی کام مین گذرا کرتا تھا۔ اور کھانے کو وہی سوکھی روٹی کے ٹکڑے یا کبھی جنگلی میوے نصیب ہوتے تھے وہ اسوجہ سے تصویرون کو جلد فروخت کرنا مناسب نہ جانتا تھا کہ ضرورت کے وقت جلد تمام کرکے بیچنے پر بالکل ہی کم دامون کو بکے گی۔ ایک تصویر کو وہ پوری ہنرمندی اور کاریگری سے تیار کر رہا تھا۔ اسی لیے جب کبھی اُسکے دیکھنے کی نوبت آتی تھی۔ تو دل مسرور اور شگفتہ ہوجاتا تھا۔

مصور۔ (دل مین) یہ تصویر کامل ہونے کے لیے ایک مہینہ درکار ہے اور مین آٹھ دن بھی صبر نہین کرسکتا۔ آخر کیا کرون؟ نہ تو میرے پاس ایک حبہ ہی۔ نہ کوئی ایسا دوست رکھتا ہون جو اس گاڑھے وقت کام آوے۔

ایک آواز مصور کے پیچھے سے "کوئی دوست نہین؟ یقیناً کوئی نہ کوئی ہوگا ہی"

مصور نے پلٹ کر دیکھا تو ایک سن رسیدہ شخص جسکی سفید اور لمبی ڈاڑھی سینے پر لٹک رہی ہی قریب کھڑا ہوا ہی۔

بوڑھا۔ (مسکراتا ہوا) "تم ان تصویرون کے دیکھنے مین اسدرجہ محو ہو رہے تھے کہ میری دستک کا بھی خیال نہ کیا۔ اسلیے مین نے اندر آنے کی جرأت کی۔"

مصور۔ "کیونکر آسکے؟ دروازہ تو مقفل تھا!"

اجنبی بوڑھا۔ "نہین قفل نہین لگا تھا" یہ کہکر دروازے کیطرف بڑھا اور اُسکو کھول دیا۔"

مصور۔ (دروازہ بند کرکے) "مین نے غلطی کی رات کو سونے کے قبل شاید بند کرنا بھول گیا تھا۔" جناب والا سچ تو یون ہی کہ ہم سب کے سب تکبر کے دام مین گرفتار ہین ——"

اجنبی بوڑھا۔ (حقارت سے) "تکبر؟" "کیا تم اپنی غربت سے شرماتے ہو۔ اور کیا تم اسکے تدارک کی سعی کر سکتے ہو؟ کیا رنج فاقہ کشی سے نجات پانے کے لیے محنت شاقہ نہین اُٹھاتے ہو؟ یہی غرور و نخوت انسان کو نیک کامون کے کرنے سے اُس وقت بھی باز رکھتے ہین جب وہ افلاس کے ہاتھون مر رہا ہو مجھسے تکبر کا بیان نہ کرو۔ اتنا خیال کر لو کہ اگر تمام لوگ تونگر و مستغنی ہی پیدا ہوتے تو دنیا کا کارخانہ چل بھی سکتا؟۔ اگر تم غریب نہ ہوتے اور تمھارے پاس ضروریات زندگی کے قابل کچھ مال ہوتا تو مین نے تمسے آج ملاقات نہ کی ہوتی۔

مصور۔ (تعجب سے) "میری غربت اور افلاس سے آپ کیونکر واقف ہوے؟"

بوڑھا۔ (ترش رو ہوکر) "مین اچھی طرح جانتا ہون کیا تم اپنے موجودہ افلاس کا انکار کر سکو گے؟" یہ کہکر بوڑھا مصور کے بوسیدہ پلنگ ٹوٹی ہوئی کرسی اور اُسکے میلے کچیلے کپڑون کو دیکھنے لگا۔"

بوڑھا۔ "بتاؤ! کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مین مفلس نہین ہون؟"

مصور۔ (آبدیدہ ہوکر) "مین ہرگز نہین کہہ سکتا کہ افلاس مین مبتلا نہین ہون۔"

بوڑھا۔ اچھا۔ اس تصویر کے تیار کرنے کے لیے اور کتنے دن لگین گے؟"

مصور۔ (آنسو پونچھ کر) "پورے تیس دن۔"

بوڑھا۔ "کیا تیار ہونے کے بعد اسکو بیچو گے؟"

مصور:- جی ہان! میرا یہی قصد ہی"
بوڑھا:- "وہ تصویر فروش جو قریب گلی مین رہتا ہی۔ اسکی تحسین کیا قیمت دیگا؟"
مصور:- (بوڑھے کو تعجب سے دیکھکر) "اُس سے معاملہ رکھنے کا حال آپ کو کس طرح معلوم ہوا؟"
بوڑھا:- فرض کرو کہ اُس تصویر فروش سے مجھے ملاقات ہوئی۔ اور یہ بھی فرض کیا جائے کہ علم مصوری سے مجھے دلچسپی ہی۔ اُسکے ہان جانے پر اُس نے مجھے تمھارا پتا بتا دیا اور تمھاری شکستہ حالی اور غربت کا قصہ بھی کہہ سنایا۔ کیا اُس صورت مین مجھے تمھارے کُل حالات سے واقفیت ہونا کوئی عجیب بات ہی؟-
مصور:- اگر مین ان تمام باتون کو خیال کرون تو بیشک آپ نے ناچیز مکان کی عزت افزائی کا سبب سمجھتا ہون۔
بوڑھا۔ تم نے اس حجرے کو ایک حقیر مکان کہا۔ ور در حقیقت ہی بھی ایسا ہی۔ مگر آیندہ تم یہان نہ رہو گے!" جب بوڑھے نے یہ الفاظ نہایت جوش اور اُمید دلانے والے لہجے مین کہے تو نوجوان مصور کے زرد چہرے پر خوشی دوڑ گئی۔
بوڑھا:- "تحسین اپنی لیاقت کے بموجب ظاہری حالت کو بھی درست کرنا چاہیے" یہ فقرہ سُنکر اپنی کھینچی ہوئی تصویر کو کمال مسرت سے دیکھنے لگا۔ بوڑھے کی باتون سے یقین ہو گیا تھا کہ وہ بھی مصوری مین دخل رکھتا ہی۔ ایسے شخص کی تعریف مصور کے دلی جوش کو اُبھار رہی تھی۔ بوڑھے نے قیافہ سے پہچان لیا کہ مصور اپنے کمال پر در پردہ ناز کر رہا ہی۔
بوڑھا:- بیشک تم عمدہ لیاقت رکھتے ہو۔ تمھارے ہاتھ کا کھینچا ہوا مجموعۂ تصاویر تمھاری لیاقت کا ثبوت دے رہا ہی۔ خیر۔ مین اس مجموعہ کی قیمت ٹھہرانے کے لیے آیا ہون۔ کیا تم دو ہزار کرون کی قیمت پر وہ مجھے دو گے؟ مصور دل لگی سمجھا۔ اور کہا "آپ باوجود میری غریبی اور خستہ حالی کی واقفیت کے اسطرح کی دل لگی جو کرتے ہین" "اُسی وقت

بوڑھے نے ایک تھیلی روپیہ کی مصور کی جانب پھینک کر کہا۔ "آدھی قیمت یعنی ایک ہزار کرون اس مین ہی یہ بطور بیعانہ قبول کرو"۔ مصور اُسکے قدم پر گر پڑا۔ اور سمجھا کہ یہ بوڑھا خدا کی طرف سے میری مدد کے لیے بھیجا گیا ہی۔ بوڑھا کنایۃً ہنسنے لگا۔ اور کہا۔ اے نوجوان! تو نے کیون اپنا سر ایک حقیر بندے کے روبرو خم کیا ہی؟ انسانی شکل مین کوئی ایسا نہین جو قابل پرستش ہو۔ دو ہزار کرون قیمت منظور کرو بیعانہ اُٹھا لو!"

مصور۔ "آپ کی نوازش میری حیثیت اور میرے اندازے سے کہین زیادہ ہی۔ اسقدر بڑھکر کہ مین شبہہ کرتا ہون کہ آیا اُسکو قبول کرون یا نہ کرون"

بوڑھا۔ ہرگز شک وشبہہ کو دل مین راہ نہ دو۔ وہ روپیہ تمھین زیادہ معلوم ہوتا ہی حالانکہ میرے پاس کچھ چیز نہین رکھتا۔ وہ مجموعہ جب مکمل ہو جائے مجھے دیدینا۔ راضی تو ہو؟ مین اب ایک اور بات تمسے کہنا چاہتا ہون۔ جو نہایت ضروری ہی مین نے جو کچھ تم پر تھوڑا بہت احسان کیا ہی۔ اُسکے صلہ مین میرا ایک اور مدعا بر لاؤ گے؟"

مصور۔ (جو بوڑھے کا نہایت ممنون ہو رہا تھا) "یہ آپ کے فرمانے کی بات ہی۔ اب نہین۔ آیندہ بھی ہمیشہ کے لیے آپ کے واجب التعمیل ارشاد کی بجا آوری کو بسر وچشم حاضر ہون۔

بوڑھا۔ "تمھاری تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ تم ابھی ناتجربہ کار اور نادان ہو۔ میرا نام تک نہین معلوم اور کہتے ہو کہ ہمیشہ تمھارے تابع فرمان رہونگا۔ اچھی کہی واللہ! خیر۔ جانے بھی دو۔ مجھے ایک ضروری امر مین تم سے کچھ گفتگو کرنا ہی۔ مین کرسی پر بیٹھتا ہون تم پلنگ پر جا بیٹھو تاکہ سہولت واطمینان سے بات چیت کی جائے یہ کہکر خود کرسی پر بیٹھ گیا۔ مصور بھی بوڑھے کی خواہش سے پلنگ پر بیٹھا۔ بوڑھے نے کہنا شروع کیا۔

ستائیسوان باب

بدرقہ

بوڑھا۔ میرے نوجوان دوست! مین پہلے تو یہ کہنا چاہتا ہون کہ تمھارے خاندان کے چند خفیہ حالات سے مجھے بخوبی واقفیت حاصل ہے۔ یہ اس لیے کہنے کی ضرورت ہوئی کہ تم مجھپر پورا اعتماد کرو۔ مین نے پہلے ہی تمھاری خاص حالت کی نسبت صاف صاف کہدیا ہے"

مصور۔ "ہان بے شبہہ آپ واقف ہونگے۔ اور جانتے ہی کے سبب اس قدر نوازش فرمائی"

بوڑھا۔ "خیر گو تم یہان کسی اور نام سے مشہور ہو مگر مین ٹھیک طور پر جانتا ہون کہ تمھارا اصلی نام "آٹو" ہے۔

آٹو۔ (حیرت اور تعجب سے) "خدا کی پناہ! کس شیطان نے آپ سے یہ بات کہی ہے؟"

بوڑھا۔ (مسکراکر) "میری تقریر مین خلل انداز نہ ہو۔ تم جانتے ہو کہ تمھاری بہن ایڈا اور فوسٹ مین کیا بھید ہے؟"

آٹو۔ (جلدی سے) "مین نے اس سے مقابلہ کرنا چاہا۔ اور کیا بھی"

بوڑھا۔ "مگر فوسٹ نے تمھین پہلے ہی حملے مین تمھین بے ہتھیار کردیا تھا"

آٹو۔ "تاہم مین نے بزدلی ظاہر نہ ہونے دی۔ اُس وقت مین بہت تھکا تھا۔ اور بھوک پیاس نے بھی عاجز کر دیا تھا"

بوڑھا۔ "مجھے سب معلوم ہے۔ فوسٹ نے اس اقرار پر تمھین جان سے چھوڑدیا کہ آئندہ تم بھی کبھی اُسکے یا ایڈا کے باب مین کچھ دخل نہ دو۔

آٹو۔ آپ نے جو کچھ کہا سب ٹھیک ہے لیکن مین حیران ہون کہ آپ ان معاملات سے

کس طرح آگاہ ہوے - شب تو بہت تاریک تھی؟"
بوڑھا: اُسی تاریکی کی وجہ سے تم ہی مجھے دیکھ سکے نہ تمہارا مخالف - اُسوقت مین درختون کی آڑ سے کُل تماشا دیکھ رہا تھا - اسی صورت سے پُورا پُورا قصہ معلوم ہوا۔"
آٹو: لیکن آپ مجھے کیا سمجھے ہونگے جب مین نے اُس شخص سے جان بچانے کی درخواست کی جو میری بہن کی عزت ریزی کا سبب ہوا بہر حال اُس سے لڑکر دل ٹھنڈا کر لیا - جب مغلوب ہوا تو پھر اُسکو میری جان لینے سے کیا حاصل تھا غرض مین نے وہ کل تدبیرین کین جو کوئی اپنی خاندان کی نیکنامی کے لیے کر سکتا ہی"
بوڑھا: بیشک تمھاری اولوالعزمی اور بلند ہمتی قابل تحسین و آفرین ہی - اب اس بے سود تقریر مین وقت رائگان کرنا مصلحت نہین - تمنے قسم نے نباہ کے لیے پھر کبھی فوسٹ کی حویلی مین قدم نہین رکھا - اپنا نام بدل دیا - اور روزی پیدا کرنے کے واسطے بہت سی تکلیفین اُٹھائین - دنیا کے ان تمام بکھیڑون سے اب تمھین نجات ہوئی - کیونکہ وہ روپیہ جو اب تمھارے پاس ہی آیندہ دنیاوی دولتمندی حاصل کرنے کے لیے ایک زینے کا کام دے گا - مگر نہ تو گذشتہ آفات نہ آیندہ کی دولتمندی تمھین دوسرے بندگان خدا کی حاجت روائی - اور بہبودی کی فکر سے غافل یا بے پروا کرنے کا ذریعہ ہو سکتی ہی"
آٹو: مین ایسا سخت اور سنگین دل نہین رکھتا ہون - آپ ایک خالص اور دلی دوست کی طرح مجھ سے پیش آئے - علاوہ برین میرے تمام پوشیدہ حالات سے آپ بخوبی واقف ہین - پس مین اس قدر جاننا چاہتا ہون کہ میری کون خدمت آپ کے منظور نظر ہوگی اور مجھے آپ کے روبرو سرخرو بنائے گی -
بوڑھا: اچھا - مین تمھین ابھی ایک کام مین آزمانا چاہتا ہون - اسوقت لیڈی ٹرنر ایک آفت عظیم مین مبتلا کی جانے والی ہی"
آٹو - (غصے سے) وہی نازک اندام لیڈی! جو اُس نالائق شخص فوسٹ سے منسوب ہوئی ہی؟"

بوڑھا۔ ہان وہی ! تم بڑے دلیر نوجوان ہو مجھے یقین ہی کہ تم سے بہتر اس کام کے قابل کسی اور کو نہ پا سکونگا۔ وہ کام بھولی اور بے گناہ لیڈی تریزا کو اُس بلا و مصیبت سے بچانے کا ہی جو اُسکے سر پر کھڑی ہوئی ہے"

آٹو۔ (بوڑھے کی باتون سے جوش مین آکر) اُس نیک کام مین جو آفات ہون مین خوشی سے جھیل کر لیڈی تریزا کی حمایت اور ہمدردی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرونگا مگر اتنا خیال رہے کہ اس کارروائی کے سبب میرا وہ عہد و پیمان نہ ٹوٹنے پائے جو نوسٹے سے کبھی مقابل نہونے یا اُسکے ہر ایک امر مین دخل نہ دینے کے بارے مین کیا گیا تھا۔

بوڑھا۔ نہین۔ تمھین تو لیڈی تریزا کی جان کو صدمے سے محفوظ رکھنا ہی۔ یہ تمھاری مداخلت نہ تو نوسٹے کو، ورنہ اُسکی بدکار ہمراز ایڈا کو معلوم ہوگی۔ حقیقت حال یہ ہی کہ تریزا کا کام تمام کرنے کے لیے ایک زہر قاتل تیار کیا گیا ہی۔ جو آج شام مین اُس بیچاری کو دیا جائے گا"

آٹو۔ (دہشت سے) اُسے خداوند کریم ! دنیا مین ایسی ایسی بدکاریان بھی ہوتی ہین ؟"

بوڑھا۔ تم ابھی کم سن ہونے کی وجہ سے دنیا کے مکر و فریب کو نہین جانتے ہو۔ تمھاری کمبخت بہن ایڈا اس شخص کے ساتھ زندگی بسر کرنے پر رضامند نہین جس سے نوسٹے نے اُسکا نکاح کر دیا ہی۔ اور اسی لیے وہ مختلف قسم کی تدبیرین عمل مین لا رہی ہی !"

آٹو۔ افسوس میری ہمشیرہ ! جسکے حق مین اماجان نے مرتے دم دعاے خیر کی تھی۔ وہ اور ایسی سیہ کاریان !"

بوڑھا۔ مین جو کچھ کہتا ہون اس مین سر مو خلاف نہین۔ خیر تم مجھسے بغیر کسی استفسار کے میرے کہنے پر عمل کروگے ؟"

آٹو۔ آپ کی خواہش ہی کہ مین لیڈی تریزا کو اُس بلاے عظیم سے نجات دون۔ خدا جانتا ہی۔ اس نیک کام پر میرا دل خود آمادہ ہو رہا ہی۔ سوا اسکے آپ پر مجھے پورا اعتماد ہی مین ضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرونگا"

بوڑھا۔ ایڈا نے عورتش تریزا کے پلانے کے لیے ایک زہر تیار کرایا ہے۔ اور وہ یقین رکھتی ہے کہ روے زمین پر کسی فرد بشر سے اسکا توڑ ہو نہیں سکتا۔ (ایک شیشی آٹو کے ہاتھ مین دیکر) یہ لو یہ عرق ہر زہر کو دم بھر مین بے اثر بنا دیتا ہے"

آٹو۔ "تو یہ شیشی مین لیڈی تریزا کو لیجا کے دے دون؟"

بوڑھا۔ تم نادان ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تریزا اس عرق کو پی لیگی؟ جب تک کہ پوری پوری کیفیت سے آگاہ نہو۔ اور تمھین اُسکی زندگی کو اس خبر سے تلخ کرنا گوارا ہوگا؟ کہ اُسکا شوہر ایک ایسی عورت سے ناجائز تعلق رکھتا ہے۔ جو کسی وقت اُس کی خادمہ تھی"

آٹو۔ "میری بہن کی اس دل آزار قاتل تجویز سے فوسٹ واقف ہے کہ نہین؟"

بوڑھا۔ "نہین۔ وہ لیڈی تریزا سے خالص محبت رکھتا ہے لیکن اُسکا بدکار دل ایڈا کے ساتھ بھی وابستہ ہے۔ امیر ظریٖن سے بظاہر تو شادی کر دی لیکن باطن مین عجیب تعلقات جاری ہین تریزا کو زہر دینے کے بارے مین ایڈا نے کسی سے راے نہین لی۔ خاص اپنی ہی تجویز و تدبیر سے اس گناہ عظیم کی مرتکب ہونے والی ہے۔ مگر تریزا سے اس تجربے کا ذکر کرنا قرین مصلحت نہین۔ لہذا اُسکے بغیر اطلاع یہ بدرقہ اُسکو پلا دینا چاہیئے۔

آٹو۔ "مین بخوبی سمجھ گیا۔ مگر یہ کارروائی کس طرح ہو سکے گی؟"

بوڑھا۔ "تمھاری مدد سے سب کچھ ہو سکتا ہے آج شام کو فوسٹ کے محل مین ایک جشن مقرر ہے۔ ایڈا ہر طرح لیڈی تریزا کے پاس پہنچنے کی تدبیر کرے گی۔ اور کسی صورت سے زہر کو اُسکے پیالے مین ڈال دے گی۔ زہر کا استعمال ہونے سے پیشتر تم اُسکے اندر یہ بدرقہ دے دینا چاہیے۔ ورنہ اُسکے بعد کچھ سود مند نہ ہوگا۔ کل دن بھر فوسٹ اپنی حویلی مین نہ رہے گا۔ کیونکہ اُسکو شہر ویانہ مین ایک ضروری کام ہے۔ تم کسی بہانے سے لیڈی تریزا کے پاس جا پہنچو۔ اور کہہ سنو کہ اس بات سے [illegible] تمھارے آنے کا حال فوسٹ سے نہ کہے جب اُسکا سبب دریافت کرے گی کہ کیا منع کرتے ہو پوشیدہ امور ایسے کے تابع ہین جب انکا کام کر دوگے تو تمھین سوال کرنے کا موقع مل جائیگا۔

جس مین یہ دوا پلا سکو۔"
آٹو۔"مین سمجھتا ہون کہ سیکڑون باتین اس تجویز کی مزاحم ہونگی۔"
بوڑھا۔"جو کام استقلال سے کیا جاتا ہی۔ اُسکو کوئی شے مانع اور مزاحم نہین ہو سکتی۔میری مآل اندیشی اور فراست پر بھروسا کروگے تو یقین ہی کہ ضرور کامیاب ہوگے۔"
آٹو۔"تو مین نے جو قسم کھائی ہی اُسکے خلاف کرنا پڑیگا؟"
بوڑھا۔"تمھارا عہد و پیمان صرف اسی لیے تھا کہ پھر کبھی تم اپنی بہن اڈا اور فوسٹ کی دوستی مین دخل نہ دوگے اور اُس بات کو مخفی رکھنے کا بھی اقرار کیا گیا تھا لیکن اگر تمھاری بہن تریزا کو دریا مین پھینک رہی ہی۔ تو اس قول کے سبب سے تم بغیر تریزا کی مدد کیے خاموش کھڑے دیکھا کروگے؟"
آٹو۔"آپ کی لاجواب تقریر مجھے قائل کیے دیتی ہی۔خداوندا! یہ کیا معاملہ ہی؟ اپنی بہن کی بدافعالی کا تدارک کرنے کے لیے مجھی کو جانا پڑا!"
بوڑھا۔"دنیا ایسی ہی ہو رہی ہی۔ اُٹھو! میری تدبیر کے عمل کرنے مین کوتاہی نہ کرو اور ہماری یہ باہمی ملاقات مخفی رہے۔ تریزا سے گفتگو کرتے وقت بہت ہوشیار رہنا چاہیے۔ کہین کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ نکل جائے جس سے تمھاری بہن کے دل شکن حالات کی اُسکو خبر ہو جو عمر بھر اُس کو رنج والم مین مبتلا رکھے۔ ہان تمھین بالکل خبردار رہنا ہوگا۔ پھر کل سر شام تم سے ملاقات ہوگی۔"
یہ کہکر بوڑھا گھر سے باہر نکلگیا۔ آٹو تھوڑی دیر سوچ مین رہنے کے بعد ادھر اُدھر دیکھنے لگا اور سمجھا کہ خواب دیکھ رہا تھا لیکن وہ اشرفیون کی تھیلی اور دوا کی شیشی جو میز پر دھری ہوئی تھی گذشتہ واقعات کی صداقت پر دال تھی۔
آٹو۔(دل مین)"ہائے اڈا! کیا تو درحقیقت ایسی ہی گمراہ اور بدکار ہی؟ افسوس! وہ دعا جو تیری مان نے آخیر وقت دی تھی۔ تیری نیک بحث اور پاکباز بنانے پر کامیاب

نہین ہوئی؟ اے ننگ خاندان لڑکی! تو کیسے کیسے سخت گناہون مین مبتلا ہوتی ہی۔ وہ قسم جو مین نے تیرے بدکردار مرد سے کھائی ہی۔ اس بات کی مانع ہی کہ تجھے ان حرکات سے باز رکھنے کی کوشش کرون۔ واللہ اعلم یہ ضعیف العمر کون ہی جو ابھی یہان کھڑا ہوا تھا۔ اور اُسکو ایڈا کی خفیہ تجاویز سے کیونکر آگہی ہوئی ہوگی۔ شاید دوسری ملاقات مین وہ مفصل حال کہہ سُنائے گا۔ بہرصورت اس بوڑھے کی نیت خالص اور نیک ہی۔ یقیناً وہ مجھے دھوکا دینے کے یئے نہین آیا تھا۔" منیر پر سے وہ شیشی اُٹھائی اور کھول کر سُونگھا تو نہ کسی قسم کی بو تھی۔ نہ چکھنے سے کوئی مزہ پایا جاتا تھا۔" کیا اچھی بات ہی کہ بوڑھا دواؤں سے بخوبی واقف ہی۔ اُسکو اتفاقاً کسی ذریعہ سے ایڈا کی ظالم کارروائی کی خبر لگ گئی ہوگی۔ اب اِس نیک کام مین مجھے بھی شریک کیا چاہتا ہی۔ ہان مین جان گیا۔ وہ بوڑھا اُنھین نیک طینت لوگون سے ہی جو پوشیدہ طور پر عام بندگان خدا کی بہبودی چاہتے ہین۔ اور اُنکے ساتھ عمدہ اور شائستہ سلوک کرتے ہین۔ مین ضرور اس حکم کی تعمیل کرونگا۔ اور تریزا کو اس ناگہانی آفت سے بچاؤنگا۔"

اٹھائیسوان باب

تریزا کا رنج

دوسرے دن دوپہر کے قریب تریزا اپنے کمرے مین تنہا بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ تنہائی اسلیے پسند کرتی تھی کہ اُسکا دل رنج والم سے مملو تھا۔ وہ بغیر کسی کی مزاحمت کے آپ ہی آپ اُن دردناک خیالات مین غرق تھی۔ اور اپنے دل کو صورت غم و مبداء الم ہونے کا الزام لگا رہی تھی۔ اُسکی رنجیدگی کا پہلا سبب یہ تھا کہ نوسٹ اُسکے پاس بہت کم جاتا تھا۔ وہ اس بات سے متعجب اور حیران تھی کہ کون کام اُسے آئے دن مصروف رکھتا ہی۔ اور میرے پاس آنے سے روکتا ہی۔ لیکن اُسکے دل مین کبھی یہ خیال نہین آیا کہ ایڈا سے نوسٹ کا تعلق ہی۔ کیونکہ وہ بڑی پاک طینت نیک مزاج لڑکی تھی اُسکے بے لوث دل مین ایسے بُرے

خیال ہرگز راہ نہین پاسکتے تھے۔ نوسٹ راتون مین اکثر نیند سے چونک اُٹھتا تھا۔ اور بعض مرتبہ بے اختیار رو دیتا تھا۔ دن کو متفکر اور پراگندہ خاطر رہتا تھا۔ تریزا نے کئی دفعہ نوسٹ سے اس رقت اور سراسیمگی کا سبب پوچھا مگر کبھی قابل تسکین جواب نہ پایا۔ باایں ہمہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ اس صورت سے پیش آتی تھی کہ گویا اُسیران حالات کا کُچھ احساس ہی نہین ہوا۔ نوسٹ کی پراگندگی ہمیشہ کی غیر حاضری۔ راتون کی گریہ وزاری جو کثرت رنج وملال کا ثبوت ہی تریزا کو بے چین وبیقرار کیے دیتی تھی۔ ایک اور بات جو اُسکی بیتابی کا سبب تھی یہ ہی کہ نوسٹ اپنی بچی ایڈیلیا کو کبھی التفات یا محبت کی نظرون سے نہ دیکھتا تھا۔ باوجودیکہ بسا اوقات تریزا نے اُسکو اپنے بچے سے اُلفت رکھنے کی طرف رغبت دلائی۔ مگر وہ بخلاف اسکے ڈیوک لیپولڈ اور میریا کے بچے سے زیادہ دلچسپی رکھتا تھا۔ تریزا کئی مرتبہ اس بات کو آزما چکی تھی۔ اور یہ غم اُسکو تمام ملالون سے بڑھکر تھا۔ کبھی اُسکو یہ خیال ہوتا تھا کہ نوسٹ کا اپنے بچے سے عدم التفات اور ڈیوک کے بچے سے محبت کرنا صرف میرے وہم وگمان کا نتیجہ ہی لیکن ساتھ ہی اسکے حرکات وسکنات سے ثابت ہوجاتا تھا کہ اُسکا خیال غلط نہین۔ اور بڑی حیرت خیز تو یہ بات تھی کہ خود اُسکا دل بھی ڈیوک لیپولڈ ہی کے بچے کو پیار کرنے کو چاہتا تھا۔ وہ تعجب کرتی تھی کہ اسکا سبب کیا ہی؟ آخر یہ سوچکر چپ ہورہتی تھی کہ نوسٹ کے اُس سے محبت کرنے کی وجہ سے اپنے دل پر بھی اُسکا اثر ہوا ہی۔ جب اُس بچے کو دیکھتی۔ اُٹھا کر سینے سے لگا لیتی تھی۔ اور اُسکو جُدا کرنا ناگوار معلوم ہوتا تھا۔ اُسکے عوض خاص اپنی لڑکی پر اُس قدر محبت نہ آتی تھی۔ اس اُلٹ پھیر کو دور کرنے کی غرض سے تریزا نے بہت کوششین کین۔ اپنے نفس سے جھگڑا کیا۔ دل پر الزام لگایا۔ خدا سے التجا کی۔ ایڈیلیا کے پاس بہت دیر تک بیٹھا کرتی۔ اُسکو پیار اور محبت سے گلے لگا لیتی۔ غرض سب کُچھ کرتی تھی۔ لیکن میریا کے بچے کا خیال کبھی دُور نہوتا تھا۔ اور یہ بات ذہن مین آتی کہ کاش ماکسیملن میرا بچہ ہوتا تو کیا خوب بات تھی۔

تریزا کی سی نیک مزاج پاک طینت عورت اسکو بھی ایک گناہ عظیم سمجھتی تھی کہ اپنے بچے سے اُلفت نہ رکھے۔ عورتون کے دلون مین جو اولاد کے ساتھ محبت مادری ہوا کرتی ہے ایک عمدہ ترین عنایت ایزدی ہے۔ ایسی نعمت سے حقدار کو محروم رکھنا اور اُسکا حق کسی اور کو دینا تریزا کے نزدیک ایک بہت بڑا گناہ تھا۔ ایک اور بات ایسی ہوئی جس نے تریزا کے تعجب و فکر کو زیادہ کر دیا۔ یعنے جیسے ہی روز بیشتر میریا سے کچھ گفتگو کر رہی تھی۔ اثناے کلام مین میریا نے کہا "کہ مجھے اپنے بیٹے کے عوض ایڈیلیا سے زیادہ تر رغبت و محبت ہوئی ہے" دونون نے اس تذکرے پر آنسو بہا ئے اور آخر ایک نے دوسرے کو تسلّی دی۔ اور دعا کرنے لگین کہ "خداوندا ہمین اپنے اپنے بچون سے محبت کرنے کی ہدایت عطا فرما!"

افسوس! یہ نیک عورتین نہین جانتی تھین کہ بچون کی تبدیلی ہوئی ہے۔ انھین بالکل خبر نہ تھی کہ تریزا کو ماکسیملن کے ساتھ محبت ہونا محض فطرتی جوش کا اثر ہے اور اسی طرح میریا کو ایڈیلیا کی اُلفت بھی ایک قانون قدرت کی پیروی تھی جس کے خلاف کرنا انسان کے قبضۂ قدرت سے باہر ہے۔ وہ دونون جانتی تھین کہ ہمین اپنے اپنے بچون کی بہ نسبت ایک دوسرے کے بچے پر میلان طبع ہے۔ مگر اپنے مردونکو اس بات سے مطلق آگاہ نہ کیا اور یہی ایک بات تھی جو انھون نے پوشیدہ رکھی تھی۔ ڈیوک لیوپولڈ کو اسکا کچھ خیال نہ تھا۔ وہ اپنے بیٹے ماکسیملن کو سچے دل سے پیار کرتا تھا۔ اس بارے مین میریا کو تریزا کا سا رنج و غم نہ تھا۔ اب ناظرین سمجھ لین کہ لیڈی تریزا اپنے کمرے مین تنہا بیٹھی ہوئی انھین افکار مین دل سے کچھ گفتگو کر رہی ہوگی جب اُسکا ایک خادم اندر آیا اور کہا کہ کوئی نیا شخص آپ سے ملنے کا طالب ہے۔ اسکے سُنتے ہی وہ اُٹھ کر اُس کمرے مین گئی جہان نووارد بیٹھا ہوا تھا وہان پہونچکر وہ آٹو کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئی۔ اور یہ بات یاد آگئی کہ نہ بست جن دلون زندان وٹس برگ مین اسیر تھا۔ آٹو ہی نے اُسکی ایک تصویر کھینچ لادی تھی۔ جو میرے لیے باعث تسکین و موجب تشفی تھی ... آٹو پیڈرا کا بھائی ہونے کے سبب ایک عزیز دوست

کی طرح لیا گیا۔ آٹو عمدہ بیش بہا لباس پہنے ہوے تھا۔ اور اُسکی ظاہری حالت سے گذشتہ سال کی تکلیف اور فاقہ کشی کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا۔

تریزا:۔ "تمھارے اس وقت کے آنے سے مین بہت خوش ہوئی مگر تم ایک اجنبی شخص کی طرح کیون آئے؟ یہان تو سب لوگ تم سے کمال خلق و مروت کے ساتھ پیش آئین گے!۔"

آٹو:۔ "بہت سی باتین مجھے اس مقام پر اجنبی بننے کی باعث ہوئین۔ بڑی وجہ یہ ہے کہ آجکل مین نے اپنی زندگی بالکل سادگی سے بسر کرنا اختیار کی ہے۔ لہذا مین اس قابل نہ رہا کہ شوخ طبع زندہ دل لوگون کی صحبت مین آمد و رفت جاری رکھون۔ اور یہ بھی کہے دیتا ہون کہ میری بہن ایڈا جو کتخدا ہوئی ہے اُس سے مین ناراض ہون۔ اور نہین چاہتا کہ میرا یہان آنا اُس کو معلوم ہو۔"

تریزا۔ (مسکرا کر) "ہان! شاید تم چاہتے ہو کہ تمھارا یہان آنا پوشیدہ رکھا جائے؟"

آٹو:۔ "جی ہان۔ میرا یہی مطلب ہے۔ اور دوسرا یہ کہ آپ اپنے شوہر سے بھی حال مخفی رکھین!"

تریزا:۔ "تم کیون ڈرتے ہو کہ تمھارے آنے کی کیفیت فوسٹ کو معلوم ہو تو وہ ایڈا سے کہہ دینگے؟ مین نہین چاہتی کہ ایڈا کو اُسکی شادی کر لینے پر تمھاری ناراضی کا قصہ بیان کرکے اُسے رنجیدہ کرون لیکن درحقیقت تم اپنی ناراضی کو شائستگی اور اخلاق کی حدود سے بہت دور لیے جاتے ہو۔"

آٹو:۔ "کچھ نہ کچھ مخفی اُمور ہر خاندان سے متعلق رہا کرتے ہین۔ اور اسی طرح چند باتین ہمارے خاندان مین بھی ہین۔ آپ مجھسے بدگمان نہ ہون۔ واقعی مین اپنا دل سخت نہین رکھتا ہون۔ مگر چند وجوہ ایسے ہین کہ میرا آج کا یہان آنا سوا آپ کے سب سے مخفی رہنا ضرور ہے۔ آپ کو تعجب ہوگا کہ مین کسلیے بوقت آپکی تکلیف دہی کا سبب ٹھہرا!"

تریزا:۔ "نہین مجھے [illegible] تکلیف نہین۔ تمھارا آنا باعث مسرت ہے۔ کیونکہ تم شخص ایک عزیز

دوست سمجھتی ہون۔
آلٹو۔ مین ہمیشہ آپ کا ممنون عنایت رہونگا۔ میرے آنے کا سبب سنیئے! اثناے سفر مین اس سرحد سے گذرنے کا اتفاق ہوا۔ مین اخلاق سے بعید سمجھا کہ اسقدر قریب پہونچکر آپ کی ملازمت کا اعزاز حاصل نہ کرون۔ کیونکہ آپ نے ایک مدت تک میری بہن کو اپنے سایۂ عاطفت مین پرورش فرمایا ہے"
تریزا۔ "تمھارے آنے مین مین اپنی عزت سمجھتی ہون۔ جب تک کچھ ماحضر تناول کر کے تفریح نہ حاصل کروگے۔ مین یہان سے تمھین جانے نہ دونگی" یہ کہکر خدمتگارون کو طلب کر کے میز تیار کرنے کا حکم دیا تریزا کی یہ مہمان نوازی آلٹو کو اپنی کارروائی کیلئے نہایت مفید ہوئی۔ کیونکہ کھانے کے وقت کوئی ایسا موقع مل سکتا تھا کہ وہ دوا تریزا کو پلادے۔ غرض آلٹو اسی جستجو مین تھا۔ آخر ایک ذریعہ ملا جس مین اُس عرق کو تریزا کے پیالے مین ڈالدیا۔ اور پیالے کو شراب انگوری سے لبریز کر کے تریزا کے سامنے رکھدیا۔ اُسکو ضرور ہوا کہ مہمان کی خاطر کے لیے آپ بھی شراب پینے مین شریک ہو اسی لیے وہ پی گئی۔ گذشتہ شب کو ایڈا نے اُسکو وہ زہر پلادیا تھا جو بڑھیا کی معرفت تیار کرالائی تھی۔ مگر اب تو تریزا کو اسکا توڑ پلادیا گیا۔ یہ بات رہی جاتی ہے کہ وہ بدرقہ کس طرح تیار ہوا۔ اس فن کی مشاق بڑھیا نے تو کہدیا تھا کہ اس زہر کی تاثیر سے باز رکھنا انسان کے دائرۂ امکان سے خارج ہے۔ تو پھر یہ دوا کیونکر تیار ہوئی؟ اور وہ بوڑھا کون تھا جو مصور کے ذریعے ایڈا کی قاتل اور ظالمانہ حرکت مین خلل انداز ہوا؟ یہ راز ناظرین پر آیندہ کھلے گا۔ آلٹو تریزا سے رخصت ہوکر اپنے گھر گیا لیکن بوڑھے نے شام کو ملنے کا اقرار پورا نہ کیا"

اُنتیسوان باب ۲۹

ایک یونانی لیڈی

گذشتہ تین چار باب مین مُتذکرہ حالات سے آٹھ مہینے کا عرصہ گذر گیا۔ اور

۱۱۹۶ء شروع ہوا۔ ایک نہایت بہار افزا اور پر فضا شام کو ایڈا اور اُسکا دلدادہ نوسٹ دونوں فصیل قلعہ کے ایک مخفی کونے مین ٹہل رہے تھے۔ اور آہستہ آہستہ کچھ بات چیت کر رہے تھے نوسٹ دل کھول کر باتین کر رہا تھا۔ اور اُس کی بدکار رفیق بڑے غور سے سُن رہی تھی۔

نوسٹ "اس ہیبت انگیز موقع پر مین نے جو جو وحشتناک حالتین دیکھی ہین وہ تم سے بھی کہہ نہین سکتا۔ مین خود حیران ہو رہا ہون کہ مجھے کیونکر وہان جانے کی جرأت پڑی۔ دل مین رازجوئی کا شوق جوش زن تھا۔ اور ایک باطنی قوت اُس شوق کی مؤید تھی۔ آہ! جب مین اس ہنگامے کے عالم مین رستہ چلنے لگا تو بڑے بڑے خیالات دل کو پریشان کر رہے تھے مین صرف جن کے قدم بقدم جا رہا تھا۔

ایڈا "تمھارا ہی قول ہی کہ وہان جا کر آٹھ مہینے کا زمانہ گذرا۔ حیف ہی کہ اتنی مدت مین اس قصہ کا ایک حرف بھی مجھسے نہ کہا"، کیا مین اب تمھاری رازداری کے قابل نہ رہی مین وہی ہون جو تمھارے من وعن حالات سے پوری واقفیت رکھتی ہون۔"

نوسٹ "بسا اوقات مین اُسے زبان تک لایا۔ مگر اس پریشان کُن تذکرے کو خیال مین لانے سے میری روح کانپ اُٹھتی ہی۔ اور یہ نہین معلوم کہ کیونکر مین نے اس ذکر کو شروع کیا۔ اُسکا سبب شاید یہی ہوگا کہ جو جو زمانہ گذرتا جاتا ہی۔ اپنے تمام خفیہ اُمور کسی معتمد دوست سے کہکر رنج و تفکر کے ٹالنے کی خواہش پیدا ہوتی ہی۔ اور دنیا مین تمسے زیادہ میرا کوئی دلی دوست نہین مگر اس مقام پر مین نے جو کچھ دیکھا اُسکا بیان مجھسے نہ پوچھو۔ ہان کسی اور موقع مین البتہ پوری پوری کیفیت کہہ سُناؤنگا۔

ایڈا "ایسے وحشت انگیز مقام کی حقیقت بیان کرنے کے لیے مین اصرار نہ کرونگی!"

نوسٹ (گھبرائی ہوئی ادا مین) "افسوس! وہ خیال دل سے کبھی دور نہین ہوتا۔ مجھے آئے دن مبتلائے فکر رکھتا ہی۔

ایڈا "کیون تم نا اُمید کیون ہوے جاتے ہو؟ کیا ابھی بہت زمانہ ایسا نہین باقی ہی جسمین

تم دنیا کی راحت و آرام اور عیش و عشرت سے دل کو شاد کر سکتے ہو۔ کیا روے زمین کی کل راحتین تمھارے لیے بہم نہین پہونچ سکتین ؟"

نوسٹ — "ایڈا! کیا اُس جام شراب پر کوئی رغبت کریگا جسکی تہ مین زہر قاتل موجود ہو۔ اور کیا ایسے پھول کی شمیم فرحت بخش ہو سکے گی جسکی نازک پنکھڑیون مین کوئی زہردار کیڑا چھپا ہوا ہو ؟"

ایڈا — "جن تو تمھارا غلام ہو کیا وہ کوئی ایسا طلسم نہین دے سکتا۔ جس سے یہ بُرے خیالات تمھارے دل سے دُور ہون ؟۔"

نوسٹ — "ہان! اچھا خیال کیا! مین اس بات پر ضرور غور کرونگا۔ اب تم جاؤ اور مجھے تنہا غور کرنے دو" وہ ایک دوسرے سے جُدا ہوے۔ نوسٹ تو وہین ٹہل رہا تھا ایڈا فصیل سے اُتر کر شہر کی طرف بڑھی۔ اور جلد جلد اپنی حویلی کو جانے لگی۔ آخر گیٹ پر پہونچی ہی تھی کہ ایک بُرقع پوش عورت اُس سے ملی۔ اور پوچھا۔ لیڈی صاحبہ! امیر ظرنین کا محل یہی ہو" ؟"

یہ الفاظ نہایت ملائم اور شیرین مگر دردمند آواز سے کہے گئے تھے اُس نئی عورت کا لباس جرمنی عورات کی پوشاک سے جُدا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی مشرقی ملک کی رہنے والی ہو۔

ایڈا — "ہان۔ یہ حویلی امیر ظرنین ہی کی ہو۔ کیا آپ یہان کسی سے ملاقات کرنا چاہتی ہین ؟"

اجنبی عورت — (برقع چہرے سے اُٹھا کر) "مین خاص امیر ظرنین سے کچھ کام رکھتی ہون" جب اُسنے نقاب اُٹھائی تو ایڈا کی نظر اُسکی دلربا مگر آفت زدہ صورت پر پڑی اُسکی عمر اندازاً تیس سال کی ہوگی گندمی رنگ تھا آنکھین بڑی بڑی اور دلفریب تھین۔ اور لمبے سیاہ بال چمک رہے تھے۔ اُس لیڈی کے دیکھتے ہی ایڈا کے دل مین ایک رعب سا پیدا ہو گیا۔ اُسکی وہ بلند پیشانی۔ دلکش قد و قامت پتلے اور نازک ہونٹھ موتی کے سے چمکدار بے عیب دانت۔ صراحی دار گردن سب کے سب ایسے پیارے اور نظر فریب

معلوم ہوتے تھے کہ خود اُسپر ایڈا فریفتہ ہوگئی اور نہایت اخلاق ومروت سے اسکو محل کے اندر آنے کے لیے درخواست کی۔ دونوں محل کے بڑے کمرے مین گئین۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ امیر ظریف کہین باہر گیا ہی۔ اُسکی عدم موجودگی ایڈا کے لیے بہت ہی مناسب ہوئی کیونکہ وہ دریافت کرنا چاہتی تھی کہ اُس حورروش عورت اور میرے شوہر کا تعلق کس طرح کا ہی۔

ایڈا۔ "آپ نے ابھی سُنا ہوگا کہ امیر صاحب محل مین نہین ہین۔ مجھے یقین ہی کہ وہ بہت جلد واپس آئینگے۔ اسوقت تک اگر آپ یہین کی اقامت قبول فرمائیے تو مین باعث عزت سمجھونگی۔"

اجنبی عورت۔ "اگر آپ اجازت دیتی ہین تو مین امیر صاحب کے آنے تک یہین رہون! ہان لیڈی صاحبہ! یہ فرمائیے (غم کو رُوک کر) کہ آپ امیر ظریف کی بیگم ہین؟"

ایڈا۔ "ہان مین اُنھین کی بی بی ہون" نووارد لیڈی نے تھوڑی دیر کے سکوت مین ایڈا کو غور سے دیکھکر کہا "آپ مجھسے زیادہ حسین اور کم سن ہین اسی لیے میں تعجب کرنا بیجا ہی تاہم ـــ" یہان پہونچکر اُسکی زبان رُک گئی۔ اور اپنی چشم نرگسی سے آنسو پونچھ لیے ایڈا کا اضطراب دوبالا ہوگیا کہ اس رقت قلب وآہ جگرسوز کا سبب دریافت کرے۔

ایڈا۔ "میرا یہان ہونا آپ کی طبع نازک پر گران تو نہین گذرتا؟"

اجنبی عورت۔ (دردناک لہجے مین) "ہان البتہ ایک لحاظ سے مجھے آپ کی صحبت ناگوار معلوم ہوتی ہی۔ مگر آپ کے خلق ومروت نے میرا مُنھ بند کردیا۔ مجھے معاف رکھیے مین آپ کو اپنا بانصیب مخالف تصور کرتی ہون۔ لیکن خدا شاہد ہی کہ آپ سے دل مین کسی قسم کی بدی نہین رکھتی۔ اتنا بتائیے کہ آپ کے شوہر کبھی سوداگر دمشق کی بیٹی ایرین کا بھی ذکر کیا کرتے تھے؟"

ایڈا۔ "نہین کبھی اسطرح کا ذکر تو نہین کیا!"

اجنبی عورت۔ (غم انگیز لہجے مین) "تو وہ بے شبہہ مجھے بھول گیا ہوگا۔ کیونکہ دوسری لیڈی سے محبت کرلی ہی افسوس! مین وہی ایرین ہون جسکا ذکر مین نے ابھی کیا ہی اور بہت دنون

سے اُس شخص کو جانتی ہوں۔ جواب آپ کا پیارا شوہر ہی"

ایڈا۔ ہمدردی سے "آپ کی گفتگو اور اطوار سے معلوم ہوتا ہی کہ ابتدا آپ دونوں مین کمال محبت تھی اور رفتہ رفتہ وہ بات باقی نہ رہی مجھپر پورا اعتماد کرکے مفصل کیفیت کہ سنایئے۔ مجھے آپ کے حال زار پر رحم آتا ہی رشک کرنے یا کچھ الزام رکھنے کے عوض مین تسلی و تشفی دونگی"

ایرین "لیڈی صاحبہ! آپ کے محبت بھرے الفاظ مجھے ہمیشہ آپ کے ممنون رکھینگے آپ نے جو ابھی کہا تھا کہ آگے ہم ایک دوسرے کے عاشق تھے بیشک صحیح ہی۔ پندرہ برس کا زمانہ گذرا کہ میرے والد جو شہر دمشق کے نامی گرامی تاجر تھے ایک نوجوان یورپین کو ڈاکوؤن کے پھندے سے چھڑا لائے تھے۔ وہ نوجوان ملک شام مین سفر کر رہا تھا۔ اُسکے چوروں کے ہاتھ مین گرفتار ہونے کا پورا حال سننے کی آپ کو تکلیف نہ دونگی صرف اسقدر کہدینا کافی سمجھتی ہون۔ کہ اس جھگڑے مین اُسکے تمام ملازم نوکر چاکر مارے گئے۔ تمام اسباب لوٹ لیا گیا۔ اور وہ خود بھی زخمی ہو گیا میرے ابا جان اتفاقاً اُدھر سے گذرے اور یہ حال دیکھا تو اپنے غلامون کو حکم دیا کہ اس نوجوان کو جھولی مین ڈال کے دمشق کو لے آئین۔ خیر جب وہ ہمارے مکان مین آیا تو اُسکی تیمارداری اور راحت و آرام کے متعلق کوئی بات اُٹھا نہ رکھی گئی۔ دن رات اُسکے بچھونے کے قریب رہنا۔ منھ دُھلوانا۔ وقت پر غذا کھلانا میرا کام تھا۔ بیماری نے بہت طول کھینچا۔ کئی مہینے گذر گئے لیکن مرض اور نقاہت مین کچھ کمی نہ ہوئی۔ زخم بدستور ہرے رہے۔ الغرض وہ ایک عرصۂ دراز کے بعد بستر سے اُٹھکر خانہ باغ مین ٹہلنے کے قابل ہوا۔ چہل قدمی کے وقت میرے ہی کاندھے کا سہارا پسند کرتا اور دوا یا غذا میرے ہی ہاتھوں سے کھانا پینا چاہتا تھا اسی طرح کامل ایک سال گذرا۔ اُنھین دنون اسنے مجھ سے کہا تھا کہ مین شہر جرمنی کا ایک ذی جاہ امیر ہون۔ اور میرا نام ظرنین ہی۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ اس ملک مین میری بہت بڑی جاگیر اور بیشمار روپیہ ہی۔ صرف تفریح طبع کے لیے مین نے سفر اختیار کیا"

اتنا کہنے سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مین اور وہ بہت دنون تک ملے جلے رہے -
ایسے مین اسکی محبت میرے دل مین اثر پیدا کرنے لگی - اور مین اُسکی والہ و شیدا بنگئی -
میرے والد نہایت مالدار تھے - یہان تک کہ ملک تمام مین اُنکی دولتمندی اور تونگری جتک
ضرب المثل ہے - ظرین بھی مجھے سچے دل سے چاہتا تھا - لہذا ابا جان نے مناسب سمجھکر
میری شادی اُسی کے ساتھ کر دی" اتنا کہکر ایرین تردد مین پڑگئی "
ایڈا دےہان تو پھر کیا گذرا؟ یہ نہ خیال کیجئے کہ ان حالات کے سُننے سے میرے دل پر
بار آئیگا کیونکہ ہمنے آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ کوئی بدی نہین کی ہے - آپ
بے کھٹکے کہے جایئے "

ایرین دےنہین لیڈی صاحبہ! جس زمانے مین یہ حالات گذرے اسوقت آپ
بہت ہی کم سن ہونگی - اسلیے کہ یہ بات چودہ برس سے کچھ کم کی نہین ہے - خیر - بیاہ کی
تیاریان ہونے لگین اور روز بھی مقرر ہوچکا - میری اور ظرین کی اسوقت کی مسرت
و شادمانی کا حال بیان کرنا جب بیاہ کے ایک دن پیشتر شام کو مین اور وہ خانہ باغ
مین گلگشت کرتے ہوے اپنی آیندہ کی زندگی کا نقشہ جما رہے تھے - اور غروب آفتاب
کے وقت ہم جدا ہوے - خارج از امکان ہے - د آنسو پونچھ کر) مین صبح کی تیاریون کے
لیے اپنے خاص کمرے مین گئی - اور ظرین کچھ چیزین لینے کی غرض سے بازار کی طرف
سدھارا - ہاے وہ عجب وقت تھا کہ پھر ملنا نصیب نہوا - وہ نہ اس شب ہی کو مکان
مین آیا اور نہ دوسرے یا تیسرے دن - اُسکا یون دفعتہً گم ہو جانا میرے اور ابا جان
کے لیے بڑے ہی رنج والم کا سبب ہوا ہمین یقین ہو گیا کہ اُسپر کوئی آفت ناگہانی
ٹوٹ پڑی - کیونکہ اُسکی شرافت پر نظر کرتے ہوے یون کبھی بے اطلاع کہین نہ جاسکتا
تھا - لیڈی صاحبہ! آپ میری اُسوقت کی جگرخراش حالت کا اندازہ کرلین مین بیان
نہین کرسکتی ہون - ہفتے - مہینے - سال گذرتے گئے - مگر اُسکا پتا نہ لگنا تھا نہ لگا - میری
طفولیت ہی مین اماں جان انتقال کرگئین مین اُنکی اکلوتی بیٹی تھی - دس سال پیشتر والد نے
بھی قضا کی جسکے بعد کل ملک و مال کی وارث مین ہی ٹھہری - ہاے دنیا بھر مین میرا کوئی

عزیز واقارب باقی نہ رہا بالکل ہی بے والی ووارث ہوگئی میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ اس شہر کو آؤن - اور اُس شخص کو ڈھونڈھ نکالون جسکے خنجر فراق نے مجھے نیم بسمل بنا رکھا ہی اور جسکی پیاری دلربا شکل دن رات آنکھون مین پھرا کرتی ہی - مگر ساتھ ہی یہ خیال آتا تھا کہ اگر وہ واپس آئے اور مجھے دمشق مین نہ پائے تو خدا جانے پھر ملنے کے لیے کیا کیا مصیبتین اُٹھانا پڑینگی - اور اس بات کا مجھے پورا یقین تھا کہ اگر ظرنین زندہ ہی - اور اُسکے دل مین میری محبت باقی ہی تو وہ کسی نہ کسی طرح مجھسے آملیگا - ایک بالا جو تحفے کے طور پر اُسنے دیا تھا آجتک اُسکے دیکھتے رہنے سے مجھے تسلی حاصل ہوا کی " اب مین نے ایک چھوٹا سا صندوقچہ برقع سے نکال کر ہاتھون مین رکھے ہوے اپنے قصے کو اسطرح ختم کیا لیڈی صاحبہ! اسی غم والم مین سالہاے دراز گذر گئے بہت سے عالیخاندان نوجوانون نے مجھسے عقد کرنا چاہا مگر مین تو اپنا دل ظرنین کو دے چکی تھی - اور پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ سوا اُسکے کسی اور کے خیال کو راہ نہ دونگی - وہی وفادار دل اور وہی خالص محبت جو ظرنین کے ساتھ تھی میری ابتک کی زندگی کا سبب ہوئی - آخر مین نے ایک سوداگر کی زبانی سُنا کہ امیر ظرنین بارہ سال بعد دیانا مین پہونچا - اور اپنی منضبطہ جاگیر واپس لی - اور اُسی کی زبانی مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ وہین رہنے کا قصد رکھتا ہی اور اپنی زندگانی کمال عیش وعشرت مین بسر کر رہا ہی - جب یہ حقیقت سُنی میرے دل پر گویا ایک کاری تیر لگا - اور یقین ہو گیا کہ اُسکا دل میری الفت سے خالی ہے افسوس! مین سمجھی کہ اُسنے خیال کر لیا ہوگا کہ اس طولانی زمانے مین مین اُسے بھول گئی ہون - پھر مین نے ایسی مصیبت کا سفر کر کے اس شہر مین آنا اس لیے گوارا کیا کہ اُسکو دیکھون اور بالمشافہہ کہدون کہ تو نے میری محبت کا غلط اندازہ کیا - اُسکے سوا میرے یہان آنے مین ایک بات تھی وہ یہ کہ جو بالا اُسنے بطور یادگار مجھے دیا تھا - واپس کر دون - آپ یہ تصور کیجیے کہ مین اُسکے ساتھ کسی نوع کی عداوت رکھتی ہون - آہ! نہین اب بھی اگر اُسکے کام آئے تو مین اپنی جان دینے کے لیے مستعد ہون لیکن ایک ایسے شخص کی دی ہوئی چیز اپنے پاس رکھنا مناسب نہ جانا جسنے اپنا اقرار پورا نہ کیا

یا مجھے۔ بے وفا سمجھا۔ اسی لیے مین نے اپنی کل املاک وزر نقد کو ٹاکٹ تاجر معتمد کے پاس امانتاً رکھا جو میرے خاندان سے بخوبی واقف ہی۔ اور حسب ضرورت روپیہ اور دو غلامون کو ساتھ لیکر وطن سے نکلی راستے مین مجھ بدنصیب پر جو جو آفتین گذرین قابل بیان نہین مجھے دمشق سے نکلے ہوے چھ مہینے گذرے اور مختلف قسم کی تصدیعات کے بعد کل ہی شام کو اس شہر مین داخل ہوئی۔ اور مسافرخانہ مین اُتر کر پہلا سوال جو وہان کے لوگون سے کیا۔ وہ امیر ظہرنین ہی کے استفسار حالات سے متعلق تھا۔ وہین اُسکے کتخدا ہونے کی خبر سُنی جسکے سنتے ہی میری کُل اُمیدین منقطع ہو گئین۔ اور تمام حسرت وارمان خاک مین مل گئے۔ اب اس مالے کو واپس کرنے کی خواہش پہلے سے زیادہ بڑھگئی۔ اگر آپ کے شوہر سے مجھ سے ملاقات ہوتی تو ہرگز شکوہ و شکایت یا کوئی دلشکن لفظ زبان سے نہ نکالتی۔ بلکہ اُسکے عوض یہ یقین دلاتی کہ مین نے تیرا قصور معاف کر دیا ہی۔ مین آجتک تیرے آتش عشق مین جلا کی۔ مگر اب دل کی حالت دگرگون ہی یہ تحفہ جو مجھے دیا گیا تھا۔ اور جسکو مین اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھی واپس کیے دیتی ہون۔ ان واقعات کے بیان کرنے مین اگر کچھ خطا ہوئی ہی تو یقین جانیے کہ وہ کوئی بدنیتی سے نہین۔ میرا دل پاک ہی۔ مین نہ اس بات کی خواہان ہون کہ آپ اپنے خاوند کو ملامت کیجیے کہ کیون تو اپنی جوانی کے قول و قرار پر ثابت نہ رہا۔ مین سمجھتی ہون کہ اُسکا عشق صرف اس خدمتگذاری کے شکریہ مین تھا۔ جو بیماری کے عالم مین میرے ہاتھون ادا ہوئی۔ کیونکہ اگر دلی عشق ہوتا تو مرتے دم تک مجھے نہ بھولتا۔ لیڈی صاحبہ! اس جانکاہ قصے کی سماعت سے آپ اپنی فرحت و خوشی مین خلل نہ آنے دیجیے اور مجھے آپ کی سی خوش اخلاق نیک مزاج خاتون سے توقع ہی کہ مجھ غریب کے ساتھ جو کبھی کسی طرح آپ کی باعث رنج نہ ہونگی۔ عداوت نہ رکھین گی۔"

تھوڑی دیر ایڈا بھی اُسکی پُراثر دلسوز تقریر سے مغموم و ملول بیٹھی رہی۔

ایرین نے نہایت تامل کے بعد آنسو پونچھ کر) جب مین پہلے پہل آپ کے مہمان نواز محل مین آئی۔ تو ارادہ تھا کہ یہ مالا ظہرنین ہی کے ہاتھ مین دون۔ لیکن آپ کی۔

ہمدردی مجھے اپنا پورا قصہ کہہ سنانے کی محرک ہوئی ہے مین کسی صورت یہان زیادہ
وقت گذارنا نہین چاہتی - اور مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُس سے بے ملے اور بغیر
دیکھے چلی جاؤن - لہذا یہ صندوقچہ آپ لیجئے - اور اپنے شوہر کو میرے نام سے
دے کر جس قدر مناسب نظر آئے میرے حالات کا ایک حصہ اُسکے روبرو بیان
کیجیے - ایڈا نے صندوقچہ لے لیا - ایرین کرسی سے اُٹھکر اُس سے رخصت
ہونے والی ہی تھی کہ یکایک دروازہ کھلا - اور امیر ظریف کمرے مین آ پہونچا "

تیسوان باب

ملاقات

ایڈا اور ایرین مین کچھ عجیب فرق تھا - دونون حسین تھین - مگر دلون کی حالت
زمین و آسمان کا تفاوت بتا رہی تھی - ایڈا اگر فریب دغا و فتنہ پردازی مین کامل
تھی ایرین صاف باطن پاک دل راست باز تھی ایڈا کم سخنی اور بُردباری کی
آڑ مین شیطانی افعال کر گذرتی تھی - ایرین نہایت نیک خیال عورت تھی - جو
اُسکے عادات و اطوار اور گفتگو مین ایک دلفریب اثر پیدا کر رہے تھے - ایڈا ایک
نفیس دلکش جسم کے اندر ناشائستہ اور بُری خواہشات رکھتی تھی - ایرین کو
اوسکی دلی ناامیدیون نے جوانی کی اُمنگون کو روکنے کی ترکیب سکھادی تھی غرض
ایڈا ایک شیطان مجسم تھی - اور ایرین ظاہر و باطن مین ایسی پاک تھی جیسے ایک
خُداترس عورت کو ہونا چاہیے - باوجود سن رسیدگی کے اُسکا دل اس درجہ سادہ
تھا کہ ایڈا کی ظاہری ہمدردی سے وہ دھوکا کھا کر اُسکی مفتون ہوگئی - اور پوری
سرگذشت بیان کردی ایرین کی یہ سادگی طبع مشرقی عمدہ چال چلن اور نیک
عادات و اطوار کے سبب تھی - گو وہ عیسائی مذہب رکھتی تھی - مگر سوسائٹیون
مین شریک ہونے کے عوض گوشہ نشینی مین بسر کرنا زیادہ پسند تھا - اور باپ کے
انتقال کے بعد متقی اور پارسا عورات سے ہمیشہ ملا کرتی تھی - ہمین یہ بیان کرنا اسلیے

ضرور ہوا کہ ناظرین ایرین کی خصلت سے بخوبی واقف ہو جائین۔ ہمنے ابھی کہا تھا
کہ ایڈا نے ایرین کے ہاتھ سے صندوقچہ لیا اور اُسکو کھولنا ہی چاہتی تھی کہ ظرنین
آگیا۔ ایرین (جو اُٹھ کھڑی ہوئی تھی) ایک نظر دیکھتے ہی پھر اُسی کوچ پر گر پڑی
جیسے پہلے بیٹھی تھی۔

ایرین۔ (دردناک لہجے مین) "وہی۔ وہی صورت ہے!" یہ کہ کے ہاتھون سے
اپنا مُنھ ڈھانپ لیا۔ ایرین کی یہ پُرجوش ادا کوئی تعجب خیز امر نہین ہے۔ اُس شخص کا
یکایک پیش نظر ہو جانا۔ جسکی تصویر پندرہ برس سے دل مین نقش تھی۔ ابتدائی
عشق کے تمام ولولے کو از سر نو تازہ کرنے کے لیے کافی تھا۔ سچی محبت اور پاک
عشق کی اُمنگ ایسی ہے کہ سوا موت کے کوئی اور اُسکو دل سے جُدا کر نہین سکتا۔
ظرنین سے نگاہ ملنا ہی تھی کہ اُسکو تمام گذشتہ باتین یاد آگئین۔ وہ اُسکا مکان
وہ خانہ باغ جہان دونون ٹہلا کرتے تھے۔ وہ اُسکا قول و قرار جو اُس مقام پر کیا
تھا۔ ایرین کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کل ہی یہ حالات گذرے ہین۔ لیکن موجودہ
حالت کے خیال نے اُن دلچسپ واقعات کو دل سے نکال دیا۔ اور ایرین
کو یاد آگیا کہ وہ مبارک ایام گذر کر کئی سال کا زمانہ ہوا۔ اور مین اُسی شخص کے روبرو
کھڑی ہوئی ہون جسنے مجھے بھول کر دوسری عورت سے شادی کر لی ہے"

امیر ظرنین۔ (بے رحمی سے) "یہ کون عورت ہے؟"

ایرین۔ (آنسو بہا کر) "الٰہی وہ بالکل ہی مجھے بھول گیا!" یہ کہکے جلدی سے اُٹھی
اور کمال نرمی کے ساتھ ایڈا کے ہاتھ سے دیا ہوا صندوقچہ واپس لیکر اُس مین
سے ایک بیش قیمت عمدہ مالا باہر نکالا۔

ایرین۔ (آنسو پونچھ کر آہستہ سے) "خداوندا! مین نے آپ کو پھر ایک مرتبہ
دیکھنے کے لیے نہایت دور و دراز کا رنج وہ سفر اختیار کیا۔ اور اب مجھے
صرف یہ تمنا ہے کہ اس قیمتی زیور کو واپس دیدون جو آپ نے مجھے
اُس زمانے مین دیا تھا جس کو شاید آپ بھول گئے ہین۔ جب ایرین یہ تقریر

کر رہی تھی تو ظرنین کے دل مین ایک وحشت سی پیدا ہونے لگی اُسی پریشانی کے
عالم مین چند ایسے کلمات کہے جو مطلق سمجھ مین نہ آئے۔
ظرنین۔ (تامل کے بعد) ہان اب مجھے خیال آیا۔ تم ایرین سوداگر دمشق کی بیٹی ہو
اور یہ مالا ــ ہان مین نے تمھین دیا تھا۔ جس طرح تم کہتی ہو مین اُمید رکھتا ہون
کہ کچھ بدگمانی کی وجہ سے نہین ــ " ظرنین کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔ مگر زبان نے
یاری نہ دی۔ ان مختصر جملون کی سماعت کے وقت غالبًا ایرین کے دل پر
حیرت چھا گئی جس کا اثر چہرے سے نمودار ہونے لگا۔ جب پہلی دفعہ آواز سُنی گئی
اُس وقت اُس کے دل مین کچھ ایسے پُر درد خیالات بھرے ہوے تھے۔ کہ پوری
توجہ نہ کر سکی لیکن جب دوسری مرتبہ ظرنین نے بات کی۔ ایرین اس آواز کو
غور سے سُنکر چونکی اور تعجب اور خوف سے اُسکی صورت دیکھنے لگی۔ ظرنین اُسکی اس ادا
سے گھبرا اُٹھا۔ دیکھا تو ایرین کے بشرے سے غصہ و غضب پایا جاتا ہے آخر اس درجہ
پریشان خاطر ہو گیا کہ زبان سے بات نکلنا دوبھر تھی۔ چند لمحے طرفین مین خاموشی رہی
ابتدا اپنے شوہر اور ایرین کو متعجبانہ نظر سے دیکھ رہی تھی۔ اور دل مین تردد بھرا تھا۔
ظرنین کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ انتہا سے زیادہ مضطر و بدحواس ہو رہا ہے اور
ایرین اس قابل نہ رہی کہ اپنی نظر ظرنین کے چہرے سے ہٹا سکے۔ یہ پریشانی اور تردد
کا سامان جو کسی مخفی راز سے متعلق تھا۔ دفعتًہ دور ہو گیا۔ اسلیے کہ ایرین نے ایک آہ
سرد بھر کر وحشیانہ طور پر ہاتھون کو ٹیک کر بولی "نہین۔ نہین۔ مین ہرگز فریب مین نہ آؤنگی
تم وہ ظرنین نہین ہو جسنے میرے ساتھ وفاداری کا اقرار کیا ہے۔ تم وہ نہین ہو جسکی صورت
میری آنکھون مین بھر رہی ہے" یہ کہکر مالا صندوقچہ مین رکھ لیا۔ اور وہان سے باہر نکل گئی
ابھی دروازہ بند نہوا تھا کہ شرمن کمرے مین آموجود ہوا۔

اکتیسوان (۳۱) باب

بے سُود دھمکیان ۔ نقاب آئینہ

شرمن کے یکایک اندر گھُس آنے پر ابتدا کا چہرہ غصے سے تمتمانے لگا ظرنین بدحواس

سر نیچے کیے سکوت کے عالم مین خاموش کھڑا تھا۔

شرمن۔ (ظرنین کے کاندھے پر ہاتھ مار کے) "کیون حضور! آج تو آپ کمال فکرمند دکھائی دیتے ہین کیا شراب کی الماری خالی ہو گئی۔ یا خزانے کے صندوق مین کچھ باقی نہ رہا آخر معلوم تو ہوا۔"

ظرنین۔ (اضطرابی سے) "تم یہان کس غرض سے آئے ہو؟"

شرمن۔ (کوچ پر بیٹھکر) "آپ کی محبت مجھے کھینچ لائی" (ایڈا کیطرف مخاطب ہو کر) لیڈی صاحبہ! آپ اپنی دلفریب صورت کو غیض و غضب سے بے رونق نہ بنایئے آپ کی خفگی محض بیکار ہی کیونکہ وہ مجھپر کوئی اثر نہین کر سکتی!"

ایڈا۔ (غضبناک ہو کر) "او نالائق کمینے! کیا بیہودہ بک رہا ہی؟"

شرمن۔ (بے پروائی کے ساتھ) "آپ کے بے مروتانہ کلمات سُننے کا مین عادی ہو گیا ہون (ظرنین سے) میرے دوست! تم اپنے خدام کو بُلا کر ایک عمدہ میز چُننے کے لیے حکم دو۔ کیونکہ مین اسوقت نہایت بھوکا اور پیاسا ہون۔

ایڈا (اپنے شوہر کی طرف بڑھکر) "خداوند! مین ایک دو باتین آپسے کرنا چاہتی ہون۔ یقین ہی کہ آپ غور سے سُنین گے۔ اگر یہ شخص جب جی چاہے ہمارے گھر مین آنے کا مجاز ہی تو اُسکی دوستی اور اُس کی صحبت آپ ہی کو مبارک رہے۔ مین اسی وقت اس گھر سے نکلی جاتی ہون جس پر میری کوئی حکومت نہین چلتی"

ظرنین۔ (آہستہ سے ملتجیانہ لہجے مین) "ایڈا! مجھے پریشان نہ کر خدا جانتا ہی مین پہلے ہی سے گھبرایا ہوا ہون۔ اب تم یہان سے جاؤ۔ کل اس بارے مین مین تمسے گفتگو کرون گا۔

ایڈا۔ "نہین۔ اس مشتبہ حالت مین دم بھر یہان ٹھہرنا گوارا نہ کرونگی۔ اگر یہ شخص آپ سے کسی قسم کا تقاضا رکھتا ہو تو بتایئے تاکہ اُسکا انفصال کر دیا جائے۔ یا اگر یہ کوئی بے جا دست انداز ہی جو ہمارے گھر مین بیجا با چلے آنے کا حق نہین رکھتا تو ——"

شرمن۔ ظرنین اور ایڈا کی طرف بڑھکر "دو بس کیجیے لیڈی صاحبہ! مناسب ہو گا کہ آپ مجھے غصہ دلا کر افشاے راز ــــ" شرمن کے ان الفاظ سے ظرنین گھبرا گیا اور اپنے کانپتے ہوے ہاتھ سے اُسکا ہاتھ تھام کر کہا "شرمن!"

شرمن۔ (برہمی سے) "خیر مین اس راز کو افشا کرنا نہین چاہتا ہون تم اپنی عورت سے کہدو کہ یا تو میرے معاملات دیکھکر خاموشی اختیار کرے۔ یا مجھسے مروت کے ساتھ پیش آئے۔ کیا مجھے بھی ایک سگ بازاری سمجھی جو اس طرح جھڑک رہی ہی؟ اور کیا مین اُسکی حقیقت سے کچھ ناواقف ہون؟ لیڈی تریزا کی ایک ادنیٰ خادمہ نے اب ایک امیر کی بیوی ہونے کی وجہ سے نہایت غرور پیدا کیا ہی" یہ کہکر شرمن نے اپنی وحشیانہ آواز سے قہقہہ لگانا شروع کیا۔ ایڈا انتہاے غضب و غصہ سے سرتاپا کانپنے لگی۔ اور اسی عالم مین شرمن کو مخاطب کر کے کہا "ابھی یہان سے نکل! ورنہ میرے ملازم تجھے باہر ڈھکیل دین گے۔"

شرمن۔ (غصے کے سبب تھرتھراتا ہوا) "ظرنین! تمنے سُنا کہ وہ کیا کہتی ہی؟ خدا کی قسم مین ــ"

ظرنین۔ (عاجزی سے) خاموش رہو شرمن! اور تم ایڈا! یہان سے چلی جاؤ۔ مسٹر شرمن میرا قدیم رفیق ہی۔ اُسکے ساتھ ایک معزز مہمان کی طرح پیش آنا چاہیے!۔

شرمن۔ (ایڈا کی طرف دیکھکر) "بیشک! ایک باوقار مہمان سمجھکر مجھسے مدارات کرنا ضرور ہی۔"

ایڈا۔ (ظرنین سے) "بزدل کہین کا! تمھاری بیوی تمھارے ہی روبرو ذلیل کیجاتی ہی اور تم بیٹھے دیکھ رہے ہو جو چاہے کچھ ہو مین اسکا عوض ضرور لونگی۔ میری دھمکیان خالی نہین۔ یا تو خدام اس پاجی کو ابھی باہر نکال دینگے۔ یا خود مین آج ہی شب مین کوئی اور مکان دیکھون گی۔"

ظرنین۔ (ایڈا کو تھوڑے فاصلہ پر لیجاکے آہستگی مگر غصے سے) "سنو! تمھارے بھی چند رازہاے مخفی ہین جنھین مین نے کبھی دریافت نہین کیا۔ اسی طرح میرے بھیدون مین بھی تم دخل نہ دو۔ یہ بے سود کی دھمکیان ہین۔ اسکو کچھ سخت و سُست کہنا۔ اور خرافات بکنا دیوانگی اور بیہودہ پن ہی خوب یاد رکھو کہ اگر مین بے حرمت ہوا۔ یا میرے عیوب ظاہر

ہونے سے کسی طرح عزت مین بٹہ لگا تو میرے ساتھ تمھین بھی نقصان پہونچیگا۔
ایڈا۔"یہ تو فرمایئے کہ یہ قوی تن دہقان کون ہی جسنے اس درجہ آپ پر رعب ڈال رکھا ہی؟"
ظرنین۔"وہ بات تمسے نہ کہی جائیگی لیکن وہ تمھاری دل شکن حرکات سے تنگ آکر انشاے راز پر (ظرنین یہان رک گیا) مین زیادہ کہنے کی ضرورت نہین سمجھتا۔ خبردار پھر کبھی اسکے ساتھ زبان درازی نہ کر بیٹھنا"
ایڈا۔"اس متشکی حالت مین رہنے اور آئے دن جھگڑے وفساد مین مبتلا ہونیکی نسبت مجھے بہتر معلوم ہوتا ہی کہ اُس بھید کی اصلی کیفیت سے آگاہ ہون۔ اور جو کچھ اسکا نتیجہ ہو بخوشی اپنے سر پر لون"
ظرنین۔(غصے سے دانت پیسکر)"تم مجھے نا ملائم الفاظ کہنے پر مجبور کیے دیتی ہو۔اور اپنی راہ مین آپ کانٹے بچھا رہی ہو۔ اگر میرے دوست کی بے عزتی کردگی۔ اور اسکو اُس قدر غصہ دلاؤگی کہ وہ میری ایذا رسانی پر مستعد ہو گیا تو یقین سمجھو اسی وقت افسران کوتوالی تمھارا اظہار لینے کے لیے آجائینگے کہ وہ نومولود بچہ جو تمنے جنا۔ اور جو۔۔۔" ایڈا گھبرا گئی۔ کہا بس کیجیے حضور! آپ نے مجھے عاجز کرنے کی اچھی تدبیر سوچ رکھی ہی" ایڈا کا دل غیظ و غضب سے اس قدر مملو تھا کہ اُس کا دلربا چہرہ تھوڑی دیر بے رونق بنا رہا۔ ظرنین مضطربانہ ادا سے شرمن کی طرف دیکھنے لگا۔ ظاہرا کوئی غصہ کی علامت اُس کی صورت سے نہ پائی جاتی تھی۔ ایڈا دیر تک خاموش کھڑی رہی اور اس اثنا مین اپنے جوش غضب کو روک کر سہولت اور نرمی کے ساتھ گفتگو کرنے کے قابل بن گئی۔
ایڈا۔"اچھا مین آیندہ کبھی آپ کے خفیہ اُمور مین دخل نہ دونگی" یہ کہکر اُس کمرے سے نکلگئی لیکن یہ سب نرمی و ملائمت صرف دکھانے کے لیے تھی۔
دریاے نیل کا کنارہ جو باریک ریت سے بھرا ہوا ہی۔ ایسا پر فضا اور دلکش نظر آتا ہی کہ ہر مسافر کا دل پانی کے قریب سے چلنے کے لیے بیتاب بیان کرتا ہی۔ اور یہ پانی نہایت

سہولت سے بغیر تموج و تلاطم بہتے رہنے کی وجہ سے کنارے کی دلچسپی دوچند نظر آتی
ہی - مگر جب کوئی رہرو اس عظیم الشان دریا کے ظاہری سکون پر اعتماد کرکے پانی کے
قریب سے گذرتا ہی تو اُس مین کے مہیب درندے اُسکو ایسے مُنھ مین ڈال لیتے
ہین - جہان سے پھر رہا ہونے کی اُمید نہین - ایڈا کی ملائمت اور خموشی بھی اسوقت
اُسی طرح کی تھی جب اُسنے اپنے شوہر سے مذکورۂ بالا الفاظ کہے - لیکن چند خاص
باتون کی فکر نے اُس وقت اُسکے دل سے ظرمین و شرمن کے معاملات کو بھی
بھلا دیا تھا - لیڈی تریزا کو زہر کا استعمال کرائے چھ مہینے کا عرصہ ہوگیا تھا - اور ابتک
کچھ اُسکا اثر نمایان نہ ہوا - تریزا کے چہرے سے اُداسی اور غمگینی پائی جاتی تھی مگر صحت
مین کوئی خلل نہ تھا - ایڈا ہمیشہ اس تجسس مین لگی رہتی تھی کہ تریزا کو کچھ اندرونی مرض ہی
یا نہین - اور اُس مین وہ کل علامات پائی جاتی ہین یا نہین جو دواساز بڑھیا نے بتائی
تھین - یعنے جسم کا بتدریج گھُلنا - زندگی سے بے لطفی پیدا ہونا - غذا سے نفرت تشنگی
کا غلبہ - وغیرہ ان مین سے ایک علامت بھی تریزا مین نہ تھی - ایڈا کو اکثر خیال ہوا کہ
اس بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا ہی - اسی لیے کئی مرتبہ چاہا کہ پھر اُسکے پاس جاکر اسکی دی
ہوئی دوا کی بے اثری کا حال بیان کرے - لیکن باوجود ذی ہمت اور قوی دل ہونیکے
پھر اُس وحشت انگیز مقام پر جانے مین پس وپیش کرتی رہی - اور سمجھی کہ بڑھیا نے
غلطی سے مرکبات مین کچھ کم و زائد کردیا ہوگا - اس صورت مین کیا عجب کہ دیر سے تاثیر ہو
آخر اسی انتظار مین وہ بیتاب ہوگئی - اور مصمم ارادہ کرلیا کہ دوبارہ اُسکے پاس جاکر یہ حال بیان
کرے اور ممکن ہو تو کوئی دوسرا قوی العمل عرق لے آئے - لہذا جب ظرمین اپنے دوست شرمن
کے ساتھ بادہ نوشی مین مشغول ہوا تو ایڈا نے اُس نابکار بڑھیا کے گھر کا رستہ لیا اور تھوڑی ہی دیر
مین منزل مقصود پر پہونچ گئی - نیچے کی کھڑکیان حسب معمول بند تھین - اور اوپر سے کچھ دھیمی روشنی
نظر آرہی تھی - ایڈا نے دروازہ کھٹکھٹایا - اور دس منٹ تک منتظر کھڑی رہی لیکن نہ تو
جواب ہی آیا نہ کسی کے پاؤن کی آہٹ سُنی گئی -
(ایڈا - دل مین) بڑھیا اپنی دواسازی مین اسدرجہ مشغول رہتی ہی کہ بجز ادویہ کے اُبلنے اور

جوش کھانے کی آواز کے دوسری کوئی صدا اسکو مطلق سنائی نہیں دیتی تھی یہ کہکر دروازے کو زور سے ڈھکیلا اور وہ کھل گیا وہ پھر اندر کی جانب سے بند کرکے اُس کوٹھری کی طرف بڑھی جہاں پہلے دن بڑھیا سے ملی تھی۔ وہ کوٹھری اُسی حال میں تھی جیسے کہ ہم آگے بیان کر چکے ہیں۔ مہیب شکلیں بڑے بڑے شیشوں میں بدستور بند تھیں۔ الماری کا دروازہ کھلا تھا۔ اور مختلف الاوضاع شیشے اقسام کے عرقیات سے بھرے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ قرع انبیق بھی میز پر علیٰ حالہ رکھی تھی وہ صندوق جسکے ڈھکنے پر وزن کیے گئے تھے اُسی جگہ پر تھا۔ اور انسان کے اندرونی اعضاء جو موم سے بنائے گئے تھے۔ اور جو بالکل اصلی معلوم ہوتے تھے اُسی طرح تھے۔ ہاون دستہ جسکی درازی تخمیناً چار فٹ کی ہوگی چولھے کے قریب تھا۔ اور یہی ایک چیز اپنی جگہ پر نہ تھی۔ چولھا نہایت درستی سے جل رہا تھا۔ اور خود بڑھیا ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور اپنے ہاتھ ہاون پر رکھے تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ ادویہ کے بارے میں کچھ تجویز کر رہی ہے۔ ایڈا قریب گئی۔ ہاون کے نزدیک ہوتے ہی ایک ایسی بُو آئی جس سے چکر سا معلوم ہوا اور سر پھرنے لگا۔ کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی تاکہ صاف ہوا سے تسکین حاصل ہو اور غلیظ ہوا خارج ہو جانے کے لیے کھڑکی کھولدی۔

اتنا سب ہوا مگر بڑھیا بے حس و حرکت اُسی طرح بیٹھی کی بیٹھی ہی رہی۔ ایڈا پر خوف طاری ہوا اور چاہتی تھی کہ نکل جائے۔ اسی میں پھر ہمت نے مدد کی۔ اور وہ بڑھیا کیطرف بڑھی جب قریب پہونچی تو اسکے پاؤں سے کوئی چیز لگی۔ دیکھا تو آئینہ کی نقاب کے ٹکڑے ہیں جس سے بڑھیا دوا گرم کرنے کے وقت منھ ڈھانپ لیتی تھی۔ ایڈا کا گمان ترقی کر گیا۔ اور ساتھ ہی غور کی نگاہوں سے بڑھیا کو دیکھا تو یقین ہوا کہ مردہ ہے۔ اُسکی وجہ یہ تھی کہ زہر کو جوش دینے کے وقت آئینہ ٹوٹ کر نیچے گر پڑا اور اُس کا پُرزہر دُھواں ناک اور منھ میں پہونچا ہی تھا کہ بڑھیا کا اسی وقت کام تمام ہو گیا۔ اُس ملعونہ کی شکل زندگی ہی میں اسدرجہ مہیب تھی (جو آگے بیان ہو چکا ہے) بس قیاس کرنا چاہیئے کہ مرنے کے بعد کس قدر وحشت انگیز نہ ہوئی ہوگی۔ ایڈا وہاں سے پھر گئی خوف سے

نہین - بلکہ نفرت سے - اسلیے کہ اُسکو مردے کے دیکھنے سے یا قریب ہونے سے
بالکل خوف اور دہشت نہ ہوتی تھی - اُسکا خطاکار اور بدی سے بھرا ہوا دل نہایت سخت
تھا - بڑھیا کی موت پر ایڈا کو ذرا بھی افسوس نہوا - جو اُسی چیز سے مری تھی جس سے دوسرون
کی جان لینے کی تجویزین سوچا کرتی تھی - ایڈا کے دل مین مطلق رحم نہ تھا لیکن بڑھیا کی
موت کے سبب اپنے خاص کامون مین خلل واقع ہونے کے خیال نے البتہ
اُسے رنجیدہ کر دیا تھا -

بتیسوان باب

جبال الپس[۱]

افسوس! اگر اہل زمانہ کی بدنیتی فریب و دغا - حرص و ہوا دنیا کو اس وحشت انگیز
مقام سے مشابہ نکرتی جس کے خیال کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور جسکا
نام عرف مین دوزخ رکھا گیا ہی تو دنیا بھی بے شبہہ ایک نمونہ بہشت ہوتی جب
زمین قیمتی فصل سے سرسبز و شاداب ہوتی ہی - اور کسان خوشی و خرمی سے اُس
ساعت کا منتظر رہتا ہی کہ اپنی جانکاہ محنت کا ثمر حاصل کرے تو غنیم کی فوج کشی اُس
سرسبز قطعہ کو تباہ و برباد کر دیتی ہی - جب کوئی سوداگر دُور دراز کے سفر کی مصیبتین
جھیلے ہوے اپنے زن و فرزند کے اشتیاق دید مین وطن کو واپس آتا ہی - اُسوقت
شب تاریک مین کسی ظالم قزاق کی خونخوار شمشیر اُسکے حسرت بھرے سینے مین چھبوئی جاتی ہی
اور وہ تمام اُمیدین خاک مین ملجاتی ہین جو اس بلاکش مسافر کے اور نیز اُن لوگون کے دلون
مین تھین جو مسرت کے ساتھ اُسکی واپسی کا انتظار کر رہے تھے - جب کوئی نیک نفس عالی دل خدا ترس

---

[۱] الپس یورپ کے مشہور پہاڑون کا سلسلہ - اٹالی - فرانس - اسٹریا - اور سوئٹزرلینڈ کے ملکون مین
یہ سلسلہ پھیلا ہی - اور یورپ کے تمام پہاڑوں سے ملتا ہی - اسکی بلند ترین چوٹی مانٹ بلانک ۱۵۷۸۱
قدم کی ہی یورپ کی بڑی بڑی ندیان جیسے ڈانیوب - رین - اون - اور پو - انھیں پہاڑوں سے
نکلتی ہین - ۱۲

بادشاہ اپنی رعایا کی دلدہی فرض عین سمجھکر اپنی زیست انھین کی بہبودی مین صرف کرنے لگتا ہی تو موت کا قوی اور پُر زور ہاتھ اُسکو تخت سے جُدا کر دیتا ہی۔ اور کوئی جابر اور ظالم اُسکا جانشین ہوجاتا ہی۔

خداوند عالم نے بہبودی خلائق کے لیے کیا کیا سامان مہیا کئے ہین۔ مگر آہ انسان کی طبع حریص قناعت اختیار کرنے سے مانع ہوتی ہی۔ اور دنیا بھر کے رنج و تکلیف اس بدکار خصلت کا ضروری نتیجہ ہین تحصیل مال کے لیے یہ دائمی جھگڑے۔ یہ آئے دن کی لڑائیان۔ اور شب کے مکر و فریب۔ دوسرون پر برتری حاصل کرنے کی سرگرمی کے ساتھ کوششین۔ اپنے ہمسایون پر فوقیت لیجانے کی بے انتہا فکر گو اُسکے حاصل ہونے مین کئی گناہ صادر ہون اُس نہر سے جو رزاق مطلق نے سب کے معتدل استعمال کے لیے جاری کی ہی سب سے زیادہ نوش کرجانے کی کبھی نہ بجھنے والی پیاس۔ یہ بھیڑ بھڑکا۔ یہ پریشانی و پراگندگی۔ یہ مکر و فریب۔ یہ سازشین یہ رہزنی و دل آزاری۔ جو مسافران دُنیا کا پیشہ ٹھہرا ہی۔ عام امن و آزادی اور باہمی ہمدردی و خیر خواہی مین خلل انداز ہوتی ہین۔

بندگان خدا کی خیر خواہی اور اُن کے ساتھ میل جول رکھنے کے لیے کرورہا۔ ممبرون کے ذریعے ہدایت کی جاتی ہی۔ اور کرورون روپیہ کے صرف سے علما و واعظین مقرر کیے گئے ہین تاہم لوگ باوجود مہذب اور شائستہ ہونے کے اُن فیاضیون اور نیکیون سے محروم ہین۔ جو زندگی مین لُطف پیدا کرنے والی ہین۔

آٹو انھین خیالون مین آہستہ آہستہ ایک تنگ رستے سے جو صوبہ کارنیلیا[له] کے ایک گنجان جنگل مین واقع تھا گھوڑے پر سوار جارہا تھا۔ شہر ویانا کی بدکاریان اور وہان کے جرائم سے وہ اسدرجہ تنگ آگیا تھا کہ اُسکو شہر کے نام سے نفرت پیدا ہوگئی تھی۔ اور

[له] کارنیلیا صوبۂ آسٹریا۔ یہ صوبہ پہاڑی ہی اور اسکا اکثر حصہ ویران پڑا ہی۔ لوہے سیسے تانبے کی کانین اس مین بہت ہین۔ ۱۲

اسی لیے چاہتا تھا کہ چند روز اُن دہقانی لوگون کے ساتھ زندگی بسر کرے - جو شہریون کی فضول خرچی اور وہان کے جھگڑون سے محفوظ رہا کرتے ہین - وہ ایک قد آور گھوڑے پر سوار تھا - اور اسلحہ سے آراستہ تھا کوئی ملازم ہمراہ نہ تھا - اُس گمنام بوڑھے کی غیبی تائید سے اُسے اس قدر استطاعت حاصل تھی کہ بیفکر اپنے مرغوب طبع مقامات مین سفر کر سکتا تھا - الغرض وہ کوہ بول سے گذر کر سہولت کے ساتھ جبال الپس کی طرف جا رہا تھا -

اب وہ ایک گھنے جنگل مین ہی جسکو غروب آفتاب کے پیشتر طے کر دینا چاہتا ہی لیکن آفتاب ڈوبنے کے لیے صرف تین گھنٹے کا عرصہ باقی رہ گیا ہی - لہذا اُسنے گھوڑے کو تیز چلانا شروع کیا اور برابر اُسی سمت بڑھے جاتا تھا جس طرف اُس مسافر نواز دہقان نے جسکے یہان شب گذاری تھی بتا دیا تھا - جنگل طے ہوا - آفتاب کی آخری شعاعین پہاڑون کی برف سے بھری ہوئی چوٹیون پر چمک رہی تھین - تھوڑی دیر مین آسمان پر سیاہ ابر دوڑنے لگا تاہم کبھی کبھی اُن سفید چوٹیون کی فطرتی چمک دمک نظر آہی جاتی تھی - جنگل کے کنارے کچھ فاصلہ پر ایک جھونپڑا تھا - اُسکے ساکنون نے آٹو کو کمال خلق و مروت سے مہمان رکھا - ہمارا نوجوان مسافر دوسرے دن علی الصباح اُٹھا - سورج نکل رہا تھا اور اُسکی شعاعین ابر کے پھٹے ٹکڑون سے گذر کر پہاڑون کی سفید چوٹیون پر چمکنے لگین - آٹو نے صبح کے ناشتے سے فراغت حاصل کی - اور گھوڑے کو وہین بندھا ہوا چھوڑ کر تفریح طبع کے لیے پہاڑون کی جانب بڑھا - پورے ایک گھنٹے کی رفتار نے اُسکو ایک بلند قلۂ کوہ کے دامن مین پہونچا دیا - یہ چوٹی اس درجہ بلند تھی کہ اوپر چڑھنے مین دو گھنٹے صرف ہوے - وہان ایک مسطح زمین دکھائی دی جس پر سبزی کا زمرد گون فرش کمال دلفریبی سے بچھا تھا - آٹو وہان ٹھہر کر اُس سین کی فضا سے لطف اُٹھانے لگا - اُن برف سے بھری ہوئی چوٹیون اور آسمان کا نیلگون رنگ عجیب نظر فریب کیفیت دکھا رہا تھا موسم سرما کا وہ دائمی لباس (یعنے برف[1]) آفتاب کی روشنی سے اسقدر درخشندہ ہو رہا تھا -

---

[1] یورپ کے اکثر پہاڑون پر سردی کے سبب ہمیشہ برف جمی رہتی ہی - ۱۲

کہ نگاہین اپنا کام کرنے سے عاجز ہو جاتی تھین - اور اس ویرانے مین نیچر کی نیرنگیان
لطف انگیز اور دل لبھانے والی شکل مین جلوہ گر تھین - آلٹو آگے بڑھنے لگا - وہان ایک پیچیدہ
رستہ نظر آیا جو پہاڑون پر کسی طرف جا رہا تھا - اُسکے قریب بڑے بڑے مہیب غار تھے اور
جدھر نظر جاتی تھی پورا وحشت انگیز سمان دکھائی دیتا تھا - اور جو جو بلندی پر چڑھتا جاتا تھا نیچے
کی سطح ایک ہیبت ناک صورت مین نظر آتی تھی - اور دور دراز کی بلند چوٹیان دیکھنے
سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُسکو آنکھین نکال کے ڈرا رہی ہین - آلٹو ان تمام مقامات سے
نکلکر ایک ایسے قلعہ پر پہونچا - جہان سے وہ رستہ پھر کر ایک بلند چوٹی کی طرف
جاتا تھا - وہان ایک بہت بڑا غار تھا - اُس مقام کو نگاہ تامل سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی
وحشیانہ وضع سے ترشا ہوا ایک زینہ ہی اور غالباً کسی نے کچھ غرض سے بنایا ہی - آلٹو
زینے کی راہ سے نیچے اُترنے پر آمادہ ہو گیا - قبل اسکے کہ وہ اپنی پُر خطر رفتار شروع کرے
یہ سوچنے لگا کہ یہ زینہ کہان تمام ہوتا ہی - اور جاتا کدھر ہی ؟ لیکن چند چٹانین جو اُبھری
ہوئی تھین نگاہ کو حائل تھین - اور نہین معلوم ہوتا تھا کہ نیچے کیا ہی ؟ آلٹو - کے دل مین
اسکے کم دریافت کرنے کی تمنا اور بڑھ گئی - وہ نہایت دلیر تھا اسی وجہ سے ایسے
پُر خوف مقام مین جانے سے بالکل نہ ڈرا - الغرض اُس غار کے قریب والے زینے
سے اُترنے لگا - اور برابر آدھے گھنٹے تک چلا گیا - غار کی جانب اس خوف سے نہ
دیکھتا تھا کہ مبادا دہشت کے سبب غشی نہ طاری ہو - آخر اُس اُبھری ہوئی چٹان کے
نیچے جا پہونچا - جسکا ذکر ابھی ہوا ہی - یہان سے راستہ کشادہ تھا - اور ایک شگاف کوہ
کے درمیان سے کسی طرف جا رہا تھا - باوصف وحشت انگیز سیکڑون نمونے
دیکھنے کے آلٹو اپنے ذہن مین سو گز فاصلہ تک بڑھتا چلا گیا - وہان ایک عالی شان
دروازہ دکھائی دیا جو نہایت مستحکم تھا اور جس پر لوہے کے ڈنڈے پڑے ہوئے تھے -
آلٹو جو ابتک نظر نیچی کیے چل رہا تھا - سر اُٹھا کر دیکھا تو روبرو ایک ایسی دیوار تھی جو نہایت
طویل و عریض اور بہت مضبوط تھی - بلندی اس قدر تھی کہ باوجودیکہ اسکے نیچے بہت سی
ٹھیکریان تھین اُس دیوار کی دوسری جانب کا حال دریافت کرنا ممکن نہ تھا تاہم آلٹو

رہے تھے تو وہ کانپ اٹھا۔
جن۔ دیکھ امیرے ملک کی سرحد یہان سے شروع ہوتی ہی۔ کیا تو وہان آنے کی جرأت رکھتا ہی؟"
فوسٹ۔ "ہان بیشک ہمت رکھتا ہون"
جن۔ "اچھا تو دیر نہ کر"
اسوقت پہاڑ حرکت کرنے لگا۔ اور اسکا دوسرا شق بند ہوگیا۔ دفعۃً جن فوسٹ کے قریب آکھڑا ہوا۔ اور اُسکا ہاتھ پکڑ کے کہا۔ "کیا تو تیار اور آمادہ ہی!"
فوسٹ۔ ہان مین تیار ہون۔
جن۔ "ایسا ہی تو چل!"
دونون وسوویس کے بڑے شگاف مین سر کے بھل گر پڑے۔

چوبیسوان باب

امیر ظرنین

اُسی روز جب کوہ وِسوویس اپنی آتش فشانی سے اس سرسبز قطعۂ ملک کو ویران و برباد کر رہا تھا۔ تو شہر ویانا مین چند ایسے واقعات گذرے جنکا یہان بیان کرنا ضرور ہی اُس شہر کی ایک وسیع سڑک پر ایک عمدہ خوشنما محل تھا جس مین امیر ظرنین اور اُس کی بیوی رہا کرتے تھے۔ امیر ظرنین کی عمر تخمیناً چالیس سال کی ہوگی وہ کسی وقت نہایت خوبصورت تھا۔ مگر اب عیاشی اور شراب خواری کی وجہ سے وہ آب و تاب اور وہ رنگ و روپ باقی نہ تھا۔ چہرہ زرد ہوگیا تھا۔ اور آنکھیں اندر دھنس گئی تھین۔ اس کے اوضاع و اطوار اور چال چلن سے بد تہذیبی اور ناشائستگی کی علامت ظاہر تھی مگر تقریر سے بڑا راست باز امانت دار معلوم ہوتا تھا۔ اور چونکہ وہ ایک خوش باش شخص تھا۔ لہذا بہت سے سفر کر چکا تھا عالم مرفہ الحالی مین جرمنی کے بگڑے ہوے امرا اُسکا بہت

کہ نگاہیں اپنا کام کرنے سے عاجز ہو جاتی تھیں۔ اور اس ویرانے میں نیچر کی نیرنگیاں لطف انگیز اور دل لبھانے والی شکل میں جلوہ گر تھیں۔ آٹو آگے بڑھنے لگا۔ وہاں ایک پیچیدہ رستہ نظر آیا جو پہاڑوں پر کسی طرف جا رہا تھا۔ اُسکے قریب بڑے بڑے مہیب غار تھے اور جدھر نظر جاتی تھی پُر از وحشت انگیز سمان دکھائی دیتا تھا۔ اور جو جو بلندی پر چڑھتا جاتا تھا نیچے کی سطح ایک ہیبت ناک صورت میں نظر آتی تھی۔ اور دور دراز کی بلند چوٹیاں دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُسکو آنکھیں نکال کے ڈرا رہی ہیں۔ آٹو ان تمام مقامات سے نکلکر ایک ایسے قلعہ پر پہونچا۔ جہاں سے وہ رستہ پھر کر ایک بلند چوٹی کی اطراف جاتا تھا۔ وہاں ایک بہت بڑا غار تھا۔ اُس مقام کو نگاہ تامل سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ بھی وحشیانہ وضع سے ترشا ہوا ایک زینہ ہے اور غالباً کسی نے کچھ غرض سے بنایا ہے۔ آٹو زینے کی راہ سے نیچے اُترنے پر آمادہ ہو گیا۔ قبل اسکے کہ وہ اپنی پُر خطر رفتار شروع کرے یہ سوچنے لگا کہ یہ زینہ کہاں تمام ہوتا ہے۔ اور جاتا کدھر ہے؟ لیکن چند چٹانیں جو ابھری ہوئی تھیں نگاہ کو حائل تھیں۔ اور نہیں معلوم ہوتا تھا کہ نیچے کیا ہے؟ آٹو۔ کے دل میں اسکے کم دریافت کرنے کی تمنا اور بڑھ گئی۔ وہ نہایت دلیر تھا اسی وجہ سے ایسے پُر خوف مقام میں جانے سے بالکل نہ ڈرا۔ الغرض اُس غار کے قریب والے زینے سے اُترنے لگا۔ اور برابر آدھے گھنٹے تک چلا گیا۔ غار کی جانب اس خوف سے نہ دیکھتا تھا کہ مبادا دہشت کے سبب غشی نہ طاری ہو۔ آخر اُس ابھری ہوئی چٹان کے نیچے جا پہونچا۔ جسکا ذکر ابھی ہوا ہے۔ یہاں سے راستہ کشادہ تھا۔ اور ایک شگاف کوہ کے درمیان سے کسی طرف جا رہا تھا۔ باوصف وحشت انگیز سیکڑوں نمونے دیکھنے کے آٹو اپنے ذہن میں سو گز فاصلہ تک بڑھتا چلا گیا۔ وہاں ایک عالیشان دروازہ دکھائی دیا جو نہایت مستحکم تھا اور جس پر لوہے کے ڈنڈے پڑے ہوئے تھے۔ آٹو جو ابتک نظر نیچی کیے چل رہا تھا۔ سر اُٹھا کر دیکھا تو روبرو ایک ایسی دیوار تھی جو نہایت طویل و عریض اور بہت مضبوط تھی۔ بلندی اس قدر کہ باوجودیکہ اسکے نیچے بہت سی ٹیکریاں تھیں اُس دیوار کی دوسری جانب کا حال دریافت کرنا ممکن نہ تھا تاہم آٹو

کو از روے فراست اتنا معلوم ہوا کہ یہ دیوار ایک مستحکم قلعہ کی ہی جو کسی بڑے سے بڑے محاصرے کی بھی متحمل ہونے کے قابل بنائی گئی ہی۔ اور اُس زمانے مین عادت تھی کہ ایسے مقامات مین جہان انسانی کامون کو نیچر کی مدد بہت پہونچتی ہی عظیم الشان قلعہ تعمیر کیے جاتے تھے جب آٹو اسی تردد مین کھڑا ہوا تھا۔ یکایک اُس دروازے سے ایک کھڑکی جلدی کے ساتھ کھلی۔ اور کسی شخص کی آواز اندر سے یہ کہتے ہوے سُنائی دی۔

اے اجنبی مرد! چاہیے کہ تو میرے حال زار پر رحم کر اور مجھے اس زندان بلا سے چھڑا جس مین مین زمانۂ دراز سے آفتین جھیل رہا ہون" آٹو نے کھڑکی کی جانب دیکھا جب اُسکی نظر اُس شخص کے حسین چہرے پر پڑی جو اس سے رہائی کا طالب ہوا تو آٹو متحیر و ششدر رہو گیا کیونکہ وہ اُس اسیر غم کی صورت سے بخوبی واقف تھا۔ لیکن ہنوز اُس شخص نے اپنی تقریر ختم نہ کی تھی کہ اُسکی شکل آٹو کی نظرون سے غائب ہو گئی۔ اور ایک دوسری آواز اُس پر ملامت کرتی ہوئی کان مین آئی اور کھڑکی بزور بند کر دی گئی۔

تینتیسوان باب

چند عجیب واقعات

آٹو وہان متعجب کھڑا یہ سوچ رہا تھا "صورت تو وہی ہی اگر اب اُس پر بے رونقی اور افسردگی پائی جاتی ہی مگر مین اچھی طرح پہچان گیا۔ مین جسدن شہر ویانا سے نکلا وہ تو وہین تھا۔ پھر اسقدر جلد اس قید مصیبت مین کیونکر پھنس گیا؟ ہان اتنا البتہ ہی کہ مین نے اپنے سفر مین متعدد مقامات پر قیام کیا ہی لیکن وہ تو کہتا ہی کہ مدت دراز سے بتلاے مصیبت ہون تعجب بہزار تعجب کی بات ہی۔ . . اگر وہ بفرض محال اُسی دن ویانا سے نکلا ہو جسدن کہ مین نکلا تھا۔ اور بہت جلد طے منازل کرتا ہوا آیا ہو اور آتے ہی اسیر کر لیا گیا ہو جب بھی بیس دن سے زیادہ کا عرصہ نہوگا۔ مگر اُسکا یہ قول مجھے حیرت مین ڈال رہا ہی کہ مین ایک مدت

سے مقید ہون۔ افسوس! قید کی مصیبتون نے اُسکے دماغ کو بھی منتشر کر دیا ہی" آٹو انہین
خیالات مین کھڑا تھا کہ یکایک دروازہ کھلا۔ اور چھ مسلح شخصون نے آکر اُسکو گھیر لیا۔ اُن
لوگون نے بجرد قریب پہونچنے کے اسکی آنکھون پر پٹی باندھ دی اور ہاتھون پر اُٹھائے
ہوے دروازے سے گذر کر بہت دیر تک ایک سطح زمین پر سے جانے لگے۔ اُنکے
پانون کی آواز گونج رہی تھی جس سے آٹو نے قیاس کر لیا کہ یہ کوئی تہ خانہ ہی۔ خیر۔
تھوڑی مسافت طے کرنے کے بعد اُن لوگون نے اسکو نیچے چھوڑ دیا اور جبرًا ایک
زینے پر چڑھانے لگے۔ آٹو کو اتنی دلجمعی اُس وقت بھی حاصل تھی کہ اُس زینے کے ستر
درجے گن سکا۔ آخر وہ منزل بھی طے ہوئی۔ اور تمام اُس مقام پر کھڑے ہو گئے اندازًا
معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی دروازے پر پہونچے ہین جسکے بند ہونے کی وجہ سے رُک رہنا پڑا۔
ایک آواز نے "تھوڑی دیر انتظار کرنا ہوگا" اسی وقت بازو والے کمرے سے نہایت عمدہ راگ
کی آواز آئی جسکی سُریلی اور پیاری صدا سے وہ کل قطعہ گونجنے لگا۔ آٹو اس دلربا راگ کی سماعت سے
اسقدر بیخود ہو گیا کہ نہ موجودہ آفت ہی کی خبر رہی نہ آنکھون پر پٹی بندھی ہونے کا خیال تھا اور
نہ اُس دردمند کی تمنائے رہائی کا دھیان رہا جب راگ ختم ہوا آٹو کے کاندھے پر کسی نے
آہستہ سے تھپک کے موٹی آواز مین کہا "اب ہمین آگے بڑھنا چاہیئے"
آٹو چونک پڑا۔ راگ ایسا دلچسپ اور مست کر دینے والا تھا کہ آٹو کو اپنے سر اور پیر کی خبر
نہ تھی۔ آخر ایک شخص کے حرکت دینے سے وہ ہوش مین آیا۔ اب تمام لوگ اُسکو
ساتھ لیے ہوے چل رہے ہین۔ اور وہ دروازہ جو اس سے پہلے بند تھا۔ اب
کھل گیا ہی۔ وہ جگہ نہایت کشادہ تھی۔ کیونکہ اُسکے طے کرنے مین بہت دیر لگی۔ آٹو کو فورًا
معلوم ہوا کہ وہ عبادت گاہ ہی۔ اسلیے کہ اُسکے ہمراہی جب ایک مقام پر پہونچے تو اُسکے
محافظین کچھ دعا پڑھنے لگے جس سے قیاس کیا جا سکتا تھا کہ وہ آب[1] مقدس

[1] آب مقدس رومن عیسائیون کے گرجاؤں میں نمک کا پانی ایک چھوٹے سے حوض میں آیات وغیرہ دم کر کے
رکھتے ہین۔ جب لوگ عبادت کے لیے گرجا مین داخل ہوتے ہیں اُس پانی کے چند قطرے جسم پر چھڑک لینا انکے
نزدیک پاکی کی علامت ہی۔ اور اس حوض کا نہایت ادب کیا جاتا ہی۔ از ملا کیسرا ان سیکلوپیڈیا۔ ۱۲۔

کا حوض ہی۔ یہ رستہ بھی طے ہوا۔ اور ایک کھُلی جگہ پر پہونچے۔ اُسکا کشادہ ہونا الٹو کو اسطرح معلوم ہوا کہ پہاڑ کی ٹھنڈی ہوا جسم کو محسوس ہو رہی تھی۔ غرض وہان سے گذر کر ایک بڑے دروازے پر پہونچے۔ ایک شخص نے زنجیر کھٹکھٹائی۔ لیکن دروازہ نہ کھُلا۔

ایک آواز "دروازہ بند ہی"

دوسری آواز "جلد جاکر کنجیان لے آؤ۔ ہم یہین ٹھہرے رہین گے"

تیسری آواز "اسکے واپس آنے کے لیے پاؤ گھنٹہ کا عرصہ لگے گا۔ تب تک سرد ہوا ہماری جان لے لیگی۔

چوتھی آواز "چلو تب تک ہم اس جگہ پر دبا کر پناہ لین۔ گو وہ مقام کوئی خوش آیند نہین ہی۔ تاہم اس ظالم ہوا کے صدمے سے تو محفوظ رہین گے"

پہلی آواز "اچھا۔ تو ہین کنجیان لیکر وہان تمسے آملونگا" پھر وہ مختصر جماعت سیدھی جانب بڑھی۔ اور ایک زینہ اُتر کر جسپر برف جمی ہوئی تھی کسی مقام پر ٹھہر گئی۔ الٹو کو معلوم ہوا کہ سب کے سب کسی سایہ مین چھپ گئے ہین کیونکہ ٹھنڈی ہوا کا صدمہ اب اس درجہ محسوس نہ ہوتا تھا۔

ایک شخص "اب کتنے ہین؟"

دوسرا "اُنتالیس۔ کل شام کو ایک اور زیادہ ہوا۔ مین نے اور میرے رفیق کارل نے کھود کر نکالا"

پہلا "کیا تم باور کرتے ہو کہ یہ لوگ کٹہرے کے قریب جاکر مسافرونکو اپنی صورت دکھاتے ہین؟"

تیسرا "اسمین کچھ شک نہین۔ وہ اکثر مقامات پر دیکھے گئے ہین۔ جہان کہین وہ پکڑے گئے تھے اور کبھی کبھی ناتجربہ کار مسافرون کو اس سرحد کی مصیبتون سے آگاہ کر دیا کرتے ہین"

پہلا "اگر مین ایسے ایک شیطان کو بھی دیکھ لون تو خوف و دہشت سے وہین گر کر لوٹنے لگون"

ایک ترش آواز۔ (جو الٹو نے ابتک نہ سُنی تھی) "تم سب کے سب بڑے ہی بیوقوف و احمق ہو آپس مین شیاطین کا تذکرہ ہو رہا ہی جنھین نہ تم نے کبھی دیکھا نہ اُس بارے مین کچھ جانتے ہو"

ایک اور شخص "فیروز سب کا منکر ہی!"

وہی ترش آواز "مین تمسے زیادہ منکر نہین ہون۔ ساٹھ برس سے انھین پہاڑون مین میری سکونت ہی جوانی بڑھاپا سب یہین گذرا۔ اور کوئی چپہ کوئی ٹیکری۔ کوئی شگاف بلکہ کوئی جگہ ایسی یہان نہین جس مین مین نہ پھرا ہون اور جسکو مین نے نہ دیکھا ہو۔ گو مین نے ایسی بہت چیزین دیکھی ہین جیسی اب تمھاری اطراف و جوانب مین ہین۔ لیکن کبھی ناپاک ارواح یا سایہ نہ دیکھا"

کارل "ویوکنجیان لے آیا۔ پھر چلے چلو مفت دیر ہوئی جاتی ہی۔"

آٹو نے جب مذکورۂ بالا تقریر سنی۔ اسکو اُن چیزون کے دیکھنے کی جنکے اُسکی اطراف مین ہونے کا ذکر کیا گیا تھا۔ اسقدر تمنا ہوئی کہ آنکھون کی پٹی کھولنے کے صلہ مین بشرط امکان کل روے زمین کے خزانے دیدیتا مگر جب وہ چہرے تک بھی ہاتھ لیجاتا تھا تو ایک برد ہاتھ اُسکو اس حرکت سے باز رکھتا تھا۔

آخر سب ملکر آگے بڑھنے لگے۔ ایک دروازہ ملا اُس سے گذر کر کسی کھلی جگہ پر پہونچے وہان ایک اور دروازہ کھلا۔ وہ اُسکے ذریعے سے مکان مین پہونچکر ایک وسیع زینے پر چڑھنے لگے۔ جاتے تھے پھر ایک تیسرے دروازے کے پاس ٹھہرے ہی تھے کہ کسی نے کھولدیا۔ تب فیروز نے (وہی شخص جس نے ترش آواز سے شیاطین کے نہ دیکھنے کا حال بیان کیا تھا) آٹو کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا "ای نوجوان! تو میرے ہمراہ چل!" (اپنے ہمراہیون سے مخاطب ہوکر) تم کچھ کھاپی کر جلد لیس ہو جاؤ مگر ایسا نہ ہو زیادہ دیر ہو جائے" فیروز آٹو کا ہاتھ سنبھالے آگے بڑھنے لگا۔ ایک دروازہ کھلا۔ اور پھر بند کر لیا گیا۔ وہ لوگ جو اُن سے جُدا ہوے تھے اب دُور نکل گئے ہین۔ کیونکہ اُن کے پانُون کی آہٹ کم سُنائی دیتی ہی۔ ایک مقام پر پہونچنے کے بعد اُسکی آنکھون سے پٹی کھولی گئی جس کے سبب آٹو کے دل مین از سر نو تیزی جولانی اور خوشی پیدا ہو گئی۔ پھر بھی وہ نہایت پراگندہ ہو رہا تھا۔ اب وہ ایک سجے ہوے کمرے مین ہی۔ جہان دیگر آرائشی چیزون کے علاوہ ایک میز پر نفیس کھانا چُنا ہوا ہی۔ اور اُسکے نزدیک فیروز کھڑا ہوا ہی۔ وہ ایک معمر شخص تھا۔ اور لباس سے کچھ تو دہقانیت اور

کچھ فوجی وضع پائی جاتی تھی چہرے سے سنگدلی اور بیرحمی کے آثار نمایاں تھے۔ لیکن باوجود بے رحم ہونے کے وہ آلٹو کی گھبراہٹ کو دیکھکر ایک وحشت انگیز صورت سے مسکرانے لگا تھا۔

فیروز۔ (آلٹو سے) "تم اپنے دل مین خیال کرتے ہوگے کہ مین جو یہان لایا گیا ہون کسی شیطانی قوت کے ذریعے سے ہی۔ مین تمھین یقین دلاتا ہون کہ نہین دنیا کا تمام کارخانہ قانون قدرت کے بموجب انجام پاتا ہی۔ مگر بات یہ ہی کہ عاقل کو ہر امر مین سوچنا ضرور ہی"۔

آلٹو۔ (تعجب سے) "مین تو جبال الپس کی بلند چوٹیون پر ہون۔ پھر یہ اٹلی کے پھول اور موسم گرما کے میوے جو یہان پیش نظر ہین۔ یہ کیا معاملہ ہی؟"

فیروز۔ "یہان بیشک یہ بات عجیب معلوم ہوگی۔ مگر تم پہلے کچھ کھانا نوشجان کرلو۔ کیونکہ صبح کی گشت اور ہوا خوری نے تمھاری اشتہا کو بڑھا دیا ہوگا"۔ یہ کہکر فیروز میز پر بیٹھ گیا اور دہقانی ادا سے جلد جلد کھانے لگا۔ آلٹو کو اب یقین ہوگیا تھا کہ مجھے کچھ اذیت نہ پہونچیگی لہذا اُسنے بھی دلجمعی سے کھانا شروع کیا۔ اور کھاتے ہی مین اُس کمرے کو غور سے دیکھنے لگا۔ دیوارون مین کھڑکیان نہ تھین۔ اور روشنی کے لیے صرف چھت مین ایک دائرے کے طور پر خالی چھوڑ دیا گیا تھا۔ اسی لیے آلٹو نہ پہچان سکا کہ یہ کمرہ کس مکان سے متعلق ہی۔

فیروز۔ (کھانے سے ہاتھ روک کر) "اے نوجوان! تم شاید ان پہاڑون کے رستے سے واقف ہوگے۔ بھلا کچھ معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت تم کہان ہو؟"

آلٹو۔ "عمر بھر مین یہی پہلا مرتبہ ہی جو مین ان پہاڑون پر آیا ہون اور اس امر سے بالکل بیخبر ہون کہ اب ہون کہان؟"

فیروز۔ (بدگمانی کی راہ سے) "تو پھر تمنے کسطرح وہ شگاف اور وہ راستہ ڈھونڈھ نکالا؟"

آلٹو۔ "مین اتفاقاً آج اس راستے سے آنکلا۔ اور جستجوے راز کا شوق ہونے کے سبب"

فیروز۔ (بات کاٹ کر) "اور دلیری بھی!"

آلٹو۔ "خیر۔ آپ جو چاہے سمجھ لیجیے۔ بہر صورت اُس راہ کے آخر تک جانے کا مین نے مصمم

قصد کر لیا تھا۔ اسلیے کہ صرف تفریح طبع یا دل بہلانے کے لیے مین نے سفر اختیار کیا ہو
اور اسوجہ سے جبال الپس کے تمام عجائبات دیکھنے کی مجھے نہایت درجہ تمنا تھی۔
اگر میرا اس سرحد مین آنا کوئی خطا کا سبب ہوا ہی تو اُمیدوار عفو ہون۔ اور آپ سے
معذرتانہ عرض کرتا ہون کہ مجھے رہا کر دیجئے "

فیروز "تم نہایت استقلال اور صاف دلی سے باتین کر رہے ہو مجھے یقین ہوتا ہی
کہ تم پہلے کبھی یہان نہ آئے ہو گے۔ لیکن اگر چندروز تم ہمارے ساتھ رہو تو ایک فی کمال
بھاری شخص بنجاؤ گے۔ خیر۔ ان باتون کو جانے دو مین تمسے ایک اور بات پوچھنا چاہتا
ہون۔ یعنے تم کس لیے اس شخص کو دیکھکر تعجب کرنے لگے جس نے دریچے سے سر
نکال کے تمسے مدد چاہی"

آٹو "اسلیے کہ مین اُس شکل کو بخوبی پہچانتا ہون"

فیروز "تو تم اُس شخص کو جانتے ہو؟"

آٹو "نہین۔ اپنی تمام عمر مین کبھی اُس سے بات چیت نہین کی۔ مگر اُسکو کئی مرتبہ شہر ویانا
مین دیکھا ہی۔ اسی اعتبار پر کہا تھا کہ مین اسکو پہچانتا ہون"

جب آٹو یہ باتین کر رہا تھا۔ تو بوڑھے فیروز کی سختی اور سنگدلی جو صورت سے ظاہر
تھی اور زیادہ ہو گئی۔ اور وہ بڑے ہی غور و تعمق سے کچھ سوچنے لگا۔

فیروز۔ (بہت دیر بعد) "تمھین کچھ تکلیف نہ دیجائیگی۔ لیکن مجھے تمھارا یہان سے جانا
ہرگز گوارا نہ ہوگا تاآنکہ تم اس بات کی قسم نہ کھاؤ کہ اس شخص کا دیکھنا اور اُسکا تم سے
مدد چاہنا بالکل مخفی رکھا جائیگا"

آٹو "مین قسم کیونکر کھا سکتا ہون کہ جو کچھ یہان مشاہدہ کیا ہی بھول ہی جاؤنگا۔
جبکہ اُس مبتلائے الم نے کمال عاجزی کے ساتھ مجھ سے رہائی کی درخواست
کی جس مین بڑا تکلیف اُٹھا رہا ہی۔ کیا وہ میرا ہمجنس نہین ہی؟ جو مین اُسکے
حال زار پر رحم نہ کرون۔ بلکہ وہ تو میرا رشتہ دار ہی"

فیروز "کیا تمسے اُس سے کوئی قرابت کا تعلق ہی؟ اچھا یہ تو بتاؤ تمھارا نام کیا ہی؟"

آٹو:- میرا نام آٹو ہی"

فیروز:- ہان مین اب سمجھا کہ تم کون ہو ا"

یہ کہکر فیروز کُرسی پر سے اُٹھکر ٹہلنے لگا - اور بڑے تامل کے بعد بولا "سنو مین تمھین ایک تجویز بتاتا ہون - اگر اُسکو قبول کر لیا تو صرف تمھارا اقرار ہی کافی ہی - کیونکہ تم ایک بڑے معزز شخص ہو"

آٹو:- اچھا بیان کیجیے!"

فیروز:- اب تھوڑی دیر مین تمھین یہان سے لیجائینگے - مجھ سے اقرار کرتے جاؤ کہ قبل اسکے کہ تم اس کھڑکی سے مذکورہ بالا شخص کی مدد کرنے کے لیے کچھ اسباب مہیا کرو - تم شہر دیانا کو جاؤ اور اُس شخص کو وہان کھلے بندون پھرتا دیکھو تو سمجھ لینا کہ اُس کے قید ہونے کا حال مخفی رکھنے کی قسم فیروز سے کر چکا ہون"

آٹو:- نہین مین آپ سے کسی قسم کا اقرار نہ کرونگا - اگر وہ قید سے رہائی پائے تو اُن ظالمون سے جنھون نے اُسے بے گناہ اسیر کر رکھا تھا - عوض لینا اُسی کا کام ہی بشرطیکہ وہ بے گناہ مقید ہوا ہو - جب مین اُسکو آزادی کے عالم مین دیکھون گا - تو پھر اُس کے معاملات مین کچھ دخل دینے کی ضرورت نہین - لیکن جبتک وہان پہونچکر اُسے نہ دیکھ لون گا - اُس وقت تک کوئی قول نہین دے سکتا - اور یہ بھی یاد رکھیے کہ اب میرے ساتھ آپ کے ہاتھون جو سلوک ہوگا آئندہ مین بھی آپ سے اُسی طرح پیش آؤنگا"

فیروز:- ہان تمنے ٹھیک کہا - آؤ اسی بات پر ہم تم قسم کر لین" قسم ہو گئی - فیروز نے آٹو کو ایک گلاس شراب سے بھر کر دیا - اور دوسرا آپ ہاتھ مین لیکر پینے لگا - آٹو ابھی پورے طور پر شراب خالی کر کے گلاس میز پر رکھنے نہ پایا تھا کہ نیند آنے لگی آخر جھٹ سے گلاس رکھدیا اور سو گیا -

جب اُس خواب غفلت سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو ایک گرم - دلچسپ سبز و شاداب

قطعۂ زمین پر لیٹا ہوا پایا۔ آفتاب پوری درخشندگی سے جلوہ افروز تھا۔ اور اُسکی بلندی سے معلوم ہوتا تھا کہ دوپہر دن چڑھ آیا ہی۔ آٹو اٹھ بیٹھا۔ اور اُن گذرے ہوے عجیب و غریب واقعات کو یاد کرنے لگا جنسے تھوڑے ہی دیر پہلے اُسکو سامنا ہوا تھا۔ مگر اب وہ کہان ہی؟ اسکو دور سے جبال آلپس نظر آرہے ہین۔ آفتاب کے رُخ سے خیال کیا تو پہاڑ اُسکی شمالی جانب مین ہین اگر وہ صوبۂ کارنیلیا مین ہوتا تو جنوبی سمت رہنا ضرور تھا۔ علاوہ برین وہ سبزہ زار۔ وہ شفاف نہرین۔ وہ جھونپڑے جنکے اطراف مین سایہ دار درخت تھے اور وہ تروتازہ بے نظیر باغات۔ یہ سب کارنیلیا کے ویران جنگلون مین کہان؟ تو پھر اب وہ کس مقام پر ہی؟ کیا وہ کسی خواب عجیب سے بیدار ہوا ہی؟ یا کسی شیطان نے دوسری سرزمین مین لا پھینکا ہی؟ لیکن گذشتہ حالات اس درجہ اسکے ذہن نشین تھے کہ وہ نہ اُنھین خواب سمجھ سکتا تھا نہ توہم کہہ سکتا تھا جب آٹو باوجود ہوشیاری کے ان خیالون مین بیخود ہو رہا تھا۔ تو دُور سے ایک دہقان آتا ہوا نظر آیا۔ جب قریب آ پہونچا تو اُسکی وضع اور لباس سے کارنیلیا کا باشندہ نہ معلوم ہوا۔

آٹو۔ (دہقان سے) "تم کہہ سکتے ہو کہ مین کہان ہون؟" آٹو کے حواس اسقدر منتشر تھے کہ وہ بالکل نہ سمجھا کہ میرا یہ انوکھا سوال ایک غیر شخص کے دل مین کیا اثر پیدا کریگا۔ دہقان تعجب اور غور سے اُسکی صورت دیکھنے لگا۔ اور کہا "آپ بنونٹو نام ایک کسان کے کھیت مین ہین۔ اور وہ مین ہی ہون!"

آٹو۔ "تو مین کس سرزمین اور کس ملک مین ہون؟" بنونٹو اسکو پاگل سمجھا کر خوف سے دو چار قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اور بولا "سرزمین کیسی اور ملک کہان کا؟ کیا آپ کو نہین معلوم کہ یہ ملک اٹلی ہی۔ پھر بتائیے آپ کون ملک سمجھتے ہین؟ افسوس آپ کی جوانی پر مجھے ترس آتا ہی!" یہ کہکر کسان کسی طرف چلدیا۔ اور آٹو متعجبانہ حالت مین بہت دیر تک وہین کھڑا رہا۔

چونتیسوان باب

اٹلی کا ایک دہقان

آٹو اُسی سبزہ زار مین کھڑا ہوا گذشتہ تعجب خیز حالات کا تصور کرنے لگا۔فیروز شراب کے پلانے تک جن اُمور کا وقوع ہوا سب بخوبی یاد تھا۔لیکن یہ بات بالکل نہ معلوم ہوتی تھی کہ اس واقعہ کو کسقدر عرصہ گذرا۔

اسکو کھانے کی اشتہا نہ تھی جس سے سمجھا کہ جبال آلپس پر کل ہی کے دن گیا تھا۔اپنی جیبین ٹٹول کر دیکھین تو کاغذات اور روپیہ اسی طرح تھا۔کچھ کمی زیادتی نہوئی تھی۔آخر کچھ دلجمعی حاصل ہونے کے بعد وہ اُٹھکر ایک جھونپڑے کی طرف جانے لگا۔جو قریب تر نظر آرہا تھا تھوڑی دیر مین وہان پہونچ گیا۔

ایک خوش رو دہقانی لڑکی دروازے مین بیٹھی چرخہ کات رہی تھی۔آٹو نے وہان ٹھہرنے کی اجازت چاہی۔لیکن اُس لڑکی نے اندر بُلا لیا۔اور مہمان نوازی کی راہ سے اُسکے روبرو ایک دہقانی وضع کا دسترخوان چُن دیا۔آٹو شکریہ ادا کر کے دسترخوان پر بیٹھا۔اور کھانا کھاتے وقت اُس حسین اور خلیق لڑکی سے تاریخ پوچھی۔اور یہ سوال اس ترکیب سے کیا کہ لڑکی کو بھی اس کو بنونٹو کی طرح دیوانہ سمجھنے کی گنجائش نہ تھی۔

خیر تاریخ کی دریافت سے معلوم ہو گیا کہ یہ جبال آلپس کے واقعات کا دوسرا دن ہی ہے۔

آٹو۔(کچھ دیر بعد) "یہان سے کارنیلیا کو جانے کے لیے کتنے دن کا سفر ضرور ہے؟"

لڑکی "دو تین روز کا عرصہ چاہیے۔گو وہ قریہ یہان سے اتنی دور نہین۔لیکن پہاڑون کی پیچیدہ راہین نہایت سخت اور دشوار گذار ہین" آٹو کو تعجب ہوا کہ تین دن کی راہ ایک دن مین کیونکر طے ہوئی۔مگر اپنا دلی استعجاب اُس لڑکی سے مخفی رکھا۔

آٹو۔(تھوڑے تامل سے) "تین روز؟ تمھین اچھی طرح معلوم ہے کہ کوئی اور رستہ

نزدیک کا نہین ہے؟"
لڑکی وہ مین جس دن سے پیدا ہوئی ہون کبھی میرے سننے مین نہ آیا کہ کوئی دوسری راہ بھی ہے۔ میرے ابا جان کھانے کے لیے ابھی آئین گے۔ اُنکے ذریعہ آپ کو مفصل کیفیتین معلوم ہونگی" لڑکی نے ہنوز یہ الفاظ پورے نہ کیے تھے کہ ایک قوی تن دہقان جھونپڑے مین آیا۔
لڑکی وہ میرا باپ یہی ہے۔ آپ جو چاہے پوچھیے۔ انشاءاللہ ٹھیک جواب ملیگا"
دہقان وہ ہان مین نہایت خوشی کے ساتھ آپکو پوری حقیقت سے آگاہ کرسکتا ہون"
آٹو نے اُس سے بھی وہی سوال کیے۔ جو اُس لڑکی سے کیے تھے دہقان متعجب ہوکر اُسکی صورت دیکھنے لگا۔
دہقان وہ ان سوالون سے آپکا کوئی اور مدعا ہے؟ یا صرف ایک مسافر کی طرح آپ پوچھ رہے ہین۔ جو اپنے سفر کی آسانی کے لیے تمام حالات سے آگہی حاصل کرنا چاہتا ہے؟"
آٹو نے اُسکے طرز بیان سے دریافت کیا کہ وہ ان اُمور سے ایک خاص طرح کی دلچسپی رکھتا ہے۔
آٹو مین تمسے صاف صاف کہے دیتا ہون۔ حقیقت حال یہ ہے کہ کل صبح مین کارنیلیا مین تھا سویرے اُٹھکر پہاڑون کی سیر دیکھنے کی غرض سے نکلا۔ اور قریبًا دو گھنٹہ تک اُن برف پوش ٹیکریون مین پھرا کیا۔ آخر ایک ایسے مقام پر پہونچا۔ جہان مجھے باوجود ویرانہ اور غیر آباد مقام ہونے کے انسان کی کارگزاریون کے جوہر نظر آنے لگے۔ وہان سے تھوڑی دور اور بڑھا تو ایک دروازہ دکھائی دیا۔ اور ساتھ ہی کچھ مسلح شخصون نے آکے مجھے گھیر لیا۔ میری آنکھون پر پٹی باندھ دی گئی۔ اور مین ہاتھون ہاتھ بہت سی راہین طے کرنے کے بعد ایک مکلف کمرے مین پہونچایا گیا۔ اُسی وقت آنکھون کی پٹی کھولی گئی۔ دیکھا تو فیروز نام ایک شخص میرے ساتھ کھڑا ہے میرے اُسکے چند باتین ہوئین جنکے دہرانے مین تمھین کچھ لطف نہ آئیگا۔ خیر مین نے ایک جام شراب پیا اور اُسی دم بیہوش ہوگیا۔ جب ہوشیار ہوا تو اپنے آپ کو اٹلی کے کھیتون مین لیٹا ہوا پایا" آٹو اتنا کہکے بہت دیر تک دہقان سے جواب پانے کا منتظر رہا۔ مگر اُسنے لب تک نہ ہلائے۔

آلٹو۔ "کیا یہ ماجرا تمھین ایک بیہودہ خیال کا نتیجہ معلوم ہوتا ہی؟ شاید اسکو جھوٹ سمجھتے ہو؟" "مین تمھین یقین دلاتا ہون کہ مین اپنے پورے حواس بجا رکھتا ہون۔ کچھ دیوانہ یا سودائی نہین ہون! اسوا اِسکے میرا یہ منشا نہین کہ تمھین کچھ فریب دون!"

دہقان۔ (جو نہایت سوچ اور تردد مین تھا سر اُٹھا کر کہا) "مین بے شبہہ آپ کی سرگذشت کو صحیح اور واقعی سمجھتا ہون۔ اور مین اُس حال کو جانتا بھی ہون!"

آلٹو۔ (نہایت متعجب ہوکر) "تم جانتے ہو؟"

دہقان "ہان جناب! بخوبی! کیونکہ مین نے اُسی راہ سے سفر کیا ہی جس راہ کا آپ ذکر کررہے ہین!"

لڑکی۔ (حیرت سے) "آپ وہان گئے تھے؟"

دہقان "ہان پیاری نینا! مین گیا تھا۔ مگر آجتک یہ بات کسی کے روبرو زبان پر نہین لایا۔ کیونکہ اس راز کو افشا نہ کرنیکے لیے مجھے بہت سی دھمکیان دیگئی تھین تاہم وہ ماجرا مین اب بیان کرتا ہون!"

لڑکی نے اپنی کرسی باپ کے قریب ہٹالی اور آلٹو بھی ہمہ تن دہقان کی طرف متوجہ ہوگیا۔

دہقان "کچھ سال کا زمانہ ہوا (بیٹی سے مخاطب ہوکر) تمھین یاد ہی؟ کہ مجھے تمھاری مان کے انتقال کرنے سے کارنیلیا کو جانا پڑا تھا (آلٹو سے) میری بیوی اس صوبے مین کسی قریب کے رشتہ دار سے ملنے گئی تھی۔ آخر وہان سخت علیل ہوگئی۔ مین جسوقت وہان پہونچا ہون وہ قریب المرگ ہوگئی تھی۔ خیر تجہیز و تکفین سے فارغ ہوکر واپس ہوا۔ کیونکہ اپنی پیاری بیٹی کی تنہائی کا مجھے بڑا رنج تھا۔ وہ صبح کا وقت تھا۔ اُسوقت میرا دل عورت کی موت اور خانگی اُمور کے درہم برہم ہونے سے کمال مضطر و پراگندہ ہو رہا تھا۔ اس تردد کے عالم مین رستہ بھول گیا۔ اور ایک شگاف سے گذر کر کسی ہیبت غار کے مُنھ پر پہونچا۔ اور آپ کو جو راہ نظر آئی وہی میرے بھی روبرو ہوئی۔ میری تمام عمر اٹلی کے پہاڑون مین پھرتے گذری اِسی لیے مین نے اُس راہ سے جاتے مین کچھ تردد نہ کیا جب دیوار کے قریب پہونچا تو کچھ دیر اِس فکر مین کھڑا رہا کہ واپس جاؤن یا دیوار کی اُس جانب کا حال دریافت کرون۔ دفعتہً ایک

کھڑکی کھلی اور اُس سے ایک حسین شخص کا چہرہ نمودار ہوا جسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہت ستم رسیدہ ہی"

آٹو "ہان! (اضطراب سے)۔

دہقان "غرض اُسنے کمال عجز کے ساتھ مجھسے درخواست کی کہ خدا کے لئے میری رہائی کا سامان کر! شہر لیباک مین جاکر وہان کے گورنر سے کہ کہ امیر ظہیر ـــــ"

آٹو۔ (بات کاٹ کر) "امیر ظہیر؟ اور یہ واردات چھ سال پہلے گذری؟"

دہقان "جی ہان۔ چھ سال بیشک وشبہہ گذرے!"

آٹو "اچھا۔ بیان کرو۔ مگر یہ بڑا ہی تعجب انگیز اور نادر قصہ ہی!"

دہقان "اُس قیدی (مین تو اُسے قیدی ہی سمجھا) کی زبان سے یہ فقرے ابھی پورے طور پر ادا نہ ہوئے تھے کہ وہ عظیم الشان پھاٹک کھُلا۔ اور چھ مسلح اشخاص باہر نکلے۔ مجھے پکڑکر آنکھون پر پٹی باندھ دی اور جس صورت سے آپ کو لے گئے اُسی طرح مین بھی بہت سی راہون سے گذر کر اُس کمرے مین پہونچایا گیا۔ آنکھون کا حجاب دُور ہوا۔ لیکن میرے محافظین آپس مین مشورہ کرنے لگے کہ آیندہ مجھسے کیا سلوک کیا جائے۔ کسی نے قتل کی راے دی۔ اور کسی نے یہ تدبیر بتلائی کہ مجھے زیست بھر وہین قید کر رکھے۔ بوڑھا فیروز (جسکا آپنے ذکر کیا) میری تائید مین تھا۔ میری دانست مین وہ وہان کے ملازمین پر کچھ حکومت بھی رکھتا ہی۔ کیونکہ اُسی کی راے غالب ہوئی۔ اور میرے کھانے کے لیے غذا مہیا کی گئی مجھے اس وقت اتنی دلجمعی کہان کہ کھانا پانی سوجھے۔ میرے قتل کی تجویز جو اس آسانی سے کی گئی یاد آآکر مجھے پریشان وبدحواس کیے دیتی تھی۔ فیروز مجھسے گفتگو کرنے لگا۔ اور کہا کہ تم عنقریب یہان سے باہر کردیے جاؤگے مگر جو کچھ یہان دیکھا یا سُنا ہی کسی سے ہرگز ظاہر نہ کروگے ورنہ اسی دم تمھارا کام تمام کردیا جائے گا اور یہ بھی دھمکی دی کہ۔ تمھین معلوم ہی کہ اب تم کس کے قبضۂ قدرت مین ہو۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ اگر ہمارا حال کسی سے بیان کروگے تو تم سے سخت ترین انتقام

لیا جائے گا۔ چاہے تم کہین رہو۔ اور ایک فوج عظیم بھی تمھاری محافظت کے لیے مستعد ہو۔ یقین جانو کہ مجرد میرے خلاف حکم کرنے کے تمھارا سرتن سے جدا ہو جائے گا۔ فیروز کے تقریر ختم کرتے ہی وہان کے اور لوگون نے مجھے ایک جام شراب پینے پر مجبور کر دیا۔ آخر طوعًا و کرہًا پیناہی پڑا۔ ساتھ ہی مین بیہوش ہو گیا۔ جب بیدار ہو کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس جھونپڑے سے سئو گز کے فاصلہ پر میدان مین پڑا ہون ۔"

آٹو۔ دہقان کی گفتگو سے متعجب ہو کر "ہم دونون کی سرگذشت بہت ملتی جلتی ہے لیکن مین تم سے یہ کہنا بھول گیا کہ وہ شخص کھڑکی سے سر نکال کر مجھسے بھی رہائی کا طالب ہوا اور یہ راز بھی تمپر افشا نہ کیا کہ وہ امیر ظرنین ہے۔

دہقان ۔ تو جب سے مین نے اُسکو دیکھا ہے۔ وہ وہین مقید ہے ؟"

آٹو۔ نہین۔ چند سال وہ شہر دیانا مین رہا۔ اور وہ میرا بہنوئی ہے !"

دہقان ۔ وہ اپنے دشمنون کے دام مین مکرر جو آپھنسا۔ یہ کمال افسوس کی بات ہے۔"

آٹو۔ بیشک وہ بدنصیب ہے۔ میرے قیاس مین نہین آتا کہ اُسنے دوسری دفعہ اس سرحد مین قدم کیون رکھا۔ جہان ایک مرتبہ سر پر آفت نازل ہوئی تھی۔ علاوہ برین اپنے دشمنون سے انتقام لینے کا خیال کیون نہ کیا ؟"

دہقان ۔ یقین ہے کہ کوئی پوشیدہ راز ان اُمور سے تعلق رکھتا ہے۔ کیا عجب کہ ویسی ہی دھمکیان جنھون نے میرے لبون پر اس مقدمے کی جانب سے مُہر سکوت ڈال رکھی تھی اُسکو بھی انتقام لینے سے مانع ہوئی ہون۔"

آٹو۔ نہین۔ امیر ظرنین بارہ سال بعد دیانا کو واپس آیا۔ اور اپنی جاگیرات و زر نقد حاصل کیا اگر وہ چاہتا تو ان ظالمون سے عوض لینے کے لیے ایک بہت بڑی فوج مل سکتی تھی۔ مین نے سُنا کہ اُسی کے قول کے بموجب وہ سلطنت ٹرکی مین مقید تھا۔ نہ کہ جبال آلپس مین۔ مین یہ باتین تم سے اسلیے کہتا ہون کہ تم نے مجھپر اعتماد کر کے جو یہ قصّہ سُنایا۔ اُسکا اعادہ ہو جائے۔

اصل حال یہ ہی کہ امیر ظرنین جبال آلپس مین قید ہی - اور وہ میرا بہنوئی ہی - گو مین اُس سے چندان تعلق نہین رکھتا - اور نہ بالمشافہ کبھی بات چیت کرنے کی نوبت آئی - تاہم میرا فرض ہی کہ اُسکو ایسے زندان بلا سے خلاصی دلوانے مین حتی الامکان سعی و کوشش عمل مین لاؤن -

دہقان - لیکن اس مہم مین آپ کو نہایت جانکاہ مصیبتین اور دشواریان پیش آئین گی - اگر ایک توپ اس دیوار پر رکھدی جائے تو ایک فوج عظیم کی ہلاکت کے لیے کافی ہی"

آٹو - مین سمجھتا ہون کہ اس قلعہ کا کوئی اور رستہ بھی ضرور ہی پھر اُن لوگون کو ہمین بیہوش کرکے باہر لیجانے کی کون ضرورت تھی ؟ اُسکا سبب یہی ہوگا کہ ہم اٹلی کی طرف جانے کی راہ سے واقف نہ ہو جائین - تم سوچو تو کہ تین چار دن کی راہ اس قلیل عرصے مین کیونکر طے ہوئی ؟ گمان غالب ہی کہ کوئی نہ کوئی پوشیدہ رستہ اس جانب مین ہوگا"

دہقان - مجھے بھی یہی گمان ہی !

آٹو - تم تو ان پہاڑون مین بہت پھرے ہو - اسطرح کا کوئی رستہ ہوتا تو تمھین نظر آتا ؟"

دہقان - عزیزون کی پُر خوف دھمکیون سے مجھے اتنی مجال بھی نہ رہی کہ کبھی اُن ابواب کا خیال دل مین لاؤن - سوا اسکے وہ میرا کوئی خاص کام نہین - مجھے اتنی فرصت نصیب کہان کہ دوسرون کے مقدمات مین دخل دون - اگر مجھپر کوئی حادثہ گذر جائے تو میری پیاری بیٹی بیناکی پرورش کون کریگا

آٹو - (بہت تامل کے بعد جس مین وہ آیندہ کی کارروائیون کے متعلق تجاویز سوچ رہا تھا) "سنو ! مین اس بھید کی دریافت مین جو آفت آئے اپنے سر لونگا - تمنے جو کہا کہ اُس مستحکم عمارت پر حملہ آور ہونے کے لیے ایک لشکر جرار بھی ناکافی ٹھہریگا - ٹھیک ہی - بہتر تجویز یہ ہی کہ اٹلی کی طرف سے جو رستہ اس قلعہ کو جاتا ہی - اُسکو ڈھونڈھ نکالین - کیا تم اس بارے مین میری مدد کرسکوگے ؟ مجھے یقین ہی کہ اس تلاش و تجسس کے سبب سے ہمپر کوئی آفت نہ آئیگی - اور تمھاری اس تکلیف کا معاوضہ مین معقول طور پر کرونگا -

دہقان:- ہان مین اس سے انکار نہین کر سکتا۔ مگر یہ یاد رہے کہ راستہ ڈھونڈھ نکالنے کے بعد اس قلعہ پر حملہ آور ہونے کا قصد آپ نے کیا تو مین اس مین شریک نہ ہونگا۔"

آٹو:- اچھا انھین شروط پر ہم رضامند ہو جائین۔ اگر تمھین کچھ تکلیف نہو تو مین اس مقدمے کو دریافت کرنے تک یا یہ بات معلوم ہونے تک کہ میری اُمید اور کوشش بیجا ہی تمھاری ہی جھونپڑی مین رہون؟"

دہقان:- اس جھونپڑی کو آپ اپنی ہی جانیے۔ میرا نام ماظنی ہی اور یہ نام ہمیشہ مسافر نوازی مین مشہور رہی جب تک غریب خانہ اچھا معلوم ہو یہین رہیے! آج تمام دن اور رات آپ آرام و راحت سے گذار کر مستعد ہو جائین تو کل صبح سے ہم اپنا کام شروع کرین گے۔"

ماظنی نے اپنی بیٹی نینا سے میز پر کھانا چننے کے لیے کہا۔ اور جب وہ اس کام کی انجام دہی مین اِدھر اُدھر پھر رہی تھی۔ تو آٹو اُسکو غور سے دیکھنے لگا۔ نینا واقعی نہایت دلفریب صورت والی تھی چہرہ حسین۔ آنکھین بڑی بڑی۔ دہن تنگ۔ دانت چمکدار اور خوش وضع۔ رنگ گندمی۔ غرض ہر چیز مین ایک دلکش ادا تھی۔ جب اُس سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا تو نہایت نیک خلق پاک مزاج ہنس مُکھ پائی گئی۔ اور چونکہ آٹو خود ایک شکیل نوجوان تھا لہذا دونون ایک دوسرے سے رغبت ظاہر کرنے لگے ایک عمدہ حجرہ آٹو کے سونے کے لیے مقرر کیا گیا۔ جس مین وہ کمال راحت و آرام کے ساتھ سو گیا۔ اور صبح کو طلوع آفتاب کے ایک گھنٹہ قبل بیدار ہوا۔ نینا (دہقان کی لڑکی) نے کھانا تیار کر رکھا تھا۔ جب ناشتے سے فراغت حاصل ہوئی تو ماظنی بھی اقرار کے بموجب اُسکے ساتھ چلنے پر مستعد ہوا۔ نینا نے اپنے باپ کی محافظت کے لیے آٹو سے نہایت عجز سے درخواست کی۔ ماظنی اپنی عزیز بیٹی کو گلے لگا کر آٹو کے ہمراہ پہاڑون کی طرف چل نکلا۔

پینتیسوان باب ۳۵

جبال آلپس مین تقدیر آزمائی

آٹو اور ماظنی اس فرحت افزا سبزہ مین آ پہونچے جہان کی سبزی صبح کی ٹھنڈی ہوا مین

ایک دلفریب کیفیت دکھا رہی تھی۔ سامنے والے پہاڑوں کی بلند چوٹیوں کو سیاہ ابر چھپائے ہوئے تھا۔ یہاں کے میدان کارنیلیا کی طرح ویران نہ تھے۔ ہر طرف سبزہ زار پہاڑوں پر بڑے بڑے درخت تھے اور کہیں درختوں کی مجموعی حیثیت ایک بے نظیر باغ کا دھوکا دیتی تھی ابتداءً رستہ بتدریج بلندی پر گذرتا تھا۔ لیکن نہایت مشکل اور دشوار گذار تھا۔ عمیق و تاریک غاروں کے منہ صحرائی بیلوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ ایک بلندی پر چڑھنے کے بعد آلو نے اپنے ساتھی سے تھوڑی دیر توقف کرنے کے لیے کہا۔ اور آپ اٹلی کی اس خوشنما سینری کو دیکھنے لگا۔ جس پر سے دونوں ابھی گذرے تھے۔ جب اُسنے جنوب کے قطعۂ زمین کی طرف نگاہ کی تو بڑی حیرت ہوئی وہ سرسبزی و شادابی وہ دل لُبھانے والی بے بدل سینری دیکھکر آلو بیخود ہو ہو جاتا تھا۔ اُس دلفریب مقام کی عمدگی اور دلچسپی کا حال بیان کرنا ممکن نہیں۔ آفتاب بلند ہونے کے سبب پہاڑ کی چوٹیوں کا ابر نکل گیا تھا۔ اور وہ پُرفضا بہار انگیز قلعہ ہائے کوہ ایلپس اس قطعہ کی پُشت پر بے نظیر لطف دکھا رہے تھے۔

دہقان۔ اس جگہ سے آگے بڑھکر ہم اس راہ کو دامن کوہ میں نہ پا سکیں گے۔ بلکہ ویران اور ناہموار وحشت انگیز مقامات میں ڈھونڈھنا چاہیئے۔ کارنیلیا کیجانب کا رستہ نہایت دشوار گذار ہونے سے قیاس چاہتا ہے کہ اس طرف کا رستہ بھی کمال ہوشیاری سے بنایا گیا ہوگا۔ تاکسی فرد بشر کو پتہ نہ لگے"

آلو۔ "ہاں تمنے سچ کہا۔ ایک اور بات بھی ہے جو ہماری مقصد برآری میں مدد کریگی"

ماظنی۔ "وہ کیا؟"

آلو۔ "جب میں اُس خواب غفلت سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو تمہارے جھونپڑے سے تھوڑے فاصلہ پر پایا۔ اور تم بھی وہیں چھوڑ دیے گئے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری مطلوبہ راہ اسی سبزہ زار کے قریب سے کہیں شروع ہوتی ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ اُسی قرب و جوار میں تلاش کریں۔

ماظنی۔ "جی ہاں میں بھی ابتدا سے اسی خیال میں ہوں ہم اس ٹیکرے پر (بتلا کے) چڑھکر

اُس مقام کو غور و تامل سے دیکھیں" دونوں پانچ میل تک برابر بلندی پر چڑھ کے ایک گھاٹی کے قریب جا پہونچے جسکے دونوں جانب بلند چٹانیں تھیں وہ جگہ نہایت وحشت افزا اور ہیبت ناک تھی جب دونوں اُس گھاٹی پر جا کھڑے ہوے تو دفعتہً ایک سرد ہوا کا جھونکا اِنکے بدن پر لگ کر دونوں کو منتشر کر گیا۔ پانی کے دوڑنے کی مہیب صدا کانوں کے پردے پھاڑے دیتی تھی۔ اور جوجو وہ آگے بڑھتے تھے۔ سرد برف آمیز ہوا تیروں کی طرح جسم پر چلنے لگی اُسوقت اِنھیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا دیکھتے ہی دیکھتے کسی دوسرے کرۂ زمین میں پھینکدیے گئے ہیں۔ وہاں کا پانی تھوڑے فاصلہ تک ایک نہر کی شکل میں سطح زمین پر بہ رہا تھا۔ اور اُسکے بعد ایک پوری بلندی سے ہوکر اس زور و شور سے نیچے گرتا تھا کہ خوف سے جان نکلی جاتی تھی۔ یہاں جبال الپس کی سینری قابل دید تھی۔ اُس ناہموار دشوار گذار سطح کے روبرو بڑی بڑی چٹانیں اس قدر جمی ہوئی تھیں کہ بلندی کی آخری حد تک نظر کا پہونچنا دشوار تھا۔ آگے پیچھے مہیب غار اور بڑے بڑے پتھر ایسے سد راہ تھے کہ اُس طرف رستہ کا سُراغ ملنا غیر ممکن معلوم ہوا۔ اس بلندی پر (جہاں سے پانی نیچے گرتا تھا) صنوبر کے درخت ہوا کے زور سے گھوم رہے تھے۔ اور جنگلی بیلیں جھالروں کی طرح اُوپر سے لٹک رہی تھیں۔

ماظنی (اس جاے کو غور سے دیکھکر) "مجھے یقین ہی کہ اس شگاف کی دوسری جانب کا کوئی ذریعہ یہاں ہی۔ کیونکہ (ایک طرف دکھا کر) یہاں کی جھاڑیاں کسی انسان کے ہاتھوں سے صاف کی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ اور غالباً کسی نہ کسی غرض سے صاف کی گئی ہیں۔ اور یہ دیکھیے کٹی ہوئی جھاڑیوں کی جڑیں اُلٹی پڑی ہیں" ماظنی جس کو پہاڑی حالات کا زیادہ تجربہ تھا۔ سرگرمی سے راستے کی تجسس کرنے لگا۔ آٹو بھی اُس کی مدد میں تھا۔ یکایک ماظنی کے مُنھ سے نعرۂ خوشی بلند ہوا آٹو بھی دوڑ کے اُسکے قریب گیا دیکھا تو وہاں اشجار صنوبر کے اندر ایک سرنگ کا سنگ و تاریک مُنھ نظر آرہا ہی۔

ماظنی "دیکھیے یہی خفیہ راستہ ہوگا۔ اسلیے کہ بہ نسبت اور مقامات کے یہ جگہ بیلوں سے

پاک ہوسا اور اس طرح معلوم ہوتا ہو آدمی کے ہاتھ سے یہان کی صفائی ہوئی ہو۔ اب قریب تین پہر دن گذر گیا ہو۔ آسمان پر ابر جمع ہو رہا ہی۔ آفتاب کی روشنی اس سیاہ ابر مین پوشیدہ ہو جائے گی۔ اگر آپ کو مناسب نظر آئے تو آج کی کارروائی یہین پر ختم کرکے واپس گھر چلین۔"

آلوٹ "تم کس لیے خوف کرتے ہو؟"

ماظنی "مین برف کے طوفان سے ڈرتا ہون جو قریب تر آئیگا۔ اور تھوڑی ہی دیر مین اس تمام جگہ پر جو خالی پڑی ہو۔ کئی قدم برف جم جائے گی۔"

آلوٹ "بہرحال ہم اس قدر دریافت کرین کہ ادھر سے کوئی رستہ جاتا ہو یا نہین۔ ذرا سی محنت سے یہ عقدہ کھل جائیگا۔"

ماظنی نے کچھ انکار نہ کیا اور آگے بڑھکر اُس سرنگ کے مُنھ مین داخل ہوا۔ اور آلوٹ بھی اُسی کے پیچھے ہو لیا۔ سو قدم تک وہ راہ نہایت ہی تنگ و تاریک تھی۔ صرف ایک گز چوڑی۔ اور چار قدم اونچی لیکن اُس فاصلہ کے بعد کشادہ ہو گئی تھی۔ ماظنی اور آلوٹ تھوڑی دیر مین سرنگ کی آخری حد پر پہونچ گئے۔ اِس قدرتی سرنگ کی درازی تخمیناً دو سو گز کی تھی۔ یہ دونون اُس سے باہر ہوے تھے کہ ایک بلند چوٹی حائل ہوئی۔ لیکن اُسکے بازو ہی سے ایک رستہ چار قدم چوڑا جا رہا تھا۔ جبال الپس مین نیچر اپنے رفعت پسند کارنمایان کے لیے کیسے مہیب ہتھیار استعمال کرتا ہو۔ وہ پرجوش پانی جو پتھرون کو توڑکر بہتا ہی۔ وہ زلزلہ جو دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑون کو شق کر دیتا ہی۔ وہ بجلی جو بلند درختون کو آن واحد مین نیست و نابود کر دیتی ہی۔ یہی وہ پرہیبت آلے ہین جو نیچر کی پرعظمت کارروائیون مین مدد کرتے ہین۔

ماظنی۔ (جسے اپنی بیٹی کی تنہائی کا خیال آ گیا) "کیا ہم اور آگے بڑھین؟" گو ماظنی کا دلی قصد یہی تھا کہ واپس چلین۔ مگر اُسکی خودپسندی اس امر کے اظہار سے مانع تھی۔"

آلوٹ "تمنے ابھی کہا تھا کہ دوپہر ہو گئی۔ دن تمام ہونے کے لیے اور بہت عرصہ باقی ہو یہان

کی کچھ اور تحقیقات کرلیں تو واپس چلیں۔ خوب یاد رکھو کل پھر آنے کے لیے بڑی زحمت اٹھانا پڑے گی۔"

ماظنی یہ سُنکر خاموش ہوگیا اور بے تردد نہایت دلیری کے ساتھ اس شگاف میں ہوکر ٹیکریوں کے پہلو سے چلنے لگا۔ پانی کی وحشت ناک آواز برابر سُنائی دے رہی تھی۔ دونوں بغیر کسی مزاحمت کے آگے بڑھتے جارہے تھے۔ آخر وہ شگاف کی راہ بھی تمام ہوگئی اور وہیں ایک اور پیچیدہ رستہ بلند پہاڑوں کے درمیان سے چلا گیا تھا۔ ہمارے دونوں مسافر اُس مقام پر پہونچے ہی تھے کہ بادل کے گرجنے کی مہیب صدا کانوں کو بہرا کرنے لگی اور وہ کچھ ایسی ڈراؤنی تھی کہ کیسا ہی دلیر شخص کیوں نہو دم بھر میں زہرہ آب ہو جائے۔ کیونکہ بلند پہاڑیوں میں گونجنے سے وحشت وہ چندہ ہوجاتی تھی۔ چشم زدن میں پوری تاریکی چھاگئی۔ بادی النظر میں سب کا دھوکا ہوتا تھا۔ بجلی ایک تعجب انگیز شوخی کے ساتھ قرب جوار کی چوٹیوں پر تڑپنے لگی۔ جاڑا اس غضب کا تھا کہ آٹو کی ناک سے خون کے چند قطرے ٹپک پڑے اور ہاتھ پاؤں سُست ہوگئے مگر ماظنی پہاڑی صعوبات کا عادی ہورہا تھا۔ لہذا اُسپر چنداں ان تکالیف کا اثر محسوس نہ ہوتا تھا۔

ماظنی۔ "پریشان ہوکر" طوفان شروع ہوچکا۔ اب اگر ہم واپس بھی چلیں تو ہوا کی شدت سے کسی غار میں پھینکدیے جائینگے۔ یا اگر یہیں ٹھہرے رہیں تو برف اسقدر پڑیگی کہ ہم نیچے دب کر مرجائینگے اسلیے جاہے جو ہو آگے بڑھنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔" آخر دونوں تن بہ تقدیر چلنے لگے۔ برف آمیز ہوا کے جھونکے اس تیزی سے چل رہے تھے کہ اُنکے پاؤں اکھڑ جاتے تھے اور وہ خود ایک دوسرے کو یوں نظر آتے تھے کہ گویا برف کی چادر اوڑھے ہوے ہیں۔ طوفان کا زور ترقی کرتا گیا۔ پہاڑ کی دونوں جانب ٹوٹے ہوے درختوں سے بھری تھیں۔ ہوا کی خوفناک صدا۔ برف کے گرنے کی آواز۔ بادل کا گرجنا۔ روانی آب کا مہیب شور۔ غرض ان دونوں مسافروں کے لیے اُسوقت جبال آلپس مرکز بلا ہورہے تھے۔ برف باری و تیرگی سے آنکھوں کی روشنی زائل۔ تیز اور سرد ہوا کے سبب چلنا دوبھر۔ ہزار خرابی آٹو اور ماظنی ہر ہر قدم پر سسکیاں بھرتے اُفتاں و خیزاں چلے جارہے تھے۔

نہ وہان ٹھہرنا ممکن تھا۔ نہ واپس ہوسکتے تھے۔ نہ آگے بڑھنے کی ہمت تھی۔ پریشانی وبدحواسی کا یہ عالم کہ دونون آپس مین ایک دوسرے سے بات بھی نکرتے تھے۔ اور برابر قدم بڑھائے چلے جارہے تھے۔ ماظنی کو اپنی عزیز بیٹی کے تنہا ہونے کا غم اور تردد تھا۔ آٹو دل ہی دل مین پچھتا رہا تھا۔ کہ کیون مین اس دہقان کی نصیحت پر عمل کرکے طوفان شروع ہونے کے قبل واپس نہ چلا گیا۔

الغرض اسی حالت سے ڈیڑھ گھنٹہ گذرا۔ یکایک طوفان موقوف ہوگیا۔ برف کا گرنا ہوا کی آواز بادل کی گرج۔ بہتے پانی کی ناگوار صدا سب کے سب کم ہوتے گئے۔ اگرچہ سیاہ ابر ابھی چھلا آسمان تھا۔ لیکن طوفان کی کمی ان دونون کے لیے تھوڑی سی دلجمعی کا سبب ہوئی۔

آٹو۔ کیا اب ہم واپس چلین؟۔

ماظنی "اب واپس چلنا تو کسی طرح ممکن نہین۔ کیونکہ وہ تنگاف جسپر سے ہم ابھی گذرے برف سے بھر گیا ہوگا۔ اب بجز اسکے کوئی چارہ نہین کہ آگے بڑھے چلین"

آٹو "تمھاری لڑکی نہایت درجہ پریشان ہوگی"

ماظنی "جی ہان۔ وہ بڑی فکر وتردد مین ہوگی۔ مگر مین اُس سے کہہ آیا تھا کہ اگر ہم شب کو واپس نہ آئین بھی تو کچھ فکر نہ کرے۔ خیر اب ہم کو اپنے لیے کچھ تردد کرنے کی ضرورت نہین یہان ایک نشان مجھے نظر پڑا ہی جس سے یقین ہوتا ہی کہ کہین نہ کہین اسی قریب جوارین دی مکان ضرور ہی"

آٹو۔ (چارونطرف دیکھکر) "تمھارا نشان کسطرف ہی"؟ ماظنی نے ایک کہنہ درخت کی جانب اشارہ کیا جس مین تھوڑی جگہ محراب کے طور پر کھدی ہوئی تھی۔ اور اُس مین حضرت مسیح کی تصویر رکھی تھی۔ دونون وہان ٹھہر کر درگاہ خدا مین التجا کرنے لگے کہ ہماری موجودہ مشکل آسان ہو*

* گوکہ منکران وجود خالق عالم ہمہ تن نسین۔ اور بے ایمان کتنا ہی مزاج طعن وتشنیع کرین لیکن ہم یہ کہے بغیر رہ نہیں سکتے کہ جب بندہ مشکل کے وقت اپنے خالق سے ہمہ تن رجوع ہوکر صدق دل سے دعا مانگتا ہی تو ضرور اُسکے دل میں ایک ہمت اور جرأت پیدا ہوجاتی ہی۔ اور اُسکو کامل یقین ہوجاتا ہی کہ میری مشکل پروردگار عالم آسانی سے دُور کردیگا۔ اسوقت آٹو اور ماظنی کی بھی یہی حالت تھی ۱۲

آلوٹ۔ تم کہتے ہو کہ یہان سے کوئی مکان قریب ہی۔ فرض کرو کہ کسی نے دھوکا دینے کے لیے یہ نشان بنایا ہو اور وہ ہمکو جاتے ہی کسی مصیبت مین مبتلا کردے تو اس کا کیا علاج ہی۔

ماظنی۔ ہمین سب آفتون مین سر دینا چاہیئے۔ اول تو یہ بات یقین نہین کرسکتے کہ یہ راہ اُسی قلعہ کو جاتی ہی جسکو ہم ڈھونڈھ نکالا چاہتے ہین۔ دوسرا اگر یہ رستہ وہان گیا بھی ہو تو وہ قلعہ بہت دُور ہو گا۔ ان پہاڑون مین رات بسر کرنا تو ممکن نہین لازم ہی کہ کوئی سر چھپانے کی جگہ تلاش کرین۔"

آلوٹ۔ ایسا ہو تو چلو۔" پندرہ منٹ کے عرصے مین دونون ایک جھونپڑے کے دروازے پر جا کھڑے ہوے۔ وہ اسقدر برف پڑنے سے پوشیدہ ہو گیا تھا کہ قریب پہونچنے تک پتہ نہ لگا۔ وہان سے دو طرف دو راہین گئی تھین۔ ایک نہایت کشادہ اور صاف تھی اور ایک تصویر درخت مین رکھی ہوئی (جسطرح پیشتر بیان کیا گیا) اُس راہ کی جانب ہاتھ سے بتا رہی تھی۔ دوسرا رستہ جو سیدھی جانب تھا نہایت تنگ ناہموار اور دشوار گذار تھا۔ ماظنی اور آلوٹ ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگے اور دل مین سمجھے کہ اگر ان دونون سے اُس قلعہ کو کوئی راہ جاتی ہوگی۔ تو یہی ناہموار راہ ہوگی کیونکہ ایسے خفیہ اُمور کے مرتکب ہونے والے رستہ بتانے والی تصویر کبھی نہ رکھین گے جیسی دوسرے رستے پر ہی۔

ماظنی جھونپڑے کے دروازے کو کھڑکھڑانے لگا۔ اندر سے کچھ جواب نہ آیا۔ آخر دروازہ کھولا گیا۔ اور دونون اندر پہونچے۔ اُسکے جُدا جُدا دو حصے تھے۔ وہان کوئی آدمی نہین تھا۔ لیکن چند سُوکھی لکڑیان چولھے کے پاس اور چند کھانے کی چیزین ایک تامدان مین رکھی ہوئی تھین۔

ماظنی۔ خوب ہوا کہ مین بھی کچھ کھانا زنبیل مین لے آیا۔" آگ سُلگائی گئی۔ ایک میز وہان رکھی تھی۔ اُسپر کھانے کی چیزین جوڑ کے چولھے کی قریب والی چوکیون پر دونون بیٹھکر کھانے لگے۔ اور مضبوط ارادہ کر لیا کہ شب اسی جھونپڑے مین گذارین۔ اور سویرے اُٹھکر اپنی تلاش شروع کرین۔ آفتاب غروب ہو گیا تھا۔ مگر زیادہ تاریکی نہ تھی۔ کیونکہ تارو نکل

چمک دمک برف پر پڑنے سے ایک تجلی پیدا تھی۔ دونون مسافر کھانا کھا چکنے کے بعد سونے کی فکر مین تھے۔ اتنے مین باہر کی طرف سے کچھ لوگون کے بات کرنے کی آواز کان مین آئی۔ دونون نہایت بدحواس ہو گئے۔ اُسی دم زور سے دروازہ کھڑکھڑانے کی صدا سُنی گئی جو بند کر لیا گیا تھا۔

چھتیسوان باب

جبال آلپس کی جھونپڑی

آٹو اور ماٹلی دوڑتے ہوے گئے۔ بجز دروازہ کھلنے کے دو مرد ایک عورت کو ہاتھون مین اُٹھائے اندر آ پہونچے۔ عورت ایک بیش قیمت دوشالہ اوڑھے ہوے تھی اور اس طرح معلوم ہوتا تھا کہ وہ لپیٹی گئی ہی آٹو نے چولھے کے قریب چوکی رکھدی۔ لیڈی اُس پر بٹھائی گئی۔ ماٹلی لکڑیان ڈال کر آگ جلانے لگا۔ اِس لیڈی کے ہمراہ جو دو مرد تھے اُسکے رہبر تھے۔ اور دونون کارنیلیا کی پہاڑی قوم سے تھے۔

ایک رہبر "اب ہمین اپنے گدھون کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ قریب مین ایک سائبان ہی۔ مگر مجھے یہان آئے ہوے مدت گذر گئی" دونون ہمراہی جب باہر چلے گئے۔ لیڈی نے چولھے کی گرمی سے کچھ سکون حاصل کرکے دوشالہ نکال دیا۔ اس حجاب کے مرتفع ہوتے ہی اس کے دلفریب حُسن کے جلوے سے وہ تاریک جھونپڑا جگمگانے لگا۔ یہ بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ کیونکہ یہ پری جمال مسافرہ سوداگر دمشق کی بیٹی ایرین ہی تھی۔ جو امیر ظہیر کی تلاش مین سرگردان نکلی تھی۔

ایرین۔ (آٹو اور ماٹلی سے مخاطب ہوکر) "اے مسافر نواز اجنبی لوگو! میرا شکریہ قبول کرو۔ اُن دونون نے (جو میرے ہمراہ آئے ہین) میری حفاظت نہ کی ہوتی تو اس طوفان کے سبب مرنے مین کوئی کسر اُٹھا نہ رہی تھی مین

ایک ایسے ملک کی رہنے والی ہون۔ جہان جاڑہ اور برودت اسکا عشر عشیر حصّہ بھی نہین۔

ماظنی ۔ مین سمجھتا ہون کہ آپ کے ہمراہی رستہ بھول گئے۔ اِس لیے کہ اگر آپ کارنیلیا سے اٹلی کو جانے والی تھین تو ٹھیک راہ سے بہت دور پڑ گئین!"

ایرین ۔ ہان میرے خاص خدمتگار دونون کے دونون شہر دیانا مین بیمار ہو کے مر گئے۔ اور اب مین اٹلی کو جا رہی ہون تاکہ وہان سے ملک شام کی طرف جانیوالا کوئی جہاز مقرر کر کے اپنے وطن کو چلی جاؤن"

آٹو ۔ جرمنی زبان آپ بہت صاف اور صحیح بولتی ہین۔؟"

ایرین ۔ (آنکھون مین آنسو بھر لاکر) مجھے ایک ایسے شخص نے جرمنی زبان سکھائی جسکے منھ سے نکلی ہوئی ہر ہر بات میرے دل مین نقش ہوئی جاتی تھی۔ مگر آہ! اب مین اُسکو اپنی زندگی بھر نہ دیکھ سکونگی۔ اُسکے تمام حالات عجیب طرح سے پوشیدہ ہین"

ایرین نے آنسو پونچھ لیے اور اُسی وقت وہ دونون اشخاص بھی جھونپڑی کے اندر داخل ہوے۔

ایک رہبر ۔ (ایرین سے) ہمنے وہ سائبان ڈھونڈھ نکالا۔ اور گدھون کو آرام سے چھوڑ آئے ہین۔ اب فرمایئے آپکا مزاج کیسا ہے؟"

ایرین ۔ آگ کی گرمی سے از سر نو مجھ مین جان آگئی۔ کیا ہم کل علے الصباح یہان سے نکل سکتے ہین؟۔

رہبر ۔ اگر خدا نے چاہا تو ہم کل شام تک سرحد اٹلی مین قدم رکھین گے لیکن دس میل کے قریب سیدھے رستے سے دور ہو گئے ہین"

ماظنی ۔ اگر کل صبح کو تم ٹھیک رستہ پا گئے تو اپنے قوی تن گدھون کے ذریعہ سرحد اٹلی مین پہونچنے کے لیے شام ہو گی؟

رہبر ۔ مین سمجھتا ہون کہ ضرور شام ہو گی!۔"

صبح سویرے سرحد اٹلی سے نکلے۔ اور غروب آفتاب سے کئی ساعت پیشتر یہان پہونچگئے حالانکہ ہم پاپیادہ آئے۔ اور راہ مین بہت سی دقتین پیش آئین۔

رہبر:۔ کارنیلیا کے پہاڑی لوگون مین کچھ یون ہی سی افواہ اڑ رہی ہو کہ وہان سے کوئی اور قریب کا رستہ بھی اٹلی کو جاتا ہو۔ لیکن باوجود عمر گذارنے کے مجھے آجتک اُسکا سُراغ نہ ملا۔"

ماظنی:۔ مجھے یقین ہو کہ ہم اُس راہ کو پاگئے ہین۔ جسکا تم ذکر کر رہے ہو تھوڑا سا پتا تو لگا ہی انشاء اللہ کل صبح کو ہم وہ رستہ ڈھونڈھ نکالنے مین ضرور کامیاب ہونگے!"

رہبر:۔ جس رستے سے آپ آئے ہین۔ شاید وہی ہمارے لیے بھی مناسب ہوگا!"

آٹو:۔ وہ نہین تمھارے گدھے اُس ناہموار راہ سے چل نہ سکینگے۔ اور تمھاری ہمراہی لیڈی اُن مہیب غارون اور وحشت انگیز شگافون کے دیکھنے کی تاب نہ لائینگی"

رہبر:۔ اگر ایسا ہو تو ہم آئے ہوے رستے پر واپس جائینگے۔ مین آپکا شکریہ (آٹو سے) ادا کرتا ہون کہ آپنے ہمین اس امر سے آگاہ کیا۔ مین بھی کبھی نہ کبھی اس راہ کو ضرور ڈھونڈھ نکالونگا۔ کیونکہ پیدل چلنے والے مسافرون کی راہ نمائی کے لیے وہ راہ مجھے نہایت کام دیگی"

آٹو:۔ اس بارے مین تمھین ہمسے بہت مدد ملسکتی ہو جو جو نشان ہم دیکھ آئے ہین تمسے کہدینگے لیکن تمھین کمال ہوشیاری کے ساتھ جانا پڑیگا۔ کیونکہ اس ویران رستے مین کئی آفتین ہین!"

رہبر:۔ آپ یہ خیال نہ کیجیے کہ ہم آپکی روزی مین خلل ڈالینگے"

آٹو:۔ تم ناحق مجھسے بدگمان ہو۔ مین اور نہ میرا شریک رہنمائی کا پیشہ کرتے ہین اس رستے کی دقتون کے بیان کرنے مین میری کوئی خاص غرض نہ تھی۔ بلکہ ہم خوشی سے اپنے ساتھ دوسرون کو بھی تلاش راہ مین شریک کر سکتے ہین"

رہبر:۔ میرے بیجا اور گستاخانہ کلام کو معاف کیجیے۔ مین آپکا مطلب غلط سمجھا۔ اب معلوم ہو گیا کہ آپ نہایت نیک طینت صاف دل، اور خلیق نوجوان ہین جیسے ایک آدمی کو دوسرے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ لیکن اسکی وجہ مجھے معلوم نہوئی کہ آپ نے ان مصیبتون مین کیون سر دیا ہی؟"

آلٹو۔ "مین نے صرف فرائض قرابت داری ادا کرنے کے لیے یہ زحمتین گوارا کی ہین میرا ایک رشتہ داران پہاڑون کے ایک مستحکم قلعہ کے اندر قید شدید مین رکھا گیا ہی۔ اور وہ قلعہ کارنیلیا کی سرحد سے قریب تر ہی"

رہبر۔ "اس نواح مین بجز ایک راہب خانے[1] کے کوئی اور عمارت نہین دیکھی گئی۔ لیکن وہی راہب خانہ بیشک کسی زمانے مین ایک مستحکم قلعہ تھا" آلٹو کو وہ عمدہ دلکش راگ یاد آگیا جو قلعہ مین پہونچنے کے قبل آنکھین بند رہنے کے عالم مین اُسنے سُنا تھا۔ اکثر گرجاؤن اور راہب خانون مین معمول ہی کہ عیسیٰ علیہ السّلام کی شان مین قصائد نظم کرکے گائے جاتے ہین اسنے خیال کیا کہ یہ دہقان اُسی مقام کا ذکر کر رہے ہین۔

آلٹو۔ "تھوڑے تامل کے بعد" اُس قلعہ مین جانے کا رستہ نہایت دشوار گذار ہی؟" ناظمی آلٹو کے مطلب کو تاڑ گیا۔ اور اُس سوال کا جواب سننے کے لیے وہ بھی مشتاق ہو بیٹھا۔

رہبر۔ "ایک پیچیدہ رستہ جس مین دو گدھے پہلو بہ پہلو جا سکتے ہین اُس راہب خانے کو گیا ہی بہت زمانہ گذرا کہ وہ مقام مسافر نوازی کے لیے نہایت مشہور تھا۔ لیکن بتدریج وہ شہرت کم ہوتی گئی۔ کوئی مسافر اس وقت تک وہان جانے کا قصد نہین کرتا جب تک کہ بالکل ہی درماندہ و عاجز نہو جائے مجھے کمال حیرت ہی کہ وہان کے راہبون کا ذریعہ معاش کیا ہی اسلیے کہ انھین کسی قسم کی آمدنی نہین۔ اور جبسے وہ مہمان نوازی سے دستکش ہوگئے کوئی مسافر بھی انھین مدد نہین پہونچاتا۔

---

[1] راہب خانہ ایک مکان ہی جس مین متقی لوگون کا ایک گروہ بغیر تعلق بیرونی رہتا ہی ہندوستان مین ایسے اشخاص کو جوگی کہتے ہیں۔ رومن کیتھلک عیسائیون مین آجکل بھی بہت سے راہب خانے ہیں جو تارک الدنیا مرد و عورت کو ایک مسکن کا کام دیتے ہین۔ گذشتہ زمانے میں اسکا بہت رواج تھا اور ان راہب خانون مین جو اکثر ویران غیر آباد مقامون مین ہوا کرتے تھے۔ آوارہ گرد مسافرون کی مہمانداری کیجاتی ہی بعض راہب خانون مین [illegible] لوگ بھی رہتے ہیں جو [illegible] دنیا دارون کے ساتھ مرد و آزادی اور دعا و [illegible] مین شریک ہوتے ہیں [illegible] راہب خانون کے اخراجات [illegible] جاگیر [illegible] ہوتی [illegible]

آلو۔ "وہان کے ساکنین کا چال چلن کس طرح کا ہی؟۔ کیا اُنکا نام نیکی کے ساتھ لیا جاتا ہی؟"
رہبر۔ "اگر آپ اُنکی نسبت کچھ رہزنی وغیرہ کا گمان رکھتے ہین تو مین کہتا ہون کہ نہین وہ ایسے کامون سے بری ہین لیکن وہ اپنے خاص اُمور مین آئے دن مستغرق رہا کرتے ہین اور کسی کو نہین معلوم کہ وہ کیا معاملات ہین۔"
آلو۔ "ہر لفظ جو تمھاری زبان سے نکلتا ہی میرے دل پر عجیب اثر کر رہا ہی مجھے پورا یقین ہی کہ وہی راہب خانہ تمام آفات کا مرکز ہی جسسے ہوشیار رہنے کے لیے مین نے ابھی تمسے کہا تھا!"
ماظنی۔ "میری بھی یہی راے ہی!"
رہبر۔ "آپ کس یقین کی بنا پر کہتے ہین کہ وہ مکان بلاخیز اور ظلم انگیز ہی؟"
آلو۔ "تم نے جو صاف دلی سے کل حال کہہ سُنایا تو ہمین بھی ضرور ہی کہ تم سے کوئی بات چھپا نہ رکھین مگر ہمارا قصہ بہت طویل ہی۔ اسوقت اسکا پورا بیان ہو نہین سکتا۔ اتنا کہدینا کافی ہی کہ ہمین یقین کامل ہی کہ اس راہب خانے مین جرمنی کا ایک ذی شان امیر قید ناحق مین مبتلا ہی صرف تین ہی دن گذرے کہ مین نے امیر ظرنین کو وہان دیکھا ہی!"
ایرین۔ (چونک کر) "امیر ظرنین! کیا آپ نے "امیر ظرنین" کہا؟"
آلو۔ (ایرین کے حال سے متعجب ہوکر) "ہان۔ لیڈی صاحبہ! امیر ظرنین اس راہب خانے مین مقید ہی۔"
ایرین۔ (بیتابی سے) "کیا اسی نام کے دو امیر ہین؟"
آلو۔ "نہین۔ مجھے تو معلوم ہی کہ اس نام کے دو شخص نہین ہین۔ اور اس امر کا آپکو بھی یقین دلا سکتا ہون لیکن آپ کا یہ سوال مجھے حیرت مین ڈال رہا ہی۔ اُمیدوار ہون کہ آپ اس سوال کی حقیقت سے آگاہ فرمائین گی کیونکہ مین خود اسی تردد مین ہون کہ آیا دو شخص ایک ہی صورت کے ہین۔ یا وہی شخص ہی جو تھوڑے دیانہ مین امیر ظرنین کے نام سے مشہور رہا ہی؟"
ایرین۔ "مین اُس سوال کا مختصر اسبب بیان کرتی ہون سُنیے! زمانۂ دراز گذرا کہ مین اور امیر ظرنین ایک دوسرے پر عاشق ہوگئے تھے۔ رسم نکاح کے ایک دن قبل

وہ دفعۃً شہر دمشق سے غائب ہو گیا۔ مدت دراز گذارنے کے بعد مجھے خبر ملی کہ وہ شہر دیانا مین ہی۔ سنتے ہی بیقرار ہو کر مین اس شہر مین پہونچی۔ اور اس شخص کو دیکھا جاب امیر ظرنین کے نام سے شہرت پا رہا ہی۔ ایک عورت کا دل جو خالص اور پاک محبت سے بھرا ہوا ہو ہرگز فریب کھا نہین سکتا۔ مین آپ کو یقین دلاتی ہون کہ جو شخص دیانا مین اس مبارک نام سے موسوم ہی وہ کوئی مفتری اور دغاباز ہی۔ وہ پیاری صورت جس سے مجھے عشق تھا بلکہ ابتک ہی۔ بدل جائے۔ اُن پھول سے رخسار کی نزاکت عمر کے سبب زائل ہو جائے۔ اور وہ دلربا قد خمیدہ بھی ہو گیا ہو۔ اور اگر اُسکی شیرین ملائم آواز بدل بھی جائے۔ اور بدکاریون کی وجہ سے تمام حالات مین فرق آگیا ہو۔ تب بھی اُسکو ہزارون مین ڈھونڈھ نکالونگی۔ گو اسکے ہم شبیہ اور ہمنام کئی شخص ہون"

آٹو۔ آپ کی تقریر سے بہت اندیشہ و تردد پیدا ہوتا ہی۔ وہی قیدی جس کا مین نے ذکر کیا چھ سال پیشتر میرے رفیق ناظنی کو نظر آیا۔ اور جب مجھے دیکھکر عجز والحاح کے ساتھ رہائی کا خواستگار ہوا۔ تب یہ بھی کہا کہ "مین زمانۂ دراز سے یہان قید کی سختیان برداشت کر رہا ہون" آپ کو اُس کی نسبت جو کچھ معلوم ہو بیان کیجیے۔ کیونکہ وہ شخص جو آب دیانا مین امیر ظرنین کے نام سے مشہور ہی میری بہن ایڈا کا شوہر ہی۔

ایرین۔ تو ہماری یہ اتفاقی ملاقات خالی از مصلحت نہین۔ آپ ایک ایسے شخص کی تائید یا رہائی کی غرض سے جا رہے ہین۔ جسکو اپنا قرابت دار سمجھتے ہین۔ مین یہ خیال کر کے وطن کو واپس چلی کہ میرا خاص ظرنین مر گیا ہی اور کسی دوسرے شخص نے اُس کے نام سے جاگیرین حاصل کی ہین۔ لیکن اس دغاباز کے بارے مین مین کچھ چھان بین نہ کر سکی۔ اس لیے کہ مین جو ایک غریب الوطن اور بے وسیلہ عورت ہون۔ اس شہر عظیم مین کیا کر سکونگی۔؟ لہذا اُس کی تلاش سے سروکار ہی نہ رکھا۔ مگر آپ کی باتون نے میرے دل مین اُمنگ پیدا کر دی ہی اور

اُمیدون کو از سر نو زندہ کیا ہی۔ کیا عجب کہ امیر ظرنین جسکی تلاش مین مین خود آپ کھوئی جاتی ہون ہنوز زندہ ہو۔ بلکہ سلامتی سے اسی قرب و جوار مین ہو۔

یہ خدا کے کام ہین کہ میری آپ کی ملاقات رات کے وقت ان وحشت خیز پہاڑون مین ہوئی۔ اب مین اپنا مفصل قصہ کہتی ہون۔ سُنکر آپ غور کیجیے کہ کیا مین اُسکو بچان نسکونگی جسکی تصویر دل مین نقش ہو گئی ہو؟ اگرچہ کوئی اور شخص اُس سے مشابہ ہو۔ یا دغا کی راہ سے اُسکا نام رکھ لے۔

ایرین ۔ یہ کہکر بہت دیر تک خاموش بیٹھی رہی۔ اُسکی دلسوز تقریر نے صرف آٹو ہی پر نہین بلکہ ناظنی اور دونون رہبرون کے دلون مین بھی ایک پوری تاثیر پیدا کر دی۔ جب وہ باتین کر رہی تھی۔ تو اُسکی دلفریب صورت پر حسرت اور اُمید سے ایک چمک دمک ظاہر ہو رہی تھی۔ آگ کے سُرخ شعلے اُسکی آنکھون کے نور اور بالون کی چمک کو ابھار اُبھار کے دکھانے لگے۔ آٹو۔ ناظنی۔ اور دونون رہبر ہمہ تن گوش بنکر اُسکی طرف متوجہ ہو گئے اُسنے تمام سرگذشت جیسی کہ ایڈا سے کہی تھی بیان کرنا شروع کی اور وہ ہار بھی دکھایا۔ جو ظرنین نے تحفے کے طور پر دیا تھا۔

ایرین ۔ (قصہ تمام کرنے کے بعد) "اب آپ خیال کر سکتے ہین کہ امیر ظرنین کے مقید ہونے کا سبب دریافت کرنے کی مین کس درجہ آرزومند ہونگی؟ اور آپ کا شکریہ ادا کرتی ہون (آٹو سے) کہ آپ نے اس بھید کے دریافت مین بہت مصیبتین گوارا کی ہین میرا دل گواہی دے رہا ہی کہ وہ پابند آلام ہی امیر ظرنین ہی جو میرا دلربا اور دلدادہ ہی اُسکی کم دریافت کرنے تک مین ان پہاڑون سے نہ جاؤنگی۔ (رہبرون سے مخاطب ہو کر) تم لوگ بھی اس بارے مین میری مدد کرو۔ تمھاری محنت کبھی خالی نہ جائے گی۔ مین نہایت ذی قدرت صاحب تمول ہون۔ تمھارا دل خوش کرنے مین ہرگز کوتاہی نہ کیجائے گی"

دونون رہبر خوشی سے آٹو اور ناظنی کے ساتھ اُس راہ کے ڈھونڈھ نکالنے پر رضامند ہو گئے اور اپنی جیبون سے کچھ کھانے کی چیزین نکالکر میز پر رکھین ایرین نے تھوڑا سا کھایا۔

اُسکے بعد دونون رہبر جو بہت بھوکے ہورہے تھے میز پر کھانا کھانے لگے جب اس کام سے فراغت ہوئی تو سب کے سب برودت کے دفعیہ کے لیے چولھے کی اطراف بیٹھ گئے۔ اور دوسرے دن کی کارروائی کے متعلق تجویزین ہونے لگین۔ آلتو اور ماظنی نے اُس قلعہ کے جانے کا عزم بیان کیا جہان ظرنین قید ہو۔ رہبرون کے پتہ دینے سے انھین یقین کُلی ہو گیا کہ امیر ظرنین اسی راہب خانے مین قید کی مصیبت جھیل رہا ہو۔

آلتو "دیں نے ایک تجویز سوچی ہو جو ہماری کارروائیون مین نہایت مفید ثابت ہو گی۔ اہل قلعہ مجھے اور ماظنی کو بخوبی پہچانتے ہین۔ ہم کو برملا وہان جانا اور اُن سے مہمانی کا طالب ہونا ٹھیک نہین۔ بلکہ ایسی حرکت ہماری مطلب برآری مین خلل ڈالیگی آپ (ایرین سے) اپنے دونون ہمراہیون کو ساتھ لیے سیدھی اُس قلعہ مین جا کر شب وہین گذارنے کی درخواست کیجیے جب آپ بغیر کسی بدگمانی کے اندر پہونچ جائین تو کسی جگہ کی ترکیب سے قرینتًا معلوم کر لین کہ وہی مقام ظرنین کی قید کا ہو یا نہین۔ جب آپ اُس راہ سے وہان جا پہونچین گی۔ ہم اور ماظنی مخفی راہ کی تلاش مین رہینگے جسکا سُراغ (یقین ہے) ہمین مل چکا۔ جب آپ اپنے کام کو انجام دین یعنے یہ بات دریافت کر لین کہ امیر ظرنین وہین ہو یا نہین۔ پھر یہین واپس آ جائیے آپ کی ہماری ملاقات اسی مقام پر ہونا چاہیے کیونکہ ہم بھی اُس راہ کو ڈھونڈھ کر یہین ٹھہرے رہین گے۔ اس امر کی آیندہ تجویز ہو سکتی ہو کہ اُسکی رہائی کے متعلق کیا کارروائی کی جائے"۔ آلتو کی رائے سب کے پسند ہوئی۔ اس تجویز کے بعد تمام لوگ سونے کی تیاریان کرنے لگے۔ اس جھونپڑی کے ایک حصے مین ایرین اپنا تمام جسم شالون مین چھپائے سو گئی۔ دوسرے حصہ مین آگ سُلگائی گئی اور وہین چارون مرد یعنے آلتو۔ ماظنی اور وہ دونون رہبر پڑ رہے۔ شب بغیر کسی نئی واردات کے گذر گئی۔ طلوع آفتاب کے قبل سب کے سب بیدار ہوئے۔ جو کچھ پاس تھا کھا لیا۔ آلتو اور ماظنی ایک جانب۔ اور ایرین اور اُسکے دو ہمراہی۔

دوسری طرف چل نکلے۔

سینتیسوان باب

راہب خانہ

ہم پہلے لیڈی ایرین اور اُس کے دو ہمراہیون کا حال بیان کرتے ہین۔ ہر ایک اپنے گدھے پر سوار ہوا۔ اور اتنی دور واپس گئے جہاں سے پہلے دن طوفان اور تاریکی کے سبب رستہ بھول گئے تھے۔ ایک گھنٹے کے عرصے مین وہ ایک شگاف پر پہونچے جو عرضاً چار قدم سے زیادہ نہ تھا اور جو ایک دامن کوہ کے گرد بہت بلندی سے ہوکر ایک تالاب کی طرف گیا تھا۔

ایک رہبر (بلندی سے نیچے کی جانب نگاہ کرکے) "لیڈی صاحبہ! کل شب کو اُس جھونپڑی تک پہونچنے کے آگے ہم اس شگاف پر سے گذرے تھے۔

ایرین (وحشت سے نیچے دیکھکر) "کیا تھین اُسوقت بالکل ہی نہ معلوم ہوا کہ ہم ایسی ہولناک جگہ مین ہین؟"

رہبر "اگر ہمین معلوم ہوتا تو کاہے کو یہ رستہ اختیار کرتے۔ لیکن ہمارے گدھے بیشک قابل تعریف ہین جو اندھیرے اُجالے مین یکسان کام دیتے ہین۔ شب کو کچھ اس درجہ خود فراموشی ہوگئی کہ نہ مین اور نہ میرا ساتھی یہ دریافت کر سکا کہ ہم کہان ہین۔ لیکن جسطرح آپ نے کہا تھا یہ خدا کے کام ہین جو اُس نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ اور اس راہب خانہ کا پتہ لگا۔"

ایرین "ہم راہب خانے مین کب جا پہونچینگے؟"

رہبر "غروب آفتاب کے آگے ہی پہونچ جانا ممکن ہے۔"

تینون شخص اُسی طرح چل رہے تھے۔ ایرین کو اپنے گدھے پر بہت کچھ اعتماد تھا۔ نیچے تالاب کے کنارون پر سبزۂ خودرو کی بہار اور اُس سبزہ کی دلچسپ کیفیت قابل دید تھی ہم نہین چاہتے کہ اُس سبزہ زار دلفریب کا نقشہ کھینچنے کی ناکامیاب کوشش یہان عمل مین لائین۔

اور نیز یہ کہ ایرین اور اُسکے ساتھی کو راہب خانے کے پھاٹک پر پہونچنے تک جو جو جزئی واقعات گذرے بیان کرین۔

اسقدر کہدینا بس ہے کہ وہ سورج ڈوبنے کے ایک گھنٹہ بعد ایک مستحکم عمارت کے قریب پہونچے جو ایک عجیب و غریب مقام مین تعمیر کی گئی تھی۔ ناظرین تصور کر لین کہ ایک بڑے سے پہاڑ کی چوٹی مین زمین تک کھود کر ایک گڑھا بنایا گیا تھا۔ اور اُسکی تہ مین یہ ایک عمارت بنائی گئی تھی۔ اسی سبب سے اُس مکان کی اطراف مین مصنوعی دیوارون کے علاوہ قدرتی دیوارین بھی تھین۔ اور مضبوط ایسی کہ اُس عمارت کو نہ طوفان یا فوج کے حملہ کرنے سے گزند پہونچنے کا اندیشہ کیا جاسکتا تھا۔ چارون جانب ٹیلے اس درجہ بلند تھے کہ کسی آدمی کا اوپر تک گذر ہونا غیر ممکن تھا۔ دُور سے جانے والے مسافرون کی نگاہ اُس عمارت پر نہین پڑ سکتی تھی لیکن دونون طرف پہاڑ کے شگاف مین دُھوان وغیرہ خارج ہونے کے لیے جو کلین لگائی گئی تھین وہ البتہ کچھ فاصلے سے نظر آرہی تھین۔ ایک شگاف بڑے دروازے کے پاس تھا جہان ایرین اور دونون رہبر جا کھڑے ہوے تھے۔ دوسرا عمارت کے پیچھے کے رُخ تھا۔ جو ایک مہیب غار کے مُنھ تک چلا گیا تھا۔ مگر ان شگافون کی وجہ سے مکان کے استحکام مین کوئی فرق نہ آیا تھا۔ کیونکہ وہ ایسی جگہ پر واقع تھے کہ اگر اُس پر ایک توپ رکھدی جائے تو ہزارون کی فوج دم کے دم مین غارت ہو جائے۔ خیر ایرین مع اپنے ساتھیون کے اُس دروازے پر پہونچی اور جب ایک رہبر نے زنجیر در ہلائی تو قلعہ کے اندر گھنٹی ہلنے کی آواز آئی۔ چند لمحہ کے بعد ایک راہب نے قندیل ہاتھ مین لیے ہوے آکر دروازہ کھولا اُسکا چہرہ سُرخ تھا۔ اور وضع صورت کی شگفتگی اور خندہ پیشانی کے مناسب نہ تھی۔

راہب "کیا چاہتے ہو؟"

رہبر "ہم شب گذارنے کے لیے جاے امن کے مستدعی ہین"

راہب "تم سب کتنے آدمی ہو؟"

رہبر "وہ تین آدمی - ایک لیڈی - اور دو اسکے رہبر ہا"
راہب - اندر آؤ! ہم کبھی مسافرون کو راحت و آرام پہونچانے سے انکار نہین کرسکتے!"
ایک رہبر - (آہستہ سے) اُس راحت رسانی پر خاک جو ایسی برہمی اور ترش روئی سے دی جاتی ہے" راہب نے یہ الفاظ نہین سُنے - کیونکہ وہ دروازہ کھولنے مین مستغرق تھا - اور زنجیرون سے حرکت کے سبب کھڑکھڑاہٹ پیدا ہو رہی تھی -
راہب - (اندر پہونچکر) "ادھر آ! راڈرک! ان دونون رہبرون کو گدھے چھوڑنے کے لیے جگہ دکھلا دو - اور کچھ غذا بھی اُنھین پہونچنے کا اہتمام کر دا! ایرین سے لیڈی صاحبہ! آپ میرے ہمراہ آئین مین یہان کی ماما کے پاس پہونچا لیے دیتا ہون - جو آپ کے ساتھ کمال خُلق سے پیش آئے گی"
ایرین نے اُسکے ساتھ چلنا شروع کیا وہ ایک کشادہ کمرے سے ہوکر کسی مکان مین لے گیا جسکی سیدھی جانب نشستگاہ مین ایک بڈھی سی عورت بیٹھی پُرانے فشن کے پایتابے سینے مین ہمہ تن مصروف تھی -
راہب "ولدریڈا! مین اس لیڈی کو جو ہم سے مہمان نوازی کی طالب ہو تمھارے سپرد کرتا ہون تم اس کے آرام و آسائش کے متعلق کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا"
یہ کہکر راہب نے ایرین کو دعا دی اور باہر چلدیا - بڑھیا اُٹھی - اور میز پر سے ایک چراغ اُٹھا کر ایرین کو ساتھ ساتھ آنے کے لیے کہا دونون پتھر کے زینے سے گذر کر ایک مسجع کمرے مین پہونچے - بڑھیا ایرین کو وہان بٹھا کر آپ کسی کام کی غرض سے چند منٹ کے لیے باہر گئی جب ایرین کو تنہائی نصیب ہوئی تو اُس عمارت کا نقشہ غور سے دیکھنے کا موقع ملا - تمامی ہال مین کوئی دریچہ تو نہ تھا صرف روشنی کے واسطے چھت مین ایک کھڑکی تھی - اُسی وقت آلٹو کا بیان یاد آیا - اور وہ سمجھ گئی کہ آلٹو یہین لایا گیا تھا - اور یہ بھی یقین ہو گیا کہ اسی عمارت مین میرا عاشق نظر بند قید ہے -
اُسی وقت بڑھیا ایک جوان لڑکی جسکا بیان جو نفیس کھانون سے بھری ہوئی تھین لاو

ایک شیشہ انگوری شراب کا لے آئی- اور بولی "لیڈی صاحبہ! یہ لیجئے- آپ کے لیے شب کا کھانا لائی ہوں اور وہ حجرہ (کمرے کی دوسری جانب دکھلاکر) آپ کی خوابگاہ ہے- اب میں جاتی ہوں تسلیم-

ایرین "سلام کا جواب دیکر" تمھاری اس تواضع و تکریم کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں"

بڑھیا کمرے سے نکل گئی-

ایرین- (تنہائی میں) اگر میں اسوقت اُسی سائے کے نیچے ہوں جس میں میرا پیارا اظرین بھی ہے تو خدا کرے کہ ہماری جدائی کے دن اخیر ہوگئے ہوں- اے خداوند کریم! تو میری دل کی پاکی سے خوب واقف ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ میں کچھ اپنی ذاتی منفعت کی خواہاں نہیں ہوں اگر اُسنے کسی دوسری عورت سے شادی کرلی ہو- اور اُسکے ساتھ خوش و خرم رہے تو میں اُن دونوں کے لیے دعاے خیر کرونگی مگر وہ شخص- وہی دغاباز جسکو میں نے دیا میں دیکھا تھا- نہیں وہ کبھی اُسکے برابر ہو نہیں ہوسکتا جسکے چہرۂ زیبا کا تصویر میرے خانۂ دل کو ابتک منور کیے دیتا ہے!"

جب ایرین دل ہی دل میں یہ خیالات کررہی تھی تو خوابگاہ کے حجرے سے کچھ حرکت کی آواز آئی- وہ انتہا سے زیادہ گھبرا گئی- کیا کچھ دغا فریب ہونے والا تھا؟ وہ ایک ایسی جگہ میں تھی جہاں ہر بدکاری کا عمل میں لانا آسانی سے ممکن تھا- اور یہ بات خود ایرین کو بھی معلوم تھی- اس لیے وہ خوف سے کانپنے لگی- پھر ویسی ہی آواز آئی اور اندازاً معلوم ہوا کہ کوئی اُس دیوار کی دوسری جانب پھر رہا ہے دفعتہً حجرے کی دیوار سے (وہی حجرہ جو ایرین کو سونے کے لیے بتایا گیا تھا) ایک کھڑکی کھلی- اور دو مرد اندر آپہونچے-

ایرین "خداوندا! مجھے بچالے" یہ کہکر سر بزانو بیٹھ گئی!-

ایک شخص "کیا یہ اُسی کی آواز ہے؟" ایرین آواز پہچان کے اُٹھ کھڑی ہوئی- اور پھر کر دیکھا تو آتو اور ناظمی ہیں!-

---

موجود ہین میری آنکھ کا اشارہ پاتے ہی سب کے سب گھسکر یہان کے ساکنون کو قتل کر دینگے اور ایک ہنگامہ بپا ہو جائیگا۔ (بڑھیا خوف زدہ چو طرفہ دیکھنے لگی)۔ اسی لیے مین چاہتا ہون کہ یہ کام بغیر کچھ ہنگامہ و فساد کے انجام پا جائے۔ کیا تم اس بارے مین ہماری مدد کر سکتی ہو؟ اور اس بات کا اقرار کرتی ہو کہ یہ راز افشا نہ کرو گی؟۔ دیکھو اگر رضامند ہو اور ہماری حسب مرضی عمل کرو تو تمھین معقول انعام دیا جائیگا۔ بخلاف اسکے کہین تمنے بدنیتی کی اور اقرار سے بدل گئین تو تم سمجھو گی۔

ایرین۔ ہان تمھین اسقدر انعام دیا جائیگا جسکا اندازہ نہ کرسکو مین بہت ذی قدرت ہون اور اتنا روپیہ دے سکتی ہون کہ تمھارا بڑھاپا آسودگی سے بسر ہو سکے!"

بڑھیا۔ (تھوڑے تامل کے بعد) مین آپ کی تابعداری کے لیے حاضر ہون۔ ایک تجویز میرے خیال مین آئی ہو آپ (آٹو سے) میرے ساتھ رہیے۔ اور میرے حرکات و سکنات اور میری کارروائیون سے آپ کو کچھ بدگمانی ہو تو مجھے جو چاہے سزا دیجیے۔ لیکن اگر وہ کام آپ کے خاطر خواہ اور مفید مطلب ثابت ہون تو اس وقت مین اس لیڈی کے انعام کی مستحق ہون۔ مین خود یہان سے بیزار ہو رہی ہون صرف ضرورتاً اتنے دن رہنا پڑا۔

ایرین "تم بہت ٹھیک کہتی ہو۔ بتاؤ تمھاری کیا تجویز ہی؟"

بڑھیا۔ لالچ سے پھول کر "میرا خاص حجرہ اس کمرے کے بیرونی برآمدے سے متعلق ہی آپ (آٹو سے) میرے ہمراہ وہان آئین۔ اگر کوئی دیکھکے پوچھے بھی تو کہدونگی کہ میرا ہمشیر زادہ مجھے دیکھنے کی غرض سے آیا ہی۔ مجھے قید خانے کی نگہبانی حاصل کرنے مین بھی کچھ دقت نہ پڑے گی۔ اور قیدی کو دن مین بالاخانے پر ٹہلنے کی اجازت ہی آپ اسوقت وہان جاکر اس سے گفتگو کر سکتے ہین!"

آٹو۔ کیا اس بالاخانے کے باہر کی جانب جہان قیدی ٹہلتا ہی ایک اونچی دیوار ہی؟ جس مین ایک مضبوط کھڑکی بھی لگی ہوئی ہی؟"

بڑھیا۔ حیرت سے "تو شاید آپ پہلے بھی اس عمارت کو دیکھ چکے ہین ورنہ اسقدر ٹھیک پتا

کیونکر دے سکتے ؟"

آٹو۔ (مسکرا کر) "مین نے پیشتر ہی تمسے کہدیا ہے کہ ہم یہان کے کل بھیدون سے بخوبی واقف ہین! - فرض کرو کہ مین اُس سے گفتگو کرنے کے ارادے پر کامیاب بھی ہوا اُسکو بغیر فتنہ و فساد کے یہان سے نکال لیجانے کے لیے کون تدبیر کیجائے ؟"

بڑھیا "وقت واحد مین دو شخصون سے زیادہ وہان پہرے پر نہین ہوتے۔ انھین شراب پلانے اور باتون مین لگائے رہنے کا مین ذمہ لیتی ہون۔ اس عرصے مین آپ سہولت و اطمینان سے قیدی کو چھڑا لیجائیے۔ مگر آج شب تک اس کارروائی کو موقوف رکھنا قرین مصلحت ہے کیونکہ ایسے کام اندھیرے مین اچھی طرح ہو سکتے ہین" آٹو کے دل مین خوف پیدا ہوا کہ مبادا وقت گذر جانے سے بڑھیا کچھ دغا نہ کر بیٹھے۔ اور یہ بھی سمجھے ہوے تھا کہ دن مین اس عزم کی عمل پیرائی ضرور کچھ نہ کچھ قباحت کا موجب ہو گی۔ آخر بڑھیا سے کہا کہ "مین دیر کا بالکل مخالف ہون!"

بڑھیا۔ (آٹو کا مطلب سمجھکر) "مین سمجھ گئی۔ آپ کو مجھپر اعتماد نہین۔ افسوس! مین کچھ نہین کر سکتی جس سے میری راستی آپ پر ثابت ہو۔ تاہم آپ تو میرے ہی ساتھ رہین گے۔ اگر کسی بات مین لغزش پائی گئی تو کیا اُسی دم مجھے سزا دے نہین سکتے ؟"

آٹو "تم کہتی تو ٹھیک ہو۔ لیکن میرا ہمیشہ تمھارے ساتھ رہنا کیونکر ہو سکیگا ؟ کسی کام کے سبب تمھین کہین جانا پڑے تو مین بھی ہمراہ آنے سے رہا" آٹو کا مطلب یہی تھا کہ حتے الامکان بڑھیا کا دل ٹوٹے۔

بڑھیا "خیر۔ آپ چاہے جو سمجھ لیجیے۔ اتنا بھی خیال نہین کرتے کہ روپیہ کی اُمید نے مجھے اس کام پر آمادہ کیا ہے۔ شاید یہ بات آپکے ذہن نشین ہو گی کہ مین عمر بھر اسی منحوس مقام مین رہنا چاہتی ہون "

ایرین۔ (آٹو کے کان مین) اسپر اعتماد کر لینا مناسب معلوم ہوتا ہے!"

آٹو۔ (ماما سے) "اچھا مین نے تمھاری بات مان لی اِن لیڈی صاحبہ (ایرین) کے آج شام تک

یہان رہنے کی کیا صورت ہو کیونکہ تمھارے پادری صاحب تو یہان سے جلد روانہ کردیا چاہتے ہین۔ علاوہ برین چند مشکلات ایسی ہین جنکی وجہ سے مین یہان کے لوگون سے بالمشافہ مل نہین سکتا ہون"

بڑھیا۔ اگر لیڈی صاحبہ ناساز ہی مزاج کا ذرا سا حیلہ کرلین تو باقی امُور مین سنبھال لونگی لیکن آپ سے ایک عنایت کی اُمیدوار ہون!"

ایرین۔ (جلدی سے) "بتاؤ وہ کیا ہو؟"

بڑھیا۔ "جب آپ لوگ قیدی کو ہمراہ لیے یہان سے چل نکلین تو مجھے بھی ہمراہ رکاب ہونیکی اجازت دیجیے کیونکہ مین اس کارگزاری کے بعد یہان رہون تو کسی نہ کسی گمان سے مالک راہب خانہ میری جان لے لیگا۔ سُنا گیا ہو کہ وہ شخص یعنے پادری انسلم بہت بڑے اختیارات رکھتا ہو (آہستہ سے) کارنیلیا کا تمام صوبہ اُسکے نام سے کانپ اُٹھتا ہو اور وہ اس ضلع مین کسی پُرزور انجمن کا صدر نشین ہو۔ اور اُس انجمن کا کام یہی ہو کہ مجرمون کو تلاش کرین اور سزا دین"

ماظنی۔ (کانپتے ہوے) "مجھے وہ دھمکیان یاد آرہی ہین جو اسی کمرے مین دی گئی تھین!"

آٹو۔ "اب مجھے معلوم ہوا کہ وہ عاجز اور بے بس قیدی کس کے قبضۂ قدرت مین ہو مگر کچھ مضایقہ نہین ایسے خیالات میرے عزم مین مانع اور مزاحم نہین ہوسکتے!"

ایرین۔ (ڈری ہوئی) "یہ کیا بھید ہو۔ جسکا آپ نے ابھی ذکر کیا؟"

آٹو۔ (آہستہ سے) "لیڈی صاحبہ! جرمنی مین چند انجمنین ہین جنکا حال آپنے نہ سُنا ہوگا۔ اُنکے اختیارات کی کوئی حد ہی نہین۔ مجھے یقین ہو کہ ظرنین اُس خفیہ عدالت کا قیدی ہو جو عدالت وِم کے نام سے مشہور ہو"

ایرین۔ (بے تابی سے دیوار پر گر کے) "ہاے! کیا اب اُس کی رہائی ممکنات سے نہین؟"

آٹو۔ "کیون ممکن کیون نہین ہو۔ اس انجمن کے ارکین ہمارے ہی طرح انسان ہین۔ انھین فریب دینا کوئی مشکل کام ہو؟ آپ دیکھتی رہیے مین اُنھین کس طرح جل دیتا ہون۔ ہان۔

اب مین سب کچھ سمجھ گیا۔ ان راہبون کی بے مروتی۔ یہ مستحکم عمارت۔ یہ خفیہ راہین۔ تمام کا اصلی سبب مجھے معلوم ہوگیا۔ یہ عدالت دم کا ایک قلعہ ہے۔ یہان بیکار باتون مین وقت گذارنا مناسب نہین۔ (ایرین سے) آپ اپنے دونون رہبرون کو ساتھ لیکر اس جھونپڑی مین چلی جایئے۔ جہان پرسون شب کو ہم تمام کی اقامت ہوئی تھی مین اور ماظنی ایک چھوٹی سی گرجا جو راہ مین ملی ہو اُس مین وہے رہتے ہین۔ بعد غروب آفتاب کے اس سُرنگ مین آئین گے۔ اُس وقت تم ضرور (ماما سے) اس کمرے مین ہم سے ملو۔ ہم دونون اس پوشیدہ دروازے سے اندر آئین گے۔ اور ہمارے لوگ بھی قریب ہی رہین گے "

بڑھیا " بہت خوب۔ مین ہر حال مین بسر وچشم آپکی فرمانبرداری کے لیے حاضر رہونگی "

ایرین نے ایک نہایت بیش قیمت انگوٹھی اپنی انگلی سے نکال کر ماما کو دی اور کہا " یہ صرف بطور بیعانہ قبول کرو۔ مین اپنے اقرار کے بموجب تمھین آیندہ بہت کچھ دونگی " ماما نے شکریہ ادا کر کے انگشتری لے لی۔

آٹو۔ (ماما سے) " ہمارے اِس خفیہ رستے سے چلے جانے کے بعد اس لیڈی (ایرین کو دکھاکر) کے ساتھ اگر کچھ بدی کیجائے تو خوب یاد رکھو کہ ہم بالکل قریب رہینگے۔ اور ذرا سا کھٹکا پاتے ہی اسکی مدد کے لیے آموجود ہونگے! "

بڑھیا " اب مجھے اس قسم کی دھمکیان دینے کی ضرورت نہین انشاء اللہ کل آپ خود میری تعریف کرین گے "

اِس گفتگو کے بعد آٹو اور ماظنی ایرین سے رخصت ہو کر اُس پوشیدہ رستے سے باہر چلے گئے۔ اور آدھے گھنٹے تک سرنگ مین کھڑے رہے جب یقین ہوگیا کہ ایرین راہب خانے سے نکل گئی ہوگی۔ تو آپ بھی اُس گرجا کی طرف چلے۔

چالیسوان باب

شراب وکباب

غروب ہوتے ہوے آفتاب کی شعاعین جبل آلپس کے برف پر پڑکر قوس قزح کے تمام

اڑتیسواں باب

راہب خانے کا حُجرہ

آٹو اور ماظنی اپنے آپ کو اُسی حجرے مین پاکر جہان پیشتر لائے گئے تھے ایرین سے بھی زیادہ متعجب ہوگئے۔ مگر تھوڑی ہی دیر مین اس حیرت انگیز ماجرے کے اثر کو دل سے دُور کر دیا۔ اور آپس مین ایک دوسرے کو دیکھکر مُسکرانے لگے جب اُنھین اتنی دلجمعی حاصل ہوئی کہ اپنے اُمور کی طرف متوجہ ہون تو پہلے ایرین نے حجرے کا دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ اور وہ کھڑکی بھی بند کر دی گئی جس کے ذریعہ دونون اندر آئے تھے اب تینون نے اطمینان سے باتین کرنا شروع کین۔ ایرین نے اس جھونپڑے سے نکلکر راہب خانے مین پہونچنے تک کا حال بیان کیا۔ آٹو اپنے اور ماظنی کے سفر کا حال اسطرح کہنے لگا۔

دو ہمنے آپ سے جُدا ہو کے اُس راہ سے بڑھنا شروع کیا جو اس جھونپڑی کی سیدھی جانب گئی ہے۔ اسکی دونون طرف کثرت سے برف جمی ہوئی تھی۔ غرض کامل دو گھنٹے ہم بے تردد بڑھے گئے۔ وہان ایک چھوٹا سا گرجا ملا۔ جسکے قریب دو طرف سے دو رستے گئے تھے ہم وہان ٹھہر کر سوچنے لگے کہ کدھر جائین۔ آخر یہ رائے قرار پائی کہ ایک طرف مین اور دوسری سمت ماظنی جائے۔ اور پھر اُسی گرجا مین باہم ملنے کا اقرار ہوگیا۔ مین ماظنی سے الگ ہو کر دو گھنٹون تک چلا گیا۔ وہ رستہ بتدریج تنگ ہوتا جاتا تھا۔ آخر ایک اندھیری سُرنگ مین پہونچا۔ اُسکی درازی تخمیناً چھ گز کی ہوگی۔ مگر تاریکی اس قدر کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سُوجھتا تھا۔ مین نے اُنھین ہاتھون کو اپنا رہبر مقرر کیا۔ اور ٹٹولتا ہوا سُرنگ کے اندر جانے لگا۔ یہان تک کہ میرا ہاتھ ایک دیوار کی تختہ بندی پر پڑا۔ اور معلوم ہوا کہ وہ دروازہ ہے۔ اور ساتھ ہی اسکا بھی یقین ہوگیا کہ یہ دروازہ اسی عمارت کا ہے۔ مگر اکیلا ہونے کے سبب اُسکے کھولنے اور اندر جانے کی جرأت نہ کرسکا۔ اور یہ بھی خیال مین تھا کہ ماظنی اگر مجھ سے آگے گرجا مین پہونچ گیا ہو تو میرے نہ آنے سے گھبرائے گا۔

لہذا مین پلٹ آیا اور دوپہر کے قریب اُس گرجا مین جا پہونچا۔ ماظی وہان نہ تھا جسکا مجھے انتظار کھینچنا پڑا۔ گھنٹے گذر گئے مگر اُسکا پتہ نہ لگا۔ یہانتک کہ آفتاب بھی غروب ہوگیا۔
میری فکر اور پریشانی بڑھ گئی۔ ایک ایک ساعت پہاڑ کی طرح ٹلتی تھی۔ بہت دیر بعد چاندنی مین ایک شکل ہلتی ہوئی دکھائی دی۔ آخرکار ماظی میرے روبرو آیا۔ اُسکا قصہ بھی مین ہی کہے دیتا ہون۔ وہ ناہموار دشوار گذار راستون سے گذرتا ہوا راہ بھول گیا۔ اور بڑی ہی شکل وخرابی سے مجھ تک آپہونچا۔ اور میری کامیابی کا ماجرا اُسکر نہایت خوش ہوا۔ اور تھکا ماندہ ہونے کی وجہ سے تھوڑی دیر توقف کرنا ضرور ہوا۔ الغرض کچھ عرصے کے بعد جو کچھ کھانے کی قسم سے پاس تھا کھا کر اُس سرنگ کی طرف دونون چل نکلے۔ اور بہت جلد وہان پہونچ گئے۔ تجویز آگے ہی نہ کرلی کہ کس ترکیب سے دروازہ کھولین۔ اور کس ڈھب سے اندر داخل ہون۔ کیونکہ ایسے موقعون پر مناسب وقت کارروائی عمل مین لانا ضرور ہوتا ہے۔ ماظی اس امر مین زیادہ دخل دہی سے پس وپیش کرتا رہا۔ لیکن جب اُسکو آپ کی مدد کا خیال آیا اور مجھے بھی اس بارے مین ہمہ تن آمادہ پایا تو اُسنے کہدیا کہ چاہے جو مصیبت پڑے مین آپ دونون کی مدد کرنے مین دریغ نہ کرونگا۔" (یہان ایرین نے ماظی کا شکریہ ادا کیا اور آٹو نے پھر اپنا قصہ شروع کیا) جب ہم اُس سرنگ کی آخری حد پر پہونچ گئے تھوڑی دیر وہان ٹھیک تجویز کرنے لگے کہ کیا کیا جائے اُسی وقت دو عورتون کی بات چیت کرنے کی صدا کان مین آئی۔ اور وہ صدا دروازے کی دوسری جانب سے آرہی تھی۔ لیکن بہت آہستہ ہونیکے سبب ہم اُسکا ایک حرف بھی سُن نہ سکے۔

ایرین۔"وہ آواز میری اور ماما کی باہمی گفتگو کی ہوگی!"

آٹو۔"شاید وہی ہو۔ بعدازان ہم چُپکے سے دیوار کے قریب آکر سُننے لگے اور بڑی ہی کوشش کی کہ کچھ مطلب سمجھ مین آئے تا آیندہ کی کارروائی مین آسانی ہو۔ مجھے یہ بھی گمان تھا کہ آپ راہب خانے مین پہونچ گئی ہین اور وہ آواز آپ ہی کی ہے۔ مگر دلی یقین نہ ہوتا تھا۔ یہ تو قاعدہ ہے کہ مصیبت کے وقت انسان کے دل مین نامحدود خیالات آتے ہین اور اُن خیالات سے دل پر ایک اثر ضرور

ہوتا ہی جسکی وجہ سے اُمید اور اُمید سے جرأت پیدا ہو جاتی ہی اور وہی جرأت اُسکو سعی و کوشش پر آمادہ کرتی ہی مین ماظنی کا ہاتھ سنبھالے ہوے نہایت خبرداری کے ساتھ آہستہ آہستہ زینے کی راہ اُترنے لگا۔ لیکن جیسے ہی نیچے پہونچا میرا پاؤن پھسل گیا۔ اور ماظنی بھی میرے ہمراہ بے اختیارانہ کھڑکی پر آپڑا۔ آخر وہ کھڑکی کھل گئی۔ اور اُسی سے ہو کر ہم یہان آئے۔ اسکے بعد جو کچھ گذرا وہ تو آپ کو معلوم ہی ہی"

ایرین "زہے نصیب کہ ہم بغیر کچھ تکلیف و مصیبت یہان ایک دوسرے سے ملگئے اب کون تجویز کرین؟ مجھے یقین ہی کہ آج شب بھر یہان کوئی نہ آئیگا۔ لہذا ہمین دل کھول کر باتین کرنے اور تجاویز سوچنے کے لیے اچھی فرصت ہی" ایرین نے یہ الفاظ دلی جوش سے کہے تھے۔ آلم اُسکا مطلب سمجھ گیا۔ ایرین کا پاک دل اُس شخص کو خوش خبری سنانے کے لیے بیتاب یان کر رہا تھا جسے وہ جان سے زیادہ عزیز سمجھتی تھی۔ اور جسکے وہان قید رہنے کا یقین کامل ہو گیا تھا۔

عورت کی محبت بھی کس درجہ سچی اور عمدہ شے ہی۔ فسانہ گو۔ اور شعرا[۱] نے اسکو ایک خیالی ڈھکوسلا مقرر کر رکھا ہی۔ افسوس کہ اُنھون نے اسکا صحیح اندازہ نہ کیا۔ اور خود غرضی کی محبت کی بے ثباتی اور سچے نیک دل کی خالص محبت مین فرق نہ کرسکے۔ عورت کی محبت بشرطیکہ خالص ہو ایسی نہین کہ کسی وقت ناپائدار ثابت ہو۔ وہ نہایت گہری اور مستحکم ہی۔ اس مجسم خاک کو عطا کی ہوئی نعمات اور خصلتون سے یہی ایک خصلت جسکا نام "عشق" ہی نہایت پاک بے بدل اور مقدس چیز ہی۔ خانۂ دل کا روشن اور منور چراغ (یعنے سچا عشق) خود غرض اور بے ثبات محبت کی دھندلی

[۱] موجودہ شعراے ہند کے طرز بیان سے عشق کی وقعت ہی خاک مین مل جاتی ہی۔ آج کل کی اُردو شاعری جو ہمارا لٹریچر (علم ادب) مقرر ہوئی ہی ایسی ہی کہ سوا احکام خدا و رسول سے بے پروائی ہونے کے اور دیگر کئی بُرائیوں کے اسکے پڑھنے سے اور کچھ حاصل نہین ہوتا۔ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اس بے سود اور سوسائٹی کو ضرر پہونچانے والی محنت کے عوض کچھ ایسے کام کی طرف متوجہ ہون جس سے ملک و قوم کو فائدہ پہونچے تو نہایت اچھی بات ہی۔ از مترجم ۱۲

روشنی سے الگ ہو۔ عشق صادق کبھی دل سے دور نہین ہوتا۔ گوکہ سیکڑون ہزارون تصدیعات
وتکالیف مزاحم ہون بیشک سوا موت کے کوئی اُسے جُدا نہین کرسکتا۔

امیر ظرنین کے ساتھ ایرین کا عشق بھی ایسا ہی سچّا اور پاک تھا۔ ہمیشہ اُسی کی دُھن۔
اُسی کا تصور۔ وہی خیال رہا کرتا تھا۔ اور جب یہ معلوم ہوگیا کہ ظرنین یہان قید ہو۔ تو اسکو
اُس سے زیادہ کسی بات اور کسی کام مین جی نہ لگتا تھا کہ کسی صورت اُسکی رہائی کا
سامان کیا جائے۔

آٹو۔ "بہت غور و تامل کے بعد میری دانست مین دو تدبیرین آتی ہین۔ اول یہ کہ ہم
اور راظنی دوپہر شب تک اسی سُرنگ مین رہین۔ اور بعد ازان پوشیدہ اگر اس پوری
عمارت کا جائزہ لین۔ اور اتنا دریافت کرلین کہ یہان مسلح شخص کتنے ہین۔ اور نیز عمارت
کے جُدا جُدا حصے کس کس رُخ پر واقع ہین"۔

ایرین۔ "نہین آپ اُنکے ہاتھون مین گرفتار ہوجائین گے۔ وہ لوگ جنھون نے
جرمنی کے ایک امیر کو مدت دراز سے قید کر رکھا ہو اپنے بھید کے مخفی رکھنے کے لیے
کیا کچھ نہ کرینگے۔ اور ممکن ہو۔ کہ وہ آپ صاحبون کے قتل مین بھی دریغ نہ کرین۔
اسلیے کہ آپ پہلے بھی ایک دفعہ یہان آلیے ہوے ہین"۔

آٹو۔ "میری دوسری تدبیر یہ ہے کہ کل صبح ماما آپ کی خبر لینے کی غرض سے یہان
آئیگی ہم اُسکو پکڑ لین۔ اور جان لینے کی دھمکیان دے کر اُس سے پورے پورے حالات
دریافت کرلین جو ہمین ضروری ہین"۔

اس رائے کو ایرین اور راظنی دونون نے پسند کیا۔ ایرین ایک کوچ پر لیٹ گئی
اور دن بھر کی تکان کے سبب فوراً نیند آگئی۔

اُنتالیسوان باب ۳۹

ماما

لیڈی ایرین غافل سو رہی ہو۔ گو وہ مقام ایسا تھا کہ دہشت سے نیند آنا تو ایک طرف

بھوک پیاس بھی نہ معلوم ہو۔لیکن ظرنین کی اُمید رہائی نے اُسکے دل مین ایک ایسی مسرّت پیدا کردی تھی کہ بیرونی آفات کا مطلق خیال نہ رہا۔ ناظنی۔ اور آٹو باری باری سے سوتے رہے۔ جب ایک سوتا تو دوسرا پہرہ دیا کرتا تھا۔ اسی طرح پوری شب امن سے گذر گئی۔ آفتاب کی پُرنور شعاعین صبح ہونے کی خبر دینے لگین۔ ایرین خوابگاہ سے باہر آئی۔ اور تینون اپنی تجویز کی عمل پیرائی کے لیے مستعد ہوگئے۔ آٹو اور ناظنی اُسی حجرے مین اپنے آپ کو چھپائے بیٹھے رہے۔ جہان ایرین نے شب بسر کی تھی۔ اور یہ بات تو پیشتر ہی مقرر کرلی گئی تھی کہ ماما کے کمرے کے اندر پہونچتے ہی ایرین اُس سے اتنا پوچھے کہ "اب کے بجے ہین" اس اشارے پر آٹو اور ناظنی حجرے سے نکل آئینگے غرض ماما ناشتہ لیے ہوے کمرے مین آئی۔

ماما "لیڈی صاحبہ! تسلیم۔ مجھے اُمید ہی کہ سفر کی ماندگی آپ سے رفع ہوگئی ہوگی!"

ایرین "مین اچھی طرح راحت و آرام سے سوئی تمھاری مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتی ہون!"

ماما۔ آپ کے لیے صبح کا کھانا حاضر ہی تناول فرمایئے۔ آپ کے دونون ہمراہی بھی کھا رہے ہین۔ اب یہ کہیے کہ یہان سے کوچ کب کیجیے گا۔

ایرین۔ کیا تمھاری ایسی ہی عادت ہی کہ مہمانون کو جبرًا نکال دین؟ مین نے سُنا تھا کہ اس راہب خانے مین مہمانون کی بڑی آؤ بھگت کی جاتی ہی۔ مگر میرا خیال غلط نکلا۔ خیر۔ میرا یہان ٹھہرنا کسی کے رنج یا تکلیف کا سبب ہوا ہو تو اس تکلیف کے عوض جسقدر چاہو اپنا روپیہ دینے کے لیے موجود ہون!"

ماما "لیڈی صاحبہ! آپ کی تقریر کا ہر جملہ میرے دل سے تیر و سنان کا کام کر رہا ہی۔ آپ یہ نہ خیال کیجیے کہ بڑھیا نہایت کنجوس ہی جو مہمانداری کے صلے مین روپیہ طلب کرتی ہی۔ مین کچھ یہان خود مختار نہین ہون۔ اور جنکے تابع خدا نے کیا ہی اُن کے حکم کی بجا آوری مجھپر ضرور ہی پادری تسلیم صاحب جو یہان کے حاکم ہین بڑے ہی درشت مزاج ترش رو ہین وہ اپنے احکام کی تعمیل مین دیر ہونا بالکل گوارا نہین کرتے۔ اور مین جو یہان پڑی ہون اپنی دلی خوشی سے نہین بلکہ صرف اس خیال

سے کہ اگر چھوڑوں تو پھر جاؤں کہاں؟ علاوہ بریں میری زلیست بھی یہاں سے روگردان ہونے کے بعد تنزلزل میں پڑ جائیگی ایرین اٹھی اور بڑھیا اور دروازے کے بیچ میں کھڑی ہو کر باتوں میں لگائے رہی تاکہ وہ بھاگ نکلنے کا قصد نہ کرے۔

ایرین میں نے تمھیں رنج دینا نہ چاہا۔ لیکن تمھارے بالادست نہایت بیرحم معلوم ہوتے ہیں۔ میں عورت ذات سفر کی عادی بھی نہیں۔ اِس قدر جلد کیونکر واپس جاسکوں گی۔ مگر تمھیں زیادہ دیر باتوں میں بھنسا رکھنا بھی ٹھیک نہیں۔ اب کے بجے ہوں گے؟"

یہ فقرہ ایرین کی زبان سے ابھی پورے طور پر ادا ہونے بھی نہ پایا تھا کہ حجرے کا دروازہ زور سے کھلا اور آلٹو نے دوڑ کر بڑھیا کا منھ دبا لیا تاکہ غل نہ مچانے پائے۔ ماظلی ایک ننگی تلوار لیے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اور ایرین نے دروازے کو اندر سے بند کر لیا۔

آلٹو (دباہ سے) اگر تمھیں اپنی جان پیاری ہے تو چند سوال جو تم سے کیے جاتے ہیں اُنکا جواب سچائی کے ساتھ دیدو۔ لیکن خبردار! منھ سے کچھ آواز نکالی یا دیگر حرکات سے کچھ بیرونی مدد کی طالب ہوئیں تو پچتاؤ گی۔ کیونکہ اُس دیوار سے (دکھاکر) لگی ہوئی سُرنگ میں ہمارے بارہ آدمی مسلح منتظر کھڑے ہیں جو اس بدکار گروہ کے غارت کر دینے کے لیے کافی ہیں۔ لہذا میں ابھی سے جتائے دیتا ہوں کہ اگر ہم میں سے کسی نے کچھ سوال کیا تو خاموشی سے جواب دو۔ ورنہ چُپ ہو رہو۔ شور و فریاد کرنا خود تمھارے لیے خراب ہے ماظلی آلٹو کے اس فقرے سے کہ بارہ شخص سُرنگ میں پوشیدہ ہیں ہنسی کو ضبط نہ کر سکا۔ مگر بڑھیا سب باتیں صحیح جان گئی۔ آلٹو نے اپنا ہاتھ اُسکے منھ پر سے اُٹھا دیا۔ اور اس کو ایک کرسی پر لا کر بٹھا دیا۔ جب بڑھیا کو تھوڑی بہت دلجمعی حاصل ہوئی اُسنے پوچھنا شروع کیا۔

آلٹو۔ اس عمارت کے اندر کوئی قیدی نہیں ہے؟

بڑھیا۔ (عاجزی سے) ہاں ہاں اگر آپ مجھے تکلیف نہ دیں تو سب حال کہدونگی۔

آلٹو۔ بیشک تمھیں کوئی اذیت نہ دی جائیگی بس ٹھیک ٹھیک بتاؤ (ماظلی سے) تم اپنی

تلوار پھینک دو۔ اے نیک بخت سب باتین صحیح صحیح کہدینے پر آمادہ ہو (ماما سے) ہم کہتی ہو کہ یہان ایک قیدی ہو۔ بھلا اُسکا نام کیا ہو؟

بڑھیا ۔" مین اُسکے نام سے واقف نہین۔ اور نہ کسی کو اُس کا نام لیتے ہوے دیکھا ہو۔ وہ جس جگہ مقید ہو وہان نہ مجھے جانے کا کوئی کام نہین پڑتا۔ مگر اتفاقاً اتنی بات گوش زد ہوئی کہ وہ ایک بہت بڑا امیر جرمنی کا ہو!"

(یہان ایرین کے سینے سے بے ساختہ ایک آہ نکل گئی)

بڑھیا ۔" اُسکی عمر اندازاً چالیس سال کی ہوگی۔ وہ بہت حسین تو ہو۔ مگر چہرے سے مصیبت و فکر مندی آشکار ہو۔

ایرین ۔ اب کوئی شبہہ باقی نہ رہا۔ وہ وہی ہو۔ اچھا کتنے برس سے وہ یہان مقید ہو؟"

بڑھیا ۔ شاید آٹھ یا دس سال کا زمانہ گذرا ہو۔ وہ شب کے وقت یہان لایا گیا تھا وہ بھی نہایت مخفی طور پر۔ مجھے اُسکا حال صرف دو شخصون کی زبانی معلوم ہوا جو یہان کے ملازم ہین اور جنکا نام کارل اور کانرڈ ہو"

ایرین ۔ (دردناک لہجے مین) " آٹھ سال کی قید شدید؟ افسوس! صد افسوس!!"

آٹو ۔" اس مدت مین کبھی وہ رہا بھی ہوا تھا؟"

بڑھیا ۔" نہین"

آٹو ۔ تو مین جس بات کا خوف کرتا تھا وہی آگے آئی۔ وہ شخص جو اُس نام سے دنیا مین مشہور ہو۔ اور جو میری بہن ایڈا کا شوہر ہو ایک پورا دغاباز نکلا"

ایرین ۔" آپ اس خیال سے رنجیدہ نہون۔ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کے لیے معقول بندوبست کیا جائیگا"

آٹو ۔ (شکریہ ادا کرکے) " تاہم کیسی شرم کی بات ہو؟ خیر اسوقت وہ ذکر رہنے دیجیے۔ ہمین اتنی مہلت نہین کہ وقت رائگان کرین (ماما سے) کیا تمنے کبھی ایسے شخص کو دیکھا ہو جو اُس قیدی سے مشابہت رکھتا ہو۔

بڑھیا۔ ”نہین مین نے یہان کسی اُسکے ہم شبیہ کو کبھی نہین دیکھا!“
آٹو۔ ”کیا تم یہ جانتی ہو کہ وہ شخص کس لیے یہان قید مین رکھا گیا ہی؟“
بڑھیا۔ ”وہ دیوانہ ہو۔ اسی لیے اُسکے اقربا نے یہان قید کر رکھا ہی!“
ایرین۔ (پریشانی سے) ”دیوانہ؟ آہ نہین وہ دیوانہ نہین ہی!“
آٹو۔ ”آپ فکر نہ کیجیے۔ وہ سودائی کیون ہونے لگا؟ اُن ظالمون نے اپنی بداعمالی کے لیے ایک بہانہ ڈھونڈھ نکالا ہی۔ جب اُسنے مجھسے بات کی نہایت غمگین ہو رہا تھا۔ مگر خلل دماغ کی کوئی علامت نہین پائی گئی“
مانٹی۔ ”مین نے جو چھ برس قبل اُسکو دیکھا ہی اُس وقت بھی اُسکی تقریر سے دیوانہ پن معلوم نہین ہوا“
ایرین۔ ”خدا کرے۔ ایسا ہی ہو!“
آٹو۔ (ماما سے) ”تم کوئی ایسی دلیل رکھتی ہو جس سے اُسکی دیوانگی کا ثبوت مل سکے؟“
بڑھیا۔ ”مین خوب جانتی ہون کہ یہ شُہرت بالکل بے اصل ہی۔ مگر یہ راہب جو صدق دل سے طاعت آلٰہی مین مشغول رہتے ہین۔ اور جنھین دن رات تسبیح و وظائف سے فرصت نہین ملتی۔ اُن کی نسبت کون یقین کر سکتا ہی کہ ایسے گناہ عظیم کے مرتکب ہوے ہین؟“
آٹو۔ ”یہان کا مختار کل کون ہی؟“
بڑھیا۔ ”پادری نسلم صاحب۔ جو روپیہ کے بڑے عاشق ہین“
آٹو۔ ”ہر ایک بدی اور گناہ کا سبب یہی کمبخت روپیہ ہی (ماما سے) تمھین معلوم ہی کہ یہان کا ملازم فیروز بھی اس ظلم مین شریک ہی۔ یا وہ بھی اُس گرفتار بلا کو دیوانہ خیال کرتا ہی جیسے کہ تم سمجھتی ہو؟“
بڑھیا۔ ”فیروز ایک سنجیدہ مزاج دانا شخص ہی۔ وہ کبھی ایسے اُمور مین لب کشائی نہین کرتا!“
آٹو۔ ”خیر اب تم غور سے سنو ہماری اصلی غرض یہی ہی کہ اِس قیدی کو یہان سے چھڑا لیجائین مین نے تمھین پیشتر ہی جتا دیا ہی کہ (تمرنگ کی طرف دیکھکر) ہماری مدد کو بہت سے قوی تن لوگ

رنگ دکھا رہی ہین۔ اُن برف سے بھرے ہوے میدانون مین سُورج کی زرد اور آخری روشنی
عجیب غریب لُطف دکھا رہی ہی۔ کبھی بجلی کی سی تڑپ نظر آگئی۔ کبھی اُس سے ہر قسم کا رنگ
ظاہر ہونے لگا۔ غرض وہ مقام اور وہ وقت ہی کچھ ایسا تھا کہ ہر دیکھنے والے کی نگاہ اُس کی
دلفریب کیفیتون مین اُلجھ جاتی تھی۔ آٹو چونکہ ایک اعلےٰ درجہ کا مصور تھا۔ اس لیے
قدرت خدا کے یہ بےمثل نمونے دیکھکر غش غش کرنے لگا۔ اور اُسکے دیکھنے مین اس درجہ محو
ہوگیا کہ یہ بھی خبر نہ رہی کہ مین کہان کھڑا ہوا ہون۔ ماظنی کے کندھے پر ہاتھ رکھنے سے
وہ اپنے ہوش مین آیا۔ آخر دونون ملکر اُس سُرنگ کی طرف گئے۔

آٹو۔ "تلوار کھینچے ہوئی رکھو۔ تاکہ اگر کسی آفت سے دوچار ہونا پڑے تو ہم بھی مستعد اور
آمادہ رہین"

ماظنی۔ "مین اپنی جان آسانی سے دونگا" دونون سرنگ طے کر گئے۔ آٹو نے زینے کی راہ اُترکر
دروازے کو آہستہ سے کھٹکھٹایا۔ وہ معاً کھل گیا۔ ماما چراغ ہاتھ مین لیے اندر کھڑی تھی۔ آٹو
بے تردد حجرے مین در آیا۔ ماظنی بھی اُسکے ساتھ ہی تھا۔ ماما کے چہرے پر گھبراہٹ یا خوف
کی کوئی علامت نہ تھی۔ تاہم آٹو اور ماظنی نے گھبرا کر چارون طرف ایک نگاہ کرلی۔

ماما۔ "مجھسے بدگمان نہو جیے۔ یہ پڑھیے" یہ کہکر ایک کاغذ اُسنے آٹو کے ہاتھ مین دیا۔ وہ
پڑھنے لگا "

"مین نے یہ تحریر راہب خانے کے باہر دروازے سے کچھ فاصلہ پر پہونچکر لکھی ہی۔ جہان سے
دربان مجھے دیکھ نہین سکتا۔ ماما اس بہانے سے یہان مجھ تک آئی ہی کہ مین ایک شال غلطی
سے وہان چھوڑ آئی تھی جسکا میرے سپرد کرنا ضرور تھا۔ مگر دلی مدعا یہی تھا کہ مین یہان سے بخیریت
نکلجانے کی دلیل اپنے ہی ہاتھون لکھکر آپ کی خدمت مین پیش کرون۔ تاکہ وہ بدگمانی جو اُسکی
نسبت آپ کے دل مین ہی دُور ہوجائے۔ میرے عزیز دوستو! خدا آپ کو کامیاب کرے
(دستخط) "ایرین"۔

آٹو۔ "اب میرا اعتماد بڑھگیا۔ ہر کام دلجمعی سے کرونگا (ماما سے) تمنے نہایت درجہ وفاداری
کی۔ بیشک تم اُس لیڈی کے انعام کی مستحق ہو"

ماما:- "خیر۔ یہ فرمایئے کہ جب آپ میرے ہمراہ آئینگے تو آپ کے دوست کہاں رہینگے؟"
آلتو:- "باہر والی سرنگ مین۔ مامطنی پھر اُس پوشیدہ راہ سے باہر چلا گیا"
آلتو:- "کیا مجھے اندر کسی سے مقابلہ کرنے کی ضرورت پڑیگی؟"
بڑھیا:- "نہین آپ بالکل خوف نہ کیجیے"
آلتو:- "مین اُنسے کچھ ڈرتا نہین ہون۔ بلکہ اس امر کا اندیشہ ہے کہ اُنھون نے مجھے پہلے بھی دیکھا ہے۔ اب نہایت آسانی سے مین پہچان لیا جاؤنگا"
بڑھیا:- "شاید آپ وہی نوجوان ہین جسکی آنکھون پر پٹی باندھکر چند روز پیشتر یہان لائے تھے؟"
آلتو:- "ہان۔ مین وہی ہون لیکن تمھین یہ حال کیونکر معلوم ہوا؟"
بڑھیا:- "فیروز اور اُسکے ہمراہیون کو ایک دن تمھین لیجاتے ہوے مین نے دیکھا تھا"
آلتو:- "کیا بہت سے آدمی اسی صورت سے یہان لائے جاتے ہین؟"
بڑھیا:- "مین دس سال سے یہان ہون۔ اس طولانی عرصے مین صرف چار یا پانچ اشخاص اسطرح لائے گئے تھے۔ اور وہ بھی اُس شخص کے اسیر ہونے کے بعد جسے اب ہم چھڑانے کی تدبیرین کر رہے ہین"
یہ کہکر بڑھیا دروازے کی طرف بڑھی۔ آلتو بھی اُسکے پیچھے ہو لیا۔ چند منٹ مین اُس مقام پہونچے جہان بڑھیا نے ایک بوتل شراب اور چند کباب تیار رکھے تھے۔ بڑھیا نے راہب کا جامہ پہن لیا۔ اور شراب و کباب اُٹھائے آلتو سے کہا کہ "میرے ساتھ ساتھ آیئے۔ مگر ہرگز کوئی بات زبان پر نہ لایئے۔ مین نے پوری تجویز کر لی ہے۔ کامیابی مین شک نہین"
آلتو بڑھیا کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ دونون ایک برآمدے سے گذر کر کسی کھلی جگہ مین پہونچے جب وہ بھی بے روک ٹوک طے ہوئی تو سامنے ایک دروازہ دکھائی دیا۔ بڑھیا اُس کی کنجیان کسی بہانے سے لے آئی تھی۔ آخر دروازہ کھول کر تھوڑی ہی دور اندر بڑھے تھے کہ دو مسلح آدمی پیش نظر ہوے ایک نے بڑھیا کو راہب سمجھکر اے مقدس بزرگوار! ہمین دعا دیتے جاؤ"

بڑھیا۔ (ظرافت کے لہجے مین) "نہین کوئی بزرگ نہین - یہ بدکار اور گنہگار عورت ہی۔ مگر خاموش کارل اور کانریڈ! تم بھی خاموش ہو رہو مین تم سے ابھی بیان کرونگی کہ بھیس بدلنے سے میری مراد کیا ہی"
کارل۔ "یہ تمھارے ہمراہ اور کون ہی؟" (تاریکی کے سبب وہ آٹو کی صورت برابر دیکھ نہ سکے)۔
بڑھیا۔ "مین بہت جلد بتائے دیتی ہون - یہ نوجوان میرا بھتیجا ہی جو افسوس کہ مہینے بھر سے گونگا ہو گیا ہی۔ سبب کے دریافت کرنے مین تمام لوگ حیران ہو رہے ہین۔ اگر ہمارے گرجا کی صلیب دھو کر اسکا پانی پلایا جاے تو غالبًا اچھا ہو جائیگا۔ لہذا مین نہایت عجز کے ساتھ گرجا کی کنجیاں تم سے حاصل کرنے کی آرزومند ہون"
کارل۔ "یہ غیر ممکن بات ہی"
بڑھیا۔ "وہ غیر ممکن ہی سہی۔ مگر تمھاری ذراسی عنایت سے سب کچھ ہو سکتا ہی۔ دیکھو تمھارے لیے (دکھلا کر) شراب و کباب (جو اس ٹھنڈ کے وقت اکسیر ہی) لے آئی ہون"
کارل۔ (اپنے شریک سے) "اسوقت مین یہ چیزین نہایت مفید ہین"
کانریڈ۔ (کارل کا شریک) "ہان! مین کیا تسکو سوا اسکے مین بھوکا بھی ہون"
کارل۔ "جاڑا بھی غضب کا پڑ رہا ہی"
کانریڈ۔ "اسوقت مین یہ چیزین کمال لطف و سرور پیدا کرینگی۔
کارل۔ "لیکن اسکے ساتھ کنجیاں دینے کی بڑی کڑی شرط ہی"
کانریڈ۔ "خیر۔ تھوڑی دیر کے لیے کوئی مضائقہ کی بات نہین"
کارل۔ "مجھے بھی یہی مناسب نظر آتا ہی۔ یہ جگہ ٹھیک نہین اس قریب والے سائبان مین چلو (ماما سے) آؤ وہان پہونچکر مجھ سے گرجا کی کنجی نکال کر تمھین دونگا۔ دونون سپاہی مع بڑھیا اور آٹو کے اس سائبان مین گئے۔ وہان چراغ روشن تھا۔
بڑھیا (آٹو کے کان مین) "روشنی کے نزدیک نہ آؤ"۔ یہ کہکر بڑھیا چوکھٹ پر کھڑی ہو گئی۔ تاہم آٹو اس درجہ قریب گیا تھا کہ اس جگہ اندرونی حالت بخوبی نظر آتی تھی

وہ مقام راہب خانے کے مُردے رکھے جانے کے لیے مخصوص تھا۔ مُردے اس وضع سے سیدھے استادہ کیے گئے تھے کہ اُن کے ہاتھوں کے نیچے سے رسّی ڈال کے پیچھے باندھ دی گئی تھی۔ گوشت اور ہڈیان جسم پر بدستور تھین بعض مُردون کے بال بھی جدا نہوے تھے کاندھون پر لٹک رہے تھے۔ اور لب ایک دوسرے سے الگ ہونے کے سبب دانت صاف نظر آرہے تھے۔ اِن مین بہت سے ایسے مسافرون کی لاشین بھی تھین جو راہ بھول کران پہاڑون مین سردی کی شدت سے جان بحق تسلیم ہوتے تھے۔ اور جو بعد کو راہب خانے کے ملازمین کی نظر پڑے تھے۔ وہان کی ہوا مین ہی یہ تاثیر تھی کہ مُردے عرصہ دراز تک سڑنے گلنے نہ پاتے تھے۔

کارل۔ (ماما سے) "بڑی بی! کنجی لو اور یہ بتاؤ کہ شراب کہان رکھی ہی؟" بڑھیا لے وہ بوتل اور کباب اُٹھا دیے۔

کارل۔ (شراب کی بوتل ہاتھ مین لیکر) "یہ ہم دونون کے لیے کافی تو ہی مگر افراط سے نہین خیر تم بھی پہلے دور مین ہمارے ساتھ شریک ہو۔!"

بڑھیا۔ (متعجب ہوکر) "کیا تمنے مجھے شراب پیتے ہوے کبھی دیکھا ہی؟"

کارل۔ "بیشک۔ کئی مرتبہ!"

بڑھیا۔ "ہان! تو خیر اب مین نے توبہ کر لی ہی"!۔

کارل۔ "اچھا۔ تمھارا بھتیجا تو ضرور ہمارا ساتھ دے گا! شراب کے استعمال سے ممکن ہی کہ اُسکی قوت گویائی عود کرے۔ کیونکہ مین جب کبھی شراب پیتا ہون تو میری زبان قینچی کیطرح چلا کرتی ہی!"

بڑھیا۔ "اُس غریب کو یون ہی چھوڑ دو" یہ کہکر کارل اور دروازے کے بیچ مین کھڑی ہو گئی۔ اسلیے کہ کارل آلو کو جبرًا کھینچنے کا قصد رکھتا تھا۔ جب بڑھیا مزاحم ہوئی تو وہ اپنے ارادے سے باز آگیا۔

کارل۔ (کچھ دیر بعد) "خیر ہمارا شکریہ قبول کرو کہ اسوقت ایسی عمدہ چیز دے کر ہمین ممنون کیا!"

یہ کہکر دونون سپاہیون نے ایک چوکی پر بیٹھکر اپنا کام شروع کیا۔ بڑھیا نے جلدی سے آلٹو کے پاس آکر کان مین کہا "دیکھو! تمنے دیکھا کہ مین انھین کس دانائی سے فریب دیکر کنجیان لے آئی اب ایک لحظہ بھی بیکار کھونا مناسب نہین میرے ہمراہ چلے چلو۔ گرجا کی کنجی پاس ہی ہو جسکو ہمین اپنی کامیابی کی کنجی کہنا چاہیے۔

آلٹو "ہم جاتے تو دو شخص ہین۔ مگر واپسی کے وقت تین آدمی رہین گے کچھ اس امر کا بھی بندوبست کر رکھا ہو؟ پہرے کے دونون سپاہیون نے ٹوکا تو کیا جواب دو گی؟"

بڑھیا "شراب پینے کے بعد وہ دونون پڑکر سو جائین گے کوئی اندیشہ کی بات نہین"

انھین باتون مین بڑھیا آلٹو کو ایک عمارت کے دروازے پر لیگئی وہ بہت چھوٹا تھا۔ جب وہان پہونچے تو ایک اونچے قد والا شخص دیوار کی آڑ سے نکل کر پکارا "وہان کون لوگ جا رہے ہین؟"

بڑھیا۔ (آلٹو سے) ہائے یہ پادری السلم ہے، جو یہان کا حاکم اور مالک ہے۔

اس ناگہانی واقعہ سے بڑھیا کے چہرے پر ہوائیان اڑنے لگین اور وہ نہایت سے زیادہ بدحواس ہو گئی۔

اکتالیسوان باب

قیدی کی رہائی

پادری السلم کا نام سنتے ہی آلٹو بھی نہایت پریشان ہو گیا۔ اور سمجھ گیا کہ مین ایک آفت عظیم مین مبتلا ہونے والا ہون۔ تاہم وہ اپنی پوری دماغی قوت کو مجتمع کر کے تھوڑی دیر اس سوچ مین کھڑا رہا کہ کیا کیا جائے۔

پادری السلم "ہان۔ وہ آواز تو ماما کی ہو کیون یہ تبدیل لباس سے کیا غرض متصور ہو؟ تمھارے ہمراہ کون ہو۔ اور تم جاتی کہان ہو؟"

بڑھیا۔ (ہاتھ ملکر) خداوندا! مجھے معاف کیجیے پادری صاحب!!"

پادری السلم۔ کیا؟ تمنے کچھ دغا کی نیت کی تھی۔ ہان معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہو ورنہ یہ بھیس بدلنے

مین کیا بات تھی؟ اور تم صاحب! (آلٹو سے) کون ہو؟" آلٹو نے دیکھا کہ بڑھیا کی بدحواسی
آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے - اور پادری انسلم کے دل مین بدگمانی پیدا ہو چلی ہے - لہذا سوا دلیری
اور جوانمردی کے کوئی اور تدبیر اس ناگہانی آفت سے بچا نہین سکتی" یہ سوچ کر آلٹو ایک
تیر کی طرح پادری انسلم پر جھپٹا - اور اُس کو زمین پر گرا کے ایک پانوُن سینے پر رکھدیا -
بائین ہاتھ سے مُنھ دبا کر اپنا خنجر نکالا اور دکھا کر آہستہ سے کہا کہ "پادری صاحب! اگر آپ
چلائے یا آواز بلند کی تو یہ تلوار آپ کے خون مین نہلائی جائیگی - مین اسوقت نہایت
بیباک ہو رہا ہون - خبردار میرے خلاف مرضی کوئی حرکت نہ کرنا - بڑھیا اس واقع کو جو ایک
چشم زدن مین گذرا حیرت اور تعجب سے کھڑی دیکھ رہی تھی -

آلٹو - (بڑھیا کی طرف سر پھیر کر) "جلد یہ روبرو والا دروازہ کھولو - ڈرو نہین - اسکے سبب کچھ
ہمارے کام مین خلل نہ ہوگا" جب بڑھیا نے دروازہ کھولا تو آلٹو تلوار دانتون مین پکڑے
ہوے پادری کی کمر سے دوڑا[1] کھولنے لگا - جب وہ کھل چکا تو اُس سے پادری کے دونون
ہاتھ پہلو سے باندھ دیے وہ غضبناک نگاہون سے اپنے حریف کو دیکھ رہا تھا - گو اُسکے
دل مین غصہ اور غضب حد درجہ کا تھا - مگر آلٹو کے پنجے سے چھوٹنے کی کوشش کرنے
یا شور مچانے کی بالکل جرأت نہ ہوئی - کیونکہ آلٹو کا پانوُن جو اس کے سینے پر تھا ایسا
معلوم ہو رہا تھا کہ گویا ایک لوہے کا ستون نصب کر دیا گیا ہے - اور وہ ننگی تلوار جو
قریب ہی چمک رہی تھی دیکھ دیکھ کر پادری کی جان نکلی جاتی تھی اور آلٹو کی دھمکیان
اُس پر طرہ تھین -

پادری - (پست آواز سے) "آپ مجھے قتل تو نہین کرینگے؟"

آلٹو - "نہین - مگر تمھاری جان کی سلامتی اسی مین ہے کہ مجھسے مقابلہ کا قصد نہ کرو"

پادری - اتنا تو بتایئے کہ اس مقام سے آپ کی کون غرض متعلق ہے؟"

آلٹو - (غضبناک ہو کر) "خاموش! اگر مین سوال کرون تو اُسکا جواب دو - وگرنہ چپکے ہو رہو -

[1] اُس زمانے مین عادت تھی کہ ہر پادری اپنی کمر مین ایک ڈورا باندھے ہوے رہتا تھا - اور
یہی اُسکے پیشے کی علامت تصور کی جاتی تھی - ۱۲

کچھ اور الفاظ تمھاری زبان سے نکلے تو سمجھ لینا کہ یہ شمشیر آبدار تمھارے سینے مین رہیگی مین کسی قسم کا جبر اور ظلم کا روادار نہین۔ لیکن یہ وقت ہی ایسا ہی کہ بجز اس کارروائی کے مفر نظر نہین آتا!" غرض پادری کو باندھنا اور بڑھیا کا دروازہ کھولنا سب ایک آن واحد کا کام تھا۔ آٹو اُسکو کھینچتا ہوا اندر لے گیا وہ گرجا کا دروازہ تھا۔ وہان دو کافوری شمعین روشن تھین۔ آٹو نے جلدی سے چارون طرف نگاہ کر لی جس سے معلوم ہو گیا کہ کوئی خوفناک چیز یہان نہین حالانکہ وہ نہایت رحم دل سلیم المزاج نوجوان تھا۔ مگر موجودہ حالت کا لحاظ ضروری امر تھا۔ وہ کچھ ایسی گھڑی تھی کہ اگر ظلم اور زبردستی سے کنارہ کش ہوتا تو خود اُسی کی جان معرض خطر مین پڑ جاتی لہٰذا اُس نے پادری کا جامہ اور ٹوپی نکال کر اپنے پاس رکھ لیا۔ اور اُسکو اس درجہ جکڑ دیا تھا کہ جس و حرکت یا مُنھ سے آواز نکالنا ممکن نہ تھا۔ بڑھیا نے بھی پادری کے باندھنے مین آٹو کی مدد کی۔ کیونکہ وہ سمجھے ہوے تھی کہ اگر یہ چھوٹ کر بھاگ نکلے۔ یا کسی کی مدد پہونچی تو پھر ہم سے بہت بُری طرح پیش آئے گا۔

آٹو ۔ پادری سے) ہم بہت جلد یہان پلٹ آئین گے۔ جب مین یہ دیکھونگا کہ تمنے رہا ہونیکی کوشش کی ہی تو نہایت بیرحمی و سختی سے سزا دونگا جیسے جلاد کسی خونی کو دیا کرتا ہی" یہ کہکر آٹو اور بڑھیا گرجا کے کواڑ اندر سے بند کر کے آگے بڑھے اور ایک دوسرے دروازے پر پہونچے جو زنجیرون سے بند کیا گیا تھا۔

وہ بہت آسانی کے ساتھ کھل گیا۔ دونون نے اندر داخل ہو کر دیکھا تو محراب مین چراغ جل رہا ہی۔ آٹو نے اُسکو اٹھا لیا۔ تاکہ رستے مین روشنی دے سکے۔ غرض بڑھیا اور آٹو ایک پیچیدہ زینے کی راہ نیچے اُترے اُس کی " " سیڑھیان تھین۔ جب آٹو کو راہب خانے کے ملازم آنکھون پر پٹی باندھ کے لے گئے تھے اُسوقت بھی اُس نے شمار کیا تو اتنے ہی زینے تھے۔ لہٰذا اُس کو یقین ہو گیا کہ اب مین اُسی زینے سے اُتر رہا ہون۔ اُس کے آخر مین ایک راہ نظر آئی جو شگاف کوہ سے چلی گئی تھی۔ اب اُس راہ سے یہ دونون بڑھنے لگے۔ تدریجاً وہ رستہ

مین کیا بات تھی؟ اور تم صاحب! (آلٹو سے) کون ہو؟" آلٹو نے دیکھا کہ بڑھیا کی بدحواسی آناً فاناً بڑھتی جاتی ہے۔ اور پادری انسلم کے دل مین بدگمانی پیدا ہو چلی ہے۔ لہذا سوا دلیری اور جوانمردی کے کوئی اور تدبیر اس ناگہانی آفت سے بچا نہین سکتی" یہ سوچ کر آلٹو ایک شیر کی طرح پادری انسلم پر جھپٹا۔ اور اُس کو زمین پر گرا کے ایک پاؤن سینے پر رکھدیا۔ بائین ہاتھ سے مُنھ دبا کر اپنا خنجر نکالا اور دکھا کر آہستہ سے کہا کہ "پادری صاحب! اگر آپ چلائے یا آواز بلند کی تو یہ تلوار آپ کے خون مین نہلا دی جائیگی۔ مین اسوقت نہایت بیباک ہو رہا ہون۔ خبردار میرے خلاف مرضی کوئی حرکت نہ کرنا۔ بڑھیا اس واقعہ کو جو ایک چشم زدن مین گذرا حیرت اور تعجب سے کھڑی دیکھ رہی تھی۔

آلٹو۔ (بڑھیا کی طرف سر پھیر کر) "جلد یہ روبرو والا دروازہ کھولو۔ ڈرو نہین۔ اسکے سبب کچھ ہمارے کام مین خلل نہ ہوگا" جب بڑھیا نے دروازہ کھولا تو آلٹو تلوار دانتون مین پکڑے ہوئے پادری کی کمر سے ڈورا[1] کھولنے لگا۔ جب وہ کھل چکا تو اُس سے پادری کے دونون ہاتھ پہلو سے باندھ دیے وہ غضبناک نگاہون سے اپنے حریف کو دیکھ رہا تھا۔ گو اُسکے دل مین غصہ اور غضب حد درجہ کا تھا۔ مگر آلٹو کے پنجے سے چھوٹنے کی کوشش کرنے یا شور مچانے کی بالکل جرأت نہ ہوئی۔ کیونکہ آلٹو کا پاؤن جو اس کے سینے پر تھا ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ گویا ایک لوہے کا ستون نصب کر دیا گیا ہے۔ اور وہ ننگی تلوار جو قریب ہی چمک رہی تھی دیکھ دیکھ کر پادری کی جان نکلی جاتی تھی اور آلٹو کی دھمکیاں اُس پر طرہ تھین۔

پادری۔ (پست آواز سے) "آپ مجھے قتل تو نہین کرینگے؟"

آلٹو۔ "نہین۔ مگر تمھاری جان کی سلامتی اسی مین ہے کہ مجھسے مقابلہ کا قصد نہ کرو"

پادری۔ "اتنا تو بتایئے کہ اس مقام سے آپ کی کون غرض متعلق ہے؟"

آلٹو۔ (غضبناک ہو کر) "خاموش اگر مین سوال کرون تو اُسکا جواب دو۔ وگرنہ چپکے ہو رہو۔

---

[1] اُس زمانے مین عادت تھی کہ ہر پادری اپنی کمر مین ایک ڈورا باندھے ہوئے رہتا تھا۔ اور یہی اُسکے پیشے کی علامت تصور کی جاتی تھی۔ ۱۲

کچھ اور الفاظ تمھاری زبان سے نکلے تو سمجھ لینا کہ یہ شمشیر آبدار تمھارے سینے مین رہیگی مین کسی قسم
جبر اور ظلم کا روادار نہین۔ لیکن یہ وقت ہی ایسا ہی کہ بجز اس کارروائی کے مفر نظر نہین
آتا!" غرض پادری کو باندھنا اور بڑھیا کا دروازہ کھولنا سب ایک آن واحد کا کام تھا۔
آٹو اُسکو کھینچتا ہوا اندر لے گیا وہ گرجا کا دروازہ تھا۔ وہان دو کافوری شمعین روشن
تھین۔ آٹو نے جلدی سے چارون طرف نگاہ کر لی جس سے معلوم ہوگیا کہ کوئی فرزِ ہان
چیز نہین حالانکہ وہ نہایت رحم دل سلیم المزاج نوجوان تھا۔ مگر موجودہ حالت کا لحاظ
ضروری امر تھا۔ وہ کچھ ایسی گھڑی تھی کہ اگر ظلم اور زبردستی سے کنارہ کش ہوتا تو خود
اُسی کی جان معرض خطر مین پڑجاتی لھذا اُس نے پادری کا جامہ اور ٹوپی نکال کر
اپنے پاس رکھ لیا۔ اور اُسکو اس درجہ جکڑ دیا تھا کہ جس وحرکت یا منھ سے آواز نکالنا
ممکن نہ تھا۔ بڑھیا نے بھی پادری کے باندھنے مین آٹو کی مدد کی۔ کیونکہ وہ سمجھے ہوئے
تھی کہ اگر یہ چھوٹ کر بھاگ نکلے۔ یا کسی کی مدد پہونچی تو پھر ہم سے بہت بُری طرح
پیش آئے گا۔
آٹو۔ (پادری سے) ہم بہت جلد یہان پلٹ آئین گے جب مین یہ دیکھونگا کہ تمنے رہا
ہونیکی کوشش کی ہی تو نہایت بیرحمی و سختی سے سزا دونگا جیسے جلاد کسی خونی کو دیا کرتا ہی"
یہ کہکر آٹو اور بڑھیا گرجا کے کواڑ اندر سے بند کرکے آگے بڑھے اور ایک دوسرے دروازے پر
پہونچے جو زنجیرون سے بند کیا گیا تھا۔
وہ بہت آسانی کے ساتھ کھل گیا۔ دونون نے اندر داخل ہوکر دیکھا تو محراب مین
چراغ جل رہا ہی۔ آٹو نے اُسکو اٹھا لیا۔ تاکہ رستے مین روشنی دے سکے۔ غرض بڑھیا
اور آٹو ایک پیچیدہ زینے کی راہ نیچے اُترے اُس کی " " سیڑھیان تھین۔ جب
آٹو کو راہب خانے کے ملازم آنکھون پر پٹی باندھ کے لے گئے تھے اُسوقت بھی
اُس نے شمار کیا تو اتنے ہی زینے تھے۔ لہٰذا اُس کو یقین ہوگیا کہ اب مین اُسی
زینے سے اُتر رہا ہون۔ اُس کے آخر مین ایک راہ نظر آئی جو شگاف کوہ
سے چلی گئی تھی۔ اب اُس راہ سے یہ دونون بڑھنے لگے۔ تدریجاً وہ رستہ

چوڑا ہوتا گیا۔ اور اخیر مین ایک وسیع ہال دکھائی دیا۔ اُسکی چھت پر تختہ بندی کی گئی تھی اور نہایت مستحکم تھا۔ پتھر کے ستون بے قرینہ چارون طرف لگے تھے۔ اور انتہائے حد پر ایک اونچی دیوار تھی۔ اور اسی دیوار مین کھڑکی بھی لگی تھی۔ جسکے ذریعہ وہان کے قیدی کو آٹو سے گفتگو کرنے کا موقع ملا تھا۔ آٹو اس عمارت کی بندش کو دیکھکر کمال درجہ متحیر ہوا۔ اس لیے کہ وہ راہب خانہ ایک مضبوط قلعہ سے کہین زیادہ کام دینے کے قابل تھا۔

آٹو ہاتھ سے چراغ پر سایہ کیے ہوے (تاکہ بجھنے نہ پائے) بڑھیا کے ساتھ بڑھا ہوا جاتا تھا آخر ایک سنگی دیوار کے کونے کے قریب ایک تنگ کھڑکی سے دھیمی روشنی پڑتی نظر آئی۔

بڑھیا۔ قیدی کا حجرہ یہی (دکھاکر) ہوگا۔" دونون قریب گئے۔ پہاڑ کے درہ کو کواڑ لگاکر حجرہ بنا لیا گیا تھا۔ اور پتھر ہی مین ایک مربع کھڑکی بھی کھدی ہوئی تھی۔ دروازے پر ایک بھاری ڈنڈا پڑا تھا۔ آٹو ڈنڈے کو نکال کر اندر گیا۔ اُس کی وسعت تخمیناً بارہ فٹ مربع ہوگی کسی قدر آرایشی اسباب بھی تھا۔ آٹو کے اندر قدم رکھتے ہی ایک حسین آدمی (جسکے چہرے سے پژمردگی اور غم آشکار تھا) کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسکے قریب ایک میز پر کھانے کی بہت سی چیزین رکھی ہوئی تھین۔

قیدی ۔ (آٹو کو خوب غور سے دیکھکر) مین سمجھتا ہون کہ پہلے بھی کبھی آپکا چہرہ دیکھا ہے!"

آٹو ۔ "جی ہان۔ چند دن قبل اسی دیوار کی کھڑکی سے آپ نے مجھے دیکھا۔ اور کچھ باتین بھی کین۔ مین یہان آپ کو چھڑانے کی غرض سے آیا ہون!"

قیدی ۔ "مجھے رہا کرنے کے لیے آئے ہین؟ نہین یہ غیر ممکن بات ہے۔ مین ہرگز اعتبار کر نہین سکتا۔"

آٹو ۔ "اچھا۔ تو تھوڑی ہی دیر مین معلوم ہوا جاتا ہے۔ دیر نہ کیجیے۔ یہ لباس پہن کر (وہ جامہ اور ٹوپی جو پادری کے جسم پر سے نکال لایا تھا دیا) میرے ساتھ چلیے۔ ہر ایک لحظہ قیمتی ہے مجھسے بغیر کچھ بات کیے اور اپنا مُنھ اُس ٹوپی سے چھپائے ہوے آئیے۔" آٹو۔ ماما اور قیدی نکلکر جلد جلد سب مقامات طے کرتے ہوے گرجا مین آپہونچے۔ وہان کچھ حرکت محسوس ہوئی۔ آٹو نے

قریب جاکر دیکھا تو پادری اُسی صورت اور اُسی پہلو سے پڑا ہوا ہی جس طرح کہ وہ چھوڑ گیا
تھا۔ آٹو نہایت خوش ہوا۔
آٹو ۔ پادری سے " مجھے کمال رنج تو اس بات کا ہی کہ آپ کو اب بھی رہا نہیں کرسکتا۔
میری خاص سلامتی۔ اور اُن لوگون کی جو میرے ہمراہ ہین۔ اسی پر منحصر ہی کہ آپ کو یہان
ایسا ہی پڑا رہنے دون آپ کی بدکاریون اور دل آزاریون نے آپ کو اس سے زیادہ
سزا کا مستحق بنا رکھا ہی لیکن مین منصفانہ کارروائی کا موقع نہین پاتا ہون " چراغ کی
روشنی پادری اقسلم کے منھ پر پڑ رہی تھی۔ گو وہ بات کرنے یا شور و فریاد مچانے سے عاجز ہو رہا تھا۔
مگر اُسکے چہرے سے اس درجہ غیظ و غضب کے آثار نمایان تھے کہ نوجوان آٹو گھبرا اُٹھا۔
انسان کے دل مین جس قدر بری نیتین سما سکتی ہین وہ سب اُسکے چہرے سے ظاہر تھین
آٹو نے خوف سے نظر پھیر لی۔ اور اپنے ساتھیون کے پاس چلا گیا۔ جو دروازے کے
پاس کھڑے ہوے تھے۔ چراغ نیچے رکھکر تلوار کھینچ لی۔ اور ماما کے ہاتھ سے کنجی لیکر
دروازہ کھولا۔ اور باہر کی طرف جھانکنے لگا۔ وہان سناٹا تھا۔ روبرو والی عمارت کی کھڑکیون
سے روشنی پڑ رہی تھی۔ گرجا سے باہر نکلنے کے قبل آٹو کی نگاہ ایک کونے مین رکھے ہوے
صندوق پر پڑی۔ کھول کر دیکھا تو اُس مین سب تجاری پیشہ کے ہتھیار تھے۔ ان سے ایک تبر
اُٹھایا اور قیدی کے ہاتھ مین دیکے کہا " آپ اسکو رکھیے۔ وقت ضرورت بڑا کام دے گا "
قیدی کے تبر ہاتھ مین لینے کی ادا سے آٹو پہچان گیا کہ وہ بیشک ضرورت کے موقع پر اُس سے
عمدہ طرح کام لیگا۔ الغرض تینون شخص گرجا سے نکلے۔ دروازہ مقفل کر دیا گیا۔ آٹو نے
کنجی اپنے ہی پاس رکھی سب ملکر آگے بڑھے۔ جب اُس مقام پر آئے جہان پہرے کے
سپاہی شراب پینے کے لیے بیٹھے تھے تو آٹو نے بڑھیا اور قیدی کو وہین ٹھہرنے
کے لیے کہا۔ اور آپ قریب جاکر دیکھا تو دونون سپاہی غافل سو رہے ہین۔
کیونکہ بڑھیا کی شراب مین بیہوشی کی دوا شامل تھی۔ آٹو جھٹ سے گرجا کی کنجی
ایک سپاہی کی کمر مین لگا کر (تاکہ اس پر کوئی الزام نہ آئے) ماما اور قیدی
سے آملا۔

اور وہ سب دقتین طے کرکے اس کمرے مین آئے جہان سے سرنگ کو راستہ گیا تھا۔

آٹو۔ (مسرت کے ضبط پر قادر نہ ہو کر) اب ہمین کوئی اندیشہ نہین۔"

قیدی (نہایت متقیانہ لہجے مین) خدا کا ہزار شکر کہ ہم تمام آفات سے بچکر یہانتک آئے"۔

آٹو نے دوڑکر سرنگ کے جانب کی کھڑکی کھولی۔ ماظنی وہین کھڑا ہوا تھا۔

آٹو۔ (ماظنی سے) "ہم فضل آلہی سے کامیاب ہوے۔ قیدی ہمارے ساتھ ہے!"

ماظنی "خیر ایک گھنٹے بھر سے جس تردد اور فکر مین بتلا تھا۔ شکر ہے کہ اُسکا معاوضہ بخوبی ہوگیا"۔ پہلے یہل ماما سرنگ مین داخل ہوئی۔ اُسکے پیچھے رہاشدہ قیدی اور سب کے آخر مین آٹو گیا۔"

بیالیسوان باب[42]

خوشی اور غم کی خبرین

وہ شخص جسے آٹو نے کمال جرأت و دلیری سے رہا کیا۔ اکتالیس[41] یا بیالیس[42] برس کی عمر کا تھا۔ گو چہرے سے افسردگی اور غم کی علامت ظاہر تھی۔ تاہم وہ نہایت حسین تھا۔ نہ اس طولانی قید کی مصیبت اور نہ دلی رنج والم اُس کی صورت کی دلفریبی مین کچھ تغیر پیدا کر سکے۔ وہ ایک عمدہ شکل و شمائل رکھتا تھا۔ دانت سفید چمکدار اور ہموار تھے بلند پیشانی۔ دلآویز قد و قامت شیرین آواز تھی۔ اور اوضاع و اطوار سے اعلے درجہ کا مہذب پایا جاتا تھا۔ بااینہمہ اس مین اور اُس بدکار نالائق مین (جو دیانا مین امیر ظرنین کے نام سے مشہور تھا۔ اور جو آٹو کا بہنوئی تھا)۔ پوری مشابہت تھی۔ اور یہ مشابہت صرف ظاہری صورت کی تھی۔ ورنہ دونون کے عادات اور چال چلن مین زمین و آسمان کا فرق تھا۔ ایڈا کے شوہر مین جس قدر پاجی پن اور کمینگی کی علامتین تھین اُس سے کہین زیادہ شرافت بردباری تحمل کے آثار اس رہائی یافتہ شخص کے بشرے

سے آشکارا تھے۔ جب آٹو۔ ماظنی۔ بڑھیا۔ اور وہ شخص چل رہے تھے تو آٹو نے ماظنی اور ملا کو تھوڑے فاصلہ سے آگے چلنے کے لیے کہا۔ اور آپ حقیقی امیر ظرنین (رہا شدہ شخص) سے باتین کرتے ہوے اُن دونون کے پیچھے چلنے لگا۔

آٹو ۔ "جناب والا! مین آپ کو اصلی امیر ظرنین سمجھتا ہون۔ کیا یہ ٹھیک ہی؟"

ظرنین ۔ "ہان مین وہی بدبخت ہون۔ اگر آپ میری رہائی کا باعث نہوتے تو خدا جانے اور کتنی مدت اُس زندان بلا مین مصیبتین جھیلنا پڑتین۔ جب مجھے قدرت حاصل ہوگی۔ آپکے خوش کرنے مین کوئی بات اُٹھا نہ رکھونگا۔ آپ اپنا نام بتایئے تا کہ وقت عبادت آپ کے حق مین دعاے خیر کرون!"

آٹو ۔ "میرا نام آٹو ہی۔ مگر مین آپ سے کچھ انعام کا طالب نہین۔ فدوی مصوری کے فن سے بخوبی آگاہ ہی۔ اور فضل خدا سے چند ہی دنون پہلے مجھے بہت سا روپیہ ملا ہی جسکے سبب مین اپنی عمر فارغ البالی سے گذار سکتا ہون۔ خیر۔ یہ وقت مجھے اپنے خاص حالات بیان کرنے کی اجازت نہین دیتا۔ آپ سے کئی باتین کرنا ہین۔ ایک خبر ایسی ہی جو آپ کو نہایت درجہ مسرور کرے گی۔ اور دوسری خبر کے سُننے سے غالباً آپ غمگین ہون گے۔"

ظرنین ۔ "مجھے پہلے فرحت بخش خبر سُنایئے۔ کیونکہ قید کی مصیبت نے مجھے اس قابل نہین رکھا کہ ابھی سے غمناک ماجرے کے سُننے کے لیے مستعد ہو جاؤن!"

آٹو ۔ "اچھا تو مین پہلے مسرت خیز کیفیت بیان کرتا ہون۔ آپ سوداگر دمشق کی بیٹی ارین کو جانتے ہی ہونگے؟"

ظرنین ۔ (چونک کر) "ارین! کیا کہا آپ نے۔ پھر فرمایئے؟ ارین؟ افسوس! یہی پیارا نام اور اسی نام کا خیال اس قید شدید کے اندوہ والم مین میری جانبری کا سبب ٹھہرا۔ ہان بتایئے! ارین کی کیا کیفیت ہی؟"

آٹو ۔ "حضور! وہ زندہ ہی۔ اور ابتک آپ سے ویسی ہی محبت رکھتی ہی جیسے اُن دنون

دکھا کرتی تھی جبکہ آپ اسکے ساتھ شہر دمشق کے ایک خانہ باغ مین ٹہلا کرتے تھے"
ظرنین "شکر ہی - ایرین زندہ ہی - اور ابتک اُسکا دل میری محبت سے مملو ہی ؟ اے خدا کیا مین
خواب دیکھ رہا ہون ؟ کیا مین قید سے رہا کر دیا گیا - یا وہین ہون ؟ ہان یقین ہی کہ یہ خواب
نہین - مین بیدار ہون اور باتین کر رہا ہون - یہ پہاڑون کی برف سے بھری ہوئی چوٹیان
میرے دونون جانب ہین - (آٹو سے مخاطب ہو کر) مجھے معاف کیجئے اور میرے منتشر خیالون
سے گھبرایئے نہین - کسی ایسے شخص کو جو میری طرح زمانے کے ہاتھون ستایا گیا ہو جب بے اندازہ
خوشی دلانے والی خبر سنایئے تو وہ کبھی یک بیک باور نہ کریگا - ہان ! ایرین کے بارے مین
آپ جو کچھ جانتے ہین جلد فرمایئے ! کیا آپ نے اُسے دیکھا ہی ؟ اب وہ ہی کہان ؟"
آٹو - (ظرنین کو بتدریج خوشی دلانے کے قصد سے) "جی ہان - مین نے قریب زمانے مین
دیکھا ہی - وہ شہر دیانا مین تھی - اور اس عمارت مین بھی ایک شب گذاری ہی جس مین آپ
مقید تھے - بلکہ وہ گذشتہ رات ہی کا حال ہی -
ظرنین "کل شب وہ وہان تھی ؟ تو کہین قریب ہی ہوگی - ہاے مجھے اب تردد پیدا
ہو گیا - کہین اُن ظالمون کے ہاتھ مین گرفتار نہ ہو گئی ہو - یہ بات ہی تو چلیے - ہم پھر پلٹ کر
اُسکو چھڑا لائین !"
یہ کہکر ظرنین نے آٹو کا ہاتھ پکڑ لیا - اور اُسکو مطلق آگے بڑھنے نہ دیا -
آٹو "نہین خداوند ! وہ سلامتی کے ساتھ انھین پہاڑون مین ہی - انشاء اللہ دو یا
تین گھنٹون کے عرصے مین آپ اُس سے ملین گے" ظرنین کانپنے لگا - اگر آٹو نہ سنبھالتا
تو صاف گر ہی چکا تھا -
ظرنین "آہ ! کیا یہ صحیح ہوگا ؟ (آٹو سے) آپ کوئی فرشتہ ہین ؟ جو مجھے قید سے رہا کرکے
یہ خوشخبری سنانے کے لیے بھیجے گئے ہین ؟ پیاری ایرین ! مین پھر تجھے دیکھ سکون گا ؟
کیا تو مجھے ابتک نہین بھولی ؟ خیر - آیندہ کوئی چیز ہماری - باہمی محبت مین خلل نہ پیدا
کر سکے گی !"
آٹو یہ پُرجوش سچے دل سے ادا ہونے والی تقریر کو سُنکر بہت دیر تک ساکت رہا - اُسکو

اپنی بہن ایڈا کا خیال آ گیا۔ اور وہ نیک دل پاکباز ایرین اور ایڈا کی خصلتوں میں فرق کر رہا تھا۔

طرنین ۔ "میں آپ سے یہ نہ پوچھونگا کہ کیونکر آپ نے ایرین سے واقفیت حاصل کی اور وہ کسطرح ان پہاڑوں میں آئی۔ یہ صرف اتفاقی امر نہ تھا۔ بلکہ اس میں آسمانی مدد ضرور شریک تھی۔ کُل قصہ ایرین کی زبان سے سُننے میں زیادہ لُطف اُٹھے گا۔ بیشک آپ نے کمال مسرت ناک خبر سُنائی ہے۔ اور یہ خوشی میرے اندازے سے کہیں زیادہ ہے۔ اب جو رنج دلانے والی کیفیت آپ کہنا چاہتے ہیں فرمائیے۔ میں سُننے کے لیے تیار ہوں!!"

آلوٹ ۔ "وہ خبر آپ کی جائداد املاک کی نسبت ہے جو کسی وقت آپ کی تھی اور اب ایک غیر شخص نے تاراج کر دی!"

طرنین ۔ کیوں؟ میں نے کوئی ایسی خطا نہیں کی تھی جس سے میری جائداد سرکار کسی غیر کے حوالہ کر دے یا خود آپ ضبط کرے۔ قید کی حالت میں مجھے بہت کچھ دھمکیاں دی گئی تھیں۔ مگر میں نے کسی دستاویز پر دستخط نہیں کیے۔ پھر کیونکر میری ملک غیر کے حوالہ کی گئی؟"

آلوٹ ۔ "مجھے اسقدر بتائیے کہ کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو آپ سے نہایت درجہ مشابہت رکھتا ہے؟"

طرنین ۔ "ہاں۔ ایک شخص ہے جس سے زیادہ بدمعاش دُنیا بھر میں کوئی نہوگا اُسکی کیا کیفیت ہے؟"

آلوٹ ۔ "حضور! اب سُنیے کہ اُسنے آپکا نام رکھ لیا۔ صورت تو ملتی جُلتی تھی ہی لہذا عدالت بھی دھوکا کھا گئی۔ وہ اُس تمام املاک پر حاوی ہو گیا جو بہت دنوں سرکاری محافظت میں تھی اور افسوس کہ سب کچھ صرف بھی کر چکا۔

طرنین ۔ (متعجب ہو کر) "کیا والیسٹن نے ایسا کام کیا؟ اُس مردود نے دغا سے میری ملک حاصل کر کے تاراج کر دیا؟"

آنو:- "جی ہاں - مگر مجھے خوف تھا کہ اس ماجرے کی سماعت سے آپ کو بڑا رنج ہوگا لیکن آپ پورے صابر نظر آتے ہیں۔ اُس ظالم نے مجھے بھی تھوڑا سا نقصان پہونچایا ہی - یعنی میری جا ہیں اُسکے جھوٹے نام سے دھوکا کھا کر اُسکی زوجیت میں آگئی ہی"

ظرنین:- "کیا؟ آپ کی ہمشیر بمجنت والسٹین کی جورو ہوگی - خیر - آپ کے رشتہ دار غریب یا دغا باز ہوں بھی تو میں آپ کی خاطر سے انھیں مال و زر دیکر نہال کر دونگا - اور اُنسے اسطرح پیش آؤنگا جیسے کوئی اپنے عزیز دوستوں سے سلوک و مروت کرتا ہی"

آنو:- "بجا ہی - لیڈی ایرین آپ کے اخلاق و کرم کی نسبت جو جو باتیں کہا کرتی تھیں اُس سے زیادہ آپ کو پایا ہوں.... میں نے دونوں خبریں بیان کر دیں - ایک طرف تو آپ کو ایک شریف ذی قدرت وفا شعار حسین عورت جسے آپ جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں گلے لگانے کیلئے منتظر بیٹھی ہی - اور دوسری جانب ایک بیحیا مردود آپ کو جھٹلانے اور رسوا کرنیکا اہتمام کر رہا ہی"

ظرنین:- "خیر - اسوقت اس قصے کو تہ کیجئے - میرا تمام خیال ایرین سے وابستہ ہی اُسے دیکھے ہوے پندرہ سال گذر گئے - کیا آپ عشق کے کوچے سے واقف ہیں؟ اگر نہوں تو میں نے اس دراز عرصے میں جو جو تکلیفیں اُٹھائی ہیں - اُس سے آپ ناواقف ہونگے عشق اُسی کو کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی اور چیز اُس سے زیادہ مرغوب نہ ہو - وہی حاصل زندگی - وہی اُمید - اور وہی خیال ہونا چاہیے میرا عشق بھی ایسا ہی ہی معشوق کی مفارقت ہی میرے لیے قید شدید یا بلاے عظیم سے کم نہ تھی - ایرین کے ساتھ میرا دلی تعشق نہایت مستحکم اور سچا ہی مجھے کبھی اُسکی نسبت بدگمانی نہیں ہوئی اور یقیناً کہ سکتا ہوں کہ وہ بھی مجھے ایسے ہی دل سے محبت کرتی ہی جیسے میں چاہتا ہوں - مجھے معلوم تھا کہ ایرین کو سوا میرے دنیا میں کوئی چیز بھی نہ معلوم ہوگی - اور نیز یہ کہ وہ تا دم مرگ اپنا دل کسی اور کو نہ دیگی - اسی اُمید نے مجھے پندرہ سال اُس اندوہناک اسیری میں زندہ رکھا اگر مجھے اُسکی وفاداری میں ذرا بھی شک ہوتا تو ضرور اُسی جہاز کے تختوں سے سر ٹکرا کر مرگیا ہوتا جس پر میں ایک غلام کی حیثیت سے سوار جا رہا تھا - یا اُس قیدخانے کی دیواروں سے ٹکرا کر جان دیدی ہوتی جس سے ابھی آپ نکال لائے ہیں میں خوب جانتا ہوں کہ ایرین بڑی ہی نیک نفس پاکیزہ مزاج

عورت ہے - اور اعلیٰ درجہ کی عصمت شعار ہے۔ یہی خیال مجھے قید کے عالم مین بھی فرحت لانے والا تھا۔ بعض وقت خود بخود میرے دل مین یہ خیالات پیدا ہوتے تھے کہ "ایرین زندہ ہے - اور ابتک میری ہی محبت کا دم بھرتی ہے" اگر ایسا نہوتا تو میرے بال کبھی کے سفید ہوگئے ہوتے اور دیدۂ گریان کی بینائی اشک ریزی کے سبب صاف جواب دیجاتی۔ محبت بھی کیا چیز ہے! تمام آفتون مین بلاؤن مین غمناک حالتون مین اسی سے مجھے تشفی و تسلّی ہوتی رہی "۔ ظرنین کی تقریر نے آٹو کے دل مین بہت بڑا اثر پیدا کیا - اب رستہ اس قدر تنگ تھا کہ دو آدمی پہلو بہ پہلو چل نہین سکتے تھے - اسی لیے باہمی گفتگو موقوف ہو گئی - اس اثنا مین دو پہر رات ڈھل گئی - آٹو - ماظنی - بڑھیا - اور ظرنین اس جھونپڑی کے متصل پہونچ گئے - جس مین ایرین اور اُس کے دونون رہبر کے قیام کا بندوبست کیا گیا تھا -

ماظنی - (جھونپڑی کے قریب پہونچکر) "اندر سے روشنی دکھائی دیتی ہے - اور دُھوان بھی نکل رہا ہے!"

آٹو - (جھانک کر بہت آواز مین ظرنین سے) "خدائے کریم کا شکر کرنا چاہئے کہ ایرین بخیر و عافیت یہان موجود ہے - کیا مین پہلے جاکر آپ کے آنے کی خبر دون؟" یہ فقرے آٹو کی زبان سے پورے نہ ادا ہوے تھے کہ ایرین کی جانب سے کچھ گانے کی آواز کان مین آئی - سب کے سب متوجہ ہوگئے - وہ مشرقی طرز پر نہایت سوز گداز سے دلفریب اور مؤثر آواز مین گا رہی تھی ؎

خیال رُخ باصفا ہو رہا ہے　　دل آئینۂ حق نما ہو رہا ہے
نہین تمنے دیکھا تماشا ے بسمل　　ذرا مڑکے دیکھو تو کیا ہو رہا ہے

ظرنین - "وہی پیاری آواز! مجھے خوب یقین ہے کہ یہ اُسی کی دلربا آواز ہے" لیڈی ایرین نے گانا موقوف کر دیا - اُسکا دلدادہ عاشق جو باہر کھڑا ہوا تھا ضبط نہ کرسکا - آٹو کو خوف تھا کہ مبادا لیڈی ایرین ظرنین کے یکایک دیکھنے سے انتہاے مسرت کے سبب کہین بیہوش نہ ہوجائے - اسی خیال سے وہ ظرنین کو روکتا رہا - مگر اُسنے نہ مانا - اور جبراً اپنے آپ کو

پھر کرب بے تابانہ جھونپڑی مین گھس پڑا۔ اور ساتھ ہی لیڈی ایرین بھی دوڑ کر اُسکے گلے سے لپٹ گئی۔ دونون بے اختیار زار قطار رونے لگے۔ بہت دیر تک یہی حالت رہی کہ وہ فرطِ بیتابی سے ایک دوسرے کا نام لیتے اور برابر روئے جاتے تھے۔ گو دونون جانب سے گفتگو کے لیے کوشش کیجاتی تھی۔ مگر دلی جوش وخروش ایک حرف بھی زبان سے نکلنے نہ دیتا تھا وہ غم انگیز سمان حاضرین کے دل پر عجیب تاثیر کر گیا کہ سبھون نے رونا شروع کیا آخر کار وہ جُدا ہوے۔ اور وہ اِس لیے تھا کہ ایرین اُن لوگون کا شکریہ ادا کرے جو ظرنین کی رہائی کا سبب ہوے تھے۔

ایرین۔ (آٹو سے) "مین حیران ہون کہ کن لفظون مین آپ کا شکریہ ادا کرون۔ یہ دلیر اور جوانمرد شخص (ماظنی کی طرف اشارہ کرکے) مجھسے معقول انعام پائیگا۔ اور ماما سے بھی عمدہ سلوک کیا جائیگا۔ مگر آپ کے لیے کیا کہون؟ مین چاہتی ہون کہ آج سے آپ کی بہن کہلاؤن اور میرے پیارے ظرنین آپ کے بھائی ہون گے۔ آپ ہم سے کبھی جُدا نہون سگے ہم ہمیشہ کے لیے آپ کی راحت وآرام کا ذمہ لیتے ہین"۔ یہ کہکر ایرین نے ظرنین کی جانب نگاہ کی۔

ظرنین۔ "مین نے سچے دل سے تمھاری تجویز کو پسند کیا ہے" (آٹو سے) "آج سے آپ میرے بھائی ہین۔ اور ایرین آپ کی بہن ہے"۔ آٹو نے جُھک کر ظرنین کے ہاتھون کو بوسہ دیا۔ اُسوقت اُسکے دل مین بھی کچھ اس درجہ جوش پیدا ہو گیا تھا کہ وہ بات نہ کرسکتا تھا۔ خیر۔ دونون رہبرون نے اپنی زنبیلون سے کچھ کھانے کی چیزین نکال کر میز پر رکھین۔ اور خوشی خوشی سب مل کر کھانے کے لیے جا بیٹھے۔

تینتالیسوان باب

ایڈا۔ اور اُسکا مرد

مذکورۂ بالا قصے کو دو مہینے گذر گئے۔ ایڈا محل ظرنین کے ایک اپنے خاص کمرے مین بیٹھی ایسے متفرق خیالون مین محو تھی۔ جو اُسکے پوشیدہ اُمور سے تعلق رکھتے تھے۔ شام کا

وقت تھا۔ آفتاب کو پردۂ مغرب مین اپنی نورانی صورت چھپائے ہوے تھوڑی ہی دیر گذری تھی۔ ایڈا کے روبرو ایک میز رکھی ہوئی تھی۔ اور وہ اُسپر کہنیان ٹیکے اور ٹھوڑی کو ہاتھون سے تھامے ہوے کچھ سُوچ رہی تھی۔ اتنے مین دفعتہً دروازہ کھُلا اور اُسکا مرد اندر آیا۔ چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے حسب عادت آج بھی شراب نوشی مین کچھ کوتاہی نہین کی ہی۔

ایڈا۔ (حقارت سے) "کیون! آپ اپنے دوست شرمن کے ساتھ بادہ خواری موقوف کرکے یہان کیون آئے؟ کیا آپ اُس نالائق کی صحبت سے بیزار ہو گئے؟ مین تو جانتی ہون جب سے وہ اس مکان مین رہنے لگا ہی۔ آپ سے بھی زیادہ اپنی حکومت ـــــــ"

مرد۔ (بات کاٹ کر) "ہان۔ چپ رہو۔ کیا بک بک لگائی ہی۔ تم اپنے قول و قرار کو یاد رکھو اور اُسی پر عمل کرو۔ یعنے تمھاری آزادی پر روک ٹوک کرنے کا مجھے حق نہین۔ اور تمکو بھی مجھے اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہیے۔"

ایڈا۔ "تو آپ یہان آئے کس لیے ہین؟"

مرد۔ "مین اس لیے آیا ہون کہ تم سے ایک ضروری بات ہی" یہ کہکر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ "حقیقت حال یہ ہی کہ شرمن کا دل یکایک تمھاری محبت کا گرویدہ ہو گیا ہے!"

ایڈا۔ (غصے سے کانپتی ہوئی) "وہ بدمعاش نامعقول مجھسے اُلفت رکھتا ہی!"

مرد۔ "ہان۔ کیون؟ وہ بڑا ہی شوخ طبع زندہ دل شخص ہی۔ اگر ذرا سی متانت اور سنجیدگی اُسکے حصے مین آئی ہوتی۔ اور کچھ حُسن بھی ہوتا تو ـــــــ"

ایڈا۔ "ان بیہودہ باتون کو بالائے طاق رکھو۔ شاید آپ خیر سے شرمن کی تعریف کرنے اور رضامند کرانے کے لیے تشریف لائے ہین"

مرد۔ "ہان۔ میرا یہی مدعا ہی۔ وہ تمپر فریفتہ ہو گیا ہی۔ اور چاہتا ہی کہ تمھارے ناز و ادا کو اچھی طرح دیکھکر دل خوش کرے۔ بس اُس کی تمنا پوری کرو۔ اور ہمارے ساتھ

جاتے ہی دروازہ باہر سے کھل گیا اور ایک ملازم اندر آیا۔ شرمن اور ایڈا کے مرد نے گھبرا کر تلواریں میان میں کر لیں۔

خدمتگار۔ (گھبراہٹ سے ادھر اُدھر دیکھتا ہوا) "خداوند! آپ سے ملنے کے لیے کوئی شخص باہر کھڑا ہوا ہے!"

ایڈا کا مرد (غضبناک ہو کر) "پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ آج شب میں کسی سے ملاقات نہ کرونگا۔ پھر اُسکو یہاں تک آنے کی اجازت کیوں دی گئی؟"

خدمتگار۔ "مگر اُسے تو دعویٰ ہے کہ آپ اُسکو بخوبی پہچانتے ہیں۔ اور چاہے کسی حال میں ہوں ملاقات ضرور کریں گے۔"

ایڈا کا مرد۔ "بھلا اسکا نام کیا ہے؟"

خدمتگار۔ "فیروز"

ایڈا کا مرد۔ (گھبرا کر) "کیا فیروز آیا ہے؟ ہاں میں اُس سے ابھی ملونگا (آہستہ سے) وہ کس لیے آیا ہوگا؟"

شرمن۔ "میں بھی تمھارے ہی ساتھ آتا ہوں۔ لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ کیا معاملہ ہے" ایڈا کا مرد اور شرمن باہر نکلے۔ بیرونی برآمدے کے ایک چھوٹے سے کمرے میں فیروز گھبرایا ہوا ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا۔ ان دونوں کے پہونچتے ہی اُسنے پریشان لہجے میں کہا "ہمارا پرندا اُڑ گیا اور اب بازی ختم ہو چکی" ایڈا کے مرد پر سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔ وہ کچھ جواب ہی نہ دے سکا۔

فیروز۔ "سنیے اصلی امیر ظریف قید سے چھوٹ گیا۔ اُسکا رہا کنندہ قریب تھا کہ بادری انسلم کو ہلاک کر دے۔ میں تو جانتا ہوں کہ وہ نوجوان سوا آٹو کے کوئی اور نہ تھا!"

ایڈا کا مرد۔ "کیا یہ آٹو کا کام ہے؟"

فیروز۔ "ہاں سہی۔ وہ ایک دفعہ پوشیدہ طور پر راہب خانے کو آیا بھی تھا۔ اور بادری انسلم تو کہتے ہیں کہ یہ کارستانی اسی کی ہے!"

شرمن۔ "تو اب ہمنے کھو دیا۔ میرے یہاں رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ لہذا میں جاتا ہوں"

یہ کہکر دروازے کیطرف بڑھا اور کھولا تو ایڈا وہین کھڑی ہوئی کل گفتگو سن رہی ہے۔"

شرمن۔ (ایڈا کو روز سے اندر کھینچکر) "کیا تم خفیہ طور پر ساری داستان سن رہی تھین؟"

ایڈا۔ (جھٹک کر) "ہان تمھین نے مجھے یہ ترکیب سکھائی ہے۔ مین سب حال سن چکی۔ تمنے جو کہا کہ اصلی امیر ظرنین چھوٹ گیا اس سے کیا مراد ہے؟ میرے بھائی نے کیا کیا۔ کس کو خلاصی دی؟" ایڈا نے یہ کلمات فیروز سے مخاطب ہوکے کہے تھے۔

شرمن "حقیقت حال یہ ہے کہ تمھارے شوہر امیر ظرنین نہین۔ بلکہ والسٹین نام ایک غریب آدمی ہین۔ اور اصلی ظرنین کے ساتھ چند روز ترکی مین مقید رہکر اُس سے زیادہ یارانہ پیدا کرلیا تھا۔

ایڈا (بے تابانہ ادا سے ایک صفہ پر بیٹھکر) "ہاے! یہ بڑی غمناک خبر ہے!!" اُسیوقت دروازہ کھلا۔ اور چار ان کوتوالی گھسکر سبھون کے گرد کھڑے ہو گئے۔"

ایک افسر۔ (ایڈا کے مرد کی طرف بڑھکر) "بادشاہ وقت کے نام سے مین تمھین قید کرتا ہون!!"

ایڈا۔ (دروازے کے قریب آکر) "میرے شوہر سے جو خطائین سرزد ہوئین۔ اُن مین یہ شخص (شرمن کو دکھا کر) بھی شریک ہے۔" برقندازون نے ایڈا کے کہنے سے شرمن کو بھی گرفتار کرلیا۔

افسر۔ (فیروز سے) "شاید تم بھی اس مقدمے سے کچھ تعلق رکھتے ہو۔ بہر حال جب تک تم اپنے یہان ہونے کا معقول سبب نہ بتاؤگے اُسوقت تک تمکو ہماری نگرانی و حراست مین رہنا ہوگا۔

شرمن۔ (ایڈا کی جانب اشارہ کرکے) "اس عورت کو بھی کیون نہین گرفتار کرتے؟ ہماری طرح وہ بھی ہر کام مین اپنے شوہر کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ آہ مین محض بے گناہ ہون۔ اور اس معاملہ سے کچھ بھی سروکار نہین رکھتا۔

افسر "کسی عورت کی گرفتاری کا مجھے حکم نہین دیا گیا"

شرمن "وہ عورت ایک بہت بڑے جرم کی مرتکب ہوئی ہے جسکو وہ اپنے شوہر سے بیان کررہی تھی اور اُسکو مین نے پوشیدہ سن لیا تھا۔"

ایڈا۔ یہ سنکر بدحواس ہو گئی۔
افسر۔ (شرمن سے) "وہ کون جرم ہے بیان تو کردو"
شرمن۔ "مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا ہے۔ مگر اتنا بیشک جانتا ہون کہ وہ بہت بڑی خطا ہے"
افسر۔ ایسی خیالی بے سند باتون پر عمل کرنے کی مجھے اجازت نہین ہے (برقندازون سے) تم اپنے قیدیون کو لے چلو" یہ حکم پا کر وہ ان کو توالی مجرمون کو لیکر آگے بڑھے سب سے پہلے شرمن اُسکے بعد فیروز۔ اور آخر مین والسٹین تھا۔ شرمن کے گذرتے وقت ایڈا بہت تشفی سے دیکھتی رہی۔ اُسکے گرفتار ہونے پر ایڈا کو اس درجہ خوشی ہوئی کہ اپنے مرد کا ماخوذ ہونا۔ اور اُس دغاباز کے فرضی نام سے دھوکا کھا کر اس سے عقد کر لینے کی شرم کا خیال سب کچھ جاتا رہا۔ والسٹین سر نیچے کیے محافظون کے ساتھ ساتھ کمرے سے نکل گیا۔ ایڈا نے نفرت سے نظر پھیر لی۔

جب والسٹین اُس محل کے باہر ہوا جس مین وہ مدتون صاحب خانہ کہلاتا رہا۔ اسوقت ایک لیڈی (جسکے مُنھ پر سیاہ نقاب پڑی تھی۔ اور دہنے ہاتھ کی ایک اُنگلی مین نہایت ہی بیش بہا۔ انگشتری پہنے تھی) اُسکے بازو سے جلد جلد چلنے لگی۔ اور اسی تیز روی کے عالم مین موقع پا کر والسٹین کے کان مین کہدیا کہ "تم ڈرو نہین میرا بھائی سرزا اور پادری انسلم شہر دیانا ہی مین ہین"
نگہبانون سے ایک شخص "کیا اُس لیڈی نے تم سے کوئی بات کی ؟"
والسٹین۔ (دلیری سے) "نہین اسنے تو کچھ نہین کہا" مگر اُس لیڈی کے ہمت دلانے سے اسکا دل بہت قوی ہو گیا۔

چوالیسوان باب

امیر ظرنین کا قصہ

دوسرے دن یعنے ۹۔ جون ۱۷۶۶ء کی صبح کو عدالت عالیۂ دیانا مین ایک پرعظمت سمان نظر آرہا تھا۔ ایک زرنگار عمدہ مخملی شامیانے کے نیچے عدالت کے تینون جج بیٹھے

ہوے ہین - کونٹ کانگسین صدر نشین عدالت بیچ مین متمکن تھے ججون کی نشست کے
روبرو چند قدم پر ایک آہنی ڈنڈا استادہ ہی - اور اُس سے تینون مجرمون کی ہتکڑیان باندھ
دی گئی ہین مجرم وہی شرمن - فیروز - اور والسٹین تھے -

عدالت کے جانب راست ایک قسم کے نیچون پر جو اس زمانے کے فیشن کے
مطابق گواہون کے بیٹھنے کے لیے رکھی جاتی تھین آٹو - ماظنی - امیر ظرنین - اور راہب خانہ
کی ماما ملڈر یڈا بیٹھے ہین - تمام عدالت تماشائیون کی کثرت سے بھر گیا تھا - اُس شخص کا
دفعتہً گرفتار ہوجانا جو زمانے تک امیر ظرنین کے نام سے مشہور رہا تھا - اور اُسکے جعل و فریب
کی افواہون سے کل ساکنان شہر کے دلون مین ایک حیرت کا جوش پیدا ہو گیا تھا -
اُسدن خاص و عام عدالت مین باریاب ہو نہین سکتے تھے - اُنھین لوگون کو اندر
آنے کی اجازت تھی جو ججون سے واقفیت رکھتے ہین - ایڈا نہین آئی - مگر فوسٹ
موجود تھا - عدالت کی دوسری جانب ایک برقع پوش لیڈی بیٹھی تھی - اور اُس کے
قریب ایک نوعمر لڑکی جسکا گندمی رنگ اور بڑی بڑی نرگسی آنکھین بتا رہی تھین کہ وہ
اٹلی کی رہنے والی ہی بیٹھی تھی - یہ دونون ایرین - اور ماظنی کی پیاری بیٹی بینا تھین
ہم ایک ادر لیڈی کی طرف ناظرین کے خیال کو متوجہ کرتے ہین - جو فوسٹ سے
کچھ دُور پر بُرقع پہنے ہوے بیٹھی تھی - اور جب کبھی بُرقع کو برابر کرنے کی غرض سے ہاتھ
باہر نکالتی تھی تو اُنگلی کی انگوٹھی کی چمک دمک سے دیکھنے والے کی نگاہ کو چکاچوند ہوتی تھی
فوسٹ نے اُسے دیکھا - لیکن اور حاضرین عدالت والسٹین اور ظرنین کے ہم شبیہ ہونے کو
تعجب اور حیرت سے دیکھ رہے تھے - امیر ظرنین اپنے عالی رتبہ کے لائق ایک نہایت
عمدہ لباس پہنے ہوے تھا - گو اس مین اور والسٹین مین ظاہری مناسبت بہت
تھی - مگر وہ چہرے کی نرمی اور آثار شرافت والسٹین مین نہ تھے - دونون کا قد
برابر تھا - لیکن وہ جلسا جسیم و توانا تھا - اور ظرنین حقیر ہونے کے ساتھ نازک
اور دلفریب شکل رکھتا تھا بہر صورت ان دونون مین اس درجہ مشابہت
تھی کہ ظرنین کی عدم موجودگی مین والسٹین پر بخوبی دھوکا ہو سکتا تھا

خیر عدالت کی کارروائی شروع ہوئی۔ صدر نشین نے اظہار دینے کے لیے ظرنین سے کہا۔

امیر ظرنین (صدر نشین عدالت سے) "جناب عالی! مجھے خوب معلوم ہی کہ مین عدالت کا قیمتی وقت رائگان نہین کرسکتا مگر چونکہ ان مجرمون کی خطا کا ثبوت دینے کے علاوہ اپنے حقوق بھی ثابت کرنا چاہتا ہون۔ جن پر اس دغاباز نے (والسٹین کیطرف اشارہ کرکے) تصرف بیجا کیا ہی۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اُس دن سے جبکہ ۱۸۹۷ء مین شہر دیانا چھوڑا جیسے جو سانحے مجھپر گذرے اُن سب کا مفصل حال بیان کرون۔"

جج "آپ اطمینان اور سہولت سے اپنا قصہ بیان کیجیے! یہ مقدمہ نہایت سنگین ہی اور ہمین ضرور ہی کہ توجہ سے سُنکر اسکا فیصلہ کرین۔ ظرنین نے شکریہ ادا کرنے کے بعد اپنا حال اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

۱۸۷۴ء کو میری عمر تیئیس سال کی ہوئی اور والد مرحوم کی وصیت کے بموجب کُل املاک و زر نقد جو نہایت کثیر تھا میرے سپرد ہوے۔ اور اُسکے تھوڑے ہی دنون بعد میرے چچا کے انتقال کرنے سے بہت سامال ترکہ مین ملا۔ میری قدرت اور تونگری اندازے سے زیادہ بڑھ گئی۔ صغر سنی ہی سے مشرقی ممالک کے سیر و سیاحت کی تمنا میرے دل مین گدگدا رہی تھی۔ مین اُس قوم کی رسم و رواج سے واقف ہونا چاہتا تھا جس نے کوہسار الپس سے نکلکر برق کی سی سُرعت سے یورپ کا بہت بڑا حصہ فتح کرلیا۔ یعنے مین سلطنت عثمانیہ کی سیر کی بڑی خواہش رکھتا تھا آخر اس دیرینہ شوق نے مجھے ابھارا جسکے سبب سے چچا کے ایام سوگواری منقضی ہوتے ہی اپنے تمام امور کا بندوبست کرکے چھ خدمتگارون کو ہمراہ لیکر سفر کو نکلا۔ چونکہ مین خود مختار تھا۔ اور مجھے کچھ جلدی بھی نہ تھی۔ لہذا آہستہ آہستہ منزلین طے کرتا ہوا روانہ ہوا۔ مین اُن واقعات و تصدیعات کے بیان سے عدالت کا وقت ضائع نہ کرونگا۔ جو اس سفر مین پیش آئین۔ الغرض مین صوبجات سرد اور والحیا سے جہان کے فرمانروا مجھسے نہایت خلق و مروت سے پیش آئے گذرتا ہوا شہر قسطنطنیہ مین جا پہونچا پورے دو مہینہ وہان قیام رہا پھر وہان سے اُٹھ لیا اور اسکے بعد بروسا گیا

جہان گذشتہ سلاطین کا مدفن ہے۔ خیر۔ وہان سے بھی ہوکر مین ملک شام کی سرحد مین
پہونچا۔ مجھے نکلے ہوے دو سال گذر گئے تھے اپنے وفادار خدمتگارون کے علاوہ بیس
پیدل سپاہی کے ساتھ جو الیپو کے مصری گورنر نے میرے ہمراہ کیے تھے مین شام کے
بیابان طے کر رہا تھا۔ دمشق کے قریب ایک حادثہ گذرا جس نے میری بعد کی زندگی
مین بہت بڑا تغیر پیدا کیا۔ دمشق کا بے نظیر شہر ہمارے پیش نظر تھا کہ دفعۃً قزاقون کی
ایک جماعت ہم پر حملہ آور ہوئی۔ اُن کی تعداد ساٹھ سے کم نہ تھی اور سب کے سب
مسلح تھے۔ ہم بھی دلیری سے اُن کے حملہ کا بچاؤ کرتے رہے مگر کب تک! شمار مین وہ
ہم سے بہت زیادہ تھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ہم مغلوب ہوگئے۔ اور میرے چھوؤن خدمتگار
مارے گئے۔ اس قیامت خیز وقت مین ہمین تائید غیبی نے مدد کی یعنے ایک تاجر لوٹارس
نام (ایرین کا باپ) جو اُن ممالک مین مشہور ہے۔ اتفاقاً اپنے ہمراہیون کے بہت بڑے
گروہ کے ساتھ وہان آنکلا۔ اُسوقت میرے ساتھی نصف سے زیادہ کٹ چکے تھے خیر
اُن ظالمون کو شکست فاش دی گئی۔ اور وہ نیک نفس رحمدل تاجر مجھے اپنے وطن کو
لے گیا۔ مین نہایت ہی مجروح تھا۔ اُسکی فرشتہ سیر ماہ جبین لڑکی کمال اخلاص و محبت سے
میری تیمارداری مین سرگرم تھی۔ بفضل خدا چند روز مین مجھے صحت حاصل ہوئی۔ انھین ایام
مین میرا دل اس تاجر کی پیاری بیٹی کے دام عشق مین اسیر ہوگیا۔ اور اُسکے دل مین بھی
میری محبت نے جگہ کرلی۔ بوڑھا تاجر بھی ہماری باہمی کتخدائی کے لیے رضامند ہوگیا۔ ظاہری
صورت کے دیکھتے ہماری زندگی مسرت وعشرت سے گذرنے مین کوئی امر مزاحم نہ تھا۔ مین
بہت دولتمند تھا۔ اور تاجر بھی علیٰ ہذا القیاس۔ ایرین اُسکی اکلوتی بیٹی تھی۔ اور باپ کے
بعد کُل جائداد کی مالک بھی وہی تھی۔ غرض ہر ایک امر ہماری خواہش کے موافق تھا۔ ایک دن
شام کے وقت مین ایرین سے رخصت ہوکر بازار گیا۔ اسلیے کہ سُنار کی دُکان کو جاکر بھاری قیمت
کے زیورون کے بدلے جو میرے پاس بہت تھے مین کچھ ایسے زیور خریدون جو عورتون کے
زیادہ ترپسند خاطر ہون۔ کیونکہ مین بیاہ کے دن ایک عمدہ زیور ایرین کو بطور تحفہ دینا چاہتا
تھا۔ مین بازار مین اپنے کام کو انجام دے کر واپس آنے لگا۔ اُسوقت اندھیرا ہوگیا تھا۔

اور مین ایک تنگ و تاریک سنسان گلی مین سے گذر رہا تھا۔ دفعتہً میرے چہرے پر ایک شال ڈال
پھینکی گئی۔ اور منھ مین اس قدر ٹھونسی گئی کہ بات کرنا ممکن نہ تھا۔ دونون ہاتھ باندھ دیے
گئے۔ اور دو شخص مجھے اٹھا کر جلد جلد چلنے لگے۔ برابر آدھے گھنٹے تک چلے گئے منھ بند ہونے
سے میرا دم گھٹا جاتا تھا۔ آخر مین نیچے اتار دیا گیا اور منھ سے شال بھی نکلی۔ دیکھا تو اپنے آپ کو
شہر پناہ کے باہر چھ مسلح شخصون کی نگرانی مین پایا مین ایک گھوڑے پر سوار کرایا گیا۔ اور
دوسرے گھوڑون پر وہ لوگ سوار ہو کر سرپٹ دوڑاتے ہوے دو گھنٹے تک برابر چلے گئے
آخر ایک غار کے منھ پر پہونچکر کھڑے ہو گئے۔ وہان جا کر معلوم ہوا کہ مجھپر کون آفت آنے والی تھی
جس وقت مین بازار مین زیور خرید رہا تھا اسوقت ان چورون کا افسر جنھون نے مجھے لوٹنے کا
قصد کیا تھا۔ اور جن کے ہاتھ سے نوٹارس سوداگر نے بچایا تھا وہان موجود تھا۔ اور اسی نے
اپنی جماعت کے ایک شخص کو ہمراہ لیکر میرا پیچھا کیا۔ اور اس تیرہ و تار گلی مین مجھے اسیر کرنے مین
بھی کامیاب ہوا۔ خیر۔ اس غار کے قریب میرا جائزہ لینے لگے۔ نئے خریدے ہوے زیور
چھین لیے۔ مگر چند قیمتی اور عمدہ زیورات جو مین جرمن سے لایا تھا۔ اور جنھین کپڑون کے
اندر کمر بند مین باندھ رکھا تھا ان ظالمون کی نظر نہ پڑنے سے محفوظ رہے۔ مین نے نہایت
عاجزی اور معذرت کے ساتھ ان سے کہا کہ اگر تم مجھے دمشق کے جانے کی اجازت
دو تو بہت سا روپیہ بطور انعام دونگا۔ مگر میری ایک نہ سنی اور دوسرے دن صبح کو مجھے
دریا کی طرف لے گئے۔ یون دفعتہً ایرین سے جدائی نصیب ہونے کے سبب میرے
دل کا جو حال تھا۔ قابل بیان نہین۔ سامعین خود اندازہ کر لین کہ اسوقت اندوہ والم
سے میری کیا حالت ہوگی۔ دریا پر پہونچکر ان لوگون نے مصریون کے ہاتھ مجھے بطور
غلام کے فروخت کر ڈالا۔ ان کا جہاز روانگی کے لیے تیار تھا۔ میرے پہونچتے ہی لنگر اٹھا دیا
گیا۔ یہ جہاز ابھی زیادہ دور جانے نہ پایا تھا کہ ترکی امیر البحر کپتان پاشا کے جہازون نے
گرفتار کر لیا۔ مصریون کے سردار کو قتل کر کے مجھے اور جہاز کے دیگر ملازمین کو ایک دوسرے
جہاز پر لے گئے۔ جہان ہم سب سے زنجیرون سے باندھکر غلامون کی طرح خدمت
لیجانے لگی۔ مین نے امیر البحر کپتان پاشا سے ملنے کی درخواست کی۔

اور اپنے رتبہ سے بھی اسے آگاہ کرایا۔ مگر اُس درخواست کا کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ کیونکہ اُن دنون
ترکی و جرمنی مین جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ اسلیئے مجھے ایک قیدی کیطرح رکھکر غلامانہ خدمت
لیجاتی تھی مین اُن تمام مصیبتون مین اپنے پاس کے زیورون کو بچا رکھنے پر کامیاب ہوا میری
حالت بہت اندوہناک تھی۔ دن بھر محنت و مشقت سے دم لینے کی مُہلت نہ ملتی تھی۔ اور
شب کو بچھونا تک میسر ہونا محال تھا۔ ایک افسر ہاتھ مین کوڑا لیکر ہم سبھون کو مارتا اور اذیت
دیتا تھا۔ اور میرے ہمراہی جن مین اکثر بدمعاش اور کمظرف تھے مجھے ہمیشہ ستانے اور رنج
پہونچانے سے نہ چوکتے تھے ایسی دل آزار حالت مین پری جمال ایرین کا خیال ایک
قیامت ڈھاتا تھا۔ غرض مین آئے دن یہی دعا کرتا رہا کہ خداوندا! مجھے موت دے
تاکہ اس رنج والم سے نجات پاؤن۔ ایک سال اسی طرح گذرا اس مدت کے بعد ترکی
اور ونیس کی بحری فوج مین جنگ عظیم برپا ہوئی۔ اُسکا سبب یہ تھا کہ حکومت ونیس
جرمنی اور اُن دیگر ممالک کی طرفدار تھی جو اُس زمانے مین سلطنت عثمانیہ کے مخالف تھی۔
آخر اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیون کو شکست فاش ملی اور مسلمان مظفر و منصور ہوکے
عیسائی جہازون کے بہت لوگ اسیر ہوے۔ دو قیدی اُس جہاز مین بھی آلے جہان مین تھا۔
یہ جرمنی کے عیسائی تھے۔ اور یہی تھے جو اب عدالت کے روبرو زنجیرون مین جکڑے کھڑے
ہین یعنے شرمن۔ اور والسٹین والسٹین اور مین پہلی ہی ملاقات مین ایک دوسرے
کے ہمشکل ہونے پر تعجب کرنے لگے۔ اس حالت مین مین اپنے ایک ہموطن اور ہم شبیہ کو
دیکھکر بہت ہی خوش ہوا اور اپنی کوئی بات اُن دونون خصوصًا والسٹین سے چھپا نہ رکھی
جب کبھی ذرا سی فرصت ملی۔ ہم اپنے وطن کے بارے مین گفتگو کرکے دل خوش کرلیا کرتے
تھے۔ رفتہ رفتہ مین نے اپنے تمام حالات۔ جرمنی کے جاگیرون کا حساب۔ رئیں رعایا کا
احوال گذشتہ زندگی کے واقعات۔ غرض سب کچھ بے کم و کاست والسٹین سے
بیان کردیا۔ اور ایرین کا قصہ عشق بھی کہہ سنایا۔ چند روز مین ہم بایکدگر ایسے ہوگئے
جیسے حقیقی بھائی ہوا کرتے ہین۔ لیکن مین یا والسٹین شرمن سے اس درجہ کی
محبت نہ رکھتے تھے اسی سبب سے اُسکو میری حالت سے زیادہ واقفیت نہ تھی۔ والسٹین

نے مجھسے صاف صاف کہدیا کہ مین ایک غریب آدمی ہون - چند دن اٹلی مین رہا - اور جوا اور
شراب خواری اور دوسری بے اعتدالیون مین اپنا کل سرمایہ کھوکر آخر عدالت وم کا ملازم ہوا -
اور ایک خفیہ کارروائی کے لیے جسے کسی پر ظاہر نہ کرنے کے لیے اُسنے قسم دی تھی اس جہاز پر سوار ہوکر
جا رہا تھا جس پر سے مین گرفتار کر لیا گیا - اتنا کہکر اپنی گذشتہ حماقت پر پچھتانے لگا - اور عقل پر
ملامت کرنا شروع کی -

مجھے اسکے حال پر بہت رحم آیا اور کہا کہ اگر ہم ترکون کے پھندے سے چھوٹین تو وطن
پہونچکر تمھین اسقدر روپیہ دینگے کہ اپنی بقیہ زندگی آسایش سے بسر کر سکو گے - مین اس درجہ
اس پر اعتماد رکھتا تھا کہ اپنے پاس کے زیور بھی بتائے - یہ بات ہم دونون نے شرمن سے
مخفی رکھی کیونکہ اسکو قابل اعتبار نہ سمجھتے تھے - سالہا سال اسی طرح گذرتے گئے اور ہماری دلی
افسردگی بڑھتی جاتی تھی - آخر ۱۵۹۹ء مین ہماری رہائی کی ایک ایسی مبارک ساعت آئی
جس کی ہمین بالکل اُمید نہ تھی - ہم کپتان پاشا کے جہاز سے ایک چھوٹے جہاز مین بھیجدیے
گئے جو موریا کے دریا مین گشت کرنے کے لیے مامور ہوا تھا - ہم اُسی جہاز مین بیٹھے
چلے جا رہے تھے - ایک دن صبح وینس کے ایک جنگی جہاز سے اُسکا مقابلہ ہوا -
بڑی سخت لڑائی کے بعد اہل وینس فتحیاب ہوے - ہم سب وینس کے جہاز پر گئے -
کپتان مجھسے نہایت ہی خُلق و مروت کے ساتھ پیش آیا - کیونکہ مین نے اُسے اپنا نام و نشان
بتایا تھا - اور میرے ہی سبب سے والسٹین اور شرمن کے ساتھ بھی نیک سلوک
کیا گیا - الغرض چند روز کے عرصے مین وہ جہاز شہر وینس مین پہونچا - اور ہم سب چھوڑ
دیے گئے - مین نے اُسی دم دیانا جانے کا قصد کیا - اور یہ امر بھی دل مین کھٹکتا رہا
کہ میری نو برس کی عدم موجودگی مین وہان کچھ نہ کچھ فتور واقع ہوا ہوگا اور
وہان پہونچنے کے بعد ایرین سے ملنے کی بھی کچھ صورت کی جا سکتی ہے - وینس مین
مین نے اپنے پاس کے زیورون سے کچھ فروخت کیا - اور اپنے ساتھیون (والسٹین
و شرمن) کو بھی ہمراہ آنے کے لیے کہا - شرمن بوجوہات چند در چند شہر وینس
ہی مین رہنا چاہتا تھا - مین نے اُسے کچھ روپیہ دے دیا -

بخلاف اُسکے والسٹین میرے ساتھ آنے پر دل سے راضی تھا۔ مگر آہ میری تقدیر مین نہ تھا کہ شہر ونیس سے بغیر ایک اور مصیبت اُٹھائے نکل جاؤن۔ ایک دن شام کے وقت مین ونیس کی ایک کشادہ اور آباد گلی مین سیر کر رہا تھا۔ اُس کے بلند عمارات کی شانداری اور دکانون کی عظمت دیکھکر مجھے حیرت تھی مین آہستہ آہستہ خرامان خرامان جا رہا تھا کہ دفعتہً میری نگاہ والسٹین پر پڑی۔ وہ ایک عمدہ بے مثل عمارت مین (جسکا دروازہ کھلا ہوا تھا) گھسا۔ چونکہ مین اسکو جس سرائے مین ہم فروکش ہوے تھے وہین سامان سفر کی تیاری کے لیے چھوڑ آیا تھا۔ کیونکہ دوسرے ہی دن جرمنی کے عزم کی بات مقرر ہو چکی تھی۔ اور اُسنے بھی اقرار کیا تھا کہ تیاری سفر کے سوا مین اور کام مین مشغول نہ ہونگا بلکہ سرا سے قدم باہر نہ نکالونگا۔ خیر اُس وقت والسٹین کا وہان نظر آنا مجھے بہت ہی عجیب معلوم ہوا۔ اور چونکہ مین کئی مرتبہ زک اُٹھا چکا تھا۔ لہذا دل مین والسٹین کی جانب سے بدگمانی پیدا ہو گئی۔ اور اُسکے تلوّن پر مجھے نہایت غصہ آیا جب مین اسی خیال مین اُس حویلی کے دروازے پر کھڑا رہا تو کسی مظلوم ستم رسیدہ عورت کے چلّانے کی آواز کان مین آئی۔ مین نے بے تردد اندر قدم رکھا۔ سیدھے طرف ایک زینہ دکھائی دیا۔ اُسپر چڑھنا شروع کیا۔ چیخون کی آواز برابر آرہی تھی۔ مین بھی جلد جلد اُسی سمت جانے لگا۔ راہ تاریک تھی۔ دونون جانب دروازے تھے مگر بند۔ مین اسی صورت زینے کی آخری حد پر پہونچا تو ایک دروازہ حائل ہوا۔ تلوار کھینچ کر مین نے اُسے کھولا وہ ایک حجرے کا دروازہ تھا جو بالکل آدمی سے خالی تھا۔ اب چیخون کی آواز بھی یکایک موقوف ہو گئی۔ اُس حجرے کا اندرونی اسباب اس درجہ عجیب و غریب اور متحیر بنا دینے والا تھا کہ مین چند لحظہ وہان ٹھہرے بغیر واپس نہ آسکا۔ وہ جگہ باوجودیکہ کشادہ اور خوش قطع تھی مگر وہان کوئی آرایشی سامان نہ تھا۔ ایک روشن لمپ چھت پر لٹک رہا تھا۔ میز پر دو یا تین بلورین قاب تھے۔ جن مین کوئی چیز دھری تھی۔ قابون پر "کانٹرلا" تحریر تھا۔ اُنھین قابون کے پاس پانچ چار شیشے کسی کھٹ دار عرق سے بھرے ہوے رکھے تھے اور اُن پر "آب کانٹرلا" لکھا تھا۔ حجرے کے ایک

کونے مین ایک مہیب ریچھ چھت سے آویزان تھا۔ اسکی دونون پچھلی ٹانگین چھوٹی سی آہنی کڑیون مین لگادی گئی تھین۔ ریچھ مردہ تھا۔ اور اُسکے مُنھ کے برابر نیچے ایک چاندی کے برتن مین اُسی قسم کا پانی تھا جو شیشون مین مین نے دیکھا۔ پانی ریچھ ہی کے مُنھ سے نکلا ہوا پایا گیا۔ کیونکہ قطرے اُسکے مُنھ سے ٹپک رہے تھے۔ ایک اور چیز نہایت ہی عجیب وہان دیکھی گئی۔ ایک بیل جسکے چارون پانون چار ستونون سے بندھے ہوے تھے پیٹھ پر پڑا تھا۔ پیٹ چیر کر اُسکے اعضاے اندرونی نکال دیے گئے تھے۔ اُس مردہ بیل کے قریب سے ایک پلنگ تک برابر آدمی کے خون آلودہ نقش پا نظر آتے تھے۔ بلکہ اُس پلنگ کے پردون پر بھی خون کے دھبّے پڑے تھے۔ الغرض وہ مقام مجھے ایک عالیشان حویلی کے کمرے کے عوض قصاب کے مسلخ سے بہت مشابہ معلوم ہوتا تھا۔ مین حیرت اور تعجب سے کھڑا ان نادر چیزون کو دیکھ ہی رہا تھا کہ پیچھے سے کسی کے پانون کی آہٹ معلوم ہوئی۔ مین نے جھٹ پلٹ کے دیکھا تو ایک نہایت حسین ماہ جبین نوجوان عورت نظر آئی اُسی کے پیچھے ایک مرد کی شکل بھی دیکھی جو واپس جارہا تھا۔ مجھے یقین ہوا کہ وہ والسٹین ہی ہے۔ وہ لیڈی جو نہایت لباس فاخرہ پہنے تھی اور جو پورے درجے کا حُسن و جمال بھی رکھتی تھی میرے پاس آئی۔ اور کہا "اس آپ کی دخل دہی کے کیا معنی"؟ مین نے اپنے وہان آنے کا مفصل سبب کہہ سُنایا۔ وہ مجھے توجہ سے دیکھنے لگی اور ایک حکومتانہ ادا سے میرا نام پوچھا۔ مین نے جواب دیا کہ "میرا نام امیر ظریفین ہے" اور یہ بھی کہا کہ اگر میرے یہان آنے سے آپ کی خاطر پر ملال آیا ہو۔ اور کچھ حرج ہوا ہو۔ تو معاف کر کے مجھے واپس جانے کی اجازت دیجیے"!

لیڈی۔ ہان تمھارا جلد جانا ہی بہتر ہے۔ لیکن خبردار! ادِھر اُدھر دیکھکر یہان جو کچھ دیکھا ہے کبھی بھولے سے بھی کسی کے روبرو زبان پر نہ لانا۔ یہ کہکر اُسنے مجھے چلے جانے کا اشارہ کیا۔ مین وہان سے نکلگیا۔ ہان مجھے یہ بھی بتانا ضرور ہے کہ وہ لیڈی اپنے سیدھے ہاتھ کی اُنگلی مین ایک انگشتری پہنے تھی جو نہایت بیش قیمت اور بے نظیر معلوم ہوتی تھی۔

اُسکے نگ پر شیرزہ کی شکل بنی ہوئی تھی اور آنکھوں کی جگہہ دو بہت ہی چمکدار الماس
لگے تھے غرض مین نے اُس مکان سے باہر ہو کر سرا کا رستہ لیا لیکن اس بات سے
واقف ہونے کے لیے مین مشوش ہو رہا تھا کہ آیا وہ شخص جسے مین نے دو مرتبہ
دیکھا ہی والسٹین ہی تھا یا کوئی اور؟ آخرالامر مین سرا کے کمرے مین آپہونچا جہان
ہم فروکش ہوے تھے۔ دیکھا تو والسٹین ایک میز پر بیٹھا ہے۔ اور شراب کی بوتل جو
نصف سے زیادہ خالی ہو چکی ہے۔ اُسکے روبرو رکھی ہے۔ تاہم اُس سے استفسار کیا
تو اُسنے کہا کہ مین آج دن بھر سرا کے باہر گیا ہی نہین ہے مجھے باور نہ آیا۔ لیکن وہ اُس تیقین
اور راستی سے اپنی بات نباہے گیا کہ چار ناچار سچ ہی ماننا پڑا۔ تب مین نے اُس عمارت
کے عجائب غرائب کا حال اُس سے بیان کیا۔ وہ سُنکر پوچھنے لگا کہ کیا آپنے اُسکے
مالک کا نام ونشان بھی کچھہ دریافت کیا یا نہین ہے مین نے جواب دیا کہ نہین وہ
اسی وقت مستعد ہوا کہ چلیے اُس مکان کے قرب جوار مین جاکر اُسکی ماہیت دریافت
کرین۔ مین بہت تھکا ہوا تھا۔ علاوہ اُسکے مجھے اپنے خاص اُمور کا خیال دوسرے باتون
کی طرف راغب ہونے کی اجازت نہین دیتا تھا۔ لہذا مین اُس کام مین شریک ہونے
سے انکار کرکے اپنے خاص کمرے مین چلا گیا۔ دوسرے دن سویرے مین اور والسٹین
دیانا کو جانے کے قصد سے کشتی پر سوار ہوے۔ اور وہ تینون شخص بھی آگئے جنھین والسٹین
نے ہماری محافظت کے لیے نوکر رکھا تھا۔ کیونکہ اُن دنون اٹلی کے راستے مین ڈاکوؤن کا
بہت زور تھا ہم چند روز مین جبال آلپس کی سرحد مین جا پہونچے۔ وہان سے کارنیلیا کی
سرحد بہت قریب تھی۔ مگر ہم جبال کا درمیانی حصہ ابھی طے کرنے نپائے تھے کہ
ساتھیون کی دغا و فریب کا ظہور ہونے لگا۔ وہ تینون مسلح شخص جنکا افسر فیرو نام عدالت
کے روبرو حاضر ہے۔ اور ہم ایک جھونپڑے مین پہونچے۔ اور شب وہین گذرانے
کے قصد سے مقام کیا گیا۔ بعد انفراغ طعام مین پڑکر سو رہا۔ اِس حالت مین
میرے ہمراہیون نے میری مشکین باندھ دین۔ اور میرے پاس کا زیور وغیرہ
لوٹ کر مجھے اُس راہب خانے مین قید کر دیا جہان پورے آٹھ برس مصیبتین

جھیلتا رہا وہ زندان بلا ہر طرف سے بند تھا۔ صرف بڑے دروازے مین ایک کھڑکی لگی تھی جو ہمیشہ مقفل ہوتی تھی اور کبھی کبھی محافظون کی بے پروائی سے کھلی بھی رہتی تھی مین اس خیال سے وہان کھڑا رہتا تھا کہ اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر ادھر سے ہوکر گذرے تو اپنی رہائی کی درخواست کرون۔ چھ سال کا زمانہ ہوا کہ مین نے ایک شخص کو وہان دیکھا۔ اس سے نہایت عجز کے ساتھ التماس کیا کہ "مجھے یہان سے خلاصی دلوانے کی کوئی صورت نکالے!" اس گفتگو کے سنتے ہی میرے نگہبان دوڑ پڑے اور اس بیچارے کو گرفتار کر لیا وہ اب یہان (ماظنی کو دکھا کر) موجود ہے۔ اور خود اپنی زبان سے اپنی گرفتاری کا حال بیان کریگا اسیطرح ایک مدت گذر گئی اور چند تنہا مسافر اس کھڑکی سے مجھے دکھائی دیے۔ اور سب کو میرے محافظون نے اسیر کر لیا آخرکار یہ نیک طینت قوی دل نوجوان (آٹو کو دکھاکر) میری نظر پڑا اور اسی کے سبب سے مجھے اُس بند مصیبت سے رہائی نصیب ہوئی۔ اُن آٹھ سال مین جو جو آفتین اور تکلیفین مجھے پہونچین قابل بیان نہین مین نے والسٹین کو اُس دن سے آج تک نہین دیکھا تھا اُس راہب خانہ مین ایک شخص تھا۔ جو میری تمامی املاک و جائداد کو اپنے نام منتقل کرا لینے کے لیے ہر روز مجھے ستایا کرتا تھا۔ اُسکا نام پادری السلم ہے۔ مین نے کئی مرتبہ اُس سے کہا کہ "اگر تو مجھے قید سے رہا کردے تو اپنی کل املاک سے نصف حصہ بخوشی تمام تجھے دینے کا اقرار کرتا ہون" مگر وہ راضی نہ ہوا۔ لیڈی ایرین سے ملنے کی تمنا میرے دل مین اس قدر جوش زن تھی کہ اُسکے مقابلہ مین تمام دنیا کی دولت و ثروت ہیچ معلوم ہوتی تھی۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ وہ لوگ جنھون نے ایک بے گناہ کے بے سبب قید کرنے مین تامل نہ کیا اگر میری جائداد حاصل کرنے کے بعد بھی مجھے قید ہی مین رکھین تو کیا تدارک ہو سکتا ہے؟۔ خیر۔ پانچ چار سال سے کسی نے اس بارے مین کوئی سوال نہین کیا۔ اور مین بھی خاموش ہی رہا مگر افسوس! میری جائداد دوسری ترکیب سے لیکر بے رحمی سے لٹادی گئی یہ مردود (والسٹین کیطرف اشارہ کرکے) جسنے ایک غمخوار دوست کی حیثیت مین میرا سب و عن حال مجھ ہی سے سُن لیا۔ یہ بدمعاش جس نے

میرے زیورات جبال آلپس پر لوٹ لیے۔ یہ نااہل جو مجھسے بہت مشابہت رکھتا ہی غرض اِسی نے میری تمام دولت دغا و فریب سے لیکر برباد کردی۔ دصدرنشین عدالت سے) جناب عالی!!۔ مین اپنا پُردرد قصہ تمام کرتا ہون۔ یہ بات عدالت ہی بخوبی دریافت کرسکتی ہی کہ میرا مقید ہونا اس دغاباز کی مفسدہ پردازی کا سبب تھا۔ یا شہر وئیس کے ایک عجیب مکان مین جوبے اطلاع دیے جینا بیاد ستی وجہ سے تھا۔ اراکین عدالت کے بلند خیالات اور بیدار مغزی سے یقین ہی کہ اس راز کے ڈھونڈھونکالنے مین کامیاب ہونگے۔ میرے مالی نقصان کے لیے یہ لیڈی (ایرین کو دکھاکر) جو آپ میری پیاری بیوی ہی۔ باعث تسکین ہی۔ کیونکہ وہ اسقدر دولتمند ہی کہ میری کھوئی ہوئی جائداد اُسکے روبرو کچھ نہین۔ مین سمجھتا ہون کہ وہ ہماری زندگی امیرانہ روش اور جاہ واعزاز سے بسر کرنے کے لیے کافی ہی۔ لیکن جو آفات وتکالیف مجھے پہونچائی گئی ہین اُنکے عوض والسٹین اور فیروز کو سزاے واجبی دیے جانے کا خواستگار رہون۔"

صدرنشین "تو آپ شرمن پر کوئی دعوی نہین رکھتے؟"

ظرنین "جی نہین حضور!۔"

صدرنشین "اچھا شرمن کو چھوڑدو۔ اور والسٹین د فیروز کو قید خانہ مین لیجاؤ۔ عدالت کی کارروائی کل پر موقوف رکھی گئی۔"

پینتالیسوان باب ۴۵

وہ کون عورت ہی

امیر ظرنین کی سرگذشت سے سامعین کے دلون مین درد اور رقت اور حیرت پیدا ہوگئی۔ وئیس کی کسی گلی کے ایک مکان مین اُس نے جو عجائبات دیکھے۔ اُس کی کیفیت کچھ اس درجہ حیرت افزا تھی کہ کسی کی عقل کام نہ کرتی تھی۔ تاہم سب لوگ یہی سمجھے کہ ظرنین کا راہب خانے مین اسیر ہونا اُسی راز سے متعلق ہی۔ غرض عدالت برخاست ہوتے ہی صدرنشین کونٹ کانگس

شہنشاہ جرمنی کے پاس گیا۔ اور ظرنین کی پوری داستان کہہ سنائی۔ شہنشاہ جرمنی نہایت رحمدل حلیم الطبع فیاض بادشاہ تھا۔ اُسی دم حکم جاری کر دیا گیا کہ ظرنین کی تمام جاگیریں اُسکے حوالہ کر دی جائین۔ اور مصارف کے لیے خزانہ سلطنت سے روپیہ عطا ہوئے شہنشاہ نے کارنیلیا کے گورنر کے نام اُسی وقت ایک حکم نامہ لکھ بھیجا کہ جبال آلپس کے راہب خانے پر فوج کشی کر کے اس پر تصرف کیا جائے۔ اس حکمنامے کے ساتھ ایک نقشہ بھی روانہ کیا گیا جس کے ذریعہ سے راہب خانے کے اندر داخل ہونے کی راہین واضح طور پر بتائی گئی تھین۔ اور جسے آٹو نے خود اپنے ہاتھون کھینچا تھا۔ صدر نشین عدالت شہنشاہ کی حضوری سے نکل کر سیدھا اُس حویلی مین آیا جہان امیر ظرنین اور اُسکی بیوی ایرین رہتی تھی اور جہان آٹو۔ ناظنی اور اُسکی بیٹی بینا مہمان تھی شہنشاہ جرمنی کی جو عنایات ظرنین کے حال پر مبذول ہوئی تھین۔ سُنکر سب کے سب انتہا سے زیادہ مسرور ہوئے اور راہب خانے کے تعرض کے بارے مین جو شاہی فرمان جاری ہوا وہ بھی اُنکے لیے کچھ کم خوشی کی بات نہ تھی۔ یہ ضروری باتین جو بیان کرنے کی تھین۔ بیان کر کے ہم پھر اس وقت کو واپس چلتے ہین جبکہ عدالت برخاست ہوئی دونون قیدی سرکاری حراست مین حوالات کو گئے۔ ترمن آزاد کر دیا گیا۔ اور تماشائی جوق جوق نکلنے لگے وہ برقع پوش لیڈی جسکے ہاتھ مین ایک نادرہ روزگار انگشتری تھی۔ سب کے ساتھ نکلنے کا قصد نہین رکھتی تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ بھیڑ چھٹنے کا انتظار کر رہی ہے آخر یہی ہوا یعنے لوگون کا ہجوم بتدریج کم ہونے کے بعد وہ اپنی جگہ سے اُٹھی۔ اور عدالت سے نکل کر ایک ایسی گلی مین گئی۔ جو سب کوچون سے نہایت تنگ اور غیر آباد تھی۔ اُس کی رفتار نہایت تیز تھی۔ اور کسی غور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی قدر پراگندہ خاطر بھی ہے۔ فوسٹ اُس کی تمام حرکات کو دیکھ رہا تھا۔ بلکہ جب سے ظرنین نے ونیس والا قصہ بیان کیا۔ اُسوقت سے گویا فوسٹ نے اپنی آنکھین اُس لیڈی کی حرکات و سکنات پر نگار رکھی تھین۔

آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ اور چوطرفہ تاریکی پھیلتی جاتی تھی مگر اُس لیڈی کی تیز روی مین

کوئی فرق نہ آیا اور اُسے یہ بھی خبر نہوئی کہ کوئی میری چال اور میری حرکتون سے ٹکٹکی لگائے چلا آتا ہے۔ فوسٹ اس تھوڑی سی روشنی مین بھی اُسکے نازک پانؤن دیکھکر پہچان گیا کہ وہ نہایت درجہ حسین عورت ہے اور صرف اپنے حُسن پُرآشوب کو چھپانے کی غرض سے برقع پہنے ہوے ہے۔ آخر فوسٹ بڑھکر اُسکے قریب گیا۔ اور کاندھے پر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا۔

فوسٹ "لیڈی صاحبہ! آپ تنہا ہین۔ اور یہان کی گلیون مین سرکاری نگرانی ٹھیک طور پر نہین ہوتی۔ لہذا آپ اگر اجازت دین تو مین آپ کے ہمراہ اُس مقام تک چلون۔ جہان آپ جانا چاہتی ہین!"

لیڈی۔ "مجھے چورون کی بہ نسبت اُن لوگون کا زیادہ خوف ہے جو مداخلت بیجا کے مرتکب ہوتے ہین!۔" گو لیڈی نے یہ الفاظ نا ملائم اور دلشکن لہجے مین کہے تھے مگر اُسکی سُریلی اور نازک آواز کی دلفریبی چھپ نہ سکی۔

فوسٹ "لیڈی صاحبہ! میری اس مروت بھری درخواست کو رد نہ کیجے۔ آپ اسی عدالت سے آرہی ہین جہان مین بھی سامعین مین شریک تھا۔ جو حالات وہان معلوم ہوے اُنسے شہر وینس کے مکان کا ایک ماجرا مجھے دریاے حیرت مین ڈبو رہا ہے!"

فوسٹ کی گفتگو سے لیڈی گھبرا گئی۔ اور کہا "اس تقریر سے آپ کا مطلب کیا ہے؟" اور پھر تھوڑی دیر مین سنبھلکر بولی "مین جانتی ہون وہ صرف ایک فسانہ ہے۔ درحقیقت ایسا ہونا قیاس مین نہین آتا!"

فوسٹ "ہان۔ لیڈی صاحبہ! اگر میرا دل باور کرتا کہ وہ فسانہ ہے۔ تو مین بھی آپ ہی کی راے سے متفق ہوتا۔ مگر نہین مجھے کامل یقین ہے کہ وہ ہرگز فسانہ نہین ہے!"

لیڈی "آپ ہٹ دھرمی کرتے ہین۔ خیر یہ بتائیے! آپ کس طرف جانے والے ہین؟ مین تو سیدھی جاؤنگی!"

فوسٹ "ان گلیون مین مین آپ کو تنہا جانے کے لیے کبھی نہ چھوڑونگا۔ علاوہ اسکے

آپ کے ساتھ گفتگو کرنے مین نہایت لُطف اُٹھتا ہی۔ شاید آپ نے میرا نام سُنا ہوگا مین آردنا کا کونٹ فوسٹ ہون!"

لیڈی "ہان تو آپ کو آج کے مقدمے سے ضرور تعلق تھا"

فوسٹ "کیون؟ فرمایئے! مجھسے کس طرح کا تعلق ہی؟"

لیڈی "کیا والسٹین کی سلامتی اب دشوار نہین ہی؟ اور کیا اُسکی ذلت ورسوائی آپکی جورو بیوی ایڈا پر کچھ اثر نہ کرے گی؟ یہ فقرے اُس لیڈی کی زبان سے بہت سہولت کے ساتھ ادا ہوے تھے۔

فوسٹ "آپ بڑی ہی دلیرانہ ادا سے گفتگو کرتی ہین۔ حالانکہ ایڈا کو آپ سے کچھ شناسائی نہین لیکن ہین اب سمجھ گیا ذخوش ہوکر) آپ ضرور والسٹین سے واقفیت رکھتی ہین۔ اور غالبًا اُسی نے چند ایسی پوشیدہ باتین بھی آپ سے کہدی ہین۔ جو کہنے کی نہ تھین"

لیڈی (زیر لب ہنسکر) "خیر۔ اُسکا مجھے کہین سے سُراغ ملا ہو۔ آپ تو اُسکی سچائی کے قائل ہین"

فوسٹ "اس صورت مین آپ کو بھی قبول کرنا چاہیے کہ ظرنین نے اُس مکان کے جو حالات بیان کیے۔ وہ سب صحیح ہین۔ آپ کی انگشتری پر شیرزہ کی تصویر ہی تو اُسکا بتایا ہوا نشان ٹھیک ہوگیا۔ اور شک رفع"

لیڈی "نہین حضور! آپ دھوکا کھا گئے دیکھئے میری انگشتری مین تو سانپ کا سر بنا ہوا ہی"

یہ کہکر لیڈی اُس روشنی کی طرف بڑھی جو کسی گھر کے دریچے سے پڑ رہی تھی۔ اور اپنا نازک اور پیارا ہاتھ نکال کے انگوٹھی دکھائی۔ تو درحقیقت اُس پر سانپ کے سر کی شکل بنی ہوئی تھی۔

فوسٹ "ہان اسپر تو بیشک سانپ کا سر ہی۔ لیکن مین سمجھتا ہون کہ کوئی اور انگوٹھی بھی آپ کے پاس ہی"

لیڈی "مین قسم کھاتی ہون کہ آج مین نے یہی انگشتری پہنی تھی۔ اور میرے پاس کوئی

اور انگوٹھی ہی بھی نہین۔ جو پہنون۔"

یہ کہکر لیڈی نے جلد جلد چلنا شروع کیا مگر فوسٹ بھی اسی کے پیچھے ہولیا۔

فوسٹ :- انگشتری کے بارے مین آپ سے جھگڑنا اخلاق سے بعید ہے۔ لیکن مجھے پورا یقین ہے کہ آپ عدالت مین تشریف رکھنے کے وقت کوئی اور انگوٹھی پہنے تھین۔ جس پر شیرزہ کی شکل بنی ہوئی تھی۔ اور آنکھون کی جگہ دو عمدہ الماس لگے تھے۔"

لیڈی :- خیر آپ ہی کے قول سے انگشتری کی نسبت جھگڑنا بے سود ہے۔ اور چونکہ آپ مجھ سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہین۔ لہذا مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دیجئے کہ وانسٹین کے بارے مین آپ نے کیا تجویز کی ہے؟۔

فوسٹ :- یہ بات آپ کیون پوچھ رہی ہین؟ کیا درحقیقت آپ کو اُس سے کچھ تعلق ہے؟ ایڈلے نے تو مجھسے کہا ہے کہ مین اس امر مین بالکل دخل نہ دون۔ کیونکہ اگر وہ مردود بچا بھی لیا جائے تو ویسی ہی بیحیائی کی زندگی بسر کریگا۔"

لیڈی :- تو آپ اس امر کا اقرار کرتے ہین کہ "اُسکے بچانے کی قدرت مجھے حاصل ہے؟"

فوسٹ :- (مسکرا کر) "میرے کلام سے تو اسطرح کی کوئی قدرت نہین پائی گئی!"

لیڈی :- آپ اس قسم کا اختیار رکھنے سے انکار تو نہین کرتے ہین؟ (دردمندی سے) اگر آپ کو ایسی قدرت حاصل ہے تو ضرور کوئی صورت نکالیے مین ہمیشہ آپ کی ممنون احسان رہون گی!"

فوسٹ :- لیڈی صاحبہ! آپ کی سی نازک اندام حسین لیڈی کی تعمیل حکم سے مین سرتابی نہ کرتا مگر"

لیڈی :- آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ مین حسین بھی ہون؟"

فوسٹ :- امیر ظریف نے تو کہدیا ہے کہ وہ لیڈی جسے مین نے وینس کے ایک عجیب محل مین دیکھا نہایت درجہ حسین تھی۔"

لیڈی :- تو آپ اس قصے کو مجھی سے منسوب کرتے ہین۔ حالانکہ میرے ہاتھ کی انگوٹھی مین شیرزہ کی تصویر نہین ہے!"

فوسٹ۔ "ہان۔اسوقت تو بے شک سانپ کے سر کی انگشتری ہی!"

لیڈی۔ "ان باتون کو جانے دیجئے۔ کیا آپ میرا ایک کام کرینگے۔ یعنے والسٹین کا بچانا آپ سے ممکن ہی؟"

فوسٹ۔ "ایسے بدمعاش اور نالائق شخص کے معاملہ مین آپ کیون دخل دیتی ہین؟"

لیڈی۔ "شاید آپ نہین جانتے کہ عشق عورت کے دل کو عاجز کر دیتا ہی یقین مجھیے حضور! مین بڑے ممتاز خاندان کی عورت ہون۔ اور میرے ابا جان ایک ایسے تخت سلطنت پر جلوہ فرما ہین۔ جہان سے خاص اپنی ہی مملکت پر نہین بلکہ تمام عیسائی ممالک پر قبضہ رکھتے ہین۔ اس صورت مین آپ کے سے ذی جاہ امیر کو بھی میری مہربانی کبھی نہ کبھی کام آہی جائے گی۔ ان باتون کے نظر کرتے ہوے مین جس امر کی آپ سے طالب ہون وہ کوئی بڑا کام نہین ہی"

فوسٹ۔ "اے گل اندام لیڈی صاحبہ اگو مین آپ کے نام ونشان سے محض ناواقف ہون تاہم آپ کی درخواست کو روانہ کرون گا۔ ہان بیشک مجھے یہ قدرت ہے کہ والسٹین کو مصیبت سے نجات دلواؤن۔ لیکن آپ سے اس خدمت کا صلہ سوا اس کے اور کچھ نہین چاہتا کہ آپ مجھے نظر کرم سے دیکھا کرین۔ اور مین یہ بھی آپ کو یقین دلاتا ہون کہ کل روے زمین کے شاہی خزانے میری دولت و ثروت کے مقابل کچھ نہین۔ آپ یہ نہ سمجھئے کہ مین فضول باتین کر رہا ہون!" اس گفتگو کے بعد تھوڑی دیر سکوت رہا۔ کیونکہ دونون اپنے اپنے خیالات مین مستغرق تھے۔ اُس کے بعد ایک اور کھڑکی کے قریب جا پہونچے۔ جہان سے روشنی پڑ رہی تھی۔

لیڈی۔ روشنی مین منھ سے نقاب اُٹھا کے "جب آپ میری تمنا بر لاتے ہین تو میری صورت بھی دیکھیے اور پہچانیے کہ مین کون ہون" فوسٹ اُسکی دلربا شکل دیکھنے لگا۔ عمر تخمیناً ۱۸ سال کی ہوگی مگر جسم کا ہر حصہ گویا سانچے مین ڈھلا تھا۔ چہرۂ زیبا روشن و پُرنور۔ اور گردن

فوارۂ نور تھی۔ فوسٹ متحیر ہو گیا۔

لیڈی "والسٹین اور فیروز دونون کو رہا کیجئے تو مین آپ کی زیادہ تر ممنون ہون گی!"

فوسٹ "آپ چاہے کوئی ہون مین آپ کی درخواست کو رد نہین کر سکتا۔ اگر فیروز اور والسٹین کو چھوڑا دون تو آپ کی نازک اور مبارک زبان سے مجھے یہ فقرہ سُننا کیونکر نصیب ہوگا۔ "کہ اب میری تسلّی اور خوشی ہوئی"

لیڈی۔ (نقاب منھ پر ڈال کر چلتی ہوئی) "انشاء اللہ ہم ضرور پھر ملین گے مگر آج ہی شب مین وہ دونون ضرور رہا ہو جائین۔ اسلیے کہ کل انھین بہت سی آفتون کا سامنا ہوگا۔ اور دونون سے ایک اپنی خطا کا اقرار اتنا کریگا۔ جسقدر میرے نزدیک نامناسب ہی کل سرِ شام قلعہ کی فصیلون پر آپ سے ملاقات کی عزت حاصل کرون گی۔ اب ہمارا جدا ہو جانا بہتر ہی۔ آپ تو سمجھ ہی گئے ہونگے۔"

فوسٹ "جی ہان۔ خدا حافظ کل ضرور فصیلون پر ملین گے۔" فوسٹ واپس چلا اور لیڈی اُسی طرح بڑھے گئی۔ مگر اتفاقاً ایڈا نے وہ الفاظ سُن لیے۔ جو اُن دونون کے جدا ہوتے کے وقت فوسٹ کی زبان سے نکلے تھے۔ ایڈا عدالت کی کارروائی کی نسبت مفصل حال دریافت کرنے کی غرض سے فوسٹ کے محل کو جا رہی تھی کہ اثناے راہ مین یہ گل کھلا یعنی خود فوسٹ اور ایک غیر لیڈی وہان کھڑے کچھ باتین کر رہے ہین ایڈا فوسٹ کی آواز سُنتے ہی ٹھٹھک رہی اور پھُرتی کے ساتھ کسی مکھرکے دروازے کی آڑ مین کھڑی ہو کر سننے لگی مگر وہان تو گفتگو کا خاتمہ ہو چکا تھا لہذا فوسٹ کا یہ اخیر فقرہ اسکے گوش گزار ہوا۔ "کل شام کو فصیلون پر ملین گے" اس کے کینہ ور دل کو بھڑکانے کے لیے یہی ایک فقرہ کافی تھا۔ ایڈا کے دل مین یہ بات بخوبی جاگزین تھی کہ فوسٹ کو کسی طرح کی مضرت پہونچانے کا خیال کرنا بالکل پاگل پن ہی۔ چوبیس برس کے عرصے تک اس پر نہ تو کوئی زہر ہی اثر کریگا۔ نہ تلوار کارگر ہو گی۔ آخر اُس کے دل نے ایک نئی راہ بتائی۔ یعنے اس لیڈی سے انتقام لینا چاہیئے جو میرے عاشق کو اپنے دامِ زلف مین اسیر

کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اُسے یہ نہ معلوم تھا کہ والسٹین اور فیروز کی رہائی کی تجویز ہو چکی ہے۔ وہ اسی قدر جانتی تھی کہ ان دونوں نے کل سر شام کو فصیل پر ملنے کا آپس میں اقرار کر لیا ہے۔ ایڈا کو یہ تمنا ہمیشہ رہتی تھی کہ میں ہی نوسٹ کی چاہتی بیوی بنجاؤں اسی جوش اشتیاق نے اُسے تریزا کے زہر دینے کے ظالمانہ کام سے بھی نہ ڈرایا۔ لیکن آٹو کے پلائے ہوئے بدرقہ میں بھی قیامت کی تاثیر تھی کہ اس زہر کو بے اثر بنا ہی چھوڑا۔ وہ سمجھے ہوئے تھی کہ میرے ظاہری شوہر کی موجودگی مدعا برآری میں خلل ڈالیگی۔ اور اسی خیال سے چاہتی تھی کہ خدا کرے وہ سخت سزا پائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خوف تھا کہ اگر اُسنے بلاؤں میں گھر کر ناتنگ آ کر وہ مخفی راز جو مجھسے بہت زیادہ متعلق ہے کسی پر ظاہر کر دیا تو پھر مجھپر ستم ہی ہو جائے۔ غرض وہ عجیب کشمکش میں تھی۔ وہ بچ آیا تو اُسکے ساتھ زندگی بسر کرنے میں دنیا بھر کی آفتیں میں باز آئی تو افشائے راز کا مضطرب کرنے والا خوف۔ ان اُمور سے بھی نوسٹ کو آگاہ کر کے اُسکی رائے لینا ضرور تھا۔ اور اسی غرض سے وہ نکلی بھی تھی مگر رستے ہی میں نوسٹ اور لیڈی کو سرگرم گفتگو دیکھکر تامل ہوا۔ اور کچھ سوچ کر پختہ ارادہ کر لیا کہ والسٹین چاہے جہنم میں جائے۔ چاہے جس مصیبت میں مبتلا ہو۔ اس بارے میں میرا زیادہ تردد بیکار ہے کیونکہ خود نوسٹ اس بھید کے پوشیدہ رکھنے کا کچھ بندوبست ضرور کرے گا۔ اور اس سے بھی یہ معاملہ بہت بڑا تعلق رکھتا ہے۔ ہاں۔ اب مجھے کچھ کرنا ہے تو یہ ہے کہ اُس لیڈی کو اسکی بے باکانہ کارروائی کا مزا چکھاؤں۔ یہ خیال کر کے محل ظرنین کو پلٹی۔ ایڈا باوجود اس امر کی آگہی کے کہ مالک مکان دعویٰ کرے گا۔ اور مجھے نکل جانا ہوگا۔ اب تک اُسی حویلی میں سکونت پذیر تھی۔

چھیالیسواں باب

پانچ واقعات

دوسرے دن صبح کو شہر دیانا میں عجیب عجیب افواہیں اُڑنے لگیں کس لیے کہ اُس رات کو کچھ ایسے حیرت انگیز حالات وقوع میں آئے کہ اہل شہر کو باہمی گفتگو کے لیے بہت کچھ قصے ملگئے تھے

اور عہدہ داران سرکاری کے دل ایک نئی حیرت اور وحشت سے مملو نظر آتے تھے۔ پہلی واردات تو یہ تھی کہ والسٹین اور فیروز قید خانے سے نکل بھاگے۔ حالانکہ اُنھین بھاری بھاری بیڑیان پہنائی گئی تھین۔ بلکہ یون کہنا چاہیے کہ سرتاپا زنجیرون مین جکڑے ہوے تھے واللہ اعلم کیونکر نکل گئے۔؟ قید خانہ کا دروازہ کھلا پڑا تھا۔ اور ایک کھڑکی کے آہنی مضبوط ڈنڈے ٹوٹے ہوے تھے۔ خود سرکاری افسر حیران ہو رہے تھے کہ پہرے والون کی نظر بچا کر وہ کیونکر بھاگ سکے ؟۔

دوسرا واقعہ یہ تھا کہ وہ شخص جو گوربز کا رنیلیا کے نام راہب خانے کے تصرف کی نسبت شاہی فرمان لیے جاتا تھا دیانا سے پانچ میل کے فاصلہ پر مار ڈالا گیا۔ اُسکے سینے مین ایک کٹار چبھی ہوئی تھی جسکے دستے پر رسی اور اُس مین کاغذ بندھا تھا اور کاغذ مین یہ عبارت مرقوم تھی۔

"وہ لوگ جو عدالت دم کے خلاف کارروائی کرتے ہین اس شخص کی موت سے عبرت حاصل کرین۔ یہ مقدس عدالت اپنے مخالفون ورمخالفون کی تائید کرنیوالون دونون کو برابر سزا دیتی ہے"

قاصد کی کمر سے لگی ہوئی تلوار اور نزدیک کا پیسہ سب کچھ برابر تھا۔ مگر وہ شاہی حکم ندارد تیسرا حادثہ یہ کہ جب شہنشاہ جرمنی صبح کو اپنی خواب گاہ خاص کے بچھونے سے اُٹھا تو سامنے والی میز پر ایک کٹار چبھی ہوئی نظر آئی آخر قریب کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ رسی سے ایک کاغذ کا پُرزہ بندھا ہوا ہے جس پر لفظ "خبردار" لکھا ہے۔ یہ تھا ماجرا جو سب سے زیادہ حیرت دلانے والا تھا وہ یہ تھا کہ ایک شخص جسے چوبیس سال پیشتر شاہی حکم کے بموجب سُولی دی گئی تھی گذشتہ رات کو دیانا مین پھرتا ہوا نظر آیا۔ یہ وہی نکحرام تھا جو ڈیوک لیپولڈ کی رسم گہوارہ خالے کے دن ڈاکٹر سے رشوت لیکر بچون کی تبدیلی پر راضی ہو گیا تھا۔ دو آدمی جو اُسکو بخوبی پہچانتے تھے قسمیہ کہتے ہین کہ وہ ایک پادری کے بھیس مین ہم سے ملا ہے۔ ایک نے کہا کہ عدالت کے قرب وجوار مین غروب آفتاب سے تھوڑی دیر بعد دیکھا گیا۔ اور دوسرا کہنے لگا کہ اُس سے بھی ایک گھنٹہ بعد مین نے اُسی شہر پناہ کے جنوبی پھاٹک سے باہر جاتے ہوے دیکھا ہے۔ یہ دونون

شخص باوجود اُس سپاہی کے دوست ہونے کے آپس مین ایک دوسرے کو نہ جانتے تھے
اس سے خیال کیا جاسکتا ہی کہ اُنھون نے کچھ سازش نہین کی ہی۔ وہ بیان کرتے تھے کہ
گو زمانہ دراز گذر جانے کے سبب اسکی ہیئت تبدیل ہو گئی تھی۔ لیکن شکل بخوبی پہچانی جاتی
تھی۔ بلاشبہہ وہ وہی تھا۔ شہر کے کل معمر لوگ اس بات سے واقف تھے کہ وہی ابرگ
نامے سپاہی ور ڈاکٹر اور دایہ قلعہ کی فصیلون پر پھانسی دیے گئے تھے۔ اور اُن کی لاشین
چیر کر دیکھنے کے لیے ڈاکٹر کے حوالہ کی گئین۔ جیل کا ڈاکٹر اسوقت مر چکا تھا۔ لیکن ابرگ کے
زندہ ہونے کی کیفیت نے بہت لوگون کے دلون مین تعجب اور خوف پیدا کر دیا۔ ان حالات
اربعہ کی نسبت یعنے قیدیون کا بھاگ نکلنا۔ نامہ بر کا قتل۔ شاہی خوابگاہ مین رسی اور کمار کا
نمودار ہونا۔ ابرگ کے صحیح و سالم زندہ ہونے کی خبر سے دیا نامین ہر گھر مین کھچڑی پک رہی
تھی۔ ہر گلی ہر کوچے مین بلکہ ہر بڈھے اور بچے کی زبان پر یہی ذکر یہی بیان تھا۔ ان سب باتون
کے علاوہ ایک اور واردات نے تمام اہل شہر و متحیر کر دیا تھا۔ غروب آفتاب کے قریب ہی
برقع پوش لیڈی حسب وعدہ فصیل پر آپہونچی۔ اور اپنے برقع کی تہون کو برابر کرتے
ہوے ٹہلنا شروع کیا۔ وہ اس وقت وہی انگشتری پہنے تھی جسے فوسٹ نے عدالت
مین دیکھا تھا۔ اور جس پر شیرزہ کی تصویر بنی تھی۔

لیڈی ۔ (دل مین) مجھے اپنے بھائی سیزر سے رخصت لینے کے لیے بڑی دقت اُٹھانا
پڑی وہ مجھسے نہایت بدگمان ہو رہا ہی۔ تاہم فوسٹ کے اقرار کی بناء ضرور تھی۔ (انگوٹھی
والا ہاتھ برقع مین چھپا کر) فوسٹ ایک شکیل خوبصورت طرحدار نوجوان ہی۔ مین نے تو
اُسکی نسبت بہت کچھ سُنا ہی اور یہان جرمنی کے امراو عمائد سے وہ کون شخص ہی جس کی
حقیقت مین نہین جانتی؟ ہمارے خاندان کے جاہ و جلال اور ثروت و حکومت کے دیکھتے
ہمارے لیے سب کچھ بہم پہونچ سکتا ہی۔ نادان ہین وہ لوگ جو ہمارے خلاف سازشین
کر کے خود آپ اپنی جان کے دشمن بنتے ہین۔ اُن کی ہلاکت کا سبب سوا ہمارے کسی
اور کو نہین معلوم ہوتا۔ بے شک ہمارے اولوالعزم نام نے تمام دنیا پر بہت بڑا رعب
ڈال رکھا ہی فوسٹ کے معاملات سے غالبًا کوئی مخفی امر متعلق ہی۔ ورنہ دیوانے۔

دیکا ایک اس اعلیٰ درجہ رفعت پر کیونکر پہونچ سکتا تھا! اسکے کلام سے تو پایا جاتا ہے کہ وہ کوئی
خطاب اعزاز کا خواہان نہین ہے بلکہ گویا کل روے زمین اُسی کے قبضۂ قدرت مین ہے جیسے
عنقریب تر میرے ابا جان کو حاصل ہونے والی ہے۔ مین فوسٹ کو اپنے نام و نشان سے آگاہ
کر دون تو وہ بہت متحیر ہوگا۔ مجھے ضرور ہے کہ اُسے اس امر سے آگاہ کرون کیونکہ اُسنے میرا کیسا
بہت بڑا کام انجام کیا ہے۔ اور اُسکے عادات و اطوار بھی مجھ سے ملتے جلتے ہین۔ اگر میرے بھائی
سیزر سے اور اُس سے دوستی ہو جائے تو سیزر کے لیے بہت اچھی بات ہے شہر دیا نامین
ہمارا کوئی ایسا نائب مقرر ہو تو ہمارے تمام امور شائستگی سے انجام پائین گے۔ ہمارے
خاندان کے لیے صرف اٹلی کی حکمرانی کافی نہین"۔ غرض وہ حریص لیڈی اپنے خیالات
مین اس درجہ محو ہو رہی تھی کہ اسکو ایک سوار کی جو سر سے پاؤن تک ایک طویل جامہ پہنے
تھا قریب پہونچنے کی بھی خبر نہوئی۔ خیر جب بہت ہی نزدیک آگیا۔ تو سمجھی کہ فوسٹ ہے۔
اسنے معًا نام لیکر پکارا۔ مگر فوسٹ ہوتا تو جواب بھی دیتا۔ وہ تو ایڈا تھی جسے رقابت کا غم اس
لیڈی کی ہلاکت کے لیے مردانہ لباس مین یہانتک کھینچ لایا تھا۔
ایڈا۔ "اے بدکردار عورت! مین فوسٹ نہین ہون بلکہ مین وہ ہون جسے فوسٹ کی محبت
اور عشق گرویدہ بنائے ہوے ہے۔ اور مجھے کبھی یہ گوارا نہ ہوگا کہ اس محبت مین کسی غیر کی شرکت
ہو"۔ یہ کہکر ایڈا جھپٹی اور لیڈی پر خنجر آبدار کا ایک وار کیا لیکن اُسکا ہاتھ اُسی کے جامے کی تنگ آستین
مین رُک کر رہ گیا۔ اور لیڈی دو چار قدم پیچھے ہٹ گئی جسکے سبب وار خالی گیا۔ ایڈا دوسرے
حملے کے ارادے ہی مین تھی کہ لیڈی نے جھٹ سے اپنا ہاتھ انگشتری پر پھیرا۔ شیر زد کی صورت
دفعتًہ سانپ کے سر سے مبدل ہوگئی اور ساتھ ہی اُسنے ایڈا کا ہاتھ اپنے بائین ہاتھ سے سنبھالکر
انگوٹھی اسکے کلائی پر ملی۔ ہاتھ رُکنے کے سبب ایڈا کو دوسرے وار کا موقع نہ ملا۔ یہ سب کچھ
ایک آن واحد مین گذر گیا۔ اور لیڈی کچھ پیچھے ہٹ کر سہولت و اطمینان سے کھڑی ہوگئی
گویا یہ بات یقینی تھی کہ اب کوئی اندیشہ و خوف باقی نہین رہا۔ اس انگوٹھی مین قیامت
کا اثر تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ایڈا چیخ مار کر گھوڑے سے زمین پر گر پڑی اور فورًا
ہلاک ہوگئی۔

لیڈی۔ "واپسی کے قصد سے پلٹ کر آب فوسٹ سے ملنے کے لیے یہان ٹھہرنا قرین مصلحت نہین"

سینتالیسوان باب

وہ کون مرد ہی

لیڈی اپنے حریف کا کام تمام کر کے اور اُسکی لاش وہین چھوڑ کے بیس گز کا فاصلہ طے کرنے پائی ہوگی کہ دفعتہً ایک خیال آیا۔ اور دل مین سوچی کہ "ایڈا کی موت کو کسی دیکھنے والے چور کے کام پر محمول کرنا بہتر ہوگا" وہ پھر اس مقام پر لوٹ آئی جہان لاش پڑی تھی۔ چاندنی کی خفیف روشنی مُردے کی صورت پر پڑ رہی تھی۔ اور سوا اس سنگدل لیڈی کے کوئی اور وہان نہ تھا۔

لیڈی۔ (دل مین) "مین ہرگز مردون سے نہ ڈرونگی۔ کیونکہ ایسے کئی واقعات دیکھ چکی ہون"

یہ کہکر ادھر اُدھر نظر کرنے لگی کہ کوئی میری حرکات کو دیکھ تو نہین رہا ہی؟ جب اس بات سے دلجمعی ہوئی تو اُسنے ایڈا کے لباس کو ٹٹولنا شروع کیا۔ جیب سے ایک خط اور ایک روپیہ کی تھیلی اور انگوٹھیان نکالین۔ وہ اُسنے لے لین۔ اُسکی تلوار جو وہین پڑی ہوئی تھی۔ لیڈی نے اُٹھا کر اُسی کے سینے مین چبھودی۔ ابھی اچھی طرح ان اُمور سے فراغت نہوئی تھی کہ کسی کی آہٹ معلوم ہوئی۔ وہ پھرتی کے ساتھ وہان سے نکل کر کسی طرف چلدی۔ اُسی دم فوسٹ وہان آموجود ہوا۔ ایک شخص کو بے ترکیبی سے نیچے پڑا دیکھا۔ جھکا اور غور سے دیکھنے لگا۔

فوسٹ۔ (متحیر ہوکر) "ہائے ایڈا مردانہ لباس مین مری ہوئی یہان پڑی ہی خداوندا! یہ کس کا کام ہی؟ افسوس! اُس کا لباس جابجا سے پھٹ گیا ہی۔ انگوٹھیان نکال لی گئی ہین اور شاید روپیون کی تھیلی بھی غائب ہی۔ یقیناً یہ کسی رہزن ہی کا کام ہے!"

ایک آواز "تو بالکل کوتاہ نظر انسان ہی" فوسٹ نے پھر کر دیکھا تو جن کھڑا ہوا ہی۔

فوسٹ "کیون یہ بے طلب کی آمد کیسی؟ مین نے تو تجھے بلوایا نہ تھا!"

جن۔ (اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھکر لاش کو اطمینان سے دیکھتا ہوا) "ہاں بیشک تمنے طلب تو نہیں کیا لیکن مین سمجھا کہ تم اپنے معشوق کے قاتل کا نام ونشان دریافت کرنے کے بہت مشتاق ہو گے۔ اسی لیے مین آیا واقعی تم بڑے ہی سادہ دل اور محدود نظر ہو۔ جس شخص کے ہاتون یہ ظلم وقوع مین آیا اُسنے صرف اپنی کارروائی کا افشانہ ہونے کے لیے یہ ترکیب کی ہو کہ لاش سے مال واسباب نکال لے گیا۔ تاکہ دیکھنے والے کو کسی راہزن یا قزاق کا گمان ہو"

فوسٹ۔ "ہان تیرا خیال بہت ٹھیک ہو۔ کیا تو اسوقت یہان موجود تھا۔ اور ایڈا کو قتل ہوتے ہوے اپنی آنکھون دیکھا۔ کیا تو نے اُس عورت کے بچانے کے لیے کچھ کوشش نہین کی جو کسی قدر تجھے عزیز تھی ؟"

جن۔ "جب وہ ماری گئی مین بھی یہین تھا۔ مگر قاتل ومقتول دونون کی نگاہون سے پوشیدہ۔ میرے امکان مین نہ تھا کہ ایڈا کو بچانے کا خیال بھی کرون۔ کیونکہ اُسکی موت کی گھڑی آچکی تھی"

فوسٹ۔ "مجھے جلد بتا کہ اسکا قاتل کون ہو ؟"

جن۔ "ایک عورت۔ تم مین اور کسی لیڈی مین کل شام کو یہان ملنے کا جو اقرار ہوا تھا اُسے ایڈا نے سُن لیا اور اُس لیڈی کا سر تن سے جُدا کر کے رقابت کا جھگڑا پاک کرنے کو وہ آئی تھی مگر یہان معاملہ برعکس ہو گیا۔ یہ دیکھو مردے کے گال پر لیڈی کی انگوٹھی کی رگڑ کا نشان ہو اُسکا زہر کچھ ایسا ہو کہ دنیا مین کوئی زہر اسکا مقابل ہو نہین سکتا"

فوسٹ۔ "ہاے! مجھے اُسی دم اُس انگوٹھی کے بارے مین تردد ہو گیا تھا۔ خیر۔"

جن۔ "تمھاری پیاری دلربا ایڈا اسی انگشتری کے چھو جانے سے مری ہو۔ وہ تلوار جو اپنے فرضی مخالف کی جان لینے کی نیت سے ہمراہ لائی تھی خود اُسی کے سینے مین چبھو دی گئی"

فوسٹ (تامل کے بعد) "مین اُس لیڈی اور اُس کی انگوٹھی کی نسبت مفصل حال دریافت کرنا چاہتا ہون ایک دفعہ اُسکے روے زیبا کے دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا مین نہین سمجھ سکتا کہ کوئی اور انسان بھی اس درجہ کا حُسن وجمال رکھتا ہو۔"

جن - ہان - تو یہ کہو وہ تریزا سے بھی زیادہ حسین ہی؟"
فوسٹ "وہ بیشک تریزا کی اُسکے آگے کوئی اصل و حقیقت ہی نہین"
جن - (مذاق سے) "اچھا - کیا ایڈا کو بھی اُسکے مقابل ہیچ سمجھتے ہو؟"
فوسٹ "تو یہ ایڈا کی اور اسکی مناسبت ایسی ہی ہی جیسے ذرے اور آفتاب کی مجھے ابھی پوشیدہ اُسی لیڈی کے مکان پر لے چل!"
جن "کیا تم اپنے معشوق کی لاش کو اسی صورت بے گور و کفن چھوڑ جانا چاہتے ہو؟"
فوسٹ "ہان - کیونکہ اگر مین لاش کو یہان سے اُٹھوا لیجاؤن تو مجھی پر اُسکے قتل کا گمان کیا جائیگا رہگذرون سے کوئی دیکھکر شہرت دے تو اُسوقت مناسب طور پر مردے کو بچانے کا اہتمام ہو سکتا ہی -

اُس لیڈی کا نام و مقام انگوٹھی کے حالات اور دیگر تفصیلی کیفیت معلوم کرنے کے لیے مین بیتاب ہو رہا ہون - کل اگرچہ اُس نے مجملاً اپنے ذی مرتبت اور عالی خاندان ہونے کا ثبوت دیا تھا - لیکن مین اُسکی تقریر اچھی طرح نہ سُن سکا -
جن "بلا شبہہ اُس نے صحیح کہا ہی - اُس کا باپ ایک عظیم الشان طاقتور بادشاہ ہے - اور وہ لیڈی بادشاہ حال کے ایک قریبی رشتہ دار سے منسوب ہے"
فوسٹ - (ناامیدی سے) "تو کیا وہ شوہر رکھتی ہی؟"
جن "ہان - یہ اُسکا دوسرا مرد ہی تاہم وہ کچھ اُسکے تابع فرمان نہین بلکہ اپنے فعل کی مختار ہی انسان جن معمولی الفاظ کا استعمال کرتے ہین - اگر مین بھی انھین الفاظ مین کہون تو وہ لیڈی فرشتہ کے لباس مین شیطان مجسم ہی - خیر اب یہ قصہ تہ کرو تھوڑی دیر مین نہایت عجیب و غریب چیزین تمھین دکھلاتا ہون - اپنا ہاتھ لاؤ" فوسٹ نے اُس کے کہنے پر اپنا ہاتھ بڑھایا - اور چشم زدن مین اپنے آپ کو مع جن کے ایک وسیع کمرے مین پایا - وہ کمرہ ایک فراخ محلسرا کا تھا جو دیانا کی شہر پناہ کے باہر ایک کم آبادگی مین واقع تھی - کچھ آرائشی اسباب بھی تھا - جس وقت فوسٹ اور

جن وہان گئے تو دو شخص بیٹھے ہوے نظر آئے۔ایک تو پادری انسلم راہب خانۂ آلپس کا مختار تھا دوسرا ایک اونچے قد والا شخص تھا جسکی عمر تینتیس سال سے تجاوز نہ ہو گی۔چہرہ زرد تھا اور ڈاڑھی کے بال بھورے تھے۔ایک مخملی رنگ کا لمبا کوٹ پہنے تھا جو مونڈھون اور کہنیون پر پھٹا ہوا تھا۔سر پر سیاہ مخملی ٹوپی تھی جسکی کلغی اُسکے بائین کاندھے تک لٹک رہی تھی۔دونون میز پر بیٹھے تھے اور اُس میز پر شراب کی بوتلین اور کچھ میوے رکھے تھے۔ فوسٹ اور جن کی موجودگی کی اُنھین اصلا خبر نہ ہوئی۔کیونکہ یہ دونون انسان کی نگاہون سے غائب تھے اُسی سبب وہ بے تردد آپس مین گفتگو کیے جاتے تھے۔

جوان "تو کیا آپ آج ہی شب کو یہان سے جانے کا مصمم قصد رکھتے ہین ؟ پادری صاحب!"

انسلم "جی ہان۔بندہ پرور! اب یہ مقام میرے رہنے کے قابل نہین۔آج ایک ایسی افواہ اُڑی جسے سُنکر مین سہم گیا۔دو شخصون نے یقینی طور پر کہا ہے کہ وہ مجھسے ملے ہین۔علاوہ اُسکے یہ بات عدالت رِم کے افسر کو زیبا نہین کہ دارالسلطنت مین بیٹھا وقت ضایع کرتا رہے۔یہ مقام ایسا ہے کہ اُس مقدس عدالت کی کارروائی ٹھیک طور پر ہو نہین سکتی۔یہان کے لوگ اس سے بالکل کارہ اور متنفر ہین"

جوان (ہنسکر) "تاہم آپ نے شہنشاہ وقت کے ڈرا دینے مین کامیابی حاصل کی حالانکہ وہ اپنے محل کی خوابگاہ مین تھا"

انسلم "ہماری عدالت کی خوش نصیبی کے سبب سے شہنشاہ کے مصاحبین سے ایک شخص ہمارا معتقد ہے۔اور اُسی کے ذریعہ وہ کٹار شاہی خواب گاہ کی میز پر لگائی گئی"

جوان "کارنیلیا کے نامہ بر کا قاتل بھی وہی مصاحب تو نہین ؟"

پادری "جی نہین حضور!۔وہ کارروائی خاص فدوی کے ہاتھون وقوع مین آئی ہے۔عدالت رم کے بعض جلیل القدر عہدہ دارون کو بھی ضرورت کے وقت ملازمین کی خدمت بجا لانا پڑتا ہے۔ہمین یہ بات دریافت کرنی ضرور تھی کہ گورنر کارنیلیا کے نام شاہی حکم کس مضمون کا بھیجا گیا ہے۔

قاصد کو رستے ہی میں ہلاک کر دینے کے سبب وہ کاغذات دستیاب ہوے جو گورنر کے پاس روانہ ہوے تھے۔ اور جنکے ذریعہ ہمیں معلوم ہوگیا کہ راہب خانے کے تصرف کے لیے حکم کیا گیا تھا۔ آٹو نے جو نقشہ تیار کر کے دیا۔ اُس سے بخوبی معلوم ہو سکتا تھا کہ کس رُخ سے فوج کشی کرنا مفید ہوگا۔ اور راہب خانے کے رہنے والے بھوک پیاس کی تاب نہ لاکر اپنے آپ کو فوج کے حوالہ کر دینگے۔ کیونکہ وہ عمارت کچھ ایسی ترکیب سے بنائی گئی ہے کہ ایک لشکر عظیم کے حملہ سے بھی کچھ گزند نہ پہونچے۔ اور اگر اشیاے خوردنی برابر پہونچتی رہیں تو محاصرے کا بھی کوئی خوف نہیں۔ لیکن آٹو کا نقشہ ایسے مقامات پر فوج کشی کا اشارہ کر رہا تھا کہ راہب خانہ کے لوگ باہر سے کوئی چیز منگوا نہ سکیں۔ اور ہر رستے پر فوج بٹھادی جائے"۔

جوان "تو کیا اب آپ اپنے معتقدین کو بھی وہاں سے نکل جانے کا حکم دینے والے ہیں؟"

پادری "نہیں حضور! قاصد کے قتل اور شہنشاہ کو دھمکی دینے سے مجھے اتنی مہلت نصیب ہوئی کہ والسٹین اور فیروزا بے کھٹکے وہاں پہونچکر اس قدر ذخیرہ جمع کر لینا ممکن ہے کہ کارنیلیا کے گورنر کو بہ تنگ ہو کر واپس جانے تک ساکنان راہب خانے کو بھوک کا صدمہ نہ اُٹھانا پڑے"۔

جوان "اُن دونوں ملازمان (یعنی فیروزا و والسٹین) کی جو رہائی ہوئی۔ بڑی ہی تعجب خیز بات ہے خود وہی لوگ مجھے برابر بتا نہ سکے کہ وہ کیونکر قید سے چھوٹ نکلے۔ میں ہرگز باور نہ کرونگا کہ میری بہن نے فوسٹ کے ذریعہ اُنھیں رہا کرایا ہے"۔

پادری "میں بھی اس امر میں حیران ہوں۔ لیکن آپ کی ہمشیرہ والا صفات نے یہ کیونکر فرمایا کہ "میں ہی نے فوسٹ سے کہکر اُنھیں قید سے چھڑایا ہے۔ خیر جو ہے کچھ ہو اتنی بات تو مسلم ہے کہ فیروزا و والسٹین رہا تو ہو گئے۔ اور اب کارنیلیا کی سرحد کے قریب ہونگے تھوڑی دیر میں میں بھی اسی رستے جاؤنگا"۔

جوان۔ کل میں بھی اپنی بہن کو ہمراہ لیکر دیانا کو خیر باد کہتا ہوں۔ والسٹین کے خوش نصیب ہم بھی اسوقت جب وہ اپنی حماقتوں کی وجہ سے سزا پانے والا تھا اپنے خاص امور کی انجام دہی

کے لیے نام بدلے ہوئے دنیا ہی مین موجود تھے۔ مجھے بار بار والسٹین کی اس حماقت پر ہنسی آتی ہی کہ اُس نے اپنے آپ کو ظرنین کا ہم شبیہ پا کر اُسکی املاک و جائداد پر ہمیشہ کے لیے قبضہ کر لینا چاہا۔"

پادری "مین نے اُس مال سے اپنا حصہ بھی لے لیا ہی کچھ تمام و کمال والسٹین ہی کو نہین ملا۔ خیر امیر ظرنین کو قید کر لینے مین آپکا اور آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کا کیا مطلب تھا وہ"۔

جوان۔ "بات کاٹ کر" مین نے پہلے ہی آپ سے کہہ دیا ہی کہ ظرنین شہر دنیس مین ایک دن شام کے وقت پھرتا پھرتا ہمارے اُس کمرے مین بھی آگیا۔ جہان ہمارے چند خفیہ اُمور طے ہوتے ہین اور جسکے سبب ابّا جان کو یہ ثروت و عظمت نصیب ہوئی۔ اُن تمام حالات سے تو آپ واقف ہی ہین۔ اُسدن میری بہن اور والسٹین اُس مکان کے دوسرے کمرے مین بیٹھے تھے اور والسٹین اپنا ترکون کی قید مین گرفتار ہونا۔ اور وہان امیر ظرنین سے دوستی پیدا کرنے کا حال بیان کر رہا تھا دفعتہً میری بہن کو اُس پوشیدہ کمرے کے دروازہ کا کھلا ہوا ہونا یاد آیا لہذا اُسی دم والسٹین کو ساتھ لیکر وہان آئی تو ایک غیر شخص کو کھڑا ہوا دیکھا۔ بجرد اُسکے دیکھنے کے والسٹین فرار ہو گیا۔ اور میری بہن نام و نشان دریافت کرنے کی غرض سے اس نووارد کی طرف بڑھی اور قریب ہو کر اُسکے اور والسٹین کے بالکل مشابہ ہونے پر تعجب کرنے لگی مگر یہ نہ جانا کہ خود امیر ظرنین یہی ہی جسکا ذکر والسٹین ابھی کر رہا تھا۔

غرض اُسنے اپنے ہان آنے کا سبب بیان کیا۔ یہ نہین معلوم کہ وہ صحیح تھا یا غلط اُسوقت میری ماں ایک نادمہ عورت کو سزا دے رہی تھی۔ شاید اس کی چیخون کی آواز نے اُسے اِس راہ چلنے کو متوجہ کیا۔ اُس وقت ہم دشمنون مین گھرے ہوئے تھے۔ اور ہمارے حرکات کی نگرانی کے لیے جاسوس مقرر تھے۔ اور کل اشخاص ابّا جان کے علوی مرتبت پر حسد کرنے کے سوا ہمارے کل خاندان کے جانی دشمن ہو رہے تھے۔ اِس صورت مین ہمین ضرور ہوا کہ مآل اندیشی اور عاقبت بینی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرین اسلیے مین نے اور میری بہن نے والسٹین کو یہ ترکیب سکھا دی کہ ظرنین کو کسی بہانے لیجا کر آپ کے حوالہ کر دے۔ مگر ہم نے تجھے یہ نہین کہا تھا کہ تو خود بھی ظرنین

بنکر شہد دیا نامین جاکے گلچھرے اُڑاتا"

پادری "وہ پہلے اسطرح مشرح حال مجھے نہ معلوم تھا - اب مین بخوبی جان گیا کہ ظریین کے قید کرنے سے کون غرض متعلق تھی - جب وہ اس کمرے کا حال اور وہان کے اسباب کی کیفیت کسی اور سے کہدیتا تو آپ کے خاندان کے حق مین بُرا نتیجہ نکلتا"

جوان "بیشک - اور وہ وہان سے زندہ ہی کیون جانے پاتا؟ مگر میری بہن کا دل اُسکا حُسن و جمال دیکھکر نرم ہو گیا - اور بعد مین بھی وہ نہین چاہتی تھی کہ ظریین عدالت دم کے ہاتھون مارا جائے - آخر یہ رائے ٹھہری کہ زندگی بھر قید مین رکھا جائے - کیونکہ اسی مین ہماری بہتری متصور تھی - ایک عورت کی مہمل اور ناقص رائے پر عمل کرنے کے سبب سے اب وہ رہا ہو گیا - اور آزادی کے ساتھ ہماری پوشیدہ کارروائیون کو علانیہ بیان کر رہا ہی - لیکن خوش نصیبی سے ہمارے نام اُسے نہین معلوم - اور نہین جانتا کہ اس کمرے کا مالک کون تھا"

پادری "اب بھی رسی اور کٹار کا طلب نامہ اُسکو پہونچنا ممکن ہی؟"

جوان "نہین - اُسکا زندہ ہونا کچھ موجب نقصان نہین - کیونکہ وہ ہمارے نام و نشان سے ناواقف ہی - علاوہ اُسکے ہمارے خاندان کو آجکل وہ قدرت و حکومت حاصل ہی کہ ایسی چھوٹی باتون سے مضرت کا اندیشہ نہین ہی"

پادری "اگر آپ کی رائے ایسی ہی تو یون ہی سہی - مین آپ کا کمال درجہ ممنون احسان ہون لہذا کبھی عدول حکمی نہ کرون گا"

جوان "ہم آپ کے لیے عنقریب کوئی اعلےٰ عہدہ تجویز کرین گے - کیونکہ آپ زمانۂ دراز سے ہماری خدمات وفاداری کے ساتھ بجالاتے رہے ہین"

پادری - (خوش ہو کر) "حضور! اس اقرار کے سبب فدوی نہایت ممنون ہوا"

جوان "ہم آپکو کبھی نہ بھولینگے - اور ہان میری بہن ابتک واپس نہین آئی - مین نے اُسکو کئی مرتبہ سمجھا دیا ہی کہ دنیا مین نہایت خبرداری سے رہا کرے - تاہم وہ ایک جا آزاد

نہین لیتی۔ اور ہمیشہ پھرتے رہنے کی عادی ہو رہی ہو۔" پادری انسلم نے ہنوز کچھ جواب نہ دیا تھا کہ دروازہ کھلا اور وہ برقع پوش لیڈی (فوسٹ کی نئی معشوقہ) اندر داخل ہوئی۔

اڑتالیسوان باب

ایڈا کا خط۔ جنازہ

لیڈی نے کمرے مین پہونچتے ہی برقع نکال ایک طرف پھینکدیا۔ اور تکان کے سبب بے اختیار ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

لیڈی (نوجوان سے) "مجھے ایک گلاس شراب بھر کر دو مین بہت تھکی ہوئی ہون جلد لاؤ۔"

جوان "شراب مین زہر بھی ملا دون؟ دیکھو اگر تم میرے کہے پر نہ چلو گی تو ایک دن ایسا ہی کر گذرون گا۔"

لیڈی (گلاس ہاتھ مین لیکر) "میرے پیارے بھائی! تم کیون مجھے آئے دن دھمکیان دیا کرتے ہو! شاید یہ نہین جانتے کہ اگر تم (نہایت جذبہ سے) اور مین آپس مین لڑین جھگڑین تو بڑا ہی سخت ہنگامہ بپا ہو جائیگا۔"

یہ کہکر شراب پی گئی اور کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی "سیزر! یہ بڑی شرمناک اور خوف دلانے والی بات ہے کہ تم ہم باہمی لڑائی کا خیال کرین۔ کیونکہ ہم ایک دوسرے کے دلی ارادون اور تجویزون سے بخوبی واقف ہین۔ اور جنکا پورا ہونا ایک دوسرے کی مدد پر موقوف ہے۔ لہذا ہمین بیجا مخالفت کے سبب اپنے خاص امور مین خلل اندازی نہ کرنا چاہیے!"

سیزر "سچ ہے۔ مگر یہ تمھارا ہر وقت کا بے روک ٹوک پھرنا مبادا ہمارے یہان ہونے کو ظاہر نہ کردے جب وزیر اعظم شہنشاہ جرمنی اور ایا جان مین اخلاص و محبت پیدا ہو سکنے کی کوششین کر رہا ہے اور تم اسطرح ماری ماری پھرتی رہو تو ضرور ہماری موجودگی کا راز آشکار ہو جائیگا۔ اگر شہنشاہ کو اسقدر پتہ معلوم ہو جائے کہ مین یہان ہون اور وزیر اعظم کو رائے دے رہا ہون تو اسی دم کل معاملہ درہم و برہم ہو جائیگا۔"

لیڈی۔ خیر۔ یہ ذکر جانے دو تمھارا خوف سراسر بیجا ہے کیونکہ شہنشاہ نے تو عہدنامہ پر دستخط کرنے کا تمھارے دوست وزیر اعظم سے اقرار کر دیا۔ اور اباجان کو اُس عہدنامہ کی قوت پر اپنے تمام مخالفین سے مقابلہ کرنے کی پُوری پُوری اُمید ہو گئی ہم تو کل ہی اس شہر سے رخصت ہونے والے ہین پھر خوف وہراس کی بات ہی کیا ہے میری کارروائیان تمھاری نظرون مین شاید ہیچ معلوم ہوتی ہین جس وقت والسٹین گرفتار ہوکر اپنے مکان سے حراست مین جا رہا تھا۔ مین نے قریب جاکر چپکے سے اُس کے کان مین کہدیا کہ "ڈرو نہین ہم سب تمھاری بریت کی سعی مین ہین" خیال تو کرو۔ اگر میرے جانب سے وہ ہمت نہ دلائی جاتی تو وہ ضرور اپنی مخلصی کے لیے ہمارے خفیہ اُمور عدالت مین بیان کر دیتا"

سیزر۔ "مین بلاشبہہ تسلیم کرتا ہون کہ تمنے یہ کام بہت اچھا کیا۔ اور اپنی معمولی جرأت و دلیری کو عمل مین لائین"

لیڈی۔ (مسکراتی ہوئی) "کل تم مجھے عدالت کے جانے سے منع کر رہے تھے۔ اوہ بالکل نہ سمجھے کہ ہر ایک مشکل سے مشکل کام بھی میری نظرون مین وقعت نہین رکھتا۔ آخر مین نے تمھارا حکم ٹال کر جانے مین تامل نہین کیا۔ اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ میری تحریک اور لارڈ اردنا (یعنے فوسٹ) کی حکمت عملی سے فیروز و والسٹین رہا ہو گئے"

سیزر۔ "یہ کام بھی ہمارے لیے مفید ہوا۔ مگر دو ایک مقدمات مین کامیابی اور سُرخروئی حاصل ہو تو بہت سے ایسے اُمور بھی پیش آئین گے۔ جن کے سبب آفت و مصیبت کا سامنا ہو گا"

لیڈی۔ (حقارت کے لہجے مین) "سنو آج بھی شام کو مین تمھاری خلاف مرضی باہر گئی تھی۔ اور ایک کام ایسا کر آئی ہون جو یہان کی سرکار مین ہمارے کامون کے لیے بہت کچھ مفید ثابت ہو گا"

سیزر۔ "بتاؤ تو سہی۔ وہ کون کام تھا۔ اور وہ ہمارے حق مین کیا عمدہ نتیجہ پیدا کریگا تو مجھے تمھارے خلاف کی ضرورت نہ پڑے"

لیڈی۔ "اچھا تو سنو۔ مین نے والسٹین کی بی بی ایڈا کو پہلے ہلاک کر دیا۔ اور ۔۔۔"

سینیر۔ (حقارت سے) "لاحول ولا قوۃ۔ تم سمجھتی ہو کہ یہ کارروائی ہمارے لیے کچھ مفید ہو گی؟"

لیڈی۔ "توبہ۔ یہ جلدی ہی تو بری ہے میری گفتگو غور سے سُنکر بعد جو چاہے کہنا۔ ایڈا لارڈ ارونا کی منظور نظر تھی"

سینیر۔ "تو پھر فوسٹ ایڈا کے قاتل کی تلاش مین کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیگا"

لیڈی۔ (مسرت سے) "ہان۔ مگر بات تو یہ ہی کہ خود فوسٹ ہمارے قبضہ مین ہی۔ مین سب کچھ کہہ سُناتی ہون۔ تم خاموش سُنتے جاؤ۔ ایڈا کی پوشاک سے ایک خط دستیاب ہوا جو اُسنے فوسٹ کے نام لکھا تھا۔ اور جس کو مین نے ابھی سرسری نگاہ سے دیکھ لیا ہی اُس خط مین ایک تعجب انگیز راز لکھا ہوا ہی جو نہایت ہی پوشیدہ امر ہی" لیڈی اسی قدر کہنے پائی تھی کہ فوسٹ جو جن کے ساتھ کھڑا سب تقریر سُن رہا تھا۔ بے چین ہو گیا۔ آخر مضطربانہ وہان سے چل دینے کے لیے جن کو اشارہ کیا۔ مگر اُسنے سر ہلا کر اشارے ہی مین جواب دیا کہ "اور تھوڑی دیر توقف کرو" فوسٹ کی پریشانی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اُسے بار بار یہ خیال پریشان کیے دیتا تھا کہ ایڈا نے بچون کی تبدیلی کا راز کہین لکھ نہ دیا ہو جس کی ابتک جن کو خبر نہین ہی۔ لہذا چند قدم پیچھے ہٹ کر جلدی سے پست آواز مین کہا "میرے ہمراہ ابھی چل۔ مین تجھے اپنے باہمی اقرار نامے کے رو سے حکم دیتا ہون" جن اس حکم کے خلاف نہ کر سکتا تھا۔ اُسی دم فوسٹ کا ہاتھ پکڑا۔ اور چشم زدن مین دونون شہر کی فصیلون کے قریب اُس مقام سے تھوڑے فاصلے پر پہونچ گئے۔ جہان فوسٹ نے ایڈا کی لاش دیکھی تھی۔

جن۔ (از راہ مذاق) "شاید آپ اُس نیک صحبت سے نکل آنے کیلئے نہایت پریشان ہو رہے تھے؟"

فوسٹ۔ "بس مُنھ بند کر! واہیات بکنے سے کچھ فائدہ نہین!!"

جن۔ "مین ہر حال مین تمھارا تابع فرمان ہون خیر۔ اب اور کوئی حکم دینا چاہتے ہو؟"

فوسٹ۔ "ہان ایک کام ہی مجھے اس عورت کا نام بتا دے۔ جسنے ایڈا کی جان لی ہی۔"

جن۔ "وہ نام تمام یورپ مین نہایت مشہور و معروف ہی اور ایسا ہی کہ اُسے سُنکر ہزار و ن

توی دل کانپ اُٹھتے ہین"

فوسٹ یہ جلدی بتا کیا نام ہی؟"

جن۔ فوسٹ کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر جھکا اور کوئی نام کہا۔

فوسٹ اُوہ۔ اُفوہ وہ عورت توکہتی ہی کہ مین اسکے قبضے مین ہون" جب یہان یہ معاملات ہو رہے تھے۔ تو ایک شب گرونا فسرا یڈا کی لاش فصیلون پر پڑی دیکھکر قریب کی چوکی پر لے گیا۔ وہان کے سپاہی مردانہ لباس مین عورت کی مردہ شکل دیکھکر متحیر ہوگئے پہرے کے جوانون مین ایک شخص بھی تھا۔ جو والسٹین۔ فیرز۔ وشرمن کے گرفتار کرنے مین شریک تھا۔ اُسنے غور سے نگاہ کرکے پہچانا کہ یہ اُسی عورت کی لاش ہی۔ جو والسٹین سے منسوب تھی۔ گو وہ شب کا وقت تھا۔ مگر یہ خبر اُسی وقت تمام شہر مین پھیل گئی۔ بمجرد معلوم ہونے کے آٹو دوڑا ہوا چوکی پر گیا۔ اور دیکھا تو ایک شکستہ بنچ پر ایڈا کی لاش اُسی کے لباس مین لیٹی پڑی ہی۔ اسکے پہونچنے کے بعد سپاہی چلے گئے۔ آٹو فرط غم سے بہن کی لاش پر گر پڑا اور زار قطار رونے لگا۔ گو ایڈا کا چال چلن اُسکے ظاہری تعلق کے قطع کرنے کا سبب ہوا تھا۔ مگر اُسکا دل برادرانہ محبت سے مملو تھا۔

آٹو۔ (لاش پر پڑا ہوا) "میری عزیز بہن! کیا تو اس قدر جلد مر گئی؟ شاید تجھے اپنے گناہون سے تائب ہونے کی بھی مہلت نہ ملی۔ ہائے کیا تیرے نصیب مین ایسی ہی موت لکھی تھی؟ کیا عجب کہ یہی تیرے لیے سزا مقرر کی گئی ہو۔ اگر تیرے گناہ بے اندازہ ہین تو خدا کی رحمت بھی کچھ محدود نہین ہی۔ وہ خدا جسنے ہر چیز کسی مصلحت اور بہبودی کے لیے پیدا کی ہی۔ وہ خدا جس کا ہر ایک فعل ہزارون فائدون پر مبنی ہی۔ وہ خدا جو اپنی بندگی کرنے والون کو نیکی کی طرف راہ نمائی کرتا ہی وہی تیری روح کو ہمیشہ کے لیے نجات عطا فرمائے گا۔

اگرچہ مجھے کئی مصیبتین اُٹھانا پڑین۔ اور زمانہ کی نیرنگیون نے بے انتہا آفتون مین گرفتار کیا غربت وافلاس نے دم نہ لینے دیا۔ لیکن اے خدا! توہی خوب جانتا ہی کہ مین کبھی تجھسے مایوس و نا امید نہین ہوا جب کبھی واژونی قسمت مجھے بے چین کرتی تھی۔ تو تیری ہی بارگاہ مین التجا

کرتا تھا جسکے سبب دل مین ایک جرأت سی پیدا ہوجاتی تھی۔دعا بھی کیا چیز ہی؟ وہ پرستش جو بندہ خالص نیت سے کرتا ہی بیشک ایک نعمت عظمیٰ ہی۔ غرض آٹو بڑی دیر تک اپنی بہن کی لاش کے قریب دوزانو بیٹھا اُسکی نجات کے لیے نہایت گریہ وزاری کے ساتھ درگاہ خدا مین دعا کرتا رہا۔ آخر اُسکے دل مین تسکین پیدا ہوئی۔اور ساتھہی دروازہ کھلا۔اور امیر ظرنین اپنے خدمتگارون کے علاوہ جنازہ وکفن بھی ہمراہ لیے ہوے اندر آیا۔

ظرنین۔(آٹو کا ہاتھ پکڑکر) میرے عزیز نوجوان دوست! آپ کی بہن کی لاش پہلے میرے مکان پر لیجا کر وہان سے قبرستان مین دفن کرنا مناسب ہی۔ظرنین کی اِس مروت ودلداری کے سبب آٹو اُس کا نہایت درجہ ممنون ہوا اور اُسی کے تجویز کے بموجب تمام کارروائی وقوع مین آئی۔ایڈا کی لاش اُس مکان مین لے گئے جہان ظرنین اقامت گزین تھا۔اور جیسا ہم نے پہلے بیان کردیا ہی آٹو اور ماظنی بھی وہین رہا کرتے تھے۔فوسٹ کی بی بی تریزا۔اور میریا دوسرے دن ایڈا کی تجہیز وتکفین مین شریک ہونے کو آئین۔چونکہ ایڈا نے بچپن سے انھین دونون کے ساتھ پرورش پائی تھی سوا اس کے اِن کو اُس کے مذموم افعال سے بھی مطلق آگاہی نہ تھی۔لہذا اُس کی ناگہانی موت نے دونون کے دل پر بڑا اثر کیا۔رقت و درد سے بے اختیار رونے لگین اور بہت دیر تک آنسو نہ تھم سکے۔غرض مرنے کے تیسرے دن صبح کو ایڈا کی لاش دفن کی گئی۔اور کل حاضرین تاسف کنان واپس آئے۔

اُنچاسوان باب [۴۹]

روم[۱]

اب ہمارا سین شہر روم کی طرف بدلتا ہی ۱۴۹۵ع کا آغاز ہی شہر کی رونق کمال ترقی پر ہی ہر طرف چہل پہل دھوم دھام ہی۔وہ خوشنما باغ اور مصفا سڑکین۔وہ کشادہ اور آباد

[۱] پایۂ تخت اٹلی ۱۲

گلیان۔ جنکے دونون جانب عالی شان عمارات تعمیر کی گئی ہین۔ وہ سر بفلک کشیدہ باعظمت گرجا۔ اور پوپ[1] (فرمانروا ے ملک) کا بے نظیر محل۔ غرض کوئی مقام اور کوئی چپہ لوگون کی کثرت و ہجوم سے خالی نہین ہے۔ اہل شہر اپنے ملک کے فشن کے بموجب مختلف قسم کے لباس زیب تن کیے ہوے ادھر اُدھر پھر رہے ہین۔ جس وقت کا ہم ذکر کر رہے ہین روم نہایت عظیم الشان پر عظمت شہر تھا۔ اُسکی سرزمین اسی قدر فرحت افزا آباد اور بارونق تھی جس قدر آجکل کے زمانے مین ویران اور دنیا بھر کے امراض پیدا کرنے والی ثابت ہوئی ہے۔ اس مشہور و ممتاز شہر کے اطراف و جوانب مین کئی وسیع و سرسبز دیہات تھے۔ جن کے باشندے کاشتکاری کا پیشہ کرنے والے تھے۔ اور اُن کے گاے۔ بیل۔ بھیڑ وغیرہ اُن شاداب زمینون مین ناز پروردہ انسانون کی طرح رہا کرتے تھے۔ علاوہ اُن کے سلطنت روم کے تمام حدود بڑے بڑے شہرون اور قریون سے آباد تھے۔ اُس زمانے کی تہذیب نے وہان اپنا پورا اثر ڈال رکھا تھا۔ اُس سے قطع نظر کر کے بیرونجات کو اگر دیکھا جاے تو کوئی مقام ایسا نہ تھا جہان کے تمام لوگ محنتی جفاکش اور خوش گذران نہ ہون۔ دیہاتی زندہ دلی اور مہمان نوازی وہان تھی۔ چوپاے فربہ۔ ہر قسم کے میوے زمین کو زینت دینے والی جھونپڑیان خوشحال گانون۔ صنعت و حرفت سے بھرے ہوے شہر ہر طرف موجود تھے۔

افسوس! وہ محنت کا جوش و خروش۔ صنعت و حرفت کے مبارک دلولے نیکنامی و برتری حاصل کرنے کی سرگرمیان جو ایک ذی عقل سوسائٹی کے رگ و ریشے مین رفعت دلانے والا جوش پیدا کر دیتے ہین۔ باشندگان اٹلی مین اب نہین۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سرسبزی و شادابی کے بدلے ویرانہ اور اُجڑا ہوا عالی شان عمارات کی جگہ ٹوٹی ہوئی جھونپڑیان۔

---

[1] پوپ پادریون کے سرگروہ کو کہتے ہین۔ گذشتہ زمانے مین کل شاہان یورپ پوپ کے تابع فرمان ہوتے تھے۔ اور خود پوپ ملک اٹلی پر حکمرانی کرتا تھا۔ موجودہ زمانے مین بھی پوپ ہے۔ مگر اُس کے اختیارات نہایت محدود ہین ۱۲۔

نیکیون کے بدلے بدکاریان۔ تونگری کی جگہ نکبت وافلاس اُنکا حصہ ہے[1] مگر ہمین تو روم کی اُسوقت کی حالت سے مطلب ہی۔ جو ہمارے قصہ سے تعلق رکھتی ہی۔ یعنے ۱۴۹۰ء سے اور جیسا ہم اوپر بیان کرآئے ہین۔ اسوقت شہر روم کی آبادی و سرسبزی خوب ہی ترقی پر تھی۔

شہر مین سینٹ پٹیر نام ایک محلہ تھا جس مین پوپ کا محل تھا۔ ایک دن چند ساکنان محل ایک برآمدے مین بیٹھے کچھ تماشا دیکھ رہے تھے۔ جو اُن کا جی بہلنے کے لیے کمال عمدگی سے کیا جارہا تھا۔ اُن تماشائیون مین سب سے آگے پوپ سکندر ششم جو اُسوقت کا پوپ تھا بیٹھا ہوا تھا۔ یہ شخص یعنے سکندر ششم ابتداً رڈریگو بورجیا کے نام سے مشہور تھا۔ اُسکے عالم شباب مین اُسکے ایک دوست نے مرتے دم نہایت عاجزی سے کہا تھا کہ اپنی بیوہ عورت اور یتیم بچون کو یہ اپنی پرورش مین لے۔ رڈریگو نے قبول کیا اور اُسکا دوست اطمینان سے چل بسا۔ مگر چندہی دنون مین اُس بیوہ کی بھی اجل آگئی۔ اور وہ بھی وقت اخیر کمال عجز والحاح کے ساتھ رڈریگو سے اپنے دو لو بچون کو بجاے والدین کے پرورش کرنے کے لیے کہہ گئی۔ رڈریگو نے اُسکی درخواست بھی منظور کی۔ لیکن اس غریب بیوہ کے دفن ہوتے ہی ایک لڑکی کو تو کسی راہب خانہ مین بھیج دیا۔ اور دوسری کو خود آپ تصرف مین لایا۔

[1] آجکل مسلمانون کا بھی یہی حال ہی۔ کوئی زمانہ تھا کہ تمام جلیل القدر بادشاہ ہمارے در پر جبہہ سائی کرتے تھے۔ ہمین سے علوم وفنون سیکھے۔ ہمین سے تہذیب حاصل کی۔ اسلام ہی کی روشنی سے یورپ نے اپنی اپنی حالتین درست کرین گاڈفری ہگنس صاحب (جو ایک اعلےٰ درجے کے غیر متعصب مورخ تھے) لکھتے ہین "اگر انصاف کی نظرون سے دیکھا جائے تو مسلمانون ہی نے اہل یورپ کو ۱۳۰۹ صدی عیسوی تک علم اور تہذیب تمدن سکھایا" سپید وسیہ پہ ہو احسان عرب کا ہر اکر گیا سب کو باران عرب کا۔ مگر آج ہماری حالت کیا ہی؟ علوم مین تہذیب اخلاق مین صنعت وحرفت مین۔ تجارت مین۔ غرض ہر طرح ہم تمام مہذب اقوام دنیا سے کم بلکہ بہت ہی کم ہین۔ ۱۲ مترجم۔

اس دوسری لڑکی کا نام روزا تھا جو حسن و جمال مین مشہور آفاق بلکہ یکتائے عصر تھی دوڑیگو کو اس عورت سے پانچ بچے ہوے۔ غرض اُسوقت پوپ سکندر ششم کی عمر تقریبًا ساٹھ برس کی تھی۔ اور گو اُسنے اپنی تمام عمر بدکاری اور دغا و فریب مین بسر کی تھی۔ مگر با اینہمہ وہ نہایت توانا و تندرست دکھائی دیتا تھا۔ روزا اُسکے پہلو مین بیٹھی ہوئی تھی۔ روزا کی دلفریب صورت پر ہنوز وہ علامات باقی تھین جسکے سبب اُسکے حُسن عالم فریب کا شہرہ تمام یورپ مین پھیلا ہوا تھا۔ دوسری جانب پوپ کا بڑا بیٹا ڈیوک آف والن ٹینو جسنے اس سے ایک سال قبل اپنے بڑے بھائی کا خون ناحق کیا تھا۔ بیٹھا تھا۔ حاصل کلام جسوقت خاندان پوپ اور دوسرے پادری مشغول تماشا تھے اُسوقت شہر کے دوسرے حصہ مین ایک ماجرے کا وقوع ہوا۔ جسکا بیان کرنا ضروری ہے۔ فوسٹ ایک تنگ گلی مین بھیڑ بھاڑ سے الگ کسی گھر کی دہلیز پر کھڑا ہوا ہے۔ دوپہر کا وقت ہے آفتاب اپنی پوری حدت دکھا رہا ہے۔ مگر لوگ اسکی تمازت کو خاطر مین نہ لاکر اپنے معمولی کاروبار مین ہمہ تن مصروف ہین۔ فوسٹ کو وہان کھڑے چند ہی لمحے گذرے ہون گے کہ ایک عورت ریشمی نقاب منھ پر ڈالے بھیڑ سے نکل کر اُسکے پاس آئی۔ وہ ایک چرواہے کی عورت کا لباس پہنے ہوے تھی۔ مگر ہر ایک ادا سے دلفریبی کا نشان ملتا تھا۔ آخر نزدیک آئی اور فوسٹ کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر کہنے لگی "کونٹ آف اردونا شاید روم کو کسی کام کی غرض سے تشریف لائے ہین ؟" فوسٹ چونک پڑا۔ کیونکہ وہ اس پیاری آواز سے کچھ ناواقف نہ تھا جسدن سے ویانا مین یہ دلربا آواز سُنی تھی۔ اُسوقت سے اُسکے کانون مین برابر وہی سُریلی صدا گونج رہی تھی۔

فوسٹ۔ (اس لیڈی کا ہاتھ پکڑکر) "آپ کے بے نظیر حسن و جمال کی کشش مجھے یہان تک کھینچ لائی ؟"

لیڈی۔ (آہستہ سے ہاتھ کھینچ کر) "معلوم ہوا ہو آپ خوشامد بھرے الفاظ فرما رہے ہین ؟"

فوسٹ۔ "مین نے حقیقت حال بیان کی ہے جب پہلے پہل ویانا مین آپ [illegible] جمال جہان آرا کی زیارت نصیب ہوئی تو اُسدن سے آپ کے عشق و محبت نے دل [illegible] گھر کر لیا ہے

اور اسکے دور کرنے پر کبھی میری کوشش غالب نہ ہو سکی ۔ اُبھرتے ہوئے شوق نے مجبور کر دیا کہ یہان آنکر آپ کے دیدار سے لطف اُٹھاؤن "

لیڈی ۔ (کچھ تامل کے بعد) "آپ اس شہر مین کب داخل ہوے ؟"

فوسٹ "آج ہی صبح مین ۔ خوشا نصیب کہ اسقدر جلد آپ کی ملاقات کا افتخار حاصل ہوا"

لیڈی "تو کیا آپ کو ابتک نہین معلوم کہ یہ ڈیوڑھی میرے ہی مکان کی ہر ؟ آپ کی خوش قسمتی نے برابر میرے ہی گھر پہونچا دیا ۔ مجھے ضرور ہر کہ آج آپ کی مہان داری کرون " یہ کہکر گنڈی ہلائی تو ایک خادمہ نے ایک طرف کا دروازہ کھولدیا ۔ لیڈی فوسٹ کو ساتھ لیے ہوے ایک عمدہ سجے ہوے کمرے مین گئی ۔ اُسکی کھڑکیون کے ذریعہ ایک نہایت ہی دلفریب بہار افزا چمن نظر آرہا تھا ۔ لیڈی نے چہرے سے نقاب ہٹا کر نوکرون کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا ۔ حکم کی فوراً تعمیل ہوئی ۔ نقرئی ظروف مین پُرتکلف عمدہ کھانے اور نفیس شرابین حاضر کی گئین ۔ اس کے بعد لیڈی نے تمام ملازمین کو باہر چلے جانے کا اشارہ کیا ۔

فوسٹ ۔ (خدام کے جانے کے بعد) "آپ کو یاد ہر کہ ہم کس طرح ویانا مین ایک دوسرے سے جُدا ہوے ؟ شرط تو یہ تھی کہ ہمین اُن دو شخصون کو قید سے چھڑا دون ۔ جن سے آپ کو کچھ تعلق تھا ۔ اُس کے صلہ مین اقرار کے بموجب آپ کی نازک زبان سے اُس امر کا شکریہ ادا کیا جانا ضرور تھا ۔ مگر افسوس کہ ہمین وعدے پر ملنے کا اتفاق ہی نہ ہوا "

لیڈی "یہ آپ کا قصور تھا کیونکہ آپ ہی کے آنے مین دیر ہوئی ۔ مین تو ٹھیک اُسی مقام پر اُسی ساعت آپ کی منتظر کھڑی تھی جسوقت کا آپنے اقرار کیا تھا "

فوسٹ "جب مین وہان گیا تو بجاے آپ کے کسی دوسری عورت کی خون آلودہ لاش دیکھی "

لیڈی ۔ (نہایت دلجمعی سے) "جی ہان ۔ آپ اپنی معشوقہ ایڈا کی لاش کا ذکر کر رہے ہین نا ! مین نے بھی وہی ہولناک سمان دیکھا "

فوسٹ "مجھے یقین ہر کہ آپنے وہ نشان دیکھا ہوگا ۔ جو خفیف سا اُس مرحومہ کے گالون پر بنا تھا ۔

لیڈی "ہاں وہ بھی دیکھا ہے!"

فوسٹ "اچھا آپ نے جسد م معائنہ کیا۔ کیا لاش پر سے کوئی چیز نکال لی گئی تھی؟"

لیڈی "ہاں۔ مگر کیوں اس ماجرے سے لاعلمی ظاہر کرنے کی کون ضرورت ہے! میں صاف طور پر کہے دیتی ہوں کہ ایڈا میرے ہی ہاتھوں ماری گئی۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ آپ بھی اس حال سے واقف ضرور ہیں۔ لیکن یقین جانیے کہ میں نے کسی خاص غرض سے اُسکی جان نہیں لی ہو نہ اُس سے کچھ عداوت تھی۔ بلکہ صرف اپنے بچاؤ کے لیے اُسے مارا جیسا میں نے اور کئی لوگوں کے ساتھ کیا ہی۔ اور اگر آپ بھی کچھ چین چپڑ کریں گے۔ تو وہی سلوک آپ کے ساتھ بھی کیا جائے گا" یہ کہکر شیرزہ کے منھ والی انگشتری جیب سے نکال کر انگلی میں پہن لی۔

فوسٹ (اطمینان سے) "یہ شاید آپ کے لیے ہتھیار کا حکم رکھتی ہی"

لیڈی "جی ہاں۔ خداوند! یہ وہی انگوٹھی ہی جسنے دیانا میں آپ کو متحیر بنا دیا تھا۔ یہ شیرزہ کی تصویر جو اسپر کندہ ہی بالکل بے ضرر چیز ہی۔ دیکھیے میں اپنے گالوں پر ملتی ہوں مجھے کوئی نقصان نہ پہونچیگا مگر یہاں کسی مخفی پرزے کے حرکت دینے کے سبب شیرزہ کی شکل سانپ کے سر سے مبدل ہوگئی اب اگر کوئی اسے ذرا بھی اپنے جسم سے ملائے تو زہر قاتل کا کام کرے اسی شکل کی حالت میں اس انگشتری نے ایڈا کو ہلاک کیا جسکا آپ رنج و غم کر رہے ہیں"

فوسٹ "جب آپکو دیکھتا ہوں تو اُسکا غم دور ہو جاتا ہی۔ اچھا یہ بتایئے کہ آپنے خاص اپنے بچانے کے لیے اُسکا کام تو تمام کر دیا۔ پھر میں نہیں سمجھتا کہ اسکا مال و اسباب بھی لوٹ لینے کی کون ضرورت سمجھی گئی"

لیڈی "سنیے! حالانکہ میرا دل کسی خوف کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ تاہم مناسب موقع اپنے کام کو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھنے کے لیے کچھ نہ کچھ تدبیر کر دیتی ہوں۔ تاکہ عام خلائق کو میری نسبت کچھ شان گمان ہی نہو۔ بلکہ چور کا کام معلوم ہو! اسی دور اندیشی کے سبب مجھے ایڈا کی جیب سے ایک ایسا کاغذ ملا۔ جو غالباً ہمیشہ کے لیے آپ کو ہمارے خاندان کا تابع بنا رکھے گا۔

اور ہمارے بہت سے اُمور جو دربار شاہی سے متعلق ہین نہایت آسانی سے انجام پائینگے"
فوسٹ "تو معلوم ہوتا ہو کہ اُس کاغذ مین کئی پوشیدہ باتین لکھی ہوئی ہین خیر لائیے ا
دیکھون تو سہی۔ آپکا چھپانا بیکار ہو۔ اور یہ بھی یقین رکھیے کہ مین آپ کی دھمکیون سے
ڈرنیوالا نہین۔ صرف آپ کے بیمثل حُسن نے مجھے گرویدہ بنا رکھا ہو"
ایڈی "آپ ایسا خیال نہ کیجیے کہ آپ کے خفیہ حالات سے لوگون کو خبر ہو گئی۔ اور وہ
واقف الحال ہونے سے آپ کو کچھ مضرت پہونچائین۔ ہمارے خاندان مین دغا و فریب
کی اس درجہ کثرت ہو کہ ہمین وہ عیب نہین معلوم ہوتا۔ اور ان لوگون کا پاس ادب
ملحوظ رکھنا ہم فرض سمجھتے ہین۔ جو ایسے کامون مین زیادہ شاق ہین۔ آپ کو اس معاملہ مین
زیادہ دیر متردد رکھنا نہین چاہتی۔ لہذا مجھے جہان تک آپ کے مخفی اُمور سے واقفیت
ہو سب کہے دیتی ہون اور وہ کاغذ بھی حاضر کرتی ہون۔ جو ایڈا کی پوشاک سے دستیاب
ہوا" یہ کہکر اُٹھی۔ اور فوسٹ کو بٹھا کر آپ کاغذ لانے کو گئی۔ اور تھوڑی دیر مین لا کر فوسٹ
کے حوالے کیا۔ وہ خاص ایڈا کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط تھا۔ جس مین مندرجۂ ذیل مضمون
تحریر تھا "عالیجناب کونٹ آف آردنا۔
حضورا میرے نصیب آجکل مجھسے برسر پرخاش ہین۔ آپ ہی کی بے انتہا محبت جو
میرے دل مین تھی اور ہو۔ ان آفات کا سبب ہوئی۔ آپ کی تجویز مین ایک ایسے شخص
سے منسوب ہوئی۔ جو آخر مین بڑا ہی بدمعاش اور دغاباز نکلا مین اپنے آپ کو امیرزادی مین
کی چاہتی ہوئی سمجھتی رہی۔ مگر ہائے! اب اس حالت کو پہونچ گئی کہ لوگون کو منھ دکھاتے
ہوے شرم آتی ہو موذی والسٹین جس نے امیری کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اب پھر قید سے چھوٹ
نکلا ہو۔ مین حیران ہون کہ وہ کیونکر رہا ہوا ؟ غالب گمان ہو کہ آپ ہی کی پوشیدہ قوت
جس کے خیال کرنے سے کلیجہ لرز جاتا ہو اُس کی نجات کا باعث ہوئی۔ چونکہ
والسٹین اب آزاد ہو گیا ہو۔ غالبًا وہ مجھے پھر اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کرے گا۔ اُس
سے بے دھڑک انکار کرنے کی بھی گنجائش نہین۔ کیونکہ وہ میرے بچے کے قتل
کا بھید بخوبی جانتا ہو وہ بچہ جو صرف میرا ہی نہین! بلکہ آپ کا بھی ہو۔ آپ

یہ نہ سمجھیے کہ یہی امور مجھے پریشان رکھتے ہیں نہیں۔ ایک اور تازہ غم مجھے مارے ڈالتا ہے وہ یہ کہ آپکے دل میں میری وہ اگلی سی محبت باقی نہیں رہی۔ ؎

یا تو ایسی مہربانی مجھپہ۔ یا کچھ بھی نہیں۔ ابتدا ہی ابتدا تھی۔ انتہا کچھ بھی نہیں۔

یہی رنج والم مجھے ہمیشہ بے چین رکھتا ہے۔ کل شام کے وقت میں نے بچشم خود دیکھا کہ آپ ور ایک غیر عورت راہ میں کھڑے باہم کچھ اقرار کر رہے ہیں۔ وہ عورت چاہے کوئی ہو آج شب کو میرے ہاتھوں سے نہ بچیگی میں ہمہ تن آمادہ ہوں کہ آج اُسکا پیمانہ عمر لبریز کردوں خیر۔ آپنے مجھسے بہت ہی بڑا سلوک کیا۔ میں وہی ہوں جو آپ کے غم وتفکر کے عالم میں دلدہی کرتی رہی ور آپ کی ایک نہایت اہم اور سنگین کارروائی میں پوری مدد کرکے انصرام کو پہونچایا۔ خیال تو کیجئے اگر میری مدد نہوتی تو آپ کے بیٹے کی تبدیلی ڈیوک لیپولڈ کی بیٹی سے کیونکر ہوسکتی تھی؟ میرے حقوق پر غور کرکے دیکھیے کہ آپ کو کس درجہ ممنون ہونا چاہیئے تھا یہ خط اس غرض سے لکھتی ہوں کہ آپ میری موجودہ حالت کا اندازہ کریں۔ اور اُس کے الفاظ کو غائر نظر سے دیکھیں میں سمجھتی ہوں کہ زبانی کہنے کے بہ نسبت ایسے اُمور لکھ بھیجنا بدرجہا بہتر ہے۔ کیونکہ اُس وقت غور کرلے کا موقع ملتا ہے۔ آج میں اس خط کو آپ کے وفادار خادم کے حوالے کرتی ہوں۔ جو سوا آپ کے کسی اور کو نہ دے گا۔ یہی خط آپ پر ظاہر کردیگا کہ آپکی نئی معشوقہ کا قاتل کون ہے۔ اور نیز یہ بات کہ میں محبت میں جس قدر نرم دل ہوں اُسی قدر دشمنی میں بے رحم اور سخت بھی ہوں۔ میری چند خواہشیں ہیں۔ جن کو پورا کرنا چاہیے اگرچہ وہ اور شخص سے بھی ممکن ہیں۔ مگر آپ کے اختیارات کے مقابلہ میں کچھ نہیں یعنے والسٹین کی جانب سے مجھے کچھ خوف باقی نہ رہے۔ اور یہ بات صرف اُسکے قتل سے حاصل ہوسکتی ہے اور مجھے دولت وحشمت اور اعزاز ملنا چاہیئے۔ اِن خواہشات کو پوری کیجئے تو عمر بھر آپ کی مطیع اور ممنون رہوں گی"

فوسٹ سایڈا کا خط پڑھ لینے کے بعد بہت دیر تک ساکت رہا۔

لیڈی "آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ ہم گہوارہ خالے کے معاملہ سے بخوبی آگاہ ہیں!"

فوسٹ۔ "دگبہ اکرا" آپ کے سوا اور کن لوگوں کو معلوم ہوا؟"

لیڈی "میرا بھائی سیزیاور بادری انسلم یہ دو ہی شخص جانتے ہیں لیکن آپ گھبرایئے نہیں ہم اس بارے میں بہت ہوشیار رہیں گے۔ اور کسی چوتھے کو خبر نہ ہونے پائیگی"

فوسٹ "میں جو کچھ آپ کے احکام کی تعمیل کروں صرف اس محبت و عشق کی وجہ سے ہے جو آپ کے ساتھ مجھے ہے ورنہ آپ کے بجا و بیجا کچھ اثر نہ کر سکیں گے" فوسٹ دل میں خوش ہو رہا تھا کہ ایڈا کے خط سے میرے خفیہ اختیارات کی حقیقت نہ کھلی (لیڈی سے) "اب آپ ہم ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ کیونکہ میں آپ کو اسی قدر جانتا ہوں جس قدر آپ میرے حالات سے واقف ہیں۔ پہلے پہل آپ ہسپین کے ایک امیر سے منسوب ہوئیں اور نہایت آزادی سے زندگی بسر کرنا جہاں چاہے بے روک ٹوک جانا آنا شروع کیا۔ لیکن جب آپکے والد ماجد پوپ کے عہدے سے ممتاز ہوئے۔ تو آپ کا شوہر اس قابل نہ رہا کہ پوپ کا داماد کہلائے۔ لہذا اس سے علحدہ ہو کر تم نے لارڈ پیزارو سے شادی کر لی آخر لارڈ سے بھی میزان نہ پٹی۔ اور ناچاقی پیدا ہوئی۔ چونکہ آپ کے ابا جان کو خوش نصیبی سے ان امور میں پورا اختیار حاصل ہے۔ اسی سبب لارڈ پیزارو بھی رد کر دیا گیا۔ اور آپنے الفانسو سے عقد کر لیا"

لیڈی ۔ (مسکرا کر) "آپ ایسے حالات بیان کرتے ہیں جنھیں کل یورپ جانتا ہے اور یہ کچھ ایسی پوشیدہ باتیں بھی نہیں ہیں جنکی واقفیت کے سبب میں آپ سے شرمندہ ہوں"

فوسٹ "درست! اگر میں تمام وہ امور بیان کروں جو مجھے معلوم ہیں تو بلا شبہ آپکو رنج ہوگا۔ وہ اپکی دعوتیں جن میں خفیہ طور سے مخالفین کو زہر دیا جاتا ہے۔ اور وہ راز جس سے آپ کے دشمن یکایک دنیا سے غائب ہو جاتے ہیں۔ وہ آپ کی ہیبتناک جرائتیں۔ وہ خاندانی فتنہ و فساد وہ سمیات اور وہ انکے تو ڑ میں سب کچھ جانتا ہوں"

لیڈی ۔ (جلدی سے) "بس کیجیے اب بے شک ہم ایک دوسرے کے تمام بھیدوں سے بخوبی واقف ہیں لیکن کیا آپ کو کوئی خوف دامنگیر نہیں ہوا جو مجھ سی عورت کے ساتھ محبت کرنے پر آمادہ ہو گئے؟"

نوسٹ۔ ”نہین مطلق نہین کیونکہ اُن زہرون کا تدارک مجھے خوب معلوم ہی“

لیڈی ۔ (ہاتھ بڑھاکر) آپکا رنگ ڈھنگ بالکل میری خواہش کے برابر ہی۔ دلیر۔ ذیجاہ۔ دولتمند۔ شکیل اور پھر مکروفریب مین کامل۔ ہر پہلو سے آپ میری محبت کے لائق ہین آج سے مین آپ کی عاشق ہون“

نوسٹ ”مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے میری محبت کا اقرار کیا“ یہ کہکر نوسٹ نے لیڈی کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

پچاسوان باب

لوکریزا بورجیا

وہ لیڈی جس کے ہاتھ مین زہریلی انگوٹھی تھی۔ پوپ سکندر ششم کی بیٹی۔ اور سیزر بورجیا کی بہن لوکریزا بورجیا تھی جسکا نام آجتک تمام یورپ مین مشہور و معروف ہی۔ دنیا کی تاریخ مین کوئی اور تین ایسے بدکار نہ ملین گے جیسے سکندر ششم اور اُسکا بیٹا اور بیٹی (سیزر و لوکریزا) تھے۔ یہ تینون اپنی دنیوی ترقی کے متعلق کوئی ذریعہ گو وہ کیسا ہی خراب اور بدیون سے بھرا ہوا کیون نہو نہ چھوڑتے تھے۔ انھین کی فتنہ پردازیون اور دغا و فریب کا نتیجہ تھا کہ سکندر ششم پوپ کے تخت کا مالک ہوا۔ وہ عظیم الشان پرفضا آباد شہر (روم) کبھی اُس سے زیادہ بدکاریون سے نہ بھرا تھا۔ جس قدر اس پوپ کے عہد مین تھا۔

ایک عورت کو زیادہ تر حسین ثابت کرنے کے لیے جس درجہ کا حُسن و جمال ضرور ہی لوکریزا مین اُس سے کہین زیادہ تھا۔ مگر ساتھ ہی بُرے افعال بھی اسی قدر تھے اُس کی عیش پرستی و دنیوی فواحش کی کوئی حد باقی نہ تھی۔ فسق و فجور مین اُسے کچھ ایسی مہارت حاصل تھی کہ اپنے ہر کام پر بجاے رنج یا انفعال کے خوش ہوتی تھی۔ جب ایسے نالائق اور ناخداترس لوگ حکمران ہون تو رعایا کو اُن سے منفعت حاصل ہونا یا نیک رویہ کی ہدایت پانا کیونکر ممکن تھا؟ اُن دونون

عورت کی عصمت کوئی عمدہ شے نہین تصور کی جاتی تھی۔ اٹلے دربے کے پادری کچھ چوری چھپے ہی نہین علانیہ بدکاری مین مصروف تھے۔ شاذونادر ہی کوئی دن ایسا گذرتا ہوگا جس مین شہر کی گلی کوچون مین خونریزیان نہون کسی ذاتی رنجش کے سبب ایک دوسرے کو قتل کر دینا کوئی بڑی بات نہ تھی۔ کوتوالی کے ملازم سب کے سب رشوت خوار۔ انصاف کوڑیون کے مول فروخت ہوتا تھا ذی مقدور اغنیا اگے بدمعاشون اور کمظرفون کو نوکر رکھ کر ان کے ذریعہ مخالفین کی توہین کرتے تھے۔

فوسٹ لوکریزا سے پہلے پہل تو دینا مین ملا۔ لیکن دوسری دفعہ جس وقت یہ دونون شہر روم مین ملے تو اُسوقت اس شہر کے حالات اسطرح پر تھے۔ خیر۔

گزشتہ باب کے مذکورہ حالات جسدن گذرے۔ اُسی شب لوکریزا اپنے خاص مکان کے خوابگاہ مین تنہا بیٹھی تھی شہر کے دوسرے حصہ مین اُسکا ایک عالی شان محل تھا لیکن وہان اُس کی مرتبت اور شان کے مطابق بہت سی خواصین اور دیگر ملازمین ہونے کی وجہ سے اپنی پوشیدہ کارروائیون کے لیے ایک الگ مکان لے رکھا تھا۔ اُس مین وہ اور اُس کا بھائی سیزر باہم فتنہ انگیزیون کے مشورے کیا کرتے تھے۔ اور اُن کے دشمنون کی موت کا سامان وہین تیار ہوتا تھا۔ لوکریزا اور سیزر (بھائی بہن) مین جس قسم کی دوستی تھی قابل بیان نہین۔ خلاصہ یہ کہ ان ظالمون نے بدکاری کا کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا تھا۔

شام کا وقت تھا۔ (یہی شب جس کی صبح مین لوکریزا اور فوسٹ کی اسی مکان مین ملاقات ہوئی تھی) لوکریزا شیرزہ کی تصویر والی انگوٹھی پہنے اکیلی بیٹھی تھی۔ بشرے سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی کا انتظار کر رہی ہے۔ تھوڑی دیر بعد اُٹھکر ایک دروازے کے قریب گئی۔ جو دیوار مین کمال احتیاط سے پوشیدہ طور پر بنایا گیا تھا۔ اُس دروازے کے نیچے باغ کی کسی مخفی راہ سے تعلق رکھنے والا ایک تنگ و تاریک زینہ تھا۔ خیر لوکریزا اُس کے کواڑ کھول کر پھر اپنی جگہہ پر آکر بیٹھ گئی۔ شب کے نو بجے ہون گے۔ شہر مین چوطرفہ خاموشی پھیلنے لگی تھی ناگہان دوسرے طرف سے

دروازے سے کسی کے کھٹکھٹانے کی آواز آئی۔ لوکریزا سمجھی کہ کوئی ملازم اندر آیا چاہتا ہے۔ لہذا بے تردد اُٹھکر دروازہ کھول دیا۔ بمجرد کھلنے کے دو شخص ننگی تلوارین ہاتھون مین لیے۔ جالی کی نقاب مُنھ پر ڈالے کمرے مین گھس پڑے لوکریزا نہایت درجہ بدحواس ہو گئی۔ مگر ساتھ ہی پھر سنبھلکر پوچھنے لگی "یہ بیجا مداخلت اور بیوجہ کی آمد کیسی؟" اُن دونون مین سے ایک نے جلدی کے ساتھ بڑھکر دروازے بند کر دیے۔ اور لوکریزا کے قریب آکر کہنے لگا "لیڈی صاحبہ! آپ کا وقت آخر ہو گیا۔ اب مرنے کے لیے تیار ہو جائیے" لوکریزا اُسکی آواز پہچان گئی۔ اور بولی "مورکم! تم ہو؟"

مورکم۔ (نقاب چہرے سے نکال کر) "ہان لیڈی صاحبہ! مین ہون۔ اور اس لیے آیا ہون کہ میرا چچا پادری کا سنزا جو آپ کے ہاتھون مارا گیا۔ اُسکے خون کا بدلہ لون!"

دوسرا (نقاب پھینک کر) "لیڈی صاحبہ! مین مظلوم سرولان کا ہمشیرزادہ بکشی ہون بیشک اس قتل کا انتقام آپ سے لونگا"

لوکریزا۔ "صاحبو! آپکا مجھے قتل کرنا ناحق ایک بے گناہ کے خون سے ہاتھ بھرنا ہے آپ خوب یقین جانیے مین نہ پادری کاسنزا کے قتل سے کچھ تعلق رکھتی ہون۔ نہ سرولان کی موت کچھ میری وجہ سے ہوئی ہے۔"

مورکم۔ "ہم اچھی طرح جانتے ہین کہ اُن دونون بیچارون کا خون آپ ہی کی گردن پر ہے تاہم اگر اُس سے بری الذمہ ہین تو کیا ہوا آپ کی اور کئی ایسی بدکاریان ہین کہ آپ کو مار کر دینا پاک کرنا داخل حسنات ہے۔ اہل روم خاندان بورجیا کے خون کے پیاسے ہین۔ اور تین پادری آپ اور آپ کے بھائی کے قتل کا فتوے دے چکے ہین۔ پس تیار ہو جاؤ! تمھارا سلسلۂ حیات (تلوار ہلا کر) اسکے ذریعہ ابھی منقطع ہو جائے گا"

لوکریزا۔ (بیتاب ہو کر) "خدارا مجھ غریب عورت ذات پر رحم کرو۔ اور اسقدر مہلت دو کہ مین مرنے کے لیے تیار ہو جاؤن تمنے ابھی کہا تھا کہ میرے اور میرے بھائی کے

قتل پر تین پادریون نے فتوی دیا ہی ذرا اُنکے نام بھی مجھے بتادو تاکہ خیال تو کرون کہ مین نے اُنکے حق مین کون بُرائی کی تھی"

مور کم "کاسہ۔ نووا۔ اور کوبس نام تین پادریون نے تم دونون شیاطین سے دنیا کے پاک کرنے کی اجازت دی ہی۔ خیر مین صرف چند لمحون کی مہلت دیتا ہون۔ یقین جانو اب ذری دیر مین یہ شمشیر (دکھاکر) تمھارے سینے مین رہے گی تم سی بدکار ظالم عورت کو عفو گناہ کے لیے خدا سے التجا کرنے کی مہلت دینا بھی فضول ہی۔ کیونکہ تمھارے گناہ ایسے نہین جو توبہ و استغفار سے بخشے جائین۔ مناسب ہی کہ اب تم میرے روبرو دو زانو بیٹھ جاؤ۔ مین ہرگز کچھ رحم نہ کرون گا۔ کیونکہ اُن لوگون کی صورت میری آنکھون مین پھر رہی ہی جنھین تم نے کمال بیرحمی سے ہلاک کیا ہی!"

لوکریزا "کیا انصاف اور تمھاری خداترسی اسی کی مقتضی ہی کہ ایک بیکس و لاچار عورت کے قتل کرنے پر آمادہ ہو؟"

مور کم "تمھاری موت سے شہر روم پاک ہوجائے گا۔ تم گھبراہٹ کے ساتھہ اِدھر اُدھر کیا دیکھہ رہی ہو؟ کوئی تمھاری مدد کے لیے آ نہین سکتا۔ ہم نے پورا بندوبست کر رکھا ہی کہ تمھارے قتل ہونے تک اس مکان مین کسی اور کا گذر نہ ہو۔ ورنہ اتنی دیر باتون ہی مین کیون لگے رہتے؟ یہ بھی ہماری خوشی ہی کہ مرنے کے قبل تمھین اچھی طرح تنبیہ کرین"

لوکریزا۔ (چہرے کو ہاتون سے چھپاکر) "خداوندا! وہ کیون نہین آیا؟ لوکریزا موت سر پر دیکھکر فی الحقیقت گھبرا گئی تھی"

بکشی (مقابل ہوکر) "تمھاری مان نے تین سال پہلے ایک جلسہ کیا تھا حاضرین جلسہ کے نام بتانے کی کوئی ضرورت نہین۔ تمھارے خاندانی کل ممبر شہر کے معزز پادری۔ اور دیگر امرا و عمائد مدعو تھے۔ میرے خالو سرولان تمھارے مرحوم بھائی ڈیوک آف گیانڈی کے پہلو مین بیٹھے تھے۔ تم میز پر سے بہت جلد اُٹھہ کر چلی گئین اور اسی گھر مین آئین۔ یہ وہ گھر ہی جہان تم اپنی بدکرداریون

کے مشورے کیا کرتی ہو۔ غرض تمنے یہان سے ایک آدمی کو اپنے مرحوم بھائی ڈیوک آف گیانڈی کے نام ایک خط دیکر بھیجا جس مین ڈیوک سے اور تم سے اُس دم کچھ پوشیدہ امو کے متعلق گفتگو کرنے کی تائید کی گئی تھی۔ خیر۔ ڈیوک تمھاری طلب پر دسترخوان سے اُٹھا۔ اور باہر جاتے ہوے سرولان کو بھی گلی کے نکڑ تک ہمراہ آنے کے لیے کہا۔ کیونکہ اُن دنون رات کیوقت لوگ بخوف خطر گلیون مین پھر نہین سکتے تھے۔ جیسا اب تک بھی ہی۔ دوسرا ایک مہمان بھی اسی وقت میز سے اُٹھا۔ اور باہر نکل کر گھوڑے پر سوار ہو کر جھٹ سے شہر مین پہونچا جہان اُسکو چار اور قوی سپاہیون کی مدد پہونچی۔ اور سبھون نے مل کے ڈیوک آف گیانڈی کو قتل کیا۔ اور اُس بیچارے کی لاش ندی مین پھینکدی گئی۔ وہ پہلا سوار جسکا مین نے ذکر کیا ہی تمھارا دوسرا بھائی سیزر تھا۔ جو اپنے برادر بزرگ کو قتل کر کے ہشاش بشاش تمھین خوشخبری سنانے کو دوڑا ہوا یہان آیا۔ اسی سے ظاہر ہی کہ تم اور سیزر دونون ہی نے ملکر اپنے حقیقی بھائی کی جان لی چونکہ میرا خالو ڈیوک کو گلی کے اخیر تک پہونچا واپس آگیا تھا۔ لہذا اُسوقت تمھارے شر سے محفوظ رہا۔"

لوکریزیا۔ (گھبرا کر) "یہ بالکل ہی خلاف واقعہ بات ہی۔ مین نے نہ خط لکھا۔ نہ کسی کے ہاتھ روانہ کیا۔"

بگشی "معاذ اللہ تم مرنے کے وقت بھی جھوٹ بولنے سے نہین چوکتی ہو۔ خیر اس واردات سے کچھ دیر بعد پادری گیوانی تمھارا چچازاد بھائی اُٹھا۔ اور ڈیوک کے قتل کی کیفیت سُنکر قاتلون کی تلاش اور اُن سے انتقام لینے پر آمادہ ہوا۔ کیونکہ وہ ڈیوک کے ساتھ کمال درجے کی محبت رکھتا تھا۔

اس امر کا پتہ معلوم ہوتے ہی تم اور سیزر نے اُسکی دعوت کی۔ اور بظاہر نہایت خلق و مروت سے پیش آئے۔ آخرکار اُسکے جام شراب مین زہر قاتل ملا دیا گیا۔ پھر کیا تھا؟ اپنی بدکرداری کا راز آشکار ہونے کے لیے اُسے بھی ٹھنڈا کر دیا۔ ہاے! چاہیے تھا کہ یہ آگ یہین تک فرو ہو جاتی مگر نہین میرا خالو سرولان بھی اسیطرح تمھارے ایک اشارے پر مار ڈالا گیا۔ افسوس! ایسا دلیر شجیع اعلے نسب آن واحد مین تمھارے ظلم کی نذر ہو گیا۔ لوکریزیا! مین اُسی کا انتقام لینے کے لیے

آیا ہون"

لوکریزا۔ (بے چین ہوکر) مجھپر رحم کرو۔ اور مجھے چھوڑدو۔ مین تمھین زرومال اور عزت سے نہال کردونگی۔

بکشی۔ (ترش روئی سے) "خاندان بورجیا کے قول وقرار پر شہر روم کا کوئی پاگل اور بیوقوف بھی اعتماد نہ کرے گا"

مورکم۔ "اب اس ظلم کی تفصیل سُنو جسکا انتقام لینے کی غرض سے مین آیا ہون۔ میرا چچا پادری کاسنزا جعلی دستخط بنانے کے جھوٹے دعوے پر گرفتار کرلیا گیا۔ حالانکہ اُس کاغذ پر خاص پوپ کے دستخط تھے۔ اور یہ بات تم خود بھی جانتی ہو۔ اُس کاغذ مین ایک راہبہ سے نکاح کرنے کی اجازت دی گئی تھی جس کے لیے ساٹھ ہزار دینار تمھارے والد نے رشوت کے طور پر لیے تھے۔ خیر۔ جب اس بات کی شہرت ہوئی تو حضرت سٹ پٹا گئے کہ کہین میرا رشوت لینا نہ ثابت ہو۔ آخر اُس دستخط کو جعلی ٹھہرایا۔ اور مجرم کی تلاش ہوئی تو میرا بے گناہ چچا ماخوذ ہوا قید خانے مین تم اور تمھارا بھائی سیزر دونون گئے پہلے کچھ گیدڑ بھبکیان ظاہر کین پھر عاجزی کی۔ غرض اس سے اتنا لکھوالیا کہ "وہ دستخط میرے ہی ہین" اُسکے بعد اُس بیچارے کو ایک تنگ وتاریک جگہ مین مقید کردیا۔ اور تین دن مین صرف ایک دفعہ کچھ تھوڑا سا کھانا اُسکو پہونچانے کا معمول رکھا۔ اسی حال سے جب پورا ایک برس گذرا اور وہ نہایت ہی حقیر و ناتوان ہوگیا تو یک لخت غذا دینی ہی موقوف کردی۔ آخر کار ایک ہفتے مین وہ تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ جب اُسکی لاش باہر نکال کر دیکھی گئی تو معلوم ہوا کہ بھوک کے صدمے سے عاجز ہوکر اپنے ہاتھون کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھایا ہے۔ ہائے! تم نے اس قدر ظلم وستم اسی لیے کیا کہ تمھارا مکر و فریب اور جلادی لوگون مین آشکار نہو۔ کیا دنیا مین تمسا کوئی اور ظالم بھی مل سکے گا؟ مین سمجھتا ہون کہ نہین۔ ہرگز نہین۔ الغرض مین اُسی ظلم کا بدلہ لینے کو آیا ہون"

لوکریزا جو دوزانو بیٹھی ہوئی تھی دفعۃً اُٹھی۔ اور پورے استقلال سے ان دونون کے

مقابل کھڑی ہو گئی اسکے دلربا روشن چہرے سے کسی قسم کی گھبراہٹ یا خوف کا کوئی نشان نہ پایا جاتا تھا۔ مورکم اور بکشی سے مخاطب ہو کر کہنے لگی "دوستو! مین اول مرتبہ جو مرنے پر ڈر گئی تھی سو اب وہ بات باقی نہین ہے مین ہر طرح تیار ہون - مگر قبل اسکے کہ ان تلوارون کی نوک میرے سینے مین چبھوئی جائے دو عنایتون کی آپ سے طالب ہون"

مورکم "وہ کیا؟ بتاؤ! مگر جلد - کیونکہ ہمنے بیکار اور فضول باتون مین بہت وقت ضائع کر دیا ہے"

لوکریزا "جیب سے ایک کنجی نکال کے) یہ کنجی لو - اور اُس (دکھاکر) الماری کو کھول کر اُس مین میرے برادر مرحوم ڈیوک آف گیانڈی کی ایک تصویر ہے - نکال کر مجھے دو - تاکہ مرنے سے پہلے ایک نظر دیکھ لون - اور ندامت و افسوس کے ساتھ اُسکا بوسہ لون شاید پروردگار عالم مجھپر رحم کرے - اور اُسکے قتل کا گناہ بخش دے"

مورکم نے یہ بات قبول کی - اور لوکریزا کے ہاتھ سے کنجی لیکر الماری کے قریب گیا - اور گھمانے لگا چونکہ قفل زنگ آلود تھا - کھلنے مین دقت ہوئی - اور اُسکا زور سے کنجی مروڑنا بے سود ٹھہرا - لوکریزا اس اثنا مین اپنے دوسرے دشمن بکشی کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی "مجھے اتنا بتادو کہ مین ماری جاؤن تو اپنے چچا کا خون جو میری گردن پر ہے معاف کردگے یا نہین؟"

بکشی "ہان - لیڈی صاحبہ! مین ضرور بخشدونگا حتی کہ مین تمھاری نجات کے لیے دعا بھی کرونگا - مگر ساتھ ہی یہ بھی یقین سمجھ لو کہ اب بغیر ہلاک کیے تمھین چھوڑنے والا نہین"

لوکریزا "مین نے جب سے حرف بخشش تمھاری زبان سے سُنا بس مرنے پر تیار ہو گئی ہون" یہ کہکر بکشی کا ہاتھ پکڑکے اس طرح دبایا جیسے لوگ انتہاے مسرت کے وقت اپنے محسن کا ہاتھ دباتے ہین بعد ازان ہاتھ جدا کر کے کچھ دور ہٹ کر کھڑی ہو گئی اتنے مین ایک حادثہ جانکاہ وقوع مین آیا - یعنے مورکم الماری کے قریب سے ایک چیخ مار کے زمین پر گر پڑا اور اُسی دم بکشی کی بھی وہی حالت ہو گئی - دونون نے ایک ہی وقت اور ایک ہی لحظہ مین دم توڑا - یہ تمام کارروائی صرف چندہی منٹ مین ختم ہو گئی - مورکم نے لوکریزا کے ہاتھ سے جو کنجی لی - اُس کے سرے پر ایک کانٹا سا لگا ہوا تھا -

بتکے جھپٹتے ہی اسکی موت آگئی۔ اور اُس انگوٹھی نے بیچارے بکتی کا کام تمام کردیا۔

لوکریزا۔ (لاشون کو پاؤن سے ہٹاکر) "میرے دشمنو! تمھارے نصیب مین اسطرح کی موت لکھی تھی۔ خیر مین اُن تین پادریون کی ضرور خبر لون گی۔ جو ہماری جانون کے درپے ہوے ہین" لوکریزا یہ الفاظ ابھی پورے طور پر کہنے نہ پائی تھی کہ وہ خفیہ کھڑکی (جسکا بیان اوپر ہوچکا ہی) کھلی۔ اور فوسٹ اندر آپہونچا۔ چھت سے لٹکے ہوے عمدہ لمپ کی شفاف روشنی لوکریزا کی پیاری شکل کی دلفریبی اور نور کو ابھار ابھار کر دکھارہی تھی جو اُس وقت دو لاشون کے درمیان مین نہایت دلجمعی واطمینان سے کھڑی تھی۔

فوسٹ۔ (گھبراکر) "لوکریزا! یہ کیا ماجرا ہی؟"

لوکریزا۔ "حضور! گھبرائیے نہین۔ اگر آپ وقت معین پر تشریف لاتے تو آپ کی آبدار تلوار مجھے اُس گفتگو سے بچاتی۔ جو ایک ساعت تک ان دو سرکشون سے کرنا پڑی۔ یقین جانیے کہ مین بہت ہی خائف وہراسان ہورہی تھی"

باب ۵۱

خاندان بورجیا کا زہر

دوسرے دن سویرے لوکریزا اپنے بھائی سیزر کے مکان پر گئی۔ اور تمام حالات مو بمو کہہ سنائے۔

سیزر۔ (کل قصہ سنکر برہمی سے) "بہن! وہ تینون پادری بے شک قابل رحم نہین۔ اُنھین کسی طرح ہلاک کردینا چاہیئے۔ اباجان کو اس حقیقت سے آگاہ کرکے ان کی معرفت ان ملعونون کی دعوت کی جائے۔ اور اسی مین ان کا کام تمام ہو"

لوکریزا۔ "یہ ذرا مشکل امر ہے۔ ہمین نہایت خبرداری کے ساتھ انجام دینا ہوگا۔ وہ لوگ جنھین کل مین نے موت کا مزا چکھایا چند ایسے واقعات بیان کرتے تھے۔ جس سے مجھے خوف ہوتا ہے کہ کسی کے دفعۃً مرنے پر لوگ ہم پر گمان نہ کرین۔ اُنھین ایسا زہر دینا چاہیے جو سریع التاثیر نہو بلکہ کچھ دیر بعد مرین"

سیزر۔ "اچھا۔ تو اسکا تیار کرنا میرے ہی ذمے چھوڑدو۔ افسوس ہی کہ ویانا والی دواساز فنتہ مرگئی۔ لیکن اُسکی تعلیم کا اثر مجھ مین ابھی تک کچھ باقی ہی۔"

لوکریزا۔ "کیون؟ ہمارا تیار کیا ہوا زہر دو کا نرطلا اُسکی تمام دواؤن سے بہتر ہی"

سیزر۔ "ہان۔ ہی تو ایسا ہی۔ مگر اُسی کا بتایا ہوا ہی۔ گو ہم نے بہت کچھ ترقی دی۔ پھر بھی اُسکا احسان کسی طرح بھول نہین سکتے۔ اس لیے کہ وہ ہماری اُستاد ہی۔ خیر تم یہ تو کہو کہ کیا فوسٹ یعنے کونٹ آف آردونا ہماری مدد پر مستعد ہی؟۔ اب عنقریب جو تہلکہ مچنے والا ہی۔ اُس مین شہنشاہ جرمنی کو مداخلت سے باز رکھنے کا اقرار کرے گا؟"

لوکریزا۔ "ہان۔ شہنشاہ جرمنی ان باتون سے کنارہ کش ضرور ہوگا۔ فوسٹ جو آجکل میرا غلام ہو گیا ہی دربار شاہی مین نہایت عزوافتخار رکھتا ہی۔ مگر سوا شہنشاہ کے باز رکھنے کے اُس سے کسی اور کام یا لڑائیون مین معاون ہونے کی اُمید رکھنا بیکار ہی۔ کیونکہ اُس نے صاف طور پر کہدیا ہی کہ مین جنگ وجدال کی بہ نسبت عیش وآرام کو زیادہ پسند کرتا ہون"

سیزر۔ "خیر۔ کچھ مضائقہ نہین۔ اگر شہنشاہ جرمنی اس امر مین مداخلت نہ کرے تو مین اٹلی کا مستقل بادشاہ بن سکتا ہون۔ اب تم جاؤ مجھے کوئی ایسا زہر تیار کرنا ہی جو کم سے کم دس دن بعد اپنا اثر دکھائے۔ اور کل ایک جشن ترتیب دے کر ان تینون پادریون کو بھی مدعو کیا جائے"

لوکریزا نے بھائی کے محل سے نکلکر پھر اپنے اُسی مکان مین آگئی۔ جہان فوسٹ اُسکا منتظر بیٹھا تھا۔ اُسکے جاتے ہی سیزر نے ایک چھوٹی سی نقرئی گھنٹی بجائی۔ فورًا ایک خدمتگار حاضر ہوا۔ اس وفادار خادم کا نام مکلٹو تھا۔ اور بدکاری وشرارت مین اپنے آقا کے برابر ہی ہم برابر تھا۔ اسی ظالم نے ڈیوک آف گیانڈی سیزر کے بڑے بھائی کو قتل کیا تھا۔

سیزر۔ "مکلٹو! آج ایک مہم پیش ہوئی ہی۔ ہمارے تین دشمنون کی ہلاکت کا سامان بہم پہونچانا چاہیے۔ تم جاکر اپنے دونون تابعین کو ہمراہ لیکر جلد دواخانے مین آؤ مین بھی اب

وہین جارہا ہون۔ چند لمحہ مین سیزر ایک بڑے کمرے مین گیا جو اُسکی دواسازی کی جگہ تھی
مکلنٹو بھی اپنے ہمراہی دو شخصون کے ساتھ وہین تھا کمرے مین آرائشی سامان کچھ نہ تھا چند
رسّیان اور قلابے چھت سے آویزان تھے۔ کمرے کے درمیانی حصہ مین ایک میز پر چند خالی
شیشے دھرے تھے۔ اور کئی شیشے عمدہ شرابون سے بھرے ہوے تھے۔ ایک سنگی مرتبان
اور ایک ہاون مع دستے کے موجود تھا۔ کمرے کے ایک جانب لوہے کا مستحکم دروازہ تھا
اور اُسپر بھاری ڈنڈے پڑے ہوے تھے۔ اور اوپر ایک زنجیر تھی۔ دروازے کے دوسری
طرف سے کبھی کبھی ایک مہیب آواز سُنائی دیتی تھی۔

سیزر "یہ تمام شیشے جو خالی ہوگئے ہین۔ انھین پھر از سر نو بھر دینا چاہیئے۔"

مکلنٹو "بہت خوب۔ پیر و مرشد! (اپنے دونون ساتھیون سے) کیون؟ تم تو اپنا کام
جانتے ہو!" سیزر تلوار کھینچ کر اس بڑے دروازے سے کچھ فاصلہ پر کھڑا ہوگیا۔

مکلنٹو "حضور! آپ کوئی اندیشہ نہ کیجئے۔ یہ دونون پہلوان اس موذی کو عاجز کرنے
کے لیے کافی ہین" کمرے کا اندرونی دروازہ کھول کر خدام اندر گئے۔ اُس مین
ایک مہیب ریچھ گھاس پر لیٹا ہوا تھا۔ ایک خادم کے جگانے سے انگڑائیان لیتا ہوا
اُٹھا۔ اور ایک وحشت ناک چیخ ماری۔ اور پنجرے کا دروازہ کھلا پاکر باہر نکل آیا۔
اُن دو ملازمون مین سے ایک شخص جرأت کے ساتھ آگے بڑھا۔ اور ریچھ کو اپنی طرف
متوجہ کرلیا دوسرے نے اُسکی پچھلی ٹانگون مین مضبوط رسّی سے گرہین باندھ دین اور
رسّی کا دوسرا کنارہ اوپر کے قلابے سے باندھ دیا گیا جس کے سبب وہ بالکل
عاجز ہوگیا۔ سیزر نے اُسے عاجز دیکھکر تلوار پھر میان مین کرلی اور تھوڑی سنکھیا
ہاون مین ڈال کر پیسنے لگا۔ کچھ دیر بعد اُس مین ذرا سا پانی بھی شریک کیا۔ آخر
ایک گلاس مین لیکر ریچھ کے قریب گیا۔ دونون ملازم اُس قوی جانور کو اپنی پوری
طاقت سے دبائے رہے سیزر نے اُس زہر سے بھرے ہوے گلاس کو ریچھ
کے مُنھ مین ڈال دیا۔ بعد ازان وہ پچھلے پاؤن سے لٹکا دیا گیا۔ گو بہت کچھ
کشمکش کرنے لگا۔ اور چیخنا شروع کیا۔ مگر کسی طرح رہائی ممکن نہ تھی۔ آخر ریچھ

کے منھ سے کف جاری ہوا۔جو نقرئی برتن مین ٹپک رہا تھا اس وقت ایک قسم کی بدبو تمام کمرے مین پھیل گئی۔چند منٹ تک اسی طرح اُس کے مُنھ سے کف جاری رہا۔یہان تک کہ وہ مرگیا۔اُس وقت وہ کف نقرئی برتن سے نکال کر شیشون مین بھردیا گیا۔ناظرین یہ نہ قیاس کرین کہ یہ بات غلط ہے۔نہین حقیقۃً اسی طور پر خاندان بورجیا کے زہر تیار ہوا کرتے تھے۔آپ کو یاد ہوگا کہ ظرنین نے شہر ونیس کے ایک مکان مین والسٹین کو تلاش کرتے ہوے چند نہایت عجیب چیزین دیکھی تھین یعنے ایک شکم دریدہ بیل کا پڑا ہونا اور آدمی کے خون بھرے ہوے نقش یا وغیرہ وغیرہ یہ سب اُسی خاندان کے کارنمایان تھے جو آیندہ بیان کیے جائینگے۔غرض سیزر نے خادمون کو رخصت کا حکم دیا اور مکلٹو کو ہمراہ لیکر اپنی کارروائیون کے پورا کرنے کی غرض سے اُٹھا۔تین نفیس شراب کی بوتلین کھولی گئین۔اور اُن مین تھوڑا تھوڑا زہر ملا کے آگے کی طرح بند کردی گئین اور اُن پر سیزر نے اپنی مُہر لگادی۔مکلٹو سے کہا "یہ تینون شیشے لیجا کر پوپ کے بڑے خانسامان کو دو۔اور کہو کہ کل ایک محفل طرب منعقد ہوگی یہ شیشے دوسری شراب سے الگ رکھے جائین اور ان لوگون مین اس کی شراب تقسیم ہو جنھین مین حکم دون۔خبردار! بڑی ہوشیاری سے یہ پیام اُس تک پہونچانا چاہیے۔" مکلٹو شیشے لیکر چلا گیا۔سیزر نے اپنے باپ کے محل مین جاکر اُس سے تنہائی مین کچھ گفتگو کی۔اُس ملاقات سے ایک گھنٹہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ جشن کی دعوت کے رقعے چارون طرف تقسیم ہونے لگے۔وہ تین شامت زدہ پادری بھی مدعو ہوے جن کا ابھی ذکر کیا گیا۔اور کیون نہ ہو؟ یہ سب کارستانی تو محض انھین کے لیے کی گئی تھی۔

باب "۵۲"

پوپ کے محل کا جشن

وقت معین پر پوپ کے محل مین نہایت عمدہ روشنی کی گئی۔ہر طرف سامان جشن مہیا تھے

محل کا بڑا کمرہ کچھ اس درجہ آراستہ تھا کہ دیکھنے والے کو کسی شرقی بادشاہ کے محل کا دھوکا ہوتا تھا۔ امرا و عمائد کے لیے جدا جدا دسترخوان بچھے تھے۔ ہر مقام پر موقع سے متعدد کافوری شمعین روشن تھین۔ دیوارون اور ستونون پر گلکاری کی گئی تھی۔ شام کے سات بجے دروازہ کھلا اور کل مہمان پوپ سکندر ششم کے ساتھ دعوت خانے مین داخل ہوے۔ سب سے پہلے پوپ اور اُسکی مدخولہ۔ اُس کے بعد سیزر۔ اور تیسری صف مین فوسٹ اور پوپ کی بیٹی لوکریزا تھی۔ لوکریزا سر سے پاؤن تک جواہرات مین غرق تھی۔ اور تمام ہال اُسی کے زیورون کی چمک سے درخشان ہو رہا تھا۔ اُسکا حُسن و جمال۔ انداز و ادا۔ نزاکت و لطافت ہی غضب ڈھاتی تھی۔ اُس پر یہ بھاری پوشاک اور بے مثل زیورات سے تو اور قیامت معلوم ہوتی تھی۔ سر پر شترمرغ کے پرون کی کلغی تھی جو سلطان بایزید روم نے پوپ کو ہدیتہً بھیجی تھی۔ لوکریزا کبھی کبھی فوسٹ کے کچھ آہستہ کہنے پر مُسکرا دیتی تھی۔ کسی نئے دیکھنے والے کے دل مین ہرگز یہ گمان نہ گذر سکتا تھا کہ ایسی حور وش ماہ جبین لیڈی اس درجہ بدکار ہے۔ لوکریزا کا مرد ڈیوک آف بزارو ایک معزز لیڈی کے ساتھ تھا۔ اور اُسکے پیچھے تمام پادری اور شہر کی حسین عورتین تھین۔ اور آخر مین اُمرا و معززین مع اپنی لیڈیون کے دعوت خانے مین آئے۔ پوپ اپنے تخت پر جو ایک مخملی شامیانے کے نیچے بچھا تھا۔ بیٹھ گیا۔ دوسرے کُل مہمان اپنی اپنی جگہ پر قرینے سے متمکن ہوے۔ پوپ سکندر ششم نے اپنا سکّہ صرف ملک اٹلی ہی پر نہین بلکہ تمام عیسائی ممالک پر اس طرح جما دیا تھا کہ اُس زمانے مین اُسکا حکم نہ ماننا داخل گمراہی و ضلالت سمجھا جاتا تھا۔ لہذا یورپ کے تمام فرمانروا اُسکے تابع حکم تھے۔ اور اُسکے اختلاف کی کسی مین جرأت نہ تھی غرض۔ اُس عالی شان ہال مین تقریباً سو مہمان اور دو سو ملازم جمع تھے۔ گو آگے بھی پوپ کے ہان اس سے بڑے بڑے کئی جلسے ہو چکے تھے لیکن تکلف اور شان و شوکت کے اعتبار سے یہ جشن سب مین اول تھا۔ بہت سے ناخدا ترس بدکار اس مین شریک تھے۔ جن کا نام دنیا کی تاریخ مین قیامت تک بدی کے ساتھ مشہور رہے گا۔

وہ تین پادری بھی تھے جنکی موت کا سامان پوری طرح فراہم ہو چکا تھا۔ اور جو اس جشن کے انعقاد کا اصلی سبب تھے پوپ نے اُس دن عادت سے زیادہ خوش خلاقی اختیار کی تھی اُس کی بیٹی لوکریزا کی صورت لوگون کی نظرون مین ہمیشہ سے زیادہ دلکش و دلفریب معلوم ہوتی تھی۔ اور اُسکا بیٹا سیزر معمول سے زیادہ خوش وخرم تھا۔ دسترخوان پر ایسی عمدہ اور لذیذ چیزین چُنی گئی تھین کہ اُس زمانے مین اُس سے زیادہ پُر تکلف اسباب کا مہیا ہونا ناممکن تھا۔ منتخب شرابین۔ نایاب میوے۔ عمدہ اطعمہ جو اُسوقت کے یورپین بادشاہون کے جشن مین بھی کبھی نہ دیکھے گئے ہون مہیا تھے۔ الغرض جب سب مہمان جمع ہو گئے تو کھانے سے پہلے باتین ہونے لگین۔ شب کے دس بج گئے۔ رفتہ رفتہ مقدس اُمور مین گفتگو شروع ہوئی اور جادو اور طلسم کی نسبت کچھ ذکر نکلا۔

پوپ "مین سمجھتا ہون کہ پروردگار عالم جن نیک بندون پر مہربان ہوتا ہی انھین دنیاوی آفات سے بچنے کے لیے کوئی طلسم یا تبرک ایسا عطا کرتا ہی جسکے سبب وہ ہرانے والی بلا سے محفوظ رہتے ہین بس میرا عقیدہ ہی کہ طلسم اور تبرکات مین بڑی تاثیر ہی"

پادری کرافا ۔ پوپ کا سکرٹری "جب آپکا ایسا اعتقاد ہو تو دوسرا کون انکار کرسکتا ہی اور اگر میرا قیاس غلطی پر نہو تو آپکے پاس کوئی طلسم ضرور ہی"

پوپ "ہان۔ میرے پاس ایک طلسم ہی مگر اُس مین تمام آفات سے بچانے کی تاثیر نہین صرف زہر اور تلوار سے محفوظ رکھ سکتا ہی۔

لیڈی سانگیا ۔ پوپ کی بھتیجی "اگر گستاخی نہو تو مین یہ کہنے کی جرأت کرتی ہون کہ مجھکو ایسی بے مثل چیز کی ایک نظر دیکھنے کی اجازت ملے"

پوپ "بہت اچھا مین تمھین ابھی دکھاؤنگا"

یہ کہکر جیب مین ہاتھ ڈالا تو طلسم کی تختی کا پتہ نہین۔ چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین۔ مگر ساتھ ہی کچھ سوچ کر اپنے سکرٹری پادری کرافا سے کہا "اے صاحب مین طلسم کی تختی اُسی میز پر چھوڑ آیا ہون جہان آپنے آج صبح کو چند ضروری کاغذات پیش

میرے دستخط حاصل کیے تھے!" پادری کرافا سمجھ گیا۔ اور اُس تختی کے لانے کی غرض سے اُٹھا۔ چونکہ اُس کمرے مین بہت سے پوشیدہ اور کارآمد کاغذات رکھے تھے اس لیے پوپ نے کسی کم حیثیت ملازم کو وہان بھیجنا مناسب نہ جانا۔ پادری کرافا اتفاقاً پادری کوپس کا نہایت دوست تھا۔ اور پادری کوپس منجملہ اُن تین پادریون کے ایک تھا جنھین قیصر نے زہر دینے کی تجویز کی تھی چونکہ کرافا اور کوپس باہمی اتحاد کی وجہ سے قریب بیٹھے تھے اس لیے سیزر ستش درپنج کرتا رہا کہ اگر کوپس کو زہریلی شراب دی جائے تو کہین غلطی سے کرافا نہ پی لے۔ لیکن جب کرافا اٹھکر تختی لانے کو گیا تو سیزر نے یہ موقع غنیمت جانا۔ اور مصمم قصد کر لیا کہ کرافا کے واپس آنے تک یہ کارروائی ختم ہو جائے۔ اور اُسے اقل مرتبہ دس منٹ کا عرصہ چاہیے کہ بہت سے کمرے اور تاریک مقامات طے کرنے کے بعد اُس خاص کمرے مین پہونچے گا۔ جہان طلسم کی لوح رکھی ہے۔

سیزر "اگر میرے والد بزرگوار اجازت دین تو کونٹ آف آرڈنا یعنے فوسٹ کی شرکت کی خوشی مین ہم سب ملکر ایک ایک جام شراب پئین"

پوپ "مین کمال مسرت کے ساتھ تمھین اس امر کی اجازت دیتا ہون"

سیزر نے بڑے خانسامان کو بلواکر کان مین آہستہ سے کہدیا کہ زہریلی ہوئی شراب اُن تین پادریون کو دی جائے۔ اور خالص شراب دوسرون کے روبرو رکھی جائے۔

خانسامان اپنے مددگارون کے ذریعہ جام شراب پوپ۔ سیزر۔ فوسٹ اور اُن تین پادریون کے آگے لے گیا۔ دیگر ملازمین اور مہمانون کی خدمت مین مصروف تھے۔ غرض کہ دَور چلنے لگا۔ ابھی پورے طور پر فراغت حاصل ہوئی تھی کہ پادری کرافا جو طلسم کی تختی لانے کے لیے گیا تھا واپس آیا۔ اُس کے چہرے سے وحشت برس رہی تھی۔ اور کچھ اس درجہ گھبرایا ہوا تھا کہ کوئی بات مُنھ سے نہین نکل سکتی تھی۔ اس فوری تغیر سے تمام مہمان تعجب کرنے لگے اور سب کے سب اُسی کی طرف متوجہ ہوے۔ وہ بدحواس اپنی کرسی پر بیٹھا۔ اور گھبراہٹ سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

پوپ "آپ کا یہ کیا حال ہے؟ کہیں نصیب عدا مزاج تو علیل نہیں ہو گیا؟"
پادری گرافا۔ خدا آپ کی مبارک ذات کو سلامت رکھے میں کچھ بیمار نہیں ہون۔ مگر انتہا سے زیادہ گھبرا گیا ہون"
یہ کہکر پھر چارون طرف پریشانی کے ساتھ دیکھنے لگا۔
پوپ "بتائیے تو سہی آپ کو ہوا کیا ہے؟ کیا کسی نے آپ پر حملہ کیا؟"
گرافا "نہین حضور۔ آپ ہرگز اس بارے مین مجھ سے اصرار نہ فرمائیے۔ مین بیان ہی نہین کر سکتا کہ مجھپر کیا گذری" پوپ بجد ہو رہا تھا کہ وہ حقیقت حال بیان کرے مگر وہ انکار ہی کیے گیا۔ آخر اُس نے چین بجبین ہو کر حکم دیا کہ بلا عذر بے کم وکاست سب ماجرا بیان کرو اسی مین تمھاری خیر ہے۔ پادری گرافا تنگ آ کر کہنے لگا "حضور وہ واردات آپ ہی سے متعلق ہے!"
پوپ۔ (متعجب ہو کر) "مجھسے تعلق رکھتی ہے؟ خیر جا ہے کچھ ہو۔ جو حال کہ گذرا ہے حرف بحرف بیان کرو"
گرافا "حضور! مین آپ کے حکم کے بموجب چراغ ہاتھ مین لیکر اُس کمرے مین جانے کے ارادے سے بڑھا۔ اور وہان پہونچکر دروازہ کھولا تو ایک تیز ہوا کا جھونکا اس زور سے لگا کہ چراغ گل ہو گیا۔ مجھے حیرت اس بات کی ہے کہ وہان اور چراغ روشن تھے"
پوپ۔ (برہمی سے) "کیا؟ میرے خاص کمرے مین کسی غیر شخص کا دخل ہوا؟ یہ جرأت کس نے کی ہو گی؟"
گرافا "مین بہت قریب آپ کی تشفی کر دونگا کہ وہ کسی انسان کا کام نہین" گرافا کی اس گفتگو نے سامعین کے دلون مین ایک حیرت کا اثر پیدا کر دیا۔ اور سب تعجب سے ایک دوسرے کی صورت دیکھنے لگے۔
گرافا۔ "تھوڑے تامل کے بعد "وہان کمرے مین روشنی دیکھکر مین نے کواڑون کو دھکیلا تو وہ زور کے ساتھ کھل پڑے ابھی چوکھٹ پر پورا قدم بھی نہ جمنے پایا تھا کہ مجھپر ایک ایسا خوف

طاری ہوا کہ آگے بڑھنے کی بالکل جرأت نہ ہوئی لہذا میں واپس ہوا۔ اتنا کہکر پھر کرافا
ششں و پنج کرنے لگا۔ پوپ کے دل میں مفصل کیفیت سننے کی خواہش بڑھتی جاتی تھی
آخر اُسنے دوبارہ حکم دیا کہ "بغیر کسی اندیشہ کے پوری حقیقت بیان کرو"
کرافا۔ "جب مین نے چوکھٹ کے اندر قدم رکھا تو عجیب ہولناک سمان پیش نظر ہوا یعنی
ایک جنازے پر مُردہ پڑا ہوا ہے اور اطراف مین کچھ کافوری شمعین روشن ہین۔ گو چہرہ
نہایت متغیر ہو رہا تھا۔ تاہم مین نے اچھی طرح پہچان لیا۔ چھپانے کی کون بات ہے۔ وہ
مُردہ آپ ہی کی شکل کا تھا" اس وحشت خیز بیان کو سُنکر تمام مہمان سہم گئے۔
پوپ "اچھا وہ لوح طلسم کیا ہوئی؟"
کرافا "سنیے۔ جب یہ پریشان کُن حالت نظر آئی تو مین نے پیچھے ہٹکے لاحول پڑھی۔
اور پھر سنبھلکر آگے بڑھا۔ کمرہ بالکل تاریک اور خالی تھا۔ آخر اُسی اندھیرے مین ٹٹول کر یہ
تختی اُٹھا لایا ہون"
پوپ "لاؤ میرے حوالے کرو۔ جبتک وہ میرے پاس ہے نہ کسی دشمن کا
خوف نہ کسی زہر کی تاثیر کا اندیشہ ہوسکتا ہے"
یہ کہکر تختی لینے کی غرض سے ہاتھ بڑھایا۔ سکندر ششم جو ایک اول درجہ کا بدکار اور
بدسرشت تھا۔ اُس زمانے کے جاہلانہ اعتقادات پر مٹا ہوا تھا۔ اور اسی سبب سے
اس طلسمی تختی کو اپنی سلامتی کا موجب سمجھتا تھا خیر جب وہ تختی لینے کے لیے آگے جھکا۔
ابھی اُسنے اُسپر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ایک چیخ مار کے زمین پر گر پڑا۔ اور بیہوش ہوگیا۔ اُسی دم
سیزر کو بھی اپنے مزاج مین کچھ تغیر معلوم ہوا۔ اور دل مین انواع و اقسام کے خیالات
و توہمات آنے لگے وہ اسی انتشار و تردد کے عالم مین کھڑا ہوا تھا کہ پیچھے سے کسی کی
آواز سُنائی دی "جناب عالی! مین سمجھتا ہون زہر آلود شراب کے دیے جانے
مین غلطی واقع ہوئی۔ آپ کے والد پوپ صاحب قریب المرگ ہین۔ اور
آپ کا چہرہ زرد پڑ گیا ہے۔ اور مجھے بھی کچھ بیچینی سی معلوم ہوتی ہے" یہ سنتے ہی سیزر
نے پلٹ کر دیکھا تو فوسٹ کھڑا ہے۔

سیزر۔ (خفگی سے) مَین بالکل سمجھ نہ سکا کہ آپ کیا فرما رہے ہین!"

نوسٹ "کیون۔ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ لوکریزا تو مجھسے کوئی بات پوشیدہ نہین رکھتی ہین۔ آپ جلد اُس کا کوئی توڑ کیجیے ورنہ آپ کی جان کی خیر نظر نہین آتی"

سیزر "آپنے اپنے لیے کون تدبیر کی ہی؟"

نوسٹ "جی میرے لیے کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہین" یہ کہکر نوسٹ اُن مہمانون مین جا ملا۔ جو پوپ کو گھیرے ہوے چارطرف کھڑے تھے۔ اس سانحہ کے بعد دعوت خانۂ پوپ ماتم کدہ بن گیا۔ اور جن لوگون نے اُن تین پادریون کو ہلاک کرنے کی تجویز کی تھی۔ خود وہی قریب المرگ تھے"

باب "۵۳"

سکندر ششم کی موت

سیزر نے باپ کے مرنے کی کوئی پروا نہ کی۔ ضیافت خانے سے نکل کر سیدھا اپنے محل مین چلا گیا۔ وہان پہونچکر اپنے وفادار مکلٹو کو جلدی سے کچھ حکم دیا اور آپ تبدیل لباس کر کے خوابگاہ مین آیا۔ اور زہر کا بدرقہ پی کر بچھونے پر لیٹا اور اُن حالات کو جو ابھی گذرے افسوس کے ساتھ خیال کرنے لگا۔ آدھا گھنٹا اسی صورت سے گذرا تھا کہ ایک خفیہ دروازہ کھلا۔ اور مکلٹو اندر آیا۔

سیزر۔ سب تیار ہی؟"

مکلٹو "جی ہان۔ خداوندا کل چیزین مہیا ہین" سیزر یہ سنکر اُٹھا۔ اور ایک ریشمی قبا پہنکر اُسی پوشیدہ دروازے سے ہوکر بازو والے کمرے مین گیا۔ وہان ایک کونے مین پلنگ بچھا تھا۔ دریچون پر چلمنین پڑی تھین۔ ایک قندیل چھت سے لٹک رہی تھی پلنگ کے قریب ہی چار ستون فرش سے

سقف تک استادہ تھے۔ اور ان کی بالائی حد پر چرخ لگے ہوئے تھے ایک کسنہ میز پر دو تین نہایت تیز چاقو رکھے تھے۔ غرض۔ سیزر کا کمرے مین پہونچنا ہی تھا کہ اُسکے خاص نوکر مکلٹو نے ایک دروازہ کھولا۔ اور چار ملازم ایک قوی جثہ بیل کو اندر لے آئے۔ مکلٹو نے بڑا سا لٹھ ہاتھ مین لیکے بیل کے سر پر اس زور سے مارا کہ وہ نیمجان ہوکر زمین پر گر پڑا اسی وقت خادمون نے اسکے چارون پاؤن اُن چار ستونون سے باندھ دیے۔ اور ایک شخص نے میز پر سے بڑا چاقو اٹھاکے بیل کے پیٹ کو تھوڑا سا چیر دیا۔ اور اُس کی آنتین وغیرہ نکال کر ایک طرف مین ڈالدین۔ اس کے بعد سیزر اپنی پوشاک اُتار کر بیل کے پیٹ مین بیٹھ گیا اور اُس کے خون سے تمام جسم دھونے لگا۔ دس منٹ کے بعد اس مین سے باہر نکلا اور پلنگ پر لیٹ گیا تو بدن سے پسینا نکلنا شروع ہوا۔ خاندان بورجیا کا کوئی شخص جب کسی کی جان لینے کے لیے زہر تیار کرتا تو اُسکی تاثیر کے امتحان کی غرض سے پہلے اپنے آپ پر آزماتا تھا۔ اور بعد ازان اس کے اثر کے دُور کرنے کے لیے دواؤن کے استعمال کے سوا بیل کے خون مین نہایا کرتا تھا۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ امیر ظریفین نے شہر ڈنیس کے ایک مکان مین یہی کیفیت دیکھی تھی۔ وہ لوکریزا دختر پوپ کے کارنمایان تھے۔ الغرض سیزر کا دل اس مصروفیت کے عالم مین بھی اپنے خاص اُمور کے افکار سے خالی نہ تھا۔ دوسرے ملازمون نے اُس مردہ بیل کو وہان سے اُٹھایا اور وہ پاک کرکے رخصت ہوگئے سیزر نے اپنے وفادار مکلٹو کو قریب بلا کر کہنے لگا "یہ بات غیر ممکن ہے کہ ابّا جان اس حادثے کے بعد زندہ رہ سکین چونکہ وہ معمر آدمی ہین۔ اُنکے لیے کوئی بدرقہ بھی سودمند نہ ہوگا اور اُنکی طبیعت خون کے حمام کی متحمل نہ ہوسکے گی۔ اگر موجودہ حالت مین ایسی کوئی کارروائی عمل مین لائی جائے تو لوگ بدگمان ہوجائینگے۔ جو آیندہ میرے حق مین بہت ہی بُری ہے لہٰذا تم دو خدمتگارون کو ہمراہ لیکر اسیوقت ابا جان کے محل مین جاؤ۔ اگر واقعی اُنکی حالت ویسی ہی ردی ہو جیسی کہ مین خیال کرتا ہون تو تم پادری کاسہ کے پاس جو پوپ کا خزانچی ہے

جاکر نرمی و ملائمت سے ورنہ کچھ دھمکا کر اُسکے پاس سے کنجیان حاصل کرلو۔ اور تمام عمدہ
زیورات وغیرہ جو خزانے مین ہین یہان لے آؤ۔" اُس وقت دو پہر رات گئی تھی۔
مکلٹو دو ملازمون کو ساتھ لیکر اپنے آقا کی تعمیل حکم کے لیے نکلا۔ یہ تینون شخص کبھی گلیان اور
کوچے طے کرتے ہوے پوپ کے محل کی طرف جارہے تھے۔ تمام شہر مین
ہلچل مچی ہوئی تھی۔ پوپ کے دفعتہً بیمار ہونے کی خبر اور اسی کے ساتھ مختلف افواہین
پھیل گئین۔ ہر کس و ناکس کی زبان پر یہی تذکرہ تھا۔ اور لوگ چارون طرف دوڑتے
پھرتے تھے۔ پوپ کے مخالفین ایک فوج کی حیثیت مین جمع ہوکر چوطرفہ لوٹ مار
کرنے لگے۔ مکلٹو اور اُسکے ساتھی منزل مقصود پر پہونچے۔ پوپ جان کندنی کے عالم
مین پڑا تھا۔ تاہم حاضرین کی گفتگو سمجھنے کا ہوش باقی تھا۔ لوکریزا بھی باپ کو تنہا چھوڑ کر
اپنے خلیہ مکان مین چلی گئی۔ اور وہین اس ناگہانی انقلاب کے نتیجہ کا انتظار کرتی
رہی جسکے سبب اپنے خاندان پر نزول تباہی لازمی سمجھے ہوے تھی۔ خیر۔ کل مہمانون
سے فقط چار پادری پوپ کی تیمارداری کے لیے رہ گئے۔ اور ان چار مین دو وہ
بھی تھے جنھین مارنے کی تجویز ہوئی تھی۔ وہ بیچارے اُسوقت تک یہی نہ جانتے
تھے کہ غیب سے ہماری موت پوپ صاحب پر پلٹ گئی ہے۔ مکلٹو پادری کاسہ
کو پوپ کے پاس سے بلا کر ایک بلا لوٹ مقام پر لے گیا۔ اور وہان اپنے ہمراہیون کے ساتھ
اُس کو اسقدر دھمکیان دین اور ڈرایا کہ اُس نے مجبور ہوکر کنجیون کا گچھا حوالے کردیا۔
مکلٹو نے کنجیان پاتے ہی کاسہ کو ایک حجرے مین بند کرکے قفل چڑھا دیا۔ اور
تاکید کردی کہ "خبردار کچھ شور بلند کیا یا فریاد کے لیے ہاتھ پاؤن ہلائے تو اُسیدم سر تن سے
جُدا کیا جائے گا۔" اور آپ دونون خدمتگارون کو ساتھ لیکر خزانہ پوپ مین داخل ہوا۔
اور سونے سے بھرے ہوے دو صندوق اور کل زیور اُٹھا کر سیزر کے محل مین پہونچا دیا۔
دوسرے دن صبح کے وقت سیزر نے اپنے وفادار مکلٹو کے ماتحت مین ایک فوج
دے کر پوپ کے محل پر قبضہ کر لینے کے لیے روانہ کیا۔ پوپ اپنی زندگی کی
آخری ساعت مین تھا۔ رون کی آواز (جو خانہ جنگی کی علامت تھی) سُنکر

بہت ہی گھبرایا۔ لیکن سیزر تو اُدھار کھائے بیٹھا تھا کہ ہر طرح اپنے اختیارات قائم رہنے کی کوشش کرے۔ اور رباپ کے مرنے کے بعد کسی ایسے شخص کو پوپ کا عہدہ دلوائے جو اپنا تابع فرمان رہے سکندر ششم برابر آٹھ دن تک اسی جان کنی کی حالت مین پڑا رہا۔ گو روبرو گذرنے والی تمام کارروائیون سے وہ باخبر تھا۔ مگر کبھی بھولے سے بھی اپنے بچون کے دیکھنے کی خواہش ظاہر نہ کی نہ اُن کا نام زبان پر لایا۔ آخر کار نہایت اذیت و تکلیف کے ساتھ اُسکا دم نکل گیا۔ سیزر باپ کی خبر مرگ سنتے ہی محل مین آیا۔ اور وہین رہنے لگا۔ دوسرے لوگ محل کا محاصرہ کیے ہوے پڑے تھے۔ سیزر جو غلطی کی وجہ سے زہر پی گیا تھا۔ باوجود متعدد قسم کے توڑ کرنے کے اسکی حالت ابتر ہو رہی تھی چہرہ زرد اور آنکھین خون کبوتر کی سی سُرخ تھین۔ اور چلنا پھرنا درکنار بڑی دشواری سے گھٹنون کے بھل رینگنا نصیب ہوتا تھا۔ جب پوپ نے انتقال کیا تو دستور کے مطابق پادریون کا صدر نشین انجمن سیزر کی رضامندی کے ساتھ حکمرانی مملکت پر مامور ہوا۔ پوپ کی لاش بہت پھولی ہوئی تھی۔ اور سیاہ پڑگئی تھی۔ آخر بدبو آنا بھی شروع ہوئی۔ سیزر اس بات کی بڑی خبرداری کرتا تھا کہ پوپ کی لاش پر اجنبی لوگون کی نگاہ نہ پڑسکے۔ اور اُسکی موت کا اصلی سبب کسی پر آشکار نہو۔ اسی لیے تجہیز و تکفین کے متعلق بہت جلد جلد تیاریان ہونے لگین۔ پوپ کے مخالفون کا سیزر ولو کرینزا بلکہ تمام خاندان بورجیا کو اس قدر خوف تھا کہ ان سب کی آیندہ بہبودی تو ایک طرف جانین ہی معرض خطر مین پڑگئی تھین۔

باب "۵۴"

موت کا کمرہ

پوپ کی لاش مدفون ہونے کے ایک رات قبل سیزر معمولی لباس پہنکر محل سے اس کمرے مین گیا جہان لاش پڑی ہوئی تھی۔ وہ ایک صندوق مین بند تھی اور صندوق جنازے پر رکھا گیا تھا۔ چارون کونون پر شمعدانے کافوری روشن تھین۔ گو آنیوالے کا دماغ منتشر

تہونے کے لیے خوشبو کی کئی چیزین جل رہی تھین۔لیکن عفونت کسی طرح کم نہوتی تھی۔یہ نہین کہا جا سکتا کہ شب کی اُس ساعت مین تنہا وہان جانے سے سیزر کا کیا مطلب تھا۔ شاید باپ کی محبت غالب آگئی اور دل نے چاہا کہ دفن ہونے کے آگے اپنے باپ کی صورت اخیر مرتبہ ایک نظر دیکھ لے یا خدا جانے زہر دیے جانے کی غلطی کا تاسف تھا۔ بہرحال سیزر دو پہر شب کے وقت مُردے کے قریب گیا۔اور مُنھ سے چادر ہٹا کر اُس متغیر اور متعفن چہرے کو حسرت و افسوس سے دیکھنے لگا۔وہی چہرہ جو باوجود ضعیفی کے توانا اور رعب دار تھا۔

سیزر۔ (غمناک لہجے مین) "ہاے اُس شخص سے جو کُل یورپ کے عیسائی ممالک کا شیر تھا۔اب یہی باقی رہگیا۔(مردے کی صورت دیکھتا ہوا) تمھاری موت سے کچھ اٹلی ہی مین نہین بلکہ تمام یورپ مین ایک عظیم انقلاب ہو جائے گا۔آپ کے اختیارات کے خوف سے جو لوگ آپ کی زندگی مین سب باتون سے درگذر کیے بیٹھے تھے۔اب میدان خالی پاکر جو نہ کرین تھوڑا ہی۔آہ! وہ آپ کے سب اختیارات نابود ہو گئے۔وہ چہرہ جسکا چین بجبین ہونا ایک قوم بھر کے ڈرانے کے لیے کافی تھا۔وہ ہاتھ جس سے سلاطین یورپ کو حکمنامے لکھے جاتے تھے۔قریب ہے کہ مٹی کے کیڑون کا نوالہ ہون۔اور معلوم نہین جسم کی خاک کس کس کے پاؤن سے پامال ہو۔ افسوس!"

ایک آواز۔ (نہایت ہی نرمی و آہستگی سے) "خدا اس خاک پر رحم کرے!" اس آواز کے سنتے ہی سیزر پر بے انتہا خوف طاری ہو گیا۔گھبرا کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا تو جنازے کے دوسری جانب لوکریزا دو زانو بیٹھی نظر آئی۔

سیزر۔ (کمال تعجب سے) "یا آپی! کیا تم خدا کی عبادت کر رہی ہو؟"

لوکریزا۔ "ہان۔زمانۂ دراز کے بعد آج ہی ایسا اتفاق ہوا۔مگر کیا تم سمجھتے ہو کہ ہماری دعا کے سبب ابا جان کی بخشش ہو سکتی ہے؟"

سیزر۔ "معلوم ہوتا ہے تم راہبہ ہونا چاہتی ہو۔آج ہمکو اپنی عزت سنبھالنے کے لیے

جرأت و ہمت ضرور ہے۔ ایسے وقت مین پست ہمتی سے یہان بیٹھنا بھی واللہ عجیب بات ہی۔"
لوکریزا۔ "مین خوب جانتی ہون کہ اب ہماری عزت و ثروت معرض خوف مین ہی۔ لیکن مجھے
معاف رکھو۔ اس لاشے کے دیکھنے سے میرے دل کی عجب حالت ہوگئی ہی جسکی وجہ سے
مین تمام ہمت ہارے بیٹھی ہون۔ دل مین اتنا بڑا تغیر کبھی نہ پیدا ہوا تھا۔ مین اپنے پوشیدہ مکان
سے اس نیت سے یہان آئی کہ چلکر آخری دیدار کرلون! مجھے حاشا یہ اُمید نہ تھی کہ تم بھی
یہان ملوگے۔ مگر جب یہان آکر اس لاش کی بیکسی کو غور سے دیکھا تو دنیا آنکھون مین
تیرہ و تار ہوگئی۔ رشتہ دارون سے یا غیرون سے کوئی متنفس موجود نہین حالانکہ یہ اُسی
کی لاش ہی جسکا دبدبہ اور رعب کل یورپ پر چھایا ہوا تھا۔ غرض جب مین نے یہ حال دیکھا
تو دل مین ایسے خیالات پیدا ہوے جنکا بیان کرنا ممکن نہین۔ یکایک میری تمام بدیان میرے
روبرو ہوگئین اور اُن لوگون کی صورت نظرون مین پھرنے لگی۔ جو میرے ہاتھ سے ہلاک
ہوے۔ مین خوف سے کانپ گئی اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔ ہاے! اُسوقت میرے
دل کی جو حالت ہوئی بیان نہین کرسکتی۔ یہان سے بھاگ نکلنے کا قصد کیا مگر طاقت
نے یاری نہ دی۔ اور۔ پاؤن نہ اُٹھ سکے تو مین دوزانو بیٹھ کر خدا کی درگاہ مین التجا کرنے
لگی۔ آخر یہی امر میرے لیے باعث تسکین ثابت ہوا۔ اور سمجھی کہ خداوند عالم مجھپر ضرور رحم کریگا
اور میرے تمام گناہ بخشدے گا۔"

سیزر۔ "ان باتون کو بالاے طاق رکھو۔ اب ہمین صرف اپنے ذاتی اُمور کی فکر اور تدبیر
کرنا ضرور ہی۔ ہم آجتک شیرون کی طرح زندگی بسر کرتے رہے ہین۔ اب اگر بھیڑون کی
خصلت اختیار کرلین تو غالباً ہمارے دشمن ہمین کھا جائینگے۔ اچھا اب تم یہان سے جلو۔
مرحوم کی تجہیز و تکفین سے فراغت ہونے کے بعد مین کل تم سے تمھارے خفیہ مکان مین ملاقات
کرون گا۔ اور اُسی وقت مین اپنی آیندہ زندگی سے تعلق رکھنے والی چند تجاویز کہ سناؤنگا
سردست مکلٹو کو تمھارے ساتھ بھیجتا ہون۔" لوکریزا اپنے بھائی کے کہنے پر وہان
سے نکلی۔ کیا اُس عورت کے دل مین ذرا بھی خوف خدا کا اثر نہ تھا؟ نہین نہین
باوجود ان بدیون اور سیہ کاریون کے دل مین ایک خفیف سی روشنی باقی تھی جسکے

ذریعہ اُسنے اپنی بدکرداریون کی ایک تصویر دیکھ لی - اگر اُسکا شیطان صفت بھائی اُسوقت
وہان نہ آتا تو وہ اثرا بنے تمام گناہون سے تائب ہونے پر آمادہ کردیتا - اور غالبًا وہ بخشی بھی
جاتی - لیکن خدا کا ارادہ ایسا نہ تھا -

باب "۵۵"

اہل روم کا غضب

دوسرے دن صبح کو پوپ کا جنازہ محل سے نکلا - اُس زمانے کے طریق کے بموجب
تابوت بند نہ تھا - صرف ایک چادر اور اُسپر سے سیاہ مخمل لپٹی ہوئی تھی - چادر مین عطر اور دیگر
خوشبوئین نہایت کثرت سے تھین - ٹھیک سات بجے کا وقت تھا - جنازہ سینٹ پیٹر
کے گرجا کی طرف لیجا رہے تھے - پوپ کے بیٹے سیزر نے اپنی فوج اُن کوچون مین
دورویہ استادہ کی جس مین سے ہوکر جنازہ گذرنے والا تھا - اور اُس کل فوج کا سردار سیزر
کا وفادار ملازم مکلٹو تھا - ان فوجی قطارون کے پیچھے ساکنان شہر کا انبوہ جمع تھا - اور
ہر شخص جنازے کے دیکھنے کا مشتاق ہو رہا تھا - حالانکہ پوپ کی زندگی مین سب اُس سے
دلی عداوت رکھتے تھے - ہر عمارت کے بیشمار دریچون سے کوئی ایسا نہ تھا جس سے دوچار
مرد اور عورتین یا بوڑھے یا بچے نہ جھانکتے ہون - شہر کے تمام بازار بند تھے - اور کل گرجاؤن
مین گھنٹے بج رہے تھے - اور اُمرا و عمائد کی محلسراؤن کے پھاٹک پر سیاہ کپڑا ڈالا گیا تھا -
یہ سب کارروائی کچھ سکندر ششم ہی کے لیے نہین - بلکہ ہر پوپ کے مرنے پر ساکنان
شہر کو ان رسوم کی پابندی ضرور تھی - ورنہ سکندر ششم کوئی ایسا شخص نہ تھا جسکے
مرنے کا کسی کو غم ہوتا - الغرض جنازہ بڑے تکلف سے روان تھا - سب کے آگے
کم درجے کے پادری صف بستہ ہاتھون مین کافوری شمعین لیے ہوے تھے - اُنکے
بعد طالب علمون کی صفین تھین - ان کے بعد سیزر کے سپاہیون کی چند صفین - اور
اُن کے پیچھے جنازہ چھ آدمیون کے کاندھون پر تھا - جنازے کے پیچھے عالی رتبہ
پادریون کی صفین تھین - اور آخر مین سیزر اپنی باقی ماندہ فوج لیے ہوے

قاعدے سے جارہا تھا۔ جنازہ ابھی محل سے سو گز بھی نہ گیا تھا کہ آسمان پر بادل جمع ہونا شروع ہوا۔ اور بجلیاں چمکنے لگیں۔ بادل کے گرجنے کی صدا نے خلائق کی آواز کو بالکل ہی گم کر دیا۔ گویا مشرقی فسانہ گویوں کے قول کے بموجب وہ لاکھوں آدمی پتھر کے ہو گئے تھے۔ ابر کی ہولناک آواز سے تمام اہل شہر کے کلیجے دہل گئے۔ تھوڑی دیر کے لیے جنازہ ٹھہر گیا۔ سیزر پریشانی کے ساتھ چاروں طرف دیکھنے لگا۔ اور مکلٹو بھی سخت گھبرا گیا۔ پادریوں نے انجیل کی آیتیں پڑھ پڑھ کر اپنے سینوں پر دم کرنا شروع کیں۔ اس وحشت فزا واردات سے لوگ ابھی کچھ سنبھلنے بھی نہ پائے تھے۔ کہ ایک بجلی اس زور شور سے کڑکی کہ رہے سہے حواس اور غائب ہو گئے۔ یہ بجلی ربارٹا کے گرجا کے مینار پر گری۔ لوگ اس واقعہ کو شگون بد تصور کرنے لگے۔ اسلیے کہ سکندر ششم سے پہلے جو پوپ تھا۔ اُسکے دفن کے روز بھی اسی گرجا کے مینار پر بجلی گری تھی جس کے بعد شہر روم پر کئی بلائیں نازل ہوئیں۔ جاہل اور بدعقیدہ لوگ سمجھ گئے کہ سکندر ششم کے بعد بھی کوئی تازہ آفت نازل ہونے والی ہے۔ خیر۔ طوفان کا زور آناً فاناً ترقی کر رہا تھا۔ اور ساتھ ہی لوگوں کا خوف بھی زیادہ ہوتا گیا۔ اُس بیشمار خلقت میں ایک شور اور ہلچل پیدا ہوا۔ آخر کئی آدمی غصہ میں آکر اپنی تلواریں ٹٹولنے لگے۔ تاکہ خاندان بورجیا سے عوض لیں۔ کیونکہ وہ سمجھے ہوے تھے کہ انھیں کی بدکاریوں کی وجہ سے یہ بدشگونیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ سیزر اُنکے ارادے سے واقف ہو گیا اور سمجھا کہ اب مشکل پڑے گی۔ لہذا سڑک پر دو طرفہ صف بستہ فوج سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ خبردار! تم اپنی جانیں عزیز رکھتے ہو تو بڑی ہوشیاری سے لوگوں کو روکے رہو۔ مکلٹو بھی سرگرمی کے ساتھ سپاہیوں کی صفیں برابر کرنے اور انھیں ہمت و جرات دلانے میں مشغول تھا۔ مگر تھوڑی سپاہ ایک جم غفیر کے روکنے پر کیونکر کامیاب ہو سکتی تھی۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو جان سے ہاتھ دھو کر لڑنے پر آمادہ ہو گئے ہوں۔ خاندان بورجیا کی تمام بدکرداریاں اس وقت لوگوں کو اس طرح یاد آگئیں کہ گویا ابھی اُن معاملات کا وقوع ہوا ہے۔ اُن کا وہ دھوکے میں زہر دینا۔ وہ پوشیدہ خونریزیاں۔ وہ سنگدلی اور بے ایمانی۔ غرض سب باتیں پیش نظر

ہوگئیں۔ اور پوپ کی لاش اور سیزر سے انتقام لینے پر آمادہ کر دیا۔ آخر یہانتک نوبت پہونچی کہ ہزاروں اشخاص چلا کر کہنے لگے کہ "آج خاندان بورجیا کا قتل عام ہو" مکلٹو اور سیزر نے بہت کچھ اہتمام کیا۔ مگر اُن کی سب کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے صد ہا تلواریں بلند ہوگئیں۔ سب کے سب صفوں کو چیر کر سیزر و مکلٹو پر جھک پڑے۔ کیونکہ انھیں دونوں کا قتل کرنا سب کا اصلی مقصد تھا۔ لیکن وہ بھی نہایت دلیری کے ساتھ اُنکے حملوں کو بچاتے رہے۔ فوج اور صفوں کا جو انتظام تھا اُٹھ گیا۔ تمام پادری دوڑ دوڑ کر کلیسا سینٹ پیٹر میں جا چھپے اور وہ لوگ جو کاندھوں پر جنازہ اُٹھائے ہوے جا رہے تھے گرجا کے پھاٹک میں چھپنے کی غرض سے دوڑنے لگے۔ وہ کچھ اس درجہ بوکھلائے ہوے تھے کہ پھاٹک کے زینوں پر پہونچتے پہونچتے جنازہ اُن کے کاندھوں سے گر پڑا۔ اور پوپ کی لاش جو نہایت بوسیدہ اور متعفن ہو رہی تھی جنازے سے نکلکر زینے پر گر پڑی۔ جب قریب کے لوگوں نے اس ڈراونی شکل میں لاش کو دیکھا تو بے اختیار چیخیں مارنے لگے۔ اور شہر بھر میں یہ مصیبت تھی کہ بجز شور و بکا کی صدا کے اور کوئی آواز نہ سنی جاتی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد شور و غل موقوف ہوا۔ اور سیزر و مکلٹو پر جو حملے کیے جاتے تھے اُس سے بھی سبھوں نے ہاتھ روک لیا۔ مگر دس ہی منٹ کے بعد عوام پوپ کی لاش پر ٹوٹ پڑے۔ بچوں اور ضعیفوں کی پامالی۔ عورتوں کی گریہ وزاری انھیں حملہ کرنے سے روک نہ سکی۔ طوفان کا دور اب تک برابر اپنا رنگ دکھا رہا تھا۔ پوپ کی لاش زمین پر گرنے سے جو تہلکہ برپا ہوا تھا۔ اُس میں سیزر اور مکلٹو کو امن حاصل کرنے کی مہلت ملی۔ تاہم نہ وہ خود بھاگ سکے۔ نہ اُن کے سپاہیوں کا ایک جگہ فراہم ہونا ممکن ہوا۔ سیزر کی بہن لوکریزا فوسٹ کے ہمراہ ایک بلند مکان میں چھپی ہوئی بیٹھکر پردے سے کل تماشہ دیکھ رہی تھی۔ جب سیزر پر چو طرفہ سے حملے ہونے لگے تو اُسنے فوسٹ کا ہاتھ پکڑکر نہایت گریہ وزاری اور لجاجت سے کہا کہ "ہائے وہ اُسکو زندہ نہ چھوڑینگے۔ کمبخت میرے بھائی کے خون کے پیاسے ہیں" لوکریزا با وجود سنگدل اور بدکار ہونے کے اپنے بھائی سے کمال درجے کی محبت رکھتی تھی۔

فوسٹ "دیکھو سیزر نہایت دلیری سے لڑ رہا ہے۔ اور اُسکے سپاہی چارون طرف حلقہ کیے ہوے ہین"

لوکریزا۔ (اُس ہنگامے کیطرف دیکھتی ہوئی) "مگر لوگ اُسکی سپاہ کو شکست دے رہے ہین۔ آہ فوسٹ! کیا مین سیزر کو اسطرح اپنی آنکھون کے روبرو قتل ہوتا ہوا دیکھون؟"

فوسٹ "تم ڈرو نہین مین اُسے ضرور بچاؤن گا" یہ کہکر لوکریزا کے پاس سے اُٹھ گیا۔ وہ وہین بیٹھی ہوئی دیکھ رہی تھی۔ اور گو فوسٹ کے باطنی اختیارات سے وہ ناواقف تھی۔ مگر اتنا البتہ معلوم تھا کہ فوسٹ کو کوئی ایسی قدرت ضرور حاصل ہے جو خلاف قیاس ہے۔ وہ اس امر سے بھی آگاہ تھی کہ فوسٹ ابتدا ءً غریب تھا۔ اور اس غربت کی حالت سے دفعۃً سلطنت جرمنی مین اوج پر آیا۔ ایک دفعہ اُسکے اختیارات کی آزمایش کا بھی موقع ملا تھا جب اُسنے وعدے کے بموجب فیروز والسٹین کو قید سے چھڑا دیا۔ علاوہ برین خاندان بورجیا کے مخفی حالات ایک دن پورے پورے بیان کیے۔ اور زہر آلود شراب غلطی سے پی جانا۔ اور اُسکا کچھ محسوس نہ ہونا بھی لوکریزا کے لیے کچھ کم تعجب کی بات نہ تھی۔ انھین باتون کے تصور نے اُسکے دل مین فوسٹ کیجانب سے ایک ادب اور خوف پیدا کر دیا تھا۔ اور اسی سبب سے جب فوسٹ نے سیزر کے بچانے کا اقرار کیا تو اسکو یقین ہو گیا کہ وہ ضرور اپنی کوشش مین کامیاب ہوگا۔

جسدم فوسٹ سیزر کی مدد کے لیے لوکریزا سے جُدا ہوا۔ اُسی وقت پوپ کا لاشہ جنازے سے نکلکر نیچے گرا۔ یہ حال دیکھکر لوکریزا نہایت غضبناک ہو گئی۔ اپنے باپ (جو زندگی مین ایسی حکومت اور رعب و جلال رکھتا تھا) کی لاش کی یہ خرابی و ذلت دیکھکر بالکل ہی پیچ و تاب کھانے لگی۔ فوسٹ سیزر کے رُخ سیدھا جا رہا تھا اور دیکھنے والے کو صاف معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو کوئی چیز آگے بڑھنے سے مانع نہین ہے۔ سیزر اُسدم بُری طرح دشمنون مین پھنس گیا تھا۔ اُس پر ہر طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ لیکن وہ بھی ہمت نہ ہار کر وارون کو برابر خالی دے رہا تھا۔ اور اُسکا وفادار خادم مکلوطو بھی اُسوقت اپنے آقا کے بچاؤ مین پوری کوشش کر رہا تھا۔ مگر کچھ کام

نہ آئی۔ اور اُسی کی تلوار کھینچ لی گئی۔ اور سیزر گھوڑے سے نیچے گرا دیا گیا۔ آن واحد مین
دونون کا کام تمام ہونے والا تھا کہ کسی شخص نے ہاتھ مین ننگی تلوار لیکر سیزر پر حملہ کرنے والون
کو اس جرأت سے ہٹایا کہ سب کے سب منتشر ہوکر بھاگے۔ اور سیزر و کلوٹو کو اپنے ہوش و حواس
بجا کر لینے کا قابو ملا۔ نوسٹ نے تلوار گھما کر اسقدر رستہ نکال لیا کہ آپ اور یہ دونون شخص
آسانی سے نکلے۔ لیکن سیزر کی فوج کے پس ماندہ سپاہی جمع ہوکر لوگون کے ہجوم کو پراگندہ کرنے
لگے۔ لوگ یہ حال دیکھکر نہایت پریشان و بدحواس ہوگئے۔ اور ہر طرف بھاگنے لگے
تمام شہر مین پھر از سر نو شور و غل شروع ہوا۔ سب لوگ جیسے جمع ہوے تھے ویسے ہی
منتشر بھی ہوگئے۔ ہر گلی کوچے مین بھاگڑ پڑی تھی۔ یہانتک کہ کلیساے سینٹ پیٹر کے
اطراف کا بہت بڑا حصہ تھوڑی دیر مین سنسان میدان کی شکل بنگیا۔

باب "۵۶"

جن کا لکچر

سکندر ششم کی لاش بے گور و کفن کلیساے سینٹ پیٹر کے پھاٹک پر پڑی ہوئی تھی
نوسٹ کے آنے سے لوگ پراگندہ ہوکر دوڑنے لگے تھے اُس وقت یہ شہرت اُٹھی کہ ایک
فوج عظیم سیزر کی کمک پر آگئی ہے۔ اِسی لیے پادری اور طالب علم وغیرہ جو پوپ کے
جنازے کے ہمراہ تھے اپنی اپنی جان بچانے کے لیے فرار ہوگئے۔ اور اپنے آقا کے مُردے
کو اس بے ترتیبی سے چھوڑ جانے کا بھی خیال نہ کیا۔ جہان لاش پڑی تھی وہان کی
ہوا عفونت کے سبب سے غلیظ ہوگئی تھی۔ اس حالت مین سیزر۔ لوکریشیا۔ و دیگر ارکین
خاندانِ بورجیا کو اپنی جانون کی پڑی ہوئی تھی کسی مین اتنے حواس کہان تھے کہ مُردے
کے دفن کا کچھ بندوبست کرین۔ لوکریشیا ایک پادری کا بھیس کرکے اپنے پوشیدہ مکان
مین چلی گئی۔ اور سیزر اپنے سپاہیون کی محافظت مین پوپ کے محل مین پہونچ گیا جب
ہنگامہ فرو ہوا۔ اور چوطرفہ خاموشی طاری ہوئی تو پوپ کے چند معتقد جمع ہوے اور
باہم تجویز کی کہ لاش کو جنازے مین ڈالکر گرجا کے اندر لیجائین۔ مگر قریب پہونچکر مُردے کی صورت

دیکھی تو اسدرجہ وحشت ناک تھی کہ وہ ڈرکر واپس آئے غروب آفتاب کے وقت فوسٹ کو اُس طرف جانے کا اتفاق ہوا۔ جب یہ پوپ کی لاش کے قریب پہونچا تو یہ الفاظ بے ساختہ اُس کی زبان سے نکل گئے " افسوس! اُس شخص کی یہ حالت ہوئی جس سے تمام یورپ کانپتا تھا"

ایک آواز " تم اس لاش کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟" فوسٹ گھبرا کے مڑا اور دیکھا تو وہ جن کی آواز تھی۔

فوسٹ " کیا تو یہان ہی؟"

جن " پھر رہون کہان؟ عاشق اپنے معشوق کا پہلو چھوڑکر کہان جائیگا؟ یہ دیکھو (پانون سے بتلا کر) یہان اس شخص کی لاش پڑی ہی جو اگر چاہتا تو لاکھون آدمیون کو خوش وخرم رکھ سکتا تھا۔ اسکا صرف ایک اشارہ بڑے بڑے جلیل القدر بادشاہون کے لیے حکم تھا مگر افسوس! انسان بڑا ہی احمق ہی مثلاً اِس پوپ کی سوانح عمری ہی پر غور کرو۔ یہ عیسائی ممالک سے ایک عظیم الشان سلطنت پر قابض ہوا۔ اسکے آگے دو رستے تھے جو ایک ہی مقام سے دو طرف جاتے تھے۔ اور ایک ہی جگہ پر دونون آخر بھی ہوے تھے۔ ایک تو راہ راست یعنی نیکی کا رستہ تھا۔ اور دوسرا بدی کا۔ یہ دونون راہین ایک ہی مقام پر پہونچانے والی ہین جسکو دولت عزت اور ناموری کہتے ہین۔ اس شخص نے بیہودگی سے بدی کی راہ اختیار کی۔ اور آخر دم تک اُسی پر قائم رہا۔ یقین جانو کہ راہ بد مین جس قدر تصدیعات و تکالیف ہین۔ راہ نیک مین بھی اُسی قدر ہین۔ کچھ زیادہ نہین۔ تاہم اکثر گمراہ لوگ جو بدی کی راہ اختیار کرتے ہین۔ اسکا سبب کیا ہی؟ غالباً اُنکے خیال مین دولت وثروت بدی کے ساتھ بڑی آسانی سے حاصل ہو سکتی ہی۔ لیکن یہ بہت بڑی غلطی اور غلط فہمی ہی۔ مین اسلیے تم سے یہ حقیقت بیان کرتا ہون کہ تم تو اب میرے پھندے سے چھوٹ نہین سکتے۔ لہذا ان باتون کے معلوم کرنے سے تمھین جو کہ رنج ہوگا وہی میری خوشی کا موجب ہی۔

فوسٹ۔ (جھنجھلا کر) " افسوس! ذراسی بھلا اور بے سود طمع پر مین نے اُسے چھوڑ دیا جسکا

مبارک نام ہو تو لے سکتا ہے اور نہ میں ۔ شاید اس رنج کے تازہ کرنے اور میرے دل دکھانے میں تجھے مسرت حاصل ہوتی ہے!۔"

جمن - بیشک ۔ مگر میری کامل بات تو سن اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ میں انھیں اغوا کرکے بدراہ کر دیتا ہوں لیکن یہ سراسر بے اصل ہے مجھے دغا و فریب سے کام لینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی ۔ انسان خود اپنی نفسانی خواہشات سے میرا مطیع ہو جاتا ہے ۔ اگر میں انھیں حقیقت حال سے مطلع کر دوں تو میرے بہت سے مریدی ہاتھ سے جاتے رہیں گے ۔ تم اس بارے میں مطلق شبہ نہ کرو کہ بدی اور دغا سے جو دولت و عزت حاصل ہو سکتی ہے اُتنی ہی آسانی کے ساتھ نیکی میں ملنا بھی ممکن ہے ۔ سوا اسکے نیکی میں جو عمدگیاں اور خوبیاں ہیں وہ بدی میں ہرگز نصیب نہیں ہو سکتیں پھر بھی لوگ بُری راہ پر ہی لٹو ہیں کسی چور سے پوچھو کہ محنت سے پیدا کیے ہوئے مال سے زیادہ لُطف حاصل ہوتا ہے ۔ یا اُس مال نے جو دغا و فریب سے حاصل کیا گیا ہو یا کسی بادشاہ سے استفسار کرو کہ ظلم و جور کی حکمرانی میں زیادہ مزا ہے یا عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرنے میں ؟ یا اُس شخص سے دریافت کرو جس نے یتیموں اور بیواؤں کے مال سے تمول حاصل کیا ہو کہ آیا اس تونگری میں زیادہ لُطف ہے یا اُس مفلسی میں جو مفلس محنت مزدوری سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا تم انسانوں میں فیلسوف بھی ہیں جنکا قول ہے کہ دنیا میں نہ بدی کی سزا ملتی ہے ۔ نہ نیکی کی جزا ۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ اگر مجرم ملکی قوانین کی آگ سے بچ جائے تو اُسکو کوئی دوسری سزا نہیں ملتی ۔ اُنکا یہ عقیدہ اس خیال کی وجہ سے ہے کہ جس قدر جلد بدکاری اور دغا سے دنیا کا مال حاصل ہوتا ہے اُس قدر جلد نیکی اور راستی سے حاصل نہیں ہو سکتا ۔ اور اسی لیے نیکی کا ثمرہ بہت کم ملتا ہے " یہ اعتقاد محض بے اصل ہے ۔ کیا قانون ملکی کے سوا بدی کی اور دنیوی سزا ہی نہیں ؟ اور کیا نیکی میں بجز دنیاوی جاہ و حشم کے اور کوئی بہتری نہیں ؟ کیا دل کی پشیمانی جسمانی سزا میں داخل نہیں ؟ ۔ اور کیا دل کی مسرت و شادمانی دنیاوی جزا نہیں تسلیم کی جا سکتی ؟ میں اگر سب باتیں تفصیل کے ساتھ بیان کروں تو شاید کئی دن تک میری تقریر ختم نہو ۔"

فوسٹ "میں بڑا ہی بدنصیب ہون۔ زندگی بھر یہی تاسف رہیگا میں نے جو اقرارنامہ تجھے لکھدیا۔ وہ بہت بڑی حماقت کا کام تھا۔ حالانکہ کل روے زمین کی دولت میرے قبضۂ قدرت میں ہی مگر دل کو کسی پہلو چین وراحت نہین۔ بعض وقت خیال آتا ہی کہ پتھر سے سر ٹکرا کر جان دیدون۔ لیکن اس حرکت سے اور بھی جلد اپنے آپ کو تیرے قبضہ مین کردینے کا خیال مجھے روکتا ہی۔ گو مین ہنستا بھی ہون۔ مگر دل کسی وقت خوش نہین ہوتا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی شخص میرے جسم کے اندر سے میری بدیون کو یاد دلا رہا ہی۔ اور کہتا ہی کہ "تو نے اپنی زندگی شیطان کے سپرد کردی ہی"

جن "آہ! مین اگر اپنی دلخراش حالتون سے تجھے آگاہ کرون تو یقین ہی کہ تو ڈر جائے گا۔ میرے ساتھ کیے ہوے قول کی یاد تیرے دل کو جو ہمیشہ منفعل اور پریشان رکھتی ہی۔ اُسکی نسبت مین کہتا ہون کہ تو ہرگز گذشتہ باتون کے خیال کو دل مین جگہ نہ دے"

فوسٹ "تیرے اس کلام نے ایڈا کی ایک تجویز کو یاد دلا دیا۔ کوئی ایسی تدبیر کر تا کہ تیرے امکان مین ہی کہ مین تیرے دام سے آزاد رہنے تک اس عہدوپیمان کو بھول جاؤن۔ جو مین نے تیرے ساتھ کیا ہی؟"

جن "جزائر بحر اوسط مین ایک جزیرہ ہی۔ وہان کے پہاڑون مین ایک مہیب غار کے اندر نہایت شفاف پانی کا ایک چشمہ ہی۔ اُس غار مین اس درجہ کی روشنی ہی کہ ہزارون چراغون کی روشنی بھی اُس کے روبرو کچھ وقعت نہین رکھتی۔ اور پانی مین یہ تاثیر ہی کہ کوئی شخص ایک مرتبہ تھوڑا سا پی لے تو دل مین پریشان کُن خیالات ہرگز بار نہین پا سکتے۔ وہ سب کچھ بھول جاتا ہی"

فوسٹ۔ "خوش ہوکر" ضرور اُس سے تھوڑا سا پانی مجھے پلادے۔ تاکہ مین اس دردسر اور عذاب سے چند روز کے لیے نجات پاؤن"

جن "اچھا۔ کل صبح طلوع آفتاب کے قریب مین تمھین وہان لے جاؤن گا"

یہ کہکر شیطان نگاہون سے غائب ہوگیا۔ فوسٹ نہایت خوش ہو رہا تھا کہ گذشتہ اور

موجودہ حالات کے فراموش کردینے کا اچھا ذریعہ ہاتھ لگا۔ وہ توبخوبی جانتا تھا کہ کسی نہ کسی دن میرا بُرا انجام ہونے والا ہی۔ مگر ابھی چند روز جو باقی ہین اُس مین گذشتہ اور آیندہ کی روداد کے خیال سے عیش و آرام تلخ نہ ہو۔ اور ہنسی خوشی زندگی بسر ہو جائے غرض اسی شوق مین نوسٹ وہان سے آگے بڑھ گیا۔ جہان پوپ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اُسکو گئے ہوے کوئی آدھا گھنٹہ گذرا تھا کہ ایک گورکن اور چند مزدور سکندر ششم کی لاش کو جنازے مین رکھکر اُس مقام کو لے چلے۔ جہان اُس کی قبر کھدی ہوئی تھی۔

باب "۵۷"

چشمۂ غفلت

اب ہمارا سین جزائر بحر اوسط کو بدلتا ہی۔ انٹی پیراس نامے ایک جزیرہ یونان اور انٹولیا کے درمیان واقع ہی۔ نوسٹ اور جن اُسکے خوشنما سرسبز میدانون کو طے کرتے ہوے چلے جارہے ہین۔ طیور جھومتے ہوے ہری ہری ڈالیون پر چہچہارہے ہین۔ کیڑے ہوا مین بھنبھناتے ہین مچھلیان خوشی سے پانی مین اُچھل رہی ہین۔ سبزہ زارون مین بیشمار گائے بھیڑ چرتے پھرتے ہین۔ وہ صبح کچھ اس درجہ سہانی اور فرحت افزا تھی کہ بیمارون کی صورتون سے بھی اُسکا اثر محسوس ہوتا تھا۔

نوسٹ اور جن چلتے چلتے ایک چھوٹی سی پہاڑی کے دامن مین پہونچے۔ جہان ایک بہت بڑی کمان جو ناہموار پتھرون سے بنی تھی جنگلی بیلون اور پتون سے ڈھکی ہوئی تھی۔

---

[1] مصنف اُمید کرتا ہی کہ ناظرین اس قصے کے اصل مطلب کو سمجھے ہونگے۔ یہ صرف ایک داستان ہی نہین۔ بلکہ اسکے ہر ہر حصے سے ایک اخلاقی نتیجہ نکلتا ہی۔ اب یہان سے واضح طور پر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ نوسٹ کی بدکرداری اور آٹو کے نیک چال چلن مین کس قدر تفاوت تھا۔ اور آخر اسکا نتیجہ کیا ہوا۔ ۱۲

جن۔ تھوڑی دیر وہان ٹھہر کر اسکے بعد یہی دروازہ اس مشہور غار کا ہے اور اسی کے اندر نیچے ہزارون برس سے صناعی کر رہا ہے۔ جو جو کار نمایان تونے اندر دیکھے ہین وہ صرف پانی اوپر سے چھننے کیوجہ سے ہوئے ہین مگر مجھے تو اُن عجائبات کے نظارے سے کچھ سروکار نہین فقط پانی پینا مقصود ہے۔ میرے ساتھ ساتھ چل۔ شیطان غار کے منھ مین داخل ہوا اور فوسٹ بھی کمال دلیری سے اسکے پیچھے ہوا۔ رستہ بہت ہی تنگ و دراز تھا۔ لیکن اوپر والے چند سوراخون سے دن کی روشنی کچھ کچھ دکھائی دیتی تھی جب تقریباً تیس گز راہ طے ہوئی تو بالکل ہی تاریکی چھا گئی۔ اسوقت جن کے اشارے سے ایک روشنی پیدا ہوئی جسکے سبب سے غار کی ناہموار چھت اور دیوارون مین ہیرون کی سی چمک ہونے لگی ہزارہا برس کی پانی کی تراوش سے وہان عجیب شکلین نظر آنے لگین۔ درختون کی آدمیون کی۔ پرندون کی تصویرین بنی ہوئی تھین۔ حاصل کلام تھوڑے عرصے مین شیطان فوسٹ کو لیکر ایک ایسے مقام پر پہونچا۔ جہان نہایت ہولناک اور پرخطر غار تھا اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا تو مارے ہیبت کے کئی قدم پیچھے ہٹ جاتا۔ لیکن فوسٹ تو ان خوفون سے بری تھا۔ اسی سبب سے وہ شیطان کے ساتھ بے دھڑک غار مین داخل ہوگیا۔ اس دوسرے غار مین بعض بعض جگہہ پر چٹانین اس قدر نکلی ہوئی تھین کہ اُن پر سے رینگتے ہوئے گذرنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ مگر فوسٹ شیطان کے پیچھے اس روشنی کے سہارے پر چلا جا رہا تھا۔ بہت دیر کے بعد ایک تیسرا غار دکھائی دیا۔ یہ بہ نسبت اور غارون کے زیادہ ترہیب تھا۔ اور اُسکے رستے مین کئی چھوٹے چھوٹے عمیق دوسرے غار بھی تھے اُسکی دیوارین کف کے ڈھیرون کی تھین۔ اور ستون زرد رنگ کے کف سے قدرتی طور پر بنے ہوئے تھے۔ وہان کی ہر چیز انسان کی کاریگری سے کئی درجے بڑھے ہوئے ہونے کا ثبوت دیتی تھی۔ غرض یہان سے بھی بڑھکر ایک غار پر پہونچے جو سب سے اخیر تھا۔ اسکی سطح نہایت ہموار تھی۔ اور چھت اور حد بندی کی دیوارین سیاہ کف کی تھین۔ جب یہ دونون اُس مقام پر پہونچے تو جو روشنی شیطان کے عمل سے پیدا ہوئی تھی۔ دفعتہً غائب ہوگئی اور فوسٹ نے اپنے آپ کو سخت اندھیرے مین پایا۔

جن۔ "تو کچھ خوف نکر۔ اس تاریکی سے تجھے اُس روشن اور منور مقام پر لیجاؤن تو تو اسکی بڑی قدر کریگا" یہ کہکر شیطان نے فوسٹ کا ہاتھ پکڑا آگے بڑھنا شروع کیا۔ اور ایک پتھر پر جو کسی دروازے کی چوکھٹ سا معلوم ہوتا تھا لیجاکر ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور کہا "اب دیکھ!" وہی روشنی پھر نمود ہوئی مگر تجلی اور درخشندگی آگے سے کہین زیادہ ہے۔ فوسٹ نے دیکھا تو ایک حجرے مین کھڑا ہے جو تین سو قدم مربع ہے اور قریب ساٹھ قدم کے بلند۔ مگر لطف یہ کہ قدرتی بنا ہوا۔ اور سطح زمین سے کوسون نیچے۔ آرائش کی یہ کیفیت کہ انسان کی عقل چکر مین آجائے۔ حجرے کی چھت گنبد نما تھی۔ پانی کی دائمی تراوش سے وہان انواع واقسام کی گلکاریان ظاہر ہو رہی تھین مختلف قسم کی بیلین پھول اور پتے اپنی رنگا رنگ کی زیبائش سے اُس مکان کی رونق اور دلفریبی کو بڑھا رہے تھے۔ تروتازہ پھول اور بڑھی ہوئی بیلین ہارون کی طرح اُن دیوارون اور ستونون پر لٹک رہی تھین حجرے کے درمیانی حصہ مین عبادتگاہ کی شکل پر ایک کف والا چبوترہ تھا جو چھ قدم طویل اور دو قدم عریض اور پندرہ قدم بلند تھا۔ اس سیاہ کف والی سطح پر پانی کے بہ بہ کر جم جانے سے ایک قالین کی سی شکل پیدا ہو گئی تھی۔ اور چبوترے کے اطراف مین سفید کف چھوٹے چھوٹے ستونون کی صورت جم گیا تھا۔ جیسے عیسوی گرجاؤن مین کافوری شمعین رکھا کرتے ہین۔ غرض وہان کے کل سامانون کے ساتھ اُس چبوترے کے دیکھنے سے ایک گرجا کی وضع پائی جاتی تھی۔ جزیرہ انٹی پیراس مین یہ غار ابتک موجود ہے۔ فوسٹ اس قدرتی صناعی اور دلچسپی کو دیکھکر بیخود ہو گیا۔

جن۔ "قدرت کی ان عجیب کارروائیون کی نسبت تمھارے خیالات کیا ہین؟"

فوسٹ۔ "مین اس وقت اس درجہ متحیر ہون کہ مجھے وہ الفاظ نہین ملتے جن کے ذریعہ سے اپنے دل کا حال بیان کرون۔ زیادہ حیرت دلانے والی تو یہ بات ہے کہ یہ تمام بناوٹ اتفاقی امر ہے۔ خود صانع نے یہ کم خیال کیا ہوگا کہ یہان اس وضع اور اس ترکیب سے ایسی عمارات تیار ہون۔ اور خوبصورتی و عمدگی اس قدر ہو کہ انسان کے ہاتھون سے بنی ہوئی عمارتین اسکے

مقابل بے رونق اور ہیچ معلوم ہون"۔

جن :- "انسان کی عقل ان باتون کے سمجھنے سے قاصر ہی کہ نیچر کس قسم کے آلات سے کام لیتی ہی سیپون کے اندر جو کیڑے ہوتے ہین۔ اُن کے ذریعے سے دریا مین کیسے بڑے بڑے جزیرے پیدا ہو جاتے ہین اور یہان تو صرف پانی کے ٹپکنے سے ان صناعیون کا وقوع ہوا ہی۔ ایسی ہی صنعتون سے قدرت نئے جزائر اور نئی دنیا بناتی جاتی ہی"۔

فوسٹ :- "کیا اُن مقامات مین ہم ہی ایسے لوگ رہا کرتے ہین؟"

جن :- "یہ بات کسی اور وقت مین کہونگا۔ اس ڈھب کی تقریر کا یہ نہ موقع ہی اور نہ وقت ہی کیا تو اپنے یہان آنے کا سبب بھول گیا؟"

فوسٹ :- "ہان ہان۔ مین یہان کسی تہ خانے کو دیکھکر اُس کی تعریف کرنے کے لیے نہین آیا بلکہ اُس چشمے سے تھوڑا سا پانی پینے کی غرض سے آیا ہون جس کا نام 'چشمۂ غفلت' ہے"۔

جن :- "وہ چشمہ یہین ہی" یہ کہکر آگے بڑھا۔ فوسٹ بھی اُسی کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔ اُسوقت شیطان نے اپنا چہرہ اس درجہ وحشت ناک بنا لیا تھا کہ اگر فوسٹ بھی دیکھتا تو خوف سے تھرا اُٹھتا۔ مگر وہ تو چشمہ کی تلاش و آرزو مین ہمہ تن محو ہو رہا تھا غرض جب چشمہ اچھی طرح پیش نظر ہو گیا تو فوسٹ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جن فوسٹ کو پانی پینے کا زیادہ مشتاق دیکھکر کہنے لگا :- "کیا تو اس پانی کے استعمال پر بالکل ہی عازم ہی۔ مگر کیا تو نے اُسکے کل نتائج پر غور کر لیا ہی؟"

فوسٹ :- "غور کرنے کی ضرورت ہی کیا ہی؟ معلوم تو ہی کہ پانی پینے کے بعد مین اپنا دلی غم بھول جاؤنگا۔ پھر غور و فکر کی کیا حاجت ہی؟"

جن :- "تو نادان محض ہی۔ یقین جان کہ اس پانی کے استعمال سے صرف تیرے غمگین خیالات ہی دُور نہ ہونگے۔ بلکہ تمام تعلقات یہان تک کہ سیکھا ہوا علم بھی فراموش ہو جائے گا۔ اور تو ایک نومولود بچہ بنجائیگا۔ ہان اتنی بات ہی کہ جسمانی قوت اور گویائی کی قوت باقی رہے گی"۔

فوسٹ ۔ (وحشت سے چند قدم پیچھے ہٹ کر) افسوس! اس یا بانی کی یہ تاثیر! کیوں یہ بات تو نے پہلے ہی کیون نہ کہدی؟ اگر پہلے ہی جتا دیتا تو مجھے اس قدر اُمید نہ ہوتی اور اُسکے حاصل ہونے پر اتنا رنج اُٹھانا نہ پڑتا۔ خیر مین نے اس غار کو ابتک جسقدر دیکھ لیا ہے وہی بس ہو مجھے یہان سے لے چل۔ کاش میرے دل مین یہ اُمید ہی نہ پیدا ہوئی ہوتی تو مایوسی کے ہاتھون یہ صدمہ نہ ہوتا"

جن "تم کونسے شہر کو جانا چاہتے ہو؟ دنیا مین آج بہت سے حالات کا وقوع ہونیوالا ہے"

فوسٹ "روم۔ وہان نئے پوپ کا تقرر ہوا اور اُسکی مسند نشینی کی رسم آج وہان ادا ہوگی مجھے وہین لیچل"

جن نے فوسٹ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ غار کے اندر جو روشنی نمود ہوئی فوسٹ کی نگاہون سے غائب ہوگئی۔ اور دوسرے لمحے مین اُس نے اپنے آپ کو شہر روم کی ایک گلی مین کھڑا ہوا پایا۔

باب ۵۸

سیزر اور پادری سلیم

تمامی ساکنان شہر روم محلۂ سینٹ پٹیر مین جمع تھے۔ اور پادری لوگ ایک نئے شخص کو پوپ کی خدمت پر مامور کرنے کے لیے۔ پوپ ہی کے محل مین شورہ کر رہے تھے۔ چھتیس جلیل القدر پادریون نے ایک کمرے مین فراہم ہوکر دروازہ اندر سے بند کرلیا تھا کسی شخص کے مقرر ہونے کے بعد اُسکے نام سے خاص و عام کو مطلع کرنے کے لیے ایک مضبوط تختے کا دریچہ لگایا گیا تھا جس مین ہوا اور روشنی کی غرض سے چند روزن بنے تھے۔ یہ سب اہتمام خلائق کی بیجا دخل دہی کے روکنے کے لیے تھا۔ ہزارون آدمی جو باہر کھڑے ہوے تھے سب کی نگاہ اوپر کی طرف تھی جہان ہوا کے لیے ایک چھوٹی سی کھڑکی لگی تھی۔ دن کے گیارہ بج گئے لوگون کی بے صبری اور نتیجہ معلوم کرنے کی تمنا بڑھ گئی۔ اسی مین یکایک اوپر کی کھڑکی سے دھوان نکلا اور ساتھ ہی خلائق مین شکوہ و شکایت کے تذکرے ہونے لگے۔ کیونکہ دھوان جو نکلا تھا وہ اُن لوگون کے نام کی فہرست جلا دیے جانے کی

علامت تھی جو خدمت پوپ کے لائق متصور ہوکے منتخب ہوے تھے۔ لوگ سمجھے کہ صرف پوپ کا تقرر ملتوی رکھا گیا ہے۔ اور روم کو بغیر بادشاہ اور پوپ کے بہت دنون تک رہنا ہوگا۔ فہرست جلا دیے جانے کے بعد دوسری فہرست مرتب ہونے کے لیے البتہ چھ سات گھنٹون کی دیر لگے گی۔ اور اس اثنا مین اراکین کونسل دوپہر کی حاضری بھی کھائینگے۔ اس لیے ہم اس قصے کو تھوڑی دیر کے لیے موقوف رکھکر سیزر کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔ یہ شخص یعنے سیزرا پنے مخالفون کی راے کے بموجب (کیونکہ وہ ضرورت دیکھکر مخالفون کی راے پر بھی عمل کرتا تھا) پوپ کے محل سے دست بردار ہوکر اپنے خاص مکان مین رہنے لگا تھا۔ تاکہ نئے پوپ کے قرار پانے کے وقت اراکین کونسل کو اُسکی جانب سے بیجا دخل دہی اور فساد کا خوف نہ ہو۔ الغرض سیزر اپنی حویلی کے ایک عمدہ اور عظیم الشان کمرے مین بیقراری کے ساتھ ٹہل رہا تھا اُسکا وفادار خادم مکلٹو گیارہ بجنے کے بعد آیا۔

سیزر۔ "کیا کیفیت ہے؟"

مکلٹو۔ "فہرست جلادی گئی!"

سیزر۔ "افسوس! تو اب نئی فہرست تیار کیجائیگی۔ مین نے جس شخص سے اقرار کیا ہے اور جس کی کامیابی پر ہماری بہبودی منحصر ہے۔ اُس کے تقرر کے لیے صرف ایک ووٹ کی ضرورت ہوگی۔ اگر طرف ثانی سے ایک شخص کو ہمارا طرفدار بنالین تو سب کام حسب خاطر عمل مین آنے کی اُمید کی جاسکتی ہے!"

مکلٹو۔ "درست۔ پادری ونٹورو طرف ثانی کا خیر خواہ ہے۔ مگر کچھ تحفہ و تحائف کے پہونچنے سے وہ بہت جلد نرم بھی ہوجائے گا۔"

سیزر۔ "ہان تم نے سچ کہا۔ مین جان گیا۔ اُسی پر عمل کیا جائے گا" یہ کہکر اُسی کمرے مین دھری ہوئی ایک الماری کھولی اس مین سے ایک کیسہ نکال لایا۔ اور کھولکر اپنے وفادار مکلٹو کو دکھانے لگا۔

مکلٹو۔ "پیرو مرشد یہ بے مثل انگوٹھیان اور عمدہ جواہرات ایک کا تو کیا حساب دس

پادریون کے خریدنے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں۔"
سیزر "یقین اپنی کامیابی پر یقین ہونے کے لیے یہ سب کچھ ایک ہی شخص کو دینا چاہیے۔
اب تم یہ تھیلی پادری ونٹورد کی بی بی کے پاس لیجاؤ۔ اور اسکو دے کر رسید لے لو۔
رسید میں ان کل چیزون کی تفصیل اور قیمت بھی جو اس عورت کی دا فست میں
مناسب ٹھہرے لکھی جائے۔ تم تو سمجھ ہی گئے ہو گے۔ خیر جلدی جاؤ!"
سکلٹو کو رخصت ہوئے چند لمحے نہ گذرے تھے کہ پادری انسلم جیال آلپس کے راہب خانے
کا حاکم سیزر کے کمرے میں داخل ہوا۔
سیزر "آپ اِس شہر روم میں کس طرح تشریف لائے؟ میں تو سمجھتا تھا کہ آپ کسی اور مقام پر
عدالت دم کی کارروائیون میں مصروف ہونگے!"
پادری انسلم "میرے حاضر ہونے کی یہ غرض تھی کہ پوپ کا عہدہ آجکل خالی ہے۔
زمانۂ دراز سے آپ کے خاندان کی مدد کے متعلق مجھسے جو جانفشانیان عمل میں آئین
اُن کے اس وقت دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ غرض مجھ سے وفادار خادم کو
اپنی خدمات کا عوض حاصل کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی موقع مل نہیں
سکتا۔
سیزر "آپکا فرمانا بہت درست ہے۔ مگر میرا اختیار نہیں کہ پوپ کا عہدہ کسی کو دون!"
پادری "کیون؟ اگر سکندر ششم نہیں تو آپ آخر مملکت روم کے شاہزادے تو ہیں!"
سیزر "ہان۔ ہون تو سہی۔ لیکن غالب گمان ہے کہ پوپ کی خدمت پادری فرانسس
کو ملے گی!"
پادری "تو میری خدمت گذاریون کا کچھ بھی صلہ نہیں؟ آپ خیال فرمائیے کہ کس
درجہ وفاداری کے ساتھ میں نے مدت دراز تک آپ کی خدمات کی انجام دہی میں کس
دلی ہمدردی سے عدالت دم کو آپ کے اجراے کار کا ذریعہ ٹھہرایا۔ اسپنے
نائبون کی معرفت خاندان بورجیا کی کامیابی کے لیے کس قدر مدد کی ہے"
سیزر "پادری صاحب! میں آپ کے احسانات اور مفید خدمات کو بھولا نہیں ہوں"

اسی سبب سے تنگدستی کے عالم مین بھی بہت سا روپیہ آپ کی نذر کیا ہی۔ اور جب مین صاحب دولت و اقتدار ہوا جب بھی آپ کی جانفشانیون کا معقول طور پر معاوضہ کیا گیا۔ اور اگر اب بھی خواہش ہو تو فرمایئے میرا خزانہ آپ کے لیے حاضر ہے "

پادری :- حضور! مین اس طرح کا کوئی انعام نہین چاہتا۔ بلکہ اس اقرار کی تکمیل چاہتا ہون جو "

سیزر :- (غصہ ہو کر) اقرار!؟ ہان مین نے آپ سے کچھ وعدہ تو کیا تھا۔ مگر وہ نشۂ شراب کی حالت مین تھا اور مین سمجھتا ہون کہ ایسے وقتون مین ہونے والے اقرار کبھی قابل تکمیل اور معتبر ہو نہین سکتے "

پادری :- (غصہ سے دانت پیس کر) جی! تو معلوم ہوتا ہی کہ جس وقت آپنے وعدہ کیا اسی وقت اسکے ایفا کا قصد نہ تھا۔

سیزر :- آپ جو جی چاہے سمجھ لیجیے لیکن اب اس قسم کی تقریر سے میرا مغز نہ کھایئے۔ مین اس وقت نئے پوپ کے مقرر ہونے کے بارے مین زیادہ متفکر اور متردد ہون۔ علاوہ اسکے جو زہر مین غلطی سے پی گیا تھا اُسکی تاثیر پورے طور پر ابتک جسم سے خارج نہوئی۔ ایسی حالت مین میری بہبود بلکہ میری زندگی خطرناک منزل مین پڑ گئی ہی۔ بے مطلب سوالات اور ضد کرنیکا بھی آپ کو اچھا موقع ہاتھ آیا! "

پادری :- دیکھیے! مجھسے دشمنی مول نہ لیجیے آپ کی مشکل کے وقت بارہا کیے ہوئے اقرار مین نے یاد دلائے ہین "

سیزر :- بیجا! آپ کو اتنا بھی سلیقہ اور پاس ادب نہین کہ اپنی خود غرضی کو پردے مین رکھکے بیان کرین۔ آپکا مدعا یہی ہی کہ کوئی اور شخص پوپ مقرر ہو تو میری خرابی ہو جائیگی۔ لہذا اسیوقت جو کچھ مجھسے ملسکے وہی غنیمت سمجھکر لے لیجیے۔ کیون ٹھیک ہی نہ؟ خوب ہوا کہ آپ نے صاف صاف اپنے خیالات ظاہر کر دیے! "

پادری :- السلام! مین پھر جتائے دیتا ہون کہ آپ مجھسے مخالفت کرنے سے پہلے ذرا سوچ

سمجھ لیجیے!"

سینزر۔ "توبہ کیا میں آپ سے ڈروں؟ آپ جو ایک پادری کی صورت میں اپنے اصلی نام و نشان کو چھپائے بیٹھے ہیں۔ آپ جو شاہی جلاد کے ہاتھوں سے بچکر چوری چھپے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔"

پادری۔ (گھبرا کر) "بس کیجیے حضور! یہ باتیں جانے دیجیے۔ اس طرح کے نازک معاملات میں گفتگو کرنا آپ کو زیبا نہیں۔ خیر تیار ہو جائیے! آپ ہم لڑیں تو سہی۔ دیکھیں قسمت کدھر فیصلہ کرتی ہے۔ میں کچھ آپ ہی سے نہیں بلکہ تمام خاندان بورجیا سے تلوار آزمائی کا مشتاق ہوں۔"

سینزر۔ "اس زبانی جمع خرچ اور ایسی دھمکیوں سے میں ڈرنے والا نہیں۔ پوپ کے عہدے کے لیے کوئی اور ہی شخص منتخب ہوگا تو اس مخی کی امید رکھنا فضول ہے۔ چونکہ آپ بالکل بیرحمانہ الفاظ میں گفتگو کر رہے ہیں اس لیے میں آپ کے لیے ہرگز کچھ سعی و کوشش نہ کرونگا۔ لیکن ہم ایک دوسرے کو بخوبی پہچان تو لیں۔ آپ اگر چاہیں تو بہت سے فتنہ برپا کر سکتے ہیں۔ اور میں بھی اس بارے میں آپ سے کسی طرح کم نہیں ہوں۔ شاید میرے چند خفیہ حالات سے واقفیت ہونے کے سبب سے آپ مجھے ڈرانا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ میرے راز کی بات کسی غیر کے روبرو آپ کی زبان پر آئے تو اُسی دم مشہور کر دوں گا کہ پادری انسلیم رکن اعظم عدالت رِم اور راہب خانہ جبال آلپس کا حاکم وہی شخص ہے جو۔۔"

پادری۔ (مضطرب ہو کر) "جانے دیجیے حضور! افشائے راز کے متعلق خاموشی ہی اچھی ہے۔ ہاں دوسرے امور میں البتہ میں آپ کے خاندان سے جھگڑوں گا۔" یہ کہکر پادری انسلیم کمرے سے باہر نکل گیا۔ سینزر اسکے گھبراہٹ کے ساتھ نکل بھاگنے پر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ مکلٹو آیا۔ چہرے سے کامیابی کی علامت آشکار تھی۔

سینزر۔ "تم اپنے ارادے پر کامیاب ہوئے؟"

مکلٹو۔ "جی ہاں خداوندا! پادری ونٹورو کی بی بی نے آپکے بھیجے ہوئے تحفے کو نہایت

بخوشی

خوشی سے قبول کیا۔ اور اس طرح کا اقرار بھی کیا ہو جو آپ کی مطلب برآری کے لیے کافی ہے"

سیزر۔ "وہ رسید تو دکھاؤ! (رسید ہاتھ مین لیکر) اچھا! پانچ ہزار روپیہ اُسکی قیمت ٹھہرائی ہو خیر اب تم پوپ کے محل کو جاؤ۔ معلوم تو ہو کہ تین بجے پادریون کے لیے کھانا اندر جائیگا ہر شخص کے خوان پر جدا مہر ہوتی ہو۔ تم اس رسید کو باورچیخانے مین لیجاؤ اور بشپ بارما کے پاس جس کے اہتمام سے مہرین ہوا کرتی ہین دے کر کہو کہ پادری ونٹورو کے خوان مین مہر کرنے سے قبل رکھدیجائے"

مکلنٹو۔ "بہت خوب! آپ کے حکم کی تعمیل پوری پوری ہوگی" یہ کہکر سر تسلیم خم کیا اور محل پوپ کی طرف چلا۔

بشپ بارما سیزر کا ایک معتبر دوست تھا اُسنے بے تردد پادری ونٹورو کے خوان پوش کی تہ مین رسید رکھدی۔ الغرض چھتیس[۳۶] ملازمون سے ہر شخص ایک ایک خوان سر پر اُٹھا کر باورچیخانے سے کونسل روم کی طرف بڑھا۔ بشپ بارما سب سے آگے تھا۔ جب دروازے پر پہونچے تو دو معمار جو اُس کام کے لیے مستعد کھڑے ہوے تھے حسب ضرورت دیوار توڑنے لگے جب کافی راستہ ہوگیا تو تمام خوان کونسل روم مین دیدیے گئے اور پھر دیوار اُٹھا دی گئی بشپ بارما ملازمون کو لیکر واپس ہوا۔ اس کارروائی کے بعد بہت دیر گذر گئی۔ شام کے پانچ بجے کے وقت اہل شہر پوپ کے محل کے اطراف اس کثرت سے جمع ہوگئے کہ شہر کے دوسرے حصے ویران نظر آتے تھے۔ آخر پانچ بجے لوگون کے اضطراب و شورش کی کوئی حد باقی نہ رہی۔ اور اسقدر شور و غل شروع ہوا کہ کونسل کے کمرے پر حملہ کیے جانے کا احتمال پیدا ہوگیا تھوڑے عرصے مین کونسل روم کے اندر سے دیوار مین کھڑکی توڑی جانے لگی جب وہ ایک آدمی کا سر نکلنے کے قابل ہوگئی تو پادری ونٹورو نے اُس سے سر نکالا اور کہا "مین نہایت خوشی سے آپ صاحبون کو اطلاع دیتا ہون کہ پادری "فراسسکو" پوپ کے عہدے پر ممتاز ہوے ہین۔ اور وہ آج سے پوپ پیس سوم کے نام سے مشہور ہونگے" اس خبر کے سنتے ہی تمام لوگ خوشی کے شادیانے بجانے لگے۔ اور فراسسکو کے تقرر سے نہایت مسرور ہوے۔ یہ کیفیت سیزرا اور لوکریزا کو معلوم کرا دیگئی

باب ۵۹

کلوسیم*

جب پادری انسلم نہایت بیرحمی کے ساتھ سیزر سے رخصت ہوا (جیسے کہ اوپر والے
باب مین بیان کیاگیا ہی) تو پادریانہ لباس مین اپنے آپ کو اسدرجہ چھپا لیا کہ صورت تک
نظر نہ آتی تھی۔ اور افتان وخیزان گلی کوچون سے گذرتا ہوا کلوسیم کی طرف چلنے لگا۔

وہ سرفلک کشیدہ بے مثل عظیم الشان عمارت جو روما کی گذشتہ عظمت وجلال کا ایک
نمونہ ہی گو اب شکستہ و ویران ہوگئی ہی۔ لیکن پہلے پہل دیکھنے والے مسافر یا سیاح کو اب بھی
متعجب بنا دینے پر بخوبی کامیاب ہوسکتی ہی خود پوپ کی سطوت وشان بھی آجکل اگلے
سلاطین کی عظمت اس قدر ایک اجنبی شخص کے پیش نظر نہین کرسکتی جس قدر یہ عمارت
کرتی ہے۔ اہل روم جو دین مسیحی سے متنفر اور کارہ تھے اس مقام پر عیسائی علماء کو قتل کرتے
تھے اور بتون کی پرستش بھی ہوا کرتی تھی۔ عمارت دو ہزار فیٹ مربع ہی۔ اکثر لوگ
روایت کرتے ہین کہ ان تیس ہزار یہودیون نے اس عمارت کو تعمیر کیا جو اُسوقت کے
بادشاہ کے قیدی تھے شہنشاہ روم ویسپیشین نے اس عمارت کو رفاہ عام کے لیے
وقف کردیا تھا۔ اور وہان سرکس وغیرہ اور ایسے ہی دیگر کھیل تماشے ہوا کرتے
تھے۔ عمارت کے اندر آٹھ ہزار تماشائیون کو جگہ مل سکتی تھی۔ اُس زمانے
کے مورخ لکھتے ہین کہ وہان آن واحد مین پانچ ہزار درندون کی کشتی ہوتی
تھی۔ شہنشاہ ٹیٹس کے عہد فرمانروائی مین کلوسیم کا ستارہ اوج پر تھا۔ اور
اُسی کے زمانے مین درندون کی کشتیان ایجاد ہوئین۔ رفتہ رفتہ دیگر فرمانروایان روم

---

* کلوسیم شہر روم کی ایک عالی شان عمارت کا نام ہی۔ جو آجکل شکستہ ریختی ہوتی ہی
مگر اس کی بندش کی عمدگی اور نزاکت اب بھی نادرات سے تصور کی جاتی ہی
اس مین اقسام اقسام کے تماشے ہوتے تھے اور کشتیان نکالی جاتی
تھین ۱۲۔

اس عمارت کا سامان نکال نکال کر دوسری عمارتوں میں صرف کرنے لگے اور یہاں تک نوبت پہونچی کہ اب کلوسیم کا صرف نشان ہی نشان باقی ہے تاہم وہ نشان بھی کسی مسافر کو گزشتہ عروج کے یاد دلانے کے لیے کافی ہے۔ خیر جب پادری انسلم وہاں پہونچا ہے تو شب کا وقت تھا۔ چاندنی اپنی پوری بہار اور دلفریبی کے ساتھ عمارت کے اندرونی حصوں میں سنگ مرمر کی سطح اور ستونوں پر پڑ کر موتی کی سی چمک دکھا رہی تھی باوجود ویران پڑے ہونے کے وہاں ہر ہر ستون اور رہر ہر دیوار و درسے پورا رعب و جلال ظاہر ہوتا تھا۔ عمارت کے ایک حصہ کے درمیان جو زمانے کی افتاد سے ابتک محفوظ ہے ایک کشتی آب مقدس سے بھری لٹکی ہوئی تھی۔ اور اُسی کے قریب ایک صلیب بھی آویزاں تھی۔ اور صلیب پر یہ عبارت مرقوم تھی "جو شخص خالص نیت سے اس مقدس نشان کی زیارت کرے گا۔ وہ تین مہینے تک تمامی آفات اور بلیات اور ہر قسم کے گناہ سے محفوظ رہے گا" پادری انسلم ایک ایسی جگہ پر آکھڑا ہوا جہاں دیوار کلوسیم حائل ہونے کے سبب چاندنی روشنی پہونچ نہ سکتی تھی۔ اُس خفیف اندھیرے میں دو شخص جو اپنے لباس کا بچھونا کیے زمین پر پڑے سو رہے تھے انھیں بیدار کیا۔

ایک شخص (بیدار ہوکر) "کون ہے؟"

پادری انسلم "میں ہوں تم اس درجہ کیوں چلا کر بات کرتے ہو؟ یہاں متقی لوگ اُن مقتولوں کی زیارت کے لیے آتے ہیں جو اگلے زمانے میں کفار کے ہاتھوں مارے گئے۔ اچھا فیرونڈا تم اپنے ساتھی والسٹین کو بھی ہوشیار کرو۔ ایک نہایت ضروری امر درپیش ہے۔"

والسٹین "میں جاگ رہا ہوں حضور! فرمایئے سنیر سے ملاقات ہوئی؟"

(ناظرین واقف ہونگے کہ یہ وہی والسٹین ہے جو ایک مدت تک امیر طرینی کے نام سے مشہور رہا۔ اور جس سے ایڈا کی شادی ہوئی تھی)

پادری انسلم "سنیر بڑا ہی دغا باز نکلا میں آیندہ اُسکی تابعداری نہ کرونگا۔ حضرت کس مزے سے چاہتے تھے کہ مجھے روپیہ دیکر رخصت کردیں۔ مجھے روپیہ کی ضرورت ہی کیا ہے؟

مین نے اُس سے پوپ کا عہدہ دلوانے کے لیے کہا تو وہ انکار کر گیا۔ اب ضرور ہوا کہ مین آپ سے اس احسان فراموشی کی سزا دون"

والسٹین "جب پوپ کی خدمت آپ کو ملنا محالات سے تھی تو میرے نزدیک روپیہ حاصل کر لینا ہی مناسب تھا"

پادری انسلم ۔ (غضبناک ہو کر) "ان باتون مین تم کیون دخل دیتے ہو؟ تمھین اپنی خدمت گذاریون کے عوض کے سوا دوسرے امور سے کچھ تعلق نہ رکھنا چاہیے سیزر مجھے اپنی کل دولت بھی دیدے تو مین ہرگز نہ لون گا اس نابکار خاندان سے عوض لینے کا خیال ہر لحظہ میرے دل مین ترقی کر رہا ہی مین فقط سیزر اور اس کے خاندان ہی سے انتقام نہ لون گا۔ بلکہ اس کے خیر خواہون دوست آشناؤن اور ملازمون کو اپنے غضب کا مزہ چکھاؤن گا"

والسٹین "اگر ہم روم مین اسطرح دیر تک قیام کر کے وقت رائگان کرین تو کیا عجب کہ شاہی قاصد کارنیلیا مین پہونچ جائے۔ اور جبال آلپس کے راہب خانے پر قبضہ کر لیا جائے تو ہم بالکل ہی آوارہ ہو جائین گے"

پادری انسلم "مجھے اسکا کچھ بھی خوف نہین کیونکہ شہنشاہ کی خوابگاہ مین رسی اور کٹار کے ساتھ جو حکمنامہ لگا پایا گیا تھا اس سے شہنشاہ استقدر ڈرا ہوا ہی کہ نظر مین کی خاطر سے بھی وہ دوسرا حکم کارنیلیا کے گورنر کے نام نہ بھیجے گا کہ راہب خانے پر تصرف کرے۔ شہنشاہ اس خیال سے زیادہ سہم جاتا ہی کہ جس ہاتھ سے کٹار مینر پر چھوڑی گئی۔ وہی ہاتھ مجھ پر چلنا بھی ممکن ہی۔ بیشک عدالت دم سے کل بادشاہان وقت ڈرتے ہین۔ اور فرمانروا جرمنی کوئی ایسا بیوقوف تو ہی نہین کہ ایسی بیجا حرکت سے اپنے آپ کو مصیبت مین ڈالے۔ عدالت دم کے اراکین کی باہمی ہمدردی اور اتفاق سے وہ اچھی طرح واقف ہی"

والسٹین "جی۔ تو راہب خانے کی طرف سے اطمینان ہی آپ بلا شبہہ ان دلجمعی کے ساتھ آپکے احکام کی تعمیل کرونگا مگر میرے ہمراہی فیروزان خیالون سے اپنے دماغ کو پریشان نہین کر لیتے"

فیروز:- کاش تم بھی میری سی عادت اختیار کرتے تو کیا اچھی بات تھی۔ وہی لوگ دوسرون کو نصیحت کرنے کے لائق ہین جو صاحب فہم اور مدبر ہوا کرتے ہین۔ مگر وہ لوگ جو قوی جثہ اور مضبوط دل تو رکھتے ہین لیکن عقل سے بے بہرہ ہین۔ وہ صرف دوسرون کی تابعداری کرنے کے قابل ہوتے ہین تم نے اس نصیحت پر عمل کیا ہوتا تو ابتک ظرنین راہب خانے مین مقید رہتا اور تم اُسکے بھیس مین عیش و آرام سے زندگی بسر کرتے اور لوگون کو راہب خانۂ آلپس اور اسکے ساکنون سے بدگمانیان نہ ہوتین۔ اب وہان کے حالات اور اُس کی پوشیدہ راہین سب کو معلوم ہو گئین۔ اب ہم سوا اسکے کہ اُسے ایک گوشۂ عافیت سمجھین اور کوئی کام اس سے لے نہین سکتے"۔

والسطین:- کیا تم بیوقوفی کا الزام مجھکو دیتے ہو؟ کیا تمھین نہین معلوم کہ جو کام مین نے کیا ہی وہ سراسر دانائی و حکمت پر مبنی ہی"۔

پادری انسلم:- ان واہیات باتون کو موقوف کرو۔ جو کچھ گذر گیا وہ واپس آنے والا نہین ہین بالکل پسند نہین کرتا کہ گذشتہ اُمور کی نسبت سرگرمی سے بحث ہوتی رہے۔ اگر تمھاری کچھ خطا یا بیوقوفی میری نظرون مین ہی تو صرف یہی کہ ظرنین کی ملک و املاک کو تمنے اپنی ذاتی عیش و عشرت مین لٹا دیا مقدس عدالت دم کی تائید مین کچھ زیادہ رقم نہین صرف کی خیر مین بلکہ تمھین جتاتا ہون کہ تم یا فیروز کبھی گذشتہ حالات کا تذکرہ زبان پر نہ لانا اب اپنا اصلی مدعا بیان کرتا ہون یعنے خاندان بورجیا کے ایسے احسان فراموش فرقہ کی خاطر خواہ تنبیہ کرنے کا دلی ارادہ ہی ورنہ روما مین مجھے کوئی اور کام نہین۔ مگر ان سلطنت جرمنی کا سفر ضرور ہی۔ کیونکہ عدالت دم نے آٹو کو جو ظرنین کی رہائی کا سبب ہوا سزا دینے کی تجویز کی ہی۔ البتہ اُس شخص کو نہایت اذیت سے ہلاک کرنا ہوگا۔ کیونکہ وہی راہب خانے کے افشاے راز کا سبب ہوا۔ ماظنی صرف اسکا تابع فرمان تھا۔ اسی لیے مبارک عدالت اُس سے درگذر کرنے پر راضی ہوئی ہی۔ اب رہی ماما جینے آٹو کی مدد کی۔ وہ بھی حقیر ناچیز عورت ذات ہی اُس سے بھی کچھ بازپرس نہین ہی نوجوان دلیر نیک طینت شخص آٹو ہی جس سے آیندہ بھی ہماری خرابی کے درپے ہونے کا گمان

پایا جاتا ہی۔ لہذا اُسکو معقول سزا دینا ضرور ہی۔ اس کام سے فراغت ہونے کے بعد دریائے الپ کی طرف میرا جانا ہوگا۔"

فیروز۔ (چونک کر) "ہان۔ آپ شاید ہمارے قدیم آقا کونٹ مانفریڈ کے پاس تشریف لیجانے کا قصد رکھتے ہین!"

پادری۔ "بیشک تمھارا خیال نہایت صحیح ہی۔ تم بھی میرے ہمراہ وہان آؤ۔ مین نے کونٹ مانفریڈ کا ایک ایسا بھید پایا ہی جس سے وہ ہمیشہ میرا عاجز ہو رہے گا۔

فیروز۔ کیا آپ کو اُس لڑکی کا کچھ سراغ لگا۔"

پادری۔ "تم ابتک اُسکو لڑکی ہی کہتے ہو؟ اتنا نہین خیال کرتے کہ کس قدر زمانہ منقضی ہوا۔ اب وہ ایک نوجوان حسین عورت ہی۔ اور یاوری بخت سے ایسے عالی رُتبہ کو پہونچی ہی کہ۔ خیر اب موقع نہین ہین کل ماجرا تنہائی مین تم سے بیان کرونگا۔ کیا عجب کہ اس عالم ضعیفی ہین کونٹ مانفریڈ تھین تمھارے اصلی نام ہیوگو سے پہچان نہ سکے۔"

فیروز۔ "جی ہان۔ البتہ۔ زمانہ بھی عجیب انقلابات پیدا کر دیتا ہی۔ اُس زمانے مین جسکا ذکر ابھی ہو رہا تھا آپ کونٹ مانفریڈ کے ایک ادنیٰ مُلازم تھے۔ اب دیکھیے مقدس عدالت دم کے آپ بھی ایک رکن اور کونٹ کے ہم پلہ ہین مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپ کل ہی میرے عوض اُس بیکس لیڈی کی محافظت کے لیے مامور ہوے۔"

پادری۔ "خاموش! یہ محل نہین کہ ایسے پوشیدہ اُمور کی نسبت گفتگو کیجائے۔ ایسا وقت ابھی نہین آیا۔ ہان کونٹ مانفریڈ نے اپنے احاطے مین بہت سی خطائین کی ہین اسلیے ارکین عدالت دم اُسکو معزول کرنے کی تجویز کر رہے ہین کیونکہ اُسنے باوجود متواتر احکام پہونچنے کے اپنی بدانتظامیون کا انسداد نہ کیا۔ اُسکے عوض مجھے مقرر کرنے والے ہین۔ مین وہان جاکر جب اُسکو معزولی کا حکم سُنا کر کام سے علٰحدہ کردونگا اُس وقت تمھارے اور میرے ساتھ جو بدسلوکیان کی ہین اُن سب کا بدلہ لینے کے لیے اچھا موقع ہی۔ مگر ابھی اُسکا ذکر کرنا قرین مصلحت نہین۔ کیونکہ والسٹین جسکو یہ حالات معلوم نہین

دریافت کرنے اور حقیقت حال جاننے کے لیے بیقرار ہوجاتا ہی۔ اور وہ کوئی معتمد شخص بھی نہین کہ سب رازون سے اُسکو آگاہ کیا جائے!"

والسٹین "مجھے ان باتون سے کچھ غرض نہین۔ جو حکم دینا چاہتے ہین فرمایئے۔ تاکہ مین اُس کی تعمیل کے لیے چل نکلون اس کہنہ عمارت مین بیٹھے بیکار باتین کرنا مجھے خود پسند نہین ہی"

پادری "تمھین شراب کی دوکان پر جانے کی جلدی پڑی ہی۔ صاف کیون نہین کہدیتے؟ خیر۔ اب میری تقریر پر متوجہ ہو کر سُنو! فیروز! تم لارڈ آرسنو مخالف خاندان بورجیا کی حویلی پر جاکر اُس سے ملاقات کی درخواست کرو۔ صرف میرا نام کہدینے پر وہ تمھین اندر بلا لیگا۔ اُس سے ملکر کہدو کہ خاندان بورجیا کی ہلاکت کا زمانہ قریب آپہونچا۔ آج کے چوبیسوین دن سرحد کار نیلیا کے دو سوار اکین عدالت دمِ شہر روما مین جمع ہونگے اور انھین یہ حکم دیا جائے گا۔ کہ ذرا سا اشارہ پاتے ہی سب ملکر خاندان بورجیا پر حملہ کرو۔ اور تم والسٹین! جیب سے ایک لپیٹا ہوا کاغذ نکال کر) گرجائے سینٹ پیٹر مین جاکر اُسکے دروازے پر اس نوشتہ کو چسپان کردو۔ جب تم دونون ان احکام کی تعمیل سے فارغ ہوجاؤگے تو اختیار ہی کہ تیئیس۲۳ دن تک جہان دل چاہے سیر تماشے مین گذار دین بھی ان ایام مین یہان نہ رہونگا مگر تیئیسوین دن شب کو اسی مقام پر مجھسے ملنا تب تک ہمارے ماتحت کے لوگ فراہم ہوجائین گے۔ اور تمھین ضرور ہوگا کہ ان سب کو یہان مجتمع کرو۔ مین سب تدبیرین تمھین بتادون گا۔ بورجیا خاندان کو تباہ و غارت کرنے مین ہمکو لارڈ آرسنو کی مدد کرنا دو فائدون سے خالی نہین۔ ایک تو اپنے مخالف پامال ہونگے۔ دوسرے لارڈ آرسنو انعام و اکرام کے دینے مین کوتاہی نہ کرے گا" فیروز و والسٹین کو تمام باتون کی ہدایت کرکے پادری انسلم کلوسیم سے رخصت ہوا۔ اور چند منٹون کے بعد فیروز و والسٹین بھی اپنی اپنی خدمت انجام دینے کے لیے ایک دوسرے سے جُدا ہوئے۔

دوسرے دن صبح کو گرجائے سینٹ کے پھاٹک پر لوگون کا ایک انبوہ کثیر جمع ہوا اُسکی وجہ یہ تھی کہ ایک نوشتہ قبرستان کے دروازے پر لگایا گیا تھا جسکا مضمون یہ تھا۔

"سکندر ششم نے دین مسیحی کو اور اسکے گرجاؤن کو فروخت کردیا۔ اُسکو فروخت کرنیکا حق حاصل تھا کیونکہ خود اُسی نے خرید کیا تھا" ان مختصر جملون سے متوفی سکندر ششم کی رشوت ستانی اور بداعمالی ظاہر ہوتی تھی۔ لوگ اُس مطلب کو پہچان گئے۔ اور سب کو سکندر کی بدکاریان ازسر نو یاد آگئین۔ اسی مین پادری انسلم کا مدعا بھی حاصل ہوگیا۔ جن لوگون کو سکندر کی نسبت کچھ خفیف گمان تھا۔ اور دو ٹوک راے رکھتے تھے اُنھین بھی اب یقین ہوگیا کہ وہ بڑا ہی ملعون اور دغاباز تھا۔ اور دلون مین خاندان بورجیا سے تازہ نفرت پیدا ہوگئی۔ یہان تک کہ کئی لوگ شر و فساد پر آمادہ ہوگئے۔ اُس اثنا مین ایک نوجوان بھیڑ کاٹتا ہوا گرجا کے دروازے پر آیا۔ اور اس پرچہ کو نہایت غضبناک ادا سے نکال کر پارہ پارہ کردیا۔ اور اُسکے پُرزون کو کھڑے ہوے لوگون کے مُنھ پر پھینک کے تلوار کھینچے ہوے کمال دلیری سے اسی طرح واپس چلا گیا۔ نوجوان کے چہرے سے اس قدر رعب و جلال ظاہر ہوتا تھا اور ایسا غیظ و غضب طاری تھا کہ لوگ سکتے کی حالت مین خاموش کھڑے کے کھڑے ہی رہ گئے۔ کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ بڑھکر اُسکو بیدھڑک چلنے سے روکے۔ یہ نوجوان سکندر ششم کا بیٹا سیزر بورجیا تھا۔ اسکا وفادار مکلٹو کچھ فاصلے پر چند کارآزمودہ سپاہی لیے منتظر کھڑا ہوا تھا کہ اگر معاملہ دگرگون ہوجائے اور ضرورت پڑے تو اپنے آقا کی تائید کے لیے جھٹ سے جا موجود ہو۔

باب "۵۶"

خاندان بورجیا اور آرسنو

گذشتہ باب مین بیان کیے ہوے حالات کے چوبیسوین دن صبح مین اسوقت جبکہ سپیدۂ سحر آفتاب کے آنے کی خبر دیتا ہے۔ دو سو آدمی کی ایک مسلح جماعت جن کی وضع باشندگان جرمنی کی سی تھی کلوسیم مین فراہم ہوئی۔ پادری انسلم فیروز اور والسٹین اس جماعت کے افسر تھے۔ آفتاب نے افق مشرق سے ابھی سر

نکالا تھا کہ یہ مختصر فوج سیزر کے محل کیجانب بڑھنے لگی۔ جب وہ گلی کوچون سے ہوکر گذر رہی تھی تو چند دیگر مسلح اشخاص جو اہل اٹالی تھے خاموشی کے ساتھ اپنے اپنے گھرون سے نکل کر اس فوج مین ملجاتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ پہلے ہی اس امر مین پوری تجویز ہو چکی ہے۔

سیزر کے محل کے اطراف وجوانب سات سو کی فوج پہلے سے جمع تھی جسکا افسر خود لارڈ آرسنو تھا۔ غرض یہ اور کلوسیم سے آئی ہوئی فوج دونون ملکر جلد جلد آگے بڑھنے لگین اور تھوڑی ہی دیر مین کل فوج سیزر کے محل کے قریب پہونچ گئی۔ وہ اُس وقت اپنی حویلی مین دولت وحشمت کے خواب دیکھتا ہوا پڑا سو رہا تھا۔ مکلٹو نے دُور سے دشمن کی فوج کو آتے دیکھکر اُسے بیدار کیا سیزر کی مختصر سپاہ مقابلہ کو تیار اور آمادہ ہو گئی۔ اور دشمن کے حملے کو روکنے کے قصد سے خود آگے بڑھکے جنگ شروع کر دی سیزر و مکلٹو اپنے سپاہیون کو جرأت دلا کر لڑانے لگے۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ سیزر کی فوج کو شکست فاش نصیب ہوئی۔ اور محل مین جاکر پناہ لینا پڑی۔ ساتھ ہی لارڈ آرسنو کی فوج بھی حکمت عملی سے محل مین گھس گئی۔ اُس عالی شان عمارت کے عمدہ ہال اور وسیع کمرے جن کی سطح اور دیوارین نفیس سنگ مرمر سے بنی تھین۔ اور جہان سیکڑون جشن اور بے انتہا بدکاریان ہوتی تھین آن واحد مین میدان جنگ کا نمونہ بن گئے گو کہ بڑی دیر تک سیزر مستقل رہ کر جوانمردی کی داد دیتا رہا تھا لیکن اپنے کار آزمودہ سپاہیون کی لاشین چوطرف پڑی دیکھکر استقامت کی تاب باقی نہ رہی۔ بھاگ کر جان بچانے کی تدبیرین سوچنے لگا۔ آخر مکلٹو کی مدد سے حویلی کے عقب سے ہوکر اُفتان وخیزان پوپ کے محل مین جا داخل ہوا۔ حویلی کے پیچھے گنجان درختون کی کثرت کے سبب لارڈ آرسنو کے سپاہی سیزر کو بھاگتا ہوا دیکھ نہ سکے۔ اور خود سیزر بھی بڑی ہوشیاری عمل مین لایا تھا لارڈ آرسنو کی سپاہ سیزر کے محل کا ہر ہر کمرہ لوٹنے لگی۔ اور اُس کمرے مین بھی جا گھسی جہان وہ زہریات تیار کرتا تھا

اور خون کا حمام ہوا کرتا تھا۔ وہان کے تمام شیشے اور دوائین لارڈ آرسنو کے محل کو بھیجدی گئین تا اُن کا امتحان کیا جائے۔ پھر کیا تھا ہر فرد بشر خاندان بورجیا کے پوشیدہ مکر و فریب سے واقف ہوگیا۔ خیر۔ جب سیزر اُس پریشانی اور بدحواسی کے ساتھ اپنی خاص حویلی سے مکلٹو اور چند باقیماندہ سپاہ کو ہمراہ لیے پوپ کے محل مین آیا اور اُن سب کو دروازے پر نگہبانی کے لیے چھوڑ کے آپ اندر پہونچا۔ اور دیکھا تو پوپ پیس سوم جنے چوبیس دن پیشتر پوپ کا عہدہ پایا تھا بستر مرگ پر پڑا ہی۔ جسوقت سیزر خون آلود لباس مین سرتاپا مجروح اُسکے قریب گیا تو وہ اپنے ہوش و حواس بھی بجا نہ رکھتا تھا۔ نزدیک ایک جراح بیٹھا ہوا تھا۔ جو سیزر کے پہونچتے ہی روبرو والے کمرے مین گھس گیا۔ سیزر پوپ کے بستر کے قریب بیٹھ کے کہنے لگا "جناب عالی! میرے خاندان کے اور آپ کے دشمنون نے مجھپر حملہ کیا ہی میرے بہت سپاہی نذر اجل ہوگئے آخر مجبور ہو کے صرف پناہ لینے کی غرض سے یہان آیا ہون۔ اور آپ سے تائید کا امیدوار ہون"

پوپ (ناتوان آواز مین) "افسوس! مین قریب المرگ ہو رہا ہون تمھارے لیے ایسی حالت مین کچھ نہین کرسکتا" سیزر یہ سُنکے پوپ کو غور و تامل سے دیکھنے لگا تو واقعی اُسکی حالت نہایت ہی ردی معلوم ہوئی۔ کہا "مین سمجھتا ہون کہ آپ کو کوئی خاص مرض نہین ہی بلکہ کسی نے آپ سے دغا کی ہی اچھا یہ تو بتائیے آپ کس بیماری مین مبتلا ہین؟"

پوپ "میرے ہاتھ پر ایک چھوٹا سا پھوڑا ہوا تھا۔ مگر وہ آناً فاناً ترقی کر گیا۔ جراح کوئی مرہم لگایا کرتا ہی مگر اُس مین سوزش اس درجہ کی ہی کہ مین بالکل تاب نہین لاسکتا"

سیزر۔ (کچھ سوچ کر) "ہان بلاشبہہ یہ کام لارڈ آرسنو کا ہی" یہ کہکر اوپر کے کپڑے ہٹا کے پوپ کا ہاتھ باہر نکالا۔ بڈھا درد سے کراہنے لگا۔ سیزر زخم کے دیکھتے ہی بے تحاشا دوڑ کر جراح کو پوپ کے بستر کے قریب کھینچ لایا۔ اور آنکھین نیلی پیلی کر کے اُس سے پوچھنے لگا۔

"تو سچ بتا یہ مرہم جو پوپ کے ہاتھ کو لگایا جاتا ہی تجھے کس نے دیا؟" بیچارہ جراح سیزر کی

غضبناک صورت اور گھڑکیوں سے بدحواس ہوگیا۔ اُسکی زبان سے بجز اس فقرے کے اور کچھ نکلتا ہی نہ تھا "حضور! مجھے چھوڑ دیجیے!" سیزر نے اپنی خون بھری تلوار کھینچ لی اور جلدی کے ساتھ ایک انگشتری انگلی سے نکال کے مرہم پر رکھی وہ سیزر کے باپ سکندر مرحوم کی تھی۔ غرض مجبور رکھنے کے مرہم کی تاثیر سے اسکا زمرد بے رونق ہوگیا۔ سیزر نے انگشتری رکھ لی اور پوپ سے کہا "میرا گمان ٹھیک نکلا۔ آپ کو زہر دیا گیا ہی۔"

پوپ "زہر! مجھے زہر دیا گیا؟" یہ کہکے بیہوش ہوگیا۔

جراح "مجھے پناہ دیجیے میں پوری حقیقت بیان کرتا ہوں۔"

سیزر "سچ سچ بتا دے کہ تجھے اس کام کی ترغیب کس نے دی؟"

جراح "لارڈ آرسنو اسکا بانی ہوا۔ مجھے آزاد کیجیے حضور! آہ! میں بے گناہ ہوں۔"

یہ سنکر سیزر میں ضبط کی تاب نہ رہی۔ جراح کے سر پر تلوار کا ایک ہاتھ اس زور سے چھوڑا کہ سر پاش پاش ہوکے دماغ کے ریزے پوپ کے بستر پر پھیل گئے۔ اس برہمی سے کیے گئے وار کی دلشکن آواز اور ایک قوی تن آدمی کے بے اختیار زمین پر گرنے کی صدا نے پوپ کو غفلت سے بیدار کر دیا۔ وہ بڑی دقت کے ساتھ اُٹھ کے اپنے بچھونے پر بیٹھا۔

سیزر "آپکا ایک دشمن تہ تیغ ہوا۔ لارڈ آرسنو نے اس کمبخت کو ترغیب دی ہی کہ اس مرہم کے ذریعے زہر دیا جائے۔ مگر ہائے! اسوقت میرے ہی جان کے لالے پڑے ہیں۔ اب آپ فرمائیے کہ میں کہاں جاؤں تو امن اور اطمینان نصیب ہو۔؟"

پوپ "میرے تکیہ کے نیچے قلعہ سینٹ آنجلو کی کنجیاں ہیں۔ اُنھیں لیجا کے کسی طرح اپنی جان بچاؤ۔ میں آخر دم تک تمھاری سلامتی کے لیے دعا کرتا رہوں گا۔" سیزر کنجیاں لیکے قلعۂ سینٹ آنجلو پر گیا۔ اسکو اتنی بھی فرصت نہ تھی کہ پوپ کا شکریہ ادا کرے۔ قلعہ کا حاکم سیزر کے ساتھ نہایت اخلاق و مروت سے پیش آیا۔ کیونکہ اُسکو یقین ہوگیا کہ سیزر پوپ کے پاس سے کنجیاں لے آیا ہی۔ اور اسی سبب سے خیال کیا۔

کہ شاید پوپ نے سیزر کو دشمنون کے ہاتھ سے بچانے کے لیے حکم کیا ہی۔ گورنر نے مکلٹو کو جو پوپ کے محل پر چند سپاہیون کے ساتھ پڑا تھا کہلا بھیجا کہ جلد سب ہمراہیون کو لیے قلعہ مین آجاؤ۔ مکلٹو نے نہایت خوشی سے اس حکم کی تعمیل کی۔ لارڈ آرسنو سیزر کا محل لوٹ چکنے کے بعد پوپ کے محل کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ تاکہ اُسپر بھی اپنا پورا قبضہ کرے غرض جب دروازہ مکان پر پہونچا تو پادری کو بیس نے باہر نکلکر پوپ کا قریب المرگ ہونا اور سیزر کا قلعہ انجلو مین پناہ لینا لارڈ آرسنو سے بیان کر دیا لارڈ کو پوپ کی بیان شدہ حالت مین کچھ شک نہ تھا۔ کیونکہ وہی اسکے زہر دیے جانے کا سبب ہوا تھا۔

لارڈ آرسنو نے اپنی فوج کو واپسی کا حکم دیا۔ کیونکہ قلعہ انجلو کا محاصرہ کرنے کے لیے کافی فوج اس کے پاس نہ تھی۔ لیکن یہ حکم پادری انسلم کی راے کے خلاف تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ابھی قلعہ پر حملہ کیا جاے۔ مگر لارڈ نے باوجود پادری کے اصرار کے ایک نہ مانی۔ فوج واپس ہوئی۔ اور وہ دن گذر گیا۔ تمام شہر مین کھل بل پڑی تھی۔ ہر شخص خاندان بورجیا پر نفرین اور لارڈ آرسنو کی کامیابی کے لیے دعا کر رہا تھا پادری انسلم نے جو خاندان بورجیا کے خون کا پیاسا تھا لوکریزا کو بہت کچھ ڈھونڈا مگر اُسکا شہر بھر مین کہین پتا نہ ملا۔ اور ملتا کیونکر؟ بھائی کی ناکامی اور مبتلاے آفت ہونے کا حال سنتے ہی وہ فوسٹا کے ہمراہ اپنی جان بچانے کے لیے نکل گئی اور شہر کے باہر آکر دم لیا۔ اہل شہر کو یقین ہو گیا کہ اب آئے دن جنگ و جدال سے فرصت نہ ملے گی اور صلح دامن ڈھونڈھے نہ ملے گا اُسی رات مین پوپ پسر ہفتم مر گیا۔ اُن ذی رتبہ پادریون نے جو خاندان آرسنو کے مخالف تھے سیزر کو کہلا بھیجا کہ ہم آپ کی مدد کے لیے مستعد اور آمادہ ہین۔ یہ کیفیت سیزر کو آدھی رات کے وقت معلوم ہوئی۔ گو اُس سے ایک اُمید اور خوشی پیدا ہو گئی۔ لیکن جسم سے خون زیادہ بہنے کے سبب وہ نہایت ناتوان ہو رہا تھا اور دوپہر شب گذر جانے سے نیند بھی غلبہ کرنے لگی تھی۔ حاکم قلعہ کے کوچ پر پڑا ہوا تھا۔ ابھی پورے طور پر آنکھین بند نہ ہوئی تھین کہ بہت ہی سہولت سے دروازہ کھلا۔ اور ایک شخص

سر سے پانوئن تک اپنا جسم لباس مین چھپائے ایک ہاتھ مین چراغ لیے اور دوسرا ہاتھ اُسپر ہوا نہ لگنے کے لیے آڑ کیے ہوے اندر آیا۔ سیزر گھبرا کر اُٹھا۔ اور اپنی تلوار جو پہلو مین رکھی ہوئی تھی لیکر مستعد کھڑا ہو گیا۔

شخص۔ "حضور والا! آپ کچھ خوف نہ کیجیے۔ مین دشمن نہین بلکہ آپ کا خیر خواہ ہون" یہ کہکر چراغ میز پر رکھا۔ اور جب اوپر والا طویل جلبہ نکال دیا تو سیزر نے پہچانا کہ کون شخص ہے۔ وہ پادری جولین تھا۔

سیزر۔ (تلوار ہاتھ مین پکڑے ہوے) "آپ مجھسے کیا چاہتے ہین؟"

پادری جولین۔ "حضور! شہر روم کے پادریون کا ایک بڑا حصہ آپ کے زیر فرمان ہی۔ آپ پوپ کا عہدہ مجھے دلوا دیجیے تو مین آپ کے دشمنون کو تباہ و برباد کرنے کا ذمہ لیتا ہون"

سیزر۔ "اچھا مین راضی ہون" سیزر و پادری جولین مین چند شرطین ہوئین اُسکے بعد پادری وہان سے نکلگیا۔ سیزر کو اپنی برگشتہ قسمت کے پھر عروج پر آنے کی اُمید بندھی دوسرے دن علی الصباح علماء پوپ کے محل مین جمع ہوے۔ کیونکہ اُس وقت کی حالت کے لحاظ کرتے جلد تر کسی شخص کو پوپ کے عہدے پر مقرر کرنا ضروریات سے تھا۔ اُس بارے مین سیزر بھی بہت کچھ سعی کر رہا تھا کہ جلد یہ کام وقوع مین آے۔ غرض اُس روز دن کے گیارہ بجے پادری جولین پوپ مقرر ہوا۔ مکلٹو اپنے آقا کو یہ خبر سُنانے کی غرض سے نکلا۔ اور اسکے کمرے کے قریب پہونچا ہی تھا کہ روبرو سے فوجی ہتھیارون کی آواز کانون مین گونجنے لگی سیزر اور مکلٹو دونون کے دونون بہت ہی گھبرا ئے۔

سیزر۔ (کھڑکی سے نگاہ کر کے) "مکلٹو! افسوس! ہمسے دغا کی گئی۔ حاکم قلعہ اور نئے پوپ نے مجھے دغا دی ہی۔ لارڈ آرسنو کی فوج ہماری جان لینے کے لیے آگئی۔ اب ہمین ضرور ہی کہ دم واپسین تک مستقل رہ کے اپنے بچاؤ مین لڑتے رہین۔ یہ فقرے

ابھی سیزر کی زبان ہی پر تھے کہ لارڈ آرسنو پادری انسلم واکسٹین فیروز اور بہت سی سپاہ بہ زور دروازہ کھول کر کمرے مین در آئی۔

سیزر۔ "الٰہی! اب ہماری جانون کا خاتمہ ہی!"

پادری انسلم۔ (آگے بڑھکر) "ہان۔ ای ملعون بورجیا! بیشک تیری موت آگئی۔" یہ کہکر پادری انسلم تلوار کھینچ کر سیزر پر وار کرنے کی نیت سے بڑھا۔ قریب تھا کہ سیزر دو ٹکڑے ہوکے زمین گر پڑے کہ دفعتہً فوسٹ لوگون کو ہٹاتا ہوا بلاے ناگہانی کی طرح وہان آپہونچا۔ اور پادری کے ہاتھ کو روک کر کہنے لگا "تو بڑا ہی بدبخت ہے تیری یہ جرأت!! کیا تجھے نہین معلوم کہ خاندان بورجیا کے خیرخواہ ابھی دنیا مین باقی ہین" یہ کہکر پادری انسلم کو گھسیٹتے ہوے کمرے کے دوسرے کونے پر لیجاکے ٹھہرایا۔

سیزر۔ (فوسٹ سے) "میری زبان نہین کہ آپکا شکریہ ادا کرون۔ یہ دوسرا مرتبہ ہے جو آپنے میری جان بچائی" لارڈ آرسنو اور اُسکے ہمراہی فوسٹ کے یکایک آپہونچنے سے اس درجہ متحیر ہوگئے کہ مُنھ سے بات بھی نہ نکلتی تھی۔ حیران وپریشان ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہے تھے۔ فوسٹ نے لارڈ آرسنو سے مخاطب ہوکر کہا "کیا جنگ کرنے کا یہی طریق ہی کہ ایک شخص کو بے بس اور لاچار دیکھکر اتنے لوگ یکبارگی اُسپر ٹوٹ پڑین۔ اس مردود کو دیکھو (پادری انسلم کی طرف اشارہ کرکے) جو متقیانہ لباس مین ہی۔ تم جانتے ہو کہ یہ کون ہی؟ اُسکا اصلی نام الرک کنس دیانا کا رہنے والا ہی۔ یہ پہلے شاہی فوج کا ایک سپاہی تھا۔ اور گہوارہ خانہ کا پہرہ دیتے ہوے کچھ دغا وفریب کرنے کے جرم مین اس کو سولی دی گئی لیکن جب جلاد نے مردہ سمجھکر پھینک دیا تو اُسوقت تک اُسکی جان نکلی نہ تھی۔ بہت دیر بعد ہوش مین آیا اور دوسرے شہرون مین بھاگ کر وہان اپنے آپ کو ایک متقی پادری کی حیثیت مین مشہور کیا ہی۔ تم سب بھی اُسکے دھوکے مین آگئے چھبیس ۲۶ سال سے اسی مکر وفریب مین زندگی بسر کر رہا ہی ورنہ در اصل یہ وہی الرک کنس ہی جو چھبیس ۲۶ برس پیشتر شہرپناہ دیانا کے باہر لٹکایا گیا تھا۔

باب "۶۱"

قلعہ سینٹ آنجلو کے تہ خانے

لارڈ آرسنو اور اُسکے ساتھیون نے جب فوسٹ کی زبانی پادری انسلم کی یہ حقیقت سُنی تو کمال متعجب ہوگئے۔ اور حیرت واستعجاب سے اُن کے دلون کی حالت قابل بیان نہ رہی اُس زمانے مین یہ بات نہایت معیوب خیال کیجاتی تھی کہ کسی مجرم اور خاطی سے گو کہ وہ کیسا ہی شریف ونجیب کیون نہو راہ ورسم رکھی جائے۔ غرض سب کو پادری انسلم کی طرف سے ایک نفرت سی پیدا ہوگئی۔

فوسٹ "یہ شخص الرک کنس جسے تم ایک مقدس شکل مین دیکھ رہے ہو بڑا ہی مکار اور دغاباز ہے۔ جب یہ اور اُسکے دو اور ساتھی لٹکائے گئے تو سب کی لاشین ڈاکٹری امتحان کی غرض سے ایک کوٹھری مین بند رکھی گئین۔ جب رات کو ڈاکٹر نے آکے دیکھا تو ایک لاش کا پتا نہین۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ یہ مردود تھوڑی دیر بعد ہوش مین آیا۔ اور دیگر لاشون کے ساتھ اپنے آپ کو پڑا دیکھکر پہچان گیا کہ مین اسپتال کے مردہ خانہ مین ہون۔ بدحواسی کے ساتھ اُٹھکر بازو کے کمرے مین گیا جو خاص ڈاکٹر کے رہنے کی جگہ تھی۔ اور اُس وقت آدمیون سے خالی تھی۔ خیر۔ جھٹ سے ڈاکٹر کا ایک کوٹ اور کچھ روپیہ لیکر فرار ہوگیا۔ اور اس بھیس مین لوگون کو بُری ترغیبین دیتا رہا ہے۔ مین نے جو کچھ کہا خود اُسی سے پوچھو کہ صحیح ہے یا غلط کیونکہ وہ تو یہین روبرو کھڑا ہوا ہے"

یہ سُنکر پادری انسلم جو خستہ حالی سے نیچے پڑا تھا اُٹھکر کہنے لگا "مجھے اب یہان سے جانے دو۔ میرا کوئی کام نہین" سب کے سب اسقدر دور ہٹ گئے کہ پادری کے جسم کی ہوا بھی لگنے نہ پائے۔ جب وہ جانے لگا تو اُسی کے ملازم والسٹین و فیروز نے بھی اسکے حال پر کچھ تاسف نہ کیا۔ والسٹین جو ایک ولی درجے کا دغاباز و جسارتھا۔ اور جسنے ظرین کے نام سے

ایک مدت زندگی بسر کی۔ اور ایک دفعہ موت کے نیچے سے چھوٹ نکلا تھا وہ بھی اُس سے نفرت و انکار کرنے لگا۔ مگر ہان فیروز کے دل مین کچھ رحم آہی گیا۔ لہذا چند قدم پر جھک کر کہا اگر کوئی شخص کسی جرم کے سبب سزایاب ہوا ہو۔ اور اُس سے اتفاق سے یا خوش نصیبی سے بچ نکلا ہو۔ کیا ضرور ہی کہ تمام لوگ اُسکے ساتھ انکار و نفرت کا برتاؤ کرین چاہے اور سب اُس سے الگ ہو جائین مین تو آخر دم تک اُسکا وفادار ساتھی ہو رہونگا" یہ کہکر فیروز الرک کنس کے پیچھے ہو لیا۔ اور دونون دم کے دم مین نظرون سے غائب ہو گئے۔

فوسٹ۔ (لارڈ آرسنو سے) "آج کی رُوداد سے آپ یہ سبق سیکھ لین کہ کسی غیر شخص کو اپنا معاون بنانے کے قبل اُسکے پُورے حالات سے واقف ہو جانا چاہیے۔ ورنہ پشیمانی ہوگی۔ اور وہ بزدلانہ شرمناک قصد جو آپنے ایک بیکس و مجروح شخص کے قتل کا کیا وہ" جب فوسٹ نے اس قدر کہا تو لارڈ آرسنو مین تاب باقی نہ رہی نہایت غصہ ہو کر کہا "میرے خیال مین نہین آتا کہ تم جو محض اجنبی ہو مجھے نصیحت کرنے کا کیا حق رکھتے ہو؟"

فوسٹ۔ (حقارت سے) "مین اسلیے نصیحت کرتا ہون کہ تم سے قوی تر اور بالادست ہون۔ تم نہین جانتے کہ اس قلعہ کی زمین مین چند کھڑکیان ایسی لگی ہین جنکے نیچے نوجون کو غارت کرنے کے لیے عمیق چاہ بنائے گئے ہین؟ تم اس سے بھی بیخبر ہو کہ مارکر آرسنو نے جو تمھارے اجداد سے تھا کس حکمت و دانائی سے اُن کھڑکیون اور چاہون کو تیار کیا جو صرف ایک کمان کو حرکت دینے سے کھلجائین اور پھر اُنکا پتہ نہ لگے؟"

لارڈ آرسنو "ہان مین نے سُنا تو ہی۔ مگر میری دانست مین وہ روایت کسی فسانہ گو کے خیالی ڈھکوسلے سے زیادہ معتبر نہین معلوم ہوتی۔ خیر۔ تم ہٹ جاؤ خاندان بورجیا کے نابود ہونے کا وقت قریب آگیا"

فوسٹ تمھین ضرور ہی کہ یہان سے نکلجاؤ۔ ورنہ اُسی تہ خانے مین غارت کردیے جاؤگے جسکا مین نے ابھی ذکر کیا ہی اسوقت تم موت کے ہونٹون پر کھڑے ہو۔ دیوار مین لگی ہوئی

ایک کرسی پر ہاتھ رکھئے، دیکھو یہی کنجی اُس غار کے دروازے کو کھولنے کی ہے جو اسوقت تمھارے قدم کے نیچے ہے۔

لارڈ آرسنو کے ہمراہی خوف سے کانپنے لگے۔ مگر وہ برابر انکار ہی کیے گیا۔

فوسٹ ۔ (آرسنو سے) ”تم بڑے احمق ہو۔ اب بھی اگر جان پیاری ہے تو چلے جاؤ میں تمھیں امن حاصل کرنے کا موقع دیتا ہوں“ فوسٹ نے اپنا ہاتھ کرسی پر سے اُٹھا لیا مکلٹو نے دیکھا کہ فوسٹ کا ارادہ دشمنوں کو غارت کرنے کا نہیں ہے۔ بس پھرتی کے ساتھ آپ ہی آگے بڑھکر اُس کرسی کو دبا دیا۔ اور اس قدر جلد کہ باوجود فوسٹ کی کوشش کے اُسکا ہاتھ رُک نہ سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لارڈ آرسنو اور اُسکے چھ یا سات ہمراہی ایک غار کے مُنھ سے نیچے اُترنے لگے۔ اُن کی گریہ وزاری اور چیخنے چلانے کی صدائیں سننے والوں کے دلوں کو ہلا رہی تھیں۔ ایک لمحے میں سبھوں کے پانی میں گرنے کی آواز آئی۔ دفعۃً چیخیں موقوف ہوگئیں۔

اُسوقت غار کے ایک جانب لارڈ آرسنو کے باقی ماندہ چند سپاہی اور دوسری طرف فوسٹ سیزر اور مکلٹو کھڑے تھے۔ سپاہی ہیبت و وحشت سے کھڑے غار کو دیکھنے لگے۔ فوسٹ بھی ششدر رکھڑا تھا۔ مگر سیزر و مکلٹو مسرت کے ساتھ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے آخر کار فوسٹ اُن سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا ”اب تمھارا یہاں کوئی کام نہیں بہتر ہے کہ چلے جاؤ“ سب خوشی سے نکل گئے۔

فوسٹ ۔ (مکلٹو اور سیزر کیطرف متوجہ ہو کر) ”جو کچھ گذر گیا۔ وہ واپس آنے سے رہا۔ مگر یہ دردناک حادثہ وقوع میں نہ آتا تو مناسب تھا“

سیزر ۔ ”وہ نامرد بزدلانہ طریق سے ہمیں قتل کرنے پر آمادہ ہوا۔ اُسے چاہیئے تھا کہ مردانہ وار میدان میں جنگ کرتا۔ اس صورت میں مکلٹو نے جو کچھ کیا بہت خوب کیا۔ لیکن آپنے ہماری نسبت آج جو ہمدردی کی اُسکا شکر الفاظ کے ذریعہ ادا کرنا ممکن نہیں اتنا تو بتائیے کہ آپ کیونکر ٹھیک اسی وقت یہاں آنکلے۔ جبکہ مجھے مدد کی سخت ضرورت تھی“

فوسٹ "وہ کل صبح کو مین آپ کی ہمشیرہ لوکریزا کو شہر سے باہر لیے چلا گیا - تاکہ دشمن اُنپر حملہ نہ کر سکین - اور بہت دُور تک اُنھین پہونچا آیا - رخصت کے وقت وہ نہایت عاجزی کے ساتھ کہ گئین کہ آپکو مخالفون کے شر سے بچاؤن - اور مین نے وعدہ بھی کیا تھا کہ حتی الامکان تمھارے بھائی کی مدد کرونگا -

اُسی اقرار کے بموجب مین پھر اس شہر مین آیا - آپ لوکریزا کے بارے مین کچھ فکر و تردد نہ کرین - وہ اُسوقت دشمنون کے پنجہ سے بہت دُور نکل گئین ہین - جبکہ مین کل شب مین یہان پہونچا تو سُنا کہ پادری انسلم لوکریزا کو تلاش کر رہا ہی - اور نیز آپکے قتل کا ارادہ رکھتا ہی مجھے معلوم تھا کہ آپ اس قلعہ مین پناہ گزین ہوے ہین کل جسوقت پادری جولین پوپ کے عہدے سے ممتاز ہوا - اُسی وقت اُسنے اور لارڈ آرسنو نے ملکر کوئی پوشیدہ تجویز کی اور اُسی تجویز کا نتیجہ ہی جو آپ پر حملہ ہوا مین اُنکے ساتھ ہی یہان آیا - اور اُس قاتل کے وار کو روکا جو اور لمحہ بھر مین آپ کی جان لے لیتا "

سیزر " تادم مرگ مین آپ کا ممنون احسان رہونگا - لیکن یہ بات مجھے حیرت مین ڈال رہی ہی کہ آپ کو ان غارون کی ماہیت کیونکر معلوم ہوئی؟ جس سے آجتک مجھے خود آگاہی نہ تھی ؟ "

فوسٹ " معاف کیجئے! یہ راز مین آپ سے بیان نہین کر سکتا - گو مین بہت دُور کی خبر رکھتا ہون مگر اُسکا ذریعہ نہایت پوشیدہ ہی جو کسی سے کہنے کا نہین - خیر - چلتے چلاتے مین آپ کو ایک نصیحت کرتا ہون اگر مان لیجیے تو آپ ہی کے حق مین بہت کچھ مفید ہی "

سیزر " بسم اللہ فرمایئے! مین سر آنکھون سے اُسپر عمل کرونگا - چونکہ آپ میرے خالص اور سچے دوست اور دلی خیر خواہ ہین - لہذا مین یقین سمجھتا ہون کہ آپ جو کچھ فرمائیگے وہ عین میری بہتری کے لیے ہوگا - "

فوسٹ " آپ پادریون کا لباس بدل کر روم سے شہر آسٹیا کی طرف نکل جایئے - وہان سے بخوف و خطر فرارا مین پہونچ سکتے ہین - جہان آپ کی ہمشیرہ ہین اب مناسب ہے کہ

آپ افواج سلطنت روم کی سپہ سالاری سے دست بردار ہوجائین۔ اور پوپ کے تقرر کے بارے مین بھی دخل نہ دین۔ جلدی اُٹھیے ایک ایک لمحہ جو گذر رہا ہی آپ کے لیے بہت قیمتی ہی۔ پوپ جولین آپکا دشمن ہوگیا ہی۔ اور عجب نہین کہ لارڈ ارسنو کے طرفدار آپ سے انتقام لینے پر مستعد ہوجائین۔"

سیزر "تو کیا آپ بھی لوکریزا کے پاس فرارا کو تشریف لیے جاتے ہین؟"

فوسٹ "نہین۔ مجھے وہان کوئی کام نہین اگر سچ پوچھو تو خاندان بورجیا کے امور مین دخل دیتے دیتے مین تنگ آگیا۔ لہذا صرف آپ کو شہر آسٹبا تک پہونچا کر رخصت ہوجاؤن گا۔"

سیزر۔ (غصے سے ہونٹ چبا کر) "کیا لوکریزا سے آپ اس قدر جلد باز آجانا چاہتے ہین؟"

فوسٹ "جی ہان۔ آپ سے کہتے ہوے مجھے کچھ خوف نہین۔ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کی گذشتہ بدکاریان اور پھر ہمیشہ اُنھین کو نباہے چلے جانے کا خیال مجھے ترغیب دے رہا ہی کہ مین ایک ایسے شیطان سے جو فرشتے کی صورت مین ہی باز آجاؤن۔"

سیزر۔ (تلوار پر ہاتھ رکھکر) "حضور! یہ گستاخی۔ اور پھر میرے ہی روبرو؟"

فوسٹ "آپ نے سچا حال کہنے کے لیے فرمایا تو مین نے راست راست بیان کردیا۔ اب اگر آپکو جان عزیز ہی تو میرے ہمراہ جلد آئیے۔" یہ کہکر دیوار پر لگی ہوئی لڑی کو زور سے دبایا تو غار کے مُنھ پر ڈھکن پڑگیا۔ اور سطح برابر ہوگئی۔ سیزر غصہ کو پی گیا۔ کیونکہ فوسٹ کی چند خاص باتین یاد آگئین اور اُسکو سہما دیا۔ یعنی زہریلی ہوئی شراب پیکر بغیر کسی ہرج کے صحیح سالم رہنا۔ سکندر کے جنازے پر جو حملہ ہو رہا تھا اُس دن ایسے استقلال سے آکر ہزارون لوگون کو منتشر کردینا۔ پادری انسلم کا وار بچانے کے لیے دفعتہً آموجود ہونا قلعۂ سینٹ آنجلو کے مخفی تہخانون سے واقف ہونا۔ اور اُسکو کسی وقت کسی کا خوف دامنگیر نہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب باتین ذہن مین آکر سیزر کے دل مین فوسٹ کی جانب سے خوف اور رعب پیدا کرنے لگین۔ آخر وہ اُسکی نصیحت پہ عمل کرنے کے لیے

مستعد ہو گیا۔ مکلٹو پادریانہ پوشاک لانے دوڑ گیا۔ اور جلد لاکر حاضر کیا۔ لباس بدلنے
کے بعد فوسٹ سیزر اور مکلٹو وہان سے نکلے۔ اور دریا کے پیٹر پر جاکر ایک کشتی مین
سوار ہو کر نہایت سرعت کے ساتھ شہر اسٹیا مین داخل ہو گئے۔ وہان پہونچکر فوسٹ
نے ایک کیسہ پر از زر سیزر کو دیا۔ اور کہا "آب آپ دشمنون کے تعاقب سے محفوظ
ہین۔ جائیے خدا حافظ! غالباً اب ہم کو آیندہ کبھی ملنے کا اتفاق نہ ہوگا۔

سیزر "آپ کا بھی خدا حافظ۔ مگر قبل اسکے کہ ہم جدا ہون اتنا اور بتا دیجیے کہ میری
جو آپ نے اس درجہ مدد و تائید کی۔ اسکا اصلی سبب کیا ہی؟"

فوسٹ۔ کچھ تو آپ کی ہمشیرہ کی خاطر سے۔ اور کچھ اسوجہ سے کہ آپ کے سے دلیر اور
بیباک شخص کی مدد کرنا مجھے ہمیشہ مرغوب طبع رہا ہی یہ کارروائی عمل مین آئی" یہ کہکر
فوسٹ معاً وہان سے کسی طرف چلدیا۔

سیزر۔ (مکلٹو سے) "فوسٹ بھی عجیب شخص ہی! مین خوب سمجھتا ہون اُسے کوئی
ایسی قوت حاصل ہی جو انسان کے قیاس مین نہ آسکے۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے
افلاس کے تاریک گڑھے سے نکل کر دولت و حشمت کے آسمان پر آفتاب
کی طرح چمکنے لگا۔ مگر یہ کوئی نہین بتا سکتا کہ اُس نے اسقدر اقتدار کیونکر حاصل
کیا!۔"

مکلٹو "ہان پیر و مرشد بندہ بھی اسی تردد مین ہی لیکن کیا عجب کہ وہ کوئی شیطانی
تعلق رکھتا ہو؟"

سیزر۔ (ہنسکے) "وہ اگر واقعی شیطانی تعلقات مین پھنسا ہوتا۔ جیسے کہ بعض افسانہ
نویس لکھا کرتے ہین تو ضرور خاندان بورجیا کے اراکین کو اپنی خدمت مین لینے کی
خواہش کرتا"

مکلٹو "شاید اسکا یہ خیال ہو کہ اہل خاندان بورجیا بغیر میری تحریک و ترغیب کے
ضلالت مین گرفتار ہین پھر اُنھیں اپنی خدمت مین لینے کی کون ضرورت؟" جب
یہ فقرے مکلٹو کی زبان سے ادا ہوے اُسوقت کسی کے زور سے قہقہہ مار کر ہنسی کی

آواز کان مین آئی - حالانکہ کوئی تیسرا شخص وہان نہ تھا۔
سیزر - (سنبھلکر) یہ صرف ہمارا گمان ہو - ورنہ حقیقۃً کچھ نہین!"
مکلٹو - بجا ارشاد ہوا بے شک گمان ہی ہی - لیکن بعض اوقات آدمی کی زبان سے بے ساختہ کوئی ایسی بات نکل جاتی ہی جو واقعی ہو - پس میرا یہ کہنا کہ یوفوسٹا کو کچھ شیطانی تعلق ہوگا" صحیح ہی" سیزر نے اس کا کچھ جواب نہ دیا - اور تھوڑی دیر بعد اسپنیرو کو جانے کے لیے جہاز مقرر کرنے کے قصد سے ساحل پر گیا۔

باب "۶۲"

مہمانسرائے کمبرگ

ماہ اگست سنہ ۱۷۹۰ع ہی - شہر وٹن برگ کے اطراف و جوانب مین قیمتی فصل کسانون کے دلون مین اُمید اور خوشی کی اُمنگین پیدا کر رہی ہی - ناظرین کو ہم بکر مہمانسرائے کمبرگ تک لیجانا چاہتے ہین جسکا بیان قصّہ کی ابتدا مین ذرا سا آچکا ہی - مالک مہمانسرا (وہی شخص جسنے ہاسیل کی مہمانی کی تھی) ایک کرسی پر بیٹھا دیہات کی بنی ہوئی شراب پی رہا تھا - یہ شخص (یعنے مالک مہمانسرا) ہرمن نام موضع کمبرگ مین نہایت باوقار اور قابل تعظیم سمجھا جاتا تھا - وہ اس گانون کا مجسٹریٹ بھی تھا۔ اور اسی لیے لوگ گمان کرتے تھے کہ اُسکو عدالت وِم سے بھی کوئی خفیہ تعلق ہی - کل لوگ اُسکا نہایت ادب اور خوف کرتے تھے اور وہ بھی اپنے رعب وداب کو قائم رکھنے کی غرض سے لوگون کے اس خیال کو ترقی دیتے اور اپنے اوضاع واطوار سے اس امر کا ثبوت دینے مین ہمیشہ سرگرم رہا کرتا تھا - اُس دن جبکہ وہ شراب اُڑاتے ہوے مہمانسرا مین بیٹھا تھا - شام کا وقت تھا - رات کی تاریکی شفق کی سُرخی کو مٹا رہی تھی - ایک نوجوان شخص گھوڑے پر سوار مشرقی سمت سے آکر مہمانسرا کے دروازے کے روبرو ٹھہرا - مسٹر ہرمن نے اسوجہ سے توجہ نکی کہ نووارد شخص کے ہمراہ

نہ ملازم ہی تھا نہ سپاہی۔ اور نہ وہ کوئی شاندار لباس پہنے تھا صاف ستھری پوشاک
مین بے تکلفی کا رنگ جھلکتا تھا۔ اور ساتھ مین بجز ایک چمڑے کے بکس کے جو زین سے
بندھا تھا کوئی اور اسباب نہ تھا۔ ایسے شخص پر مسٹر ہرمن جو ایک مجسٹریٹ اور عالی مرتبہ
شخص تھا۔ کیونکر توجہ کرتا؟۔ اپنے خادم کو پکار کر کہنے لگا "لڈوک! تم بڑے ہی کاہل آدمی
ہو ایک مسافر دروازے پر کھڑا ہوا ہے۔ اور تم کچھ خیال ہی نہین کرتے!" یہ حکم کر کے آپ
ایک اور پیالہ چڑھا گیا۔

لڈوک باہر نکل آیا۔ اُسکی ہیئت نہایت عجیب تھی۔ سر کے بالون مین کچھ اس درجہ
کا کوڑا اور گھانس لگی تھی کہ دیکھنے والے کو پہلی نظر مین کوڑے کا ٹوکرا نظر آتا تھا۔ وہ
آہستہ آہستہ اپنے قوی جسم کو کھینچتے ہوے سوار کے قریب آیا۔ اور اُس سے اُترنے
کی درخواست کی۔"

مسافر "کیا یہان کھانے کے لیے کچھ غذا اور شب کو سونے کی جگہ مل سکیگی؟"

لڈوک "واہ! اگر آپ کے پاس روپیہ ہو تو یہان بیاہ بھی ہو جانا ممکن ہے!"

مسافر "مسٹر ہرمن نے مجھے شاید ایک اجنبی تصور کر کے کچھ التفات ہی نہ کیا؟"

ہرمن "اخاہ! آپ ہین میرے مکرم دوست!! آٹو!!!"۔

مسافر "جی ہان۔ مین ہون۔ اپنے ملازمین کو حکم دیجیے کہ جلد اسباب خورد و نوش مہیا
کرین کیونکہ مین بہت بھوکا ہون" ہرمن آٹو کے دیکھنے سے نہایت مسرور ہوا۔ وہ
بچپن سے اُسکو جانتا تھا۔ اُسکے نیک رویہ اور عمدہ چال چلن کے سبب دیگر
لوگون کی طرح وہ بھی آٹو کو دل سے عزیز رکھتا تھا۔ اسی بنا پر مالک مہانسرا اپنی
عالی دماغی کو طاق پر رکھکر جھٹ سے اُٹھا۔ اور باورچیخانہ مین جاکر حکم دیا کہ جلد آٹو
کے لیے کھانا تیار کیا جائے اور آپ لوٹ کر اپنے مہمان کے قریب آیا اور کہا "کھانا
بہت جلد تیار ہوکر آجائیگا" سردست میرے پاس رکھی ہوئی شراب سے دو
ایک ساغر نوش کیجیے۔ تاکہ پیاس اور ماندگی رفع ہو" آٹو نے قبول کیا۔
اور وہین مسٹر ہرمن سے اِدھر اُدھر کی باتین کرتا بیٹھ گیا۔

ہرمن۔ (تھوڑے تامل کے بعد) "مین آپ کو عام کمرے مین کھانا کھلوانے پر مجبور ہون۔ کیونکہ اس خاص کمرے مین جو ادھر کی جانب ہو دو نئے شخص فروکش ہین۔ وہ کچھ اجنبی لوگ بھی نہین ہین۔ مگر خیر انکا ذکر جانے دیجئے۔

آٹو۔ اس بارے مین مجھسے کہنے کی کون ضرورت ہی؟ آپ تو جانتے ہین مین کوئی راحت طلب اور تن آسان نہین ہون جو ہمیشہ پر تکلف مقامات مین آرام و آسایش سے رہنے کا ارادہ کرون؟"

ہرمن۔ "آپ کی ہمشیرہ ایڈلا کی کیا کیفیت ہی؟ مین نے سنا تھا کہ اسکی شادی ایک بہت بڑے عالیجاہ امیر سے ہوگئی ہی۔"

آٹو۔ "اسکا ذکر میرے روبرو نہ چھیڑیے! اب وہ زندہ بھی نہین ہی۔"

ہرمن۔ "ہائے کیا عین جوانی مین داغ مفارقت دائمی دے گئی؟ افسوس!"

آٹو۔ (غمگین آواز مین) "وہ جور و ظلم کے ساتھ ماری گئی۔ مگر میری خوشی اسی مین ہی کہ ہم اس گفتگو سے باز آئین۔"

ہرمن۔ "اچھا یون ہی سہی۔ یہ تو فرمائیے کہ آپ ادھر کیونکر آ نکلے۔ مین سمجھے ہوے تھا کہ آپ نے دیانا مین کچھ تجارت وغیرہ شروع کی ہی۔"

آٹو۔ "مدت دراز تک غربت و افلاس نے میرا پیچھا نہ چھوڑا۔ لیکن بعد کو خوش نصیبی سے ایک امیر میرے حال پر مہربان ہوا۔ اور ایک ادنے خدمت کے صلہ مین مجھے اس درجہ نہال کر دیا کہ اب تک فارغ البالی نصیب ہی۔ میرے ادھر آنے کی یہ وجہ ہوئی کہ لارڈ روزنتل کی بیٹی تریزا نے چار سال کے زمانے سے اپنے باپ کو نہین دیکھا ہی۔ اور اسی وجہ سے خطوط دے کر مجھے لارڈ کی خدمت مین بھیجا ہی مین اب اُسی کے قلعہ کی طرف جا رہا ہون۔ اس خدمت کی انجام دہی خوشی کے ساتھ مین نے اس لیے اپنے ذمے لی کہ ایک تو بچپن سے مجھے اس سرحد کے ساتھ یون ہی سی محبت ہی۔ اور دوسرے اپنی مادر مشفقہ کی قبر کی زیارت کا بھی موقع ملیگا۔"

اُسوقت مسٹر ہرمن کی بھتیجی آئی۔ اور کھانا تیار ہونے کی اطلاع دی۔ جب آٹو کھانا

کھانے کی غرض سے اُٹھا تو لڑکی نے جھک کر آہستہ سے اپنے چچا کے کان مین کہا "وہ وڑھا مسافر جو اس کمرے مین ٹھہرے ہوے ہین۔ آپ کو جلد بلاتے ہین" آٹو کھانے یہ گیا۔ ورسٹر ہرمن اُن مہمانون کی طلبی پر وہان گیا۔ اور چپکے سے دروازہ کھول کر نہایت ادب کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ اور پھر اندر سے دروازہ بند کر لیا۔ وہان پادری انسلم اور فیروز بیٹھے ہوے تھے اور ایک میز پر شراب کے چند شیشے اور دو چار پیالے رکھے تھے۔

پادری انسلم۔ (ہرمن سے) "بیٹھو تمھارے پاس ایک نیا مہمان آیا ہے مین نے کھڑکی کے ذریعہ ابھی دیکھا"

ہرمن۔ "آپ نے اسکو پہچانا؟" ہرمن ڈر گیا۔ کیونکہ وہ آٹو کے ساتھ دلی انس رکھتا تھا۔ اور پادری کی گفتگو سے غصہ و غضب کے آثار ظاہر تھے۔

پادری انسلم۔ "ہان مین اُسکو بخوبی پہچانتا ہون۔ اُسکا نام آٹو ہے اور وہ عدالت ڈم کے مجرمون سے ایک مجرم ہے دو ماہ قبل رسی اور کٹار کا طلب نامہ اُسکے سامنے پیش کیا گیا مگر اُس نے عدول حکمی کی۔ لہذا وہ قابل قتل تصور کیا گیا ہے۔ اتفاق سے آج رات مین اُسکی موت اُسکو یہانتک کشان کشان لے آئی ہے تم اُسکے سونے کے لیے اس تختہ بندی کی کوٹھری مین جگہہ دو۔ ہرمن کے مُنھ پر ہوائیان اُڑنے لگین۔ وہ پادری انسلم کے حکم سے کسی طرح انحراف کر نہین سکتا تھا۔ کیونکہ خود عدالت ڈم کا ایک ممبر تھا۔ اور ہر ممبر کی شرکت کے وقت اُس سے یہ عہد و پیمان لے لیے جاتے تھے کہ عدالت ڈم کی کارروائیون مین کوئی لحاظ قرابت یا محبت اور دوستی کا نہ کیا جائیگا۔ اور اُسکے احکام کی تعمیل کے لیے مذکورۂ بالا ابواب سے کوئی چیز مزاحم نہوسکے گی۔ پس ہرمن اچھی طرح جانتا تھا کہ اُسکا خلاف کرنا خود میری ہی جان پر آفت لائیگا لیکن اپنا دلی رنج و تفکر پادری انسلم پر ظاہر نہونے دیا۔ اور تعمیل حکم کے لیے دل سے مستعد ہونے کے ثبوت مین اپنا سر پادری کے روبرو جُھکا دیا۔

پادری۔ "اب تم جاؤ۔ مگر خبردار! گفتگو کے وقت کہین آٹو سے کوئی ایسی بات نہ کہہ بیٹھنا

جس سے وہ کچھ پتا پا جائے۔ ایک گھنٹہ بعد ہم کھانے کے لیے تیار ہو بیٹھین گے۔ تم خود کھانا لے آنا! سمجھے؟

ہرمن نے دوبارہ سر تسلیم خم کیا۔ اور کمرے سے باہر نکل کے سیدھا اپنے بچھونے کے پاس آیا۔ اور لیٹا ہوا اس ظالم حکم کی تعمیل کے ہر ہر پہلو کو فکر و تردد کے ساتھ سوچنے لگا۔"

ہرمن۔ (دل مین) "مین آٹو کو بچپن سے جانتا ہون۔ ایسا نیکبخت سلیم المزاج لڑکا غضب ہی کہ میرے مکان مین قتل کیا جائے۔ مین ہرگز یہ کام نہ کرونگا۔ لیکن اسکی بریت کی نسبت بھی مین کچھ تجویز کر نہین سکتا کیونکہ ایسی صورت مین مجھے اپنی جان دینا پڑے گی۔ الٰہی! مین کس بلا مین گرفتار ہوا۔ خدا کرے ہم دونون کے دونون بچ جائین۔ اگر مین اسکو اس امر سے آگاہ کردون تو بدگمانی پیدا ہوگی۔ وہ روز ہی بڑا منحوس اور مصیبت ڈھانے والا تھا۔ جسدن مین انجمن دم مین شریک ہوا۔ افسوس یہ عدالت مذہبی پاسداری بھی نہین کرتی۔ اور نہ اراکین مین انسانی ہمدردی کا کچھ اثر ہی ہائے! مین اب کیا تدبیر کرون؟ اسکی قسمت مین آج ہی مرنا ہوا اور مجھے اپنے ہی ہاتھون اس بیگناہ کو موت کے چنگل مین پھنسانا ہوگا۔" ہرمن کے انھین خیالون مین پورا ایک گھنٹہ گذر گیا۔ آخر کار اُسکے دل نے مجبور کردیا کہ عدالت کے حکم سے سرتابی نہ کرے۔ اُٹھکر باورچیخانے مین گیا۔ کہ اُن دونون ناخدا ترس ظالمون کو اُنکے خاص کمرے مین کھانا پہونچا دے اور آپ پھر اُلٹے پائون وہین واپس آکر اپنی برادرزادی سے کہا "آج میری طبیعت کچھ علیل سی معلوم ہوتی ہی۔ لہذا مین ابھی جاکر سو رہتا ہون۔ جب ہمارا مہمان آٹو خوابگاہ مین جانے کا قصد کرے تو اُس کو اُس تختہ بندی کی کوٹھری مین لیجا کے چھوڑ دو۔" یہ کہکر مسٹر ہرمن اپنے خاص سونے کے مقام پر چلا گیا۔ وہ لڑکی (ہرمن کی بھتیجی) چندہی روز سے اپنے چچا کے ساتھ رہنے لگی تھی۔ جسکے سبب وہان کی حقیقت سے محض ناواقف تھی۔ ہرمن کے حکم کو وہ ایک معمولی بات سمجھی۔ اُسکو صرف اسقدر معلوم تھا کہ اُس کوٹھری مین کسی مسافر کو ٹھہرانے کی عادت نہین

مگر وہ چند لوگ جو وہان رکھے گئے اُن کے انجام سے وہ بالکل بیخبر تھی۔ رات کے دس بجے کا وقت ہوگا۔ آٹو سونے کا اہتمام کر ہی رہا تھا کہ دفعۃً اُسکو اپنے گھوڑے کا خیال آگیا۔ وہ اُٹھکر اصطبل کی طرف چلا۔ ابھی وہ چند قدم بھی نہ گیا تھا کہ ایک شخص جو بڑا لمبا چوڑا جامہ پہنے تھا۔ اور جسکی صورت سے سفر کی کسلمندی ظاہر ہو رہی تھی۔ سرا کا دروازہ کھلا پاکر اندر آپہونچا۔ ہرمن کی بھتیجی جلدی سے اُسکے سامنے گئی تاکہ اگر وہ قیام کا ارادہ رکھتا ہو تو اسباب مہیا کرے۔

مسافر۔ (دہشت سے) میرے چند دشمن عنقریب یہان میری تلاش کرتے ہوئے آئینگے۔ تم مجھے کہین چھپا دو تو بڑا احسان ہی۔ لو یہ اشرفی تمھین دیتا ہون۔ مجھے کسی پوشیدہ جگہ پر لیچلو۔"

لڑکی۔ "کیا راہ مین کسی نے آپ پر حملہ کیا؟"

مسافر۔ "ہان۔ مگر یہ وقت ایسے سوال وجواب مین رائگان کرنے کا نہین ہی۔ مجھے تھوڑی سی شراب دو اور کوئی مخفی کمرہ شب گذارنے کے لیے بتا دو۔ بس اور کچھ نہین چاہتا۔ مین بہت تھکا ماندہ ہون اور پیاس بھی ستا رہی ہی۔"

لڑکی۔ "اس مکان مین کوئی خالی کمرہ آج نہ مل سکے گا۔ ہان کھانا کھانے کے کمرے مین آپ کے لیے جگہ ملیگی۔"

مسافر۔ "تو بہ تم سمجھتی نہین ہو میرے لیے ایک علیحدہ کمرہ ضرور ہی۔ کسی اور مسافر کی جگہ مجھے بتلا دو۔ وہ کھانا کھانے کے روم مین سو رہے گا۔"

لڑکی۔ "اگر مین ایسا کرون تو چچا مجھسے نہایت برہم ہو جائینگے۔"

مسافر۔ "کسی طرح ایک جھوٹی کوٹھری آج رات کی رات مجھے دو۔ مین صبح تمھین ایک اور اشرفی دونگا۔"

لڑکی لالچ مین آکر بھول گئی۔ اور چراغ ہاتھ مین اُٹھائے مسافر کو اُس کوٹھری مین لیگئی۔

جو آٹو کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ اُسکو یقین تھا کہ معمولی اُجرت سے دس گنی رقم ملنے پر آٹو کی جگہ کسی اور کو دے کر خود آٹو کو کسی دوسرے مقام پر سلانے سے میرا کچھ خفا نہ ہوگا۔ نو آمد مسافر کی فیاضی بھی ظاہر ہی کہ ذرا سی بات کے لیے دو اشرفیان دیدین آٹو کی وضع سے پایا جاتا تھا کہ وہ نہایت سادہ مزاج نیکبخت خلیق شخص ہی۔ اسی خیال پر لڑکی سمجھی کہ آٹو سے جس جگہ سونے کو کہا جائیگا وہ بلا عذر مان لیگا۔ الغرض وہ مسافر کو اُس تختہ بندی کی کوٹھری مین لے گئی۔

مسافر - "وہان پہونچنے کے بعد ایک شیشہ شراب اور تھوڑا سا گرم پانی مجھے مطلوب ہی" یہ چیزین فوراً مہیا کر دی گئین۔ مسافر اندر سے دروازے کی کنڈی چڑھا کر تنہا کمرے مین رہ گیا جب لڑکی اُسکو کمرے مین چھوڑ کر اور ضرورت کی چیزین فراہم کر کے پھر عام کمرے مین آئی تو اُسوقت آٹو اصطبل سے واپس آ گیا تھا۔

آٹو - "بہت اچھا ہوا کہ مین اپنے گھوڑے کو بچشم خود دیکھنے کے ارادے سے گیا تھا۔ تمھارے سائیس نے کچھ بھی خبر نہ لی اُسکا کام مین کر آیا ہون۔ خیر۔ مجھے اب سونے کی جگہ دکھا دو۔ تاکہ تھوڑی دیر آرام کرون!"

لڑکی یہ سُنکر لجاجت کرنے لگی کہ معاف فرمائیے مین آپ کے سونے کے لیے الگ آرام کی جگہ دے نہین سکتی کیونکہ سب کمرے مسافرون سے بھرے ہوے ہین وغیرہ وغیرہ وہ برابر معذرت کے الفاظ کہے جاتی تھی کہ آٹو نے قطع کلام کر کے کہا "تم کہتی کیا ہو؟ مین کوئی آسایش پسند شخص نہین ہون کہ خواہ مخواہ اچھی ہی جگہ پر لیٹنے سے نیند آئیگی۔ صرف پڑ رہنے کے لیے تھوڑی سی جگہ ملجائے تو وہی بس ہی" لڑکی بہت خوش ہو گئی۔ اور جلد اسی کمرے مین بچھونا ڈالدیا۔ آٹو خوشی کے ساتھ لیٹ رہا اور لڑکی خاص اپنے مقام پر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد سرا بھر مین سناٹا ہو گیا۔

باب ۶۳

رات اور واقعات عجیب

اس مسافر نے لڑکی کے باہر نکلتے ہی کوٹھری کا دروازہ بند کر کے اپنا لباس اُتار دیا۔

اور شراب کا شیشہ کھول کر دو تین پیالے لنڈھانے کے بعد گرم پانی لیکر اُتری ہوئی پوشاک دھونے لگا۔ جس پر جا بجا خون کے دھبے تھے۔

مسافر ۔ (لباس دھوتے ہوے۔ دل مین) عبرطے ہی تعجب کی بات ہے کہ اُس شخص کی آواز کوئی نئی نہ تھی۔ مگر مین نے جس جگہہ پر حملہ کیا۔ وہان کی سڑک کے دونون جانب گنجان درخت اس کثرت سے تھے کہ بالکل ہی اندھیرا ہو رہا تھا۔ جسکے سبب مین مطلق پہچان سکا کہ کون ہے۔ اُسنے کس جرات و دلیری سے میرا مقابلہ کیا! اور آخر مین صرف یہی ایک فقرہ اُسکی زبان سے سنا گیا۔ "ادھر دو ورنہ تو میرا ہاتھ کاٹے ڈالتا ہے!" لیکن یہ خون کے دھبے شاید مجھے پکڑا دین گے۔ کتنا دھو رہا ہون کمبخت مٹنے کا نام نہین لیتے۔ بوڑھی عورتین اکثر کہا کرتی ہین کہ دامن قاتل کا دھبا ہرگز مٹانے سے نہین مٹتا۔ شاید یہ داغ بھی اُسی طرح کے ہون دیکھو سوچ کر) ایسے مہمل اعتقادات میرے دل مین کیون آرہے ہین ہان۔ ایک نشان مٹ گیا۔ اور دوسرا بھی قریب مٹنے کے ہے۔ مجھپر کسی صورت گمان نہین کیا جا سکتا۔ تاہم سویرے اُٹھکے یہان سے کسی طرف چلدینا چاہیئے۔ قبل اُسکے کہ راہ مین مُردے پر کسی کی نظر پڑے۔ مین بھی عجیب کم نصیب ہون۔ مجھے روپیہ سے زیادہ گھوڑا پانے کی بڑی تمنا تھی۔ کیونکہ سفر کے لیے گھوڑا ضرور تھا۔ اُس مسافر سوار کے مارنے کی بھی میری غایت یہی تھی کہ گھوڑا حاصل کرون نہ کہ روپیون کی تھیلی۔ کیونکہ اس اندھیرے مین یہ اندازہ کیونکر کیا جا سکتا تھا کہ وہ صاحب زر ہے۔ مگر قسمت نے دوسری طرح فیصلہ کیا۔ اُس مسافر کو مار کر نیچے گرانا ہی تھا کہ گھوڑا بھڑک کر کسی طرف بھاگ نکلا۔ واہ رے مقدر!!"

اب اُس نے دو ایک پیالے اور نوش کیے۔ اور برابر خون کے دھبے چھڑانے کی کوشش مین سرگرم تھا اور پھر دل سے یہ باتین کیے جاتا تھا۔ "مجھے اپنی خوش نصیبی پر نازان ہونا چاہیئے کہ ایک کیسہ بھرا زر اور ایک لباس جو نہایت بیش قیمت معلوم ہوتا ہے گھوڑے کے عوض مجھے ملا۔ روپیہ دے کر اسی گانوٗن مین ایک گھوڑا خرید لے سکتا ہون۔ لیکن لوگون کے دلون مین

کھٹکا ہوگا۔ رات کی اُس گھڑی مین بدحواس میرا یہان آنا۔ اور ایک پوشیدہ جا مین رہنے کی خواہش کرنا۔ اور پھر اُس لڑکی پر میری پریشانی و پراگندگی ثابت ہونا۔ غرض یہ سب باتین ضرور بدگمانی پیدا کرنے والی ہین ایسی حالت مین میرا اسی قرب وجوار مین رہ کر روپیہ صرف کرنا بیشک برا نتیجہ نکالے گا۔ علاوہ برین یہان سے دو ہی کوس کے فاصلے پر اُس مسافر کا مردہ پڑا ہی۔ غالبًا صبح تک کسی نہ کسی کی نظر پڑیگا۔ سب سے بہتر بات یہ ہی کہ مین یہ روپیہ لیکر فرانس کو جاؤن۔ اور وہان اپنے آپ کو جرمنی کا امیر مشہور کرون۔ اُسوقت بہت سی مالدار عورتین مجھسے شادی کی درخواست کرینگی۔ وہان سے کسی معتمد شخص کو فوسٹ کے پاس بھیجنا چاہیے تاکہ اُن کاغذات کے مخفی رکھنے کے لیے ایک کافی رقم دے وگرنہ مین اُنکے مضمون کو شہرت دونگا جو فوسٹ کی بدنامی کا سبب ہین۔ بہت اچھا ہوا کہ مین نے ایڈا کے پاس سے وہ کاغذات چرالیے۔ اگی۔ میرے پر ہوتے تو دارالسلطنت فرانس کی طرف اڑ جاتا۔ اب جرمنی مین مجھے امن حاصل ہونا محال ہی۔ اٹلی سے دل برداشتہ ہو رہا ہون۔ لارڈ آرسنو کی اطاعت مین محنت تو خوب کرنا پڑتی تھی۔ مگر صلہ بہت ہی کم۔ خاندان بورجیا کی عادت ہی کہ اپنے ملازمین کو ہمیشہ خوشحال رکھتا ہی۔ ای کاش! مین قیصر کے دشمنون مین نہ ہوتا! لیکن اب تو خود قیصر آوارہ وطن ہوگیا ہی ہان اب لہو کے تمام دھبے مٹ گئے۔ مین چند ساعت سولون اور صبحدم یہان سے نکلجاؤن۔ یہ سوچکر باقی ماندہ شراب پی گیا اور چراغ گل کرکے لیٹا۔ اور تکان کی وجہ سے ساتھ ہی نیند بھی آگئی۔ ایک گھنٹہ گذرا برابر دوپہر شب ہوئی کہ یکایک روبرو والی دیوار سے ایک کھڑکی بہت آہستگی سے کھلی اور پادری انسلم اپنی طویل پوشاک مین تمام جسم کو چھپائے اور آدھا جسم کھڑکی کے ذریعہ اندر کیے غور کے ساتھ سُننے لگا تو مسافر کے خراٹون کی آواز آئی۔ فیروز جو پیچھے کھڑا تھا اُس سے مخاطب ہوکر چپکے سے کہا "وہ مست سو رہا ہی" فیروز کے ہاتھ مین ایک چھوٹی سی شمع تھی۔ مگر دوسرے ہاتھ سے آڑ کیے ہوے تھا۔ تاکہ روشنی چوطرفہ نہ پڑے۔

فیروز "کیا آپ کو شمع کی ضرورت ہی؟"

پادری "نہین۔ وہ ایک چھوٹے بچھونے پر سو رہا ہی۔ ممکن نہین کہ میری تلوار خطا کر جائے۔ تم یہین ٹھہرے رہو مین جا کر تھوڑی دیر مین اسکا کام تمام کرتا ہون" یہ کہکر وہ سنگدل ظالم کھڑکی سے کمرے مین اُترا اور بہت ہی ہوشیاری سے تاکہ سونے والا بیدار نہو اُسکے بچھونے کے قریب گیا۔ تلوار کھینچ لی۔ وہ چاندنی رات تھی مہتاب کی شعاعین دھیمی طور پر کمرے کے باہر پڑ رہی تھین۔ مگر انکا اثر بچھونے تک پہونچ نہ سکتا تھا۔ ورنہ پادری انسلم پہچان جاتا کہ یہ آٹو نہین ہی۔ خیر۔ پادری نے بچھونے پر ہاتھ پھیر کے سونے والے کی حالت دریافت کی۔ اور بعد ازان تلوار مضبوط پکڑ کے بہت زور سے چھاتی پر وار کیا بمجرد ضرب کے پلنگ جنبش کرنے لگا۔ اور مقتول کا جسم زیر و زبر ہو گیا۔ ایک منٹ بعد پھر خموشی طاری ہو گئی۔ اور اس واردات کے گذرنے کے بعد سناٹا ہو گیا۔

پادری انسلم کھڑکی سے باہر ہو کر اُسکو اچھی طرح بند کرنے بھی نہ پایا تھا کہ سرا کے بڑے دروازے کی کنڈی زور سے کھٹکھٹائی گئی جسکی آواز سے تمام مکان گونج اُٹھا۔ مسٹر ہرمن جب سے اپنی خوابگاہ مین گیا فکر و تردد ہی مین پڑا تھا۔ اور نیند نہ آئی تھی یہ آواز سُنکے دریچے سے سر نکالا۔ اور دریافت کرنے لگا کہ کون ہی۔

ایک شخص "میرے آقا کو راہ مین چورون نے مجروح کر دیا ہی" ہرمن نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہی اور دوسرا اُس کی گود مین بُری طرح پاؤن اور سر لٹکائے بیخود پڑا ہی۔ اور سوار کی بات چیت ملک اینی کے لہجے سے ملتی جُلتی ہی۔ پس جلدی سے لباس پہنکر نیچے اُترا اور چراغ ہاتھ مین لیے ہوے دروازہ کھول دیا۔ سوار گھوڑے سے اُتر پڑا۔ اور مسٹر ہرمن کی مدد سے مجروح شخص کو سرا کے اندر لے آیا۔ ہرمن نے لڑکے کو بُلا کر گھوڑا حوالہ کر دیا اور آپ دونون مہمانون کے لیے عام کمرے مین آیا۔ اور کہا "اگر جراح کی ضرورت ہو تو ابھی بُلوا لیا جائے" بہر حال کمرے مین پڑی ہوئی ایک کوچ پر

مجروح کو لٹاؤ تو سہی دیکھین زخم کیسے ہین؟ یہ کہکر آپ چراغ لانے کے لیے دوڑ گیا جو دروازے پر رکھا آیا تھا جب چراغ لیکر اندر آیا تو وہان ایک بچھونا دیکھا جو اسکی غیبت کے ہاتھون ڈالا گیا تھا وہ زیادہ تر متعجب اس امر کے مشاہدہ سے ہوا کہ اس بچھونے پر ایک شخص اُسیدم ہوشیار ہوکر آنکھین ملتے بیٹھا تھا۔

مسٹر ہرمن (گھبرا کر) آپ کون ہین؟ اور یہان کیونکر آئے؟"

آٹو "آج شام مین جب مین آیا آپ دیکھ چکے ہین پھر یہ دریافت کیسی؟" مالک مکان آٹو کو وہان بیٹھا دیکھکر اس درجہ پراگندہ اور بدحواس ہوگیا کہ قریب تھا کہ اُسکے ہاتھ سے شمع چھوٹ کر نیچے گر پڑے۔

نووارد سوار "جناب خدا کے لیے آپ کی گفتگو موقوف کرکے میرے صاحب کی ایسے بُرے وقت مین مدد کیجیے۔ دیکھیے اسانس چلتی ہے۔ اور آنکھین بھی کھول رہے ہین۔ ہان کچھ کچھ صحت کی علامتین معلوم ہو رہی ہین جلد جاکر تھوڑی سی شراب لائیے"

مجروح شخص (جسکی پیشانی سے خون بہ رہا تھا) مین کہان ہون؟"

ہمراہی "حضور! آپ ایک امن کی جگہ پر ہین مطمئن رہیے" (ہرمن سے) کیون! آپ اس پریشانی سے اُس بیچارے مسافر کو کیون دیکھ رہے ہین۔ جو ہمارے آگے سے ابھی بیدار ہوا ہی؟ مین کتنی دیر سے کہ رہا ہون کہ تھوڑی شراب لائیے۔ مگر آپ خبر ہی نہین ہوتے!" گو اُس وقت مسٹر ہرمن انتہا سے زیادہ پراگندہ ہو رہا تھا لیکن اس نئے مسافر کی زبانی مجروح شخص کی نسبت "حضور" کا لفظ سُنکے دل مین بہت ہی خوش ہوگیا کہ یہ کوئی بڑا ذی منزلت عالی رتبہ شخص ہی۔ آٹو کے بچ جانے کی خوشی اور اُس پر طرہ ہوئی۔ اسی مسرت مے اُسکے دل سے یہ بھی بھلا دیا کہ پادری کی تجویز کے مخالف ہونے کے سبب عدالت وہم کا کوئی الزام مجھپر آئیگا الغرض ہرمن مجروح شخص کی راحت رسانی کے متعلق سامان مہیا کرنے کے لیے اِدھر اُدھر دوڑنے لگا۔ ایسے مین آٹو بھی اپنے کوچ سے اُٹھا۔ اور کوٹ

یہ سنکر مجروح کے قریب آکر کہا "یہ میرا بچھونا حاضر ہی - آپ آرام فرمایئے - اور جو خدمت مجھسے ہوسکے بلا تامل کہیے - مین اُسکی بجا آوری مین سر مو کوتاہی نہ کرونگا" یہ آٹو اور دوسرا مسافر دونون نے ملکر مجروح کو ایک اور کوچ پر لٹایا جو پہلے سے کچھ بڑی تھی بستر ہر مین بھی مرہم - پٹی - شراب - سرکہ وغیرہ لیے ہوے آیا - مجروح کے کپڑے اُتار دیے گئے -

مجروح "مکلٹو! اب مین کہان ہون ؟"

مکلٹو "حضور! آپ بڑے ہی امن کی جگہ مین ہین - گھبرایئے نہین تھوڑی سی شراب پیجیے تاکہ آپ کی سب ماندگی دُور ہو جائے"

ناظرین پہچان گئے ہونگے کہ مجروح شخص قیصر بورجیا اور دوسرا مسافر اُسکا وفاشعار مکلٹو تھا اور دونون نوسٹ کے کہنے پر فرار کو جا رہے تھے - قیصر نے جام شراب منھ سے لگایا اور دو چار گھونٹ پیے جس کے ساتھ ہی اُسکے چہرے سے بشاشت ظاہر ہونے لگی -

مکلٹو - (جو سیزر کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا) "کیا آپ کو کچھ تسکین سی معلوم ہوتی ہی ؟"

سیزر "ہان تھوڑی تسکین تو ہی - مگر میرا سر" - سر جو اونچا رکھا تھا - گرا دیا - آٹو ایک برتن مین پانی لیکر قیصر کے قریب آیا - اور سر اور پیشانی کے زخم کا لہو دھو کر صاف کیا تو ایک بڑا گہرا زخم نظر آیا -

مکلٹو "یہ زخم کاری تو نہین ؟"

آٹو - "جی نہین مین اُسپر پٹی باندھ دیتا ہون" آٹو نے نہایت درستی اور صفائی سے زخم پر پٹی باندھی - مالک سرا ستر ہر مین مجروح کا علاج بخوبی ہوتا ہوا دیکھکر آپ ایک چراغ ہاتھ مین لیے باہر نکلا - کیونکہ وہ آٹو کے بچ جانے کے سبب مضطر و بیچین ہو رہا تھا غرض اپنی بھتیجی کے حجرے پر جاکر دروازے کو دھمدھمایا - لڑکی مسافرون کی آمد کی صدا سے پہلے ہی بیدار ہوکر باہر نکلنے کے قصد سے کپڑے پہن رہی تھی -

لڑکی - (دروازے کے پٹ سے سر نکالکر) "مین خود ابھی باہر آنے والی تھی - کیا

مہانون کے لیے کھانا تیار کرنے کی ضرورت ہی؟"

ہرمن "اجی کھانا گیا چولھے مین - پہلے میری بات کا جواب تو دو تم نے آٹو کے سُونے کے لیے عام کمرے مین کیون جگہ بنادی؟"

لڑکی "آپ کے اپنی خوابگاہ مین جانے کے بعد ایک اور مسافر آیا"

ہرمن - (گھبرا کر) کیا! دوسرا مسافر؟"

لڑکی "جی ہان - کوئی دوسرا شخص آیا - اور رات بھر کے لیے ایک جُدا کمرہ خالی کردینے پر مجھے مجبور کردیا!"

ہرمن "(پریشانی سے) تو کیا تم اُسکو اُس تختہ بندی کی کوٹھری مین لیگئین؟"

لڑکی "ہان مین نے اُسکی خواہش کے بموجب اُس کمرے مین بچھونا کردیا - مگر براے خدا آپ مجھپر خفا نہ ہوجیے - مین سمجھی کہ اُس مین کوئی قباحت کی بات نہین ہی!"

ہرمن "غضب ہی کردیا - تم میرے کہنے پر کیون نہ چلین؟ کیا تم نہین جانتی ہو کہ ۔۔۔"

ہرمن نے اسی قدر کہا تھا کہ پیچھے سے کسی کا ہاتھ اُسکے کاندھے پر پڑا - پلٹ کر دیکھا تو پادری انسلم ہی -

ہرمن - (اپنی بھتیجی سے) "تمھارے باہر آنے کی کوئی ضرورت نہین یہین رہو" یہ کہکر اُسکے حجرے کا دروازہ خود آپ بند کیا - اور پادری انسلم کے اشارے پر اُس کمرے مین گیا جہان وہ اور فیروز مقیم تھے -

پادری "تمھارے اور تمھاری برادرزادی کے درمیان جو گفتگو ہوئی مین نے سب سُن لی ہی - اور اسی لیے مین تمھین اس مقدمے مین بے گناہ سمجھتا ہون - مگر بہت بڑی غلطی سرزد ہوئی"

ہرمن "کیا وہ کام ہوچکا - ؟"

پادری "ہان ہوچکا - اور اب کسی صورت واپس آنے سے رہا - لیکن افسوس ہی

کہ وہ شخص زندہ بچگیا"

ہرمن "ہائے! کوئی بیگناہ مظلوم مارڈالا گیا بڑا ہی حسرت ناک سانحہ وقوع مین آیا"

پادری "بس یہ اپنا بچپتاوا موقوت کرو۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب ہم کر ہی کیا سکتے ہین؟ ۔ تم جانتے ہو یہ تمھارے نئے مہمان کون ہین؟ جس شخص نے پہلے تم سے بات کی مین اُسکی آواز پہچانتا ہون بلکہ اُس سے اچھی طرح واقف بھی ہون"

ہرمن "وہ شخص اُس مجروح بیچارے کا ملازم ہے۔ اور مین سمجھتا ہون کہ مجروح کوئی بڑا ذی مرتبت عالی نسب شخص ہے۔ کیونکہ اُسکا خادم اُسکو لارڈ اور ہائنس کے ممتاز خطاب سے یاد کرتا ہے"

پادری "بے شک میرا گمان ٹھیک نکلا لیکن تعجب تو یہ ہے کہ انھیں اس قرب و جوار مین کیا کام تھا۔ جو یہان آئے؟"

ہرمن (پادری کو اس معاملہ مین زیادہ متوجہ دیکھکر) "مجروح اپنے خادم کو "مکلٹو" کہکر پکارتا ہے!"

پادری "ہان؟ تو دوسرے کا بھی پتہ ملیگا۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے (مسکراکر) اب مین انتقام لے سکتا ہون اُس شخص سے جسنے مجھے شرمندہ کیا۔ جسنے روم کے ایک عالیشان امیر کے روبرو میری آبرو ریزی کی۔ اور جسکے سبب میری تمام دلی اُمیدین یاس وحرمان سے مبدل ہوگئین۔

ہرمن "وہ کون شخص ہے۔ جسنے آپ کو اس درجہ رنجیدہ کیا؟"

پادری "قیصر بورجیا۔ مرحوم سکندر ششم کا بیٹا۔ خیر۔ مجھے انتقام لینے کی ترکیبین بخوبی علوم ہین" یہ کہکر پادری نے فیروز کی جانب نگاہ کی۔ فیروز ہرمن اور پادری کے درمیان کھڑے ہوئے دل ہی دل مین شب کی غلطی پر تاسف کررہا تھا۔ اور قیصر اور مکلٹو کے وہان یکایک آپہونچنے سے سرتاپا حسرت کی صورت بن گیا تھا۔

فیروز۔ (سنبھلکر۔ پادری سے) "جی ہان۔ رستی اور کٹار کے طلبنامے کے روبرو شاہ و گدا

مساوی ہین"

پادری "اب ہم اُس کمرے مین جاکے دیکھین تو سہی کہ جو مسافر غلطی سے مارا گیا۔ اُسکے پاس کچھ ایسے کاغذات وغیرہ ہین جنکے ذریعہ اُسکا نام و نشان معلوم ہو سکے لیکن (ہرمن سے) اتنا خیال رہے کہ سیزر بورجیا یا اُسکا خادم میرے اور فیروز کے بیان ہونے سے ہرگز آگاہ نہ ہونے پائے" ہرمن نے جواب مین سر عجز خم کیا۔

باب "۶۴"

مقام قتل

پادری انسلم ایک چراغ ہاتھ مین لیے اُس کمرے کی طرف بڑھا۔ جہان تھوڑی دیر پیشتر ایک مسافر کو قتل کر آیا تھا۔ فیروز اپنی معمولی بے پروائی کے ساتھ پادری کے پیچھے ہو لیا۔ مگر رہ رہ کر مسٹر ہرمن کا دل دھڑک اُٹھتا تھا اور چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی تھین۔ الغرض تینون شخص یکے بعد دیگرے اُس کمرے مین پہونچے اور مقتول کے بچھونے کے قریب گئے۔ جب چراغ کی روشنی مردے کے افسردہ چہرے پر پڑی تو انسلم اور فیروز انتہاے تعجب سے بے محابا چلا اُٹھے۔

پادری انسلم "یہ والسٹین تھا؟ ہان! وہی مردود جسنے عین مدد پہونچانے کے وقت مجھسے دُوری اختیار کی۔ جبکہ مین علانیہ مجمع عام مین شرمندہ کیا گیا تھا۔ عجب حسن اتفاق ہے کہ وہی شخص اب میرے ہاتھون مارا گیا۔ (ہرمن کی طرف مخاطب ہو کر) سُنتے ہو؟ اس غلطی پر پچھتانے کے عوض خوش ہونا چاہیے۔ یہ عدالت ادم کا ایک کم حوصلہ رُکن تھا۔ اچھا ہوا کہ آیندہ اُس کی جانب سے کچھ کھٹکا باقی نہ رہا۔ آؤ ہم اُسکے لباس کا جائزہ تو لین" یہ کہکر پادری مقتول والسٹین کی پوشاک ٹٹولنے لگا۔ پہلے تو ایک تھیلی اشرفیون سے بھری ہوئی ملی۔ تھیلی پر نقشی حروف مین "قیصر بورجیا" لکھا تھا۔

پادری ''ہان۔ اب پورا بھید معلوم ہوا۔ قیصر کو جو مجروح ہوکر یہان آیا ہی اسی والسٹین نے لوٹنے کی نیت سے مارا ہوگا۔ دیکھو! اسکے لباس پر ابتک مٹے ہوے خون کے دھبے باقی ہین یہ نا لائق اسی سزا کا مستحق تھا جو آپ دی گئی۔ تھوڑی دیر مین تم مکلوڈ سے میرے ان خیالات کا ثبوت حاصل کر لو! چند کاغذات بھی اسکے پاس ہین دیکھین ان کے دیکھنے سے کیا پتا چلتا ہو!'' پادری نے کوٹ کی جیب سے کاغذون کا ایک مٹھا نکالا۔ اُن مین سے اکثر تو وہ خطوط تھے جو فوسٹ اور ایڈا کے درمیان آئے گئے تھے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ والسٹین نے نظرین کے بھیس مین رہنے کے عالم مین ایڈا سے شادی کی تھی۔ اور اُن دنون ایڈا اور فوسٹ مین جو خط و کتابت ہوتی تھی۔ اُس سے چند خطوط والسٹین نے چرا لیے تھے اور وہ وہی تھے جو آب پادری انسلم کے ہاتھ مین ہین۔

پادری ''وہ افواہ صحیح ہی بیشک فوسٹ اور ایڈا مین بدکاری کا تعلق تھا۔ مگر ان تمام سے ایک کاغذ بہت ہی بکار آمد ہی جسکے ذریعہ مین اس مغرور کونٹ فوسٹ کو اپنا مطیع اور عاجز بنا سکتا ہون'' پادری آہستہ سے اسکی عبارت پڑھنے لگا ''ایڈا جس بچے سے حاملہ ہی مین ہی اسکا باپ ہونے کا اقرار کرتا ہون۔ اور مین ایڈا کو اُسکی گذر اوقات کے لیے اپنی خاص ملک سے ایک ہزار کرون دیتا ہون میرے بعد جو میری ملک و املاک کے وارث ہونگے اُنھین چاہیے کہ اس میرے اقرار کو پورا کرین'' دستخط فوسٹ کونٹ آف آرونا''

پادری انسلم ''ہر شخص جو مجھے اہانت دینے کے درپے ہوا یا شرمندہ کیا بتدریج میرے دام مین آرہا ہی۔ ہان ایک اور خط مین جو فوسٹ نے ایڈا کو لکھا ہی اس بچے کے خاتمہ کا حال بھی مندرج ہی۔ مین سمجھتا ہون والسٹین نے یہ کاغذات اس سے پیشتر ہی حاصل کیے ہونگے جبکہ وہ جعلسازی کی علت مین ماخوذ ہوا تھا۔ چاہیے جو کچھ ہو۔ ان کاغذون سے میرا بہت کام نکلے گا۔ سب کو لپیٹ حفاظت کے ساتھ جیب مین رکھ لیا اور کہا ''اب ان کپڑون کی کوئی ضرورت نہین۔ عادت کے بموجب اس کام کی پردہ پوشی ہو جانے دو''

ہرمن اس حکم کی تعمیل پر مستعد ہوا۔ سب کپڑے اُسی پلنگ پر ڈالدیئے جسپر دالسٹین
کی لاش بچھی تھی۔ اور جیب سے کنجیون کا گچھا نکال کے ایک کنجی پلنگ کے پایہ مین
جہان قفل پڑا تھا لگا کر مروڑنے سے بڑی آواز کے ساتھ ایک تہ خانے کا دروازہ کھلا۔
اور ایک کل کو جنبش دینے سے وہان کی کل چیزین۔ یعنے بچھونا چادر۔ لاش
کپڑے وغیرہ دھماکے سے غار مین گر پڑین۔ اور چند سکنڈ کے اندر پانی تک پہونچنے
کی آواز آئی مسٹر ہرمن نے مکرر کنجی پھرائی تو پلنگ اور سطح زمین وغیرہ
حسب عادت ہوگئی نہ تو دروازہ ہی تھا نہ تہ خانہ اُسی دم دوسرے کمرے سے
ایک اور بچھونا لاکر پلنگ پر ڈال دیا۔ خون وغیرہ کی کوئی علامت مطلق
باقی نہ رہی۔

ہرمن کو خاطر جمعی نصیب ہوئی کہ اگر بھتیجی صبح کو اُٹھکر مہمان کی نسبت دریافت
کرے تو کہدیا جاسکتا ہے کہ "وہ سویرے اُٹھکر چلا گیا" اس موقع پر ہم یہ بتادینا
ضروری سمجھتے ہین کہ اُس زمانے مین کچھ اُسی مہمانسرا مین نہین بلکہ جرمنی کی تمام سراؤن
مین ایسے ہی تہ خانے ہوا کرتے تھے۔ علی الخصوص اُن سراؤن مین جنکے مالک عدالت
دم کے شریک تھے۔ خیر۔ جب اِس کام سے فراغت ہوئی تو انسلم اور فیروزا اپنے
رہنے کے پرائیویٹ کمرے مین چلے گئے۔ اور تنہا ہرمن عام کمرے مین آیا۔
وہان سینزر کوچ پر پڑا سو رہا ہے۔ اور مکلٹو اپنے نئے غمخوار دوست آٹو سے شب
کی واردات کا حال بیان کر رہا ہے۔

مکلٹو۔ میرے آقا مجھسے تھوڑے فاصلے پر آگے بڑھے جا رہے تھے۔ دفعۃً میرے گھوڑے
نے ایک ایسی ٹھوکر کھائی کہ بالکل سنبھل نہ سکا گر پڑا۔ اور اُسی کے ساتھ مین بھی۔ اس
انقلاب کے سبب چند ضروری چیزین جو میرے پاس تھین چھوٹ کر راہ مین گر گئین
چونکہ تاریکی تھی۔ اُنکے ٹٹول کر اُٹھانے مین بہت دیر لگی۔
اُسکے بعد مین پھر گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور آگے بڑھکر دیکھا تو حضور کا پتہ ہی نہین
مین یون ہی بڑھا چلا گیا۔ یہانتک کہ ایک جگہ پہونچنے کے بعد دو طرف سڑکین

جاتے ہوئے دکھائی دین۔ چونکہ مجھے ان اضلاع کی راہون سے پوری واقفیت نہین
لہذا دل مین تردد پیدا ہوا کہ کونسی راہ مہانسرا ے گبرگ کی طرف گئی ہی؟ کیونکہ میرے
آقا وہین فروکش ہونے کی تجویز کر چکے تھے۔ آخر مین نے اُن دونون سے ایک راہ
اختیار کی اور برابر گھنٹہ بھر چلا گیا لیکن اُنکا کچھ سُراغ نہ ملا۔ اسی مین دُور سے کچھ روشنی
سی نظر آئی۔ قریب جا کر دیکھا تو وہ ایک جھونپڑی ہی غرض وہان دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ مین نے جو راہ اختیار کی وہ غلطی تھی۔ ناچار تاسف کنان واپس ہوا اور
پھر اُسی مقام پر پہونچکر دوسری طرف کی راہ لی۔ ابھی تھوڑا فاصلہ طے نہ کیا تھا کہ کسی
کے کراہنے کی دردناک آواز کان مین آئی۔ وہین ٹھہر کر غور سے سُننے لگا تو واقعی کوئی
شخص نہایت بدحواسی اور ناتوانی کے ساتھ کراہ رہا ہی مین نزدیک گیا۔ اور دیکھا تو
میرے آقا بیہوش و حواس زمین پر پڑے ہین۔ اور اُنکا گھوڑا۔ لباس اور اشرفیون سے
بھری تھیلی سب گُم ہی۔ ہزار شکر کہ اخراجات سفر کا روپیہ میرے پاس تھا ورنہ وہ بھی
تلف ہو جاتا مجھے یقین ہی کہ چورون نے اُنپر حملہ کیا ہی۔ الغرض اپنے صاحب کا یہ حال
دیکھکر بے اختیار میری آنکھون سے اشک ٹپک پڑے۔ بمشکل گھوڑے سے اُتر کے اُنھین
اُس پر ڈالا اور یہانتک لے آیا۔" ہرمن نے یہ گفتگو بہت غور سے سُنی جب مکلٹو نے قصہ
ختم کیا تو یہ اپنے دل مین سوچنے لگا "ہو نہو وہی شخص اس حرکت کا مرتکب ہوا ہی جسکو مین
ابھی تہ خانے مین پھینک آیا ہون" جب عالم کمرے مین یہ باتین ہو رہی تھین اسوقت
پادری انسلم اور فیروز اپنی جگہ پر بیٹھے کچھ اور ہی تجویزین سوچ رہے تھے۔

پادری "قیصر اٹلی سے خالی ہاتھ نہ نکلا ہوگا اپنے خزانے کا پتہ بتانے پر مین اسکو مجبور
کر دونگا۔ قلعہ کونٹ مانفریڈ کے زندان مین مقید کر کے رہائی کی یہی شرط قرار دینا چاہیے
کہ ایک دولت بے اندازہ میرے حوالے کرے"

فیروز "آپ کو اس بارے مین کونٹ مانفریڈ کی تائید بھی پہونچ سکتی ہی۔ کیونکہ وہ جعلی نام
جو آپ کونٹ کے نام لائے ہین۔ اسکو بالکل ہی آپ کا مطیع و فرمانبردار بنانے پر بخوبی
کافی ثابت ہو سکتا ہی"

پادری "ہان تم سچ کہتے ہو۔مین کل سویرے یہان سے نکل کے کونٹ کے پاس جاتا ہون تم یہین ٹھہرے رہو۔اور دیکھو کہ آٹو کہان جاتا ہے۔رسی اور کٹار کے طلب نامے کے ذریعہ اس ہمارے دشمن کا کام جلد تر تمام کر دینا چاہیے"۔

فیروز "بہت خوب! اس حکم کی تعمیل کے بعد مین آپ سے کہان ملون؟

پادری "مین کونٹ مانفریڈ کے قلعہ مین رہونگا۔تم وہین آؤ"۔اس گفتگو مین صبح ہوگئی پادری انسلم وہان سے رخصت ہوا۔مگر فیروز آٹو کے لیے ٹھہر گیا۔آفتاب ابھی کچھ بلند ہوا تھا کہ آٹو بھی چل نکلا۔فیروز دریچے سے دیکھ رہا تھا۔اُسکے بڑھتے ہی آپ بھی عقب کے دروازے سے نکل کر جلد جلد اُس راہ سے چلنے لگا۔جو بیابان صنوبر کو نزدیک سے گئی تھی۔فیروز چند سال پیشتر تک وہین کا ساکن ہونے کے سبب اُن راہون سے اچھی طرح واقف تھا۔غرضکہ وہ بیابان مین پہونچ کے اپنے آپ کو ایک ایسی جگہ مین چھپائے بیٹھا رہا جہان سے راہ مُڑ گئی تھی۔اور درختون اور بیلون کے بے موقع ہونے اور سایہ پڑنے سے بہت دُور تک تنگ و تاریک ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر مین آٹو بھی آتا دکھائی دیا اور اُسکے قریب سے گذرنے لگا۔آٹو بیخبر تھا کہ میرا ایک دشمن جان ابھی یہان چھپا بیٹھا ہے۔خیر۔جب فیروز نے دیکھا کہ حریف زد پر آگیا ہے پھُرتی کے ساتھ اُچک کر ایک وار کیا۔مگر قبل اسکے کہ تلوار آٹو پر پڑے گھوڑا یا تو دفعۃً پتون کے کھڑکھڑانے سے یا کسی اور وجہ سے بھڑک کر رستے سے دوسرے کنارے پر ہو رہا۔اور فیروز کی تلوار کی نوک زین کے ایک کونے سے لگ کر نیچے ہو گئی۔فیروز نے درخت کی ایک شاخ کا سہارا پکڑے آٹو پر وار کیا تھا۔مگر وہ حملے کے وقت اس کی پوری قوت کی متحمل نہ ہو کر ٹوٹ گئی جس کے سبب فیروز دھم سے زمین پر گرا۔اور اس بے طوری سے کہ باوجود آٹو کی متواتر کوششون کے گھوڑے کے پچھلے پانون اُس کی پسلیون پر پڑے۔آٹو گھوڑے سے اُتر کر نزدیک گیا۔اور فیروز کو پہچان کر تعجب اور حیرت سے پیکر تصویر بن گیا۔

اسنے فیروز کو راہب خانہ آلپس کے سوا عدالت عالیہ ویانا مین والسٹین کی تحقیقات کے روز بھی دیکھا تھا۔ آٹو اپنی پستول نکال کر جھکا۔ اور اُس سے کہا ”دیکھ! اگر تو مجھپر حملہ کا قصد رکھتا ہی تو پستول کے ذریعہ ابھی تیرا پیمانہ حیات لبریز کردونگا۔

فیروز۔ (بہت ہی کمزور آواز مین) ”تم مجھسے کیسطرح کا خوف نہ کرو۔ یہ میرا اخیر وقت ہی اب مین اس قابل نہین رہا کہ کسی کو صدمہ پہونچانے کا خیال بھی کرون“

آٹو۔ (رحمدلی سے) ”کیون! تم ناامید کیون ہوے جاتے ہو؟ مین تمھین کسی گانون مین لیجاکر وہان عمدہ اور مفید علاج کرانے مین ہرگز کوتاہی نہ کرونگا۔ شاید تم اچھے ہوکر چندے اور زندگی کرو اور اپنے بیحساب گناہون سے توبہ کرکے ہمیشہ کے لیے باز آجاؤ!“

فیروز۔ ”آپ میرے لیے کوئی تکلیف نہ کیجیے۔ میری پسلیان ٹوٹ کر کلیجے اور جگر کو دبا رہی ہین۔ قریب ہی کہ دم نکلجائے۔ مین تو تمھاری جان لینے کی کوشش مین زخمی ہوا عجیب بات ہی کہ تم مجھپر رحم کرتے ہو!“

آٹو۔ (اُس جان بلب کا ہاتھ پکڑے ہوے) ”مین نے تمھاری خطا معاف کردی۔ ایسے اخیر وقت مین اُن خیالات سے باز آؤ اور مجھے مثل ایک دوست کے سمجھو۔ اور اس تکلیف و مصیبت کے وقت جو خدمت مجھسے لینا چاہو بے تامل بیان کرو“

فیروز۔ ”ہان۔ ایک کام آپ کے متعلق کرتا ہون یقین ہی کہ ضرور پورا کرینگے میرے لباس پہلو کے قریب ہاتھ لگا کر دیکھیے (آٹو دیکھکر) اُس مین کوئی چیز کوٹ اور اُسکے استر کے درمیان رکھی سی ہوئی ہے۔ وہ ایک سربمہر خط ہی یہی خط آپ زراہ عنایت ڈیوک لیوپولڈ کی بی بی میریا کے پاس پہونچادیجیے“ ایک ایک لفظ کے ادا ہونے کے بعد اُسکا ضعف بڑھتا جاتا تھا جسکی باتین اچھی طرح سمجھ مین آنے کے لیے آٹو کو اپنا کان اُسکے مُنھ کے قریب لیجانے کی ضرورت ہوئی۔

آٹو۔ ”بیشک مین یہ کام ضرور ادا کرونگا تم مطمئن رہو بلکہ کچھ اور خدمت ہو تو بتاؤ!“

فیروز "ایک اور بات رہگئی ہی جو تمھین جتا دینا ضرور ہی یعنی "پادری انسلم سے بہت خبردار رہو۔ وہ تمھارا سخت دشمن ہی"
آٹو "کیا تم اسی کی تحریک و ترغیب سے میری جان لینے آئے تھے؟"
فیروز "ہان۔ اور اب وہ کونٹ مانفریڈ کے قلعہ مین ہی۔ اُس سے بچے رہو سگر۔ خدا مجھپر رحم کرے۔ مین اب مرتا ہون"
اُسکے بعد چند منٹ تک فیروز کے ہونٹ حرکت کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ گفتگو کی کوشش کر رہا ہی آخر اُسکی آنکھون پر موت کا پردہ پڑگیا۔ تمام بدن کانپنے لگا۔ حلق مین کچھ غرغرانے کی آواز آئی۔ اور دم نکل گیا۔ تھوڑی دیر تک تو آٹو خاموش بیٹھا اُسکی لاش کو دیکھ رہا تھا۔ بعد ازان دوزانو ہو کر اُس کی مغفرت کے لیے دعا کرنے لگا اور خلاص کر اپنی رہائی کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جب اس کام سے فراغت ہوئی تو فیروز کے لباس کو چاک کر کے خط نکال لیا اور اپنی جیب مین حفاظت سے رکھا۔ لاش کو سڑک کے ایک جانب ہٹا کر ڈالدیا اور پتون سے ڈھانپ دیا۔ تاکہ لوگونکو روانہ کرنے تک درندے پھاڑ نہ کھائین۔ اور آپ اپنے گھوڑے کے قریب آیا تو اُس تلوار پر نگاہ پڑی جو فیروز کے ہاتھ سے چھوٹ کے گری تھی۔ اس پر عدالت دم کے نشان بنے تھے۔ آٹو کو پیشتر بھی مذکور عدالت کا طلب نامہ پہونچا تھا۔ مگر اُسنے خدا پر کامل بھروسا کر کے اُس سے بے پروائی کی۔
آٹو۔ (دل مین) "ہان مین سب حال سمجھ گیا۔ پادری انسلم اس سبب سے دشمنی رکھتا ہوگا کہ مین نے ظرنین کو راہب خانہ آلپس سے رہا کرنے کے سوا حسب ضرورت پادری کو بھی کچھ ایذا پہونچائی ہی۔ علاوہ اُس کے راہب خانے کے تمامی پوشیدہ حالات پبلک مین بیان کر دیے۔ بلا شبہہ وہ میری جان کے درپے ہوا ہی۔ اور عدالت دم کے نائب میری جستجو مین پڑے پھرتے ہین۔ لیکن خدائے کریم کا جو ارادہ ہی وہی ہوگا" غرض آٹو نے وہ تلوار بھی لاش کے قریب پتون مین چھپا دی۔ اور آپ گھوڑے پر سوار ہو جلد جلد قلعہ ڈزنل

کی طرف چلا۔

باب "۶۵"

آٹو اور لارڈ روزنتل

روزنتل اپنے قلعہ کی فصیل پر ٹہل رہا تھا کہ آٹو بھی قریب جا پہونچا۔ اور گھوڑے کو قلعہ کے کسی ملازم کے حوالے کرکے آپ لارڈ کی خدمت مین گیا۔ اور نہایت ادب سے سلام کیا

لارڈ روزنتل "اخاہ۔ آٹو تم آئے ہو؟"

آٹو "جی ہان پیرومرشد! بندہ دیانا سے آیا ہی۔ اور حضور کے نام وہ خطوط لے آیا ہون جو لیڈی تریزا نے دیے ہین"

لارڈ روزنتل "تو مین تمھارے آنے سے بہت ہی خوش ہوا۔ بتاؤ! میری عزیز بیٹی کی کیا خبر ہی؟"

آٹو "حضور کا استفسار بلحاظ ظاہری حالات کے ہی تو مین کہتا ہون کہ جسمانی صحت اچھی ہی"

لارڈ روزنتل "یہ کیا؟ تمھارے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ خوش حال نہین۔ کیا یہی بات ہی؟"

آٹو "جب آپ اصرار فرما رہے ہین تو مین مجبوراً عرض کرتا ہون کہ آج کل لیڈی تریزا کی زندگی اسدرجہ مسرت ناک نہین ہی جیسے کسی زمانے مین تھی۔ مگر اُن خطوط سے جو آپ کے ہاتھ مین ہین ــــ"

لارڈ روزنتل "ہان خطوط سے تو تمام پوست کندہ حالات معلوم ہون گے۔ مین انھین اپنے خاص کمرے مین جاکر دیکھتا ہون۔ جب تک تم کچھ کھانا کھالو۔ داروغہ کو تاکید کردی جائے گی کہ تمھاری خدمت اچھی طرح بجا لائے۔ کھانے سے فراغت کرکے تم سیدھے میرے ہی کمرے مین آؤ تاکہ اُن خطوط کے مضامین کے متعلق گفتگو کیجائے"

[illegible] خم کیے ہوے رخصت ہوا۔ اور لارڈ روزنتل اپنے خاص کمرے کی طرف چلا۔ آٹو فصیل پر سے اُس سمت جانے لگا۔ جہان نیچے اُترنے کا زینہ تھا۔ تو اثناے راہ میں ایک ایسا مقام ملا جہان ایک مینار بنا تھا اور فصیل دوسری جانب مُڑ گئی تھی تھا۔ آٹو وہان تک پہونچا تھا کہ ایک لیڈی مقابل سے گذری۔ باوجود مُنھ پر نقاب [illegible] ہونے کے صرف اُسکے قد و قامت ہی سے دلکش ادا اور رعب و داب کی بھی [illegible] ظاہر تھی۔ آٹو نے تعظیماً سر سے ٹوپی اُتاری۔ نازنین نے اُسکے جواب میں بھی سر جھکایا۔ اور پوری توجہ سے اُسکو دیکھتی ہوئی جلد جلد آگے بڑھ گئی۔ آٹو کا قدم استقلال ڈگمگا گیا۔ متحیر نگاہون سے اُسکے پیارے قد کی دلفریب اداؤن کو دیکھنے لگا۔ اُسکو اتنا بھی ہوش نہ تھا کہ تعظیم کے لیے جو ٹوپی اُتاری تھی پھر سر پر رکھ لیتا۔ یون ہی ٹکٹکی باندھے بیخودی کے ساتھ کھڑا دیکھ رہا تھا۔ آخر لیڈی نے تھوڑی دور بڑھ کے پلٹ کر دیکھا۔ اُس وقت آٹو اپنی اس حرکت پر نہایت منفعل ہوا اور اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔ اور سنبھل کے قلعہ کے باورچیخانہ مین آیا۔ وہ قلعہ روزنتل کے تمام حصّون سے بخوبی واقف تھا۔ کیونکہ جب اُسکی بہن ایڈاتریزا کی خدمت مین تھی تو وہ بھی اکثر وہان جایا کرتا تھا۔

داروغہ نے نہایت اخلاق سے آٹو کو لیا۔ اور ایک پُر تکلف دسترخوان پر بٹھا کر کھانا کھلایا۔ آٹو جب سیر ہو کر کھا چکا تو وہان سے نکل کے لارڈ روزنتل کے خاص کمرے مین گیا۔

لارڈ روزنتل ۔ (آٹو کو اندر بلا کر) بیٹھو۔ اتریزا کے خطوط مین نے دیکھے۔ مین یہ نہین کہہ سکتا کہ اُنکے دیکھنے سے میرے دل کو خوشی ہوئی۔ یقین سمجھتا ہون کہ تریزا آسودہ و خوشحال نہین ہے۔ گو خطوط مین صاف طرح پر یہ مرقوم نہین ہے مگر ہر ہر فقرے سے اُسکی دل افسردگی اور پریشانی و پراگندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ تم مجھے صاف صاف بتا دو۔ مین عاجزی کے ساتھ

سلہ اہل مغرب کے ہان برہنہ سر ہونا بڑی تعظیم خیال کی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ رسم انجیل مقدس کے خلاف [illegible] (کتاب الخروج۔ باب ۳۔ آیت ۵)۔

تمسے پوچھتا ہون کہ لیڈی تریزا کی افسردہ دلی کا اصلی سبب کیا ہے؟"

آٹو "حضور! مجھ ایسے غریب کو عالیشان امرا کے حالات پر رائے زنی نہین مگر چونکہ آپ بے تردد تمام مفصل حال بیان کرنے کے لیے حاکم ہین مجھے ضرور ہوا کہ اُسکی تعمیل کرون!"

لارڈ روزنتل "مین تمسے حکومتانہ طور پر نہین بلکہ ایک دوست بن استفسار کرتا ہون مہربانی کرکے سب ماجرا کہہ سناؤ! مین اس خدمت تمھارے روبرو پیش کرتا ہون"۔ یہ کہکر لارڈ روزنتل نے تریزا کے خط کہنا ہی چاہا آٹو کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ وہ لکھتی ہے۔ مجھے اپنی خاص لڑکی سے کمین زیادہ ڈیوک لیپولڈ اور میرا کے بیٹے پر محبت آتی ہے۔ اور یہ امر ہمیشہ میرے رنج کا باعث رہا ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ درحقیقت یہ بات قابل رنج ہے"

آٹو "لیڈی تریزا نے فدوی سے بھی کئی دفعہ نہایت درد کے ساتھ یہ کیفیت بیان کی اور میری رائے کی طالب ہوئی۔ لیکن ایک اور بات ایسی ہے جو اس ماجرے کو بالکل ہی داستان حیرت بنائے دیتی ہے۔ یعنی میرا یا لیڈی تریزا کی پیاری بیٹی ایڈیلیا کو اپنے بیٹے سے بھی زیادہ چاہتی اور پیار کرتی ہے۔ اور اُسی سے اُسکی دلی محبت ہے"

لارڈ روزنتل "یہ نہایت حیرت انگیز اور تعجب پیدا کرنے والی بات ہے کہ مہر مادری فطرت کے خلاف ہو"

آٹو "جی ہان۔ بندے نے بھی بجاے خود بہت کچھ غور کیا۔ مگر کوئی وجہ خیال مین نہ آئی"

لارڈ روزنتل "افسوس! چاہیئے تھا کہ میری لخت جگر تریزا خوش وخرم رہتی۔ مگر تمھین تو معلوم ہی ہے کہ مین لیڈی تریزا کی شادی نوسٹ سے کر دینے پر مطلق رضامند نہ تھا۔ بلاشبہہ وہ جلسازی کی راہ سے تریزا کو لیگیا۔ اکثر اوقات مجھے یہی تعجب ہوا کرتا ہے کہ مین اُس بات پر راضی کیونکر ہوا؟ جو سراسر میری طبیعت کے خلاف تھی اور یہ سوچ کر بھی مین ہمیشہ حیرت مین آجاتا ہون کہ نوسٹ دفعۃً دولت وحشمت کے بلند ترین درجے پر کیونکر پہونچا تریزا کے

خط کا ایک اور مضمون مجھے غمگین بنا رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ فوسٹ اُس سے اب ویسی محبت نہین رکھتا جیسی کہ ابتدا مین رکھتا تھا یا مرد کو اپنی پیاری بی بی کے ساتھ رکھنا چاہیے"

جسوقت لارڈ روزنتل یہ کہہ رہا تھا۔ اُسکی آنکھون سے آنسو جاری تھے۔ گو وہ بہت سخت دل تھا۔ لیکن تریزا کی محبت کے آگے وہ اپنے ذاتی استقلال کو بالکل نباہ نہ سکتا تھا۔

آٹو "لیڈی تریزا آٹھ دن اسی فکر مین رہتی ہین کہ غالباً فوسٹ کو کوئی اندرونی غم ستا رہا ہے جسکے سبب وہ ہمیشہ بیتاب و بیچین رہتا ہے"

لارڈ روزنتل "واللہ اعلم کیا اسرار ہے۔ وہ شاہی دربار مین نہایت معزز و مفتخر سمجھا جاتا ہے۔ ڈیوک لیوپولڈ اُسکا خالص دوست ہے۔ اور اُسکی دولتمندی ممالک جرمنی مین ضرب المثل ہو گئی ہے۔ پھر کون امر اُسکا باعث رنج ہوگا؟ کیا اُس سے کوئی خطائے عظیم سرزد ہوئی ہے۔ یا وہ کسی بدی اور فریب کے ذریعہ اس عالی مرتبہ کو پہونچا ہے؟ تریزا کے خط کی ایک اور بات قابل توجہ ہے۔ یعنے فوسٹ مذہبی اُمور کی جانب بالکل ہی ملتفت نہین ہوتا!"

آٹو "تمام شہر دیانا مین یہی کھل بل مچی ہے کہ فوسٹ مذہبی تعلقات سے ہمیشہ الگ رہتا ہے۔ اُسکے محل مین نہ تو کوئی پادری ہی نوکر ہے اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جو فرائض مذہبی کو یاد دلاتا رہے۔ اور نہ اُسکے محل مین کوئی گرجا ہے۔ اور نہ وہ کسی گرجا مین جاتا ہے۔ اگر وہ اس درجہ صاحب قدرت اور معزز و ممتاز نہوتا تو مجلس علمار ضرور مورد تکفیر ٹھہراتی۔ اور اُسکو اپنی اس بے پروائی کی جوابدہی کرنی ہوتی۔ مگر اس بارے مین ہم کیون بدگمان ہون؟ کیا عجب کہ وہ پوشیدہ طور پر خدائے کریم کی عبادت کرتا ہو۔ کیونکہ عبادت گزاری کے لیے کچھ گرجا ہی کی خصوصیت ضرور نہین!"

لارڈ روزنتل "اچھا فرض کیا کہ وہ اسیطرح عمل کرتا ہوگا۔ لیکن زمانے کے دستور اور دیگر اُمرا کی دیکھا دیکھی اُسکو بھی ضرور تھا کہ ایک پادری اپنے محل مین رکھتا۔ یہ مطلق المعنانی اور عبادت گاہون سے دوری اختیار کرنا کوئی عمدہ بات ہے؟"

آلو۔ حضور ابیٹسفوسٹ ایک بیجا اور نازیبا خیال کی پیروی کرتا ہی۔ اور اسمین شک نہین کہ اُسکے قصور فہم کا سبب ہی۔ مگر ہم نہین کہہ سکتے کہ وہ عمداً کسی برے ارادے سے مذہب کی مخالفت کرتا ہی!"

لارڈ روزنتل۔ "تم بڑے ہی صاف دل اور نیک طینت آدمی ہو۔ خیر۔ مجھے اپنی جاگیرات کے بندوبست کا کام نہ ہوتا۔ اور اُس موذی کے حملہ کا کھٹکا نہ لگا رہتا۔ جو ہمیشہ کے لیے میرا دشمن بنا ہوا ہی تو مین ضرور دیانا جاکر اپنی پیاری بیٹی کا درد دُکھ خود اُسی کی زبانی سُنتا۔ اور تھوڑے دنون کے لیے اُس کے میان سے اجازت لیکر یہان لاتا کہ چندے جی بہلائے اب مجبوراً فوسٹ کو لکھتا ہون کہ چند روز کے لیے تریزا کو یہان روانہ کرے۔ تم اور کتنے دن اس شہر مین رہنے کا قصد رکھتے ہو؟"

آلو۔ "مین اور چندے یہان رہونگا۔ نہایت ضروری کام یہ ہی کہ اپنی مان کی قبر کی زیارت کرلون۔ اس کے بعد اپنے قدیم دوستون سے ملنے کا اشتیاق ہی۔ اُن مین سے اگر کوئی میری مدد کا محتاج ہی تو حتے الامکان اُسکی تائید مین دریغ نہ کرون گا۔ مجھے اپنی زندگی بغیر کسی کی محتاجی کے گذارنے کے لیے خدا نے بہت کچھ دے رکھا ہی۔ بلکہ مین کسی حاجتمند کو دے بھی سکتا ہون"

روزنتل۔ "جبتک تم اس شہر مین رہو۔ میرے ہی مہمان رہو۔ جب یہان سے واپس ہوئے تو اپنی بیٹی اے اور فوسٹ کے نام خطوط لکھہ دون گا"

آلو۔ "میرا بچپن اسی سرزمین مین گذرنے کے سبب مجھے اس مقام سے بہت اُنس ہی۔ مگر ایک خاص وجہ یہان زیادہ ٹھہرنے سے مانع ہی۔ تاہم آپ کی دعوت کو بڑی شکرگزاری کے ساتھہ قبول کرتا ہون"

لارڈ روزنتل۔ "تم جبتک جی چاہے بیشک یہین رہ سکتے ہو۔ ہان یہ بات بھی تمسے کہنا ضرور ہی کہ ایک شاہزادہ اور شاہزادی بھی میری مہمان ہونے والی ہین۔ روما کا

شاہی خاندان آجکل تباہ اور آوارہ وطن ہوگیا ہی سان لوگون نے شہنشاہ جرمنی سے درخواست کی کہ ہمین ویانا مین دشمنون کے شر سے محفوظ رکھا جاسے مگر بوجوہات چند در چند شہنشاہ نے اُنھین ویانا مین رکھنا مناسب نہ جانا۔ اور ویانا سے بہت دُور رکھنے کی تجویز کی گئی۔ اسی سبب سے مجھے اُن کی مہمانداری کی عزت حاصل ہوئی ہی۔ شہزادی تو آچکی مگر اُسکا بھائی عنقریب آنے والا ہی۔" جب لارڈ روزنتل نے یہ کہا تو فوراً آٹو کو اُس نقاب پوش لیڈی کی ملاقات اور سراوائے مجروح مسافر کا خیال آگیا اُس مجروح کا خدمتگار "حضور" کے لفظ سے جو اراکین خاندان شاہی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہی اپنے آقا کو خطاب کرتا تھا۔ اصلی نام نہ خدمتگار کی زبان پر آیا نہ آٹو نے دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔ لہذا وہ بالکل ناواقف تھا کہ مین نے سرا مین جس مجروح کی خدمت کی۔ وہ قیصر پور جیا تھا جسکی بدمعاشی اور بدکرداری کا شہرہ تمام یورپ مین مشہور ہی۔ غرضکہ آٹو نے تھوڑے تامل کے بعد لارڈ روزنتل سے کل ماجرا بیان کیا اور کہا کہ وہ مجروح شہزادہ سراے کمبرگ مین تھا۔ اور غالباً ابتک وہین ہوگا۔

لارڈ روزنتل "تو کیا تم اسکے نام سے آگاہ نہین ہو؟"

آٹو "جی نہین حضور! بلکہ دریافت کا قصد بھی دل مین نہ آیا۔"

لارڈ روزنتل "بیشک وہ گمنام ہی ہوگا۔ لیکن عجب نہین کہ اُسی کا خدمتگار اُسکو رُسوا کرے۔ کیونکہ وہ مجنون بڑے بڑے خطابون سے اپنے آقا کو پکارنے کا عادی ہوگیا ہی شاہزادی بھی جو اسوقت میری مہمان ہی نہایت تباہ حالت مین یہان آپہونچی تاکہ لوگ پہچان نہ سکین۔ اور مجھسے چاہا کہ اس کا اصلی نام کسی پر ظاہر نہ کرون۔ اب مناسب ہی کہ مین مہانسراے کمبرگ کو جاکے اُس مجروح شاہزادے کو یہان لے آؤن۔" یہ کہکر جھٹ سے لارڈ روزنتل کرسی پر سے اُٹھا۔

آٹو "ایک اور بات خدمت مین عرض کرتا ہی۔ یعنے یہان سے قریب بیابان نوبرگ کے

درمیان ایک لاش پڑی ہی کوئی شخص میری جان لینے کے قصد سے آکر خود ہلاک ہوا اُس نے مرتے دم چند کاغذات میرے حوالے کیے ہین - اور اُسی ضرورت کی بنا پر مین جلد دیانا کو جانا چاہتا ہون - خیر - اُسکو عادت کے بموجب دفن کرنے کے لیے مجھے آپ کے چند ملازمین کی مدد ضرور ہی" لارڈ روزنتل سرتاپا آٹو کو غور سے دیکھنے لگا -

لارڈ - عدالت روم کے اختیارات کی کوئی حد باقی نہ رہی - مگر مین بھی اُسکے احکام سے ویسے ہی بے پروائی کرتا رہا جیسی کہ تمنے کی ہی - اچھا - اب اُس لاش کو کسی صورت یہان لانے کے لیے دو معتبر خدمتگارون کو ہمراہ لیکے تم خود جاؤ - مین اپنے پادری صاحب کو تاکید کیے جاتا ہون کہ لاش قلعہ کے گورستان مین دفن کرین اب مجھے کمبرگ کی طرف جانا ہی - تم بفراغت تمام یہان رہو - اور اسکو اپنا مکان سمجھو" آٹو نے لارڈ روزنتل کی اس نوازش وکرم پر شکریہ ادا کیا اور لارڈ چھ قوی تن جوانون کو ہمراہ لیے مہانسرائے کمبرگ کو چلا -

باب "۶۶"

پادری انسلم - اور کونٹ مانفریڈ

اب ہم پادری انسلم کا حال بیان کرنا چاہتے ہین - ناظرین کو یاد ہوگا کہ پادری فیروز کو آٹو کے تعاقب کے لیے سرائین چھوڑ کے آپ کونٹ مانفریڈ کے قلعہ کو گیا تھا - غرض منزل مقصود کے قریب جا پہونچا - اُسکو اُس سرزمین سے نکلے مدت دراز گذر گئی تھی اور اُسکے حالات مین بہت کچھ تغیر و تبدل واقع ہوگیا تھا -

پادری - قلعہ کے پھاٹک پر پہونچکے - دل مین "جن دنون مین کونٹ مانفریڈ کی ملازمت مین تھا - اب وہ وقت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کل ہی کا دن گذرا - حالانکہ ایک زمانہ دراز منقضی ہو چکا ہی مین اُسوقت بڑا ہی مصیبت زدہ شخص تھا - جو شاہی جلادو کے ہاتھون بچ نکلا - زمانہ آنکھون مین تیرہ و تار تھا - بیشک میری زندگی سحر و طلسمات سے کم نہین - ایسے بُرے

وقت مین صرف ایک کونٹ مانفریڈ ہی تھا جسکی ذات سے مجھے بہت کچھ اُمید تھی کیونکہ اُسکی ماتحت مین فوج مین نوکری کر چکا تھا مین اُسکو بخوبی پہچانتا تھا۔ گو کہ وہ اسوقت کونٹ نہ تھا۔ اور نہ اُس عالیشان عمارت کا مالک تھا۔ مگر اُسکے دل مین علوے مرتبت کی تمنا تھی ہان۔ مجھے وہ زمانہ بھی اچھی طرح یاد ہی جبکہ مین اُسکے غریب حُجرے مین جو یہان سے قریب ہی جا کر اُس کی خدمت بجالاتا تھا۔ اُسکو مجھ سا ایک مدبر شخص مطلوب تھا۔ اسی لیے اپنی خدمت مین لینا قبول کیا۔ اور مجھے انجمن دم مین شریک کیا پھر جب موقع ہوا تو مین نے کس آسانی اور سہولت سے اُسکو کونٹ بنا دیا۔ میری اُس کارروائی پر انعام واکرام سے مالا مال کرنے کے عوض اُلٹا مجھی کو ستانے لگا۔ وجہ یہ ہوئی کہ وہ میرے بھیدون سے واقف تھا۔ اور مجھے یہ خوف دامنگیر کہ اُس سے خلاف کرون تو مبادا وہ راز میرے آشکار نہ کردے۔ بلاشبہہ وہ بڑی مبارک ساعت تھی جبکہ مین اُسکے ظلم کی تاب نہ لا کر ہیوگو کو ساتھ لیکر بھاگ نکلا۔ وہی ہیوگو اب تک فیروز کے نام سے میرا رفیق ہی۔ اور مین پادری کا بھیس اختیار کرکے بہزار وقت وخرابی راہب خانۂ آلپس کا سردار ہوا۔ ہیوگو نے ان سب تکالیف مین میرا ساتھ دیا۔ بعد ازان مجھے خاندان بورجیا سے تعلق پیدا ہوا۔ اور اُنھین کے ذریعہ بہت دولت حاصل ہوئی۔ اور اگر قیصر بورجیا اپنے اقرار پر قائم ہوتا تو آج مین بھی ایک اول درجے کا دولتمند اور صاحب مقدور ہوتا۔ پھر بھی جب مین پہلے اُس دروازے سے باہر ہوا۔ ایک حقیر اور کم حیثیت تھا۔ اور اب جبکہ پھر یہان آیا ہون اپنی کوششون کی بدولت عدالت دم کا ایک رُکن اعظم ہون۔ اور میرے پاس ایک ایسا حکمنامہ ہی جو کونٹ مانفریڈ کو میرا عاجز اور مطیع بنا دیگا۔" انھین خیالون مین پادری انسلم بڑھتے بڑھتے قلعہ کے اندرونی دروازے تک پہونچا۔

گارڈ کا سپاہی ۔ (بندوق ٹیڑھی کرکے) "کون اندر جارہا ہی؟ کھڑے رہو!"

پادری ۔ "مین کونٹ مانفریڈ سے ملاقات کرنا چاہتا ہون"

سپاہی۔ (بندوق کاندھے پر رکھکر) تشریف لیجائیے! پادری صاحب آئے"
اپنے ہمعصرون سے کسی خدمتگار کے وہان ہونے کا پادری کو بڑا خوف تھا کہ دیکھکر
پہچان جائے تو مشکل ٹھہرے۔ اسی اندیشہ سے اپنے تمام جسم کو پادریانہ طویل لباس مین
اس درجہ چھپا لیا تھا کہ صرف دو آنکھین دکھائی دیتی تھین تھوڑی دیر مین کونٹ مانفریڈ کے
خاص کمرے مین جا پہونچا۔ وہ اُسوقت چند ضروری کاغذات کے دیکھنے مین مصروف
تھا۔ اُس کی حالت مین بہ نسبت اُس زمانے کے جبکہ پادری انسلم اُسے چھوڑ گیا
تھا بہت کچھ تغیر و تبدل آگیا تھا۔ مگر اُسکی وضع قطع اور چہرے کی آب و تاب بدستور تھی۔
اُنیس سال کے طولانی عرصے کے گذرنے سے اُس کے بالون مین سپیدی
آگئی تھی۔ مگر اُس کی وہ مردم آزاری۔ سنگدلی۔ بدکاری اور بے ایمانی سے
بھری ہوئی خصلتین دُور نہ ہوئی تھین۔

کونٹ مانفریڈ۔ (پادری انسلم کو سرسری نگاہون سے دیکھکر) "اس عزت
افزائی کی وجہ کیا ہی؟ آپ کچھ دینی بھلائی کے لیے میرے پاس تشریف
لائے ہین تو مین سمجھتا ہون کہ آپ کا آنا بیکار ہی۔ کیونکہ میرے گھر مین
پہلے سے ایک پادری مامور ہی۔ جو ایسے کامون سے بخوبی واقف اور
باخبر ہی"

پادری انسلم۔ (مُنھ سے چادر ہٹاکر) "کونٹ مانفریڈ! اس واہیات تقریر کو
موقوف کرو۔ کیا تم مجھے نہین پہچانتے ؟"

کونٹ مانفریڈ۔ (متعجب کرسی سے نیم خیز ہوکر) "تم ہو۔ اُلرک کنٹس! جو کسی
زمانے مین میرے ملازم تھے۔؟"

پادری۔ (غرور کے لہجے مین) "ہان جناب! مین وہی شخص ہون۔ مگر اب میرا نام
کچھ اور ہی۔ کیا آپ نے پادری انسلم کا نام سُنا ہی ؟"

کونٹ۔ "بیشک۔ سُنا کیون نہین؟ مگر وہ عدالت دِم کا ایک رُکن اعظم ہی۔ اور تم ایک
ادنے درجے کے نوکر۔ ہان مین نے ایسے ذی جاہ افسر کا نام جو تمسے کم حیثیت ملازم کے

آگے لے دیا یہ قانون انجمن دم کے خلاف ہے لیکن مجھے کچھ خوف نہین - اسلیے کہ تم میری خطاؤن کو کسی پر ظاہر کرنے کی جرأت نہین کرسکتے ہو"

پادری انسلم "تمھین مقدس عدالت کے دستور العمل سے بھی آگہی نہین ؟"

کونٹ مانفریڈ (غضبناک ہوکر) "یہ کیا فضول باتین کر رہے ہو ؟"

پادری (جرأت کے ساتھ) "جناب من! آپ غصے کو بالاے طاق رکھکر مجھسے صاف صاف گفتگو کیجیے - کیونکہ مین بھی ارکان اعظم سے ایک ہون" یہ کہکر پادری نے سینے تک ہاتھ اُٹھاکر کوئی نشان دکھایا - جو سوا اراکین انجمن دم کے کسی دوسرے کو معلوم نہین ہوسکتا اور جس سے انکار کرنے کی سزا موت تھی -

کونٹ - (نہایت ادب سے) "تشریف رکھیے ! بیشک آپ اُن جلیل القدر سرداروں مین ہین - جنکا کام گردن فرازون اور سرکشون کو نابود کرنا ہے (یعنے اراکین عدالت دم) تو کیا آپ پادری انسلم کے پاس سے آرہے ہین ؟ اگر ایسا ہو تو بلاشبہ آپ سے تعظیم و توقیر کے ساتھ پیش آنا مجھپر بمنزلۂ فرض کے ہے - ایسے ذی شان افسر کا نائب بھی قابل ادب ہے - بہرصورت اپنے باہمی قدیم راہ و رسم کو چھوڑکر اب آپ کے ساتھ برادرانہ سلوک کرنا چاہیے -

پادری "نہین - بلکہ مجھے اپنا بزرگ ماننا ہوگا"

کونٹ - (غصے سے) "آخر وجہ ؟ مین حیران ہون کہ تم جو مجھسے کئی سال بعد انجمن مین داخل ہوے - میرے بزرگ کیونکر ہوسکتے ہو ؟ خیر - اب بتاؤ کہ تم کارنیلیا کے حاکم پادری انسلم کے پاس سے آئے ہو نہ ؟"

پادری "مین خود پادری انسلم ہون" کونٹ مانفریڈ یہ سُنکر اسقدر متعجب ہوگیا کہ اُسکا تمام جسم تھرتھرانے لگا -

پادری "سُنو! دسٹ فیلیا کی کونسل تمھاری کارروائیون سے سخت ناراض ہے - تمھاری کل خطائین مین بیان کرسکتا ہون - مگر اسوقت ضرورت نہین سمجھتا - کیونکہ

تم خود بخوبی واقف ہو۔ علاوہ برین ایک سنگین خطا میرے سامنے وقوع پذیر ہوئی۔ یعنے بیدھڑک ایک افسر کا نام زبان پر لائے جو عدالت کے قانون سے سخت خلاف ہی ایک اور تمھاری خطا نے اراکین کونسل کو نہایت ناراض کر دیا ہی وہ یہ کہ جب ڈیوک لیپولڈ تمھارا قیدی تھا اور وہ چند شرطون کے قبول کرنے پر جو اسکے چچا شہنشاہ جرمنی کے قتل کے بارے مین تمھین رضامند نہ ہوا تو تمھین چاہیے تھا کہ اسکے عاجز ہونے تک قید کر رکھتے بخلاف اسکے تم نے اسکے قتل کا حکم دیدیا۔ گویا اُسکی موت سے ہماری مقدس عدالت کو کوئی خاص طرح کا فائدہ پہونچنے والا تھا۔ تم نے بڑی نادانی کی۔ اسکی زیست سے ہمین بہت کچھ فائدہ حاصل ہونے کی اُمید تھی۔ نہ کہ موت سے۔ اُسکو اگر اس عالی شان تخت پر بٹھانے کا لالچ دیا جاتا جسپر آجکل اسکا چچا رونق بخش ہے تو ضرور وہ کسی نہ کسی وقت ہماری شرطون کو قبول کر لیتا۔ مگر تم بے بجھی سے قتل کا حکم دے بیٹھے۔ اور تمھارے ملازمون نے اُسے چھوڑ دیا۔"

کونٹ مانفریڈ۔ (عاجزی کے لہجے مین) "مین نے کونسل کو اُسی وقت مفصل حال کی اطلاع دے دی تھی۔"

پادری انسلم۔ (برہمی سے) "کیا! تمھارا بیان قابل اعتبار تھا؟ کیا ایک آدمی گو وہ کیسا ہی مہیب لباس پہنے ہو چھ مسلح آدمیون کی حراست سے ایک شخص کو چھڑا لیجاتا اور وہ بھی پر بلا کوئی عقل مین آنے والی بات ہے؟"

کونٹ۔ "میرے سپاہی اس بات کی قسم کھاتے ہین کہ اس مہیب شکل کے دیکھتے ہی انپر سکتے کا عالم طاری ہو گیا۔ مین نے ہر ہر کا جُدا جُدا اظہار لیا۔ سب کے متفق اللفظ ایک ہی بات کہنے کے سبب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ قصہ واقعی ہی!"

پادری۔ "جب سب ملکر ایک بات گڑھ لین تو بیشک سب ایک ہی سی کہے جائینگے غرضکہ تمھاری اور تمھارے تابعدارون کی بیوقوفی کی وجہ سے شہنشاہ جرمنی کی نسبت جو پوشیدہ

تجویزین ہورہی تھین - اُن سے مجبوراً باز آنا پڑا - اور اس ناکامی سے جو جو نقصانات انجمن دم کو پہونچے سب تمھارے ہی طفیل ہین "

کونٹ " لیکن ڈیوک لیپولڈ نے وہ حقیقت کسی سے بیان نہ کی - ورنہ بصورت دیگر شہنشاہ جرمنی اول مجھے سزا دینے پر آمادہ ہو جاتا "

پادری " وہ تمھین اصل حال معلوم کب ہی؟ ڈیوک نے من وعن کہہ تو دیا - مگر شہنشاہ نے اپنی حکمت عملی کی رو سے مناسب نہ جانا کہ افسران انجمن دم سے کچھ بری طرح پیش آئے - اور کوئی ایسی حرکت بھی نہ کی جس سے معلوم ہو کہ وہ اس ماجرے سے آگاہ ہی ان خفیہ رازون سے آگاہ کرنے کے صلہ مین شہنشاہ نے اُسکی ایک غریب مفلس لڑکی سے شادی کر لینے کو منظور فرمایا - اور چند روز الگ رہنے کے بعد اُسکو مکرر دربار مین آنے کی اجازت ہوئی - اُس لڑکی کی نسبت تم سے کچھ کہنا ہی - مگر یہ بات کل پر موقوف رکھتا ہون - سردست تم سے اس قدر کہہ دیتا ہون کہ کونسل عدالت دم تمھین اس بزرگ خدمت سے معزول کر کے صرف ایک ڈسٹرکٹ کے انتظام پر مامور کرتی ہی - اور اُسکا سبب یہ کہ کونسل کی نظر دن مین بارہا تمھاری نالائقی ثابت ہو چکی ہی " یہ کہکر پادری نے ایک کاغذ جیب سے نکال کر کونٹ مانفریڈ کے ہاتھ مین دیا وہ اُسکو نہایت ادب سے لیکر پوری توجہ سے پڑھنے لگا - اور جب پڑھ چکا تو غصے کو ضبط کر کے اُس نوشتہ کو آنکھون سے لگایا اور بوسہ دیا - پادری اسلم کونٹ مانفریڈ کو عدالت دم کے یہ رسوم بجا لاتے ہوے دیکھکر دل مین بہت ہی خوش ہوا - اور تھوڑے وقفے کے بعد کہا - اب مین مقدس عدالت دم کی طرف سے حکم دیتا ہون کہ اپنے سپاہیون سے چند قوی تن لوگون کو لیکر مہانسرائے کمبرگ کو روانہ کرد - وہان دو شخص روما کے باشندے فروکش ہین - اُن مین سے ایک کی پیشانی پر زخم ہی - تمھارے سپاہی وہان پہونچتے ہی اُن دونون کو گرفتار کر کے جلد یہان لے آئین "

کونٹ مانفریڈ " آپکے حکم کی تعمیل مین سر مو کوتاہی نہ ہوگی - یہ کہکر کمرے کے باہر

نکلا ستا سپاہیون کو حکم دیا جائے۔

باب "۶۷"

آٹو اور وہ نقاب پوش لیڈی

لارڈ روزنتل مہانسرائے کیرگ پر پہونچا ہی۔ اور اُسکو خبر ملی ہی کہ کونٹ مانفریڈ کے سپاہی اُن دونون مسافرون کو قید کرلے گئے "وہ نہایت غضبناک ادا سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی مگر کوئی بات بن نہین آتی۔

لارڈ روزنتل۔ (مہانسرا کے خادم سے) "وہ سپاہی کس جرم پر اُن اشخاص کو مقید کرکے لے گئے؟"

خدمتگار۔ "یہ بات مجھے نہین معلوم۔ شہزادہ اسقدر تندرست ہوگیا تھا کہ اپنے ملازم کے کاندھون پر ہاتھ رکھے اِدھر اُدھر ٹہلا کرتا تھا۔ اور ایک پالکی آپ کے قلعہ تک پہونچانے کے لیے تیار کرائی جارہی تھی۔ ایسے مین کونٹ مانفریڈ کے سپاہی آئے۔ اور جھپکے سے اُنھین پکڑلے گئے۔ شاہزادے کے ملازم نے بہت کچھ سر ٹپکا۔ مگر ایک بھی نہ سُنی۔

لارڈ روزنتل۔ "تمھین یہ یقین کیونکر ہوا کہ سپاہی قیدیون کو کونٹ مانفریڈ کے قلعہ ہی مین لے گئے؟"

خدمتگار۔ "حضور۔ وہ لوگ تو یہان سے نکل کر اُسی سمت راہی ہوے"

لارڈ روزنتل۔ "ہان۔ کونٹ مانفریڈ کی بیباکانہ کارروائیون کے دیکھتے تمھارا خیال کچھ غلط نہین" یہ کہکر ایک اشرفی مہانسرا کے خدمتگار کو دی۔ اور گھوڑے کی باگین اپنے قلعہ کیطرف موڑدین۔ راستہ بھر یہی سوچتا چلا آتا تھا کہ کس تدبیر سے اُن قیدیون کو چھڑالاؤن؟ وہ نہین چاہتا تھا کہ کونٹ مانفریڈ سے جنگ کی ٹھہرے۔ اسلیے کہ کونٹ ظاہری قوت مین برتری رکھنے کے سوا دشمن کو پامال کرنے کی تدبیرین بہت جانتا تھا۔ دوسری بات یہ کہ لارڈ روزنتل کے نام شہنشاہ جرمنی کا حکم آیا تھا کہ ان آوارہ وطنون کو اپنے قلعہ مین پناہ دے قیصر اور اُسکی بہن کو دشمنون سے بچانے کا شہنشاہ نے ذمہ لے لیا تھا۔ وہ یقین کیے ہوے تھا

کہ قیصر سا اولوالعزم شخص اگر تباہ و برباد بھی ہو جائے تو کسی نہ کسی وقت اپنی حکومت واپس لینے کی ضرور کوشش کریگا۔ اور کبھی نہ کبھی ملک اٹلی کا مالک ہو ہی جائیگا پس مناسب نہین کہ ایسے وقت مین تائید پہونچانے سے باز آ کر ہمیشہ کے لیے سلطنت سے ناراضمندی کا اثر اُسکے دل مین پیدا کرے جب قیصر پوپ جولین کے تقرر کے بعد مایوس ہو کر جرمنی گیا تو شہنشاہ نے نہایت اخلاق سے ملاقات کی۔ اور اُسکے امن دینے پر رضامند ہوا۔ مگر شرط یہ رکھی گئی کہ قیصر و لوکریزا کے رہنے کی جاے خود شہنشاہ مقرر کرے اور اُس پر یہ لوگ کچھ معترض نہ ہون۔ غرض قلعۂ روزنتل اُنکے رہنے کے لیے مقرر ہوا کیونکہ ان بھائی بہن کے ایسے متفنی اور چھٹے ہوے بدمعاشون کو خاص دیانا مین رکھنا بالکل خلاف مصلحت سمجھا گیا۔ خیر۔ جب قیصر کو وہان جانے کی ہدایت ہوئی اُسنے اپنی بہن لوکریزا کو لکھ بھیجا کہ جلد فرارا سے قلعہ روزنتل مین آ جائے اسی سبب لوکریزا بھائی سے پہلے یہان پہونچ گئی تھی۔ اب ناظرین قیاس کر سکتے ہین کہ لارڈ روزنتل اس روداد سے کس قدر پریشان نہ ہوگا۔ اُسے بار بار اس بات کے خیال کرنے سے حیرت ہوتی تھی کہ باوجود شہنشاہ وقت کے اُن لوگونکی حمایت مین ہونے کے کونٹ مانفریڈ نے کس درجہ دلیری کی جو انھین قید کرا منگوایا۔

لارڈ روزنتل اپنے قلعہ مین آ پہونچا۔ اور گھوڑے سے اُترتے ہی ڈیونڈا اور اپنے پادری کو لیے ایک پوشیدہ کمرے مین جا کے سب حال اُنکے روبرو بیان کیا۔ اور وہ اس امر کے متعلق تجاویز سوچنے لگے۔

آٹو جو چند لوگون کو ہمراہ لیکے فیروز کی لاش اُٹھا لانے کی غرض سے گیا تھا۔ منزل مقصود پر پہونچ کر دیکھا تو لاش ندارد۔ جن پتون سے مُردے کا تمام جسم ڈھانپ آیا تھا وہ چوطرفہ بکھرے پڑے ہین۔ اور وہان بہت سے لوگون کے پانوٴن کے نشان معلوم ہوتے ہین۔ آٹو نے زیادہ دیر وہان ٹھہرنے کی ضرورت نہ جانی۔ اور اپنے ساتھیون کو لیے واپس ہوا۔ قلعہ کے قریب پہونچتے شام ہو گئی۔ آفتاب غروب ہونے والا تھا۔ آٹو قلعہ کی فصیل پر

بیٹھ گیا کہ تنہائی مین آج کے حالات پر غور کر دن۔ غروب ہوتے ہوے آفتاب کی کرنین پہاڑیون پر پڑکے ایک عجیب فضائین پیدا کر رہی تھین۔

آلٹو۔ (خود بخود۔ باواز بلند) سبحان اللہ! یہ شام کا وقت بھی انسان کے دل مین کیسے کیسے خیالات کا پیدا کرنے والا ہے۔ محنت و مشقت کرنے والے اسوقت اپنے اپنے کام چھوڑ کر تھکے ماندے گھر کی طرف چلتے ہین۔ اور دن بھر کے بچھڑے ہوے زن و فرزند انھین آتے ہوے دیکھ کے خوشی سے پھول جاتے ہین۔ رہزن اور دغاباز لوگ اس اندھیری سے مسرور ہو جاتے ہین۔ کیونکہ یہی تاریکی اُنکی بدکرداریون کے لیے پردے کا کام دیتی ہے۔ ایک دور افتادہ مصیبت مند ناخدا کی بی بی حسرت واندوہ سے دریا کی طرف دیکھ رہی ہے۔۔ اور اپنے شوہر کی سلامتی کا خیال اس اندھیرے کے عالم مین اسے آبدیدہ کیے دیتا ہے۔ وہ مجرم جسے دوسری صبح مین پھانسی ملنے والی ہے وحشت ناک قیدخانے کی کھڑکیون سے نظر لگائے آفتاب عالمتاب کی شعاعون کا انتظار کر رہا ہے۔ رندان خرابات ڈوبتے ہوے سورج کو دیکھ کر کھلے جاتے ہین اسلیے کہ اُن کی دلگیان بہ نسبت دن کے شب مین اچھی طرح ہوا کرتی ہین اسوقت بڑی حسرت اور اُداسی اُس گھر پر چھائی ہوئی ہے۔ جہان کوئی شخص بستر مرگ پر پڑا حسرت بھری نگاہون سے آفتاب کی اُن آخری شعاعون کو دیکھ رہا ہے۔ جنھین پھر دیکھنے کی اُسکے دل مین اُمید نہین۔ اور اُسکے عزیز و اقارب بچھونے کے گرد کھڑے ہوے اپنے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو جانے والے دوست کی حالت پر آنسو بہا رہے ہین۔

غرض آلٹو بہت دیر تک اپنے آپ اسی قسم کی باتین کھڑا ہو کر رہا تھا۔

ایک آواز۔ "تم مصور تو ہو۔ لیکن اگر شاعر بھی ہوتے تو خوب بات تھی"! آلٹو چونک پڑا کیونکہ وہ آواز نئی نہ تھی۔ مُڑ کر پلٹ کر دیکھا تو وہی بوڑھا نظر آیا جو دیا نا مین ملا تھا۔ اور جسنے تریزا کو زہر کا بدرقہ پلانے کی ہدایت کی تھی۔

آلٹو۔ "نیچر کی صناعی کے بےمثل نمونے میرے دل مین ایک جوش پیدا کر دیتے ہین اسی

سبب مین نہایت رغبت و شوق سے انھین دیکھا کرتا ہون۔

بوڑھا "شاید وہی شوق تمھین نیک کامون کی طرف راغب کرتا ہی!"

آلو "مین اس بات پر کچھ فخر نہین کرسکتا کہ مجھسے کوئی نیکی عمل مین آتی ہی ہان اتنا ہی کہ ان قدرتی دلفریبیون کے دیکھنے سے میرے دل مین اُسکے خالق کی رضا حاصل کرنے اور اُسکی اطاعت بجالانے کی تحریک پیدا ہوتی ہی"

بوڑھا "بیشک تمھاری نیت بہت خالص اور پاک ہی۔ اسی سے یقین ہوتا ہی کہ تم اپنے ارادون پر ضرور کامیاب بھی ہوگے۔ ہماری باہمی ملاقات کو بہت دن گذر گئے یاد ہی کہ مین پہلے پہل تمسے کہان ملا تھا؟"

آلو "جی ہان مین ابتک بھولا نہین ہون۔ مگر آپ نے گستاخی معاف دوبارہ آنیکے وعدے کو وفا نہ کیا"

بوڑھا "ہان تمھین اور ہزار اشرفی دینا ہین۔ کیا عجب کہ تم اسی وجہ سے میرے نہ آنے پر خفا ہوگئے ہو!"

آلو "معاذاللہ میرے دل مین ایسے خودغرضانہ خیالات بار ہی نہین پاتے انتظار کا اصلی سبب یہ تھا کہ مین دلجمعی سے آپکا شکریہ ادا کرون۔ کیونکہ آپ ہی وہ بزرگ ہین جو میرے افلاس سے دور ہونے اور فارغ البالی حاصل کرنے کا سبب ہوے ہین۔ وہ تصویر بھی بہزار وقت اب مرتب ہو چکی جسکو آپنے دیکھکر ذرہ نوازی کی راہ سے پسند فرمایا تھا"

بوڑھا "شاید میرے بہت دنون تک نہ آنے سے وہ تصویر آپنے کسی دوسرے کے ہاتھ فروخت کردی ہی؟"

آلو "معاف کیجئے! میری نسبت آپکی یہ بدگمانیان کسیقدر بیجا اور بعید از انصاف معلوم ہوتی ہین۔ وہ تصویر مین امیر ظرنین کے حوالے کرآیا ہون۔ اور ٹھیک طور پر آپکا پتہ بھی بتادیا ہی تاآپ کبھی وہان جائین تو اُسکے حاصل کرنے مین کچھ زحمت نہو۔ آپ اور روپیہ جو مجھے دینا چاہتے ہین مین ہرگز نہ لونگا۔ کیونکہ ابتک آپ کی جانب سے جو کچھ مجھے پہونچا ہی وہی بہت بلکہ میری محنت سے سو حصہ زیادہ ہی۔ آپ ہی کا تصدق ہی جو مین اُس مرتبت کو پہونچا ورنہ اپنے وہ نکبت و افلاس کے دن اور فاقے سے گذرنے والی راتین مجھے بخوبی

یاد ہیں۔ آپ کی فیاضی نے مجھے نہال کر دیا۔ اور دلدہی کے سبب ہمت پیدا ہوئی۔ آخر دوسری تصویر مکمل کرنے کے بعد سفر کو نکلا۔ اور کارنیلیا کی سرحد سے گذرکر جبال ایلپس کی سیر کی۔ اسی سفر میں امیلز نین کو بھی قید سے چھڑانے کا اتفاق ہوا۔ یہ سب آپ ہی کی نوازش کی بدولت ہے۔ مجھے آپ کے شکریہ بجا لانے کے لیے الفاظ نہیں ملتے۔ غرضکہ اب میں بہت مرفہ الحال ہوں۔ روپیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔"

بوڑھا "میں تمھیں اپنا ممنون احسان دیکھکر بہت ہی خوش ہوا۔ لیکن الفاظ کے ذریعہ صرف زبانی شکریہ ادا کرنے کے عوض افعال سے اپنی دلی ممنونیت کا اظہار کرو تو میں نہایت مسرور ہونگا۔"

آلو "فرمایئے۔ آپکی کون خدمت بجا لاؤں؟ مجھے اُمید ہے کہ آپکے سے نیک طینت فیاض بزرگ مجھے کوئی ایسا کام نہ دینگے جسکی بجا آوری نہایت مشکل ور دشوار ہو۔"

بوڑھا "مجھے بار بار اس اظہار احسان سے ستایا نہ کرو۔ تم سے ایک بات کہتا ہوں۔ تمھیں تو معلوم ہی ہوگا کہ اس قلعہ میں ایک شہزادی آئی ہوئی ہے۔ میرا دل اُس سے ایک خاص طرح کی رغبت رکھتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ وہ کون ہے؟"

آلو۔ "مجھے اسی قدر معلوم ہے کہ کوئی شہزادی نئی یہاں آئی ہے۔ مگر میں اُسکے نام و نشان سے واقف نہیں ہوں۔"

بوڑھا "خیر۔ تم اگر نہ جانتے ہو نہ سہی۔ دریافت کا بھی ارادہ نہ کرو۔ اسی صورت میں تم صاف دل سے اسکی خدمت کر سکتے ہو؟۔ اسوقت لارڈ روزنتل اُس شاہزادی کو ایک غمناک خبر سنا رہا ہے۔ ایسے مشکل کے وقت میں اُس غم نصیب بیچاری کو ایک سچے خیر خواہ اور دلی دوست کی ضرورت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم اُسکے ویسے ہی دوست بنجاؤ۔ جو کچھ خدمت تم سے لینا ہے وہ خود بیان کریگی۔ لیکن خبردار میرے یہاں آنے اور تمھیں اس بات پر عازم کرنے کا حال ہرگز ہرگز زبان تک نہ لانا۔ اور شاہزادی سے بھی نہ کہنا کہ میرے سکھانے سے تم اُسکے معاون و مددگار بنے ہو۔"

آٹو "میں بجان و دل آپ کے حکم کی تعمیل کرونگا۔ مگر اس امر میں حیران ہون کہ اُس کو کیونکر معلوم ہوگا کہ میں اُسکی خدمتگزاری کے لیے مستعد ہون ؟"

بوڑھا "تم موقع کا انتظار کرتے رہو۔ ابھی دو گھنٹے گذرنے نہ پائینگے کہ شہزادی اسی مقام پر آئیگی۔ تم ضرور یہین ٹھہرے رہو۔ اُسوقت وہ خود آپ اپنا مطلب بیان کریگی"

آٹو "بدقسمتی سے مجھے آپ کا نام تک معلوم نہین کہ آپ کے حق مین دعائے خیر کرتا رہون !"

بوڑھا "دعائے خیر۔ اور میرے لیے ! یہ مین نہین چاہتا۔ میرے کہنے کے بموجب عمل کرو تو چشم ما روشن۔ ورنہ مجھے تمھاری مدد بھی ضرور نہین"

آٹو "مین ہرگز کسی امر مین آپکا رنجیدہ ہونا گوارا نہین کرسکتا۔ بسر و چشم آپ کا حکم بجالانے کے لیے حاضر ہون۔

بوڑھا جلدی سے کسی طرف نکل گیا۔ آٹو کو یہ فرصت بھی نہ ملی کہ شہزادی کی خدمتگزاری کے متعلق کچھ اور دریافت کرے تاہم وہ پوری مستعدی سے اُس کام کی انجام دہی کے لیے آمادہ ہوگیا۔ اس ملاقات سے چند لمحے بعد لوکریزا پوچھا لارڈ روزنتل کے کمرے سے نکلی۔ جہان وہ بہت دیر تک کچھ گفتگو مین مشغول تھی۔ جب اپنی سکونت کے خاص کمرے مین آئی تو میز پر ایک خط رکھا ہوا پایا کھول کر دیکھا تو وہ کسی ایسے شخص کا خط تھا جسے وہ بالکل نہین پہچانتی تھی۔ خیر جلد جلد اُسکی عبارت پڑھنے لگی۔ مضمون یہ تھا:۔

"تمھارے بھائی قیصر کی موجودہ حالت اور لارڈ روزنتل کی بزدلی دیکھکر تمھین ایک ایسے آدمی سے مدد چاہنا ضرور ہی جو نہایت دلیر اور مستقل مزاج ہو۔ ایسا شخص اب اسی قلعہ کے اندر ہی۔ تم اُسکے نام و نشان سے کچھ ناواقف نہین ہو آج اوائل شب مین قلعہ کی فصیل پر وہ اکیلا ٹہلتا ہوگا اُس سے بے جھجک گفتگو کرنے مین ہرگز تامل نہ کرو اور اثنائے تقریر مین اپنے بھائی کی مصیبت ناک حالت کہہ سناؤ۔ اُسکی دلیری اور نیک نیتی سے یقین ہی کہ حتی الامکان تمھاری مدد مین دریغ نہ کریگا۔ مگر خبردار اُسکو اپنے خاندانی نام سے

آگاہ نہ کرنا ایسا کروگی تو وہ پھر تمھاری صورت نہ دیکھیگا۔ کیونکہ وہ نہایت شریف اور پاک طینت شخص ہی۔ بدکارون کا مؤید نہین۔ وہ تمھاری نسبت صرف اسی قدر جانتا ہی کہ تم کسین کی شاہزادی ہو۔ اور تمھارے بھائی کو کبرگ مین دیکھا ہی۔ اُسکے نام سے بھی واقف نہین ہان اتنا البتہ معلوم ہی کہ وہ ایک شاہزادہ ہی۔ تم دیکھ چکنے کے بعد اس خط کو چاک کرکے پھینکدو دیکھو آٹو کو ہرگز یہ نہ معلوم ہونے پائے کہ کسی نے تمھین اُس سے مدد چاہنے کی ہدایت کی ہی"

لوکریزا۔ (خط پڑھکر) "یہ کون شخص ہی جسنے اسطرح پر لکھا ہی؟ مضمون سے تو ثابت ہوتا ہی کہ کاتب ہمارے خیر خواہون سے ہی۔ جو جو باتین لکھی ہین وہ بھی واقعی ہین بیشک آٹو کی دلیری اور مستقل مزاجی قابل صاد ہی۔ وہ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیونکر ظرنین کو رب خانہ آلپس سے چھڑا لاتا؟ وہ بڑا ہی پاکباز ہی اور اسی سبب خاندان بورجیا کے نام سے متنفر ہوگا۔ اس خط کے راقم نے بھی یہی بتایا ہی۔ مگر آٹو کیا عورت کے مکر و فریب سے بچ بھی سکیگا ؟ میرا حسن و جمال جو میرے کل ہتھیارون سے زیادہ کارآمد ہی اسکو گرویدہ بنانے پر کامیاب نہوگا؟ بیشک ہوگا۔ اور ضرور ہوگا" لوکریزا آئینے کے قریب جاکے اپنے حُسن عالم فریب کو غور سے دیکھنے لگی۔ اور دل ہی دل مین کہہ اٹھی "ہان آٹو میرا طرفدار بنجائے تو اُسکے ذریعہ سے عمدگی اور آسائی کے ساتھ قیصر کی رہائی ممکن ہی عجیب بات ہی کہ اُسوقت سے جبکہ اُسکو یہان دیکھا ہی میرے دل مین بھی یہی خیال سما رہا تھا۔ جب پہلے پہل عدالت دیانا مین اُسکے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو اُسکی پیاری صورت دلربا آنکھیں اور بوٹا سا قد دیکھکر بمشکل اپنی دلی اُمنگون کو ضبط کرسکی۔ اور آج کے دیکھنے سے اُسکے حُسن مین کچھ ترقی ہی پائی گئی۔ وہ بھی ٹکٹکی لگائے مجھی کو گھورنے لگا۔ حالانکہ نقاب پڑی ہونے کی وجہ سے وہ میرا چہرہ دیکھ نہ سکا۔ آٹو نیک چال چلن کو زیادہ پسند کرتا ہی۔ مگر آجکل کے زمانے مین نیکی کے ساتھ کوئی کام نکلنا دشوار ہی۔ چاہے وہ کیسا ہی کیون نہ ہو مین اُسکو سیدھا بناؤنگی" یہ کہکے لوکریزا مسکرانے لگی۔

باب ۶۸

مکّارہ

آسمان کی دائمی قندیلین (ستارے) نہایت آب وتاب سے چمک رہی ہین ابر کا نام ونشان تک نہین نظر آتا۔ چاندنی رات کی تمام دلفریبیان موجود ہین شب کے دس بجے کا وقت ہی۔ لوکریزا منھ پر نقاب ڈالے اٹھلاتی ہوئی آئی۔ اور نہایت نازوادا سے فصیل پر ٹہلنے لگی آٹو اپنے اقرار کے بموجب قلعہ کی مغربی فصیل پر اک دیوار سے آڑ لگائے کھڑا تھا ناظرین کو یاد رہے کہ جو عورت اب آٹو سے ملنے والی ہی کوئی نادان بھولی کم سن نہین بلکہ وہ اک پوری جوان عورت ہونے کے علاوہ حسن مین یکتائے روزگار اور بدکاری اور فریب وعیاری مین بے مثل تھی اُس کو اپنے مدعا برآری کے لیے کوئی کام گو وہ کیسا ہی بُرا اور شرمناک کیون نہو کرنے سے عار نہ تھا۔ ہر بات مین کمال حاصل تھا اور ہر موقع کے مناسب اپنے آپ کو بنانا بخوبی جانتی تھی۔ وقت ضرورت اُن جادو بھری آنکھون سے آنسو بہا کر اور کبھی اپنی حکومت وعظمت جتا کر کسی کو عاجز کرنے کے فن مین لاجواب تھی۔ حاصل کلام ایسی بے باک عورت اب آٹو کے دل کو سخر کرنے کی غرض سے بڑھ رہی ہی لوکریزا نے اُس جانب کا رُخ کیا جہان آٹو کھڑا ہوا تھا۔ وہ دُور سے اُسکو آتے ہوئے دیکھکر اپنے دلی خیالات مین غرق ہو گیا "یہ کون سے ملک کی شاہزادی ہوگی؟ اور وہ کون شخص تھا جو اس ملاقات کا محرک ہوا؟ شاہزادی مجھسے کون خدمت لینا چاہتی ہوگی؟ اور کیون یہ تمام اُمور اس طرح مبہم رکھے گئے ہونگے؟" جب لوکریزا بالکل ہی قریب پہنچ گئی تو آٹو نے چونکہ اُسکے عالی رُتبے سے واقف تھا نہایت ادب کے ساتھ ٹوپی نکال کے سلام کیا۔

لوکریزا۔ (قریب آکر) "آٹو! مین تمھارے اس اخلاق سے بہت ممنون ہوئی"

آٹو۔ "تو حضور میرے نام ونشان سے بھی آگاہ ہین؟"

لوکریزا - کیا تمھین یاد نہین کہ چند گھنٹون کے آگے ہم انھین فصیلون پر مل چکے ہین۔ اگرچہ عورت ذات کے لیے ایسی باتین نازیبا ہین۔ تاہم مین اتنا کہے بغیر رہ نہین سکتی کہ تمھارا دلفریب چہرہ ایسا نہین ہے کہ ایک مرتبہ دیکھنے کے بعد کبھی اُسکا خیال دُور بھی ہو سکے تم ٹوپی اپنے سر پر رکھ لو اور اگر کوئی دوسرا کام نہ ہو تو میرے ساتھ تھوڑی دیر تک اِس خوشنما فرحت انگیز جاے پر ٹہلنا گوارا کرو" یہ فقرے اس انداز سے کہے گئے تھے کہ کسی طرح بیباکی یا بے حجابی کا اظہار نہو۔ آٹو لوکریزا کے ہمراہ ہوا اور دونون خرامان خرامان چہل قدمی کرنے لگے۔ لیکن اُسکے مُنھ پر نقاب بدستور پڑی تھی۔

لوکریزا - (کچھ دیر بعد) "دیکھو اُس ستارے کی چمک کسقدر دل لبھانے والی ہے۔ اور قلعہ کے مینار اُس روشنی مین کس درجہ بہار دکھلا رہے ہین تمھارا وطن ملک جرمنی ایسی عمارات سے بھرا ہوا ہے یہ اُن باعظمت امراے سلطنت کے نشان ہین جو ضرورت کے وقت اپنے ملک اور فرمان رواکے بچاؤ مین وہ وہ اولوالعزمیان دکھا گئے ہین کہ دنیا قائم رہنے تک وہ خود نہین تو اُن کے نام تو ضرور باقی رہین گے۔ مگر افسوس ایسے قلعے یکے بعد دیگرے معدوم ہوتے چلے جاتے ہین"

آٹو - (جوش سے) "کیا آپ یہ سمجھتی ہین کہ اُن کے ساتھ اہل جرمنی کے دلون سے جرأت و دلیری بھی رخصت ہو رہی ہے" اگر آپ کا یہ گمان ہو تو بالکل ٹھیک نہین اب تک بھی اس ملک مین ایسے اولوالعزم اور باہمت لوگ موجود ہین جو درماندون اور بیکسون کی مدد پر اپنی جان دینے کے لیے مستعد ہین۔ اور کسی طالب امداد کی خدمتگزاری کو اپنے خاص کام پر مقدم سمجھتے ہین۔

لوکریزا - (نہایت درد خیز لہجے مین) "آہ! تمھارے اس قول کی راستی کا ثبوت مل جائے تو پھر کیا پوچھیے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اپنی ذاتی جوانمردی اور قوی ہمتی کے بدولت ملک کے لیے باعث فخر ہو۔ مگر میری دانست مین تمھارا یہ قول صرف ایک قیاسی امر ہے۔ حقیقتاً کوئی ایسا شخص یہان نظر نہین آتا مین اچھی طرح جانتی ہون کہ مملکت جرمنی کے مرد بہت بڑے شجاع اور

دلیر ہوا کرتے ہین - اور علم و ہنر مین فرانس و انگلینڈ کے ہم پلہ ہین - لیکن اسکو کوئی کیا کہے
کہ سچی دلیری و مردانگی ہی دنیا سے رخصت ہو رہی ہے - اگر آج کوئی ایسا مرد میدان
زندہ ہوتا جو مظلومون کی فریاد کے پہونچنے مین اپنی جان پر کھیل جانا آسان سمجھتا تو کیا
یہ بات ممکن تھی میرا حقیقی بھائی جو تمھارے ہی ملک مین امن لینے کی غرض سے
آیا تھا اسی قرب و جوار کے اک سرکش امیر کے پاس بے وجہ بے خطا قید ہو کے جاتا
اور مین مصیبتین جھیلتی ہوئی امن پانے کی اُمید پر یہان آ کے اپنے بھائی کے
مقید ہونے کا حال سُنکر کیون غم و الم مین مبتلا ہوتی ؟ اسکا سبب یہی ہے
اب کوئی ایسا اولوالعزم باقی نہ رہا جو ہم ایسے فلک زدون کا پُرسان حال ہو"

آلو - (تعجب سے) "کیا درحقیقت آپ کی اور آپ کے بھائی کی اب یہی
حالت ہے ؟"

لوکریزیا "آہ! نہایت صحیح حال مین نے بیان کیا ہے - کیا تمنے یہ نہ سُنا کہ ایک شہزادہ
لارڈ روزنتل کے ہان بطور مہمان آنے والا ہے ؟"

آلو "ہان حضور! آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا - یقین ہے کہ مین آپ کے بھائی
صاحب سے مہانسرائے کمبرگ مین مل چکا ہون"

لوکریزیا "تمھارا خیال درست ہے - وہ سرا مین اپنے اک وفادار خادم کے
ذریعہ پہونچا - مگر وہان آنے کے قبل رہزنون نے لوٹا اور اُسکو مجروح بھی
کر دیا - آخر وہین سے کونٹ مانفریڈ گرفتار کر لیگیا ہے - خدا ہی کو علم ہے کہ اُسنے
اُسکا کیا بگاڑا تھا"

آلو "کیا! کونٹ مانفریڈ اس ناجائز حرکت کا باعث ہوا ؟ لارڈ روزنتل مہانسرائے
کمبرگ سے واپس آنے کے بعد جہان وہ آپ کے برادر کو ڈھونڈھنے کے لیے گئے تھے مجھے
ملنے کا اتفاق نہوا - اسی سبب مین بالکل ناواقف رہا کہ شہزادہ قید کر لیا گیا ہے"

لوکریزیا "ستم ہے کہ اول تو میرے عزیز بھائی زندان بلا مین گرفتار ہین - دوسرا یہ کہ
اُنکی رہائی کی تدبیر سردست کچھ ہو نہین سکتی"

آٹو "یہ کیا بات ہی؟ کیا لارڈ روزنتل قلعہ مانفریڈ پر چڑھائی کر کے اپنے معزز مہمان چھڑانے کے سوا اُس مردود کو سزا نہ دین گے۔ جس نے اہل جرمنی کی نیک نامی پر داغ لگا دیا ہی؟"

لوکریزا "نہین۔ لارڈ روزنتل مجھسے ابھی کہ رہے تھے کہ وہ مین اُس موذی سے جھگڑا نہین چاہتا ہون" صرف اک خط لکھ بھیجا ہی کہ جلد شاہزادے کو ہمارے حوالے کرو۔ مجھے یقین ہی کہ وہ خط کو بے پروائی سے پھینکدیگا۔ لارڈ نے شہنشاہ جرمنی کو بھی اس معنی کی اطلاع دیکے شاہی حکم طلب کیا ہی۔ واللہ اعلم جواب کے انتظار مین کے مہینے گذارنا پڑتے ہین۔ اور اس مدت مین قید کی سختیان سہتے سہتے میرے بھائی کا کیا حال ہوتا ہے۔ وہ بدمعاش اُسکے ساتھ جس قدر ظلم اور بے توقیری کا برتاؤ نہ کرین کم ہی۔ پھر تمھین بتاؤ کہ اہل جرمنی کے خون مین شجاعت و دلیری کا اثر باقی ہے؟ ایک امیر اپنی شرارت کی وجہ سے ناحق ظلم کر بیٹھا۔ اور دوسرا اُس سے باز پرس کرنے کے لیے ڈر رہا ہے"

آٹو "مجھے تعجب اس امر کا ہی کہ لارڈ روزنتل نے ایسی ذلت اپنے سر لینا کیونکر گوارا کیا؟ اے کاش مجھے کوئی اختیار حاصل ہوتا؟"

لوکریزا۔ (آٹو سے بغلگیر ہو کر) "تمھین کچھ اختیار ہوتا تو میری مدد کرنے پر مستعد ہو جاتے؟ کیون آٹو؟"

آٹو۔ جی ہان۔ لیڈی صاحبہ! مین آپ کی تائید کے متعلق کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتا مگر افسوس کہ بالکل ہی بے دست و پا ہون"

لوکریزا "تم اس کام کا بیڑا اُٹھاؤ تو خدا تمھاری تائید کریگا۔ اور دم بھر مین تمام سامان مہیا ہو جائین گے تمھاری باتون نے میرے دلمین اک اُمید سی پیدا کر دی ہی مین تمھین اپنا دلی دوست بلکہ برادر حقیقی سمجھتی ہون تم سے نیک طینت فیاض طبیعت شخص کو بادشاہون پر ترجیح دینا کوئی نا انصافی نہین ہی یقین رکھو پیارے آٹو مین تمھین اپنے حقیقی بھائی کے برابر جانتی ہون" یہ کہکر آٹو کے کاندھے پر سر رکھے ہوئے آنسو بہانے لگی سادہ دل آٹو کو اُس کے

مکر و فریب کا حال کیا معلوم تھا؟ اُسکے رونے کو واقعی سمجھکے دلدہی کرنے لگا۔
آٹو " برائے خدا اپنی اس گریہ وزاری کو موقوف کیجئے۔ اور مجھے اک کمترین خادم تصور کر کے حکم فرمائیے! مجھسے جسقدر سعی و کوشش ممکن ہو اُس مین ہرگز دریغ نہ کرونگا"
لوکریزا " افسوس! تمھاری اس ہمت بندھانے والی گفتگو کے صلے مین مین کیا دے سکون گی؟" یہ کہہ کے نقاب اپنے چہرے سے اُلٹ دی۔ چاند کی روشن شعاعین اُس پیاری زاہد فریب دلربا صورت پر پڑکر اُس کی دلفریبی کو اور چمکانے لگین۔ سیاہ بالون کی چمک دمک اور نورانی چہرے کی ادائین قیامت بپا کر رہی تھین۔

آٹو نے اپنے آپ کو اک ایسی ناز آفرین پری جمال لیڈی کے مقابل کھڑا ہوا پایا جسکا حُسن جہانسوز ہزارون دلون کو اک ادنےٰ اسے اشارے مین مسخر کر لینے پر بخوبی کامیاب ہو سکتا تھا۔ اور وہ اُسکے اس درجہ قریب ہو گئی ہی کہ اُسکی چلتی ہوئی سانسین آٹو کے گالون پر ہوا دے رہی ہین۔ آٹو اسی خیال مین ہی کہ شاہزادی کا اس قدر نزدیک ہونا صرف اُس اعتماد کی وجہ سے ہی جو ایک بہن کو اپنے حقیقی بھائی کی نسبت ہوا کرتا ہے۔ باانیہمہ ایک لحہ بھر مین دلی اُمنگون نے یہ جوش دکھایا کہ بے اختیار اُس سے لپٹ کے بوسہ لینا چاہا۔ لیکن پھر اُسکی نیکی اور خداترسی ضبط کی راہ پر لے آئی۔ آخر وہ لوکریزا سے کچھ دُور ہٹ کے کھڑا ہو گیا۔
آٹو " فرمائیے مین کس امر مین آپ کی تائید کرون۔ آپ مطمئن رہیئے مین اُن لوگون سے نہین ہون جو کہتے تو بہت کچھ ہین مگر کرتے کچھ بھی نہین"
لوکریزا " ہم پھر کل ملین گے۔ کل گیارہ بجے اس محل کے تصویرخانہ مین آؤ تو مین وہین ملون گی ضرور آؤ گے نہ؟"
آٹو " آپ کے فرمانے کی بات ہی! مین پیشتر ہی عرض کر چکا ہون کہ آپ کا حکم میرے سر آنکھون پر ہی"
لوکریزا " تو پھر خدا حافظ۔ مگر اتنا یاد رہے کہ مین تمھین بجاے اپنے بھائی کے سمجھتی ہون"

یہ کہتے ہوئے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ آٹو نے دست بوسی کی۔ لوکریزا اپنا ہاتھ آٹو کے ہاتھ پر دبا کے مُنھ پر نقاب ڈالے وہان سے چلی گئی۔

لوکریزا۔ (دل مین) ”آج تو وہ مجھ سے الگ تھلگ ہی رہا۔ مگر کل ضرور میرے دام مین آ رہے گا۔ گو کہ وہ کیسا ہی متقی اور پارسا کیون نہو“

”باب ۹۰“

آٹو کو فریب دیا جاتا ہے۔

ہمارا نوجوان مصور آٹو اپنے اُس حُجرے مین گیا۔ جو قلعہ روزنتل مین اُسکے رہنے کے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔ دن کی کارروائیون کے سبب وہ بہت تھکا ہوا تھا۔ اور اُسی تھکن کے مارے جلد بچھونے پر لیٹ تو گیا مگر نیند نہ آئی۔ لوکریزا اور جیا کی ملاقات۔ اُسکے نام ونشان سے لاعلمی۔ اور ایسی جلیل القدر شاہزادی کا اس منت و لجاجت کے ساتھ اُس غریب سے مدد چاہنے کا خیال اُسکو بہت دیر تک کروٹین بدلواتا رہا۔ دل مین کہنے لگا ”میرے پاس کوئی لشکر نہین کہ لڑکر اُسکے بھائی کو مخلصی دون۔ اور نہ مین ایسا صاحب زر ہون کہ قید خانے کے ملازمین کو رشوت دے کے اُس کی رہائی کا سامان کرون۔ خداوندا! مین کون تدبیر عمل مین لاؤن؟“ لوکریزا کا اس قدر بے حجابانہ ادا سے پیش آنا بھی اُسے متحیر کر رہا تھا لیکن چونکہ نیک آدمی کے دل مین ہمیشہ نیک خیالات ہی گذرتے ہین۔ وہ سمجھا کہ میری دلدہی اور مطلب برآری کے وعدہ کی اُمید اور اپنے بھائی کے قید ہونے کے غم نے اُسکو کسی قدر بے حجاب بنا دیا تھا۔ آٹو انھین خیالات مین سو گیا۔ جب دوپہر شب گذری جن اُس کے حُجرے مین در آیا اور سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے بچھونے کے قریب آ کے آہستہ سے کچھ پڑھنے لگا۔ اس منتر کے اثر سے آٹو کو ایک عجیب اور دلچسپ خواب نظر آیا اس طرح دکھائی دینے لگا کہ وہ اک پرفضا باغ کی طولانی نہر مین کشتی پر سوار چلا جا رہا ہے۔ مگر یہ نہین معلوم کہ کب اور کیونکر وہان جا پہونچا۔ خوشگوار ہوا کے ہر ہر جھونکے کے ساتھ خوشبوکی

پستین چلی آتی ہین اور دماغ کو طبلۂ عطار بنا رہی ہین۔ چاندنی رات ہے۔ نہر کے دونون جانب خوشنما لالہ زار اور سبزۂ نوخاستہ کی بہار ہو۔ درختون پر مرغان چمن خوش الحانی مین مصروف ہین۔ جون جون وہ آگے بڑھتا تھا درخت اور گنجان ہوتے جاتے تھے اور اُن مین طرح طرح کے عمدہ خوشبودار پھول لگے تھے تھوڑی دیر بعد وہ اک ایسی جاے پر نہر مین پہرنے لگا جہان دونون جانب کے درختون نے اپنی پھولون سے بھری ہوئی شاخون اور بیلون کے ذریعہ اک گنبد کی وضع بنا رکھی تھی۔ اس قدرتی گنبد مین چاند کی روشنی چھن چھن کر پڑکے اک دلفریب سمان دکھاتی تھی۔ اور آگے بڑھا تو اک روشنی نمودار ہوئی جو ایسی شفاف اور درخشندہ تھی کہ چاندنی بھی اُس کے مقابلے مین گرد تھی اُس دم اِس کا دل کچھ ایسا مسرور تھا کہ عمر بھر کبھی ایسی خوشی نصیب نہ ہوئی تھی۔ غرض وہ خرم وخندان چلا جارہا تھا آخر اک نہایت ہی دلچسپ مقام پر پہونچا وہان اک میز چنا ہوا تھا۔ انواع واقسام کے میوے منتخب شراب کی بوتلین طرح طرح کے حلوے اور مربّے دھرے تھے برتن صراحی پیالے وغیرہ سب کے سب طلائی تھے۔ آٹو نے ایک پیالہ اُٹھایا اور شراب سے لبریز کر کے مُنھ سے لگایا۔ اور بے اختیار اک مخملی کوچ پر بیٹھ گیا۔ اُسی دم عورتون کے گانے کی سی آواز کان مین آئی گو کہ روبرو کوئی نتھا۔ اندازاً معلوم ہوتا تھا کہ گانے والی عورتین نہایت نازک اندام ہون گی۔ اُن کے اشعار کا مضمون یہ تھا:۔

"اے مسافر ہم تیرا خیر مقدم ادا کرتے ہین یہ پرستان ہی۔ اور اِس جاے کی تاثیر یہ ہو کہ رنج اور فکر پاس پھٹکنے نہین پاتے۔ یہانکے میوے اور یہان کی آب وہوا ہمیشہ دل کو ترو تازہ اور مسرور رکھتی ہی۔ اور بجز عیش وعشرت کے یہان کوئی دوسرا چرچا ہی نہین" آٹو اس خوش الحانی سے مست وبیخود ہو کے کوچ پر لیٹ گیا اُسکا خواب یہین تک پہونچا تھا کہ جن نے ایک اور منتر پڑھنا شروع کیا۔ آخر آٹو کو اُسی خواب مین اسطرح معلوم ہوا کہ وہی شاہزادی جس سے قلعہ کی فصیل پر ملاقات ہوئی تھی نزدیک آئی ہی۔ اور اُسکے ہاتھ کو پکڑے ہوئے اس درجہ فریب

سر جھکائے کھڑی ہی کہ اُسکے لمبے لمبے بال آٹو کے منھ پر پڑ رہے ہین۔ اور اندازًا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بوسہ لینے کے لیے نزدیک آ رہی ہی۔ اتنا دیکھنا تھا کہ آٹو گھبراہٹ سے کلبلانے لگا۔ اور لاحول پڑھ کے اُٹھ بیٹھا اور کمرے کے چارون جانب نظر دوڑا کے خیال کرنے لگا کہ مین نے جو کچھ دیکھا ہی آیا وہ بیداری کے عالم مین تھا یا خواب مین؟ جب اچھی طرح ہوشیار ہوا تو طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی کرنین کھڑکیون کے ذریعہ بچھونے تک آنے لگین جس کے دیکھنے سے یقین ہو گیا کہ وہ خواب ہی تھا لیکن پورے چھ گھنٹے اس خواب کے دیکھنے مین گذرے تھے۔

باب ۱۱

آٹو کی لوکریزا سے دوسری ملاقات

آٹو۔ (دل مین) "ہان بیشک وہ خواب ہی تھا مگر اب تک اُسکا اثر میرے دل سے دُور نہین ہوا۔ وہان کی خوشبو ہنوز دماغ مین بسی ہوئی ہی۔ اور اُس لیڈی کا بیباکانہ انداز اب تک آنکھون مین پھر رہا ہی۔ خدا کا ہزار شکر کہ وہ خواب تھا تائید غیبی نے مجھے شیطان کے مکر و فریب سے بچا لیا۔ ورنہ دھوکا کھا ہی گیا تھا" یہ کہکر دوزانو ہو بیٹھا اور درگاہ خدا مین کچھ التجا کی اور پھر اُٹھکر دوسرے اُمور سے فارغ ہونے کے بعد حسب وعدہ گیارہ بجے تصویر خانے[۱] مین گیا۔ وہان مختلف تصویرون کے علاوہ ہر قسم کے جنگی اسلحے قرینے سے دھرے تھے۔ عمدہ زرہین اس انداز سے رکھی گئی تھین کہ دُور سے دیکھنے والے کو جنگی پہلوانون کا دھوکا ہوتا تھا۔ جب آٹو تصویر خانے مین پہونچا ہی اُسوقت خواب کا اثر اُسکے دل سے دُور ہو چکا تھا گو کہ جن نے اُسکے خیالات کے منتشر کرنے مین بڑی کوشش کی تھی۔ مگر آٹو کا پاک بے لوث دل ایسی مہمل باتونکو کب جگہ دیتا تھا؟ لوکریزا اقرار کے بموجب آتی ہوئی دکھائی دی تو آٹو نہایت ادب کے ساتھ اُسکے قریب

[۱] دستور تھا کہ امراء جلیل القدر اپنے قلعون مین ایک تصویر خانہ بہار رکھتے تھے جس مین اُنکے آباواجداد اور دیگر بادشاہون کی تصویرین عمدہ فریمون مین رکھی ہوتی تھین۔

آنے کا منتظر کھڑا رہا۔ اُسنے نزدیک آتے ہی آتے نقاب کو چہرے سے ہٹا دیا۔ اٹو نے
دیکھا کہ اک آفتاب حسن چلا آرہا ہی۔ کمال تعظیم سے سلام کیا۔ لوکریزا مسکراتی ہوئی اسکے
قریب آن کے کھڑی ہو گئی۔

لوکریزا۔ (اٹو کی طرف ہاتھ بڑھا کر) "تم ٹھیک وقت پر آئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
میرے حکم کی تعمیل مین سر مو کوتاہی نہ کروگے۔

اٹو۔ (لوکریزا کے ہاتھ پر بوسہ دیکے) "کیا حضور نے کوئی ایسی تجویز سوچ رکھی ہو جس پر میرا عمل
پیرا ہونا آپ کے حصول مطلب کے لیے مفید ہو؟ اور آپ کے بھائی قید سے نجات
پائین۔ حیران ہون کہ مین تنہا کیونکر اک مستحکم قلعہ کے استوار قید خانے سے ایک شاہزادہ
کو چھوڑا لا سکونگا؟"

لوکریزا۔ "تجربہ سے ثابت ہوا ہی کہ قوت و جوانمردی کے بہ نسبت حکمت عملی ان مواقع پر
نہایت کارآمد چیز ہی۔ ایک ایسا دلیر شخص جس نے راہب خانہ آلپس کی قید سے امیر ظاہین
کو رہا کیا میرے بھائی کی خلصی کے لیے بھی کوئی تدبیر اپنے ذہن سے نکالنا کچھ مشکل
امر نہیں ہی اور بالفرض جبراً لانا ممکن نہو تو صرف اس سے گفتگو کرنے کا موقع پانا
ہی بس ہو؟"

اٹو۔ صرف بات چیت کرنے سے اُسکی رہائی کیونکر ہو سکتی ہو؟"

لوکریزا۔ "ہان۔ فقط ہمکلام ہونے کا موقع حاصل ہو گیا تو کافی ہو۔ اثنا ے گفتگو مین
یہ ایک چھوٹی سی پڑیا جو صرف ایک انچ سے زیادہ نہ تھی۔ اور جو خوب مضبوط بندھی ہوئی
تھی دکھا کر) اس تک پہونچا دو تو بس سمجھ لینا کہ اُسکی رہائی ہو گئی۔"

اٹو۔ "اگر ایسا ہو تو لائیے! مین کسی نہ کسی طرح یہ تعویذ آپ کے بھائی کے ہاتھ مین دے دونگا
اور اپنی کوشش مین ناکام رہا تو دنیا مین بھی مر رہونگا۔" لوکریزا نے تعویذ اٹو کے حوالے کیا۔

اٹو۔ (تعویذ لیکر) "لیڈی صاحبہ! میرے اس سوال پر خفا نہوجیے۔ کیا اتنی چھوٹی سی چیز جو
دیکھنے مین نہایت حقیر معلوم ہوتی ہو ایسا اہم کام کر سکیگی؟ یہ استفسار اس غرض سے ہو
کہ تعویذ شاہزادے تک پہونچانے کے لیے جان پر کھیل جانا ہوگا۔ مبادا ایسا نہو کہ آپ کا گمان

غلط نکلے۔ اور اس بے اصل شے سے اُسکی رہائی نہو سکے !"

لوکریزا۔ (مسکراتی ہوئی) "میں اس بارے میں تمسے کچھ زیادہ کہہ نہیں سکتی معاف کرو یہ بات ہمارے خاندانی پوشیدہ اُمور سے تعلق رکھتی ہو۔ کسی غیر شخص کو اس سے مطلع کرنا بالکل خلاف مصلحت ہو !"

آٹو۔ "بس کیجئے حضور! زیادہ فرمانے کی ضرورت نہیں جب آپ کو اس معنی کا تیقن ہے کہ یہی چیز اسکے نجات پانے کے لیے کافی ہو تو مجھے بھی اطمینان ہو گیا۔ میرا کام اسی قدر ہے کہ اسکو آپ کے بھائی تک پہونچا دون۔ لیکن مین پھر کے دیتا ہون کہ یا تو شاہزادے تک رسائی کر کے تعویذ حوالے کر دون گا۔ یا خود کونٹ مانفریڈ کے غضب کا شکار ہو جاؤن گا۔"

لوکریزا۔ "بکمال مروت سے "تم نہیں جانتے ہو کہ تمنے کن لوگون کی خدمتگزاری کا بیڑا اُٹھایا ہو۔ گو کہ اسوقت ہم آوارہ وطن ہین مگر ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ مین اور میرا بھائی تمھارے احسان کا عوض کر سکین گے۔"

آٹو۔ "مجھے کچھ انعام واکرام پانے کی تمنا نہین ہو۔ بلکہ اگر شاہزادے کو خلاصی دینے پر کامیاب ہوا تو یہی خوشی میرے لیے بس ہو کہ مین نے دو بچھڑے ہوئے بھائی بہن کو ملا دیا۔"

لوکریزا۔ "تم نے جو اس جانکاہ محنت کو اپنے سر لینا قبول کیا اسکی اصلی وجہ معلوم نہوئی۔ نہ میرے بھائی کو کبھی دیکھا نہ اُس سے کچھ دوستی کی راہ و رسم ہو صرف مجھے دیکھا مین بھی تمھین اپنا دلی دوست بلکہ بھائی سمجھتی ہون۔"

بلاشبہہ تم واقف ہوگے کہ جب کوئی نوجوان لیڈی کسی شخص کو ایک سنگین امر کی بجاآوری کے لیے کہتی ہو تو اسکے صلہ مین اپنا دل اُسکے نذر کر دیتی ہو گو کہ وہ شخص سوسائٹی مین اُسکا ہم رتبہ نہو۔ اور یہی دوستی رفتہ رفتہ عشق کی صورت مین نمودار ہوتی ہو جسکا نتیجہ مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہین۔"

آٹو۔ (اس گفتگو سے متحیر ہو کر) آہ! "مجھسے یہ گستاخی ہرگز نہ ہو سکیگی!"

لوکریزا۔ "تم سے نوجوان دلیر آدمی کو چاہیے کہ ہر ایک کام پر مستعد ہوجائے۔ مین اپنے
دل کا حال کہتی ہون غور سے سنو! چند روز دن پیشتر مین نے تمھین دریا مین دیکھا تھا
تم یہ نہ پوچھو کہ کب اور کیونکر دیکھا۔ خیر۔ اُسوقت سے تمھاری پیاری صورت آنکھون مین پھرا
کرتی ہی۔ مہینے گذر گئے۔ وطن۔ اور محبان وطن۔ اور دولت وحشمت غرض سب کو
خیرباد کہکے آوارگی اختیار کی۔ مگر آٹو! تیری دلفریب تصویر کبھی آنکھون سے جدا
نہوئی (یہان آٹو پراگندہ ہوگیا۔ اور کچھ کہنا چاہا) تم گھبراؤ نہین۔ پوری باتین
تو سُن لو! غرضکہ جب اس قدر تمھاری یاد مین بے چین رہا کرتی تھی تو تمھین سمجھ
سکتے ہو کہ پہلی دفعہ وہی تصویر مجسم ان فصیلون پر کھڑی دیکھکر مجھے کس قدر خوشی
نہ ہوئی ہوگی؟ تھوڑی دُور بڑھنے کے بعد پلٹ کے دیکھا تو تم بھی مجھی کو گھور رہے
تھے۔ تمھاری اس حرکت نے میری دلی اُمیدون کو زندہ کردیا۔ اور مین انتہا سے
زیادہ مسرور ہوگئی۔ تم چاہے یقین کرو یا نہ کرو مین تو حقیقتِ حال بیان کرتی
ہون کہ بڑے بڑے جلیل القدر شاہزادے اور خودسر بادشاہ اور نامور سپاہی
مجھپر شیفتہ و فریفتہ ہوئے۔ مگر مین نے کسی کی پروا نہ کی۔ حیرت ہی کہ میرا دل تم پر
کس طرح آیا۔ جو کچھ اپنا مافی الضمیر تھا تمھارے روبرو بیان کردیا ہی اس سے
تم میری حقارت نہ کرنا۔ یقین ہی کہ تمھارے دل مین بھی میری جگہہ ہوگی۔ ورنہ
میرا دل کیون بیتابیان کر رہا ہی؟" لوکریزا نے جو ایک شیطان صفت عورت
تھی یہ کہکر آٹو کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور محبت بھری نظرون سے چند لحظے اُس کی
صورت دیکھکے اُس کے سینے پر اپنا سر رکھدیا۔ بیچارہ آٹو نہایت نرمی و
سہولت سے الگ ہوگیا اور اُس کو ایک جائے پر بٹھا کے آپ کھڑے
کھڑے کہنے لگا۔

آٹو۔ "مین نہین جانتا کہ آپ کی اس تقریر کا جواب کن الفاظ مین دون۔ اور نیز یہ کہ
کسطرح آپ کو اس بُرے خیال سے باز رکھون"

لوکریزا۔ (غمناک لہجے مین) "ہائے! کیا تم مجھے اس ارادے سے باز رکھنا چاہتے ہو؟

آٹو "میری بات سن لیجئے! پہلی مرتبہ بہت دیر تک جو مین آپ کو دیکھتا رہا۔ واقعی خطا ہوئی۔ مگر یہ کہنے مین خوشامد نہین کہ آپکا دلربا قد ہی ایسا ہی کہ کوئی آدمی دیکھکر جلد نگاہ پھیر لینے پر قادر ہو ہی نہین سکتا۔ اور جب مین نے آپ کے بھائی کے رہا کرنے کا ذمہ لیا اُس وقت بھی دل مین خود غرضی کا شائبہ نہ تھا۔ خدا جانتا ہی میری نیت بالکل پاک تھی۔ اس کار عظیم کی بجا آوری کے اقرار سے میری غرض یہی تھی کہ اگر مشکل کے وقت کسی بندۂ خدا کے کام آؤن اور اسکی مدد کرون تو خدا کرے مجھپر رحم کرے گا۔ میری یہ مجال نہین کہ آپ کے عشق کی اُمید کرون نہین۔ ہرگز کبھی ایسا نازیبا خیال میرے دل مین نہ گذرا۔ آپ کا اندازہ سراسر غلطی سے مملو ہی"

لوکریزا "ایسے بےمروتانہ فقرون سے تم مجھے مایوس کیے دیتے ہو؟ افسوس! میرا کلیجا بیٹھا جاتا ہی۔ یہ کہتے ہوئے مین حجاب نہین کرسکتی کہ مین تمھاری دلکش صورت کی دیوانی ہون۔ اگر تم نے اسی طرح مجھے محروم ہی رکھنا چاہا تو مین زہر کھا کے سو رہون گی۔ سمجھے؟"

آٹو "الٰہی! مین کیا کرون؟ اور کہون – تو کیا کہون" آٹو یہ سمجھکر نہایت پریشان ہو گیا کہ لوکریزا واقعی مجھپر مر رہی ہی۔ اسی تردد و فکر مین کھڑا تھا کہ وہ مکارہ اُسکے پانو پر گر پڑی مگر جھکنے کے ساتھ ہی کوئی چیز اُسکی بالائی جیب سے نکلکے نیچے گر پڑی۔ آٹو نے غور سے دیکھا تو وہ فیرزہ کے سر کی انگشتری ہی۔ تعجب اور خوف سے بے اختیار ایک چیخ مار کے چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔ لوکریزا نے جھٹ سے انگشتری اُٹھالی اور کھڑے ہو کے کہا۔

لوکریزا۔ کیون آٹو! مجھسے دوری کیون اختیار کرتے ہو؟"

آٹو۔ (نفرت سے) "اب مین نے پہچانا کہ تم کون ہو تمھاری بدکاریان آجکل تمام دنیا مین طشت از بام ہو گئی ہین۔ لاحول ولاقوۃ کیا مین لوکریزا بورجیا سے اُسکے بھائی قیصر کے چھڑا لانے کا اقرار کر بیٹھا ہون؟"

لوکریزا "ہان۔ تم نے بیشک وعدہ کیا ہی اور ضرور اسکو نباہنا چاہیے کیونکہ نیک لوگون کا

یہی دستور ہوا کرتا ہے"
لوکریزا کو صاف معلوم ہوگیا کہ نوجوان آٹو میرے نام سے اور میرے سائے سے بھاگتا ہے آخر غضبناک ہو گئی۔
آٹو "میں اپنے اقرار پر ثابت قدم ہوں۔ گو کہ اُسکے سبب ایک شیطان کو آدمیوں میں لا چھوڑنا ہے جب تمہارے نکبت اثر خاندان پر تباہی آئی ہے۔ میں دریا ہی میں تھا اسوقت پوری پوری کیفیت یعنی کیونکر لارڈ ارسنو نے تمہارے بھائی کے محل میں گھس کے وہاں کے تمام عجائبات اور زہر پلانے کے آلے دیکھے جو اس دم تک پوشیدہ تھے معلوم ہوئے امیر ظرمین کے بیان سے تمہارے مکان کا راز معلوم ہوا۔ اور یہ انگشتری جو اتفاقاً نیچے گر پڑی تمہاری شناخت کا باعث ہوئی۔ اس کے استعمال کی کیفیت بھی اظہر من الشمس ہے۔ بلکہ تمہاری ذرا ذرا سی باتیں آجکل زبان زد خاص و عام ہو رہی ہیں"
لوکریزا "میں نے جن جن کو موت کا مزہ چکھایا ہے وہ کچھ بے گناہ نہ تھے غلط دیکھکر انھیں سزا دی گئی"
آٹو "اللہ ری ہٹ دھرمی! تم توبہ کیوں نہیں کرتی ہو؟ میں سوچتا ہوں آخر خدا کو کیا جواب دوگی؟"
لوکریزا "خیر تمھیں تو میرے لیے جواب دینا نہ ہوگا۔ چلو چھٹی ہوئی بیکار باتوں سے فائدہ ہی کیا ہے؟ میں اب جاتی ہوں دیکھو! تم میرے بھائی کے چھڑالانے کا اقرار کر چکے ہو اس امر میں سعی کرنا تم پر فرض ہے"
آٹو "میں حتی الامکان سعی و کوشش تو کروں گا۔ مگر یہ تعویذ اُسکے پاس پہونچانے میں مجھے عذر ہے۔ کیا عجب کہ اُس میں کوئی زہر رکھا ہو" آٹو نے وہ تعویذ سی چیز لوکریزا کی طرف بڑھائی۔
لوکریزا "یہ کیا بات ہے تم تو اُسکو میرے بھائی کے ہاتھ پہونچانے کا اقرار کر چکے ہو؟"

آٹو "میں سوچتا ہوں تو اس اقرار سے باز آجانا اس سے بہتر ہے کہ بیگناہ بندگان خدا کی جان لینے کا اسباب تمہارے بھائی کے حوالے کروں"

لوکریزا "بس معلوم ہوگیا۔ تم بڑے ہی جھوٹے ہو کہ اپنے قول کا بھی پاس نہیں رکھتے" یہ کہکے تعویذ آٹو کے ہاتھ سے لے لیا۔

آٹو "میں تمہارے بھائی کے چھڑانے میں جان تک دریغ نہ کرونگا کیونکہ وعدہ کر چکا ہوں مگر اس ترکیب سے کہ آیندہ کسی کو معلوم ہو تو مجھے خفت اٹھانا نہ پڑے"

آٹو وہان سے چلدیا اور لوکریزا غصہ سے دانت پیستی رہ گئی۔

باب ۱۷

مان کی قبر تبدیل ہئیت

جب آٹو تصویر خانے سے واپس ہوا تو سیدھا قلعہ کے دروازے کی طرف گیا۔ اور وہان سے وہ راستہ لیا جو وٹن برگ کی جانب چلا گیا تھا۔ آدھے ہی میل کی راہ طے ہوئی تھی کہ راستے کے سیدھے بازو ایک گورستان ملا۔ اطراف صنوبر اور دیگر قسم کے بہت سے درخت تھے۔ گیٹ پر ایک چھوٹا سا مکان تھا جو دربان کی سکونت کی غرض سے بنایا گیا تھا۔ اسی مکان کے مقابل ایک مختصر مگر خوش وضع گرجا بنی ہوئی تھی۔ آٹو کے دروازے پر پہونچتے ہی دربان اپنے حجرے سے باہر نکل آیا اور پھاٹک کھول دیا۔ نوجوان آٹو اندر پہونچ کے سیدھا ایک کونے کی طرف بڑھنے لگا۔ آخر ایک قبر کے بازو پر جا کے دوزانو بیٹھ گیا۔

آٹو۔ آہستہ سے "اے میری مادر مہربان! تیری دعا سے مستفید ہونے کے لیے میں پھر وہین آیا ہوں جہان تیری لاش دفن کی گئی ہے۔ پہلے مرتبہ میں جب یہان آیا تھا تو ایک نہایت مفلس غریب بیکس تھا۔ کسی طرح رفعت کی امید ہی نہ تھی ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آتی تھی تاہم کبھی نیکی کی جانب سے روگردانی نہ کی۔ ہان تجھسے بھی میرے لیے

بارگاہ الٰہی مین التجا کرنے کے لیے کہہ گیا تھا۔ مین یقین سمجھتا ہون کہ یہ تیری ہی دعا کی تاثیر ہی جو مین ابتک وسوسۂ شیطانی اور بُرے افعال سے محفوظ ہون" یہ دعا کرکے آپ دربان کے حجرے مین گیا۔ اور کہا "میرے کرم فرما! جب مین نے اپنی مان کی نعش یہان دفن کی۔ اُس وقت اس قدر مقدور بھی نہ تھا کہ نشان کے لیے ایک پتھر بھی نصب کرواتا! مگر اب خدانے مجھپر رحم کیا ہی۔ مین چاہتا ہون کہ اب اس ارادے کو پورا کردن۔ یہ لو روپیہ دے کر اس سے جس طرح تمھین مناسب معلوم ہو ایک پتھر لگادو مین نے پادری صاحب سے بھی کہہ رکھا ہی۔ وہ پتھر پر کندہ کرنے کی عبارت لکھکے تمھارے حوالے کردینگے۔

یہ سب اُمور سمجھا کے آٹو وہان سے رخصت ہوا شہر وٹن برگ مین آیا۔ اپنے لڑکپن کے دوستون سے ملاقات کی۔ شام کے وقت بازار مین جاکے چند چیزین خریدین۔ جن مین ایک مضبوط ریشم کا ڈورہ چند چھوٹے چھوٹے ستون۔ ایک دوا کا شیشہ جس مین شاید کوئی قسم کا عرق تھا اور ایک پورا مشرقی وضع کا لباس تھا۔ سب لیکے اپنے قدیم دوست کے پاس گیا۔ اور آنے والے سفر کا حال کہہ سنایا۔ وہ شخص اُسکو نہایت عزیز رکھنے کے سوا اُسکا محرم راز بھی تھا۔ لہذا اُس خیال سے باز آنے کے لیے بہت کچھ نصیحت کی لیکن آٹو نے ایک نہ مانی۔ اور الجاجت کرنے لگا کہ مجھے ایسی نصیحت نہ کیجئے۔ مین نے دو شخصون سے اس امر کی بجا آوری کا وعدہ کردیا ہی۔ پہلا تو وہ بوڑھا جو میر الحسن تھا۔ اور دوسرے ایک لیڈی جسکے حصول مطلب کے لیے بوڑھے ہی نے مجھسے سفارش کی۔ دوست چپکا ہو رہا تو آٹو نے تیاری شروع کی۔ اپنا لباس اُتار کے ریشمی ڈورا جسم پر لپیٹ لیا۔ اور وہ عرق لیکے چہرہ گردن ہاتھ پاؤن دھوے۔ پھر دھونے کے اُن مقامات کے جلد کی سپیدی سیاہی سے مبدل ہو گئی۔ اور وہ اک مشرقی ملک کے باشندے کا سا معلوم ہونے لگا۔ بعد ازان مشرقی پوشاک پہن کے وہ خریدے ہوے ستون کسی غرض سے اپنی پوشاک مین چھپا لیے۔ غرض اسکی ہیئت اور شکل اس درجہ بدل گئی کہ خود اسکا دوست

حیرت کرنے لگا آٹو کو یقین ہوگیا کہ پادری انسلم میرے بھیس بدلنے پر دھوکا کھا جائیگا۔
اور مجھے بالکل پہچان نہ سکیگا۔ خیر اپنے دوست سے مخاطب ہو کے کہنے لگا "مہربان!
یہ روپیوں سے بھری ہوئی تھیلی اور یہ چھوٹا سا بستہ (ہاتھ میں دے کر) تمھارے
حوالہ کرتا ہوں۔ اگر میں آج کے ساتوین دن واپس نہ آؤن تو سمجھ لینا کہ مر گیا۔
اسوقت یہ روپیہ تمھاری نذر ہے لیکن اس شرط سے کہ تم دیانا جا کر یہ بستہ ڈیوک
لیپولڈ کی بی بی میریا کے ہاتھ پہونچا دینا" دوست نے سچے دل سے اقرار کیا "
کہ ضرور تمھارے کہنے کے بموجب عمل کیا جائیگا" آٹو کو اُسکی سچائی پر پورا اعتماد تھا۔
دو خط لکھے۔ ایک امیر نظر مین کے نام اور دوسرا ماظنی کی بیٹی نینا کے نام تھا۔
مگر دونوں کو ایک ہی لفافے میں ملفوف کیا۔ اور دوست سے کہا: جسوقت میں نہ
آؤن۔ اور میرے نہ آنے سے تمھیں دیانا جانے کی ضرورت پڑے یہ خط لارڈ نظرمین
کو دے دینا۔ اُس میں اک چھٹی بند ہے جو ایک دوشیزہ لڑکی کو پہونچنے کی ہے۔ غالباً
آج کل وہ اپنے باپ کے ساتھ اٹالی میں ہوگی۔ وہ چاہے کہیں رہے لارڈ نظرمین
تلاش کر کے پہونچا ہی دے گا۔ دیہان پیاری نینا کے تصور میں آٹو کی آنکھیں پُر نم
ہو گئین) ایک اور آخری کام تمھارے ذمہ چھوڑتا ہوں تمھیں ضرور کرنا ہو گا۔ وہ یہ
کہ لارڈ روزنتل کے قلعہ میں جا کے وہاں ایک نوا روشاہزادی فروکش ہے اُس سے
کہدینا کہ آٹو تمھارے بھائی کی مخلصی کی کوششون میں یا تو جان ہی سے جاتا
رہا یا قید شدید میں گرفتار ہو گیا۔ بہرحال وہ اپنے اقرار سے نہ ٹلنا تھا نہ ٹلا۔ آٹو
کے دوست نے کمال حسرت سے یہ تقریر سنکے اُسکے عمادر آمد پر قسم کھائی
اور مکرر سمجھانے لگا کہ "بھائی خدا کے لیے اس خیال کو دل سے نکالو۔
اور دیدہ و دانستہ آفت میں مبتلا نہو" مگر وہ مانتا کب تھا۔ غرضکہ آٹو آخر شب
مین اپنے دوست سے گلے مل کے اس مصیبت خیز سفر کے لیے نکلا۔ اور کونٹ
مانفریڈ کے قلعہ کی راہ لی۔

باب "۲۷"

گونگا

دوسرے دن صبح کے سات بجے پادری انسلم اور کونٹ مانفریڈ ایک پوشیدہ روم مین بیٹھے کچھ باتین کر رہے تھے۔

پادری "ہان! تمھارے وفادار ملازم ہیوگو سے اب جو کچھ باقی رہ گیا وہ یہی لعش ہی جو پرسون کے دن صحرا سے اُٹھا لائی گئی"۔

کونٹ مانفریڈ "خوب یاد دلایا آپنے! ابھین اب تک اُس مقدمے کے متعلق گفتگو کرنے کا اتفاق ہی نہوا تھا۔ مجھے حیرت ہی کہ وہ کس بلاے ناگہانی مین گرفتار ہوا تھا جس سے مر کے چھوٹنا نصیب ہوا؟"

پادری "آٹو نام ایک شخص ہی نو عمر بلائے بے درمان جسکو مقدس عدالت دم نے زمانہ سے اپنا مجرم ٹھہرا رکھا ہی۔ اور جس پر موت کا فتویٰ بھی جاری ہو چکا غرض وہی آٹو"۔

مانفریڈ۔ (بات کاٹ کر) مین نے بھی اُسکا نام سنا ہی۔ وہ اسی قرب و جوار کا رہنے والا ہی اور اگر میرا قیاس غلطی پر نہو تو اُسکی بہن لارڈ روز نتل کی بیٹی تریزا کی خادمہ تھی"۔

پادری "ہان۔ ہان۔ اُسی موذی کے نام عدالت سے موت کا فتویٰ دیا جا چکا ہی مگر وہ ابتک قابو مین نہ آیا۔ مین نے یہان آتے ہوئے مہانسرائے کمبرگ مین جو دو تین دن قیام کیا۔ اُسوقت آٹو بھی اتفاقاً وہان آ گیا تھا۔ مین ہیوگو کو جو بہت دن تک فیروز کے نام سے مشہور تھا تاکید کر آیا کہ "آٹو قریب مین یہان سے نکلے گا تو صحراے وٹن برگ مین چھپا رہ کہ کسی نہ کسی طرح اسکا کام تمام کر دے مجھے یہان آئے ہوئے بہت عرصہ گذر گیا۔ اُس کے نہ آنے سے دل مین تشویش پیدا ہو گئی۔ جب قیصر یوربیا کو اسیر کر لانے کے لیے تمھارے سپاہی مہانسرا کو گئے۔ اُسی دم مین بھی ایک مختصر جماعت ہمراہ لیے ہیوگو کی تلاش مین نکلا۔ آخر اُس کو ڈھونڈھ نکالا۔ مگر کس

حالت مین ہے جبکہ اُسکی روح قالب سے پرواز کرچکی تھی - اور نری لاش بتون مین ڈھکی پڑی تھی مین دیکھتا ہون تو اُسکے کٹار پر لہو کی ایک بوند بھی نہین - اس سے معلوم ہو گیا کہ آٹو بچ کے نکل گیا - لیکن وہ ایک نہ ایک دن عدالت دم کے ہاتھون گرفتار ہوگا کل شب مین مین نے اپنے وفادار دوست (ہیوگو) کی نعش جنگل کے ایک کونے مین دفن کرتے ہوئے دیکھی مین نے قسم کھائی ہے کہ آٹو کو خاص اپنے ہی ہاتھ سے مارونگا بشرطیکہ وہ کسی وقت میرے مقابل ہو جائے - خیر قطع کلام کرو - اب مین تمھارے پاس اسی غرض سے آیا ہون کہ کل جس امر مین ہم گفتگو کرتے تھے اُسکا انفصال ہو جائے "

مانفریڈ - (پُرجوش ادا سے) "پادری صاحب! مین آپکے اختیار مین ہون - مگر ساتھ ہی آپ سے یہ بھی التماس کرتا ہون کہ آپ اپنے اختیارات کا اعتدال کے ساتھ مجھپر عملدرآمد کرین ہم دونون کا باہمی جھگڑنا نامناسب ہے کیونکہ آپ میرے بھیدون سے واقف ہین اور مین آپ کے اُس عالی مرتبت پیڈ ہی سے مین نے جو کچھ ظالمانہ سلوک کیا وہ حقیقت آپ کسی کے روبرو زبان پر لائے تو مین برملا مجمع عام مین کہہ بیٹھونگا کہ آپ جو ایک پادری انسلم کے نام سے مشہور ہین - دراصل وہی الرک کنٹ ہین جو کسی وقت شاہی حکم سے سولی پر لٹکائے گئے تھے "

پادری - (بدحواس ہو کر) "بس! خدا کے لیے زبان بند کرو - ہم کو اُس مین متفق رہنا ہی ٹھیک ہے - مگر تم " کونٹ مانفریڈ کا ایک خدمتگار کمرے مین آیا -

مانفریڈ - (مضطرب ہو کر) "کیون! تو بے طلب کسلیے آیا - ؟"

خدمتگار - "حضور! دروازے پر ایک عجیب وضع کا نوجوان شخص آیا ہے - وہ زیادہ تھکا ہوا معلوم ہوتا ہے - اور چند اشارے ایسے کرتا ہے جنکو مین اور میرے ساتھی بالکل پہچان نہین سکتے - "

مانفریڈ - "کیا وہ بات نہین کرسکتا ؟"

خدمتگار - "جی نہین حضور! میری دانست مین وہ ہماری زبان ہی نہین جانتا ہے بلکہ اسکا مذہب بھی کچھ اور ہی ہوگا - کیونکہ وضع اور لباس سے پایا جاتا ہے کہ وہ عیسائی مذہب نہین رکھتا ہے "

مانفریڈ - "اسکو کچھ غذا دے کے جلا دو "

خدمتگار "وہ اسکو کھانا دیا گیا۔ بڑی رغبت سے کھایا۔ مگر اندازاً معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا ارادہ یہان سے کہین جانے پر نہین ہی۔ مین سمجھتا ہون کہ وہ کوئی غریب ہی جو اتفاق سے ادھر آنکلا۔ اور یہان کی راہون سے بالکل ناواقف ہی"

پادری "مین اُس لڑکے کو دیکھنا چاہتا ہون۔ اُسکا سبب مین تم سے آئندہ بیان کرونگا"

مانفریڈ۔ (خدمتگار سے) "سنتا ہی؟ پادری صاحب اُسکو دیکھنا چاہتے ہین" خدمتگار تسلیم بجالا کے کمرے سے باہر نکلا اور چند لمحے بعد آٹو کو ساتھ لیے اندر آیا۔ آٹو نے بے جھجھک دونون کے مقابل ہو کے مشرقی طور پر سلام کیا اور سر جھکائے دست بستہ مؤدب کھڑا ہو گیا۔ لارڈ ظرنین کی صحبت مین آٹو نے مشرقی عادات سیکھ لی تھین۔ اور اُسی لیے اُسکی حرکات اور سکنات مین کسی کو امتیاز نہین ہو سکتا تھا"

مانفریڈ۔ (آٹو سے) "نزدیک آؤ!" آٹو نے اشارہ کیا کہ مین نہ بات ہی سمجھ سکتا ہون نہ قوت گویائی حاصل ہی۔

مانفریڈ "اسکی جوانی پر مجھے ترس آتا ہی۔ یہ گونگا ہی۔ مین جانتا ہون مشرقی لوگ گونگون کو اکثر اپنے گھرون کے محافظ بنا رکھتے ہین"

پادری "شاید تحریر کے ذریعہ وہ اپنا دلی حال بتا سکیگا" یہ کہکے آٹو کو غور سے دیکھا اور دوات قلم دکھا کے لکھنے کے لیے اشارہ کیا۔ مگر آٹو نے غمناک صورت بنا کے سر ہلایا۔

مانفریڈ "مین سمجھتا ہون یہ مادرزاد گونگا ہی"

پادری "نہین جو شخص گونگا پیدا ہوا اُسکا بہرا ہونا بھی لازمی بات ہی۔ غالباً یہ بچپن مین کسی صدمے یا بیماری سے گونگا ہو گیا ہی۔ بہرحال اب اُس سے کسی امر کی دریافت تو بے سود ہی۔ ہان اک خاص امر مین وہ ہمارے بہت کام آئیگا"

مانفریڈ "وہ کیا؟" پادری انسلم نے خدمتگار کو باہر جانے کے لیے کہا۔

پادری۔ (خدمتگار کے چلے جانے کے بعد) "قیصر بورجیا اور اُسکے ملازم مکلٹو کو جدا جدا

حصے مین قید رکھنے سے میرا یہ منشا تھا کہ اگر دونون ایک جا ملے ہوئے ہون تو کچھ ترکیب رہائی کی سوچ لینے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ تمھین کہتے ہو کہ ایک عورت یہان سے اسطرح چھوٹ نکلی کہ کسی کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہوئی۔ اور آج تک سب اس بارے مین حیران ہین "

مانفریڈ۔ (غضبناک لہجے مین) "ہان۔ وہی عورت۔ جواب کونٹ آف آردناذوسٹا کی بی بی کہلاتی ہے "

پادری: "کیون نہ ہو۔ معقول رشوت ان اُمور کا باعث ہوا کرتی ہے۔ تم اپنے ملازمون کی نسبت لالچی ہونے کا جو یقین نہین کرتے ہو سراسر بیجا ہے۔ تمھین نہین معلوم کہ ڈیوک لیپولڈ کیونکر تمھارے ہاتھ سے بچ نکلا "

مانفریڈ: "درست آپ کا گمان بیشک بجا ہے۔ اور یہ دونون واقعے قریب قریب ایک ہی وقت ظہور مین آئے "

پادری۔ "ہان تمھارے نوکر چاکر کچھ فرشتے تو ہین نہین کہ لالچ سے کان ڈھیلے نہ کرین۔ اس صورت مین قیصر ایسا شخص ہے کہ رشوت دینے اور اپنے چھوٹ نکلنے کی کوشش کے متعلق کوئی بات نہ اُٹھا رکھے گا "

مانفریڈ: "تو پھر آپ کون تدبیر کرنا چاہتے ہین ؟ "

پادری: "مشرقی گونگون کی وفاداری آج کل ضرب المثل ہے " یہ بات جب آٹولے نے سُنی خوشی سے پھُولا نہ سمایا۔ پادری کی گفتگو سے ظاہر تھا کہ وہ آٹو کی تبدیل ہیئت سے دھوکا کھا گیا اور خوش نصیبی سے اُس کو اُسی خدمت پر مامور کرنے کی تجویز کی جانے لگی جس کے لیے وہ آفتین اُٹھاتا آیا تھا۔

مانفریڈ: "آپ نے ٹھیک کہا۔ یہ نوجوان آوارہ وطن مفلس اور غریب معلوم ہوتا ہے۔ مین آج سے اس کو اپنا نوکر بنا لیتا ہون۔ اچھی سوجھی۔ واقعی ہمارے کُل خدمتگارون مین اک گونگے کا ہونا بھی لُطف سے خالی نہین "

پادری "ہمارے ملک مین زیادہ گونگے ہوا کرتے تو خوب بات تھی۔ کیونکہ تمہارے اور میرے ایسے لوگون کو اس قسم کے لوگ بہت کارآمد ہین۔ اول تو یہ اپنی مقررہ خدمت کو نہایت وفاشعاری کے ساتھ انجام دیتے ہین۔ دوسرے وہ ہیان کی بات کسی اور کے روبرو کہنے سے رہے۔ میری راے ہو کہ یہ گونگا قیصر کی نگہداشت پر معین کیا جائے۔ کیونکہ مشرقی گونگے دور اندیشی چالاکی اور فراست مین اپنا نظیر نہین رکھتے۔ ٹھہرو مین اُسکو اپنی تجویز سے آگاہ کرتا ہون" پادری النسلم اپنی کرسی سے اُٹھکر آٹو کے اس قدر قریب گیا کہ وہ گھبرانے لگا کہ مبادا مجھین پہچان نہ جائے۔ پادری نے اُسے مہانسرا ے لمبرگ کے علاوہ عدالت ویانا مین بھی والسٹین کی دریافت کے دن دیکھا تھا۔ مگر اب اُسکا بھیس ہی ایسا تھا کہ پادری کو پہچاننا تو در کنار کچھ گمان کرنے کی بھی گنجائش نہ تھی۔ غرض النسلم نے اشارون ہی اشارون مین اس قدر بتا دیا کہ تجھے مانفریڈ اپنا ملازم بنانا چاہتا ہے بشرطیکہ تو وفاداری کے ساتھ رہنے کا اقرار کرے" آٹو مطلب پہچان گیا۔

پادری ۔ (مانفریڈ سے) "وہ نہایت تیز فہم اور ذہین معلوم ہوتا ہے"

مانفریڈ "جی ہان۔ گونگے اشارون کو بہت جلد پا جاتے ہین۔ کیونکہ انھین کوئی اور ذریعہ تو سمجھنے کا نہین ہوتا مین سمجھتا ہون یہ شخص ہماری خدمات کو اچھی طرح انجام دے گا۔ دیکھئے وہ اس قسم کے اشارے کر رہا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہماری عنایت کا شکریہ بجا لا رہا ہی۔

پادری "مین اُسے قیصر کے پاس لیے جاتا ہون" پادری نے آٹو کو ہمراہ آنے کے لیے اشارہ کیا۔ لیکن آٹو پہلے مانفریڈ کے پاس گیا اور نہایت ادب سے اُس کے ہاتھون کو بوسہ دیا۔ گو کہ آٹو اُسکے ظالمانہ اور بدیون سے بھرے کامون کے سبب اُس سے دلی نفرت رکھتا تھا۔ مگر مصلحت وقت اسی کی مقتضی تھی۔ مانفریڈ اس جعلی گونگے کی اس حرکت سے

نہایت مسرور ہوا۔ آٹو وہان سے نکلکر پادری کے پیچھے ہولیا۔ وہ اُسکو ہمراہ آتا دیکھکے آگے بڑھا۔ اور کونٹ مانفریڈ کی نشست گاہ سے گذر کر ایک کھلی جاے پر پہونچا۔ جب وہ بھی طے ہوئی تو ایک دروازہ روبرو ہوا۔ اُسکو کھول کے اندر گئے اور دونون زینے کی راہ سے اوپر چڑھنے لگے۔ اُسکی آخری حد پر اک سپاہی پہرے پر کھڑا تھا۔ پادری نے جیب سے کنجی نکال کے ایک لمبائی دار دروازہ کھولا۔ جو اسپین کی وضع پر بنا تھا اس دروازے سے اندر پہونچنے کے بعد تین اور دروازے یکے بعد دیگرے ملتے گئے جو سب مقفل تھے اور جنکی کنجیان پادری لایا تھا آخر مین اک روم ملی عبادت گاہ کے طور پر سجائی گئی تھی جب یہ دونون وہان پہونچے تو آٹو کی نگاہ ایک تصویر پر جا پڑی جو دیوار سے لٹک رہی تھی۔ صاحب تصویر کے حُسن وجمال کے سوا آٹو کو اس بات سے زیادہ حیرت ہوئی کہ وہ ڈیوک لیپولڈ کی بی بی میریا سے بہت مشابہت رکھتی تھی۔ خیر۔ پادری کے اُس وسیع روم کی دیوار مین لگی ہوئی ایک کمان کے دہانے سے اک کھڑکی کھلی کھڑکی سے ہوکر بیس قدم کا راستہ گئے تھے کہ اک نو تعمیر دروازہ دکھائی دیا جو خاص قیصر کی محافظت کی غرض سے تازہ بنایا گیا تھا۔ وہ دروازہ کھولنے کے پیشتر پادری نے اپنی کمر سے تلوار کھول لی۔ اور بعد ازان آٹو کو لیے ہوئے اندر داخل ہوا۔

وہان پہونچکر آٹو نے دیکھا تو اپنے آپ کو اک ایسے کمرے مین پایا جہان بالکل روشنی نہ تھی۔ صرف چھت مین چند روزن بنے تھے۔ جن سے کچھ کچھ حصہ آسمان کا نظر آتا تھا۔ مگر یہ پتا چلنا دشوار تھا کہ کمرہ قلعہ کے کس جانب واقع ہے۔ وہان میز کرسی وغیرہ اور اسی قبیل کا دیگر ضروری اسباب مُہیّا تھا۔ اور کونے مین پڑی ہوئی اک میز پر کوئی شخص سر رکھے بیٹھا تھا۔ آٹو نے قیاساً پہچانا کہ ہو نہو قیصر بور جیا یہی ہے۔

اُسکی عمر تیس سال سے متجاوز تھی۔ بال سیاہ اور چہرہ زرد تھا۔ پیشانی پر ایک زخم تھا جو والسٹین کی ضرب نے لگایا تھا۔ آٹو اور انسلم کے اس زندان مین پہونچتے ہی وہ شخص کرسی سے اُٹھکر اُن دونون کو دیکھنے لگا۔

قیصر (پادری سے) "تو جو یہان آنے کے وقت تلوار ہمیشہ پاس رکھا کرتا ہی یہ تیرے لیے نہایت مفید ہی۔ ورنہ مین تجھے"

پادری (متانت سے) "حضور! آپ کی ان دھمکیون سے مین ڈرنے والا نہین۔ اب آپ میرے قبضۂ قدرت مین ہین۔ رہا ہونا ہی مرکوز خاطر ہی تو میری خواہش پوری کیجیے یعنے شاہانہ سلوک کی راہ اک رقم خطیر مجھے عنایت فرمایئے"

قیصر (غضبناک ہو کر) "لارڈ روزنتل مجھے چھڑا لیجائیگا۔ تو چاہے اُسکی دلیری سے انکار ہی کیے جا"

پادری "آپ کیون ان بیہودہ خیالات مین عمر گذار رہے ہین؟ لارڈ روزنتل نے کونٹ مانفریڈ کو خط لکھا کہ تمھین قید سے رہا کر کے قلعہ روزنتل مین بھیجدے۔ مگر مانفریڈ نے اسکا اُس طرح پر جواب دیا ہی کہ مین کیا جانون؟ شہزادے کو قید کر رکھنا تو ایک طرف مجھے یہ بھی نہین معلوم کہ وہ آجکل کہان اور کس ملک مین ہی" اور اس سے لارڈ روزنتل کو یقین ہو گیا ہی کہ آپ یہان نہین ہین۔ غرض اب ان باتون کا وقت نہین ہی۔ آپ اگر لاکھ اشرفی مجھے دینے کا اقرار کرتے ہین تو ابھی چھوڑے دیتا ہون۔ آپ جو کسی وقت ملک اٹلی کے فرمانروا تھے۔ کیا اسقدر روپیہ بھی دینے کا مقدور نہین رکھتے؟"

قیصر "میرے باوفا خدمتگار مکلٹو کو قید سے رہا کر دے۔ مین اُسے شہنشاہ جرمنی کے پاس بھیجکر تیرا مطلوبہ روپیہ منگوا دونگا"

پادری (بے پروائی سے) "بجا ہی۔ مین اُسے چھوڑ دون تو عجب نہین کہ روپیہ کے عوض فوج چڑھا لائے نہین حضور مین ایسی فاش غلطی نہ کرونگا۔ مجھے یقین ہی کہ کہین آپنے ایک بہت بڑا خزانہ چھپا رکھا ہی۔ مین مطلب بھی اسی سے رکھتا ہون۔ بتایئے وہ کہان ہی"

قیصر (برہم ہو کر) "جسوقت مین آوارہ ہو وطن سے نکلا۔ میرے پاس اتنا روپیہ بھی نہ تھا کہ اخراجات سفر کے لیے مکتفی ہو۔ تو عجب اُلٹی گنگا بہا رہا ہی کہ مین خزانہ چھپا کر رکھ

آیا ہون "

پادری " اچھا یون ہی سہی۔کیا مضایقہ۔مگر بہت جلد آپ اپنے حواس جمع کر لینے کے بعد اس ہٹ دھرمی پر پچھتائین گے۔خیر مین اس جوان گونگے کو آپ کے ساتھ رکھنے کے ارادے سے لایا ہون "

قیصر۔(آٹو کی طرف نگاہ کرکے) "کیا یہ گونگا ہی؟"

پادری " جی ہان حضور۔اس نے ممالک مشرقی مین فن جاسوسی سیکھا ہی۔اب آپ کو مصاحب کا کام دے گا " یہ کہکر پادری السلم واپس ہوا۔آٹو اور قیصر اکیلے اُس وحشت انگیز کمرے مین رہ گئے پادری راہ مین پڑتے والے تمام دروازے بند کرتا گیا حتے کہ آخر کا بڑا دروازہ بند کرنے کی آواز بھی ان دونون نے سُنی۔

باب "۴۳"

آٹو اور قیصر بورجیا

قیصر۔(پادری السلم کے باہر جانے کے بعد) "او نمکحرام!!! آہ مین کس طرح تجھے سزا دون۔اور یہان سے چھوٹ نکلنے کی کون صورت کرون؟ الٰہی مین کب تک اس زندان بلاخیز مین آفتین جھیلتا رہون؟ اور اس تیرہ و تار بدتر از گور جگہ پر زندگی کی گھڑیان گزارون؟ ہائے! یہ ظلم ایسا ہی کہ مین اسکے صدمے سے دیوانہ ہوجاؤن گا۔اب ایک گونگا جاسوس میرا نگران حال مقرر ہوا ہی۔خداوندا یہ کیا ستم ہی؟" یہ کہکر اپنا ہاتھ زور سے پیشانی پر مارا۔

ایک آواز " حضور! " قیصر نے پلٹ کر دیکھا تو وہی گونگا ہی اسکو بات کرتا دیکھکر خوف اور حیرت سے پیکر تصویر بن گیا۔

آٹو " آپ ڈریے نہین مین آپ کو کچھ تکلیف پہونچانے کے لیے نہین آیا ہون یہ بھیس صرف آپ ہی کی بہبودی کی غرض سے اختیار کیا گیا ہی "

قیصر۔(پست آواز میں) "اے رحمدل نوجوان! تم کون ہو۔ اور ادھر کیونکر آ نکلے؟"

آٹو۔ "میرا نام آٹو ہے"

قیصر۔(تعجب سے) "کیا وہی آٹو جس نے لارڈ ظرنین کو راہب خانہ آلبس کی قید سے چھڑایا تھا؟"

آٹو۔ "ہاں بندہ پرور! میں اسی طرح آپ کو بھی رہا کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔ پادری انسلم نے جو کہا کہ لارڈ روزنتل آپ کو چھڑانے کے متعلق کوئی تدبیر نہ کرے گا سچ ہے۔ گو وہ بڑا ذی اقتدار لارڈ ہے مگر ساتھ ہی کونٹ مانفریڈ کے پوشیدہ اختیارات اور عدالت دم سے بہت ڈرتا ہے"

قیصر۔ "کیا روزنتل شہنشاہ جرمنی کے حکم کے خلاف کرے گا۔ اچھا پہلے اتنا تو بتاؤ کہ تم قلعہ روزنتل میں کب گئے تھے؟"

آٹو۔ "میں کل صبح وہیں تھا۔ میرا یہ سفر آپ کی ہمشیرہ صاحبہ لوکریزا کی تحریک سے ہے جو آجکل قلعہ روزنتل ہی میں رہتی ہیں"

قیصر۔ "یوں کہو۔ لوکریزا وہاں بخیریت پہونچ گئی یہ روپ جو تمنے بدلا ہے اُسی کی بتائی ہوئی تجویز سے ہے؟"

آٹو۔ "جی نہیں۔ میں حقیقت حال عرض کیے دیتا ہوں آپ کی خدمت میں پہونچانے کے لیے آپ کی ہمشیرہ نے ایک چھوٹا سا بستہ میرے حوالے کیا تھا۔ مگر وہ ابتک اس حکمت عملی سے ناواقف ہیں جسکے ذریعہ میں یہاں آ پہونچا"

قیصر۔ "تمھیں اُس بستہ کے مجھ تک پہونچانے میں کون چیز مانع ہوئی؟"

آٹو۔ "حضور! مجھے معلوم نہ تھا کہ اُس میں کون شے بند ہے دوسرے یہ کہ میں نے جو یہ سفر اختیار کیا کچھ آپ کی حالت پر ترس کھا کر نہیں۔ کیونکہ میں آپ کی بدکرداریوں سے بخوبی واقف ہوں۔ لیکن قبل اسکے کہ میں آپ کے اور آپ کی ہمشیرہ کے نام سے واقف ہوں اُنسے اقرار کر دیا کہ "آپ کے بھائی کے چھڑانے میں جان تک دریغ نہ کرونگا" اب آپ شاید

میرا مدعا سمجھ گئے ہونگے ''

قیصر۔ جب تمنے صاف صاف اصلی حال بیان کر دیا تو مجھے بھی کوئی شبہہ باقی نہین رہا۔ مگر یہ تو بتاؤ میری رہائی کی کیا صورت کروگے؟ ''

آلو۔ میرے نزدیک چند نہایت سُبک اور تیز سوہن ہین اور ایک مضبوط ریشم کا ڈورا ہی ''

قیصر۔ ہان۔ تو وہ اور ہمارے آمادہ و مستعد دل ہماری رہائی کے لیے کافی ہین ''

قیصر کا چہرہ خوشی سے تمتمانے لگا۔

آلو۔ علاوہ برین پادری اَنسلم یا مانفریڈ مجھسے کسی طرح بدگمان نہین ہین۔ اور مین کچھ قیدی بھی نہین ہون۔ غالبًا کم سے کم دن بھر مین مجھے ایک گھنٹے کی آزادی تو ملیگی۔ اس فرصت مین مین قلعہ کی تمام راہین معلوم کر سکتا ہون۔ اُسکے بعد آپ کی رہائی کی تدبیر نہایت آسانی سے ہوجائیگی ''

قیصر۔ بجا! اس قلعہ کا بیرونی حصّہ اسقدر مستحکم ہی کہ یہان سے نکلنے کے بعد بھی قلعہ کے باہر ہوناک محال امر ہی ''

آلو۔ آپ ٹھیک فرماتے ہین۔ مین نے آتے ہوے دیکھا کہ قلعہ کے اندر اور باہر متعدد پہرے ہین ''

قیصر۔ مین تمھین اُس محنت و جانفشانی کے صلہ مین کبھی نہ کبھی معقول انعام دونگا ''

آلو۔ نہین حضور! مجھے انعام حاصل کرنے کی تمنا نہین مین ہرگز قبول نہ کرونگا! ''

قیصر۔ تم بھی عجیب شخص ہو۔ خیر جانے دو۔ مین تمھین اس امر سے بھی آگاہ کردینا چاہتا ہون کہ میرا ایک جان نثار رفیق بھی اس قلعہ مین قید ہی۔ جسکا نہین چھوڑ جانا مجھے سخت شاق گذرے گا ''

آلو۔ جب آپ یہان سے چھوٹ جائین گے تو نہ پادری انسلم اور نہ مانفریڈ آپ کے رفیق کو بیکار قید کر رکھنا مناسب سمجھین گے ''

قیصر: "ہان - بالفرض اگر وہ نہ چھوڑین بھی تو مین مدد سے بچا سکتا ہون بخلاف آپکے کہ مین بھی خود ناچار و مبتلاے مصیبت ہون تم جانتے ہو یہ شخص جسکے پھندے مین مین پھنسا ہوا ہون (یا پادری انسلم) کون ہی؟"

آٹو: "جی ہان مین واقف ہون - وہ انجمن دم کا ایک اعلیٰ افسر ہی"

قیصر: بس اسی قدر کہ وہ ایک اعلیٰ رتبہ افسر ہی؟ بھلا تمنے کبھی الرک کنس کا نام بھی سنا ہی؟"

آٹو: "وہی شخص؟ جو کسی جرم عظیم کے سبب زمانہ دراز کے پہلے دیانا کی فصیلون پر لٹکایا گیا تھا؟ ہان مین نے اسکا قصہ سنا ہی - اور جسدن بدمعاشی والسٹین کی دریافت ہوئی تھی اسی روز شہر دیانا مین شہرت اڑی تھی کہ الرک کنس صحیح سالم پھر رہا ہی"

قیصر: "بے شک وہ صحیح بات ہی کیونکہ پادری انسلم اسوقت وہین تھا - اور اسکا اصلی نام الرک کنس ہی!"

یہ سنکر آٹو نہایت متحیر ہوا قیصر نے الرک کنس کے اسپتال سے اٹھ بھاگنے - اور پادریانہ روش اختیار کر کے راہب خانہ آلپس مین رہنے کی کیفیت بیان کی -

آٹو: "اس بدکار ظالم کی نسبت مجھے جو اس قدر حال معلوم ہوا - بڑی عمدہ بات ہوئی وہ میری جان کا دشمن ہو رہا ہی - اگر مین اسکے بھیدون سے واقف رہون تو وہ میرا شرمندہ رہے گا!"

قیصر - اور آٹو رہائی کے متعلق تدبیرین سوچنے لگے - کئی تجاویز مباحثے کے بعد بیکار ٹھہرین آخر مین دریچے سے ہو کر نکل بھاگنے کی راے ٹھیک معلوم ہوئی یعنے اسکی سلاخون کو یہان تک ریتین کہ وہ ذرا سی حرکت مین ٹوٹ جائین - اور اندھیری شب مین پوشیدہ طور پر چل نکلین - دونون اسی خیال مین بیٹھے ہوئے تھے - دن کے تین بجے مالفریڈ کے ملازمین قیصر کے لیے کھانا لائے قیصر کھانے مین مصروف ہوا - ملازمین دروازے کی اوٹ مین کھڑے تھے - اور آٹو قیصر کی خدمت مین میز کے قریب کھڑا ہوا تھا جب وہ کھا چکا تو آٹو نے بھی اسی میز پر بیٹھکے پس ماندہ کھا لیا - بعد ازان دونون خدمتگار خوان لیے

دروازون کو نہایت ہوشیاری سے بند کرتے ہوئے چلے گئے۔ اسی طرح شب کا کھانا آٹھ بجے آتا۔ اُن خدمتگارون نے جو خوان لائے تھے آٹو کو اشارون کے ذریعہ یہ سمجھا دیا کہ اگر تو چاہے تو کچھ دیر کے لیے قید خانے سے باہر جا سکتا ہی آٹو کو یہ سنکر کمال مسرت تو ہوئی لیکن ظاہرًا کچھ رغبت و شوق کا اظہار نہ کیا۔ خدمتگار اپنے ساتھ اُسکو بھی باہر لے آئے آٹو باہر نکل کر دانائی کے ساتھ تلاش کرتا ہوا قید خانے کی دیوار کے نیچے آ کھڑا ہوا اور ترکیبین سوچنے لگا۔ بعد ازان وہان سے آگے بڑھکر تمام قلعہ مین پھرا۔ اور سپاہیون کے پہرے کی جگہ اور دیگر مقامات کو غور سے دیکھکر قلعہ کا پورا نقشہ دل مین جما لیا۔ مگر دیکھنے والا یہی سمجھتا تھا کہ وہ صرف قلعہ دیکھنے کے لیے پھر رہا ہی نگہبانون سے جو لوگ اُسکے روبرو ہوتے تھے تعجب سے اسی کو گھورنے لگتے تھے۔ اس لیے کہ اُنھون نے اس سے پیشتر کسی مشرقی آدمی کو اور وہان کے لباس کو نہ دیکھا تھا۔ چونکہ آٹو کی واپسی کے لیے کوئی وقت معین نہ کیا گیا تھا۔ لہذا وہ اطمینان و سہولت سے چو طرفہ پھرنے لگا۔ اسکو یہ بھی یقین تھا کہ میرا بھیس سب کو دھوکا دے رہا ہی۔ خیر شب کے دس بجے قید خانہ مین واپس گیا۔ تھوڑی دیر بعد خود پادری انسلم وہان آیا۔ اور آٹو کو مخاطب کر کے اشارون مین کہا کہ شب کو قیدی کی بہت بڑی خبرداری کرنا اور آپ چلا گیا اُسکے جانے کے بعد آٹو نے اپنا لباس اُتار دیا۔ اور ریشم کی ڈوری جو کمر سے باندھ رکھی تھی کھول لی۔ قیصر خوشی سے بیٹھا اپنے نئے دوست کی کارروائیون کو دیکھ رہا تھا۔ آخر خود بھی اُس کام مین شریک ہوا۔ غرضکہ دونون نے مل کر اُن آہنی سلاخون کو ریتنا شروع کیا۔ ہتھیار اس قدر تیز تھے کہ بہت جلد آدھے کے قریب کٹ گئین اور اُسکو ہوشیاری سے جمع کر کے ایک طرف پھینک دیا۔ تاکہ نیچے گرنے سے کسی کو خبر نہو جاے۔ جب اتنا کام ہو چکا تو وہ نیچے اُتر کر اپنے بچھونون پہ سو گئے۔ آٹو کا بچھونا دروازے کے قریب تھا اور قیصر کا بچھونا معمولی جگہ پر۔

سویرے پادری انسلم قید خانے مین آیا۔ گو کہ آٹو پہلے ہی سے بیدار تھا مگر دروازے

کے کھلنے کی آواز سے بیدار ہونے کا بہانہ کیا۔ اور اٹھکر نہایت ادب سے پادری کو سلام کیا۔
پادری ۔(قیصر سے) کیون! آپ اس گونگے کی ہم جلیسی کو پسند کرتے ہین نہ ۔؟"
قیصر "(آٹو کو غصہ سے دیکھتا ہوا) وہ میری مصاحبت کے لیے نہین ۔ بلکہ بطور جاسوس مقرر کیا گیا ہے۔ ظالم شب کو بھی دروازے پر سوتا ہے" قیصر نے اس غرض سے یہ فقرہ چُست کہا کہ پادری کو کچھ گمان نہونے پائے ۔
پادری "ہان! وہ اپنی خدمت وفاداری کے ساتھ بجا لاتا ہے ۔ وہ مشرقی ملک کا آدمی ہے ۔ جہان کے لوگ عموماً نہایت وفاشعار ہوا کرتے ہین" قیصر نے کچھ جواب نہ دیا۔ دو خدمتگار جو اُسکا کھانا پہونچانے کے کام پر مامور تھے ۔ قیدخانے مین آئے ۔ پادری اعظم نے کنجیان اُنکے حوالہ کین تاکہ دن بھر حسب عادت کھانا وغیرہ پہونچانے کا اہتمام کیا جائے۔ ہم جزئی حالات بیان کرنے کی ضرورت نہین سمجھتے ۔ صرف اسقدر کہے دیتے ہین کہ آٹو وہان پہونچنے کے چار دن بعد بھاگ نکلنے کا پورا بندوبست کر چکا۔ اُس دن آسمان پر اس درجہ تیرہ و تار گھٹا چھائی ہوئی تھی کہ ایک عظیم الشان طوفان کا اندیشہ کیا جانے لگا۔ شب کے گیارہ بجے بادل کی گرج اور بجلی کی چمک شروع ہوئی ۔
قیصر "اب ہمین یہان سے نکلنے کی تدبیر کرنا مناسب ہے مین نے اسقدر مصیبتین جھیلی ہین کہ اُنکے مقابل یہ کچھ بھی نہین"
آٹو "دلیری اور ہمت کو ہاتھ سے نہ دین تو کچھ مشکل امر نہین" آٹو نے ریشم کی ڈوری ایک مضبوط ڈنڈے سے باندھ دی۔ اور باقی حصہ اپنے جسم پر لپیٹ لیا۔
قیصر "مجھے پہلے جانے دو"
آٹو "جی نہین ۔ مین آپ سے بھی زیادہ سُبک ہون۔ لہذا مین پہلے اُتر کر ڈوری کا سرا مضبوط پکڑے کھڑا رہتا ہون۔ آپ سہولت سے اُتر آیئے" قیصر خاموش ہو گیا آٹو نے ڈوری کو نیچے پھینک کر دونون ہاتھون سے تھامے ہوئے اُترنا شروع کیا۔ اُسوقت وہ زمین سے پچاس قدم اوپر تھا اور قیصر بڑی ہی فکر و تردد سے دریچے پر بیٹھا ہوا تھا تھوڑی دیر بعد ڈوری کھینچی تو تنگ معلوم ہوئی ۔ یقین ہوا کہ آٹو نیچے پہونچ گیا ۔ اور ڈوری پکڑے

کھڑا ہی تھا۔ پس اسی صورت وہ بھی اُترنے لگا۔ اور دو ہی لمحون مین آٹو کے بازو پر کھڑا ہو گیا۔ وہ اُتر کر ابھی دم راست نہ کرنے پایا تھا کہ ایک بجلی اس زور سے چمکی کہ ہر ایک کونا روشن ہو گیا۔ ایک پہرے والے نے جو تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا قیصر و آٹو کو دیکھ لیا۔ اور آگے بڑھکر تلوار کھینچکر ان دونون کو قدم نہ بڑھانے پر مجبور کر دیا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ ان کے چہرون کو پہچان سکے بجلی کی روشنی غائب ہو گئی۔ اور چوطرفہ پھر وہی تاریکی سے سناٹا چھا گیا۔ قیصر نے اپنی معمولی جرأت و دلیری سے پہرے والے پر حملہ کر کے زمین پر گرا دیا۔ اور اُسکے کچھ چوٹ بھی آئی۔ لیکن باوجود اس حالت کے سپاہی بلند آواز سے چلانے لگا "دوڑو! دوڑو! یہان کچھ لڑائی ہو رہی ہے۔ جلد آؤ۔ کوئی دشمن بھاگا جا رہا ہے" اس صدا کے سنتے ہی چارون طرف سے لوگ سمٹ کے اُسی طرف متوجہ ہو گئے۔ ہر جا مشعلین روشن ہو گئین۔ اور سپاہی ادھر اُدھر دوڑنے لگے۔ روشنی آدمیون کی آواز۔ ہتھیارون کی کھڑکھڑاہٹ سب اُسی طرف بڑھتی نظر آئی۔ جہان آٹو اور قیصر اُس سپاہی کو دبائے کھڑے تھے۔

آٹو۔ (قیصر سے) "دیکھیے اب ادھر ہی کا رُخ کر رہے ہین۔ اگر ہم بھاگ نکلنے مین ذرا بھی دیر کرین گے تو بلا شبہہ پکڑے جائین گے۔" آٹو اور قیصر وہان سے نکل کر اندھیرے ہی مین کسی دوسری جانب چلے گئے۔

باب "۴۷"

معاملہ برعکس ہوا۔

قیصر آٹو کی رہنمائی پر تاریکی مین چلا جا رہا تھا۔ سپاہیون کے پانوان کی آہٹ تلوارون اور بندوقون کی آواز اور ہر طرف روشنی کی نمود سے انھین یقین ہو گیا کہ اگر ہم اس تھوڑی سی فرصت کو غنیمت جان کر کسی طرف چل نہ دین تو اُن کے ہاتھ پڑ جائین گے۔

آٹو۔ (آہستہ سے) "حضور! جلدی کیجیے! ہمارے بچاؤ کی یہی ایک صورت ہے کہ فصیل

پرسے اُتر کر تیرتے ہوے خندق کے پار ہو جائین"

قیصر "مجھے رستہ دکھاتے چلو۔ کہین پھر گرفتار نہ ہو جاؤن۔ یقین جانو مین زندہ پھر اس قید خانہ مین نہ جاؤن گا۔

آٹو (گھبرا کر) "ہاے! دیکھئے فصیلون پر بھی روشنی ہو گئی ہے۔ اب ہماری جان بچنا محال ہے"

آٹو قیصر کا ہاتھ پکڑے ہوے ایک مقام سے فصیل پر چڑھنے لگا۔ وہ سپاہی جو ہاتھون مین مشعلین لیے آرہے تھے وہان سے بہت دور تھے۔ آٹو نہایت پھرتی کے ساتھ توپ کی میخ سے ریشمی ڈوری باندھکر خندق مین اُترا۔ اور بعد ازان قیصر بھی اسی ذریعے سے پانی تک پہونچا۔ دونون اُس عمیق خندق مین پیرنے لگے۔ ناگہان قلعہ کا پھاٹک کھُلنے کی آواز آئی اور سوار جرون کی آہٹ سُنائی دی۔ غضب تو یہ کہ پھاٹک اس مقام سے قریب تھا جہان یہ پیرتے ہوے جا رہے تھے۔ غرض بہت سے سوبجر خندق کی دوسری جانب آکھڑے ہوگئے۔

آٹو اور قیصر خندق کا درمیانی عمیق حصہ طے کر چکے تھے کہ سپاہیون کو دوسری طرف کھڑا دیکھکر بدحواس ہو گئے۔

آٹو "اب ہمارا قلعہ کے پھاٹک کے پاس چلے جانا قرین مصلحت ہے۔ کیونکہ پھاٹک کے اندر پہرے والے بہت ہونے سے سپاہی وہان باہر کی جانب زیادہ نگہبانی ہونے کی ضرورت نہ سمجھینگے۔ اور ہم وہین سے آسانی کے ساتھ نکل جا سکینگے"

قیصر "ہان بے شک یہ بات اچھی ہے۔ چلو وہین چلو" دونون نہایت ہی آہستہ سے پیرنے لگے کہ مبادا پانی کٹنے کی آواز سُنکر سپاہی ادھر متوجہ نہون۔ تھوڑے عرصہ مین پھاٹک کے قریب پہونچ گئے۔ آٹو کا گمان صحیح نکلا۔ یعنی وہان فوجی لوگ بالکل نہ تھے۔ پھاٹک بند تھا۔ اور پہرے والے اندرونی نگہبانی مین مصروف تھے۔

آٹو اور قیصر پانی سے نکل کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔

آٹو۔ "اب خدا کے فضل سے ہم بچ گئے" یہ فقرہ ابھی تمام نہوا تھا کہ دفعۃً دروازہ کھلا۔ اور ایک شخص مشعل لیے ہوئے باہر نکلا۔ اور اُس کے نکلتے ہی فوراً دروازہ بند کر لیا گیا۔ وہ شخص پادریانہ لباس مین تھا اور مشعل کی روشنی اُس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔

آٹو۔ (چپکے سے) "دیکھئے! پادری انسلم آگیا ہی۔ پیچھے ہٹ جائیے۔ وہ ہمین دیکھ لے تو غضب ہی ہو جائے گا"

پادری انسلم۔ "وہ مردود ہرگز یہان سے بھاگ نہ سکین گے! شاید وہ دغاباز گونگا خاندان بورجیا کا کوئی ممبر تھا" یہ کہتا ہوا انسلم جب ان دونون کے قریب آیا تو آٹو نے بجلی کی طرح جھپٹ کر اپنا ہاتھ اسکے حلق پر رکھدیا۔

آٹو۔ (پادری انسلم سے) "بات نہ کر! ورنہ ابھی تیرا تن سر سے جُدا کر دیا جائیگا" پادری کے ہاتھ سے مشعل چھوٹ کر نیچے گری۔ اور وہ اپنی تمام قوت کو آٹو کے پنجے سے چھوٹنے کی کوشش مین صرف کرنے لگا۔ مگر بیکار ثابت ہوئی۔ وہ اپنی مدد کے لیے کسی کو پکارنے سے بھی عاجز ہو رہا تھا۔ قیصر نے مشعل پر پانون رکھے پادری کے ہاتھون کو اُسی کی پیٹھ پر باندھ دیا۔ اور آٹو نے ایک رومال اُسکے منھ مین ٹھونسا۔ دونون ملکر جنگل کیطرف لے چلے۔ اور اس قدر تیز جانے لگے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین بہت سی راہ طے کر گئے۔ جب کسی کے متعاقب ہونے کا خوف باقی نہ رہا تو قیدی کو اچھی طرح باندھنے کی غرض سے ایک جگہہ ٹھہرے۔

آٹو۔ (پادری سے) "مین تیرے منھ سے رومال تو نکال دیتا ہون۔ کیونکہ دم گھٹنے کا اندیشہ ہی۔ مگر تجھکو مدد پہونچنے کے لیے چلانا نہ چاہیئے۔ اگر کچھ آواز نکالیگا تو اُسکی سزا ابھی اُسی دم مل جائیگی" یہ کہکر اُسکے منھ کے اندر سے رومال نکالا۔

پادری انسلم۔ (پست آواز مین) "کیا یہ آٹو ہی؟"

آٹو۔ "ہان۔ وہ دغاباز گونگا مین ہی تھا۔ دیکھو! تمھارے ہی ہتھیارون یعنے جعلسازی و زبردستی سے مین نے تمھین زیر کیا ہی۔ بدکاری اور ظلم کا بدلہ کبھی نہ کبھی مل ہی جاتا ہی"

دونون نے پادری کو اُسی کی کمر کی ڈوری کھول کر باندھ دیا - اور یہ دوسرا مرتبہ تھا جو آٹو نے پادری کو اُسی کے کمر بند سے باندھا -

پادری انسلم "(غضبناک ہوکر) آٹو! مین اب دوبارہ تمھارے قبضہ قدرت مین ہون - مگر ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ تم مجھ سے لطف و مہربانی کے طالب ہوگے !"

آٹو "بجا! تم ایسے مجرم کو چھوڑنا داخل گناہ سمجھتا ہون !"

پادری - (دانت پیسکر) "شاید قیصر نے میری حقیقت تمسے بیان کردی ہو"

آٹو "بس اب چپکے ہورہو ورنہ اس لاٹھی سے جو میرے ہاتھ مین ہو ایسا مارونگا کہ دم نکل جائے مین چاہتا ہون کہ تم پھر اُسی سُولی پر لٹکائے جاؤ جس سے ایک دفعہ بچکے نکلے تھے !"

پادری انسلم یہ سُنکر نہایت درجہ غضبناک ہوگیا - بے اختیار گالیان اور بددعا دینا چاہی - لیکن قیصر نے اُسکو پکڑکر اس بے رحمی سے دبایا کہ اُس کا تمام جسم سن سنا گیا - جس کے بعد وہ خاموشی ہی کو مناسب سمجھا - حاصل کلام قیصر اور آٹو دونون جانب پکڑے ہوئے اُسکو قلعہ روزنتل کی طرف کھینچے لیے جانے لگے -

انسلم - (تھوڑا راستہ طے ہونے کے بعد) "مین ایک تجویز بتلاتا ہون - اگر مانو تو تمھارا ہی فائدہ ہو !"

آٹو "ہم کوئی ایسی تجویز ہرگز پسند نہ کرینگے جس سے تمھاری رہائی ہو"

انسلم "مین اک مخفی راز سے تمھین مطلع کرتا ہون جسکے معلوم ہونے سے تمھین بہت کچھ نفع ہوگا"

آٹو "مین اپنے ذاتی فائدے کی غرض سے ایسے مجرم کو بے سزا نہ چھوڑونگا"

انسلم "دیکھو تم ڈیوک لیپولڈ کی بی بی میریا کی بدولت سرفراز ہوجاؤگے - بشرطیکہ میری بات سُن لو"

آلٹو۔ "مین اُس لیڈی کی خوشنودی کے متعلق سب کچھ کرونگا۔ مگر کسی طرح یہ ممکن نہین کہ تمھین چھوڑ دون"

انسلم۔ "جو راز مین اب تمسے بیان کرنا چاہتا ہون وہ ایک بڑے سنگین امر سے تعلق رکھتا ہی۔ تم نے میرے وفادار ساتھی (آہ سرد کھینچکر) فیروز کو تو قتل کر دیا۔ اب اس راز کے جاننے والے صرف دو شخص زندہ ہین ایک تو ایسا ہی کہ اس بارے مین کچھ لب کشائی کرنا اُس پر قیامت برپا کرے گا۔ اور دوسرا شخص مین ہون"

آلٹو۔ "تم محض جھوٹ بک رہے ہو۔ مین فیروز کو بے وجہ قتل کیون کرنے لگا؟ وہ پہلے تو مجھپر حملہ آور ہوا۔ اور بعدازان کچھ اس طریقہ سے زمین پر گرا کہ میرے گھوڑے کے پچھلے پائون اُسکی پسلیون پر پڑے اسی صدمے سے وہ مر گیا۔ اور تم جو سمجھتے ہو کہ اُس راز کے جاننے والے اب صرف دو ہی شخص باقی ہین یہ سراسر غلط ہی۔ کیونکہ فیروز نے مرنے کے پیشتر اپنے گناہون سے توبہ کیا۔ اور"

انسلم۔ (پریشان ہوکر) "تو کیا فیروز نے تم سے میرے اور کونٹ مانفریڈ کے حالات بیان کر دیے؟"

آلٹو۔ (اپنے گمان کو صحیح پاکر) "ہان وہ سب بیان کر گیا۔ بلکہ چند ایسے کاغذات میرے حوالے کر کے مرا ہی جن سے تمام قصہ بخوبی معلوم ہوتا ہی اور جنھین مین عنقریب میریا کے پاس پہونچانے والا ہون" یہ سنکر پادری انسلم پریشان ہوگیا اور رہائی کی اُمید یاس سے مبدل ہوگئی۔

قیصر۔ (انسلم کی پراگندگی سے خوش ہوکر) "ابھی کیا ہی۔ تیرے مارنے ہی پر اکتفا نہ کیا جائیگا۔ بلکہ تیرا گوشت بھی طعمۂ زاغ و زغن ہوگا"

آلٹو۔ (قیصر سے) "حضور گستاخی معاف! ایک عاجز اور بے بس آدمی کو رنج دلانا زیبا نہین"

قیصر (تعجب سے) "تم کیا کہتے ہو؟ کیا ایسے شخص کی نسبت بھی ناز رہا ہے؟"
آٹو "آپ مجھے یہ کہنے پر مجبور کیے دیتے ہین کہ آپ بھی اس قسم کے جرائم سے بری نہین ہین"۔ قیصر نے غضبناک ہو کر کچھ کہنا چاہا۔ مگر ساتھ ہی آٹو کا احسان یاد آگیا جسکے سبب طوعاً و کرہاً خاموش ہونا پڑا۔
پادری انسلم "مین ایک اور عظیم الشان راز تم سے بیان کرتا ہون۔ اس شرط پر کہ تم مجھکو چھوڑ دو یعنے عدالت دم اور اُسکی کل ماہیت سے تمھین آگاہ کر دیتا ہون۔ اور ایسی تجویز بھی بتلاتا ہون جس سے ہمیشہ کے لیے اس انجمن کو سلطنت جرمنی سے خارج کر دینا ممکن ہو۔ اگر وہ تجویز تم شہنشاہ جرمنی کو بتاؤ تو وہ ہمیشہ تمھارا ممنون احسان ہو رہے گا"
آٹو "تم ایک اول درجے کے بدمعاش ہو اگر تمھین ایمانداری و انصاف سے کچھ بھی تعلق ہوتا تو ہرگز اپنے یارون سے بیوفائی نہ کرتے۔ خیر۔ اب تمھین کوئی چیز رہا نہین کر سکتی۔ اگرچہ اُس ناہنجار انجمن کے مملکت سے نیست و نابود ہونے پر مجھے نہایت مسرت و شادمانی حاصل ہو گی۔ لیکن یہ بات مجھے گوارا نہین کہ تمھاری رہائی کے بدلے وہ مسرّت حاصل ہو۔ اب تو تمھارا قیدیون مین شمار ہے۔ اور اسی حالت سے اس وقت تک رہنا ہو گا جب تک کہ شہنشاہ جرمنی سے تمھاری نسبت کوئی حکم صادر نہو"۔ انسلم کے دل سے رہائی کی اُمید بالکل جاتی رہی۔ وہ حسرت و اندوہ کے ساتھ سر جھکائے چُپ چاپ چلا جا رہا تھا منزل مقصود پر پہونچنے تک کوئی اور گفتگو نہوئی۔
شب کے تین بجے آٹو اور قیصر اپنے قیدی کو ہمراہ لیے قلعہ روزنتل مین پہونچے آٹو نے اُسی دم دو مستعد سپاہیون کو بلا کے قیدی کو اُن کے حوالہ کیا۔ اور محفوظ جگہ مین مقید کرنے کا حکم دے کر آپ قیصر کو لیے ہوے قلعہ کے اُس کمرے مین آیا۔ جو خاص اُسی کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔
لارڈ روزنتل حسب عادت صبح کو اپنی خوابگاہ سے برآمد ہوا۔ اور آٹو کی آمد کی خبر سُنکر خوش ہو گیا۔ چند روز سے آٹو بے اطلاع کیے کہین چلے

جانے کے سبب وہ متردد ہو رہا تھا۔ اور جب یہ سُنا کہ شہزادہ بھی اُسکے ہمراہ آیا ہے اور وہ شخص جو شاہزادے کے قید ہونے کا سبب ہوا تھا خود اسی قلعہ مین پابزنجیر ہے۔ تو اُسکی خوشی دہ چند ہو گئی۔ غرض آٹو نے سویرے بیدار ہو کر اپنے معمولی کپڑے پہن لیے۔ اور لارڈ روزنتل کی خدمت مین جا کے پادری انسلم کا حال مفصل کہہ سُنایا۔ دوسرے دن شہر دیانا کو جانے کی اجازت چاہی۔ اور قیدی کو بھی ہمراہ لیجانے کا طالب ہوا۔ لارڈ روزنتل نے اپنی فوج سے چند سپاہ قیدی کی محافظت کی غرض سے ساتھ لیجانے کی اجازت دی اور ایک قیمتی انگشتری آٹو کو بطور انعام مرحمت فرمائی۔ اس اثنا مین قیصر اپنی بہن لوکریزا کے پاس گیا۔ وہ اُس کے دفعۃً آجانے پر تعجب کرنے لگی۔ قیصر نے آٹو کی وفاشعاری قیدخانے کا حال اور وہان سے رہائی پانے کی مفصل کیفیت بیان کی۔ لوکریزا کا دل آٹو کی طرف سے بھرا ہوا تھا وہ اُس کے نام سے جل اُٹھتی تھی۔ مگر اب موقع پر اپنی رنجیدگی کو چھپا کر اُس کی تعریف کرنے لگی۔ اُس دن آٹو اپنی مان کی قبر پر جا کر تھپر وغیرہ حسب خواہش نصب دیکھکر بہت خوش ہوا۔ وہان سے اُس دوست کے پاس گیا۔ جس کے گھر سے نکل کر کونٹ مانفریڈ کے قلعہ کا رُخ کیا تھا۔ اُس سے وہ خطوط اور کیسۂ زر وغیرہ لیکے قلعۂ روزنتل کو واپس آیا۔

باب ۷۵

امتحان

گذشتہ باب مین مذکورہ حالات کے وقوع سے چھ ہفتے گذر گئے۔ اور ہمارا اسٹیج شہر دیانا کی طرف بدلتا ہے۔ صبح کا وقت ہے۔ پادری انسلم ایک تنگ تاریک قیدخانے کے ناہموار بچھونے پر اُٹھ بیٹھا ہے بہت سال پیشتر جب وہ گہوارہ خانے کے جُرم مین ماخوذ ہوا تھا تو جب بھی اسی قیدخانہ مین رکھا گیا تھا۔ خیر وہ نیند سے بیدار ہوا ہاتھ مُنھ

دھو کر لباس پہن لیا۔ اور غصے کے ساتھ ٹہلنے لگا۔ ایسے مین دروازہ کھلا۔ اور داروغہ زندان قیدی کا ناشتہ لیے آپہونچا۔

پادری انسلم۔ (آہستہ سے) میرے پیارے دوست! مین نے راہب خانہ آلپس کے ایک مقام پر جسکو سوا میرے کوئی نہین جانتا بہت سی دولت دفن کر رکھی ہے۔ اگر تم میرے ساتھ وہان تک چلو تو برابر نصف بانٹ دیتا ہون۔ اس شرط پر جو سراسر تمھارے لیے مفید ہے مجھے رہا نہ کروگے؟" داروغہ نے سر ہلایا۔ پادری پھر بولا "خیر مین تمھین پوری دولت دے دیتا ہون"

داروغہ "کیا مجھے ایسا احمق سمجھتے ہو جو تمھاری بات پر اعتماد کرون؟"

انسلم "نہین نہین۔ مین قسمیہ کہتا ہون کہ بہت سا مال دفن کر رکھا ہے"

داروغہ "دوست! اگر مین تمھارے ساتھ لالچ کے مارے آجاؤن تو راستے ہی مین میرا کام تمام نہ کردوگے؟ ایسی بیہودہ باتون کو بالاے طاق رکھو۔ اور ناشتہ کرکے میرے ہمراہ چلے چلو۔ باہر چند ذی رتبہ حضرات تم سے گفتگو کرنے کے لیے منتظر کھڑے ہوئے ہین"

انسلم "مجھے اب غذا کی کوئی ضرورت نہین۔ تیار ہون۔ جہان چاہوے چلو!"

داروغہ پادری کے آگے چلنے سے انکار کرنے لگا اور کہا "مین الرک کنس کے ایسے بے ایمان شخص کے آگے ہرگز نہ چلونگا۔ تم آگے چلو مین پیچھے رہتا ہون" غرض دونون قید خانہ سے نکلے۔

داروغہ "سیدھی راہ چلو! تم ان مقامات سے کچھ ناواقف نہین ہو۔ کیونکہ اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ یہان گذار چکے ہو۔ اس زمانہ مین مین قید خانہ کا ملازم نہ تھا۔ ورنہ اُس وقت بھی آپ کی دکنایتًا؛ خدمتگزاری کا فخر حاصل کرتا" انھین باتون مین داروغہ کلان کے خاص کمرے مین پہونچے۔ جہان چند لوگ جمع تھے۔ یہ ڈیوک لیپولڈ اور اُس کی بی بی میریا۔ فوسٹ اور تریزا۔ امیر ظرین اور اُس کی بی بی ایرین اور آٹو تھے جب پادری انسلم اس جماعت

کے قریب آیا تو اُس کو وہان بیٹھا ہوا دیکھکر آگ ہو گیا - اور کڑوے تیور سے دیکھنے لگا -

ڈیوک لیپولڈ - (پادری انسلم سے) "اے ارک کنس ! مجھے تم سے چند سوالات کرنا ہین - بہتر ہے کہ اُن کا پُورا پُورا جواب دو تمھاری بدکرداریان اس حد کو پہونچی ہین کہ اب اُس کی بازپرس نہ کرنا - اور اُس مظلوم کی جو تمھاری ظالمانہ کارروائیون سے یتیم و اسیر ہوئی ہی ولدہی نہ کرنا صریح ظلم ہی -" میریا کی آنکھون سے آنسو جاری ہوئے -

انسلم - "اگر مین آپکے سوالات کا صحیح صحیح جواب دون تو مجھے کیا دیجیے گا ؟"

لیپولڈ - "مین کچھ شرط تو نہین کرسکتا - مگر اتنا یقین رکھو کہ وہ سزا جو تمھین عدالت عالیہ سے قریب تر ملیگی - وہ اسوقت کے چال چلن سے بہت متعلق ہو گی !"

انسلم - "مفصل حال کہ سنانے مین مجھے کچھ عذر نہین - مگر اُمیدوار ہون کہ میری جان بخشی ہو جائے !"

لیپولڈ - "ہان ! اگر تمھارا اظہار اُن بیانات کے مطابق ہو جو ہم سُن چکے ہین - تو مین بیشک تمھین سُولی دینے کے عوض حبس دوام کے لیے شہنشاہ جرمنی کے حضور مین سفارش کرون گا !"

انسلم - (جسکے دل مین ایک اُمید سی پیدا ہو گئی) "بہت خوب ! اب آپ جو جا ہیے پوچھیے مین ٹھیک ٹھیک کہے دیتا ہون -"

لیپولڈ - (ذرا جوش سے) "ارک کنس ! پیشتر اس سے کہ تم سے کچھ سوال کیا جائے مین یہ کہنا ضروری سمجھتا ہون کہ چند پوشیدہ حالات اتفاق سے ہمین معلوم ہو گئے ہین شاید خدا اُن بے گناہون کی فریاد کو سُن رہا تھا - جو تمھارے ہاتھون قتل ہوئے - سنہ ۱۴۹۰ع مین لیڈی تریزا اپنے والد بزرگوار کے سایۂ عاطفت سے چھڑا کر قلعہ کونٹ ہانفریڈ مین مقید کی گئی - خیر - جو کمرہ اُسکے رہنے کے لیے مقرر ہوا تھا اُسکے قریب چند اور کمرے تھے - اُن مین سے ایک مین دو تصویرین لگی تھین جو کونٹ سگسمنڈ اور اُسکی بی بی

لیڈی الڈگارڈا سے بہت مشابہ تھیں۔کیا یہ بات صحیح ہے ؟"

انسلم "جی ہان۔بندہ پرور! وہ تصویرین فی الحقیقت انھین دونون کی تھین!"

لیپولڈ "مین پر لیڈی تریزا کو ایک نوشتہ بھی ملا۔تمنے کبھی لیڈی الڈگارڈا کی تحریر دیکھی ہی ؟"

انسلم "مین بارہا اُسکا خط دیکھ چکا ہون۔اور اب یقیناً پہچان بھی سکونگا"

لیپولڈ "(نوشتہ انسلم کی طرف بڑھا کر) قریب آکر اس دردناک تحریر کو دیکھو!"

انسلم۔(دیکھکر) "بے شک یہ اُسی لیڈی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی مین اچھی طرح جانتا ہون"

میریا کی آنکھون سے پھر آنسو جاری ہو گئے۔

لیپولڈ "اس تحریر کے دیکھنے سے لیڈی تریزا کو اتنی بات معلوم ہوئی کہ لیڈی الڈگارڈا کا حال ہی۔مگر اُس سے میریا کی پیدایش ذریست کے متعلق کچھ حال معلوم نہوا۔ تریزا نے یہ نوشتہ اپنے والد کی خدمت مین پیش کیا۔اُنھون نے بیٹی کو نصیحت کی کہ "یا تو اسکو پھاڑ کر پھینکدو۔یا اسکا ذکر کسی فرد بشر کے روبرو نہ کرو" انھین خوف تھا کہ کہین اس نوشتہ کے بہانے مانفریڈ آمادہ شر نہو جائے۔خدا کا ہزار شکر کہ لیڈی تریزا نے اس کاغذ کو اُٹھا رکھا مین ایک اور بات تم سے بیان کرتا ہون جس کا غیب سے ظہور رہا۔چند روز قبل مسٹر آٹو قلعہ کونٹ مانفریڈ کے قرب وجوار مین سفر کر رہے تھے۔اثنائے سفر مین ایک ظالم نے اُن پر حملہ کیا جو اُن کی جان لینے کی کوشش مین خود طعمہ اجل ہوا لیکن قبض روح کے قبل اُس نے مسٹر آٹو سے التماس کیا کہ چند اوراق جو اُس کی پوشاک کے ساتھ سیے ہوے تھے کھول کر جس میریا کو پہونچا دیے جائین۔اُن کاغذون مین صرف ایک چٹھی تھی جس کا مضمون یہ تھا:-

"لیڈی صاحبہ! جب آپ یہ حضبہ پڑھتی ہونگی اُسکا کاتب دنیا سے رخصت ہو گیا ہوگا زندگی مین اُس راز کو افشا کرکے وہ اپنی جان کو معرض خطر مین ڈالنا نہین چاہتا تھا۔

مگر اسوقت آپ کو معلوم ہونا مناسب ہی۔ جبکہ موت اُس کی آنکھین بند کر چکے گی
لیڈی صاحبہ! آپ جو سمجھتی ہین کہ آپ کے ماں باپ غریب دہقان ہین۔ یہ
غلط ہی۔ آپ کے والدین کونٹ سگسمنڈ اور کونٹس لڈگارڈا ہین کونٹ
الرک کنس نے جواب پادری انسلم کے نام سے مشہور ہی بے خطا بے گناہ
قتل کیا۔ اور آپ کی والدہ کو زہر دیا گیا۔ یہ سب کام آپ کے چچا کونٹ مانفریڈ
کے حکم سے عمل مین آئے۔ آپ اُسوقت شیر خوار تھین۔ مانفریڈ نے مجھے حکم
دیا کہ آپ کو کہین لیجا کر ہلاک کر دون لیکن مجھے ایک معصوم کے خون سے
ہاتھ بھرنا پسند نہ آیا۔ لہذا آپ کو اپنے چند غریب دوستون کے حوالہ کیا۔ وہ
وہی ہین جنھون نے چند روز آپ کو پرورش کیا۔ اور جنھین آپ اپنے والدین
سمجھا کین۔ آخر کار وہ دفعۃً بخار سے مرگئے اور مجھے آپ کی نسبت کچھ حال معلوم
نہوا۔ حالانکہ اس امر کے دریافت کرنے کی مجھے بڑی تمنا تھی۔ اب چند ہی
روز بیشتر پادری انسلم نے بیان کیا کہ آپ زندہ ہین۔ اور ڈیوک لیپولڈ سے
بیاہ کر لیا ہی۔ مگر اسکی مجھے خبر نہین کہ پادری انسلم کو یہ حالات کیونکر معلوم ہوئے
الغرض عمر بھر مین مجھسے جس قدر گناہ صادر ہوئے اُن سب مین یہی ایک ہی
جس کی یاد ہمیشہ مجھے بے چین کرتی رہی۔ مین نے سچی بات لکھدی ہی۔ اُمید
رکھتا ہون کہ آپ مجھے معاف فرمائین گی۔ اور میری نجات کے لیے دعا
کرین گی۔ فقط دستخط "ہیوگو" ۱۲۔ جون ۱۳۹۰ء"

ڈچس میریا اس مضمون کو سنکر آبدیدہ ہوگئی۔ اگرچہ وہ پہلے بھی اس تحریر کو دیکھ چکی
تھی لیکن اسوقت اپنے والدین کا یہ پُر درد حال سنکر اُس سے ضبط نہو سکا۔ تریزا
کمال محبت سے اُسکو تسلی دیے جاتی تھی۔

لیپولڈ۔ (پادری انسلم سے) اس خط کا مضمون تمنے غور سے سنا ہوگا صحیح ہے؟
[illegible]۔ جی ہاں سر بسر لفظ بلفظ صحیح ہے۔
لیپولڈ۔ حاضرین سے مخاطب ہو کر آپ سب گواہ رہین کہ یہ شخص میری (بیوی) میری کے

والدین کونٹ اور کونٹیس ہونے کا اقرار کرتا ہی- اور نیز یہ کہ وہ مانفریڈ کے حکم سے بیگناہ مارے گئے (قیدی سے) الرک کنس! دیکھا! خدا نے کس طرح اس راز کو افشا کیا؟ دنیا مین بہت سے بداعمال لوگ ہین۔ مگر یہ بدکاری جو تم سے وقوع مین آئی ایسی ہی کہ بہت کم اشخاص اسطرح اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے پر آمادہ ہو سکین گے- اب مین تم سے اسی قدر کہتا ہون کہ اُن مظلوم بے گناہون کے قتل کی مفصل کیفیت لکھدو اُس کے بعد شہنشاہ جرمنی مانفریڈ سے انتقام لینے کا بندوبست کرینگے۔

قیدی "کل صبح تک مین کل احوال قلمبند کر کے حاضر خدمت کر سکتا ہون!"

لیپولڈ "ہان- اک اور قصے کی نسبت تم سے کچھ پوچھنا ہی (ظرنین کی طرف اشارہ کر کے) تم اس امیر کو تو جانتے ہی ہوگے انھین مدت دراز تک راہب خانۂ آلپس مین قید کر رکھنے سے تمھاری کیا غرض تھی؟

قیدی "پوپ سکندر ششم کے تخت نشین ہونے کے قبل ایک دن امیر ظرنین شہر ونیس کے ایک مکان مین اتفاقاً داخل ہوا جہان قیصر بورجیا اور اُسکی بہن لوکریزا بورجیا کے چند پوشیدہ اُمور جو خفیہ طور انجام پاتے تھے اُسکو علانیہ نظر آگئے۔ اگر اُن باتون کی شہرت ہوتی تو خاندان بورجیا کے حق مین برا نتیجہ پیدا کرتی تھی۔ اُن دنون وہ دونون بھائی بہن اُن کارروائیون مین سرگرم تھے جنکی وجہ سے سکندر ششم کو روما کا تخت نصیب ہوا- مخالفون کا کام تمام کرنے کی غرض سے اُس حویلی مین کئی قسم کے زہر تیار کیے جاتے تھے- چونکہ اُس زمانہ مین مین اُن کا ملازم تھا لہذا ظرنین کی حفاظت و نگرانی میرے ذمے چھوڑی گئی-!"

لیپولڈ "تمھارے بیان سے امیر ظرنین اور اُنکے دوستون کا گمان بہت ٹھیک نکلا (ظرنین سے) جو قاصد مانفریڈ کے قید کرنے کا حکم لارڈ روزنتل کے پاس لیجائیگا اُسی کے ہاتھہ یہ حکم بھی روانہ کیا جائیگا کہ خاندان بورجیا کو حدود جرمنی سے نکالدین- مجھے اس

بارے مین شہنشاہ جرمنی کا ارادہ معلوم ہوگیا ہے"
آٹو:- میری دانست مین لارڈ روز نیتل مشکل سے کونٹ مانفریڈ پر غالب آسکین گے۔ کیونکہ مانفریڈ ایک اول درجے کا بیباک شخص ہے۔ آخر دم تک لڑنے سے ہاتھ نہ اٹھائے گا"
قیدی۔ دیکھیے پادری انسلم (دسین) اسکو پکڑنے کی ایک آسان ترکیب بتائے دیتا ہون۔ میری اس حالت مین اسکے امور کی پردہ پوشی ممکن نہین۔ اسی سبب سے بے رعایت و ہمدردی اسکی گرفتاری کا بندوبست کرتا ہون"
لیپولڈ:- "بتاؤ کس طرح؟" پادری بغیر کچھ جواب دیے میز کے قریب گیا جہان لکھنے کا سامان مہیا تھا۔ ایک کاغذ پر یہ مضمون لکھا ہ........ "ہرمن!
"تجھے قسم ہے رسی اور کٹاری کی تو کونٹ مانفریڈ کو کسی طرح مہمانسرائے کمبرگ تک آنے کی ترغیب دے کر اسکو حامل قرطاس کے حوالے کردے۔ خبردار! عدول حکمی نہونے پائے۔............ دستخط "انسلم"
انسلم۔ (کاغذ ڈیوک لیپولڈ کے ہاتھ مین دے کر) "حضور! یہ حکم کافی ہے۔ یہ جسکے نام لکھا گیا ہے۔ وہ مہمانسرائے کمبرگ کا مالک ہے وہ ہرگز خلاف حکم نہ کرے گا۔ کیونکہ افسر عدالت دم کا حکم کسی حالت مین عدول ہو نہین سکتا"
آٹو:- "ہرمن مالک مہمانسرا کو مین بخوبی جانتا ہون مگر آج تک معلوم نہ تھا کہ وہ انجمن دم کا ایک رکن ہے"
انسلم:- "کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ لوگون مین فخر کرتا پھریگا! ہرگز نہین۔ خیر۔ مجھے اپنا قصہ لکھنے کے لیے جو حکم ہوا ہے وہ بہت طول ہونے سے لکھنے مین زیادہ عرصہ ہوگا اسلیے جلد شروع کرنا چاہتا ہون!"
ڈیوک لیپولڈ نے قیدی کو پہنچانے کے لیے داروغۂ جیل کو اشارہ کیا۔ اُس نے فوراً تعمیل کی۔ دوسرے دن صبح کو یہی اشخاص پھر اُسی جا فراہم ہوئے۔ انسلم نے اپنے تمام حالات قلمبند کرکے ڈیوک لیپولڈ کے آگے

پیش کیے وہ ناہنجار دفتر جرائم مرقومۃ الذیل باب مین مندرج ہی۔

باب "۷۶"

پادری انسلم کا قصہ

"چھبیس سال کا طولانی زمانہ گذرا کہ میری نسبت عدالت عالیہ دیانا سے سُولی دیے جانے کا حکم صادر ہوا۔ میرے اس جُرم کی تفصیل جو گنوارے خانے کی محافظت کے متعلق سرزد ہوا تھا بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ اور یہ بھی شائد غیر ضروری ہوگا کہ سُولی دیے جانے کا مشرح قصہ کہہ سُناؤن۔ بہرحال پانچ آدمی اُس صبح کو لٹکائے گئے۔ دو مرد تین عورتین۔ مگر پھانسی کا صدمہ سب کے لیے باعث مرگ نہ ٹھہرا۔ چند ساعت بعد مجھے اس طرح معلوم ہونے لگا کہ گویا ایک وحشت انگیز خواب سے بیدار ہوا ہون۔ آنکھون مین روشنی اور رگون مین جنبش پیدا ہونے لگی۔ اور بتدریج ہوش و حواس درست ہوتے گئے۔ جیسے کسی مصنوعی پتلے مین جادو کی تاثیر سے جان آتی جاتی ہی۔ مگر میرے ہر ہر عضو مین جس قدر کوفت اور اضمحلال تھا اُس کا بیان ہی نہین کر سکتا۔ مجھے ایسے الفاظ نہین یاد ہین جن کے ذریعہ اُس تکلیف کا حال ظاہر کرون دماغ مین بھی ہولناک خیالات سمانے لگے۔ مین نے بہ مشکل سر ہلایا۔ سیدھے جانب پنچ پر کسی کی لاش پڑی دیکھی وحشت سے مُنھ پھیر کر بائین طرف نگاہ کی تو وہان بھی اسی طرح ایک اور لاش پڑی تھی۔ اور جب مین نے اپنی حالت پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ مین خود بھی ویسے ہی مقام پر پڑا ہون جسطرح کی جگہ اُن دو مردون کے لیے مقرر کی گئی ہے بہت دیر کے بعد مجھ مین اُٹھکر بیٹھنے کی طاقت آئی۔ اُس وقت سر چکر کھا رہا تھا۔ اور آنکھون مین تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور سامنے والی ہر چیز مجھے تیرتی ہوئی نظر آتی تھی۔ تاہم چار لاشین وہان پڑی ہوئی پہچانی گئین مین آنکھین بند کیے پھر لیٹ رہا۔ عرصے تک میرا دماغ اس

قابل نہ رہا کہ اپنی اصلی حالت کا ٹھیک اندازہ کرسکون اسی طرح ایک یا ڈیڑھ
گھنٹہ گذر گیا۔ اُسکے بعد مجھے معلوم ہوا کہ مین اُس کمرے مین ہون جہان ڈاکٹر
مُردون کو چیرا کرتے ہین۔ ایک ساعت اور گذری جس مین مجھے اس قدر طاقت
آئی کہ اُٹھکر ٹہل سکون۔ طاقت کے ساتھ ہی جرأت و دلیری بھی آنے لگی مین
نے وہان سے نکلنے کی تدبیر سوچنا شروع کی۔ چھوٹے دریچون مین مضبوط لوہے
کی سلاخین لگی تھین۔ مگر دروازہ چندان مستحکم نہ تھا۔ اور غور کرنے سے پایا گیا کہ
وہ بے پروائی سے بند کیا گیا ہے۔ غرض تھوڑی سی حرکت سے وہ کھُل گیا
مین وہان سے باہر نکلا تو ایک دوسرے کمرے مین داخل ہوا۔ وہان دیوار سے
ایک کوٹ لٹکا ہوا نظر آیا۔ اور قریب جا کر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ کسی ڈاکٹر کا
لباس ہے۔ اب غروب آفتاب کا وقت قریب آپہونچا۔

دفعۃً مجھے جب یہ بات یاد آگئی کہ مُردون کو بعد غروب چیرتے ہین تو نہایت
ہی بدحواس و پریشان ہو گیا۔ اور کسی طرح جلد نکل بھاگنا چاہا۔ اُسوقت میری نگاہ
ایک میز پر پڑی جس پر مُردون کو چیرنے کے تمام آلات موجود تھے۔ خیر مین ڈاکٹر
کا کوٹ پہن کے اُفتان و خیزان پیچھے والے دروازے سے باہر نکلا۔ خوش نصیبی
سے وہان کوئی پہرے والا نہ تھا۔ شہر پناہ دیانا کے باہر ہونے کے بعد دل مین
اس درجہ خوشی پیدا ہوئی کہ مین جامے مین پھُولا نہ سمایا۔ مگر تھوڑی دیر مین بھوک
پیاس کا غلبہ ہوا جس کے سبب مین بالکل ہی بیتاب ہو گیا۔ غضب تو یہ
کہ اُس وقت میرے پاس ایک حبہ بھی نہ تھا۔ آخر مین نے یہ ارادہ کر لیا
کہ کوٹ فروخت کرکے اُن پیسون سے غذا مول لون۔ اور اُنھین کڑھ کڑھ پر
اکتفا کرون جو قید خانہ مین مجھے ملے تھے۔ اسی تجویز مین مین ایک درخت کے
نیچے بیٹھ گیا۔ اب مین دیانا سے دو کوس کے فاصلہ پر تھا۔ اور میرے
قریب ایک چھوٹا سا گاؤن بھی تھا۔ رات تو اُسی درخت کے سایہ مین کاٹی
سویرے اُٹھکر بیچنے کی نیت سے کوٹ اُتارا تو اُسکی جیب پر ہاتھ پڑا جس مین

چند اشرفیان تھین۔ اس غیبی امداد سے مین بہت ہی خوش ہوا جھٹ سے کوٹ پہن کر گانون مین جا پہونچا۔ اور وہان کچھ کھانا لیکر کھایا۔ مگر دل مین اس امر کی تشویش تھی کہ مین آیندہ کس طریق سے اپنی زندگی بسر کرون۔ آخرکار مجھے مانفریڈ کا خیال آیا۔ اسوقت تک اسکا باپ زندہ تھا۔ مانفریڈ کسی زمانہ مین اسی فوج کا ایک افسر تھا جس کا مین بھی ایک ادنی سپاہی تھا۔ ایک دن مانفریڈ نے مجھے قریب بلا کر ایک پیالہ شراب سے بھرا ہوا دیا۔ مین نے نہایت شکریہ کے ساتھ اسکا عطیہ قبول کیا۔ اور ایک رئیس زادہ کے اس درجہ خلق و مروت سے پیش آنے کے سبب سے مین کچھ متعجب سا ہو گیا۔ مانفریڈ بولا۔ تم ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ مین تم سے اعلے درجہ رکھتا ہون۔ میرے باپ کی تمام ملک و عہدہ میرے بڑے بھائی کا حصہ ہے۔ مجھے ہر حال مین اُس کا دست نگر اور محتاج رہنا ہوگا۔ افسوس! کاش مین پہلے پیدا ہوا ہوتا!!!" مانفریڈ کی اس پُر درد تقریر نے میرے دل کو مؤثر بنا دیا۔ اور مین اُسکے دلی خیالات کو پا گیا۔

اسی قدر باتین ہوئی تھین۔ پھر کبھی اس بارے مین گفت و شنید کا اتفاق نہ ہوا۔ نہ اُس نے کچھ کہا۔ اور نہ مین نے زبان کھولی۔ خیر۔ وہ فوج جس مین ہم دونون تھے افزودی ہونے کے سبب خارج از دفتر کر دی گئی۔ مانفریڈ اپنے باپ کے پاس چلا گیا۔ اور میری تبدیلی شاہی فوج مین ہو گئی۔ پھر اُس وقت سے مانفریڈ کی کچھ نیک و بد خبر معلوم نہ ہوئی۔ لیکن جب مین اس حالت کو پہونچا تو اُسکا خیال آگیا۔ اور مین نے اُسی دم قلعہ انس ڈارف کا سفر اختیار کیا گو کہ منزل مقصود بہت دور و دراز ہونے کے سبب سے بہت سی تکالیف اُٹھانی پڑین مگر مین ہمت نہ ہار کر بہت جلد قلعہ ندکور مین پہونچ گیا۔ جو مانفریڈ کے باپ کا مسکن تھا۔ وہان پہونچکر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ قلعہ مین مانفریڈ کا باپ اور اُسکا بڑا بھائی رہتے ہین۔ مانفریڈ ان دونون سے صفائی نہونے کے سبب

پانچ چھ کوس کے فاصلہ پر جدا سکونت پذیر ہے۔ ناچار مین وہان سے نکلکر ڈھونڈھتا ہوا مانفریڈ کے گھر پر گیا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی گھبرا اٹھا کیونکہ پورے حالات سے واقف تھا۔ تیز چیختی آواز مین پوچھا تمھارا نام الرک کنس ہے نا؟ مین نے سنا تھا کہ تمھین سولی دیگئی "۔ مجھے اپنا پورا قصہ بیان کرنا پڑا جسکو سنکر وہ کمال متحیر ہو گیا۔

مانفریڈ "تم مجھسے کس بات کے طالب ہو۔؟ "

مین نے کہا۔ آپ کا ملازم بننا چاہتا ہون "

مانفریڈ "میرے پاس کوئی ایسا کام نہین جسپر تمھین مامور کردن مین خود غریب ہون۔ اباجان نااتفاقی ہونے کے سبب سے ایک قلیل رقم مجھے دیتے ہین جو اوقات بسری کے لیے مشکل سے کفایت کرتی ہے۔

مین نے جواب دیا۔ آپکے غریب ہونے ہی کے سبب سے ضرور ہوا کہ تونگری حاصل کرنے کے متعلق سعی کرین۔ اگر آپ قوی ہمت ہو کر کچھ کارروائی شروع کیجیے تو مین عمدہ طور پر اُس مین تائید کرون گا "۔ آخر اُس نے مجھے نوکر رکھ لیا۔ چونکہ قدیم نام میرے لیے باعث مصیبت تھا۔ اس سبب سے اپنا نام زسٹر مقرر کیا۔ میرے داخل ہونے کے پہلے ہیوگو نامی ایک شخص اُسکا ملازم تھا۔ مگر اُس نے بھی اپنا قدیم نام بدل کر فیروز رکھ لیا۔ یہ شخص مانفریڈ کا دلی خیر خواہ اور اول درجے کا معاون تو تھا۔ مگر اُس کی راے عمدہ اور تدبیر صائب نہ تھی مین اور مانفریڈ اپنا محرم راز بنانے کی غرض سے اُسکو تعلیم دینے لگے۔ آخر وہ بھی سنبھل گیا۔ ہمارا اصلی مدعا یہی تھا کہ مانفریڈ کے بڑے بھائی سگسمنڈ کو کسی طرح نذر اجل کر کے مانفریڈ کو اُسکے باپ کا قائم مقام بنائین۔ مانفریڈ کو اپنے بھائی کے قتل مین سر مو تامل نہ تھا۔ لیکن باپ کی عین حیات مین ایسی بڑی جرأت کرنے سے ڈرتا تھا۔ اُس کا باپ اُس کے برے چال چلن اور بدنیتی سے اس قدر واقف تھا کہ اگر اُس کا بڑا بیٹا کسی ناگہانی صدمے سے بھی مرجاتا تو اُس کا باعث مانفریڈ ہی کو ٹھہراتا۔ کیونکہ اُسی کو سگسمنڈ کی موت سے فائدہ

پہونچنے والا تھا۔اسی تردد و تشویش و پنج مین زمانہ گذر گیا۔ اور کوئی کام نہوا۔ مانفریڈ کو رفعت و بزرگی حاصل کرنے کی تمنا بھی تھی۔ اور ساتھ ہی خوف بھی تھا کہ مبادا میرے فریب کا حال آشکار نہو جائے۔اسی طرح دو سال گذرے آخر سگسمنڈ نے بہت کچھ کہہ سنکر اور لجاجت کرکے باپ کو مانفریڈ کے ساتھ پدرانہ مراسم بحال کرنے پر راضی کرلیا۔ جس کے بعد باپ کے حسب الحکم مانفریڈ قلعہ نس ڈارف مین رہنے لگا۔ یہین اور ہیو کو بھی وہین جم گئے گو کہ بڈھے نے کونٹ مانفریڈ کا قلعہ مین رہنا گوارا کیا مگر اُسکے برتاؤ سے صاف ظاہر تھا کہ صرف بڑے بیٹے کی خاطر سے وہ مجبور ہو گیا۔ ورنہ کبھی پاس بھٹکنے ندیتا۔ بڈھا مانفریڈ کے ساتھ اُس محبت واخلاص سے پیش نہین آتا تھا جس طرح باپ کو بیٹے کے ساتھ ہونی چاہیئے برخلاف اُسکے سگسمنڈ کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ فی الحقیقت سگسمنڈ بھی اُسیقدر سعید اور لائق بیٹا تھا جسقدر مانفریڈ نالائق اور بدکار تھا۔ غرض باپ کی سرد مہری اور اُسکی نظرون مین بھائی کی رفعت و محبت دیکھ دیکھکر مانفریڈ تاب لا سکا اور پورے طور پر عازم ہو گیا کہ کسی طرح آپ بزرگی حاصل کرے۔

اور سب سے پہلے یہی تجویز سوچی کہ باپ اور بھائی دونون کا کام ایک ساتھ تمام کردے آخر ایک ایسا زہر طیار کیا جس کا اثر بدیر ظہور مین آئے۔ اور شب کو کھانا کھاتے ہوئے اُسکو بڈھے کونٹ اور سگسمنڈ کی شراب کے گلاسون مین ملادیا۔ جب پینے کی نوبت آئی تو بڈھے نے دو ایک قطرے چکھ کر پیالہ مُنھ سے جُدا کیا۔ اور شراب کی بدمزگی بیان کی۔ سگسمنڈ نے بھی چکھا تو باپ کا قول درست پایا۔ مانفریڈ کے چہرے پر ہوائیان اُڑنے لگین۔ اس درجہ بدحواس ہو گیا کہ منھ سے بات نکلنا مشکل ہو گئی لیکن فوراً سنبھل کر کہا۔ شراب کے ذائقہ کی نسبت آپ دونون کا اندازہ غلط ہے۔ میری شراب تو معمولی مزہ رکھتی ہے۔ اگر وہ چپکا ہو رہتا تو شک کی گنجائش نہ تھی۔ اِس کی اُس وقت کی حالت اور باتون مین گھبراہٹ اور دوسری حرکات سے بڈھے کے دل مین شک پیدا ہوا کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے۔ اُسی دم باورچی خانہ کے داروغہ کو

بُلوا کر دونون شراب سے بھرے ہوئے پیالے دیے۔ اور صبح تک حفاظت کے ساتھ رکھنے کی تاکید کردی۔ شب بھر مانفریڈ کی عجیب حالت رہی۔ داروغہ کے پاس جاکر خوشامد و معذرت کرنے لگا کہ اُس شراب کو پھینک کر تازہ شراب بھر دو۔ مگر اُسنے ایک نہ مانی۔ اور صبح کو پوری پوری کیفیت بڈھے کونٹ سے بیان کردی بڈھے کا گمان ٹھیک نکلا۔ پھر بھی وٹن برگ سے ایک ڈاکٹر بلوایا گیا۔ اُسکے امتحان سے معلوم ہوا کہ شراب زہریلی ہوئی ہے۔ مانفریڈ کے حق مین یہ بات بالکل ہی بُری ہوئی۔ باپ نے ہمیشہ کے لیے اُسے عاق کردیا۔ اور فوراً قلعہ سے نکلجانے کا حکم دیا۔ مین اور رہیو کو اپنے بے وقعت صاحب کے ہمراہ ہوئے مانفریڈ کے قلعہ سے باہر نکلتے وقت سگسمنڈ باپ سے چھپکر اُسکے روبرو آیا۔ اور کہا "میرے عزیز بھائی! مین نے دل سے تمھاری خطا معاف کردی۔ خدا سے التجا کرتا ہون کہ وہ تمھین نیک ہدایت عطا فرمائے۔ یہ لو ایک تھیلی اشرفیون سے بھری ہوئی دے کر آوارہ وطنی مین تمھارے کام آئیگی۔ تم جہان کہین رہو۔ مگر وقتاً فوقتاً کیفیت سے اطلاع دیے جاؤ۔ مین تمھین کبھی تنگدست نہونے دونگا۔" یہ کہکر سگسمنڈ جلد جلد واپس ہوگیا۔ مانفریڈ اور مین اور رہیو کو قلعہ سے باہر نکلے مانفریڈ نے ہم دونون سے مخاطب ہوکے کہا "میرے وفاشعار ملازمو! مین سمجھتا ہون کہ ابا جان کی زندگی تک میری کوئی تدبیر کارگر نہوگی۔ ہان بعد اُن کے البتہ کامیابی کی اُمید ہوسکتی ہے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ سیدھا دیانا جاکر شاہی فوج مین داخل ہوجاؤن۔ اس سے یہ فائدہ مترتب ہوگا کہ میرا بھائی سمجھے گا کہ مین گناہون سے تائب ہوکر دنیا مین ناموری اور بزرگی پیدا کرنے کی کوشش مین سرگرم ہون۔ تم دونون اسی قرب و جوار مین رہو اور جو جو حالات گذرتے رہین اُنسے بے کم و کاست مجھے اطلاع دیا کرو۔" مانفریڈ نے دیانا کی راہ لی۔ مین اور رہیو وٹن برگ مین رہنے لگے۔ کبھی کبھی مین سگسمنڈ سے ملتا تھا۔ اور ہر ملاقات مین یہی کہتا تھا کہ میں مانفریڈ کے پاس رہتا ہون۔ اور اب بھی

چلا آتا ہون سگسمنڈ ہر ملاقات مین مجھے ایک تھیلی اشرفیون کی دیتا تھا۔ اور ہم
اور ہیوگو اُسی سے گذارا کرتے تھے۔ مانفریڈ کو گئے ہوئے دو سال گذرے
تھے کہ سگسمنڈ نے لیڈی الڈگارڈا سے شادی کی۔ اُس شادی سے ایک سال
بعد بڈھا کونٹ انتقال کر گیا۔ اور لارڈ سگسمنڈ للنس ٹارف کی وسیع جاگیرات و قلعہ کا
مالک و مختار ہوا۔ مانفریڈ کو اس امر کی اطلاع دینے کے لیے ہیوگو دیانا گیا۔ وہ سنگر
پوشیدہ طور پر اُسکے ساتھ آگیا۔ مجھے یہ بتا دینا ضرور ہے کہ مانفریڈ دیانا مین رہنے
کے عالم مین انجمن ودم کا ایک رُکن مقرر ہوا۔ اور بہت جلد اعلیٰ عہدہ بھی پا گیا۔ غرضکہ
جب وٹن برگ مین آیا تو مجھے اور ہیوگو کو اُس انجمن مین شریک کرایا۔ انجمن کی کونسل
نے مانفریڈ کو ضلع وٹن برگ کی افسری عطا کی ہیوگو اور مین شہر مین رہے مانفریڈ
اپنے بھائی کے پاس قلعہ مین گیا۔ سگسمنڈ کی بی بی الڈگارڈا کو اُسی وقت وضع حمل
ہوا تھا وہ زچہ خانہ مین تھی۔ سگسمنڈ نے بھائی کو نہایت خلق و محبت کے ساتھ لیا۔
اُسکے رہنے کے لیے قلعہ ہی مین جگہ مقرر کر دی رفتہ رفتہ اُسنے مانفریڈ کو کچھ جائداد
بھی دی تاکہ اُسکی آمدنی سے وہ اپنی گذر اوقات کر سکے۔ چند روز گذرے۔ بی بی کا
مزاج علیل ہونے کے سبب سگسمنڈ کہین باہر آتا جاتا نہ تھا۔ جب اُسے
پوری صحت حاصل ہوئی تو یہ اپنے معمولی سیر و شکار مین مشغول ہوا مین اور
ہیوگو مانفریڈ سے ملا کرتے تھے۔ اور وہ ہمین تدبیرین بتاتا تھا۔ اُسکا حکم یہی تھا کہ
ہم دونون کوئی قابو پا کر سگسمنڈ کو قتل کر دین۔ حاصل کلام ایک روز مین مانفریڈ
کے اشارے کے بموجب شہر سے دو چار کوس فاصلہ پر ایک جھاڑی مین چھپا ہوا بیٹھا
تھا۔ دُور سے ایک سوار دکھائی دیا جب وہ قریب آیا تو مین نے پہچانا کہ سگسمنڈ ہے۔
اُسکا گھوڑا کسی صدمہ کی وجہ سے لنگڑا ہو گیا تھا جسکے سبب وہ اپنے ہمراہیون سے
دُور پڑ گیا۔ مین جس جگہ دبکا ہوا چُپ چاپ بیٹھا تھا اُسکے قریب ایک ٹیکری تھی سگسمنڈ

اُس پر چڑھکے ہوگل پھونکنے لگا۔ مگر اُس آواز سے بھی کوئی نہین آیا تو وہ مایوس ہوکر اُترا اور میرے قریب سے گذرنا شروع کیا۔ مین نے دفعتہً شیر کی طرح جھاڑی سے نکلکر اُسپر حملہ کیا۔ اور شمشیر اُسکے سینے مین بھونک دی۔ سگسمنڈ آہ سرد کھینچکر زمین پر گرا۔ مانفریڈ کا نام اُسکی زبان پر آیا۔ اور مجھے خوف اور نفرت کی نگاہون سے دیکھنے لگا۔ وہ مجھے بخوبی پہچانتا تھا۔ اُسے مرتے دم یقین ہوگیا کہ مانفریڈ ہی کی تحریک سے مین نے اُسکی جان لی ہے۔

غرض تھوڑی دیر مین اُسکا دم نکلگیا۔ مین رسّی اور کٹار مُردے کے بازو پر رکھکر فوراً وہان سے بھاگ آیا۔ سگسمنڈ کے ہمراہی واپس آتے ہوئے اپنے آقا کی لاش کو راہ مین پڑی دیکھکر روتے پیٹتے قلعہ لنس ڈارف مین لے آئے۔ میت گھر مین آنے کے بعد سگسمنڈ کی پیاری بیوی کا غم والم سے جو حال ہوا اُسکے بیان کرنے کی مجھ مین طاقت نہین۔ مین نے سُنا کہ وہ بہت دیر تک بیہوش رہی اور جب ہوش آیا تو مجنون کی سی باتین کرنے لگی۔ خیر اُسکو ایک حجرے مین بند کرکے ونفریڈ نام ایک بڑھیا اُسکے ساتھ رکھی گئی۔

یہ بوڑھیا چند سال سے قلعہ لنس ڈارف مین خادمہ کی خدمت پر مامور تھی۔ وہ مانفریڈ کی رازدار بھی تھی۔ لارڈ سگسمنڈ کے انتقال سے چند روز بعد مین اور ہیوگو قلعہ ہی مین آکر رہنے لگے۔ لیڈی الڈگارڈا کا کوئی سرپرست وہمدرد باقی نہ رہا۔ مانفریڈ نے اُسکی لڑکی کی پرورش اپنے ذمے لی۔ اور آپ قلعہ کا مالک بن بیٹھا۔ بھائی کے خیرخواہ نوکرون کو معزول کرکے سب خدمتین انجمن دم کے لوگون کو دین۔ ایک رات لیڈی الڈگارڈا سے بچی کو جُدا کرکے صرف اُسی کو قیدخانہ مین لیجانے کا حکم دیا۔ اور ادھر ہیوگو کو اشارہ کردیا کہ بچی کو مار ڈالے۔ مگر اُسنے اس ظالمانہ حکم کی تعمیل نہ کی بلکہ چند اپنے قرابت دارون کے حوالے کیا جو دریٖن کمین قریب مین رہتے تھے۔ یہ بات ہیوگو نے مجھسے اُسوقت کہی جب ہم دونون مانفریڈ کی ملازمت سے

دست بردار ہو چکے تھے۔ لیڈی الڈگارڈا ایسی جگہ مقید کی گئی جہان سے اسکو باہر کے حالات کچھ معلوم نہین ہو سکتے تھے۔ مانفریڈ نے مشہور کیا کہ سگسمنڈ کی بی بی الڈگارڈا شوہر کے غم مین لڑکی کو مار کے خود بھی ہلاک ہو گئی۔ ایک دن قلعہ لنس ڈارف سے تین جنازے نکالے گئے۔ ایک مین تو لارڈ سگسمنڈ کی لاش تھی۔ اور دوسرے اور تیسرے جنازے مین کچھ پتھر اور کپڑے اس انداز سے ڈالے گئے تھے کہ جس سے آدمی کا وزن برابر معلوم ہوتا تھا۔

الغرض جب مانفریڈ کو سب طرف سے تشفی حاصل ہوئی تو کونٹ کا خطاب اختیار کر لیا۔ کیونکہ اسکے سوا خاندان مین کوئی اور وارث نہ تھا۔

لیڈی الڈگارڈا نہایت درجہ حسین تھی۔ اسکے حسن و جمال و رنازو ادا کو دیکھکر مانفریڈ کو اپنا دل قابو مین رکھنا دشوار ہوتا تھا۔ اسکے خیالات ہمیشہ بدی سے بھرے ہوئے تھے۔ اور اسی سبب سے باپ نے بھی مردود کر رکھا تھا۔ جب لیڈی پورے طور پر اسکے قبضۂ قدرت مین ہو گئی مانفریڈ نے اپنا جال پھیلانا چاہا۔ لیکن اُس ماہ جبین سے اسقدر شرمندگی تھی کہ روبرو جانا اور آنکھین چار کرنا بھی اُس سے نہ ہو سکتا تھا۔ تجویز و تردد ہی مین چند ہفتے گذر گئے۔ ان ایام مین ہیوگو کو جو اُس جفا کشیدہ مظلوم لیڈی کی محافظت کے لیے مقرر کیا گیا تھا اُسکی حالت زار پر ترس آ گیا۔ الڈگارڈا ایک دن رو رو کر اُس سے کہنے لگی کہ "اگر مین اور چندے اسی طرح قید مین رہون تو یقین ہے کہ جنون ہو جائے مین تم سے لجاجت کرتی ہون خدا کے لیے مجھے لکھنے کا اسباب ہی لا دو تاکہ اس شغل مین کچھ عرصہ گذار دن" ہیوگو نے اُسے مخفی طور سے کاغذ قلم وغیرہ لا دیا اور ساتھ ہی تاکید بھی کر دی کہ۔ مانفریڈ کو ہرگز اطلاع نہونے پائے کہ یہ چیزین مین نے فراہم کر دی ہین۔ کیونکہ ہیوگو مانفریڈ کے غضب سے بہت ڈرتا تھا۔ اور لیڈی سے یہ بات بھی کہی کہ مین جسوقت آپ کے لیے کھانا لے آتا ہون مانفریڈ دروازے کے

پاس آکھڑا ہوتا ہی تا ہماری باہمی گفتگو سُنے"۔ ہیوگو سے مانفریڈ نے کہدیا تھا کہ لڑکی کے قتل کا حال الڈگارڈا سے ہرگز بیان نہ کرو بلکہ اسکو اُمید دلاؤ کہ اگر تم اپنے دلکو تسکین دوگی۔ اور موجودہ حالت پر صبر کرکے خوش وخرم رہوگی تو لڑکی کے واپس ملنے کی اُمید ہی۔ بعض مرتبہ مانفریڈ مجھے بھی بھیجا کرتا تھا کہ دروازے کے پاس کھڑا ہوکر ہیوگو اور الڈگارڈا کی تقریر سنون۔ اسلیے کہ کبھی کبھی مانفریڈ اپنے وفاشعار خدمتگارون سے بھی بدگمان ہوجاتا تھا۔ غرض دو مہینے تک مانفریڈ اس ستم رسیدہ لیڈی کو مُنھ دکھانے کی جرأت نہ کرسکا۔ آخر ایک دن جی مضبوط کرکے قیدخانے مین گیا۔ مجھے یہ نہین معلوم کہ اُن دونون مین کس طرح گفتگو ہوئی۔ ہان اتنا البتہ معلوم ہوا کہ تھوڑی ہی دیر مین مانفریڈ چین بجبین غضبناک حالت مین وہان سے واپس آیا۔ اور اپنے غصہ وغضب کو مجھپر اور دیگر ملازمین پر نکالنے لگا دو تین دن کے وقفہ کے بعد پھر وہ الڈگارڈا کے پاس گیا۔ اور واپس آکے مجھسے کہا "وہ اُسکا دل میری جانب سے کبھی صاف ہوتا نظر نہین آتا وہ برابر مجھپر ملامت کیے جاتی ہی۔ اور مجھسے میل جول رکھنا موجب عار سمجھتی ہی۔ مین سوچنے اور غور کرنے کے لیے تین دن کی مہلت دے آیا ہون۔ اس عرصہ مین اگر وہ مان جائے تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ وگرنہ اُسکو موت کا مزا چکھانا ضرور ہی"۔ تیسرا دن آیا۔ ہیوگو کے دفعتہً بیمار ہونے کے سبب مین لیڈی الڈگارڈا کا محافظ مقرر کیا گیا تھا قریب شام مانفریڈ زندان مین پہونچا۔ اور پورا ایک گھنٹہ بھر اُس لیڈی سے گفتگو کرتا رہا۔ جب واپس آیا تو اُسکا چہرہ غصے سے سُرخ ہو گیا تھا۔ اور سرتاپا کانپ رہا تھا مجھے بُلاکے کہا "آج اسکا قصّہ تمام کیے دیتا ہون"۔ رات کیوقت میرے پاس کر ایک کالے رنگ کا کوئی سفوف دیا کہ اسکی غذا مین ملادون مین نے اُس حکم کی تعمیل کی مین دوسرے دن صبح کو حسب عادت قیدخانہ مین گیا تو اُسکو مردہ پایا مین نے اور مانفریڈ نے ملکر اُسکو اُسی قیدخانہ کے

ایک کونے مین دفن کر دیا - اور کمرے کے کواڑ بند کرکے واپس چلے آئے۔ مانفریڈ کا بیان ہی کہ اُسوقت سے قیصر کے قید کرنے تک پھر کبھی اُس کمرے کے کھولنے کا اتفاق نہوا۔ جب حال مین مانفریڈ اور مین قیصر کی قید کا اہتمام کرنے کی غرض سے اُس کمرے مین گئے دروازہ بسبب کہنگی کے گرا جاتا تھا۔ لیڈی الڈگارڈا کی آخری غذا کا پس ماندہ سُوکھ کر میز پر جم گیا تھا چھری کانٹے چمچے وغیرہ زنگ سے سیاہ ہو گئے تھے اور ہر چیز پر مکڑیون کے بیشمار جالے بنے تھے حاصل کلام جب مانفریڈ ہر طرف سے پورے طور پر مطمئن ہو گیا تو عدالت دم کا سردار مقرر ہوا اس حکومت نے اُسکے رتبے کو اور ترقی دی۔ وہ بڑا ظالم اور بدمعاش ہو نکلا حتّے کہ مجھے اور ہیوگو کو بھی تصدیع وتکلیف دینے لگا ہم تنگ آکر اُسکی نوکری سے دست بردار ہو گئے۔ اور لیڈی الڈگارڈا کے مرنے کے چند دن بعد قلعہ کونٹ مانفریڈ سے نکل گئے۔ یہ ماجرا جسکو مین نے ابھی بیان کیا گذر کر اکیس سال کا زمانہ ہوا اُسوقت سے اب تک زمانہ کی نیرنگیون کی بدولت مجھے کئی مصیبتیں اُٹھانا پڑین جنکی تفصیل بیان کرکے مین آپ کے قیمتی وقت کو رائگان کرنا نہین چاہتا۔ اب صرف ایک بات کہنا باقی ہی۔ یعنے مین کیونکر واقف ہوا کہ ڈچس میریا لیڈی الڈگارڈا کی صاحبزادی ہین۔

اس سال کے اوائل مین مین روما مین تھا وہان اتفاقاً شرمن نام ایک شخص سے ملاقات ہوئی۔ اور شرمن دغلباز والسٹین کا جسنے ظریین کا بھیس بدل کر عرصے تک دیا نا مین امیری کی تھی بڑا دوست تھا۔ اثنائے گفتگو مین شرمن نے کئی باتین ڈچس میریا کی نسبت مجھ سے کہین اُسکو میریا کا حال والسٹین سے معلوم ہوا تھا جسکی بی بی ایڈلاسین اور میریا مین حقیقی بہنون کے سے روابط تھے۔ شرمن نے بیان کیا کہ ڈچس میریا کسی غریب کی لڑکی تھی اُسکو لارڈ روزنتل کی بی بی نے اُسکی کم عمری مین یتیم و یسیر

ہوجانے بر ترس کھا کے اپنی پرورش مین لیا۔ اور وہین (قلعہ روز نتل ہین) وہ عالم شباب تک پہونچی"۔ شرمن کے اس فقرے سے مین بہت متعجب ہوگیا کہ ٹحیس میریا کے والدین ہیوگو کے قرابت دار تھے ہیوگو نے مجھسے پیشترہی کہدیا تھا کہ لیڈی الڈگارڈا کی پیاری بیٹی کو مانفریڈ کے حکم کے بموجب قتل کر دینے کے عوض اپنے ایک قرابت دار کے حوالے کر آیا ہون۔ اور مین یہ بھی جانتا تھا کہ وہ لوگ یعنی ہیوگو کے اقربا اپنی کوئی خاص اولاد نرکھتے تھے۔ اس سے مجھے یقین ہوگیا کہ وہ بچہ جسکی پرورش قلعہ روز نتل ہین ہوئی لیڈی الڈگارڈا کی بیٹی کے سوا کوئی اور نہ تھا۔ تاہم مین مزید اطمینان کے لیے اُسی کی تلاش مین رہا۔ اُسکی عمر جب دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس لڑکی کی عمر بھی اگر زندہ رہتی تو اسی قدر ہوتی۔ اس تحقیقات سے مجھے مالی فائدہ کی اُمید بندھی۔ اسلیے مین چند مہینے آگے بھیس بدلکر دیانا پہونچا۔ پہونچنے کے دوسرے یا تیسرے دن جیس میریا کو اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑے ہوئے محل سے نکلتے دیکھا۔ صرف ایک ہی نظر کافی تھی لیڈی الڈگارڈا اور اُنکی بیٹی میریا مین سرمو تفاوت نہ پایا۔

باب "۷۷"

فوسٹ اور پادری انسلم

رات کا وقت ہے۔ پادری انسلم قیدخانے مین دلگیر و پریشان بیٹھا ہے۔ چھت سے لٹکی ہوئی قندیل کی دھیمی روشنی اُس مختصر بلاخیز مقام کے چارون جانب پڑرہی ہے۔ باوجود پریشانی کے پادری کی صورت سے کبھی کبھی مسرت کے آثار نمایان ہوجاتے ہین۔ وہ دل ہی دل مین کہ رہا ہے "مین نے مانفریڈ سے تو انتقام لے لیا۔ مجھے اُس نے جسقدر رنج دیا ہے اب خود اُس سے زیادہ بھگتے گا۔ ہان فوسٹ یہان اب تک کیون نہ آیا ہوگا؟ کہین قیدخانہ کے داروغہ نے میرا پیام ہی اُس تک نہ پہونچایا ہوا!"

کسی کی آہٹ سنائی دی۔ قیدی ادھر متوجہ ہوا دروازہ کھلا۔ اور فوسٹ اندر آیا۔
فوسٹ ۔(انسلم سے) "میری سمجھ مین نہین آتا کہ مجھے اسقدر اصرار سے یہان بلانے مین تمھارا مدعا کیا ہی؟"
انسلم "حضور! مین ایک ضروری امر آپ سے عرض کرنا چاہتا ہون۔ (ادھر ادھر دیکھکر) کہین داروغۂ زندان نہ سن لے۔ (نزدیک جاکر) مین اس قید سے رہا ہونا چاہتا ہون۔ اور میری رہائی آپ کی قدرت مین ہی"
فوسٹ ۔(چند قدم پیچھے ہٹ کر) "لاحول ولاقوۃ۔ آخر اس بیہودہ گفتگو سے مطلب؟"
انسلم آپنے مجھے لارڈ آرسنو اور اُسکے ہمراہیون کے روبرو بدنام و بے عزت کیا۔ اور کس لیے؟ صرف اس مردود شخص قیصور جیا کو بچانے کی غرض سے۔ اگر مین چاہون تو اسی دم آپ سے پُورے طور پر انتقام لے سکتا ہون لیکن پھر خیال آتا ہی کہ جسقدر سہولت و نرمی سے کام نکلتا ہی۔ اُس قدر درشتی و سختی سے نہین نکلتا۔ لہذا مین التماس کرتا ہون کہ آپ مجھے اس قید الم سے رہا کرا دیجیے۔ یہ امر آپ کے لیے کوئی دشوار کام نہین ہی۔ کیونکہ آپ آجکل دربار شاہی مین ممتاز سمجھے جاتے ہین اور وقعت کی نگاہون سے دیکھے جا رہے ہین"
فوسٹ ۔(غضبناک ہوکر) "تو ایک نامعقول بات کا مجھسے طالب ہی۔ تجھ ایسے خونی ظالم بے ایمان شخص کی تائید کرنا مجھے ہرگز گوارا نہو گا"
انسلم "مین اگر خونی ہونے کے سبب مردود ٹھہرایا گیا ہون تو آپ کا دامن کب ان جرمون سے پاک ہی؟ کیا آپ نے اپنی معشوقہ ایڈا کو اُس بچے کے مار ڈالنے کا اشارہ نہین کیا جو آپ ہی کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا؟"
فوسٹ "ایسے واہی تباہی قصے بیان کر کے مجھے اپنا ہمدرد بنانا چاہتا ہی؟"
انسلم "یہ واہیات باتین نہین ہین! وہ کاغذ جس مین آپنے اُس بچے کے باپ

ہونے کا اقرار کیا ہی۔ اور رنیزدہ خطوط جن مین اُس بچے کے قتل کی تجویزین آپ اور ایڈا مین ہوئین سب میرے پاس موجود ہین۔ آپکا دل اندر سے گواہی دے رہا ہوگا کہ یہ جو کچھ کہتا ہی حرف بحرف صحیح ہی۔ ہان ہٹ دھرمی سے یا حکومت و عظمت کے غرے مین نہ مانیے تو یہ اور بات ہی۔ مگر اتنا یقین رکھیے کہ مین مخالفت پر آؤن تو دو ہی باتون مین اسقدر انقلاب پیدا کر دونگا کہ آپ امارت کی بلندی سے گر کر اسی قید مین پڑ جائینگے۔"

فوسٹ حقارت سے ہنسنے لگا۔

انسلم۔ (فوسٹ کی ہنسی کی غایت نہ سمجھکر) آپ کو ابھی یقین نہین آیا؟ دیکھیے یہ کاغذات مجھے ایڈا کے شوہر والسٹین کی معرفت ملے ہین۔ (انسلم نے جیب سے کاغذون کا ایک بستہ نکال کر دکھایا)

فوسٹ۔ "شاید تو یہ سمجھتا ہی کہ ان کاغذون کے افشاے راز کے خوف سے مین تیرا عاجز و مطیع ہو رہونگا۔ اگر واقعی تیرا یہی گمان ہی تو سراسر غلط ہی۔ کیونکہ مین ان نوشتون کو آسانی کے ساتھ تیرے ہاتھ سے چھین سکتا ہون۔"

انسلم۔ "معاف کیجیے مین کوئی بچہ نہین ہون کہ ان دھمکیون سے ڈر کر ان کاغذات کو آپ کے حوالے کر دون۔ مجھے معلوم ہی کہ آپ کو چند پوشیدہ اختیارات ضرور حاصل ہین۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کیونکر آپ لارڈ آرسنو کے روبرو مجھے پھانسی دی جانے اور میرے اسپتال سے اٹھ بھاگنے کا مفصل حال بیان کرتے؟ حالانکہ اُسوقت اُن واقعات کو گذرے ستائیس برس کا زمانہ گذر چکا تھا۔ خیر اب مین چاہتا ہون کہ آپ کے اس جھوٹے دعوے کا ثبوت حاصل کرون۔"

فوسٹ۔ "مجھے کسی ایسی قدرت کا ادعا نہین جو میرے حوصلہ سے زیادہ ہو۔"

فوسٹ نے ابھی یہ فقرہ تمام نہ کیا تھا کہ اُن کاغذون مین جنھین انسلم اپنے ہاتھ مین رکھے ہوئے تھا آگ سُلگ اُٹھی اور سب کاغذ دیکھتے ہی دیکھتے راکھ کا تودہ بن گئے

کپڑے مین لپیٹ کر اس صندوق مین رکھا جو ابھی تہ خانہ سے نکالا گیا تھا۔ اور جنازے کو قلعہ کی گرجا مین رکھدیا جب یہ کام ختم ہوچکا تو ایک خط لکھا اور ایک تیز رو سوار کی معرفت لارڈ روزنتل کی خدمت مین روانہ کیا۔ اور خود قلعہ لنس ڈارف ہی مین ٹھہرا۔ اُسیدن شام کے وقت لارڈ روزنتل اپنے رتبہ کے مطابق کچھ فوج اور اپنے پادری کو ساتھ لیے قلعہ لنس ڈارف مین آیا جو زمانہ دراز سے اُسکے ایک دشمن جان کا گھر تھا۔ مانفریڈ کے حالات سُنکر روزنتل کو چندان تعجب نہوا کیونکہ وہ پہلے ہی سے اُسکے وارث ہونے مین شک رکھتا تھا۔ اور اُسکی نسبت سیکڑون قسم کی افواہین سُن چکا تھا لیکن میریا کی کیفیت سُنکر لارڈ انتہا سے زیادہ متعجب و حیران ہوگیا وہی میریا جو اُسکے ہان ایک لونڈی کی حیثیت مین عرصے تک پرورش پاتی رہی۔ حاصل کلام لیڈی الڈگارڈ کی ہڈیان اُسی شب قلعہ کے گورستان مین دفن کردی گئین۔ اور جنازے پر اُسکا تمام ماجرا کندہ کیا گیا لیڈی تریزا نے اپنے باپ کے نام جو خطوط دیے تھے۔ وہ آٹو نے پہونچا دیے۔ اُس سے بیشتر کے خطوط جو آٹو ہی لایا تھا اُسکے مضمون سے لارڈ روزنتل کے دل کو بڑا صدمہ پہونچا تھا۔ اسلیے کہ تریزا نے اُس مین شوہر کی عدم التفات و پراگندگی کا حال لکھا تھا۔ مگر ان خطون مین کچھ ایسی کیفیتین تھین کہ جنکے دیکھنے سے لارڈ کو کمال مسرت ہوئی۔ آٹو ایک اور خط روزنتل کے نام کا ہمراہ لایا تھا۔ جو خاص شہنشاہ جرمنی کا تھا۔

لارڈ روزنتل (خط پڑھنے کے بعد) ”آپ سے تو اس خط کا مضمون پوشیدہ نہوگا“

آٹو ”جی ہان۔ اگر میرا قیاس غلطی پر نہو تو وہ قیصر بورجیا اور اُسکی بہن کے بارے مین ہے ایک دوسری بات مجھے یاد آئی جب قیصر میری کوششون کی بدولت قید سے چھوٹ نکلا تو اُسکا خدمتگار۔

لارڈ روزنتل ”ہان۔ آپ مکلٹو کو پوچھتے ہین نا؟ اُسکو تو کونٹ مانفریڈ نے اُسی دن چھوڑ دیا۔ جسدن آپ مجھ سے رخصت ہوکر دیانا کی طرف گئے۔ غرض شہنشاہ

نے اس خط میں یہ حکم بھیجا ہی کہ مین قیصر اور اُسکی بہن کو ایک قلیل عرصہ مین حدود جرمنی سے باہر نکال دینے کی کوشش کرون اُس شاہی فرمان سے مین بہت ہی خوش ہوا کیونکہ ان لوگون کی صحبت سے مین بیزار ہو رہا تھا جب سے کہ قیصر میرا مہمان ہوا مجھے آئے دن یہی فکر لگی رہی کہ کہین میرے کھانے یا پانی مین اپنا مشہور و معروف زہر نہ ملادے۔ الوکریزا میرے نوکرون سے ایک دوسرے کے دل مین نفاق پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہی اور اُنکا ملازم مکلٹو کیپٹن ڈیونڈ سے ہمیشہ جھگڑتا رہتا ہی۔ انھین وجوہات کے سبب وہ جسقدر جلد یہان سے نکلین میری عین مسرت ہوگی" لارڈ روزنتل نے کمال محبت کے ساتھ آٹو سے مصافحہ کرکے اپنے قلعہ کا راستہ لیا۔ آٹو نے اپنے ہمراہی سپاہیون کے افسر کو بلوا کر قلعہ لنس ڈارف اور اُسکی وسیع جاگیر کا انتظام اُسکے سپرد کیا۔ اور تاوقتیکہ کوئی دوسرا شخص مستقل طور پر ڈیوک لیپولڈ کے پاس سے نہ آئے اُسی کو وہان کا حکمران بنادیا۔ جب تمام اُمور ضروری انجام پا گئے تو آٹو اُس کمرے مین گیا۔ جہان لارڈ سگسمنڈ اور اُسکی بی بی کی تصویرین تھین۔ یہ نایاب شے ڈچز میریا کی نذر کرنے کے لیے وہان سے نکال لیا۔ بعدازان اپنے آٹھ سپاہیون سے چھ کو قلعہ کے بندوبست و محافظت کے لیے چھوڑا۔ اور دو کو ہمراہ رکھا۔ اور ڈیم ونفریڈ کو قیدی بناکے مہانسرائے بکبرگ کو لے چلا ڈیم ونفریڈ نہایت مغموم اور پریشان تھی۔ وہ صرف اس سبب سے ماخوذ کی گئی کہ مانفریڈ کے ظالمانہ احکام کی تعمیل کے لیے ہمیشہ مستعد رہتی تھی ورنہ اب اُسکا کوئی خاص جرم ظاہر نہ ہوا تھا جب آٹو مہانسرا کے دروازے کے قریب پہونچا ایک سپاہی جو مانفریڈ کی نگرانی کی غرض سے وہان ٹھہرایا گیا تھا دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہا حضور! مانفریڈ نے ابھی خودکشی کرلی"

آٹو۔ متحیر ہوکر) "دد کیا کہا؟ ہوش مین ہو کہ نہیں؟

سپاہی۔ "جی ہان جناب! آپ خود چلکر دیکھ نہ لیجئے" نعش پڑی ہوئی ہی۔ اُس نے

آٹو نے پُرجوش لہجے مین کہا "مانفریڈ! تمکو اپنے حقیقی بھائی سگسمنڈ اور اُسکی پیاری بی بی الڈگارڈا کے قاتل ثابت ہونے کے سبب آج مین گرفتار کرتا ہون۔ خدا نے تمھاری بدکرداریون کا پردہ فاش کیا۔ تم اب تک ظلم اور فریب کی راہ سے لنس ڈارف کی جاگیر و قلعہ کے مالک و مختار بنے رہے۔ ورنہ دراصل اُسکی مالک ڈچز میریا ہین۔ خدا کے کام۔ انھین لوگون نے یہ راز آشکارا کر دیا جو ان بداعمالیون مین تمھارے شریک تھے یعنے ہیوگو اور انسلم۔ انھین دونون نے تمھارے پوست کندہ حالات بیان کیے۔"

یہ سُنکر مانفریڈ سرتاپا کانپنے لگا۔ اور بدحواسی مین کچھ کہا "اگر کنس پادری انسلم! وہ تو اُسی شب کو یہان سے نکلگیا جبکہ قیصر بورجیا اور اُسکا محافظ گونگا دونون قید سے چھوٹ کے بھاگے تھے۔ اور۔ اس سے آگے زبان نے یاری نہ دی وہ چپکا ہو رہا۔

آٹو "وہان وہ مصنوعی گونگا مین ہی تھا جب پادری انسلم قیدیون کا حال سُنکر مضطر و پریشان قلعہ کے باہر نکلا تو مین نے ہی اُسکو گرفتار کیا۔ قید کے عالم مین اُسنے اپنی پوری سرگذشت بیان کر دی۔ اب وہ زندہ بھی نہین ہے۔ دیانا کے قیدخانہ مین مر چکا۔"

مانفریڈ کے چہرے پر خوف و دہشت سے ہوائیان اُڑنے لگین۔ ایسا قوی تن دلیر بے باک شخص آن واحد مین پست ہمت اور خوف زدہ ہو گیا۔ آٹو نے دو سپاہیون کو بُلوا کر مانفریڈ کی خبرداری کے لیے چھوڑا۔ اور آپ چھ سپاہی ہمراہ لیے قلعہ لنس ڈارف کی طرف چلا۔ اور قلعہ کے پھاٹک پر پہونچکے پہرے والون سے کہا۔ "تمھارے آقا کونٹ مانفریڈ اب تک دغابازی سے اس قلعہ اور جاگیرات کے مالک بن بیٹھے تھے۔ لہذا اب مین نے انھین حسب الحکم شہنشاہ جرمنی قید کر لیا ہے۔ اور اس قلعہ مین ڈچز میریا کے نام سے تصرف کرنے کے لیے آیا ہون۔ جو لارڈ سگسمنڈ اور لیڈی الڈگارڈا کی حقیقی بیٹی اور اس قلعہ وغیرہ کی اصلی مالک ہے۔"

آٹو نے چند دستاویزات بھی بتائین جن سے پہرے والون کی پوری تشفی ہو گئی۔

اور وہ فراہم ہونے سے باز آ گئے آٹو قلعہ کے اندر پہونچا۔ اور ڈیم ونفریڈ بڑھیا کی قید کا حکم دیا۔ اُسکے بعد وہان کے چند خدمتگارون اور اپنے سپاہیون کو ساتھ لے کر قلعہ لنس ڈارف کے گورستان کی سمت راہی ہوا۔ گورستان مثل ایک تہ خانہ کے تھا جسکے اندر بہت سے محراب بنے تھے یہ عادت تھی کہ ہر مردہ لوہے کے جنازے سمیت ایک محراب مین رکھدیا جاتا تھا۔ آٹو نے مشعلین روشن کرائین۔ اور تہ خانہ کا دروازہ کھول کے اندر اُترنے لگا۔ وہان ڈیڑھ سو سے زائد جنازے رکھے ہوئے تھے۔ اور ہر جنازے پر وہ ہتھیار دھرے تھے جنھین مرحوم اپنی حین حیات مین استعمال کرتا تھا۔ خیر۔ آٹو کئی محرابون سے گذر کر تہ خانہ کے آخری حصہ پر پہونچا۔ وہان سگسمنڈ کا جنازہ اُسکے ہتھیارون کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ اُسی کے برابر ایک اور جنازہ تھا۔ آٹو نے اُسکے کھولنے کا حکم دیا جب وہ کھولا گیا تو بجاے نعش کے پتھر اور گھانس پھونس بھرا تھا مگر ڈھکن پر یہ الفاظ کندہ تھے "لیڈی الڈگارڈا اور اُسکی شیر خوار لڑکی" آٹو نے جنازے کو پتھرون سے خالی کر کے باہر لانے کے لیے کہا۔ جب اس کام سے فراغت ہوئی تو ایک کمرے کے قریب جا کے اُسکا دروازہ کھولا جو لیڈی الڈگارڈا اور قیصر کا قید خانہ تھا۔ جب اس کمرے کے ایک کونے کی تھوڑی زمین آٹو کے حسب الحکم کھودی گئی تو پہلے سر کی اور بعد ازان آدمی کے پورے جسم کی ہڈیان نکل آئین۔

آٹو "یہ ہڈیان الڈگارڈا کی ہین" خود مانفریڈ کے چند خدمتگار جو ہمراہ تھے آٹو کی ان کارروائیون پر حیرت کرنے لگے۔ اور اس جور و ظلم سے مطلع ہونے کے بعد اُنھین مانفریڈ کی صورت سے نفرت ہو گئی۔

آٹو "دیکھو تمھارے صاحب نے اپنے حقیقی بھائی اور اُسکی بی بی کو خاص اپنے ہی ہاتھون ہلاک کر دیا۔ اور صرف اسلیے کہ بعد اُنکے اس قلعہ اور جاگیر پر بے کھٹکے آپ حکمرانی کرے" مانفریڈ کے ملازم حیرت زدہ سکتے کے عالم مین کھڑے تھے آٹو نے اُن ہڈیون کو ریشمی

ڈیوک لیپولڈ۔ تمھاری نیک نیتی اور رحمدلی کی مین دل سے قدر کرتا ہون مگر اُسکی خطائین درگذر کرنے کے قابل نہین ہین۔ اُسکو یون ہی چھوڑ دینا گویا انصاف کا خون کرنا ہی۔ ہان تمھارے کہنے سے اتنا البتہ ممکن ہی کہ وہ پھانسی پانے کے عوض مدت العمر قید مین رکھا جائے اور وہین عبادت گذاری مین مشغول ہوکر اور گریہ وزاری کرکے اپنی روسیاہی کو مٹائے اور تمام گناہون سے تائب ہو۔"

یہ سُنکر ڈچیز مپریا خاموش ہوگئی۔ آٹو نے چند سپاہی ہمراہ لیے اور قلعہ کونٹ مانفریڈ کی راہ لی۔ وہ اس خیال سے جلد جلد منزلین طے کرنے لگا کہ کہین مانفریڈ کو انسلم کی گرفتاری کا حال معلوم نہو جائے۔ اگر معلوم ہوگیا تو وہ قلعہ مین محفوظ ہوکر آخر دم تک اپنے بچنے کی کوشش کرتا رہیگا۔ لیکن اُس زمانہ مین نہ تو اخبارات تھے۔ نہ انتظام ڈاک کسی قاعدے کی پابندی کے ساتھ جاری تھا۔ ٹلگرام ریلوے اور ٹلفون وغیرہ کے نام بھی کسی کو معلوم نہ تھے ایک شہر یا ملک کی کیفیت دوسری جگہ صرف مسافرون کے ذریعہ معلوم ہوا کرتی تھی جو بغرض تجارت اور دیگر ضروریات کے لیے ادھر اُدھر آتے جاتے رہتے تھے۔

الغرض جب آٹو اور اُسکے بارہ سپاہی مہانسرائے کمبرگ مین پہونچے ہین اُسوقت تک پادری انسلم کے حالات سے وہان کسی کو واقفیت نہ تھی۔ مالک مہانسرا آٹو کو پہچانکر متعجب ہوگیا کیونکہ وہ ایک چھوٹی سی فوج کے سردار کی حیثیت مین تھا۔ اور جب اُسنے پادری انسلم کا حکمنامہ دکھلایا تو اسکا تعجب اور ترقی کرگیا۔

ہرمن۔ حکمنامے کو بوسہ دے کر "مسٹر آٹو! مجھے اس حکم کی تعمیل مین تو کچھ عذر نہین لیکن اتنا بتا دو کہ اس کارروائی کی علت غائی کیا ہی؟"

آٹو۔ "تم مجھسے کوئی سوال نہ کرو۔ اسی مین تمھاری خیر ہی کہ جو کچھ اس مین لکھا ہی اُسکی تعمیل کرو۔"

یہ کہکر آٹو نے ایک اور دستاویز دکھائی جس مین خاص شہنشاہ جرمنی کی مہر ثبت تھی۔ اور اس مین یہ لکھا تھا۔

کونٹ مانفریڈ کی گرفتاری کے متعلق ہم مسٹر آٹو کو پورے اختیارات دے کر بھیجتے
ہین - اس خدمت کی بجا آوری کے لیے مسٹر آٹو کو اختیار حاصل ہو گا کہ انکو جن جن سرکاری
افسرون اور عہدہ دارون سے مدد لینے کی ضرورت ہوگی اُنسے تائید و مدد لین اُمرا و جاگیرداران
سلطنت کو بھی حکم دیا جاتا ہی کہ وہ آٹو کی حسب ضرورت فوج اور دیگر اُمور سے اعانت
کرین " ہرمن اس شہنشاہی فرمان کو دیکھکر اور بھی گھبرا گیا - اور کہا " مجھے اس بارے
مین پادری السلم ہی کا حکم کافی تھا " وہ آٹو سے اس مقدمہ خاص مین چند سوالات
کرکے پوری تشفی حاصل کرنا چاہتا تھا مگر آٹو نے ایک حرف بھی نہ کہا - کیونکہ جب سے آٹو کو
معلوم ہوگیا کہ ہرمن بھی عدالت دم کا ایک ممبر ہی تو وہ اُس سے نہایت متنفر ہو گیا -
اور یہی وجہ تھی کہ اگلی محبت دوستی کو بالائے طاق رکھکر کمال سختی سے پیش آنے لگا -

مانفریڈ کو لانے کی غرض سے ہرمن خود دوڑ گیا ہم یہ کہنے کی ضرورت نہین دیکھتے
کہ ہرمن کس حیلے بہانے سے مانفریڈ کو مہانسر تک لے آیا اسقدر بتا دینا کافی ہی کہ تھوڑی
دیر کی غیر موجودگی کے بعد ہرمن اپنے مقام پر واپس آیا اور اُسکے ساتھ کونٹ مانفریڈ بھی
تھا - اُسکا دروازے مین قدم رکھنا ہی تھا کہ آٹو آگے بڑھکر مقابل ہوا - اور کہا "
تمھین اس وقت سے میری حراست مین رہنا ہو گا - بادشاہ وقت کے نام سے مین
تمھین قید کرتا ہون "

مانفریڈ - (تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھکر) " یہ کیا گستاخی ہی ؟ آخر اسکے کیا معنے ؟ "

آٹو - (دروازہ کھول کر سپاہیون کو دکھایا) " تلوار میرے حوالے کیجیے - اب کوئی چیز
آپ کو بچا نہ سکے گی ! " مانفریڈ نے تلوار دیدی - اور صورت غضبناک بنائے آٹو سے
پوچھنے لگا " مین کس خطا کی بنا پر مجرم ٹھہرایا گیا ہون ؟ "

آٹو " جلدی نہ کیجیے - پوشیدہ طور پر آپ کی گرفتاری کا سبب بیان کیا جائے گا "

اس گفتگو کے بعد دونون اوپر کے درجے پر گئے - جب ایک کمرے مین پہونچے تو

دیکھا

انسلم۔ حیران ہو کر "یہ کیا شعبدہ بازی ہے؟ گو کہ تم نے ایک عجیب ترکیب سے اِن نوشتون کو جلا دیا۔ مگر یاد رہے کہ صرف میری زبان اس خبر کے مشتہر کرنے کے لیے کافی ہے کہ فوسٹ جو دیانا مین بہت بڑا معزز اور دولتمند سمجھا جاتا ہے۔ کسی وقت ایڈا پر فریفتہ تھا۔ اور اُسنے اپنے بچے کو خود اپنے ہی ہاتھون قتل کیا ہے۔"

تریزا کے کانون تک کسی طرح اس آواز کو پہونچاؤنگا۔ تا وہ بھی اپنے خاوند کے مکر و فریب سے آگاہ ہو جائے۔ دیکھو! ابھی کچھ نہین بگڑا۔ ذرا سی کوشش کر کے مجھے چھڑا دو تو تم ایک بہت بڑی رسوائی سے محفوظ رہو گے۔"

فوسٹ۔ جو کچھ تیرے جی مین آتا ہے بلا تامل کر گذرا مین ہرگز پسند نہ کرونگا کہ تجھ سے کچھ رعایت کا برتاؤ کیا جائے۔"

انسلم۔ "آخر تم ہی پچھتاؤ گے۔ میری تجویز کے خلاف عمل پیرا ہونا بیشک تمھین کوچہ و بازار مین رسوا کرے گا۔"

فوسٹ۔ "او نا معقول! کیون مجھے غصّہ دلائے جاتا ہے؟ مین اگر چاہون تو اسیدم ہمیشہ کے لیے تیری زبان بند کر سکتا ہون!"

انسلم۔ "اونہہ! تمھاری شعبدہ بازی میری آواز کو دبا نہ سکے گی۔ (گھبرا کر) دیکھو کسی کی آہٹ سُنائی دیتی ہے۔ کیا عجب کہ قیدخانے کا داروغہ آتا ہو۔ خیر جلدی سُن لو میری رہائی کی اجازت حاصل کروگے کہ نہین"؟

فوسٹ۔ "نہین ہرگز نہین"

انسلم۔ "تو مین بھی تمھین کسی رعایت کا مستحق نہ سمجھونگا۔ اور یہ بات دیانا مین مشہور ہو جائیگی کہ کونٹ آف آردنا (فوسٹ) اپنے شیر خوار بچے کا قاتل ہے"

انسلم یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دفعتہً بے ہوش ہو کر پیچھے گر پڑا۔ اُسکی حالت کا یہ فوری تغیر فوسٹ کی ایک پُر غضب نگاہ کے سبب تھا۔ خیر۔ دروازہ کھلا۔ اور داروغہ اندر آیا۔

نوسٹ۔ (داروغہ سے) "بہتر ہے کہ تم کسی ڈاکٹر کو بلا کر اس شخص کا علاج کراؤ مین سمجھتا ہون کہ اسکو کوئی دماغی مرض ضرور ہے۔ کیونکہ باتین کرتے ہی کرتے دھم سے زمین پر گر پڑا اور بے ہوش ہوگیا۔"

داروغہ۔ (مسلم کے چہرے کو غور سے دیکھکر) "حضور! وہ چل بسا۔ الرک کنس دنیا سے رخصت ہوا۔ شکر ہے کہ اس موذی سے دنیا پاک ہوئی۔" نوسٹ نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور سہولت کے ساتھ قید خانہ سے نکلکر چلا گیا۔

باب "۸۰"

قلعہ مانفریڈ مین آنوٹ کی مکرر آمد

ہم اس باب مین چند متفرق واقعات بیان کرنا چاہتے ہین۔ جسکے بعد نوسٹ کی تاریخ سے چند سال کے حالات تفصیلاً لکھنے کی ضرورت نہوگی۔

ڈچز میریا کے والدین کا اصلی حال معلوم ہونے کے سبب اُسکے مرد اور کل دوستون کو مسرت بھی ہوئی اور رنج بھی خوشی اس وجہ سے کہ آجتک دُھوکے مین اُسکے ماں باپ کو غریب دہقان جو سمجھا کرتے تھے۔ وہ دراصل امراے جرمنی سے نکلے۔ اور رنج کا سبب یہ تھا کہ اُسکے پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دنون بعد ماں اور باپ دونون یکے بعد دیگرے نہایت بیرحمی سے مار ڈالے گئے۔ اُسدن سے خود شہنشاہ جرمنی و دیگر ممبران خاندان شاہی ڈچز میریا کے ساتھ کمال محبت واخلاص سے پیش آنے لگے۔ اگرچہ مانفریڈ بہت بڑا ظالم اور ناقابل رحم تھا۔ لیکن میریا اپنے چچا کے عفو قصور کے لیے بار بار شوہر سے محاجت کرتی تھی۔ اور کہتی تھی "کہ وہ میرے والدین کا قاتل ہے جسکے سبب سے مین اُسے اپنے خیرخواہون مین شمار نہین کرسکتی لیکن آخر میرے باپ کا حقیقی بھائی اور میرا چچا تو ہے؟"

کمر مین ایک کٹار چھپا رکھی تھی چند منٹ قبل اُسی کے ذریعہ اپنا قصہ آپ تمام کر لیا۔ آٹو جلدی سے اُس مقام پر گیا جہان کونٹ مانفریڈ کو چھوڑ آیا تھا۔ دیکھا تو فی الحقیقت وہ پر عظمت صاحب جبروت کونٹ بے جان پڑا ہوا ہی!!۔

باب ۷۹

چند واقعات

آٹو مع اپنے چھ سپاہیون اور ڈیم ولفریڈ کے ماہ۔ نومبر ۱۴۹۷ء مین ویانا پہونچا۔ قیدی کو داروغۂ زندان کے حوالے کر کے آپ سیدھا ڈیوک لیپولڈ کے محل کی طرف گیا۔ ڈیوک اور ڈچز میریا اُسکے آنے سے نہایت مسرور ہوئے۔ جب آٹو نے سفر کا کل ماجرا بیان کرنے لگا تو میریا اپنی مان کی لاش کا یہ رقت انگیز حال سُنکر بے اختیار رونے لگی۔ کچھ دیر بعد آٹو نے وہ تصویرین نذر کین۔ میریا نے خوشی سے لیا۔ اور اُسکی شکرگذار ہوئی۔

اب ہم تھوڑے چیدہ وضروری حالات کا ذکر کرنے کے بعد چاہتے ہین کہ چند سال کا قصہ بغیر بیان کیے نظر انداز کر دین۔ اور نوسٹ کی آخر زندگی کے حالات جو نہایت عجیب وغریب اور قابل شنید ہین بیان کرین۔

قیدی ڈیم ولفریڈ کی نسبت عدالت عالیہ سے حکم ہوا کہ وہ مدت العمر قید کی بلائین جھیلتی رہے۔ آٹو کے نیک چال چلن اور اُسکی اُن کوششون کے سبب جو دوسرون سے ہو نہین سکتی تھین یعنی ڈچز میریا کے والدین کی تحقیق اور اُسکا ثبوت۔ امیر ظرنین کو قید شدید سے رہائی دلوانا۔ اور کئی دیگر کارروائیون سے ڈیوک لیپولڈ اور شہنشاہ جرمنی اُسپر اُس درجہ مہربان ہو گئے کہ سالانہ ایک کافی رقم بطور پنشن کے مقرر کرنا چاہی۔ مگر آٹو نے قبول نہ کیا۔ اور بکمال عجز اور شکریہ کے اظہار کے ساتھ کہا کہ مجھے اس شاہی نوازش کے قبول کرنے پر مجبور نہ کیجیے۔ کیونکہ مجھے محنت سے کمائی ہوئی روٹی اُن عمدہ نعمتون سے

کمین زیادہ مزا دیتی ہی جو بغیر ہاتھ پانون ہلائے اور محنت مشقت کیے ملتی ہین۔ اس
بے پروائی اور استغنا ظاہر کرنے کا سبب یہی تھا کہ اُسکو مصوری کے فن مین پوری
دستگاہ حاصل تھی اور اُسی کی بدولت اپنی زندگی فارغ البالی سے بسر کرنے کا اُسکو
کامل یقین تھا۔ کیونکہ تمام امراے سلطنت اور شاہی دربار کے کل ممبر اُسکی مصوری
اور کمال کی دل سے قدر کرتے تھے۔ پھر کیونکر ممکن تھا کہ تصویرون کی تجارت شروع
کرنے کے بعد اُسکو کامیابی نہو؟

لیکن اُسنے فوراً کارخانہ جاری نہین کیا۔ چند مہینے دیانا سے غیر حاضر رہا۔ جب واپس
آیا تو وہ تنہا نہ تھا۔ نینا دہقان ماطنی کی بیٹی جو اٹلی کے کسی قریہ مین آٹو سے ملی تھی
اب اُسکی زوجیت مین آگئی تھی۔ اور وہی اُسکے ساتھ تھی۔ چند روز مین آٹو نے
دیانا ہی مین مصوری و نقاشی کی ایک دُکان کھولی تھوڑی ہی مدت مین اسقدر ترقی
حاصل ہوئی کہ وہ دولتمندون مین شمار کیا جانے لگا۔ آٹو اور اُسکی پیاری بی بی نینا
اکثر ڈیوک لیپولڈ کے مہمان ہوا کرتے تھے۔ اگرچہ فوسٹ اور آٹو مین صفائی نہ تھی۔
لیکن تریزا ان دونون میان بی بی کے ساتھ انتہا درجے کی محبت رکھتی تھی۔

اوائل سنہ ۱۵۰۴ء مین لارڈ روزنتل کا انتقال ہوگیا۔ کچھ عرصے سے وہ وطن کو خیرباد
کہکر اپنی عزیز بیٹی کے مکان کے قریب رہنے لگا تھا۔ ناگہان کسی مرض شدید مین مبتلا ہوکر
پیاری بیٹی کی گود مین دم توڑ دیا[1]۔ اُسی سال ایک ورماجرے کا وقوع ہوا جو قابل ذکر ہی
یعنے قیصر ربورجیا جو کئی ملکون مین سیر و سفر کرتا پھر رہا تھا آخر سلطنت اسپین مین قید کر لیا گیا
شہر میول کا قلعہ اُسکی قید کے لیے تجویز ہوا۔ وہان کا گورنر اُسکے ساتھ کمال سختی سے پیش
آنے لگا۔ حتی کہ وہ تنگ آکر اور اُن مظالم کی تاب نہ لاکر کسی طرح وہان سے نکل بھاگنے کی
کوشش کرنے لگا۔ ایکدن قید خانہ کے کسی خدمتگار سے کہا کہ مین اپنے گذشتہ بیشمار

[1] اور اپنے ملک و مال کا وارث اُسی کو چھوڑا ۱۲

گناہون سے تائب ہونا چاہتاہون تم کسی پادری کو بلالاؤ تو مین اُسکے روبرو درگاہ خدامین توبہ کرون۔ جب پادری اُسکے پاس بھیجا گیا تو ظالم نے اس بیچارے کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اور اُسکی پوشاک آپ پہنکر اور منھ پر برقعہ ڈال کر وہان سے بے روک ٹوک باہر نکلگیا۔ مگر چونکہ اُسکا رفیق مکلٹو اُس سے اتفاقاً جُدا ہوگیا تھا۔ اور اُس کی عدم موجودگی کے سبب قیصر کی ہمت وجراُت آدھی رہ گئی تھی۔ لہذا مضطر و پریشان اس بے طوری سے نکلا کہ بعض لوگون کو اُسکی حرکات سے شبہہ ہوا۔ اور وہ پھر گرفتار کر لیا گیا۔ پورے دو سال نہایت سختی و صعوبت سے گذرے۔ قیصر وہی شخص تھا جس سے ملنے کی شاہان یورپ تمنا رکھتے تھے۔ لیکن اُسی پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ایک بے کس و بے بس قیدی کی طرح زندان مین پڑا مصیبتین جھیلنے لگا۔ غرض بڑی محنت وجانکاہی کے بعد مکلٹو کو اسقدر پتا لگا کہ میرا آقا یہان قید ہے تو پھر رہائی کی تدبیرین سوچنے لگا۔ سیزر کو بھی معلوم ہوگیا کہ مکلٹو میری جستجو مین یہان تک آچکا ہے۔ اور اب کامل سُراغ ملنے کے سبب مجھے چھڑا لیجانے کی کوشش مین سرگرم ہے۔

آخر کار قید خانے کے پہرے والون کی معرفت جو مکلٹو کے فریب مین آگئے تھے ایک شب قیصر زندان سے نکل کر مکلٹو کے ساتھ آملا اُسنے تیز رو گھوڑے موقع پر لگا رکھے تھے۔ دونون سوار ہوئے اور بہت جلد شہر ناویل مین پہونچگئے۔ وہان کا حاکم البرٹ قیصر کے ساتھ نہایت خلق و مروت سے پیش آیا۔ اتفاقاً ریاست ناویل کے ایک نائب نے ازراہ شرارت اپنے آقا کے ملک پر چڑھائی کی۔ قیصر تو البرٹ کے احسان کا ممنون ہو رہا تھا۔ خود ایک فوج لیکے اپنے مربی کے دشمن کا کام تمام کرنے کی غرض سے نکلا۔ مگر پہلی ہی لڑائی مین مارا گیا۔ گو اُس لڑائی کا ذکر اور قیصر کے مرنے کا حال کسی تاریخ مین پایا نہین جاتا۔ لیکن ہمین معلوم ہے کہ قیصر اُسی موقع پر دینانا می ایک گائون کے متصل ہلاک ہوا۔ اُسکا وفادار خادم مکلٹو اپنے آقا کی جگہہ پر فوج کا

حکمران ہوا۔اور اُسکے قتل کا پُورا انتقام لیا۔قیصر کا اس طرح پر خاتمہ ہوگیا۔لوکریزا بورجیا
نے ڈیوک آف فرارا سے شادی کرلی۔اور اُسی ملک مین رہنے لگی ہم اس بدمعاش
عورت کا کچھ ذکر آیندہ بھی کرینگے۔غرض یہ حالات جو ہم اس باب مین بیان کر آئے ہین
اور سنہ ۱۵۱۲ءکے درمیان وقوع مین آئے۔چونکہ پندرہ برس اس طرح گذر گئے اور فوسٹ
اور جن مین جو معاہدہ ہوا تھا اُسکو انیس ۱۹ سال کا عرصہ ہوا تو اب اُسکے خاتمہ کے لیے
صرف پانچ سال در باقی رہ گئے ہین۔

باب "۸۰"

عاشق و معشوق

اواخر سنہ ۱۵۱۲ء۔محل آردنا دمسکن فوسٹ) کے سجے ہوئے عالی شان کمرے مین
ایک نوجوان لڑکا اور دوسری ایک ماہ جبین لڑکی بیٹھے ہوئے ہین۔لڑکے کا قد دراز اور خوشنما
ہونے کے علاوہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے بل کھائی ہوئی زلفین بڑی بڑی آنکھین
پتلے اور سُرخ ہونٹ چمکدار دانت سب ملکر نوجوان مین ایک دلکش ادا پیدا کر رہے ہین
چہرہ گول ہے۔اور سبزۂ خط کو ابتک اپنا رنگ جمانے کا موقع نہین ملا ہے۔تاہم ہر دلربا
ڈھنگ اُسکی ہر ایک ادا سے ظاہر ہو رہے ہین۔وہ حسین پری جمال عورت جو اسوقت
نوجوان کے پہلو مین بیٹھی ہوئی ہے ایک عالم فریب اور جہانسوز حُسن رکھتی ہے ؎

سرنگون ہو سرو موزون اُسکا قامت دیکھکر
چال وہ ہے کانپ اُٹھے جسکو قیامت دیکھکر

گیسوئے پریشان اُسکے روشن چہرہ پر بکھر کر وہ لُطف دکھا رہے ہین جو اعلیٰ درجہ کی حسین
عورتون مین بھی بہت کم پایا جاتا ہے جزائر جنوبی مین ارٹانام ایک عمدہ پھل ہوتا ہے جسکی
پیداوار اکثر گرم مقامات مین ہوا کرتی ہے۔جب اُسکو چیرا جائے تو اندر اُسکے دانے

اسطرح جڑے ہوئے دکھائی دیتے ہین جیسے یاقوت کی لڑیان - اسی صورت جب وہ مسکراتی ہی تو اُسکے دانت ہیرے کی لڑیون سے زیادہ دلفریب معلوم ہوتے ہین چہرے کی نزاکت ولطافت کچھ ایسی ہی کہ جو انتہا سے زیادہ حسین گل اندام کنواری لڑکیون مین ہوا کرتی ہی - بااین ہمہ اُسکا دل عشق وعاشقی اور ناز ونیاز کے بکھیڑون سے بالکل ناواقف ہی - اُسکا بھولا اور سادہ دل مطلق نہین جانتا ہی کہ انداز وادا اور کرشمہ وناز کسکو کہتے ہین اور نیز یہ کہ میری حرکات دیکھنے والون کے دل پر کیا اثر کر رہی ہین -

غرض یہ دونون گلزار شباب کے تروتازہ پھول ایک ہی سن کے تھے یعنے اٹھارہ سال پر دو چار مہینے زیادہ - دونون ایک ہی ساعت پیدا ہوئے تھے - گو اُنکے والدین جُدا تھے اور تاہم ان مین کوئی قرابت کا رشتہ نہ تھا - لیکن عنقریب اُن دونون مین ایک نوی تعلق پیدا ہونے والا تھا - وہ ایک دوسرے کے طالب ومطلوب تھے اور اسی سبب بہت جلد انکا بیاہ ہونا قرار پا گیا تھا اُسوقت تک اُنکی محبت نہایت پاک اور نفسانی خواہشون سے بری تھی جو اکثر عاشق ومعشوق مین ہوتی ہی - وہ بالکل نہ جانتے تھے کہ معشوق کی جفاکاری اور عاشق کی گریہ وزاری کیا چیز ہی - اُنکے باہمی برتاؤ مین نہایت سادہ پن تھا - طفولیت سے لیکر اب تک ان مین کبھی جُدائی کی نوبت نہین آئی تھی وہ اُسوقت سے آپس مین ایک دوسرے کے ہمدرد اور شیفتہ تھے جبکہ اُنھین بات تک کرنی نہین آتی تھی جیون جیون اُنکی عمر بڑھتی گئی اُنکی باہمی محبت مین بھی ترقی ہوتی گئی اگرچہ اُنکے والدین جُدا تھے مگر اُنکی تعلیم وتربیت ایک ہی مقام پر ہوئی - کم سنی کے عالم مین اُنھین خیال پیدا ہوا کہ ہمین عمر بھر ایک دوسرے سے جُدا ہونے کی کوئی صورت نکالنا چاہیے - رفتہ رفتہ جب دونون نے ہوش سنبھالا تو اُنھین سوا اُسکے اور کوئی تجویز مفید نہ معلوم ہوئی کہ باہم ہمارا عقد ہو جائے - والدین کے انداز سے بھی ثابت ہوتا تھا کہ وہ ان اسیران محبت کی تجویز کے مخالف نہین ہین لیکن ایک شخص تھا جسکی

اجازت اُس کار خیر مین لازمی اور ضروری تھی۔ جب کبھی اُسکے روبرو اس امر کا تذکرہ ہوا وہ برابر ٹال جاتا تھا۔ گو کہ اُسکا یہ منشا نہ تھا کہ ان معصومون کے خلاف کرکے اُنکے خرمن دل پر بجلی گرائے یا اُن مین جُدائی ڈلوا دے۔ مگر ظاہرا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی پوشیدہ اور ناقابل اظہار سبب اُسکو حامی بھرنے سے مانع ہی چھپانے کی کون بات ہی؟ اب ہم صاف صاف بتائے دیتے ہین کہ وہ نوجوان لڑکا ماکسملن تھا۔ جو در اصل فوسٹ کا اور بظاہر ڈیوک لیپولڈ کا بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ اور وہ حسین دوشیزہ لڑکی اڈیلا ڈیوک کی حقیقی بیٹی تھی۔ اور گہوارے خانے کی تبدیلی کی وجہ سے فوسٹ کی بیٹی کہلاتی تھی۔ وہ شخص جو انکی شادی کے متعلق کچھ دلچسپی ظاہر نہین کرتا تھا بلکہ چشم پوشی اور بے اتفاقی کرتا تھا۔ وہ خود فوسٹ ہی تھا۔ غالبًا اُسکے لیت ولعل کی یہ وجہ ہوگی کہ اگر اُنکی کتخدائی پر رضامند ہوجاے تو وقت نکاح گرجا مین جانا ہوگا اگر ضرورت پر نظر کرتے مجبورًا چلا گیا تو شیطان سے کیے ہوے معاہدے کے خلاف ہوتا ہی۔ اسی سبب سے وہ کشمکش و پیچ کر رہا تھا۔

غرضکہ جب یہ عاشق و معشوق محل آرونا کے کمرے مین بیٹھے ہوئے تھے اُسوقت اُنکی دلی اُمیدون کی یہ صورت تھی جو بیان ہوئی۔ خیر آفتاب ڈوبنے والا تھا۔ ماکسملن اپنی محبوبہ کا ہاتھ پکڑے ہوے دالان مین لے آیا۔

ماکسملن۔ پیاری اڈیلا! دیکھتی ہو؟ آفتاب کی آخری شعاعین ان درختون کی چوٹیون پر کسقدر لطف دکھا رہی ہین؟ تمھین وہ وقت یاد ہے جبکہ ہم بچپن مین ان فضاؤن سے لطف اُٹھانے کے لیے اُن (دکھلاکر) پہاڑیون پر چڑھ جاتے تھے؟ دیکھو یہ پتے کس آب و تاب اور دلفریبی سے چمک رہے ہین۔ مگر ان سے بعض تو خزان کے بے رحم ہاتھون سے صدمہ اُٹھاکر مرجھا جاتے ہین۔ اور گر پڑتے ہین لیکن وہ پتے جو ان تمام آفات مین سینہ سپر رہتے ہین۔ آخر موسم بہار کی فیاضیون کی بدولت ازسرنو

لہلہا اٹھتے ہین انسان کی عجیب امیدین اور دلی امنگین بھی اسی طرح خاک مین مل جاتی ہین مگر افسوس کہ انکے ابھرنے کی پھر کوئی صورت نہین ہوتی!"

اڈیلا "کیون! یہ کیا ہی جو آج تمھاری گفتگو سے اداس پن اور افسردگی پائی جاتی ہے؟"

ماکسملن - ہان یہ وقت کچھ ایسا ہی ہی جب تاریکی چارون طرف اپنا قبضہ کرنے لگتی ہی تو افسردہ دلون مین ایک وحشت سی پیدا ہو جاتی ہی"

اڈیلا "وحشت؟! آخر کیون؟ جب شب تاریک آتی ہی تو یقین کر لیا جاتا ہی اور لازمی بات ہی کہ صبح صادق بھی بہت جلد آئیگی۔ ایسا ہی جب آدمی کا دل رنج و فکر سے پریشان ہو جاتا ہی تو خداے کریم اپنے فضل و کرم سے اسکے رنج کو خوشی سے مبدل کر دیتا ہی"

دفعۃً کمرے مین دروازہ کھلا۔ اور چند خدمتگار ہاتھون مین شمعدانے کافوری لیے اندر آئے۔ اور انکے پیچھے ہی نوسٹ اور لیڈی تریزا ڈیوک لیوپولڈ اور ڈچس میریا بھی آ پہونچے

باب "۸۱"

دلدادون کی طرفداری

پندرہ برس کا طولانی عرصہ کونٹ آف آردنا (نوسٹ) کے چہرے پر کچھ تغیر نہ پیدا کر سکا۔ اسکے چہرے کی آب و تاب رنگ روپ اور اسکی دلفریبی اب تک ویسی ہی تھی جیسی اوائل عمر مین پائی جاتی تھی۔ بال اب تک سیاہ تھے آنکھون کی تجلی مین کوئی فرق نہ آیا تھا۔ مگر کسی غائر نظر سے دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اسکو کوئی اندرونی غم بے چین کر رہا ہی۔ گو وہ اپنی زندگی ہمیشہ عیش و عشرت مین گذارتا تھا لیکن شیطان سے کیے ہوے معاہدے کا خیال اسکو ہمیشہ پریشان رکھتا تھا۔ وہ ابھی جوان تھا۔ ادراک و خرد مین کوئی کمی نہ آئی تھی۔ تاہم اسکو یقین تھا کہ مین بہت جلد

ایک عظیم الشان بلامین گھر جاؤنگا جہان سے قیامت تک نکلنا دشوار ہی۔
روم کی تاریخ مین لکھا ہی کہ وہان کا کوئی بادشاہ جب ایک دن بغیر کسی نیک کام کو بیہ گذار
دیتا تھا تو بصد حسرت و یاس پکار اُٹھتا کہ "افسوس امین نے اپنی عمر عزیز سے ایک دن مفت
رائگان کردیا!" فوسٹ کا بھی یہی حال تھا۔ شیطانی تعلق کا خیال دل سے نکالدینے
کی غرض سے وہ آئے دن ایک نئے طریقے پر زندگی بسر کرتا تھا۔ تاہم ہر ایک ساعت
ہر ایک دن ہر ایک ہفتہ ہر ایک مہینا جو گذر جاتا تھا وہ گویا اُسپر ایک قیامت برپا
کرکے جاتا تھا جس طرح کسی انتہا درجے کے بخیل کو روپیہ عزیز ہوتا ہی اسی طرح فوسٹ کو ایک
ایک لمحہ نہایت قیمتی معلوم ہوتا تھا۔ وہ اپنے باطنی اختیارات کے سبب ہمیشہ عیش و
عشرت اور بدکاری مین مشغول رہا کرتا تھا۔ اور اپنی چاہتی بی بی تریزا سے بھی غافل
نہ تھا۔ صرف زبان سے ایک لفظ کہکر اُسکو دنیا کے دوسرے حصہ مین چلے جانے کی
قدرت حاصل تھی۔ اور اُسی ذریعے وہ بہت دُور جاکر اپنی دلچسپیان حاصل کرکے جلد
واپس بھی آجاتا۔ اگرچہ تریزا کو شوہر کے چال چلن کی نسبت کوئی بدگمانی نہ تھی۔ تاہم
اُسکو ویسی خوشحالی نہ نصیب تھی جیسی ایک فارغ البال عورت کو ہونا چاہیے۔
وہ جانتی تھی کہ فوسٹ باوجود دنیا بھر کی نعمات حاصل ہونے کے ہمیشہ متفکر اور
پریشان رہتا ہی۔ اور نیز یہ کہ وہ نہ تو کبھی خدا کی عبادت ہی کرتا ہی۔ نہ عبادت گاہ کا نام
زبان پر لاتا ہی۔ اور جب کبھی اُس سے اس بے پروائی کا سبب دریافت کیا جاتا ہے تو
اُسکے چہرے سے وحشت اور پراگندگی ظاہر ہونے لگتی ہی۔ اور کوئی جواب تشفی بخش
نہین ملتا۔ اُسکی دلی محبت بار بار مجبور کرتی تھی کہ اپنے خاوند سے اس غم والم کا سبب
دریافت کرے۔ مگر چونکہ فوسٹ اس قسم کے سوالات سے ہمیشہ بیزار بلکہ کبھی برہم
ہوجاتا تھا۔ لہذا مدت سے اُسنے پوچھنا ہی ترک کردیا تھا تاہم وہ ہمیشہ اسی سوچ اور
فکر مین رہتی تھی۔ اور فوسٹ اور دوسرے دوستون سے اپنا رنج وملال پوشیدہ

رکھنے کی کوشش کرتی تھی۔

غرض یہ فکر تریزا پر نوسٹ کی بہ نسبت زیادہ اثر کر رہی تھی۔ وہ دن بدن کاہیدہ اور لاغر ہونے لگی۔ نوسٹ کے انتہائی رنج وغم پر نظر کرتے ہوے چاہیے تھا کہ وہ سوکھکر کانٹا ہو جاتا۔ اور چہرے کی آب و تاب مین کمی واقع ہوتی۔ مگر نہین۔ اُسکے خفیہ اختیارات اُسکے عالم شباب کو بھی بچا رکھنے پر کامیاب ہوئے گو لیڈی تریزا ابتک حُسن و جمال کے اعتبار سے قریب قریب اسی حالت مین تھی جیسے پندرہ سال بیشتر دکھائی دیتی تھی۔ لیکن اُسکا چہرہ زرد پڑگیا تھا۔ اور اُسکے قویٰ عمر کے متجاوز ہونے سے نہین بلکہ افکار کے سبب مضمحل ہوتے جاتے تھے۔ ڈیوک بیپولڈ بھی ان گذشتہ پندرہ برسون مین کچھ ضعیف نہین ہو گیا۔ اور میریا بھی ویسی ہی حسین تھی۔ مگر جب ہمنے اُس سے آخری ملاقات کی ہے اُسوقت وہ نوجوان لڑکی تھی۔ اور اب ایک حسین اور شباب کے انتہائی درجہ پر پہونچی ہوئی عورت بنگئی ہے۔

ناظرین کو یاد رہے کہ تریزا اور میریا کو اپنے بچون سے ویسی ہی محبت تھی جیسے پیشتر بیان ہوئی۔ یعنے ماکسملن پر لیڈی تریزا کو اپنی بیٹی سے بھی زیادہ محبت تھی اور میریا اڈیلا پر جان دیتی تھی۔ ان دونون عورتون نے اس امر کے متعلق کئی دفعہ گفتگو بھی کی مگر جون جون بچون کی عمر بڑھتی گئی اُسیقدر ماؤن کی محبت بھی منقلب ہو کر ترقی کرنے لگی دونون بچون کی باہمی کتخدائی کی تجویز تریزا اور میریا کو خوش کر رہی تھی۔ الغرض۔ جملہ حالات بیان کرنے کے بعد ہم اپنا قصہ شروع کرتے ہین۔

اُس پارٹی کے لوگ جسے ہم ابھی محل آردنا مین چھوڑ آئے ہین یعنی ڈیوک بیپولڈ ڈچز میریا۔ نوسٹ اور تریزا۔ ماکسملن اور اڈیلا سب کرسیون پر بیٹھ گئے۔ میز پر طرح طرح کے کھانے اور میوے اور شرابین چُنی گئین اُسکے بعد تمام خدمتگار باہر نکل گئے۔ کیونکہ جب میز پر یہ دونون خاندان جمع ہوتے تو بہت کچھ بے تکلفی رہا کرتی تھی

اسی وجہ سے خدمتگارون کو وہان رہنے کی اجازت نہ تھی۔

ڈیوک لیپولڈ۔ (دوسرے کمرے مین چھڑی ہوئی گفتگو پر پھر اشارہ کر کے) میرے دوست کونٹ صاحب بالیقین جانیے کہ ہمارے بچون کی باہمی خوشنودی اور اُن کے فائز المرام ہونے کے متعلق آپ بے ضرورت تاخیر کو جائز رکھتے ہین۔ شاید آپکے خیال مین یہ بات ہو کہ وہ ابھی شادی ہونے کے سن کو نہین پہونچے۔ یا انھین اتنا شعور نہین کہ اپنے موجودہ حالات پر غور کرین۔ اگر آپ کا خیال اس طرح کا ہے تو معاف فرمائیے کہ مین اُسکے خلاف مین ہون۔"

ماکسملن اور ایڈیلا آپس مین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور اُسی دم اُنکے چہرون سے کچھ حجاب بھی پایا گیا۔

ڈیوک لیپولڈ۔ (مسکرا کر) "دیکھو! اُنکے حرکات کے معائنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے ہی کے لیے پیدا کیے گئے ہین۔"

ڈچز میریا۔ (ڈوسٹ سے) "بچپن کے زمانہ سے ابتک کبھی اُن مین جدائی کی نوبت نہین آئی۔ بلکہ اُنکی باہمی محبت اور ربط و ضبط مین برابر ترقی ہی ہوتی گئی۔ لہذا مین آپ کی خدمت مین التماس کرتی ہون کہ اُنکی مدعا برآری مین آپ خلل انداز نہو جیے۔"

یہ کہکر میریا اُن دونون بھولے کم سنون کی طرف دیکھنے لگی لیکن زیادہ دیر اُسکی نگاہ اڈیلا کے چہرے پر رہی۔

لیڈی تھریزا۔ (ڈوسٹ سے) "تم اس بات مین نفی نہین کہ سکتے۔ انصاف سے دیکھا جائے تو بیشک ڈیوک صاحب کا احسان اور وہ دونون ہمارے لڑکی سے اپنے لڑکے کا بیاہ کرنا چاہتے ہین جو ہمارے لیے باعث شان و عزت ہے۔ علاوہ برین اس نسبت کے سبب ہمارے اور ڈیوک کے خاندان مین اور زیادہ محبت کا استحکام ہوگا۔ لہذا مین عاجزانہ طور پر کہتی ہون کہ تمھین یہ بات بلا عذر مان لینا چاہیے۔"

ڈیوک لیپولڈ یہ دیکھون تو سہی کہ آپ کیونکر ہم سب کی درخواست کو رد کرتے ہین اگرچہ آپ بحیثیت پدر اپنی لڑکی کے مختار ہین - تاہم اب آپ کی ایک نہ چلیگی - ہماری راے قابل قبول نہین - نہ سہی - آپ ان نوجوانون ہی کی صورتون کو دیکھیے کہ وہ کس قدر ایک دوسرے سے محبت و الفت رکھتے ہین - اور ضرورت معلوم ہو تو انھین کو اجازت دیجئے کہ وہ خود اپنی زبان سے اپنا منشاے دلی ظاہر کرین - اسی غرض سے مین نے تجویز کی کہ آج یہان ہم سب جمع ہون - اور یہی سبب تھا کہ مین نے سادگی سے اُن کے روبرو یہ تذکرہ چھیڑ دیا -

ماکسملن اور اڈیلا دونون فوسٹ کے قدمون پر گر پڑے - فوسٹ انتہا سے زیادہ پریشان ہوگیا اور اُسکی حالت آناً فاناً بدلنے لگی - انکار کر جاے تو ڈیوک کی خفگی کا موجب - اور کوئی عذر معقول بتا کر رضامندی کے لیے مہلت طلب کرنا بھی غیر ممکن عجب کشمکش مین پڑا تھا - آخر جب دونون طالب و مطلوب اپنے حصول مدعا کے لیے اُس کے پانون پر گر پڑے تو اُسکو بجز اس کے اور کوئی بات بن نہ آئی کہ سردست کچھ نہ کچھ ان کی دلدہی و تشفی کر دے -

فوسٹ (بدحواسی کے ساتھ) اچھا کل دوپہر تک مین اس بارے مین تجویز کر کے جواب دیتا ہون - ڈیوک صاحب کے اخلاق و مروت سے عجب نہین کہ اس ذرا سے وقفے کو گوارا کرلین - یہ کہکر اپنی دلی بےچینیون کو ضبط نہ کرسکا - اور مضطربانہ ادا سے اُٹھکر دوسرے کمرے مین چلا گیا -

تھریزا - الٰہی! نہین معلوم کہ میرے شوہر کو دفعۃً کیا ہوگیا جو اسقدر پریشان ہوگئے؟ مجھے بھی انھین کے ہمراہ جانا چاہیے کہ مبادا خدا نخواستہ بیمار نہ ہو گئے ہون! لیڈی تھریزا بھی فوسٹ کے پیچھے دوڑی -

باب "۸۲"

فوسٹ اور تریزا

فوسٹ پراگندگی کے ساتھ اُس کمرے سے نکلا جہان ڈیوک وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ قندیلوں کی تیز روشنی اُسکی دماغی پریشانیوں کو دوبالا کررہی تھی اور اسی سبب سے وہ اندھیری جگہہ مین تنہا بیٹھنے کا آرزومند ہوکر نکلا۔ فوسٹ بے حواس محل کے دوسرے حصے کی طرف جارہا تھا۔ اور اُسکو بالکل خبر نہ تھی کہ تریزا سایہ کی طرح پیچھے لگی چلی آتی ہی۔ آخرکار وہ ایک تاریک کمرے مین پہونچکر بے اختیار کوچ پر بیٹھ گیا۔

فوسٹ "افسوس! مین کس درجہ مردود اور بدبخت ہون مجھے آجتک اُس ظالم عہد سے اتنا رنج نہ پہونچا جتنا کہ آج ہی"

تریزا جو اُسکے پیچھے گئی تھی فوسٹ کی زبانی یہ فقرے سُنکر چونک پڑی۔ اور چاہا کہ اُس درد والم کا سبب دریافت کرے۔ مگر اُسپر ایک خوف طاری ہوگیا۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی ذہن مین گذری کہ اس دخل دہی سے فوسٹ کا مزاج برہم ہوجائیگا وہ وہین دوزانو بیٹھکر خلوص قلب سے درگاہ خدا مین التجا کرنے لگی۔ کمرے مین نرم قالین کا فرش بچھا تھا اسی وجہ سے تریزا کے پاؤن کی آہٹ کم فوسٹ کو معلوم ہوئی۔ اور وہ اُسکی موجودگی سے محض بے خبر تھا۔ سوا اسکے نہ [illegible] اُسوقت یہ ہوش کہان تھا کہ خفیف آہٹ پر خیال برجوع کرسکے۔

تریزا پوچھنے سے ڈرتی بھی تھی۔ اور اسکی وجہ معلوم کرنے کے لیے بیتاب بھی۔ آخر اسی تردد و فکر مین اُسی جگہہ بیٹھ گئی۔

فوسٹ۔ (باواز بلند ہونٹ چباکر) "ہائے! مین بہت بڑا کمبخت ناشدنی ہون ایک فاقہ کش مفلس غریب شخص مجھسے ہزار درجے اچھا ہی۔ میرا کوئی ایسا خالص دوست

بھی نہین جس سے دل کھولکر اپنی داستانِ غم بیان کرون ۔ آہ! مجھے اب کیا کرنا چاہیے

اُس ظالم عہد کو توڑ بھی نہین سکتا ۔ کیا میرے نصیب مین یہی ہی کہ ان معصومون کی دلشکنی کا

گناہ بھی اپنے سر لون؟! افسوس! خرابی تو یہی ہی کہ مین اس امر پر رضامند بھی نہین ہو سکتا

کیونکہ وقت نکاح گر جانا مین چاہتا ہونگا اور گویا ترا اُسی دم جان سے ہاتھ دھونا گویا فیصلہ شدہ

امر ہی ۔ کیا اچھا ہوتا اگر گذشتہ زمانہ پھر واپس آسکتا! ہاے تریزا! تیرے پانے

کے لیے مین کیسی سخت بلا مین گرفتار ہوا! غضب ہی کہ تو اس سے بے خبر ہی"

ناگہان فوسٹ کے کان مین کسی کی نازک شیرین آواز یہ کہتے ہوئے آئی "میرے

عزیز شوہر!" اور ساتھ ہی اُسکے مُنھ پر کسی نے اپنا مُنھ رکھا ۔ اور آنسو بھی بہنے لگے ۔

فوسٹ ۔ (ہیبت سے کانپ کر) "تریزا تم ہو؟"

تریزا ۔ (روتی ہوئی) "ہان مین سب کچھ سُن چکی ۔ اور مجھے معلوم ہوگیا کہ کسی سنگین

امر نے تمھارے دل کو نہایت پریشان اور غمگین بنا رکھا ہے"

فوسٹ ۔ (پیچھے ہٹ کر) "سب کچھ سُن لیا؟ اچھا بتاؤ تو سہی کہ تم نے کیا سُنا؟

کیونکہ میری زبان سے نکلے ہوئے الفاظ خود مجھی کو یاد نہین ۔ اسوقت مین بہت

پراگندہ ہون ۔ جلد بتاؤ کہ تم نے کیا کیا باتین سُنین؟"

تریزا ۔ (وحشت سے) "خداوندا! یہ کیا ماجرا ہی؟ مین نے یہی سُنا کہ تم آجکل ایک

بڑی آفت مین پھنسے ہوئے ہو ۔ اور بچون کی شادی کے لیے اسوجہ سے حکم نہین

دیتے اُس سے بیاہ نہ کر سکو نہین سکتے ۔ اور نہ مجھے یہ معلوم ہی کہ میرے پانے کے متعلق

تمھین کن کن مصیبتون کا سامنا ہوا؟

فوسٹ ۔ بس ایسی قدر؟ مین نے اسکا سبب تو نہین بیان کیا؟"

تریزا ۔ "نہین تم سوا ان باتون کے کوئی اور تذکرہ زبان پر نہین لائے مگر آہ! تمھارے

الفاظ کس درجہ حسرت اور مایوسی کا پتا دیتے ہوے تھے ۔ خدا کے لیے جلد بیان کرو کہ

تمھاری غمگینی اور بے چینی کا سبب کیا ہے؟ وہ کون بلا تمھارے سر پر آنیوالی ہے جسکے
سبب تم اسقدر بدحواس ہو۔ دیکھو اگر پورا قصہ کہکر میری تشفی نہ کروگے تو اسی فکر مین
مین مر جاؤنگی۔" تریزا فوسٹ سے لپٹ گئی۔ اور زار قطار رونے لگی اُسکی اِس
ہمدردی نے فوسٹ کے دل مین ایک اثر پیدا کیا۔ مگر وہ ظالم راز ہی ایسا نہ تھا کہ
کسی سے بیان کر سکے۔

فوسٹ۔ (متانت سے) "تریزا! یہ ماجرا مین ہرگز تمسے بیان کر نہین سکتا مجھے
معاف رکھو اور پھر کبھی اسکا ذکر نہ چھیڑو۔"

تریزا۔ ہائے! تم بیان کرنے سے پہلو بچا کر دل ہی دل مین غم کرنا چاہتے ہو۔؟ کیا مین
تمھاری رازدار بننے کے قابل نہین ہون۔ یا مین تمھاری ہمدرد اور شریک رنج و راحت
نہین ہون؟ یقین جانو کہ بیاہ ہونے سے پہلے تمھارے ساتھ مجھے جسقدر محبت
یا دوسرے الفاظ مین عشق تھا اب تک اُس مین کمی نہین آئی۔"

فوسٹ۔ (دردناک لہجے مین) "تریزا تم مجھے دیوانہ بنائے دیتی ہو۔" یہ کہکر
وہان سے بھی نکل بھاگنے کی کوشش کرنے لگا۔

تریزا۔ (لپٹ کر) نہین نہین اِس وقت مین کسی طرح تمکو جدا نہونے دونگی۔ مدتون سے
مین جانتی ہون کہ کوئی باطنی غم درپردہ تمھاری جان پر ستم کر رہا ہے۔ اور تمھاری پراگندگی
مجھے ہمیشہ آٹھ آٹھ آنسو رولاتی ہے۔ تاہم مین نے کبھی اپنے رنج و الم کا اظہار نہین کیا۔ لیکن
چونکہ آج خود آپ ہی کی زبان سے سن چکی ہون۔ اور وہ الفاظ ایسے تھے کہ جنکے
خیال کرنے سے میرا کلیجا پھٹا جاتا ہے اسلیے جب تک پورا پورا حال نہ کہوگے مین ہرگز
یہان سے کہین جانے نہ دونگی۔"

فوسٹ۔ "جسقدر سخت سے سخت آفت تمھارے خیال مین آسکے اُس سے
ہزار درجے زیادہ مصیبت مجھپر آنے والی ہے۔"

تریزا:- "آہ! تم اسدرجہ نالاں دگریاں اور حزین وزار رہو۔ اور مین اس شکل مین تمھاری شریک نہ ہون؟"

فوسٹ:- "خیر جانے دو۔ اب مجھے آزاد کرو۔ مین بالکل یہان ٹھہر نہین سکتا۔" فوسٹ نے تریزا سے چھوٹ کر بھاگنے کی کوشش کی۔ مگر وہ بزور گلے سے لپٹ گئی اور اُسکو اُسکے ارادے پر کامیاب ہونے نہ دیا۔

تریزا:- "اس حال مین تم سے دُور رہو جاؤن؟ افسوس! مجھے مطمئن کرنے کی تم کوئی صورت ہی نہین نکالتے۔ کیا مین تمھاری بی بی نہین ہون؟ کیا تمھین اُمید نہین کہ مین تمھارے لیے خدا سے دعا کرون گی؟"

فوسٹ:- "عجیب اُلٹی اور بے سمجھی کی باتین کررہی ہو! تم میرے لیے دعا کرسکو گی؟" فوسٹ ٹھٹھول سے ہنسنے لگا۔

تریزا:- "یہ کیا ہی جو تم میرے خوف کو اور ترقی دلا رہے ہو؟ تمھاری ہنسی دیکھکر معلوم ہوتا ہی کہ تمھین دعا پر اور اُسکی تاثیر پر کچھ بھی عقیدہ نہین۔ یہ حقارت و بے پروائی اچھی نہین۔ انسان لاکھ گناہ کرے۔ خدا سے اُمید ہی کہ وہ بخشدیگا۔ کیا عجب کہ کسی نہ کسی وقت وہ اُسکی دعا کو سن لے۔"

فوسٹ - (جھڑک کر) "تریزا! بس اب ان باتون کو موقوف کرو۔ مین تمھاری ہمدردی اور غمخواری کا شکر گذار ہون۔ لیکن یہ اُمید نہ رکھنا کہ وہ راز تم سے بیان کرونگا۔ یہ بات میرے امکان سے خارج ہی!"

فوسٹ تریزا کے ہاتھون کو جھٹکا دے کر الگ ہوگیا۔ وہ روتی ہوئی صفہ پر گری اور بے ہوش ہوگئی۔ فوسٹ وہان سے نکلکر باغ کی طرف دوڑا۔ تاکہ ٹھنڈی ہوا سے دماغ کو تازہ کرے۔ خیر تھوڑی دیر بعد جب کچھ دلجمعی حاصل ہوئی تو سوچنے لگا کہ "آیندہ کس طرز پر زندگی بسر کرون" شیطان سے تو کوئی تجویز پوچھنے سے رہا۔

اُسکا دل کسی سچے اور خالص دوست کو تلاش کر رہا تھا۔ ناگہان اُسکو آٹو کا خیال آیا۔
فوسٹ جانتا تھا کہ آٹو اوّل درجے کا عقیل راست باز۔ نیک طینت شخص ہی۔
اسی بنا پر وہ یقین کرتا تھا کہ سوا آٹو کے کوئی دوسرا شخص ایسا نہین ہی جو موجودہ
مصیبت کا شریک ہو سکے۔ وہ بے تردد آٹو کے پاس چلا گیا۔ اُن دونون مین جو
تقریر ہوئی ہم نیچے بیان کرتے ہین جس سے ناظرین کو انسان کی برائی اور نیکی کا
ایک نمونہ معلوم ہو جائیگا۔

باب ۸۳

فوسٹ اور آٹو

اب ہم ناظرین کو شہر دیانا کے ایک حصّے مین لیے جاتے ہین۔ جو بہ نسبت دوسرے
مقامات کے زیادہ تر مصفا اور کم آباد ہی۔ وہان شہر کے دیگر حصون کی طرح کچھ عالیشان
مکانات بھی نہ تھے اِس محلے کے ایک اوسط درجہ کے گھر مین ایک نفیس کمرہ ہی۔
جس مین زیادہ پُر تکلف اور شاندار ساز و سامان تو نہین لیکن جسقدر ہی وہ اس خوش اسلوبی
سے قرینے کے ساتھ رکھا ہوا ہی کہ دیکھنے والے کو مالکہ کی لیاقت خانہ داری کا نشان
ملتا ہی۔ ایک جانب دیوار سے ملی ایک تصویر لٹک رہی ہی۔ اور وہ ایسی ہی کہ صرف
تصویر ہی دیکھکر صاحب تصویر کی امارت و سرداری بخوبی منکشف ہوتی تھی اُسکے
مقابل دوسری جانب ایک عورت کی تصویر تھی جو مشرقی فیشن کا لباس پہنے اور
گود مین ایک شیر خوار بچے کو لیے بیٹھی تھی۔ تصویر کے نیچے سنہ ۱۷۹۰ء لکھا ہوا تھا جس
معلوم ہوا کہ تصویر اُسی سال کی کھینچی ہوئی ہی۔
یہ امیر ظرنین اور اُسکی پیاری بی بی اغرائن اور اُنکے خرد سال اکلوتے بچے کی
تصویرین تھین۔ دوسری طرف ڈیوک لیپولڈ اور میریا کی تصویرین اور تیسری جانب

آٹو اور اسکی بی بی نینا چوتھی جانب ماکسملن اور اڈیلا کی تصویرین تھین اس کمرے مین آٹو اپنے لڑکون کو علم کے ابتدائی ابواب بیٹھا بتا رہا تھا۔ ان دونون لڑکون مین ایک بارہ اور دوسرا تیرہ برس کے سن کا تھا۔ پندرہ برس کا زمانہ آٹو کے چہرے پر کچھ تغیر نہ پیدا کر سکا۔ بجز اسکے کہ اب اسکے بشرے سے صبر و قناعت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ اسپر خدا کی رحمت تھی وہ خوشحالی سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا کیونکہ اسکو نہایت نیک نہاد بی بی ملی تھی۔ اور نیک عورت کا ملنا اور صالح اور رشید اولاد کا ہونا رحمت الٰہی کی دلیل ہے۔ غرض جب غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ گذر گیا وہ خوشحال باپ اور اسکے بچے اپنے کام سے فارغ ہوکر دوسرے کمرے مین گئے۔ جہان نینا شب کے کھانے کا اہتمام کر رہی تھی۔ اور اپنے خاوند اور بچون کو آتے دیکھکر خوشی سے مسکرانے لگی۔ کھانے کی میز پر ایک سفید ریش دراز قامت شخص بھی بیٹھا تھا۔ یہ ماظنی نینا کا باپ تھا جو آٹو کے اصرار اور منت کے سبب یہین رہنے لگا تھا کیونکہ بڈھے کو اس ضعیفی مین اپنی پیاری بیٹی کی جدائی نہایت شاق تھی۔ القصہ وہ سب کے سب خوشی و خرمی سے دسترخوان پر کھانے مین مشغول ہوے۔ دفعتًا ایک خادم اندر آیا اور کہا کہ "کونٹ آف آردنا فوسٹ آٹو سے کچھ مخفی بات کرنے کے خواہان ہین" آٹو فورًا اٹھکر اس کمرے مین آیا جس کا ابھی ہم ذکر کر رہے تھے۔ فوسٹ کے آنے سے وہ کمال متعجب ہو گیا تھا۔ وہ سمجھے ہوے تھا کہ فوسٹ ایک بدمعاش اور نامعقول شخص ہے جو میری بہن کی عزت بیچنے کا باعث ہوا تھا۔ مجھے کبھی اس سے ملنے یا بات کرنے کی ضرورت نہوگی۔ خیر جب آٹو کمرے کے دروازے پر آیا تو فوسٹ کو بے چینی کے ساتھ ادھر ادھر ٹہلتا ہوا پایا۔

فوسٹ [illegible] مسٹر آٹو میرے اس دفعتًا آنے کے سبب سے آپ کسی قدر متحیر ضرور ہوے ہونگے نسبت [illegible] آپ سے التماس کرتا ہون کہ گذشتہ واقعات کو بھول جائیے

اور جسطرح مشکل کے وقت دیگر لوگون کے آپ مثل ایک سچے دوست کے کام آئے ہیں اُسی طرح اس گاڑھے وقت مین میری بھی مدد کیجئے !"

آٹو۔ میری ناچیز تدبیر اور تائید سے جو کچھ ہو سکے مین کسی فرد بشر کے لیے دریغ نہ کرونگا۔ اور میرا دشمن جان بھی میرے گھر پر آکر مجھسے مدد کا طالب ہوگا تو مین بسر و چشم اُسکی ہمدردی کے لیے تیار ہو جاؤنگا۔ اور مین سمجھتا ہون کہ ہر انسان کو دوسرے کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرنا چاہیے !"

فوسٹ۔ "آپ کے اوصاف حمیدہ سے بیشک ایسی ہی اُمید ہے۔ میری نظرون مین سوا آپ کے کوئی اور شخص ایسا نہ معلوم ہوا جو بندگان خدا کی بہبودی کے لیے اپنے آرام و راحت کو ترک کردے بلکہ جان کی بھی پروانہ کرے۔ اسی سبب سے مین یہان تک آیا ہون۔ یقین ہے کہ مین جو کچھ آپ سے کہون اس سے دوسرون کے کان آشنا نہ ہو سکینگے۔

آٹو۔ کیا مجال آپ بے تامل فرمایئے۔ ممکن نہین کہ وہ بات کسی اور کو معلوم ہو سکے !"

فوسٹ۔ (تھوڑی دیر تامل کرکے) "آپ جانتے ہونگے کہ مالکسلن اور اڈیلا آپسمین ایک دوسرے سے انتہا درجے کی محبت رکھتے ہین۔" آٹو نے جواب دینے کے عوض اُن دونون تصویرون کو دکھا دیا۔ جو اُس کمرے کی ایک دیوار پر آویزان تھین۔ اور جنھین فوسٹ نے ابتک نہ دیکھا تھا۔

فوسٹ۔ (تعجب سے اُن تصویرون کو دیکھکر) "یہ بالکل اصلی معلوم ہوتی ہین۔ ہان اسوقت مین انھین دونون کی بہتری کے خیال مین ہون۔ اور اسی امر کے متعلق آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہون "

آٹو۔ "کیون حضور! کیا ان دونون کے ملاپ کے لیے کوئی چیز مانع ہے۔؟"

فوسٹ۔ "جی ہان۔ ایک بات ایسی ہے جو انکی باہمی شادی کو منع کر رہی ہے اور وہ ممانعت میرے ہی جانب سے ہے"

آٹو۔ "ڈیوک لیپولڈ کے فرزند سے آپ اپنی دختر کے بیاہ دینے مین کیون تردد فرماتے

ہین؟ مین بالکل سمجھ نہین سکا"
فوسٹ "مین اس مبارک تجویز کا مخالف نہین ہون۔ مگر میری تقدیر۔ ہائے میری شومی طالع ان نوجوانون کی دلی مراد بر لانے مین خلل انداز ہوتی ہے"
آٹو "حضور! آپ کے الفاظ میری تو مطلق سمجھ مین نہین آتے۔ واللہ اعلم کیا معما ہے؟ آپ آجکل نہایت دولتمند صاحب اقتدار سمجھے جاتے ہین۔ پھر کون بات ہے جسنے اسقدر حیا آپ کو مایوس اور پریشان کر رکھا ہے؟"
فوسٹ۔ آپ نہین جانتے۔ مین باوجود اس قدرت اور توانگری کے اپنا آپ مختار نہین ہون۔ مجھپر عنقریب ایک ایسی بلا آنیوالی ہے۔ جو مجھی کو نہین بلکہ میرے تمام متعلقین کو تہ و بالا کر دے گی"
آٹو "عجیب حیرت خیز معاملہ ہے۔ جسنے سنکر میرے دل مین طرح طرح کے گمان پیدا ہوتے ہین۔ بہرحال فرمایئے کہ اب آپ کو کس بات سے رنج و ملال ہے؟ تاکہ مین حتی الامکان کوشش کرکے اُسکے دفعیہ کی صورت نکالون"
فوسٹ "یہی ہوتا تو پھر کیا تھا؟ ہائے غضب تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی اعانت سے بھی ہیچ ہی نہین سکتی اور جب اُن دونون طالب و مطلوب کے نازک دلون کو صدمہ پہونچنے کا خیال آتا ہے تو مین دیوانہ ہو جاتا ہون۔ آج وہ میرے قدمون پر گر پڑے۔ اور ڈیوک ڈچز۔ اور ترینزانے اُنکے لیے سفارشین کین۔ مگر مین بغیر کچھ جواب دیے کل پر موقوف رکھ آیا ہون"
آٹو "تو کل آپ کیا جواب دینگے؟ آپ تو مین دیکھتا ہون کہ اس نیک کام کے مخالف نہین ہین۔ یقین جانیئے وہ دن بہت ہی مبارک ہوگا جبکہ گرجا مین آپ اپنی لڑکی کا ہاتھ ماکسلن کے ہاتھ مین دینگے"
فوسٹ "ہان یہی ایک ظالم ممانعت ہے جسکو کوئی انسان دور نہین کر سکتا۔ اور جسکو یاد کرنے سے میرا کلیجہ لرزنے لگتا ہے۔ آپنے جو کہا کہ گرجا مین اپنی بیٹی کا ہاتھ ماکسلن کے

ہاتھ مین دون۔ یہ تو دستور ہی جسپر ہر شخص عمل کرتا ہی لیکن افسوس! مین گرجا کے اندر جانا تو ایک طرف کسی عبادت گاہ کی چوکھٹ پر قدم رکھنے کی بھی جرأت کر نہین سکتا"
فوسٹ ایک آہ سرد بھر کے خاموش ہو رہا۔ اور آٹو حیرت اور خوف سے پیکر تصویر بن گیا۔

فوسٹ۔ (آٹو کے قریب آکر) "مین ایک لعنتی ہون۔ یہ نہ پوچھئے کہ کیونکر؟ اور اس بارے مین بغیر دور و دراز خیالات کرنے کے اسقدر سمجھ لیجے کہ توبہ و استغفار عبادت و تقوے میری رہائی کے لیے کچھ مدد نہین کر سکتے۔ اگر دنیا بھر کے کُل پادری متفق ہو کر میرے حق مین دعا کرین جب بھی تو ممکن نہین کہ نجات ہو سکے۔ بس ہر طرف عالم یاس ہی"

آٹو۔ "حضور آپ مجھے پریشان کیے دیتے ہین۔ کسی بندۂ خدا سے یہ ممکن نہین کہ وہ اپنے آپ کو خدا کی رحمت سے الگ کر لے۔ آپ کی طرز گفتگو سے اسقدر پتا چلتا ہی کہ آپ سے کوئی گناہ عظیم صادر ہوا ہی۔ مگر یہ نہین معلوم کہ وہ کون گناہ ہی اور آپ کو اُسکے ارتکاب کی کیا ضرورت پیش آئی؟"

فوسٹ۔ "مناسب ہی کہ آپ اُسکی ماہیت جاننے کی کوشش کے عوض اپنا کام کرین کہ راکسٹن اور اڈیلا کی شادی ہو جائے۔ اور نہ مجھے گرجا مین جانے کی ضرورت ہو۔ آہ! مین وہان نہ جانے کے لیے کون حیلہ کرون؟ جس سے ڈیوک ڈچز اور میری بی بی تریزا کے دل پر رنج نہ آنے پائے۔ اگر عمداً نہ جاؤن تو میری بدکرداری اور نالائقی پورے طور پر ثابت ہو جائیگی"

آٹو۔ "مین حیران ہون کہ اس مقدمے مین کیا کرون؟ اور کون تدبیر اسکے لیے مفید ہوگی؟"

فوسٹ۔ "کیا آپ اتنا نہین کر سکتے کہ مین بغیر کسی بدگمانی کے وہان جانے سے بچا رہون اور آپ میرے قائم مقام بنکر یہ کام ادا کرین؟ کچھ نہ کچھ تجویز کیجئے۔ میرے یہان آنے اور

آپکی خدمت مین عرض کرنے سے یہی مقصود ہی کہ آپ کا اعتماد اور عزت و توقیر اُن لوگون کی نظرون مین بہت زیادہ ہی جو اس شادی سے تعلق رکھتے ہین غالباً وہ آپ کی ہر بات کو سچ سمجھین گے۔ اور بے تردد یقین کر لینگے۔

آٹو۔ سب کچھ سہی مگر مین جھوٹ ہرگز نہ بولون گا۔ اُن دونون مقصودون کے حصول مطلب کے لیے مین خوشی کے ساتھ سعی و کوشش کرونگا۔ لیکن جھوٹ کہنے یا کسی قسم کا مکر و فریب کرنے کی مجھسے اُمید نہ رکھیے!"

فوسٹ۔ (وحشت سے) "جسکو ہم دوست سمجھتے تھے وہ قاتل نکلا۔ آپسے مجھے جسقدر اُمید تھی۔ غارت ہوگئی۔ اور آخر مایوس واپس جانا پڑا۔"

آٹو۔ جناب عالی! آپ کوئی ایسی تدبیر بتائیے جسکا عمل راستی کے ساتھ ہو سکے۔ اور جس سے آپ کو بھی فائدہ پہونچے۔ مین وعدہ کرتا ہون کہ اگر اُس کام مین مجھے تصدیعات و تکالیف کا بھی سامنا ہو تو خوشی سے گوارا کرون گا۔ ہان یہ البتہ مجھ سے نہو سکے گا کہ جھوٹ اور دغا سے کام لون۔ کیونکہ مین اپنی نیکنامی مین بٹہ لگانا نہین چاہتا!"

فوسٹ "آپ لمبی چوڑی جو شرطین بیان کرتے ہین اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ میرے لیے کچھ نہ کر سکین گے تاہم مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اور چاہتا ہون کہ ہماری باہمی گفتگو کا ایک لفظ بھی کسی دوسرے شخص کے کان مین نہ پڑے بلکہ مجھکو ان باتون کے کہنے کی ضرورت بھی نہ تھی۔ مین آپ کی نیک چلنی اور راستبازی کا حال بخوبی جانتا اور اسپر بھروسا رکھتا ہون۔"

آٹو "تو پھر فرمایئے ان شرطون کی پابندی کے ساتھ آپ کا کام کس طرح بجا لاؤن کہ آپ بھی یاد کرین" فوسٹ نے اس بات کا کچھ جواب نہین دیا۔ اور آٹو سے رخصت ہو کر چلا گیا۔

باب "۸۴"

افشائے راز مخفی

اس ملاقات نے آٹو کے دل مین ایک دردناک شر پیدا کیا۔ وہ تمام باتین ازسرنو یاد آگئین جو نوسٹ کی نسبت سن چکا تھا۔ اُسکا وٹن برگ کے قیدخانہ سے چھوٹ نکلنا۔ تریزا کو قلعہ بالفریڈ سے آسانی کے ساتھ چھڑا لانا۔ قلعہ روزنتل کی فصیلون پر مانفریڈ کی لڑائی مین ایک بیک نمودار ہوکر اسقدر جرأت و دلیری سے دشمن کو ہٹانا اور سب سے زیادہ حیرت انگیز معاملہ اُسکا دفعۃً مفلسی سے دولتمندی کے اعلےٰ درجہ پر پہونچ جانا۔ اور باوجود اس دولت و ثروت کے اسکا ہمیشہ غمگین و پراگندہ رہنا۔ پریشان خواب دیکھکر نیند سے چونک اُٹھنا۔ کسی عبادت گاہ مین نہ جانا۔ اور اقرار کرنا کہ مین لعنتی ہون گرجا کی چوکھٹ پر بھی قدم نہین دھر سکتا وغیرہ وغیرہ ان سب خیالات سے آٹو پریشان ہوگیا۔ اور اُسکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

آٹو ۔ دل مین " افسوس! فوسٹ کسی شیطان کے پھندے مین تو نہین پھنس گیا؟ بیچاری تریزا اور اُسکی پیاری بیٹی پر خدا رحم کرے اور خدا کرے میرا یہ خیال غلط ہو" ابھی آٹو انھین خیالون مین محو ہو رہا تھا کہ ناگہان گلی مین اُسی حجرے کی کھڑکی کے نیچے جس مین وہ ٹہل رہا تھا دو شخصون کے لڑنے کی آواز آئی۔ اُسکے بعد ایک چیخ کی آواز بھی آئی۔ آٹو نے خیال کیا کہ کوئی ستم رسیدہ مدد کے لیے بلا رہا ہے۔ [illegible] تیزی سے گلی کی طرف دوڑا۔ رات نہایت تاریک تھی اور [illegible] وہ آواز بھی موقوف ہوگئی تھی۔ آٹو تلوار کھینچکر آگے بڑھا [illegible] اُسکے پاؤن سے کوئی چیز لگی [illegible] ایک آدمی [illegible] آٹو نے اُسکو [illegible] ڈال کر اپنے [illegible] [illegible] [illegible]

زیادہ متعجب ہو گیا۔
وہ ڈاکٹر ڈار نبرگ خاص طبیب ڈیوک لیبولڈ کا تھا۔ سینے پر گہرا زخم لگنے کے سبب سے خون نکل رہا تھا۔ آٹو نے اپنے ایک خدمتگار کو ڈاکٹر کے بلانے کے لیے روانہ کیا۔ اور آپ دوسرے خدمتگارون کی مدد سے مجروح کو ایک اور کمرے مین لیگیا۔ اور اُسکا لباس اُتار کے بچھونے پر لٹا دیا۔ اسی اثنا مین آٹو کا معمولی ڈاکٹر بھی حسب الطلب موجود ہوا۔ اور بیمار کی حالت دیکھکر اپنے چہرے کو متفکر بنا لیا۔ ڈاکٹرون کی عادت ہے کہ سخت بیمار کے دیکھنے کے بعد چند ایسی حرکات کرتے ہین جنکے سبب سے دیگر لوگون کو معلوم ہو جاتا ہے کہ بیمار کا حال خطرناک ہے۔
آٹو۔ (متردد ہو کر) "کیا زخم کاری لگا ہے؟"
ڈاکٹر۔ "زخم کچھ زیادہ تو نہین۔ لیکن ڈارنبرگ صاحب کے ضعیف القویٰ ہونے کی وجہ سے اُنکی صحت کی نسبت شبہہ واقع ہوتا ہے۔ مگر ہمین مایوس نہونا چاہیے" ڈاکٹر زخم کو دھوکر نہایت عمدگی سے پٹی باندھنے لگا۔ مجروح کو راحت سی معلوم ہوئی۔ جھٹ سے آنکھین کھولدین۔ اُسکے بعد دوا پلائی گئی۔ جب تمام کامون سے فراغت حاصل ہوئی تو ڈاکٹر دو گھنٹے بعد واپس آنے کے وعدہ سے چلا گیا۔ آٹو بیمار کے قریب بیٹھ گیا۔ اُسکی عورت لینا بھی تیمارداری مین شریک ہوئی۔ ڈاکٹر وعدے کے مطابق آدھی رات کو آیا۔ اُسوقت بیمار غافل سو رہا تھا۔ ڈاکٹر نبض وغیرہ دیکھکر واپس گیا۔ آٹو نے جبرا اپنی بی بی کو سو رہنے کے لیے کہا۔ وہ اُٹھکر چلی گئی۔ اور تنہا آٹو بیمار کے پاس رہ گیا۔ بیمار برابر سو رہا تھا مگر آٹو نے آنکھ بند نہین کی جب کبھی نیند کا غلبہ ہوا تو اُٹھکر اُسی کمرے مین تھوڑی دیر ٹہلتا تھا تاکہ سُستی دُور ہو جاوے۔ شب بھر اُسنے اسی طرح گذار دی۔ فوسٹ کی ملاقات اور گفتگو کا تصور بھی اُسکے دماغ کو منتشر کر دیتا تھا۔ آخر رات گذر گئی۔ صبح صادق کی نورانی جھلکیان کمرے مین آنے لگین۔ آٹو بیمار کے بازو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

ایک آواز "میں کہاں ہوں؟ اور کیوں مجھے اسدرجہ ضعف ہے؟ کیا خواب دیکھ رہا ہوں؟"

آٹو "گھرایئے نہیں۔ جناب! آپ کو زخم لگا ہے۔ اور اُسکا اچھا ہونا آپ ہی کی کوشش پر منحصر ہے!"

بیمار "یہ تو مسٹر آٹو کی سی آواز معلوم ہوتی ہے۔ کیا میرا قیاس صحیح ہے؟"

آٹو "بے شک صحیح ہے۔ مین یقین دلاتا ہوں کہ آپ اسوقت اپنے خیر خواہوں کے نزدیک ہین۔ نہ کہ دشمنوں کے نیچے مین۔ اور مین یہ چاہتا ہوں۔ کہ آپ بالکل مطمئن اور خاطر جمع رہین"

ڈاکٹر ڈار نبرگ "مسٹر آٹو! مین خدا کا شکر بجالاتا ہون کہ ایسی مصیبت کے وقت آپکے سے نیک مرد کے سائے مین ہون۔ اب مین بڑی مسرت کے ساتھ اپنے دل کا حال آپ سے بیان کرون گا"

آٹو "وہ کون بات ہے جو آپ اسوقت فرمانا چاہتے ہین۔ غالبًا آپ سے تو عمر بھر کوئی بھاری گناہ یا کوئی بڑی خطا صادر نہوئی ہوگی۔ کیونکہ آپ نیک نیتی اور خداترسی مین ہمیشہ سے مشہور رہے ہین!"

ڈارنبرگ "آپ ظاہر پر نہ جایئے! ظاہری نیک افعال انسان کی پوشیدہ سیاہ کاری کو مٹا نہین سکتے دنیا مین ایک ایسی چیز بھی ہے جسکے جمع کرنے یا حاصل کرنے کے لیے آدمی وقت ضرورت خدا سے دوری اور شیطان کی قربت بھی گوارا کر لیتا ہے! اس ظالم شے کی کشش کی بدولت انسان کی دیانت داری اور نیک چلنی خاک مین ملجاتی ہے۔ وہ چیز کیا ہے؟ "روپیہ" روپیہ کی قربت سے بہت کم لوگ ہین جو اپنا دامن بے لوث رکھتے ہین۔ اسی شیطان کے لیے مین اپنا دین و ایمان کھوکر اور خداترسی کو خاک مین ملا کر دونون جہان مین روسیاہ بن گیا"

آٹو "جی تو آپ کو اب ایک پادری کی ضرورت ہی جسکے روبرو اپنی خطا کا اقرار کرکے توبہ کر دین" یہ کہکر آٹو دروازے کی طرف بڑھا۔

ڈارنبرگ۔ (لجاجت سے) "نہین۔ وہ بات صرف آپ ہی سے کہنے کی ہی کیونکہ سوا آپکے میری نظرون مین کوئی ایسا شخص نہین جو میری حسب خاطر عمل پیرا ہو سکے مین آپ سے اپنے دل کا راز تو بیان کیے دیتا ہون مگر ساتھ ہی یہ التماس ہی کہ جب تک مین زندہ رہون وہ راز کسی سے نہ کہیے۔ ہان جب مین مرجاؤن"

آٹو "اس بات سے آپ بیفکر رہیے۔ لیکن مجھے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ سردست یہ تقریر موقوف رکھی جاے۔ تھوڑی دیر بعد جب آپ کا مزاج راہ پر آجاے تو اطمینان سے گفتگو کر سکتے ہین!"

ڈارنبرگ "مین کیونکر ٹھہر سکتا ہون اسقدر بھی اُمید نہین کہ اور ایک ساعت زندہ رہونگا۔ بدمعاش چور جو مجھپر حملہ آور ہوا اُسکی تلوار نے میرا کام ہی تمام کر دیا۔ شب گذشتہ مین ایک بیمار کے گھر جا رہا تھا۔ اتفاقاً اُس موذی سے مقابلہ ہو گیا۔ خیر نصیب کی بات تھی۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہی کہ میری موت کی گھڑی بہت جلد آنے والی ہی"

آٹو "آپ کے زخم پر جس ڈاکٹر نے پٹی باندھی اُسکا تو قول ہی کہ زخم کچھ زیادہ نہین۔ لہذا آپ ذرا سی آسائش اور دلجمعی سے شفا حاصل کریئے"

ڈارنبرگ "دیکھا جائیگا مگر فی الحال میری باتین تو سُن لیجئے۔ آپ قریب آجائین اور ہمہ تن گوش بنکر جو کچھ کہون بغور سنتے جائین" آٹو اپنا کان بیمار کے مُنھ کے قریب لیگیا۔ اور متوجہ ہو کر سُننے لگا۔

ڈارنبرگ۔ (پست آواز سے) "آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ اٹھارہ سال ہوئے ڈیوک لیوپولڈ کے محل مین ایک ہی ساعت دو عالی خاندان بیگمون کو وضع حمل ہوا"

آٹو۔ "ہان مجھے بخوبی یاد ہے۔ اور اگر میری یاد غلطی پر نہین تو آپ ڈچز میریا کے زچہ خانے

کے منتظم مقرر کیے گئے تھے"

ڈارنبرگ "واہ آپ کو یہ بھی معلوم ہے؟ خیر اُس دن دو بچے پیدا ہوئے!"

آٹو "جی ہاں۔ ماکسملن میریا سے۔ اور اڈیلا تریزا سے"

ڈارنبرگ "نہیں نہیں حقیقت حال اُسکے برعکس ہے۔ اڈیلا میریا کی بیٹی۔ اور ماکسملن لیڈی تریزا کا بیٹا ہے۔

آٹو۔ (متعجب ہوکر) "یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے! جلد پورا قصہ بیان کیجیے!"

ڈارنبرگ "بیٹے اگموارے خانے میں ایک بہت بڑا فتور واقع ہوا"

آٹو۔ ہاں۔ میں سمجھ گیا۔ یہ نہایت سنگین مقدمہ ہے۔ جو آپ بیان کر رہے ہیں میرا بدن کانپ رہا ہے"

ڈارنبرگ "اسمیں شک نہیں یہ مقدمہ ہی ایسا ہے میں اسکو قبر میں لیجانا نہیں چاہتا اسی سبب سے عالم نزع میں اس آفت وعذاب کے ساتھ آپ سے بیان کر رہا ہوں"

آٹو۔ (ہاتھ ملکر) "دیکھیے! مہر مادری بھی کسقدر سچی ہوتی ہے۔ حالانکہ اس تبدیلی سے نہ لیڈی تریزا ہی واقف ہے۔ نہ ڈچز میریا۔ لیکن تریزا کو ماکسملن سے اور میریا کو اڈیلا کے ساتھ بہت ہی محبت ہے۔ اسکا سبب وہی قدرتی شفقت ہے جو ہر ماں کو اپنے بچے سے ہوا کرتی ہے۔ اچھا۔ اب اسکا ثبوت کیونکر ہو سکے؟"

ڈارنبرگ (جسکی آواز اب نہایت پست ہوگئی تھی) لیڈی تریزا کے زچہ خانے کا منتظم ڈاکٹر لسٹن دایہ ہرڈر ہنوز زندہ ہیں۔ آپ کو اس مقدمہ میں شبہہ ہو تو اُن لوگوں سے پوچھکر تشفی کر لیجیے!"

آٹو "اب صرف ایک بات پوچھنی باقی ہے۔ یعنے اس کام کا بانی کون ہوا اور کسکی تجویز اور ایما سے یہ کارروائی عمل میں آئی؟"

ڈارنبرگ "فوسٹ کونٹ آف آرونا کی ترغیب سے۔ یہ کام ہوا۔ لیکن

جب تک مین - زندہ ہون - اس راز - کو مخفی رہنے دیجیے"
آٹو - (پراگندگی سے اٹھکر) "افسوس! ڈارنبرگ کا یہ آخری وقت ہے کسی کو پادری کی تلاش مین بھیجنا ضرور ہے" آٹو بدحواس اُس کمرے سے نکلا - ایک خدمتگار کو ڈاکٹر کے پاس اور دوسرے کو پادری کے لیے روانہ کیا اور آپ بیمار کے پاس لوٹ آیا - دیکھا تو ڈاکٹر ڈارنبرگ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے -

باب "۸۵"

کوہ کالن برگ

اُسیدم جبکہ ڈارنبرگ اور آٹو مین گفتگو ہو رہی تھی کوہ کالن برگ کی چوٹی پر دو شخص کھڑے تھے - کالنبرگ وہی پہاڑ ہے جسپر سے دو صدیون کے بعد پولنڈ کی فوج نے اُترکر دیانا کو سپاہ عثمانیہ کے محاصرے سے بچایا تھا - غرض چوٹی پر ٹھہرے ہوے دو شخص اگرچہ آدمی ہی کی شکل مین تھے - مگر اُسمین ایک ہی انسان تھا - وہ فوسٹ اور جن تھے
شیطان - (فوسٹ کی صورت دیکھتا ہوا) "مین تمھارے مطلب کو سمجھ نسکا دوبارہ بیان کرو! مجھسے یہ نہوسکیگا کہ تمھاری خواہشات کی جستجو مین رہون - میرا کام اسی قدر ہے کہ تمھارے حکمون کی فوراً تعمیل کرون -
فوسٹ - (جو نہایت پریشان خاطر تھا) "اچھا تو مین ہی کے دیتا ہون - اب میری خواہش یہی ہے کہ تو کوئی ایسا کام کر جسکے سبب دیانا کے لوگ اپنے معمولی کاروبار کو بھول جائین بلکہ ایسا ہونا چاہیے کہ خاص خاص اُمور بھی ملتوی کر دیے جائین"
شیطان - "تم آج مجھے بہت بُرا کام کرنے کا حکم دیتے ہو - دیکھو اچھی طرح غور اور فکر کر لو! کہین ایسا نہو کہ تعمیل حکم کے بعد اُسکی خرابیون کا الزام میرے سر دھرنے پر تیار ہو جاؤ!"

فوسٹ "مین ہر طرح غور و تامل کر چکا۔ تو بے تردد میرا حکم بجالا۔ چاہے اسکا نتیجہ کیسا ہی کیون نہو"

شیطان "یہ کوئی بڑی بات نہین۔ ایک ہی لفظ لکہکر تعمیل ارشاد کر سکتا ہون۔ مگر کوہ براکن پر طوفان بپا کرنے کے سبب سے ملک جرمنی کا جسقدر وسیع اور سرسبز حصہ ویران و برباد ہوگیا۔ وہ تو ضرور آپ کو یاد ہوگا؟"

فوسٹ - (غضبناک ہوکر) "مجھے سب کچھ یاد ہی۔ تو اسدرجہ تاخیر کیون کر رہا ہی کیا اچھا ہوتا اگر مین خود بغیر تیری اعانت کے کچھ کر سکتا!! اور ہان۔ تو جو کچھ کرے گا اسکا اثر دو ہی چار دن پر محدود نہونے دے۔ پورے چھ ماہ تک ساکنان شہر اپنے معمولی اشغال کو بھول کر نہایت پریشان و بدحواس رہین"

شیطان "بہت خوب" یہ لکہکر مشرق کی طرف منھ پھیرا۔ اور ہاتھ بڑھا کر کہنے لگا:

"اے موت کے سیاہ ابر! تو اپنے دلچسپ وطن جاپان کو چھوڑ۔ اور یورپ مین پہونچکر اپنے کارہاے نمایان کا نمونہ دکھلا۔ ہان۔ کل یورپ مین کوئی شہر تیرے صدمہ سے محفوظ نہ رہنے پائے"

شیطان مندرجۂ بالا فقرے کہے جاتا تھا۔ اور فوسٹ مشرق کی طرف ٹکٹکی لگائے کھڑا تھا۔ دفعتہً ایک دھوان مشرق سے نمود ہوکر بتدریج بڑھنے لگا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے کوہ و بیابان شہر و قصبہ بلکہ زمین سے آسمان تک بھر گیا۔ جس مقام پر فوسٹ اور جن کھڑے ہوے تھے وہ بھی دھوین سے خالی نہ تھا۔ اُس مین کچھ ایسی بدبو اور منھ مین جانے سے اسقدر بے چینی ہوتی تھی کہ فوسٹ بھی گھبرا کر وحشت زدہ چوطرفہ دیکھنے لگا۔ شہر پر اس طرح کی تاریکی چھاگئی جیسے سورج گہن کے وقت ہوا کرتی ہی۔ شیطان کے منتر سے آناً فاناً جو نتیجہ مترتب ہونے لگا اُس سے فوسٹ

گھبرا اُٹھا۔ اور بے اختیار جن سے پوچھنے لگا "یہ کیا بلا ہے؟"

شیطان۔ "یہ بلا آپ ہی کے حکم سے تو لائی گئی!"

فوسٹ "بجا! اور وہ دھوان جو شہر دیانا کو گھیرے ہوئے ہے اس سے کیا مراد ہے؟"

شیطان "مین آپ کا حکم بجا لایا۔ مرض طاعون دیانا مین شروع ہو گیا"

فوسٹ "ہائے ہائے! ایسا غضب نہ کر اس بلا کو معاً اسی وقت پھیر دے!"

شیطان "یہ بات میرے امکان کی نہین۔ چاہیے تھا کہ تم پہلے ہی کہدیتے۔ مین تو بہت دیر تک اس امر کی بجا آوری مین تکرار کرتا رہا" یہ کہکر شیطان دست بستہ سیمار طیر سے اُترنے لگا۔

فوسٹ۔ (پیشانی پر ہاتھ مار کر) ہائے افسوس! مین بھی کس قدر روسیاہ و بدکردار ہو رہا ہون"

غرض فوسٹ بھی شیطان کے پیچھے پیچھے اُتر کر اُس آفت زدہ شہر مین داخل ہوا۔

باب "۸۶"

طاعون

شیطان کے منتر نے نہایت ہی خراب اثر پیدا کیا۔ جب فوسٹ شہر مین آیا تو دیکھا کہ لوگ گلی کوچون مین بدحواس دوڑ رہے ہین۔ چہرون پر وحشت اور مایوسی برستی تھی۔ وہ کسی جگہ ٹھہرتے ہی نہ تھے ڈاکٹرون کے گھرون پر خلائق کا ہجوم تھا۔ لجاجت سے عاجزی سے لوگ انھین بُلا رہے تھے۔ کوئی تو مان باپ کے بیمار ہو جانے پر افسوس کر رہا تھا۔ کوئی عزیز اولاد کے لیے اور کوئی اپنی پیاری بی بی کے لیے غرض ہر ایک کچھ نہ کچھ آفت مین مبتلا ہونے سے حیران پریشان تھا۔ اس سے ایک صدی پیشتر وہی مرض یورپ بھر مین تہلکہ ڈال گیا تھا جسکے سبب برابر نصف آبادی کم ہو گئی تھی

لوگون کے دلون سے اب تک وہ وحشت دور نہوئی تھی۔ اس بیماری کا نام کالی
موت رکھا گیا کئی پیڑیون تک اس بلاے بد کی مصیبتین اور صعوبات مثل کہانیون
کے بیان کیجاتی تھین آخر جب یہ مرض دوبارہ نمودار ہوا تو ساکنان شہر کو اس
درجہ پریشانی ہوئی جسکا بیان کرنا ممکن نہین ہان اس پریشانی و پراگندگی سے
یہ نتیجہ البتہ نکلا کہ معمولی کاروبار یک لخت موقوف ہوگئے شادی بیاہ ہونا درکنار تجارتی
دکانین بھی نہین کھلتی تھین۔ جب کوئی شدید مرض یا بلا شہر پر آئے تو باشندون پر اسکا
ایسا اثر ہوتا ہی کہ گویا سب کے سب ایک ہی خاندان کے ممبر ہین۔ دیانا مین بھی اسوقت
اسی طرح کی ہمدردی کیجاتی تھی۔ جو لوگ اس بلاے بچے ہوئے تھے وہ دوسرون کی
حالت زار پر اٹھ آٹھ آنسو رو رہے تھے۔ خیر فوسٹ جب پہاڑ سے اتر آیا تو اُسوقت
شہر کا یہ حال تھا جو بیان ہوا حسین گل اندام عورتین جو فرط غرور حسن سے اپنا روے زیبا
بغیر نقاب کے کسی کو دکھانا پسند نہ کرتی تھین اب وہ بدحواس کھڑکیون سے سر باہر
نکالے ڈاکٹر کی راہ تک رہی تھین۔ کہ جلد آکر اپنے عزیز بچے کا یا پیارے شوہر کا یا غمخوار
والدین کا علاج کرے۔

اُس مرض کی علامات بھی نہایت عجیب تھین پہلے بغل میں ایک آبلہ نکلتا تھا
اُسکے ساتھ ہی تمام بدن کی یہ حالت ہوجاتی تھی کہ دیکھنے سے وحشت پیدا ہو خوشرو
ماہ طلعت نوجوانون کے چہرے جو اس سے پہلے آفتاب کی طرح چمک رہے تھے
بیماری کے نمود ہوتے ہی بے رونق اور سیاہ نظر آتے تھے۔ زبان کالی ہوکر پھول جاتی
تھی۔ اور زبان کی بالیدگی کی وجہ سے مریض گفتگو کرنے سے بھی نا چار ہوجاتا تھا صرف
بیحس و حرکت بستر مرگ پر پڑا حسرت و اندوہ سے عزیزوں اقارب کو دیکھنے لگتا تھا۔ بڑا
غضب تو یہ تھا کہ یہ بیماری متعدی تھی۔ لہذا بہت جلد شہر کے ہر ایک گلی کوچے مین
پھیل گئی۔ آخرکار یہان تک نوبت ہوگئی کہ والدین بچون کو اور بچے والدین کو

عورتین اپنے شوہرون کو اور شوہر اپنی پیاری بیبیون کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ مرض فقط انسانون ہی کے لیے باعث مرگ نہ تھا بلکہ حیوانات اور نباتات کو بھی اُسیقدر صدمہ پہونچ رہا تھا جسقدر کہ انسانون کو۔ غرض جب وہ بیماری شروع ہوتی تو تین ہی گھنٹہ کے اندر مریض کا کام تمام ہو جاتا تھا۔

اُس زمانہ کے لوگ اکثر نہایت ہی ضعیف الاعتقاد ڈرپوک اور جاہلانہ خیالات والے تھے اسی سبب سے شہر مین واہی تباہی خبرین مشہور ہونے لگین۔ وحشت و پراگندگی نے صحیح سالم لوگون کی عقل و ہوش پر پانی پھیر دیا تھا۔ القصہ سیکڑون بے سروپا باتون کے ساتھ یہ خبر بھی مشہور ہو گئی کہ بیمار کی آنکھ مین آنکھ ملانے سے بھلا چنگا آدمی بھی بلا مین گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھر کیا تھا۔ تیمارداری تو ایک طرف کوئی مریض کے پاس تک نہ پھٹکتا تھا۔ خویش و اقارب علانیہ بیمار کو تڑپتا چھوڑ کے نکلجاتے تھے۔ مگر یہ بھاگ نکلنا بھی انھین بچا نہ سکتا تھا کیونکہ بیماری اُنکے لباس مین اور نیز ہوا مین بسی ہوئی تھی۔

باب ۸۷

سچا دوست

طاعون کے سبب دنیا مین جو ہل چل مچی اُسکا حال تو اوپر بیان ہوا ہے تمام شہر مین صرف ایک ہی شخص ایسا تھا جسے اُس بلا کی کچھ فکر نہ تھی۔ یعنے فوسٹ کونٹ آف آردنا۔

فوسٹ پہاڑ سے اُتر کر جن جن گلیون سے ہو کے گذرنے لگا ہر طرف فریاد و فغان کی آوازین بلند پائین۔ نکٹھے چھپے ہوے بدمعاش لوگ جو محنت سے روٹی کمانا نہین جانتے تھے اور اورون کی داد و دہش پر گذارا کرتے تھے۔ اور جو ہر شہر کی گلی کوچون مین پھرتے دکھائی دیتے تھے۔ اور جن سے آجتک یورپ کی تہذیب کو بٹہ لگا ہوا ہے

غرض ایسے لوگ لاوارث لاشون کے دفن کرنے کے لیے سرکار سے مقرر کیے گئے۔
اس تھوڑے ہی عرصہ مین مُردے گاڑیون پر لد کے جانے لگے۔ فوسٹ نہین جانتا
تھا کہ یہ لاشین کسکی ہین اور یہ سب کس بیماری سے مرے ہین۔ وہ کسی ضروری کام کے
سبب آٹو کے گھر چلا گیا تھا۔ اسکا دل ندرسے دھڑک رہا تھا۔ شہر پر جو بلاے بیم
نازل ہوئی اُسکی وجہ سے وہ خود اپنے آپ سے نفرت کرنے لگا۔ اُس عالم اسراسیمگی
مین اپنے دوست واقارب کا بھی خیال نہ رہا۔ ورنہ وہ ضرور انھین محفوظ رکھنے کا
کچھ نہ کچھ انتظام کر جاتا۔ خیر۔ وہ کئی مقامات طے کرتا ہوا اُس گلی مین پہونچا جہان آٹو
رہتا تھا۔ فوسٹ آٹو سے ملاقات کرنے کی کوئی دلی خواہش نہ رکھتا تھا مگر اُسکی
بدکرداریون نے اُسکو یہان تک حزین واندوہگین بنا دیا تھا کہ آٹو ایسے نیک طینت
شخص کی صحبت مین دو گھڑی بیٹھکر غم غلط کرنے کی تمنا پیدا ہوئی۔ حاصل کلام وہ آٹو
کے گھر مین داخل ہوا۔ اسی گھر مین جہان دو گھنٹے قبل ڈاکٹر ڈاربنرگ کی جان گئی تھی
بیشتر اسکے جس کمرے مین باہمی ملاقات ہوئی تھی آٹو کا ملازم فوسٹ کو اُسی کمرے مین
لے گیا۔ اور تھوڑی دیر مین آٹو بھی آموجود ہوا۔

آٹو۔ (افسردگی سے) "مین آپ سے ملنے کا بہت آرزومند تھا۔ اور حیران ہون
کہ آپ کیونکر میرے مافی الضمیر کو جان گئے جو خود ہی تشریف لائے!"

فوسٹ۔ "آپ مجھسے ملنا چاہتے تھے؟ کیون؟ آخر کچھ وجہ تو معلوم ہو؟"

آٹو۔ (کرسی فوسٹ کے قریب کھینچکر) "جناب!! اسلیے کہ چند لمحہ بیشتر مجھپر ایک عجیب
راز منکشف ہوا۔ وہ بھید دو خاندانون سے تعلق رکھتا ہے۔ ڈاکٹر ڈاربنرگ ابھی
حالت نزع مین پوری حقیقت مجھسے بیان کر رہا تھا"

فوسٹ۔ (بیقرار ہوکر) "ہاے! ڈاربنرگ مر گیا اور تھین تمھارے خاندان کا راز
بتادیا؟" (آٹو کو غضب کی نگاہون سے دیکھکر) "مگر یہ یاد رہے کہ اگر مین چاہون تو

صرف ایک ہی نظر مین تمھین اسی دم عدم کو بھیج سکتا ہون۔ تمکو چاہیے کہ میرا راز کسی پر ظاہر نہ کرو"

آٹو:۔ آپکی یہ فضول دھمکیان مجھے متحیر کیے دیتی ہین۔ مین خالص خدا پر بھروسا رکھتا ہون۔ اور یہ بتانے مین بھی کچھ عذر نہین کہ یہ راز کسی سے بیان کرکے آپکی عزت ریزی کرنا میرا امر کوز خاطر نہین ہی آپکی باتون سے ظاہر ہوتا ہی کہ آپ کو کچھ پوشیدہ اختیارات حاصل ہین!"

فوسٹ:۔ ہان۔ بے شک مجھے بہت بڑی قدرت حاصل ہی جنکے حاصل کرنے کے لیے مین نے اپنی روح کا عمر بھر ناپاک بنکر رہنا گوارا کرلیا ہی"

آٹو:۔ کیا یہ سچ ہی؟ ہاے اگر سچ ہو تو آپ سا بدبخت آدمی دنیا مین نہو گا۔ اور ہان آپ کی بے انتہا دولت و ثروت اور ناقابل قیاس اختیارات اور بعض مقامون پر بہت ہی عجیب و غریب حرکات دیکھ دیکھ کر مجھے یقین ہو رہا ہی کہ"

فوسٹ:۔ ہان۔ بلاشبہہ تمھارا قیاس صحیح ہی۔ پھر بتاؤ کیا اب بھی تم مجھسے خوف نہین کرتے؟"

آٹو:۔ کیسے بھلا مین آپ سے کیون ڈرنے لگا؟ سواے خداوند عالم کے کسی اور کا خوف میرے دل مین آہی نہین سکتا افسوس آپنے بہت ہی برا کام کیا لیکن مین آپ پر ملامت نہ کرونگا کیونکہ مین دیکھتا ہون آپ نہایت سے زیادہ مشوش و پراگندہ خاطر ہین۔ اتنا البتہ عرض کرتا ہون کہ آپ پریشان نہوجیے۔ خدا کی رحمت عام ہی مین آپ کے لیے ضرور دعا کرونگا۔ بلکہ آپ ہی کے ساتھ عبادت الٰہی مین شریک ہونگا"

فوسٹ:۔ خاموش اگر میری زبان سے لفظ "عبادت" نکلا تو اسی دم شیطان سے عہد شکنی ہوجائیگی اور مین ابھی اُسکے قابو مین ہو جاؤنگا"

آٹو:۔ (مضطرب ہوکر) "افسوس! تو پھر کیا کیا جاے؟ مین آپ کو اس حال مین تنہا

تونہین چھوڑ سکتا اگرچہ دنیا بھر آپ سے نفرت کرنے لگے لیکن مین ضرور آپکا ساتھ دونگا اور تائید و اعانت مین کبھی دریغ نہ کرونگا۔ آپ کے عزیز و اقارب کو اس خبر بد کی سماعت سے جسقدر رنج ہو تھوڑا ہی۔ آپ ہی کچھ سوچیے کہ اس بارے مین کیا تجویز کیجاے جس طرح ڈچز میریا آپ کے بیٹے کو اپنا بچہ سمجھتی ہی اُسی طرح میریا کی بیٹی کو آپکی عزیز بی بی تریزا خاص اپنی بیٹی جانتی ہی۔ یہ سب کچھ سہی مگر اُنکے دلون کی محبت اُسی بچے کے ساتھ وابستہ ہی جو درحقیقت اُنکا ہی۔ حالانکہ وہ اس امر سے بالکل واقف نہین آہ! یہ راز اور کتنے دنون تک اُن لوگون سے پوشیدہ رکھیے گا! عجب پیچدار معاملہ ہی۔ مین کوئی ایسی کارروائی بھی عمل مین لانا نہین چاہتا جسمین آپ کی بدنامی متصور ہو؟"

فوسٹ "شکر ہی کہ تم میری ہمدردی پر آمادہ ہو اور مجھسے نیک سلوک کرنا چاہتے ہو مین ایک بدمعاش اور بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہونے کے علاوہ خود تمھارے ساتھ بھی بہت کچھ بدی کر چکا ہون مجھے اسوقت ہمدردی و محبت کی زیادہ ضرورت ہی۔ اور مین سمجھتا ہون کہ تم سے زیادہ کوئی غمگسار مجھکو نہ ملے گا۔ لہذا چاہتا ہون کہ اپنی سرگذشت بے کم و کاست تم سے بیان کرون۔ ہان۔ اب تم میری داستان سننے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ یقین ہی کہ جب سنوگے تو دریاے فکر مین ڈوب جاؤگے!"

یہ کہکر فوسٹ بدن سے پسینا پونچھنے لگا۔ آٹو نے ایک گلاس شراب سے بھر کے دیا تاکہ اُسکو کچھ تفریح حاصل ہو۔

فوسٹ (دلی جوش سے) "آٹو! اب سنو۔ مگر دیکھو میری داستان غم سننے کے بعد کہین مجھ سے نفرت نہ کرنے لگنا اصل یہ ہی کہ تریزا کے عشق نے مجھے کہین کا نرکھا اُسکے باپ نے غضبناک ہوکر مجھے قید کر دیا۔ اور انجام مین میری نسبت پھانسی کا حکم صادر ہوا اُنھین دنون اتفاقاً ایک جادو کا عمل میرے ہاتھ لگ گیا اُسکے پڑھتے ہی

ایک جن انسان کی شکل مین میرے روبرو آکھڑا ہوا غرض اُسی نے مجھے قید سے رہا کیا
جسکے عوض مجھے اپنی روح اُسکے ہاتھ بیچنا پڑی چوبیس سال بعد وہ مجھپر قابض و
متصرف ہوجائیگا۔ یہی سبب تھا جو دیکھتے ہی دیکھتے مین اعلےٰ درجۂ رفعت پر پہونچگیا
ایون! تمھارے بدن کے رونگٹے کیون کھڑے ہوگئے؟"

آٹو "جی ہان۔ آپ کی معصیت کا خیال کرکے مین نہایت متوحش ہوا جاتا ہون! اور
سوچ رہا ہون کہ افسوس! آپ کس دائمی مصیبت مین پڑگئے!!۔

فوسٹ "جن جن شروط کے ساتھ مین نے شیطان سے عہد کیا ہے اُنسے پہلی شرط
یہ ہے کہ مین کسی عبادت گاہ مین نہ جاؤن۔ اور نہ کچھ دعا والتجا کرون۔ اگر اسکے خلاف
ہوا تو اُسی دم شیطان مجھپر حاوی ہوجائیگا۔ اس صورت مین مین نے یہ ارادہ کرلیا کہ
تریزا کو بغیر بیاہ کے اپنے قبضہ مین لاؤن لیکن جب مین اس امر مین غور کرنے لگا تو
میری راے مجھی کو پسند نہ آئی۔ اسلیے کہ تریزا سے مجھے خالص محبت تھی۔ اور
اُسکی رُسوائی وبدنامی مجھے کسی حال مین گوارا نہوسکتی تھی۔ گو مین نے اسکے لیے
اپنی ساری عمر کی شادمانی ومسرت کو خاک مین ملادیا ہے۔ خیر جب مین نے اُسکو
دنیا کے رواج کے مطابق عبادت گاہ مین جاکر بیاہ کر لانا چاہا اور شیطان سے اجازت
طلب کی۔ تو وہ اس شرط پر راضی ہوا کہ مین اپنا پہلا بیٹا اُسکے حوالے کردون!!

آٹو۔ (متعجب ہوکر) "حضور! یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ نوجوان ناکسلن کو ایسی سخت
بلا مین گرفتار کیا جائے؟"

فوسٹ "تم کوئی تعجب نہ کرو۔ یہ واقعی حال ہے۔ دوسرا امر یہ کہ دنیا بھر مین جو
کارروائی ہوتی ہے شیطان اُس سے مطلع ہوجاتا ہے۔ مگر چونکہ مین فی الحال اُسکا
مالک ہون مجھے اختیار ہے کہ بعض مقدمات اس سے مخفی رکھ سکون۔ اسی
سبب سے اپنے گھر لڑکا ہوتے ہی مین نے اُسکی تبدیلی ایک اور لڑکی سے

کر دی۔ اور زہے نصیب کہ سب کام میرے حسب خواہش عمل مین آئے"
آٹو۔ ایسا ہو تو گہوارے خانے کی کیفیت کو بالکل پوشیدہ رکھنا ضرور ہی۔ اگر یا کسملن
اُسکی خاص اور اصلی ماں کے حوالے کر دیا جاے اور اڈیلا اپنے صحیح والدین کی
گود مین دیدی جاے تو اس مین پاکسملن کو تمام عمر کے لیے خرابی ہی۔ اُس پیارے
حسین بچے کو شیطان کے سپرد کرنا ہوگا۔ افسوس!"
فوسٹ۔ بہت ٹھیک بات تمنے کہی۔ اب تمھین معلوم ہو گیا ہوگا کہ اُن دونون
کمسن ماہ پارون کی شادی کی بابت میری عدم رضامندی کا سبب کیا ہی۔ یہی کہ مین
اُس بیاہ مین شریک ہو نہین سکتا لیکن اب وہ میرا تردد کسی قدر کم ہو گیا ہی کیونکہ
تم تو جانتے ہو کہ شہر مین کالی بلا نمودار ہوئی ہی۔ اب اہل شہر کو اتنی مہلت کہان کہ
شادی بیاہ سوجھے!"
آٹو۔ ہان۔ بلاے بد شہر پر نازل تو ہوئی ہی۔ مگر خدا سے اُمید ہی کہ بہت جلد کم بھی
ہو جائیگی اگر وہ دفع ہو گئی۔ اور یہ دونون نونہال فضل الٰہی سے بچے رہے تو آپ
اُنکی کتخدائی کے بارے مین کیا تجویز کرینگے"
فوسٹ۔ مجھ سے بتلاے مصیبت کو چند لمحہ کا وقفہ بھی غنیمت ہی۔ یہ بلا دور ہو گئی
بھی تو لوگون کو خاطر جمع ہو کر اپنے کاروبار مین مشغول ہونے کے لیے ایک عرصہ دراز
چاہیے۔ اُسوقت تک کچھ نہ کچھ تجویز ہو رہیگی۔
آٹو۔ نہین۔ اُسوقت تجویز سوچنے کے لیے فرصت ملنا دشوار ہوگی۔ اور ہان
یہ کسطرح یقین کیا جا سکتا ہی کہ شیطان نے دھوکا کھایا اور آپ کسرم لیل سے یہ
کہتے ہین کہ وہ گہوارہ خانے کی تبدیلی سے واقف نہین ہوا"
فوسٹ۔ اسے یہی خیال تو مجھے بھی ستا رہا ہی۔ تاہم میری دانست مین شیطان
نے مجھے اسقدر عاجز نہین کر دیا ہی جسقدر وہ واقف ہونے کے عالم مین کرتا

آٹو۔ دو چار ہے کچھ جواب اس امر کا انسداد لازم ہے۔ خیال تو کیجئے۔ روح کی سلامتی تمام باتوں پر مقدم ہے۔ اپنے پیارے بیٹے کی زندگی میں ہمیشہ کے لیے داغ لگا دینا اول درجے کی مردم آزاری ہے۔ اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں مالکسلن کو اس ظالم راز سے آگاہ کر کے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا سے دست بردار ہو کر رات دن صرف خدا کی عبادت سے کام رکھے"

فوسٹ۔ (تاسف سے) "یہ بے سود اور بیکار تجویز ہے۔ مالکسلن پارسائی کا جام ہیں ہے اور عبادت گزاری میں بے مثل ہو جائے بھی تو ممکن نہیں کہ اسکے حق میں مفید ثابت ہو سکے۔ جب وقت آئیگا شیطان اُسکو گرجا کے گوشے سے کھینچنے میں بھی دریغ نہ کریگا۔ اور اگر کہیں گھوارہ خانہ کا حال اُس پر کھلگیا تو پھر قیامت ہی ہو جائیگی دنیا میں کوئی ذریعہ اُسکے بچاؤ کا نہیں سوائے ایک کے۔ لیکن کسی کو کیا پڑی ہے کہ اُن آفات کو اپنے آپ پر گوارا کرے۔ اور مجھ ستم رسیدہ کے لیے ایسے دور دراز کے سفر کا عازم ہو!"

آٹو۔ "اس کام کے لیے میں حاضر ہوں۔ میں نے تو کل ہی کی ملاقات میں عرض کر دیا تھا کہ کسی ایسے طریق سے جو بغیر فریب و دغا کے ہو میں آپ کی خدمتگذاری کے لیے موجود ہوں۔ خیر اب مفصل حال کہہ سنائیے!"

فوسٹ۔ (کمال مسرت کے ساتھ) "اس بارے میں تم میری مدد کر سکو گے؟ اگر ایسا ہوا تو ایک پہاڑ مجھ سے ٹل جائیگا۔ اور اپنی عمر کے جو چند روز باقی ہیں وہ خوشی سے بسر کرونگا!"

آٹو۔ "آپ مجھے پورا اعتماد کر کے حقیقت حال بیان کیجیے"

فوسٹ۔ (اطمینان سے) "اچھا تو سنو! کوہ ارارات کی چوٹی پر وہ کشتی رکھی ہوئی ہے جسکے سبب سے حضرت نوحؑ اور اُنکے ہمراہیوں کو طوفان عظیم سے امن ملا تھا۔

گو طوفان نوح کو اب کئی ہزار برس کا عرصہ گذر چکا - مگر وہ کشتی ہنوز وہاں موجود ہے
زمانہ دراز منقضی ہونے سے اُسکی حالت اور رنگ مین تبدل واقع ہوگیا ہے - اور برف
بھی اُسپر جم گئی ہے - آج تک کوئی آدمی اُس کشتی کو دیکھ نہ سکا - بلکہ اُس قرب وجوار
مین کسی انسان کا پانؤن نہین پڑا ہے جہان وہ کشتی رکھی ہے اُسکے چارون طرف بڑے
بڑے بلند پہاڑ اور سیکڑون مہیب غار ہین - تمام قطعہ برف سے بھرا ہوا ہے - اگر کوئی
ایسا شخص جو نہایت متقی اور پاک باطن ہو ان آفات کو برداشت کرتے ہوئے
پہاڑ کی چوٹی تک پہونچکر ایک ٹکڑا اُس مقدس کشتی کا توڑ لائے - اور وہ ٹکڑا اُس بچے
کے گلے مین بجاے تعویذ کے باندھا جائے - جسکے والدین نے تولد سے پیشتر
ہی اُسکو شیطان کے حوالہ کر دیا ہو تو وہ بچہ شیطان کے دام سے بیشک نجات
پاسکتا ہے"

آٹو "تو کیا وہی شے آپ کو بھی بچا نہ سکے گی؟"

فوسٹ - دریاو سانہ ادا سے "آہ! یہ ممکن نہین ہے کیونکہ مین خود اپنی رضا و رغبت سے
اس بلا مین پڑا - کوئی مقدس چیز اور کوئی تدبیر مجھے اس آفت سے محفوظ نہین رکھ سکتی
مگر مجھے یہی مسرت حاصل ہونے کے لیے میرے بچے کی رہائی ہی کافی ہے - آٹو! تم
اس جانکاہ مصیبت کو میرے لیے گوارا کروگے؟"

آٹو "ضرور بسر و چشم - گو مجھے اپنی عزیز بی بی اور پیارے بچون سے جُدا ہونا شاق
معلوم ہوتا ہے تاہم کسی کو ابدی لعنت سے بچاکر بندگان خدا کے مقابل سرخ رو کرنا اُن
تمام باتون سے کہین بہتر ہے - آپ مطمئن رہیے - مین آج ہی اپنے اہل و عیال کو
ہمراہ لیکر مشرق کو جاتا ہون - کسی محفوظ مقام پر اُنھین چھوڑ کر مین تنہا کوہ ارارات کا
سفر اختیار کرونگا - اور خدا نے چاہا تو حتے الامکان سعی کرکے اپنی کوششون پر
کامیاب ہونگا" آٹو کی اس محبت و ہمدردی کو دیکھکر فوسٹ اپنے دلی جوش کو

روک نہ سکا۔ بے اختیار اسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑے۔ آخر تہ دل سے اُسکا شکریہ ادا کر کے رخصت ہوا۔

باب "۸۸"

انجمن فلاجلنٹس

پورے چھ مہینے تک مرگ سیاہ یعنی طاعون یورپ مین ہنگامے بپا کرتا رہا۔ قحط سالی دوبا۔ اور کئی قسم کی بلائین دلچسپ ورآباد شہرون کو ویران بنانے لگین علاوہ اسکے طوفان۔ زمین کا زلزلہ۔ بے موسم بارش اور تیز و تند ہوائین حال تباہ کر رہی تھین۔ غلہ اور کھیتون کو بڑا ضرر پہونچا۔ عمدہ اور خوش قطع باغ جمین پھولون کی خوشبو مہک رہی تھی اب تاراج و برباد ہوگئے تھے۔ ہوا مین عفونت پیدا ہوگئی تھی۔ زلزلون کے صدمے سے زمین مین جو شگاف پڑ گئے تھے۔ اُن سے بھی بدبو نکل رہی تھی۔

قسطنطنیہ کا عظیم الشان شہر بھی ویران ہوگیا۔ مسجدین جو نمازون کے وقت متقی مسلمانون سے بھری رہا کرتی تھین۔ اب خالی پڑی تھین۔ اذان کی آواز جس کے سنتے ہی سیکڑون مسلمان دوڑے چلے آتے تھے اب بالکل سُنائی نہ دیتی تھی۔ اس بلا کا آنا ہی تھا کہ گویا تمام شہر خداپرستون سے خالی ہوگیا۔ کیونکہ گھر سے باہر نکلنے کی قسم تھی۔ سرسبز جزیرہ مالٹا بھی بالکل ہی اُجڑ گیا۔ زمین کے زلزلون نے اُسکے تمام حصون مین انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ سمندر کا جوش و خروش جہازون کی تباہی غرض ہر طرح اس جزیرے کو بڑا ہی نقصان اُٹھانا پڑا۔ وہ جگہ جو کسی وقت رشک غیرت گلزار ارم تھی دیکھتے ہی دیکھتے ویران ہوگئی۔ اٹلی کو بھی اس بلا سے کچھ صدمہ نہین پہونچا۔ زمین کے پُرفضا قطعے خوشنما باغ آناً فاناً پامال ہوکر جنگل بن گئے

یونان بلکہ تمام ممالک یورپ کو بہت ہی نقصان پہونچا۔ ملک جرمنی پر تو گویا قیامت
نازل ہوئی۔ سیکڑون گانون زمین کے شگافون مین غارت ہو گئے۔ ساکنان شہر
اسقدر گھبرا گئے تھے کہ سرکار سے تختہ ممات کا اعلان منع کرا دیا گیا۔ اور مُردون
دفن کے وقت گرجا مین گھنٹون کا بجنا موقوف کر دیا گیا۔ تاکہ لوگ پریشان نہون
غرض کُل یورپ مین اس بلا سے پچیس ہزار آدمی مر گئے۔ مگر ہمکو تو صرف شہر دیانا کا
حال بیان کرنا منظور ہے۔ دیانا کے معزز تعلیم یافتہ لوگ بھی ہوش و حواس کھو کر عوام
کی طرح وہم و سواس مین گرفتار تھے۔ اور اُنکے جاہلانہ خیالات کا یہ نتیجہ ہوا کہ شہر
مین ایک انجمن قائم ہوئی۔ بچے بوڑھے پادری وغیرہ سب اُس مین شریک تھے ہر رُکن
انجمن کے پاس ایک کوڑا ہوتا تھا جس سے وہ اپنے جسم کو اسقدر مار لیا کرتا تھا کہ
خون نکل آتا تھا۔ رفتہ رفتہ یہان تک نوبت پہونچی کہ دوسرون کو بھی کوڑے مارنے
لگے۔ اور یہ بات مشہور کر دی گئی کہ جبتک اسطرح کی باہمی زد و کوب نہو توبہ قبول
نہین ہو سکتی۔ یہ لوگ صلیب ہاتھون مین لیے ہوے رات کے وقت شہر مین پھرا کرتے
تھے۔ اور جہان کہین کھلا میدان نظر آیا بیٹھکر دعائین کرتے اور ایک دوسرے کو مارا
کیا کرتے تھے۔ مذہبی پابندی کرنے کے سبب سے اُنھین کوئی روک بھی نہین سکتا تھا۔
غرض دو ہی چار دنون مین یہ حال ہو گیا کہ لوگ اُنکی ظالمانہ زد و کوب سے لرزنے لگے
اُمرا و دیگر دولتمند اُنھین نذرین دیتے تھے کہ اسی سے نرم ہو کر ہمارا پیچھا چھوڑ دین اور
مارنے کا ارادہ نہ کرین۔ ہر شب کو اُس جماعت کا روشنی ہمراہ لیے ہوے نکلنا اور
گرجاؤن کے روبرو بیٹھکر کوڑے مار لینا۔ اور اُنکی گریہ و زاری کی صداؤن سے
شب کی اُداسی وہ چند ہو جاتی تھی جیون جیون بلاے سیاہ اور وبا بڑھتی گئی خلق
کی بد اعتقادیان بھی ترقی پا گئین۔ ایک دن صدر انجمن نے یہ مشہور کیا کہ مجھے آسمان
حضرت مسیح کے پاس سے ایک خط آیا ہے۔ ایسی بے سر و پا بات کو لوگون نے

بلا تامل یقین کرلیا۔ ایک وقت مقرر کر کے کسی ممبر نے وہ خط پڑھا۔ اچھے اچھے عقیل ذی فہم اشخاص اسکو واقعی حضرت مسیح کا خط تصور کر کے مؤدب دوزانو بیٹھکر سننے لگے۔ بعض عقل کے اندھون اور تقوے کا دم مارنے والون نے آنسو بھی بہائے۔ اور بعض خوف خدا سے رونے لگے۔ خط کا مضمون یہ تھا کہ "حضرت مسیح علیہ السّلام اہل زمانہ کے گناہون کو دیکھ دیکھ کر پہلے تو بہت غصہ ہوئے اور آخر حضرت مریم اور چند فرشتگان مقرب کی سفارش سے اُن لوگون کے لیے عفو قصور چاہینگے جو چونتیس ۳۴ دن تک برابر شہر مین گشت کر کے اپنے جسم پر کوڑے مارے"۔ اس منکرانہ شہرت سے اتنی بات حاصل ہوئی کہ صدہا لوگ دور دراز سے آکر انجمن مین شریک ہو گئے۔ اور سب ملکر رفتہ رفتہ شہر مین لوٹ مار کرنے لگے راہب خانون مین گھسکر بے اعتدالیان شروع کردین۔ شہر مین ہر طرف انھین کا بول بالا تھا۔ مگر اُنکی تمام بدمعاشی اور مردم آزاری مین سب سے بڑھکر یہ ظلم تھا کہ یہودیون کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرنے لگے۔

جسوقت مرض طاعون شہر مین ہنگامہ برپا کر رہا تھا۔ اور ڈاکٹر لوگ اس سوچ مین تھے کہ اُسکے پیدا ہونے کا ٹھیک سبب دریافت کر کے جلد کوئی تدارک کرین۔ اُسوقت عام لوگ غریب مظلوم یہودیون کو مجرم ٹھہرانے لگے کہ انھین کے گناہون کے سبب خدا نے برہم ہو کر یہ بلا نازل کی ہی۔ اور انجمن کے میر مجلس کی جانب سے اس مضمون کا اعلان ہوا کہ یہودیون نے تمام تالابون اور ندیون اور کوؤن مین زہر ملا دیا ہی تاکہ عیسائی لوگ پانی پی پی کر ٹھنڈے ہو جائین۔ ان لوگون کی زبان سے جو بات نکلتی تھی اُسکو اہل شہر وحی آسمانی کے برابر سمجھتے تھے پس یہ بے اصل بات بھی باور کر لی گئی۔ اور بیچارے بیگناہ یہودیون کا چو طرفہ قتل عام شروع ہوا۔ ہر گلی کوچے مین قوم یہود کی عورتون مردون اور

بچون کی لاشون کے انبار لگ گئے۔ افسوس ہمنے اکثر اس مظلوم قوم کی تباہیون اور مصیبتون پر اشک بہائے ہین لیکن اسوقت جو عیسائیون نے اُن پر ظلم کیا تاریخ کے صفحون مین دیکھکر ہمین بڑی رقت ہوتی ہی۔ غرضکہ شہر مین اور اطراف والے قریون مین بلکہ تمام یورپ مین یہ خبر عام ہوگئی کہ یہودیون نے پانی کو زہر آلود کر دیا ہی۔ اور ہر جگہ چن چن کر انھین قتل کیا جاتا تھا۔ ہم صرف دیانا کا حال بیان کرینگے۔ اُنکے گھرون کو آگ لگا دی جاتی تھی جب بے گناہ عورتین اور معصوم بچے گھبرا کر باہر نکلنے لگتے تھے تو ہتھیارون سے اُنکا کام تمام کر دیا جاتا تھا۔ نہ اُنکے تڑپنے رونے پیٹنے پر کسی کی توجہ تھی نہ کوئی اُن کی فریاد کو سنتا تھا۔ اس جور و ظلم کی موقوفی کا سرکار سے حکم تو جاری ہوا۔ لیکن فوجی لوگ اور کل عہدہ دار مذہبی جوش مین اس درجہ بیخود ہو رہے تھے کہ علانیہ گورنمنٹ کے حکم کے خلاف کرنے لگے۔ اُن دنون شہر کے اندر یا باہر کسی قسم کے انتظام کا ہونا غیر ممکن تھا۔ کیونکہ سب لوگ جان سے ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے۔ اور برملا عدول حکمی کر رہے تھے۔

باب "۸۹"

کوہ ارارات

اواخر ماہ فروری ۱۵۱۳ء ہی۔ دیانا مین طاعون کو شروع ہوئے تین مہینے گذرے ہین شام کا وقت ہی۔ دو سوار پھرتی کے ساتھ اُن ٹیکریون پر چڑھ رہے ہین جو کوہ ارارات کی راہ مین واقع ہین۔ اِن سوارون مین ایک تو آلو ہی اور دوسرا اُسکا راہبر جسکو آلو نے تریشاوے کے ایک سرے سے اپنی ہمراہی کے لیے ساتھ رکھ لیا تھا۔ غرض یہ دونون مسافر تیزی سے مذکورہ بالا پہاڑ کی بلند ترین چوٹی کی طرف

بڑھ رہے ہین۔ وہ چوٹی جو سطح زمین سے دس ہزار قدم بلند ہی۔ اور جسکی آخری
حد تک پہونچنا اُس قرب و جوار کے باشندون مین محال اور غیر ممکن سمجھا جاتا ہی۔
آٹو کا ہمراہی پہاڑی راستون سے بخوبی واقف تھا جسوقت کا ہم ذکر کر رہے
ہین آفتاب قریب ڈوبنے کے تھا۔ اُسکی زرد کرنین پہاڑیون پر پڑ رہی تھین آٹو
اور اُسکا ساتھی ”مراد“ خاموشی سے راہ طے کر رہے تھے۔ مراد کو جرمنی زبان مین
اچھی مہارت حاصل تھی۔
آٹو۔ بہت دیر کی خموشی کے بعد ”تم ابھی کیا کہہ رہے تھے؟ کوہ ارارات پر چڑھنا
ممکن ہی نہین؟“
مراد ”ہان بے شک غیر ممکن۔ کیونکہ اُسکے چارون جانب ایسے مہیب غار ہین
جنھین خیال کرنے ہی سے سر چکرانے لگتا ہی۔ اگر بھولے سے کسی غار مین پاؤن
پڑ گیا تو پھر اُسکا پتہ نہین۔ ذرا سوچیے تو سہی آجتک کوئی بندۂ خدا اُس چوٹی پر
پہونچا ہی؟ نہین۔ کیا آپ سمجھتے ہین کہ آدمی اُس ٹھنڈ کا تحمل ہو سکے گا؟ نہین
بلاشبہہ وہان تک پہونچنے کی اُمید کرنا جنون سے کم نہین ہی“
آٹو ”اچھا مین یہ پوچھتا ہون کہ کوئی فرد بشر وہان گیا ہی نہین تو یہ حالات کیونکر
معلوم ہوئے جو تم بیان کرتے ہو؟“
مراد ”مختلف اوقات مین چند لوگ وہان تک پہونچنے کے ارادے سے نکلکر
اُن مقامات پر ٹھہر گئے جنکا مین نے ابھی ذکر کیا۔ اس لیے کہ وہ جگہ ہی ایسی
وحشت انگیز اور ہیبت ناک ہی۔ اُسکی آخری چوٹی تک پہونچنا ممکنات سے
ہوتا تو ابتک بہت لوگ جاکر واپس آتے“ آٹو یہ گفتگو سُنکر نہایت درجہ
مایوس ہو گیا۔ اور مراد کی دلدہی کرکے پوچھنے لگا کہ ”کچھ وہان کا مفصل حال
تو کہہ سناؤ“

مراد:- بزرگون کے اقوال کے سوا مقدس کتابون مین لکھا ہوا ہی کہ قلہ ارارات پر وہ کشتی پڑی ہوئی ہی جسکے سبب سے نوح علیہ السلام طوفان سے بچے تھے- بہت لوگون نے اُسکی زیارت کے شوق مین آگے پیچھے سفر اختیار کیا- لیکن نتیجے مین اکثرون کا تو پتا ہی نہ ملا- بعض جو ناکام واپس آئے اُنکی زبانی وہان کے حالات معلوم ہوئے- دیگر مصائب و آفات کے سوا بڑے خوف کی بات یہ ہی کہ وہان جنات و شیاطین کا بسیرا ہی- وہ جانے والون کو بہت بڑی ایذائین دیتے ہین- علاوہ برین مہیب غار راہ مین ایسے حائل ہین کہ راستہ پانا دشوار ہی- اور جاڑا اس قیامت کا کہ ہر کسی کو راستہ کی تلاش کرنا تو درکنار ہوش بجا رکھنا مشکل ہوتا ہی- ہوا اس زور شور کی چلتی ہی کہ بڑی بڑی چٹانین ہل جاتی ہین- آدمی تو کس شمار و قطار مین ہی- اگر بفرض محال ان مصیبتون کو برداشت بھی کر لیا جائے تو شیاطین کی ایذا رسانی کا کیا علاج؟ جو لوگ تھوڑی دُور جا کر اپنا سا مُنھ لیکر واپس آئے اُنکے بھی دماغون مین خلل آگیا تھا!"

آڈو:- تمھارے بیان سے وحشت پیدا ہوتی ہی- لیکن میرے قیاس مین یہ امر ممکن ہی کہ وہ لوگ اُس راہ کی آفات بیان کرنے مین مبالغہ کر گئے ہون- اسلیے کہ سُننے والے اُنکی پست ہمتی اور بزدلی پر تمسخر نہ کرین!"

مراد:- نہین مین نہین سمجھ سکتا کہ آپکا قیاس ٹھیک ہی- ایک دفعہ شام کے کسی بادشاہ نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص وہان پہونچکر اس کشتی کا ایک تختہ لا دیگا- اُسکو بہت بڑی دولت انعام مین ملیگی"- شوق زیارت نہین سہی- دولت کے لالچ سے ضرور کوئی نہ کوئی جا ہی پہونچتا- مگر جو بات محالات سے ہی اُسکے حصول کے لیے کوشش کرنا گویا جان سے ہاتھ دھونا ہی- اس پر بھی ہٹ دھرمی کی راہ سے جنھون نے سعی کی اکثر تو وہین مر کھپ گئے- اور جو واپس آئے وہ یا تو

دیوانے ہو گئے یا اُنکے کسی عضو مین فرق آگیا!"
آلوٹیمہ ہمین معلوم ہی کہ نوح علیہ السلام معہ اپنے خاندان کے پہاڑ سے نیچے اُتر گئے
اور نیز اُنھین اُترنے کے لیے کسی معجزے وغیرہ کی ضرورت نہ پڑی تو ظاہر ہی کہ
چوٹی سے زمین تک کوئی سیدھی راہ ضرور ہی!"
مراد "بجا ہے۔ آپ زمانہ کے انقلاب اور تغیرات پر بالکل خیال نہین کرتے۔
اس غضب کی برف باری سے اور زلزلون کے سبب نئے نئے شگاف پڑجاتے
سے اور بجلیون کیوجہ سے بڑے بڑے پتھر گر کر راہ مین حائل ہو جانے سے یہ ممکن ہی
کہ راستے کی حیثیت اُسی نوح علیہ السّلام کے زمانہ کی سی ہو؟"
آلو "ہان تم کہتے تو ٹھیک ہو" آلو کمال نا اُمید ہو گیا اسکا یہ بھی خیال تھا کہ
مین اپنے مقصد مین کامیاب ہوا بھی تو اطراف وجوانب کے دہقان مجھے زندہ
نہ چھوڑینگے۔ لہذا وہ مراد سے بھی اپنے اصل مطلب کو ظاہر نہ کرتا تھا۔ اگرچہ مراد
نہایت وفادار اور معتمد شخص تھا لیکن ساتھ ہی عام دہقانون کی طرح سادگی اور صاف
دلی بھی اُس مین بہت تھی۔ آلو کو خوف تھا کہ مبادا اپنی سادگی کی وجہ سے کسی کے روبرو
میرا مطلب بیان کردے تو پھر مشکل ٹھہرے۔ انھین تصورات مین آلو خاموش
چلا جا رہا تھا۔ مراد کے بیان سے اُسکی ہمتین پست ہو گئی تھین اور اُسکو اپنے
زن وفرزند کا بھی خیال آگیا تھا جنھین وہ سمرنا مین چھوڑ آیا تھا۔ اُسنے اس سفر کا حال
اپنی بی بی سے بیان کر دیا۔ وہ نیک دل شریف عورت نہین چاہتی تھی کہ اُسکو دور کے
لیکن وقت رخصت بے اختیار رونے لگی تھی۔ ان باتون کی یاد نے آلو کو بیتاب
کر دیا۔ وہ مطلق نہ جانتا تھا کہ مین اس سفر سے واپس پھرونگا یا وہین تمام
ہو کے رہجاؤنگا۔ آخر وہ خدا پر بھروسا کر کے دعا مانگنے لگا کہ "الٰہی مجھے اب
بھی وہی جرأت اور وہی قوت عطا فرما جو جبال آلپس کی عقدہ کشائی مین دی تھی"

غرض آٹو اور مراد قریب والے ایک دہقان کے جھونپڑے پر گھوڑون سے اُتر گئے اور رات وہین بسر کرنے کا ارادہ کیا۔ اُس جھونپڑے مین آرمینیا کے عیسائی رہا کرتے تھے سو وہ آٹو سے نہایت اخلاق اور کشادہ پیشانی کے ساتھ ملے۔ دہقانی وضع کا کھانا اُسکے روبرو رکھا گیا وہ کھانے کے بعد ماندگی کے سبب سے پڑکر سو رہا اور سویرے اُٹھکر ناشتے وغیرہ سے فراغت پاکر اپنے میزبانون سے رخصت چاہی۔ اور سیر کے بہانے تنہا چل نکلا۔ اُن لوگون نے کچھ کھانے کی چیزین اور پانی کی ایک صراحی ساتھ کردی۔ آٹو کے باہر نکلتے ہی مراد ٹھکر قریب آیا اور چپکے سے کہا "جناب! آج شام تک آپ واپس نہ آئے تو مین یہی سمجھونگا کہ آپنے وہی خطرناک سفر اختیار کیا ہے جسکی نسبت گفتگو کرتے ہوئے ہم یہانتک آئے" آٹو ہنس کر آگے بڑھا۔

دہقانون کے مسکن سے نکلتے ہی ایک پُرفضا سین آٹو کے پیش نظر ہوا۔ کوہ ارارات ایک وسیع میدان مین اپنا پُرغرور سر بلند کیے کھڑا تھا۔ اور نکلتے ہوئے آفتاب کی نورانی شعاعین اُسکی رفعت کی انتہائی حد پر جلوہ گر تھین۔ آٹو تیزی کے ساتھ دلدل اور جھاڑیون سے بھری ہوئی راہ طے کرتے قلہ کوہ ارارات کیطرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی ہی دُور گیا تھا کہ ٹیکرے اور چھوٹی چھوٹی پہاڑیان حائل ہوئین اُن سے گذر کر ایک ورہ بلندی پر پہونچا۔ اور آگے بڑھنے کے لیے رستے کی تلاش مین اِدھر اُدھر پھرنے لگا ناگہان ایک ایسا غار دکھائی دیا جسکے عمق کا اندازہ آٹو سے بالکل نہو سکا۔ اُسکے نیچے پانی بڑے زور سے بہ رہا تھا۔ آٹو اس مہیب غار کے دیکھتے ہی اسدرجہ گھبرا گیا کہ بے اختیار چند قدم پیچھے دوڑا۔ اور دوزانو بیٹھکر رفع مصیبت اور کامیابی سفر کے لیے خداوند عالم سے التجا کرنے لگا اُسی دن شیطان بھی کوہ ارارات کی چوٹی پر آموجود ہوا۔ اور یہ منتر پڑھا

ای ہوا! تو اپنے آپ کو غضبناک بنا لے۔ او چٹانو! تم سب کی سب نہایت زور سے نیچے گرو۔ ای ابر! تو اس بلند چوٹی پر پھیل جا۔ ای تاریکی! تو کوہ ارارات کے اطراف مین اپنا جال بچھا دے! او شیاطین! تم بدترین وحشت ناک شکلون مین یہان نمودار ہو جاؤ۔ آؤ تم سب تھوڑی دیر کے لیے اپنا فرض ادا کرنے مین سرگرمی دکھاؤ شیطان کے اس منتر کی برخلاف اور روقتون کے خاک بھی تاثیر نہوئی نہ ابر چھایا نہ اندھیری چھا گئی ہر شے اپنی معمولی حالت پر تھی۔ شیطان نے جانا کہ آٹو کو کچھ نہ کچھ آسمانی تائید ضرور پہونچی ہے لہذا وہ اپنی ناکامی پر پیچ و تاب کھاتا وہان سے نکل گیا۔

باب ۹۰

آٹو کی جانفشانیون کا نتیجہ

بارگاہ خدا مین دعا کرنے کے بعد آٹو کا دل قوی ہو گیا۔ اُٹھکر اُس غار کو اچھی طرح دیکھنے لگا۔ جسکا ذکر ابھی ہوا ہی جس کنارے پر وہ کھڑا تھا۔ اُس سے دوسرا کنارہ تقریبًا بیس گز کے فاصلے پر تھا۔ دونون جانب مختلف قسم کی جھاڑیان اور بیلین پھیلی ہوئی تھین۔ آٹو کنارے کنارے جانے لگا تاکہ اُسکے سرے پر پہونچکر آگے کو بڑھے۔ اُسکے قیاس کے بموجب جو جو آگے بڑھا غار کی چوڑائی کم معلوم ہونے لگی۔ جو آخر مین ایک بلند چوٹی کے اندر غائب ہو گیا تھا۔ یہ حال دیکھکر وہ مجبورًا دوسرے کنارے کی طرف گیا تو وہان بھی یہی شکل پیش آئی۔ آٹو وہان کھڑا ہوکر غور سے دیکھنے لگا تو غار کی اندرونی دیوار مین اُگا ہوا ایک سوکھا درخت نظر آیا۔ یہ تو کئی مرتبہ دیکھی ہوئی بات ہے کہ ایسے درخت اکثر اُٹے پھیلتے ہین۔ چنانچہ یہ بھی ویسا ہی تھا۔ اُس کنارے سے جہان آٹو

کھڑا تھا پیڑ کی ڈالیون تک ہاتھ بڑھانے کے لیے چند قدم کا فاصلہ تھا۔ اور اگر کوشش کرکے پیڑ پر چڑھ بھی گئے تو زمین کی ناہمواری سے دوسرے کنارے تک پہونچنا دشوار تھا۔ آکو زیادہ دیر تک تردد مین نرہا بلکہ توشدان کو پیٹھ سے باندھ جرائت کے ساتھ پیڑ پر اُچکا اور شاخون کے سہارے بہت جلد اوپر چڑھ گیا اور اُس بلندی سے نیچے کی طرف نگاہ کی تو سر چکرانے لگا۔ آخر کار سنبھلکر بڑے زور سے اُچک کے دوسرے کنارے پر ہو رہا۔ یہان پہونچکر وہ سوچنے لگا کہ واپسی کے وقت کیونکر پار اُتر سکونگا۔ اُس جانب سے درخت پر کودنا تو پاگل پن ہی۔ بہت دیر اپنی موجودہ حالت پر افسوس کے ساتھ غور کرتا رہا۔ پھر آپ ہی آپ مستقل اور قوی ہمت ہوگیا اور دل سے کہا کہ جب اوپر پہونچ جاؤنگا تو وہان سے آنے کی بہت راہین مل جائینگی۔ حاصل کلام وہ مقابل کے ٹیکرے پر چڑھنے لگا۔ پتھرون سے اکثر اُسکے پاؤن پھسل پھسل جاتے تھے۔ اور بدن پر کئی چوٹین بھی لگ گئی تھین۔ سانپ اور دیگر قسم کے زہریلے حشرات الارض مختلف ڈروؤنی شکلون مین اُسکے روبرو ہوئے۔ لیکن اُسکی اولوالعزمی نے اُسکو پست ہمت ہونے نہ دیا۔ غرض اسی طرح آفتین اُٹھاتا کوہ ارارات کی چوٹی کے قریب تک جا پہونچا۔ مگر افسوس کہ وہان بھی ایک غار پہلے غار کی طرح مہیب اور راہ مین حائل نظر آیا۔ آکو متفکر ہوکر وہان بیٹھا اور توشدان سے کھانا نکال کر کھانے لگا۔ کھاتے ہوئے ہر چہار طرف برابر دیکھتا جاتا تھا کہ اس سے پار ہونے کی کوئی راہ نکل آئے لیکن جہان تک نظر کام کرتی تھی۔ غار ہی غار نظر آتا تھا۔ اور اُسکے دوسرے کنارے سے ملی ہوئی پہاڑ کی چوٹی گویا آسمان سے باتین کر رہی تھی اور اوپر لپٹی ہوئی برف کے کوئی پتھر مطلق نہ دکھائی دیتا تھا۔ اب وہ غار سے بچکر آگے بڑھا بھی تو اُس برف پر سے گذرنا قیامت تھی۔

چونکہ آٹو کو خدا کی طرف سے ملی ہوئی ہمت قوی پشت بنا رہی تھی۔ لہذا وہ ان پیچیدگیون کو بالکل خاطر مین نہ لا کر غار کے کنارے کنارے چلنے لگا۔ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ روبرو پتھر کی ایک بڑی چٹان پڑی ہوئی نظر آئی۔ جس پر اٹلی کی زبان مین کچھ مضمون کندہ تھا۔

"لارنزا فلاڈورڈی ۱۷۔ جولائی ۱۴۶۳ء مین اس مقام تک پہونچا۔ وہ رستہ جو کوہ ارارات کی پوری بلندی تک گیا ہی اس چٹان کے نیچے ہے۔ اگر کوئی بندہ خدا کوہ ارارات کو جانا چاہے اور یہی راہ اسکو بھی ملے تو اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ لارنزا فلاڈورڈی پھر واپس نہین پھرا۔"

آٹو۔ (مضمون پڑھکر) افسوس! ہزار افسوس!! میرا مطلب حاصل ہونا کس قدر دشواری مین پڑ گیا ہی لارنزا فلاڈورڈی غالباً یہان سے آگے بڑھنے کے قبل یہ مضمون لکھ گیا ہی۔ اگر وہ کامیابی کے ساتھ واپس آتا تو ضرور اس نوشتے کو مٹا دیتا۔ ہائے!! اس پتھر کے یہان ہونے سے صاف ظاہر ہی کہ وہ لوٹ کر نہین آیا۔ آٹو مایوس اور نا امید وہین ٹھہر گیا۔ کچھ دیر بعد وہ اپنے آپ پر ملامت کرنے لگا کہ اتنی دور ہمت سے آکر اب پسپا ہونا بڑے شرم کی بات ہی۔ بعد ازان نوشتے کے اس فقرے پر غور کرنے لگا جس مین بتایا گیا تھا کہ راستہ چٹان کے نیچے ہے۔ اور بڑھکر نیچے کی طرف نظر کیا تو ایک سرنگ ایسی ناہموار معلوم ہوئی جس مین نگاہ بھی بغیر ٹھوکرین کھائے سیدھی نہ جا سکتی تھی۔ جو راہ آٹو کو جبال آلپس کے سفر مین ملی تھی اسکے مقابل وہ کچھ حقیقت نہ رکھتی تھی۔ لیکن آٹو کو حصول مطلب کی ایسی دھن لگی تھی کہ وہ بے تامل اس سرنگ مین در آیا۔ راستہ بالکل ہی تنگ اور ناہموار تھا۔ اور بازو ہی کے نہایت قریب ایک اور غار تھا جسکو دیکھکر آٹو حواس باختہ ہو گیا۔ خیر تھوڑی دور بہزار وقت اور

بڑھا تھا کہ کچھ سرسراہٹ کی آواز کان مین آئی۔ اُسنے فوراً گھبرا کر اس بیتابی سے پلٹنے کا ارادہ کیا کہ اگر وہان بیلین نہوتین اور اُنھین مضبوط نہ پکڑ لیتا تو غار کے منھ کا نوالہ ہو ہی گیا تھا۔ آخر وہ سنبھل کر دیکھنے لگا۔ ایک ہیبت ناک اور پرخوف شکل کا سانپ دکھائی دیا جو اپنے سوراخ سے نکلکر کھیل رہا تھا۔ آٹو نے دہشت سے اپنی نگاہ پھیر لی۔ اور لڑھکتا پڑھکتا آگے چلا۔ اُسکا دل بار بار اس خیال سے دھڑک اُٹھتا تھا کہ خدا جانے واپسی کے وقت کون صعوبات پیش آتی ہین۔ غرض آدھے گھنٹے تک وہ نیچے اُترتا ہوا چلا گیا۔ وہان پتھر کا ایک قدرتی پل نظر آیا جسکو دیکھکر آٹو نہایت مسرور ہوا وہ راہ بھی بہت تنگ تھی آخر وہ رینگتے ہوے اُس پار جا پہونچا۔ اُسکے کپڑے کئی جگہ سے پھٹ گئے اور جا بجا جسم پر چوٹین آئین۔ بہر صورت وہ ارارات کی چوٹی کے دامن مین پہونچگیا۔ اور چند لمحے دم لیکر بلندی کا رُخ کیا۔ برابر دو گھنٹے چڑھتا ہی چلا گیا۔ کبھی دونون ہاتھ ٹیک کر چلنے کی ضرورت پیش آتی تھی۔ اور کبھی بیٹھکر۔ بہزار خرابی اُفتان و خیزان چلنے سے کام رکھا۔ جیون جیون بلندی پر چڑھتا جاتا تھا اُسیقدر سردی زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ دن کے تین بجے ہونگے خدا خدا کرکے اُس مقام تک پہونچا جہان پتھر اور چٹانین برف سے ڈھکی ہوئی تھین سجاڑے کی شدت سے تھر تھرانے لگا۔ مگر قریب پہاڑ کی انتہائی حد تک پہونچنے کی اُسکو اس درجہ خوشی تھی کہ پیچھے پھر کر دیکھنا تک پسند نہ کرتا تھا جب وہ بہت بلندی پر پہونچا تو ایک اور وحشت انگیز غار سامنے آیا جو پیشتر ملے ہوے غارون سے زیادہ ہیبت ناک تھا۔ اوپر کی جانب دیکھا تو معلوم ہوا کہ بہت بلندی ابھی طے کرنا باقی ہے۔ آخر اُسنے ارادہ کیا کہ تھوڑی دیر غار کے منھ مین بیٹھکر ستائے۔ جاڑے سے بھی کچھ امن ملیگا۔ اور ناشتہ وغیرہ بھی کر لیا جائے گا۔ یہ سوچکر غار کے اندر اُترا

اور یہان تک تہ مین چلا گیا جہان تک برف کی رسائی نہوتی تھی اور بیٹھنے کا قصد
کیا ہی تھا کہ ایک مُردے پر نگاہ پڑی۔ جاڑے کے سبب شکل مین چندان تغیر نہوا
تھا مگر لاش بوسیدہ ہو گئی تھی۔ اُسوقت آٹو کو اُن مُردون کی شکلین یاد آگئین جو
اُسنے جا بجا آلپس مین دیکھی تھین۔ خیر۔ وہ لاش کے قریب جا کر غور سے دیکھنے
لگا۔ اور حیران تھا کہ یہان تک کون ستم رسیدہ آگیا تھا جسکا یہ حال ہوا صورت
سے معلوم ہوتا تھا کہ لاش کسی نوجوان شخص کی ہے۔ آٹو اُسکے لباس کو ٹٹولنے لگا
تا کہ کوئی ایسا کاغذ یا کوئی اور چیز ملجاے جس سے اسکا نام معلوم ہو۔ لیکن کوئی
کاغذ ہاتھ نہ لگا۔ صرف ہاتھ کی ایک اُنگلی مین انگشتری چمکتی ہوئی پائی۔ آٹو نے
اُسکے نکالنے کا قصد کیا تو اُنگلی ہی جدا ہو گئی۔ وہ انگشتری لیے جلدی سے
غار کے مُنھ کے قریب روشنی مین لایا اور دیکھا تو اُسپر لارنز افلاڈورڈُمی کا نام کندہ
تھا۔ آٹو اُس کم نصیب بدبخت نوجوان کی لاش پر اُسوقت پہونچا جبکہ اُسکو اپنی
پیاری جان گنوائے پینتیس ۳۵ برس گذر چکے تھے۔ آٹو وہان سے آگے بڑھا کیونکہ
قبل غروب آفتاب منزل مقصود تک پہونچنے کی جلدی پڑی تھی۔ وہ حتی الامکان
بہت ہی پھرتی سے کام لینے لگا۔ آخر اُس مقام تک پہونچگیا۔ جہان سے پہاڑ کی چوٹی
کو صرف ایک ٹیکری باقی تھی۔ اس جگہ پہاڑ نہایت مصفا تھا۔ لیکن جاڑے کی
شدت نے آٹو کا ناک مین دم کر دیا۔ ساری راہ کی مصیبت تو برداشت کر آیا مگر ٹھنڈ
کیوجہ سے آٹو کی چوکڑی بھولی تھی غرضکہ پورا ایک گھنٹہ اس آفت سے گذرا اور ہمارا نوجوان
مصور کوہ ارارات کی بلند ترین چوٹی پر پہونچگیا وہ اب ایک ایسی جگہ پر کھڑا ہوا ہے
جسکا عرض و طول اندازاً ساٹھ گز مربع ہوگا۔ برف کی سلون نے سطح کو بالکل ہی
ناہموار بنا رکھا تھا۔ وہ پہاڑ جسکی چوٹی دور سے بہت باریک دکھائی دیتی تھی
فی الحقیقت بہت وسیع تھی۔ اگر وہان آدمی کا بسنا ممکن ہوتا تو اُس بلندی پر کئی

جھونپڑیاں بن سکتیں۔ عین وسط میں کوئی چیز نہایت عریض و طویل پڑی ہوئی تھی۔
اُسکے قریب جانا ہی تھا کہ آٹو کے دل میں ایک طرح کا خوف اور ادب پیدا ہوا۔
البتہ وہ اُسی مقدس کشتی کا رعب و داب تھا جسکے سبب حضرت نوحؑ اپنے خاندان
سمیت طوفان سے بچے تھے۔ کشتی کے قریب ہونے کے بعد جو جو خیالات آٹو کے
دل میں گذرے انھیں بیان کرتے ہمارا قلم عاجز ہے۔ وہ سرتاپا برف سے ڈھکی ہوئی
تھی۔ اُس مقام پر جہاں آج تک کسی انسان کا گذر نہوا آٹو نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ جب
عبادت سے فراغت ہوئی۔ کمر سے چاقو نکال کر ایک ٹکڑا اُس مبارک کشتی کا
کاٹ لیا۔ اور حفاظت کے ساتھ کمر میں رکھکر اُلٹے پاؤں اُسی راہ سے واپس
ہوا جدھر سے ہوکر آیا تھا اُسکا دل ایسی کامیابی کے سبب بہت قوی ہو گیا تھا
لہذا وہ بڑی تیزی سے نیچے اُترنے لگا۔ بلندی پر سے نیچے آتے ہوئے اُسکو
آسان راہیں نظر آنے لگیں۔ بغیر تصدیع و تکلیف کے وہ نیچے اُترتا چلا گیا نہ
راہ میں کوئی سانپ ہی ملا نہ اور کوئی خوفناک شے دکھائی دی۔ آفتاب کو ڈوبتا
دیکھکر اُسنے اور جلدی چلنا شروع کیا۔ حاصل کلام گیارہ بجے شب کو ان
دہقانوں کے جھونپڑوں میں صحیح سالم داخل ہو گیا جہاں سے صبح کو چلا تھا۔

باب "۹۱"

جزیرۂ لسّا

بحر اوسط والا جزیرۂ ڈنیس اُن دنوں جسوقت کا ہم ذکر کر رہے ہیں ڈیوک آف فرارا
کی املاک میں تھا۔ جزیرے کے مغربی کنارے پر ایک چھوٹا سا مگر عالیشان اور
نہایت عمدگی سے سجا ہوا محل تھا۔ سامنے دریا کا پُرفضا کنارا حویلی کی دلفریبی
دوبالا کر رہا تھا۔ جب اٹلی میں طاعون شروع ہوا۔ ڈیوک آف فرارا اور

اسکی بی بی وہان سے نکلکر اُس جزیرے مین رہنے لگے۔ کیونکہ یہ مقام اُس بلا سے محفوظ تھا۔ محل کے قریب ہی ایک مستحکم قلعہ کی وضع پر کوئی عمارت بنوائی گئی تھی جس سے مجرمون کے قیدخانہ کا کام لیا جاتا تھا۔ لوگون مین شہرت تھی کہ اس محبس مین جو گیا پھر زندہ نہ پھرا۔ مگر کسی کو اُسکے اصلی حال سے واقفیت نہ تھی کہ قیدیون کے ساتھ کسطرح کا سلوک کیا جاتا ہی۔

اواخر مارچ ۱۵۱۸ء شام کا وقت لوکریزا بورجیا ڈیوک آف فرارا کی بی بی اس عالیشان محل کے ایک مزین کمرے مین اپنی چند خواصون کے ساتھ بیٹھی ہی۔ لوکریزا کو قلعہ روزتل مین دیکھکر پندرہ برس کا زمانہ گذر گیا باوجود اس درازمدت کے اُسکے حُسن وجمال نزاکت ولطافت اور چہرے کی دلربائی مین کوئی فرق نہ آیا تھا ہان وہ جسیم البتہ ہو گئی تھی۔ اور جسم کی ترقی کے ساتھ اُسکے بُرے خیالات بھی ترقی کر گئے تھے۔ وہ اب تک صورت مین مثل ایک حور کے اور سیرت مین مانند شیطان کے تھی۔ غرض لوکریزا اور اُسکی پیش خدمتین محل مین بیٹھی چند ایسی باتون کا ذکر کر رہی تھین جنکا اُسی دن وقوع ہوا تھا یعنے ایک جہاز شہر اسپرنا سے واپس ہوتے ہوئے کپتان کی غفلت کے سبب جزیرہ رُسّا کے قریب والے ایک پہاڑ سے ٹکرایا۔ چونکہ دریا مین تلاطم اور طوفان کچھ نہ تھا لہذا تمام مسافر کشتیون کے ذریعے اُس شہر مین اُتار دیے گئے جسکی مغربی جانب ڈیوک آف فرارا کی حویلی تھی لوکریزا اور اسکی خواصین باہمی گفتگو مین مشغول تھین کہ ایک خدمتگار چاندی کے ظرف مین کچھ میوے اور مٹھائیان لیے ہوے اندر آیا۔

لوکریزا ادہ اُن تم رسیدہ لوگون کی نسبت کچھ اور حال معلوم ہوا؟ اور کیا ڈیوک صاحب کے احکام کی پورے طور پر تعمیل ہوئی ؟"

خدمتگار "جی ہاں حضور! بیچارے مسافرون کی راحت وآرام کے لیے کافی انتظام کیا گیا ہی!"

لوکریزا "حکومت وینس کو چہان کے یہ لوگ رعایا ہین ہمارا ممنون احسان ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہمنے ان بلانصیبون کو بہت راحت پہونچائی ہی۔ اور بڑے اخلاق سے مہمان کیا ہی"

خواصین "بجا ارشاد ہوا حضور!"

لوکریزا "(تھوڑے سکوت کے بعد) جہاز کو بچانے کے متعلق کوئی تدبیرین نہین آئی؟"

خدمتگار "نہین حضور کوئی تدبیر کارگر نہوئی۔ جہاز کے خلاصی اسباب کو کشتیون پر پار کرکے لارہے ہین!"

لوکریزا "یہ بات معلوم نہوئی کہ کل مسافر وینس ہی کے رہنے والے ہین یا اور کہین کے لوگ بھی شامل ہین؟ ان مین بعض ایسے بھی ہونگے جنھین ہمکو دربار مین بلوانا پڑے گا کیونکہ مین ابھی کہہ چکی ہون کہ وینس کی گورنمنٹ سے دوستی کا بڑھانا عین ہمارے فائدہ پر مبنی ہی"

خدمتگار "ان مین کوئی ذی رتبہ لوگ تو نظر نہین آتے بجز ایک خاندان کے جسکی تعریف تمام اہل جہاز کرتے ہین۔ مذکور خاندان دیانا کے سالنون کا ہی۔ وہ جرمنی زبان بخوبی جانتے ہین۔ اور مین سنتا ہون اُس خاندان کے بزرگ شخص کا نام "آٹو" ہی"

لوکریزا "(بے انتہا تعجب سے) "آٹو! (سنبھلکر) تم خوب جانتے ہو کہ وہ آٹو ہی؟"

خدمتگار "مین ابھی اُس سے گفتگو کرآیا ہون" لوکریزا خاموش ہوئی۔ اور ناشتے سے فارغ ہوکر اپنے خاص کمرے کی طرف چلدی۔ اور سوا اپنی ایک رازدار خواص کے باقی سب کو ساتھ آنے سے منع کردیا۔ وہ ساتھ آئی ہوئی خواص ایک ادھیڑ سی عورت تھی جو لوکریزا کی بدکاریون سے واقف تھی۔

لوکریزا:- (خواص سے) "وہ شخص جسکے ساتھ مین سب سے زیادہ نفرت رکھتی ہون اب میرے قبضہ مین آگیا ہے مین اُسکی گستاخیون کا عوض لینا چاہتی ہون کو بہت سال پیشتر وہ میرا خطاوار ٹھہرا ہے لیکن اب مین اُسکے ذہن نشین کردونگی کہ لوکریزا کی محبت سے باز آنا کسقدر بُرا اور آفت ڈھانے والا کام ہے۔ تم خیال کرو۔ کیا لوہے کا جنازہ اُسکو میرا مطیع اور عاجز نہ بنادیگا؟ مین چاہتی ہون کہ وہ میرے قدمون پر گر پڑے اور مجھسے عفو قصور چاہے۔ اور مدت العمر میرا غلام بنکر رہنے پر راضی ہوا"

خواص:- "اگر آپ کا حُسن و جمال اُسکے گرویدہ کرنے پر کامیاب نہوا بھی تو غالباً اس تدبیر سے ضرور تابع فرمان ہوجائیگا۔ چاہے وہ فرشتہ سیرت ہی کیون نہو"

لوکریزا:- "تم ایسا سمجھتی ہو تو آزمالو۔ اگر زمانے کے انقلاب نے اُسکے حُسن مین تغیر نہ پیدا کیا ہو جیسے کہ میرے ...... (قریب کے آئینے مین اپنا دلفریب حُسن دیکھکر) تو اُسیدم اُسکو مجبور کرنا چاہیئے جتنے مرد میری نظر سے گذرے ہین اُن تمام مین آٹو کی تصویر مجھے کبھی نہین بھُولی"

خواص:- "آپ کوئی تردد نہ فرمائیے۔ وہ ہمہ تن آپکی غلامی مین آرہے گا!"

لوکریزا:- "مین چاہتی ہون کہ وہ آج ہی شب کو جنازہ آہنی مین ڈالا جاے"

خواص:- "بہت خوب ابھی شرمن کو بُلواکر ضروری حکم دیتی ہون" بڈھی عورت رخصت ہوئی۔ اور قبل اسکے کہ لوکریزا کے حکم کی تعمیل کرے ڈیوک آف فرارا کے پاس گئی آقا اور لونڈی مین جو تقریر ہوئی اُسکو ہم آیندہ بیان کرینگے۔ خیر۔ یہان سے نکلکر بڑھیا لوکریزا کا حکم بجالائی۔ رات کے دس بجے جسدم لوکریزا اور اُسکا شوہر ڈیوک آف فرارا مع دیگر حاضرین دربار کے کھانا کھانے مین مصروف تھے اُسی بڑھیا نے لوکریزا کے کان مین آہستہ سے کہدیا کہ آٹو جنازہ آہنی مین قید کردیا گیا ہے لوکریزا جلدی سے بڑھیا کا شکر ادا کرکے پھر اپنے شوہر سے معمولی گفتگو مین مشغول ہوئی تاکسی کو کسیطرح کی بدگمانی کا موقع نملے

باب "۹۲"

جنازۂ آہنی

فی الحقیقت آٹو اُس لوہے کے جنازے مین بند کردیا گیا تھا وہ اُسدن شام کو وقت
ہوا کھانے کے لیے اُس گھر سے جو ڈولوک آف فرارا نے سب آفت زدون کے رہنے
کے واسطے دیا تھا نکلکر ساحل بحر پر گیا کسی سوچ مین خاموش کھڑا ہوا تھا کہ دفعتہً پیچھے
کی طرف کچھ آہٹ سی معلوم ہوئی پلٹ کر دیکھا تو تین آدمی اُسی رُخ چلے آرہے ہین جہان
یہ کھڑا ہی۔ آٹو کو اُنکے آنے سے کچھ خوف نہوا۔ کیونکہ بدگمانی کا کوئی موقع ہی نہ تھا۔
وہ قریب آکر اُس سے لپٹ گئے اور بعدازان رسیون سے ہاتھ پاؤن مضبوط باندھکر
لے چلے آٹو نے ہر چند اُنکے پنجے سے چھوٹنے کی کوشش کی۔ مگر بیکار ہوئی آخر
متحیر ہو کر اُن لوگون سے اس جور و ظلم کا سبب دریافت کرنے لگا۔ مگر اُنھون نے
التفات تک نہ کیا۔ چلتے چلتے شہر سے بہت دُور نکلگئے۔ اور آخر مین ایک تنگ راہ
سے گذر کر کسی بلندی پر چڑھنے لگے۔ آٹو ہر قدم پر اُنسے لجاجت کرتا تھا کہ خدا کے لئے
میرے گرفتار کرنے کی وجہ بتاؤ لیکن جواب ملنے مین اب بھی ناکامی ہوئی۔ خلاصہ
کلام بہت راستہ طے کرنے کے بعد کسی عالیشان اور اکیلی عمارت کے مینار دکھائی دیے
اُنھین دیکھکر آٹو نے ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ کیونکہ اُس عمارت کا حال وہ پیشتر ہی
سُن چکا تھا۔ اُسکے دل مین وحشت پیدا ہوئی۔ اور ساتھ ہی اپنی عورت اور بچون کا
بھی خیال آگیا جسکے سبب دو چار قطرات اشک ٹپک پڑے۔ آخر وہ خدا پر بھروسا
کرکے دل ہی دل مین التجا کرنے لگا کہ "خداوندا! دوسری آفات کی طرح مجھے اس بلا
سے بھی بچالے!!" چند لحظون مین اُسکے دروازے پر پہونچے۔ ایک شخص نے
ہاتھ مین مشعل لی دروازہ کھولدیا۔ روشنی مین ہمراہیون کی صورتین نظر آنے لگین

آرٹو نے غور کیا تو اُن مین سے ایک شخص کا چہرہ کبھی کا دیکھا ہوا ہے۔ بڑے تامل کے بعد شرمن
کو پہچانا جسے عدالت دیانا مین ظرنین دو السٹین کے مقدمے کے دن دیکھا تھا۔
آرٹو "دو شرمن! مین نے کونسی خطا کی ہے جسکی وجہ اس ظالمانہ کارروائی کا مستحق ٹھہرا؟"
شرمن جواب دینا تو درکنار مخاطب بھی نہوا۔ اُن ظالمون کی خموشی آرٹو کی پریشانی کو
بڑھا رہی تھی۔ وہ جان سے مایوس ہوگیا۔ اندر ہی اندر تھوڑی دُور بڑھنے کے بعد
ایک عظیم الشان پھاٹک ملا جو نہایت مستحکم اور مقفل تھا اُسکو بھی شرمن نے بڑھکے کھولا
آرٹو کے بند دُور کیے گئے اور وہ بجبر قید خانہ مین دھکیل دیا گیا۔ اُس کارروائی کے
بعد دروازہ حسب عادت باہر سے بند ہوگیا۔ آرٹو جہان تنہا دفن سا پہنچایا گیا جو جہان
بجھی بجھی سا اُس تاریکی اور تنہائی کے عالم مین اپنے زن و فرزند کو یاد کرکے بیتاب
ہونے لگا۔ ہائے! وہ اپنے وطن مالوف مین بھی نہ تھے طوفان سے جان بچائے
پورا ایک دن بھی نہ گذرا تھا کہ اُس نیک بی بی کا شوہر دفعۃً گم ہوگیا۔ ایسے ہی
تصورات آرٹو کو بے موت مار رہے تھے۔ وہ کسلیے وہان قید کیا گیا؟ شاید جان
لینے کی غرض سے ہو۔ وہ کس طرح کی موت مارا جائیگا؟ کیا جلاد کی تیغ آبدار اُس کا
کام تمام کرے گی۔ یا کسی اور زیادہ ہولناک طریقے سے؟ وہ لوگ کون تھے جنھون
نے اُسکی مشکین کسین؟ اس بیچارے نے تو اُنکے حق مین کوئی بُرائی نہین کی۔
افسوس! کیا بھوک پیاس کے صدمے دیکر اُسکو ہلاک کرنا منظور تھا۔؟ اُسکے
دشمن آخر تھے کون؟ آرٹو جانتا تھا کہ لوکریزا جو ڈیوک آف فرارا کی بی بی ہے
اور نیز وہ آجکل بزیدولتا کے محل مین سکونت پذیر ہے
مگر اُسکو یہ بات بالکل نہ معلوم تھی کہ وہی میرے مصیبتون مین گرفتار ہونے کا
سبب ہے۔ چونکہ آرٹو نے بڑی جانکاہیون سے اُسکے بھائی قیصر کو قید شدید سے
چھڑایا تھا۔ لہذا وہ گمان بھی نہ کرسکتا کہ لوکریزا نے اسدرجہ احسان فراموشی کرکے

باندھی ہے۔ اچھا تو پھر یہ کون شخص ہے جو بغیر خوف حاکم جزیرہ کے ایسا بڑا ظلم کر گذرا۔
آٹو انھین خیالون مین ڈوبا ہوا تھا۔ کچھ دیر تاریکی مین بیٹھکر نگاہ اٹھاتے ہی سامنے
خفیف روشنی نظر آئی۔ اول تو اپنی نگاہ کا قصور سمجھا لیکن غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا
کہ دیوار مین چند کھڑکیان بنی ہین۔ وہ عدد مین پانچ تھین۔ اور سب پر لوہے کی
مضبوط سلاخین لگی ہوئی تھین۔ قیدخانہ کا دروازہ اُن کھڑکیون کے مقابل والی
دیوار مین تھا۔ آٹو گھانس پر سے اُٹھکر کھڑکیون کے نزدیک اس لیے گیا کہ خدا کرے
اسکے ذریعہ نکل بھاگنے کی کوئی صورت ہوجاے۔ مگر وہ اسقدر بلندی پر تھین کہ
اُن تک رسائی ہونا بالکل غیر ممکن امر تھا۔ علاوہ برین دیوار بھی ایسی صاف تھی
کہ ہاتھ پھسل جاتا تھا۔ ہاتھ ہی کے رکھنے سے آٹو کو معلوم ہوا کہ دیوار لوہے کی ہے
وہ ایک عجیب قسم کی جگہ تھی جسکے پورے طور پر دیکھنے سے آٹو کو حیرت بھی ہوئی۔
اور وحشت بھی۔ اندرونی وسعت بہت طول تو تھی لیکن چوڑائی کم ہونے کے سبب
نہایت تنگ معلوم ہوتی تھی۔ دیوارین سیدھی نہ تھین بلکہ بہیئت مجموعی وہ ایک
جنازے کی شکل پر بنایا گیا تھا۔ یہ کیفیت دیکھکر آٹو انتہا سے زیادہ پریشان ہوگیا
کیونکہ وہ درحقیقت جنازۂ آہنی مین بند کیا گیا تھا۔ جسکی ایک جانب تو دروازہ
تھا۔ اور دوسری جانب پانچ کھڑکیان۔

آٹو۔ (اپنے آپ سے) "ای میری عزیز بیوی! ای میرے پیارے بچو! کیا مین تمسے
ہمیشہ کے لیے جُدا ہوگیا؟ ای خدا کیا تو میری بیوی اور بچون کو اس قدر جلد بیوہ اور
یتیم بنا دیگا۔ اگر اُنکے نصیب مین یہی لکھا ہی تو مین بسروچشم راضی برضا ہون۔ تیرا
ارادہ ہر طرح غالب ہی۔ بندہ کی کیا مجال کہ کچھ چون وچرا کرسکے"۔ آٹو نے کمر سے
ایک چھوٹا سا صندل کی لکڑی کا بکس نکالا اور اُسکو بوسہ دیا۔ اُس مین کشتی
نوحؑ کا کٹا ہوا ٹکڑا تھا۔ خیر۔ اُسکے بعد آکے گھانس پر لیٹ رہا چونکہ رات زیادہ

آئی تھی بہت دیر تک کروٹین بدلنے کے بعد کچھ یونہیں سی آنکھ جھپک گئی۔ اس
تھوڑی سی نیند مین بھی اُسکو سیکڑون طرح کے بُرے بُرے خواب نظر آنے لگے۔
آخر وہ ایک گھنٹی کی مہیب آواز سے چونک پڑا۔ اور گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔ آواز چھت سے
آکر قید خانہ مین گونجنے لگی۔ اگرچہ گھنٹی صرف ایک ہی دفعہ بجی تھی لیکن اُسکی صدا
پُورے ایک منٹ تک آٹو کے کان بہرے کر رہی تھی۔ صبح ہو گئی۔ کچھ خفیف سی
روشنی جو طلوع آفتاب سے نصف ساعت قبل ہوا کرتی ہی کھڑکیون کے ذریعہ
قید خانہ مین پڑنے لگی۔ حالانکہ اچھی طرح صبح ہو چکی تھی مگر وہ دریچے کچھ اس ترکیب سے
لگائے گئے تھے کہ عین دوپہر کے وقت بھی پوری روشنی کا اندر پڑنا ممکن نہ تھا۔
گھنٹی کی آواز سُنکر دل مین جو ہول سمایا گیا تھا اُسکے دُور ہوتے ہی آٹو صبح کی عبادت
مین مشغول ہوا۔ بعد ازان اِدھر اُدھر بے تابانہ پھرنے لگا تو دروازے کی طرف
صندوقچے کی وضع کی کوئی چیز آویزان نظر آئی۔ جب قریب جا کر ہاتھ مین لیا
تو اُس مین ایک روٹی اور پانی کا لوٹا تھا۔ آٹو خدا کا شکر بجا لایا۔ اور اُن چیزون
کو لیے اپنی جگہ پر گیا۔ اُس غذا کے کھانے سے تھوڑی تقویت حاصل ہوئی تو
اتفاقاً اُسکی نگاہ کھڑکیون کی طرف جا پڑی جو صرف چار ہی تھین۔ مگر شب کو بار بار
گننے سے پانچ معلوم ہوئین آٹو حیران و متعجب ہان سے اُٹھا۔ اور نزدیک جا کر
غور سے دیکھنے لگا تو واقعی چار ہی کھڑکیان تھین۔ اُس سے ظاہر تھا کہ وہ رات
کو اُنکے عدد کا ٹھیک اندازہ کرنے مین غلطی کر گیا۔ وہ عجیب پریشانی کیحالت
مین تھا۔ نہ کسی آدمی کی آواز سُنائی دیتی تھی نہ گھڑی بجتی تھی اور نہ کسی کے
پانُون کی چاپ ہی معلوم ہوتی تھی۔ یہان تک کہ پرندون کے اُڑنے کا نشان
بھی نہ ملتا تھا۔ خدا خدا کر کے وہ دن گذر گیا۔ آٹو اُس جگہ پر آکھڑا ہوا۔ جہان
روٹی اور پانی لٹکا ہوا تھا تا کہ لانے والے شخص کی عاجزی و منت کر کے کسیطرح

رہا ہونے کی صورت نکالے۔ وہ ہمہ تن گوش بنکر چپکا کھڑا رہا۔ اور ڈرتا تھا کہ کہین وہ موقع ہاتھ سے نہ جاے۔ گھنٹے گذر گئے لیکن کسی کا پتا نہ لگا۔ اُسکے پاس اب کچھ کھانا بھی باقی نہ رہا صرف تھوڑا سا پانی بچا تھا۔ عورت اور بچون کا خیال اور کھانا نہونے کی ہیبت سے وہ بہت بیتاب ہو گیا۔ مگر کرتا کیا؟ مایوسانہ گھانس پر آگر لیٹ رہا۔ اور بہت دیر تک تڑپنے کے بعد کچھ نیند لگی ہی تھی کہ اول روز کی طرح گھنٹی کی آواز سے جاگ پڑا۔ دیکھا تو قید خانہ وسعت مین بہت کوتاہ ہو گیا ہی۔ گھانس کا فرش جو درمیانی حصہ مین تھا اُس سے دیوارین بہت قریب آگئی ہین۔ وہ نہایت بھوکا بھی ہو رہا تھا۔ اُسی جگہ پر جہان کل کھانا ملا تھا گیا تو روٹی اور پانی ملا۔

آٹو۔ "خدا کا ہزار شکر کہ میری قسمت مین فاقہ کشی سے مرنا نہین ہی لیکن مین کیلیے یہان قید کیا گیا ہون؟ اس تاریک سنسان وحشت خیز جگہ مین بند کر کے میرے ہوش مین فتور ڈالنے کی تجویز تو نہین ہوئی؟ اس سے مین موت کو لاکھ بار بہتر جانتا ہون۔ افسوس انھین معلوم میری قسمت اور کیا کیا رنگ لاتی ہی"۔

تھوڑی سی روٹی کھاکر پانی پیا۔ پھر دریچون کی طرف اتفاقاً نگاہ اُٹھی تو فقط تین دریچے نظر آئے وہ کمال بیتابی سے اُٹھکر غور سے دیکھنے لگا۔ قید خانہ چارون طرف سے سمٹ کے تنگ ہو گیا تھا۔ چھت بھی نیچے کے رُخ اُتر آئی تھی اور چوتھے دریچے کا تو کچھ نشان تک نہ تھا۔

آٹو۔ "دل پر اسیر ایا گل پن تو نہین؟ کیا مین بیٹھا اسے دیوانہ ہوا جاتا ہون؟ اتنا یقین تو ہے کہ مین اپنے ہوش وحواس مین ہون پھر یہ پانچ کے عوض چار اور چار کے عوض تین کھڑکیان کیونکر ہو گئین؟ پہلے دن بہت بلندی پر تھین اور آج اُسکے آہنی ڈنڈون تک ہاتھ پہونچ سکتا ہی"۔

آٹو کو یقین ہوگیا کہ قیدخانہ بتدریج کم ہوتے ہوتے فشار قبر کا رنگ دکھائے گا
اور میں اُسی میں دب کر مر رہونگا۔ اسی پراگندگی میں آٹو دوزانو بیٹھکر خدا کی عبادت
کرنے لگا اور بہت دیر تک رُو رُو کر خدا سے دعا مانگ رہا تھا جس سے دلکو تھوڑی
سی تسلی ہوئی۔ ویسی ہی تسلی جیسی مرنے کے وقت کسی نیک آدمی کو ہوا کرتی ہی غرض
دوسرا دن بھی بڑی مصیبت سے گذر کر تیسری رات آئی۔ اور اس غریب کو اپنی پریشان
خیالی اور ناتوانی کے سبب نیند لگ گئی۔ وہ خدا کے رحیم و کریم ہونے پر یقین رکھتا تھا
اور نیز اُس مقدس کشتی کا ٹکڑا نزدیک ہونے سے اُمید تھی کہ پروردگار عالم اسی کے طفیل
مجھے نجات دیگا۔ خیر۔ جب وہ سُو گیا تو عالم خواب میں بُرے بُرے خواب نظر آنے لگے
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص اُسکے قریب آکر کان میں کہہ رہا ہی کہ "اگر تو یہاں سے
رہا ہونا چاہتا ہی تو میری چند شرائط قبول کر میں تجھے قید سے چھوڑانے کے سوا دنیاوی
جاہ و حشمت سے بھی نہال کردونگا" آٹو نیند ہی میں سمجھا کہ یہ شیطان کا فریب ہے
اور بے اختیار اُسکا ہاتھ کشتی کے ٹکڑے پر جا پڑا جسکو کمر سے باندھ رکھا تھا۔ آخر
نیند سے بیدار ہوا۔ اُسی دم گھنٹی بھی بجنے لگی اُسکی آوازیں برابر تین دفعہ گونجیں
خواب کا دیکھنا۔ نیند سے یک بیک ہوشیار ہونا۔ گھنٹی کا تین دفعہ بجنا غرض ان تمام
باتوں نے آٹو پر ایسا اثر کیا کہ وہ غم اور پریشانی کے سبب تھوڑی دیر بیہوش
پڑا رہا۔ بعدہ جب ہوش میں آکے اُٹھ بیٹھا اور چاروں جانب نگاہ کرنے لگا تو آج
دو ہی کھڑکیاں پائی گئیں۔ زمین پر سے اُٹھا تو سر چھت سے لگ رہا تھا۔ جسکے
سبب سیدھا کھڑا ہونا محال تھا۔ معمولی مقام پر روٹی اور پانی بدستور موجود تھا۔
آٹو۔ (دل میں) "آج فقط دو کھڑکیاں باقی رہگئی ہیں۔ اور اس قفس کی وسعت
بھی بہ نسبت کل کے آج بہت کم ہوگئی پہلے دن ایک دفعہ گھنٹی بجی اور ایک
کھڑکی غائب ہوئی۔ دوسرے روز دو آوازیں آئیں اور دو کھڑکیاں گم۔ اور

آج جو تیسرا دن ہی تین دفعہ کی آواز کے بعد تیسرا دریچہ بھی ندارد ہی اس حساب سے
شاید میری زندگی کے اور دو ہی دن باقی ہین ہاے یہ کون سنگدل ہوگا جسنے
ایسی سختی وصعوبت سے میری جان لینے کا حکم دیا ہی - ہو نہو یہ اُس شیطان مجسم
لوکریزا بورجیا ہی کا کام ہی - شاید اسکا دل میرے انکار کے سبب سے ابتک غصہ سے
بھرا ہو - اور کیا عجب کہ میری یہ خرابی اُسی کا نتیجہ ہو ہان - اگر خدا نے میرا یہی انجام
مقرر کردیا ہی تو مین خوشی سے قبول کرتا ہون - مین آخر وقت تک مستقل اور
ثابت قدم رہونگا - لیکن آہ! میرے زن و فرزند کا" یہان تک پہونچکر
آٹو بے اختیار رونے لگا - اب اُس قفس کی شکل برابر جنازے کی سی تھی - اتنی
بات آسانی سے سمجھ مین آسکتی تھی کہ جنازہ رفتہ رفتہ اسقدر تنگ ہو جائیگا کہ آدمی
اندر ہی اندر پاش پاش ہو کے رہیگا - اُسوقت اُسکی وسعت صرف اسی قدر تھی کہ
آٹو درمیان مین بیٹھکے ہاتھ پھیلائے تو دونون طرف کی دیوارین چھو سکتا تھا
اور پائین صرف دروازے کی جگہ باقی تھی -

چوتھی شب آئی - اس پریشانی اور بدحواسی کے عالم مین نیند کہان کی؟ چھت کی
پستی سے اُٹھکر ٹہلنا بھی ممکن نہ تھا - آخر تمام رات گھانس پر بیٹھکر دعا کرتا رہا - جب
صبح ہوئی تو دریچون کی طرف ٹکٹکی لگا دی - وقت مقررہ پر گھنٹی بجنی شروع ہوئی -
چوتھی آواز کے ساتھ دیوارین جنبش مین آئین - اور بغیر آواز کے بڑھنے لگین -
آٹو کے مُنھ سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی - وہ بے انتہا مضطر و پریشان ہوگیا -
چھت کی پستی آج اچھی طرح بیٹھنے کی بھی اجازت نہین دیتی تھی اور دریچہ فقط
ایک ہی باقی تھا -

آٹو - (دل مین) "افسوس! اب میری زندگی کا ایک ہی دن رہگیا ہی - مین مرنے
سے ڈرتا نہین ہون - لیکن میری پیاری بی بی اور جان سے زیادہ عزیز بچے"

آٹو زار قطار رونے لگا۔ تھوڑی دیر بعد رینگتے رینگتے اُس مقام پر گیا جہان ہر روز کھانا لٹکایا جاتا تھا۔ جنازے کا اندرونی حصہ اب اسی قدر باقی تھا کہ وہ بمشکل حرکت کرسکتا تھا۔ اس غم والم مین کھانے پر بالکل رغبت نہوئی۔ تھوڑا پانی پیا اور روتا پیٹتا وہین بیٹھ گیا۔ گذشتہ شب کو بالکل نیند نہ آنے سے وہ نہایت مضمحل بھی ہورہا تھا۔

اسی عالم اضطراب مین دن گذر گیا۔ پانچوین رات آئی۔ آٹو کو یقین کُلی تھا کہ یہ شب آخری ہی۔ لہذا مرنے پر مستعد اور آمادہ ہوکر توبہ و استغفار کرنے لگا۔ اسی مین نیند کا خمار غالب ہوا۔

باب "۹۳"

گھنٹی کی آخری آواز

آٹو بیتابی اور اضطرابی مین کروٹین بدل رہا تھا۔ معلوم تھا کہ سویرے ہی آہنی جنازے مین دابا جائیگا۔ آخر تڑپتے تڑپتے دل سے یہ باتین کرنے لگا "ہائے! وہ میرے انتظار مین روتے روتے عمر گذار دینگے۔ اور مجھے نہ پائین گے خدایا! تو ہی میرے یتیم بچون کا مالک ہی" آٹو کا سلسلۂ خیال یہین تک پہونچا تھا کہ دفعۃً کھڑکی کھلی۔ اور کسی کی نہایت ملائم اور شیرین آواز "آٹو" "آٹو" پکارتے ہوئے کان مین آئی۔ گو بہت عرصۂ دراز گذر چکا تھا۔ لیکن آٹو پہچان گیا کہ یہ لوکریزا بورجیا کی آواز ہی۔

آٹو۔ "دسر ٹیک کر" کیا مین تمھارا قیدی ہون؟ ای ظالم! کسی کا دل اسقدر پتھر کا نہوگا جیسے کہ تیرا ہی۔ افسوس! مین نے تیرے بھائی سیزر کو جس محنت و جانکاہی کے ساتھ قید سے چھڑایا وہ بھی تو بھول گئی؟"

لوکریزا:" ہان مجھے سب کچھ یاد ہے۔اور یہ بھی کہ تم کس حقارت سے قلعۂ روز نتل مین مجھ سے الگ ہو گئے اور میری طرز معاشرت پر ملامت کرنے لگے۔خیر جانے دو مین اب ان باتون کی نسبت گلہ کرنے کے لیے نہین آئی ہون۔بلکہ میرا یہ ارادہ ہے کہ اگر تم چاہو تو اس قید سے رہا کر دون!"

آلٹو۔(کمال درجہ خوش ہو کر)"یا الٰہی!مین یہان سے نجات پانے کا آرزومند نہونگا؟خدا کے لیے مجھے آزاد کر دے تاکہ مین اپنے اہل و عیال سے ملکر تمھارے حق مین دعاے خیر کر دن۔اور دل سے تمھارا ممنون ہون"

لوکریزا۔بجا ہے۔مین تمھین اپنا ممنون بنانا تھوڑا ہی چاہتی ہون؟میری تو یہ تمنا ہے کہ تم مجھسے سچی محبت یا دوسرے الفاظ مین عشق کا برتاؤ کرنے لگو۔

آلٹو۔"وہ آہ!میری رہائی کے متعلق تم شرط بھی پیش کرتی ہو؟یہی ہو تو یقین رکھو کہ ایسی موت تمھاری محبت سے کہین زیادہ مجھے پسند ہے۔چاہے وہ کیسے ہی عذاب کے ساتھ کیون نہو!"

لوکریزا۔(مایوس ہو کر)"ہان؟رسی جل گئی مگر بل دور نہوا۔اس حالت مین بھی تم انھین زور دن پہ ہو؟اچھا تو اتنا یاد رہے کہ تم دفعتہً مارے نجاؤ گے۔کل اس جنازے کی تنگی کی بدولت تم ہل بھی نہ سکوگے۔اور کھانا پانے کی اُمید بھی نہ رکھو۔بھوک پیاس اور جنازے کے فشار سے گھٹ گھٹ کے تمھین مرنا ہوگا"

یہ کہکر غصہ کے ساتھ دروازہ بند کر کے چلی گئی۔آلٹو پھر عالم یاس مین بیٹھا رونے لگا۔اُسی دم کئی لوگون کی آہٹ کی سی آواز معلوم ہوئی۔وہ باہم غضبناک ادا سے باتین کرتے جنازۂ آہنی کی طرف آرہے تھے۔جب قریب پہونچے تو زنجیرون کے ہٹانے کی صدا گونجی اور ساتھ ہی دروازہ بھی کھولدیا گیا جس سے روشنی اندر آنے لگی۔کوئی شخص باآواز بلند یہ کہتا ہوا نظر آیا۔

آٹو۔ باہر نکلو! مین تھین خلاصی دینے آیا ہون" یہ سُنکر آٹو کو جسقدر مسرت ہوئی
اُسکا بیان نہین کیا جا سکتا۔ سارے رنج و غم آن واحد مین شادمانی سے مبدّل
ہوگئے اور فرط سُرور سے آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ وہ خوشی کی اُمنگون کو ساتھ
لیے قید خانہ سے نکلا تو اپنے آپ کو ایک معمر بزرگ صورت فرشتہ سیرت شخص
کے مقابل کھڑا پایا۔ اُسکے لباس سے اور نیز اُس تمغے سے جو اُسکے سینے پر
لگا تھا بخوبی ظاہر ہوتا تھا کہ یہی ڈیوک آف فرارا ہے۔ لوکریزا بورجیا کو دو سپاہی پکڑے
کھڑے تھے۔ اور وہ قدیم بدمعاش شرمن بھی ایسی ہی حفاظت مین تھا جس بڑھی
خواص نے آٹو کی گرفتاری کا اہتمام کیا تھا ڈیوک کے پیچھے کھڑی تھی۔ لوکریزا کے
چہرے پر ہوائیان اُڑ رہی تھین وہ بے پروائی ظاہر کرنے کی بڑی کوشش
کیے جاتی تھی۔

ڈیوک آف فرارا۔ (آٹو سے) "تم اپنے متعلقین کے پاس چلے جاؤ۔ یہ نہ سمجھو
کہ وہ تمھاری غیر حاضری اور مفقود الخبری کے سبب ہراسان ہین۔ نہین مین نے
پہلے ہی دن ایک ایسی بات کہلا بھیجی ہے جسکی وجہ سے اگر چند روز اور بھی گذر جائینگے
تو انھین کچھ تشویش و پراگندگی نہوگی۔"

آٹو۔ "حضور! مین کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کرون؟"

ڈیوک۔ (آٹو کا ہاتھ پکڑ کے) "مین تم سے معافی چاہتا ہون کہ مین نے اتنے
دن تمھارا مصیبت مین پڑا رہنا جائز رکھا۔ اُسکی اصلی وجہ یہی تھی کہ مین اُس مردود بچیا
عورت (لوکریزا) کو دکھا کر اُکا امتحان کرنا چاہتا تھا۔ مجھے معلوم تو تھا کہ اُسنے عالم شباب
مین بہت گُل کھلائے ہین۔ مگر یہ اُمید نہ تھی کہ اس عمر کو پہونچنے کے بعد بھی اپنے
شیطانی افعال سے باز نہ آئیگی۔ اسی اُمید کی بدولت مین نے اس ملعونہ کو اپنی زوجیت
مین لیا (لوکریزا کی طرف مخاطب ہوکر) لوکریزا! تیرے قول و قرار کیا ہوئے؟

تیرے حسن و جمال پر فریفتہ ہوکر شادی کے قبل مین نے قسم لی تھی کہ اپنی گذشتہ بدکرداریون سے دست بردار ہوجاے - تو راضی ہوگئی تھی - پھر یہ مکاری کیسی؟ تیری اسی لونڈی نے جسکو تو اپنی محرم راز سمجھتی تھی یہ راز افشا کیا - اور چند لمحے پیشتر جو تو اس بے گناہ مظلوم سے گفتگو کر رہی تھی مین خود سُن چکا جسکے سبب میرا سب شک دُور ہوگیا" لوکریزا نے اُس لونڈی پر ایک غضب آلود نگاہ ڈالی -

ڈیوک - (لونڈی سے) "مین نے آج سے تمھین آزاد کردیا ہی - اپنے وطن کو یا جہان جی چاہے جاسکتی ہو - (شرمن سے) تو بڑا ہی ظالم اور نامعقول ہی - مین تیرے لیے یہی سزا تجویز کرتا ہون کہ تو عمر بھر قید مین رکھا جاے" سپاہی شرمن کو لیکر وہان سے چلے گئے -

ڈیوک - (آلٹو کی طرف متوجہ ہوکر) "مسٹر آلٹو! اب مین تمسے کچھ اور کہنا نہین چاہتا سوا اسکے کہ تمھین اور تمھارے کُل ہمراہیون کو دیانا تک پہونچانے کے لیے ایک جہاز تیار رکھا ہی - بسم اللہ خدا حافظ - جو کچھ تمنے یہان دیکھا اور سُنا ہی ہرگز کسی کے روبرو اُسکا ذکر نہ آنے پاے - مناسب ہی کہ تم اس قصے کو بھول ہی جاؤ"

آلٹو - (ادب سے) "معاف کیجیے حضور! مین آپ سے اس عورت کی معافی کے لیے التماس کرنا چاہتا ہون گو"

ڈیوک "تم اس بارے مین دخل نہ دو - اس ظالم کو سزا نہ دینا صریحًا ناانصافی ہے تم یہان سے چلے جاؤ" آلٹو کو جانے مین تامل کرتا دیکھکر ڈیوک کمال برہم ہوگیا - اور غصہ سے پاؤن زمین پر مار کر کہا "دو جاؤ" اور نگہبانون کو کچھ اشارہ کیا فورًا چند سپاہی قریب آے - اور آلٹو کا ہاتھ پکڑ باہر لیجا کر چھوڑ دیا - آلٹو وہان سے نکلا - اُسکے نکلنے سے دو ہی تین منٹ بعد آہنی جنازے مین کون اور مجرم لٹایا گیا - وہ خود لوکریزا بورجیا تھی اسکی زاری و فریاد - رد - نہ چلانے

کی آوازین عاجزی معذرت غرض کوئی چیز ڈیوک کے ارادے کو پھیرنے پر کامیاب نہوئی صبح کے پانچ بجے گھنٹی ہلنے لگی اور وہ ننگ خلائق آہ وفغان کرتی ٹھنڈی ہوئی۔ اس کارروائی کے بعد ڈیوک محل کی طرف سدھارا۔

باب "۹۴"

طلسم

آہنی جنازے کے وحشت خیز حالات سے چھ ہفتے گذر گئے۔ اور ماہ مئی ۱۵۱۲ء ہو طاعون کی بلا دیانا سے دُور تو ہوگئی لیکن شہر مین ہر طرف ویرانہ نظر آتا تھا اور اہل شہر برابر اپنے عزیز واقارب کے غم مین ہیجان ہو رہے تھے کیون نہو۔ دیانا کی نصف سے زیادہ آبادی ندر اجل ہوگئی تھی۔ ہر ایک کنبے اور ہر ایک گھر مین کچھ نہ کچھ نشان اُن لوگون کے باقی تھے جو اپنے عزیز واقارب کو ہمیشہ کے لیے داغ دے گئے۔

آٹو نے عورت اور بچون کو اپنے خاص مکان مین چھوڑ کر محل ردنا کا رُخ کیا۔ جب پھاٹک پر پہونچکر گھوڑے سے اُترا تو دربان سامنے آیا۔ اُسکی غمناک شکل دیکھکر آٹو کے دل مین تردد پیدا ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی؟ خیر قریب پہونچ کر استفسار حال کیا تو بڑی حسرت واندوہ کی خبر سُنی۔ وہ لیڈی تریزا کے مرنے کی خبر تھی۔ ہاے ہاے! وہ نیکبخت باوفا خاتون اُس بلا کا شکار ہوگئی جو اُسی کے خادم کے ذریعہ سے شہر مین نازل ہوئی تھی۔ اُسکی جسمانی حالت کے دیکھتے کوئی یقین نہ کرسکتا تھا کہ اس قدر جلد مر جائیگی لیکن موت کی برقی تاثیر نے اُسکی حالت مین آناً فاناً تغیر پیدا کر دیا۔ ظالم فوسٹ کے سبب اُسکی زیست کا کوئی لحظہ اندوہ والم سے خالی نہ گذرا۔ وہ مرتے دم تک اپنے میان کی سرگذشت

سے ناواقف رہی اور گھوارہ خانہ کی تبدیلی کا حال بھی معلوم نہو سکا۔ تریزا کے مرتے ہی فوسٹ کی حالت اور ردی ہونے لگی۔ وہ کثرت رنج وغم مین اکثر پکار اُٹھتا تھا کہ "تریزا کی موت کا سبب خود مین ہی ہوا" سننے والے اُسکے مطلب کو دریافت نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ باسباب ظاہر تریزا مرض طاعون مین مبتلا ہو کر مری تھی اور اس صورت مین فوسٹ کا کوئی قصور نہین معلوم ہوتا تھا۔ لوگ یہی سمجھے کہ بیچارہ اپنی بیوی کے غم مین ہوش وحواس کھو کر ایسے الفاظ زبان سے نکالتا ہے

ماہ جبین اڈیلا جو تریزا کو اپنی مان سمجھی ہوئی تھی اس حادثہ کے سبب بہت روئی اور لاش اُٹھانے تک پائینتی بیٹھی برابر روتی اور دعاے مغفرت کرتی رہی صرف اڈیلا ہی نہین بلکہ ماکسملن بھی اُسکے ساتھ اسی شغل مین تھا۔ ڈیوک لیوپولڈ اور ڈچز میریا کو تریزا کی وفات نے بڑا صدمہ پہونچایا۔ مگر ماکسملن اور اڈیلا کے لحاظ سے ظاہر ادونون بے پروائی کرتے تھے۔

آٹو جسوقت آردنا کے محل مین پہونچا ہے۔ تریزا کی موت کے تین مہینے گذر چکے تھے۔ یہ وحشت اثر دلخراش کیفیت سنکر آٹو کی آنکھین پُرنم ہوگئین۔ آخر فوسٹ یعنی کونٹ آف آردنا سے ملنا چاہا۔ کمبخت فوسٹ محل کے ایک کونے مین بیٹھا اپنے حال زار پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہا تھا۔ خدمتگار کی زبانی آٹو کی آمد کی خبر سنکر جلد اندر بلوانے کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر مین فوسٹ اور آٹو ایک کمرے مین تنہا بیٹھے

آٹو "حضور مین اپنے ارادے پر بفضلہ کامیاب ہوا ہزار شکر کہ خدا نے آپکے فرزند کو بچا لیا"

فوسٹ۔ (بے انتہا خوش ہو کر) "تمنے صرف میرے لیے جسقدر تصدیع و تکلیف گوارا کی ہے اُسکے عوض مین تمھین کیا دے سکونگا؟ اور مجھے ایسے الفاظ بھی نہین ملتے جنکے ذریعہ تمھارا شکر ادا کرون!"

آٹو "مجھے آپ کے شکریہ کی کوئی ضرورت نہین میرا دل ہی میری محنت کا صلہ دیدیتا ہی۔ مین نہین چاہتا کہ کوہ ارارات کی چوٹی تک پہونچنے مین جسقدر مصیبتین مجھپر پڑین اُن سب کی تفصیل سے آپ کا وقت رائگان کرون اسی قدر بتادینا کافی ہی کہ مین خدا کی مدد سے منزل مقصود پر جا پہونچا۔ اور اپنی مطلوبہ شے لیکر واپس آیا ہون۔ اب نہایت ضرور ہی کہ ڈیوک اور ڈچز میریا کو گہوارے خانہ کی تبدیلی سے آگاہ کردیا جاے "

فوسٹ (گھبراکر) "تو کیا تم میری پوری سرگذشت اُنھین کہ سناؤگے؟"

آٹو "جی نہین مفصل کہدینا تو مصلحت کے خلاف ہی۔ آپ یقین جانیے کہ میرا دل تغیر پسند نہین ہی۔ لہذا مین جھوٹ ہرگز نہ بولونگا۔ گہوارے خانہ کی تبدیلی کی نسبت یہ کہنا میری دانست مین مناسب معلوم ہوتا ہی کہ آپ اپنے فرزند کو شاہزادگی کا رتبہ دلوانے کی تمنا مین ایسے گناہ عظیم کے مرتکب ہوے"

فوسٹ "مین تمھارا حد سے زیادہ ممنون ہون یہی سبب بتلانا ٹھیک ہے مگر ہان تختی کو ہمیشہ پاس سے جدا کرنے کے لیے کون وجہ بتاؤگے؟"

آٹو (کچھ دیر سوچکر) "آپ اپنی بیوی کی کوئی نشانی رکھتے ہین؟"

فوسٹ "ہان۔ اُسکے ہاتھ کی ایک انگشتری اور سر کے چند بال مین نے بطور یادگار پاس رکھ لیے ہین"

آٹو۔ (خوش ہوکر) واہ! تو پھر کیا پوچھنا۔ اُن چیزون کو اس تختی کے ساتھ ایک طلسمی تعویذ کی طرح مرتب کرکے آپ کے فرزند کو دونگا۔ اور اُنھین تاکید کردونگا کہ یہ آپکی عزیز والدہ کی نشانی ہی۔ اسکو کسی حال مین اپنے جسم سے علیحدہ نہ کرو۔ اگر کروگے تو تمھاری والدہ کی روح ہمیشہ کے لیے تمسے ناخوش ہوجائیگی"

فوسٹ "ہان یہ اچھی بات ہی۔ خیر۔ اب ہمین جدا ہونا چاہیے ہمیشہ کے لیے؟"

نہین-۳۱-جولائی سنہ رواں کو جو دنیا مین میری زندگی کا آخری روز ہے-مین تمسے ویانا مین ملونگا-آٹو نے اسکا کچھ جواب دینا چاہا-مگر فوسٹ جسکے چہرے سے روح کی نجاست ظاہر ہوتی تھی بہ جبر آٹو سے چھوٹ کر بھاگا"

آٹو "ذرا توقف کیجیئے اپنے فرزند کو گلے تو لگاتے جایئے!"

فوسٹ "نہین-اب مجھ مین اسقدر جرأت نہین" یہ کہکر فوسٹ نے جب اپنی صورت آٹو کی جانب پھیری تو اُس سے ایک ایسی وحشت ظاہر ہو رہی تھی جس کا بیان کرنا آٹو سے ممکن نہوا-اور وہ پاک طینت شخص عمر بھر اُسکو نہ بھول سکا-غرض فوسٹ تو چلدیا-اور آٹو وہین بیٹھا بہت دیر تک عبادت کرتا رہا-

باب "۹۵"

اکتیس جولائی ۱۵۱۷ع؁ شام کے وقت آفتاب غروب ہو رہا تھا کہ ایک مسافر ویانا مین آٹو کی ڈیوڑھی پر آکھڑا ہوا اُسکے لباس سے پریشان حالی ظاہر تھی چہرہ زرد اور بے رونق ہو رہا تھا-آنکھین ڈبڈبا آئی تھین-قد بار درود الم سے جھک گیا تھا-آٹو خود اُس مسافر کی آمد کا منتظر بیٹھا تھا-کھڑکی کے ذریعہ اُسکو آتا ہوا دیکھکر بدحواس دوڑ آیا-اور پیشقدمی کر کے ملا-

آٹو فوسٹ کو اپنے مکان کے آخری کمرے مین لایا-اور اُسکو ایک آرام کرسی پر بٹھلایا-

فوسٹ "مین اقرار کے بموجب اپنی زیست کی آخری شب کو تمھارے پاس آیا ہون"

آٹو-(گھبراکر) کیا یہ سچ ہے کہ کل آپ کا خاتمہ ہونے والا ہے؟-

فوسٹ (کمال حسرت ناک لہجے مین) "ہان کل سے شیطان مجھپر حکمران ہو جائیگا-یہ تو بندھی ہوئی بات ہے مین مگر تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون کہ تمنے

خاص اپنی کوشش کی بدولت میرے بیٹے کی روح کو دائمی لعنت سے بچا لیا"
آٹو "وہ صاحبزادے آجکل اپنی پیاری بی بی کے ساتھ نہایت خوشی سے زندگی بسر کرتے ہین۔ لیکن انھین کبھی کبھی آپ کی سراسیمگی و آوارہ وطنی کا خیال مغموم و پریشان کیے دیتا ہی۔ وہ صرف اسی قدر جانتے ہین کہ آپ کسی بہت بڑے گناہ مین مبتلا ہو گئے ہین جسکے سبب سے دنیاوی عیش و عشرت کو ترک کر کے سیاحی اختیار کی ہی۔ غالبًا انھین آپ کا خیال نہوتا تو اور زیادہ لطف و سُرور سے زندگی بسر ہونے کی اُمید تھی"
فوسٹ (جلدی سے) "ہاے کیا تمنے ماکسملن کو اُسکے کم نصیب باپ کی پُوری حقیقت سے آگاہ کر دیا؟"
آٹو "نہین۔ ہرگز نہین مین اپنے اقرار پر ثابت قدم ہون۔ یقین رکھیے کہ آپ جسوقت دنیا سے چل بسین گے تو آپ کے پُورے حالات زندگی سے فقط ایک ہی شخص واقف رہیگا۔ اور وہ یہی آپ کا خیر خواہ ہی" (خم ہو کر)
فوسٹ "مین تو کہہ چکا ہون کہ تمھارا بار احسان ایسا نہین کہ مین گردن اُٹھا سکون مجھ ایسے ناشاد بدبخت بدطینت کو اگر کبھی کچھ خوشی ہونے والی ہی تو اسی مین ہوگی کہ وہ نوجوان جو میرے بعد میرے ہی نام سے دنیا مین مشہور ہوگا۔ اپنے کم نصیب باپ کے پُر درد حالات اور لعنتی موت سے آگاہ ہو کر خود اپنی زندگی کو بے لطف نہ بنائے! جسدن سے مین تمسے جدا ہوا اب تک مختلف مقامات کے سفر اور پریشانی مین دن گذارتا رہا۔ تاکہ اختلاف آب و ہوا کے سبب کسی جگہ دل بہل جائے کسی دم اپنے اختیارات کے ذریعہ کوئی شعبدہ بازی کرتا۔ کبھی صحراے لق و دق مین جہان کسی انسان کا گذر نہوا ہو نکلجاتا تھا مگر ہاے۔ کسی جگہ کسی مقام پر میری دلبستگی نہوئی۔ وہ ظالم خیال لحظہ بھر مجھسے دُور ہوتا نظر نہ آیا۔ افسوس!

میرے مصیبت مین مبتلا ہونے کا وقت بہت قریب آپہونچا ہی لہذا اب مجھے بہت جلد تیار ہونا چاہیے!"

آٹو - (دلی جوش سے) "جناب! آپ اپنے تئین شیطان کے حوالے کرنے پر اس درجہ کیون آمادہ ہو رہے ہین؟ مین کسی بزرگ پادری کو بلواتا ہون - اسکے ہمزبان ہوکر آپ خدا سے التجا کیجئے - وہ پناہ دیگا - اگر نہین تو میرے ہمراہ گرجا مین چلکر عبادت الٰہی مین مشغول ہو جائیے - اس صورت مین غالباً آپ شیطان کے دام سے نجات پاسکین گے"

فوسٹ - (بیتاب ہوکر) "خاموش! آٹو چپ بھی رہو - میری زندگی کی چند ساعتین جو باقی رہ گئی ہین - اُنسے ہر ہر لمحہ میرے لیے غنیمت ہی - اگر مین ایسی باتین کرنے لگون تو ابھی سے شیطان کے جال مین پھنس رہونگا - میرے رہا ہونے کی اُمید تو معلوم - وہ ذکر ہی چھوڑ دو - اور یہ بتاؤ کہ میرا نور عین وہ طلسمی تعویذ ہمیشہ اپنے پاس رکھنے پر رضامند ہوا یا نہین؟"

آٹو - "ہان وہ اُسکے گلے مین پڑا ہی - اور اب تک کبھی جدا نہین ہوا - مگر وہ آئے دن تمھارے سبب متفکر و پریشان رہتا ہی - اُسکا خیال ہی کہ آپ خلائق سے دوری اختیار کرکے راہب بننا چاہتے ہین - لہذا دن رات آپ کے حق مین دعائے خیر کر رہا ہی اور آپ کی غیر موجودگی نے اُسکو بالکل اندوہگین بنا رکھا ہی"

فوسٹ - "اگر وہ سمجھے ہوئے ہی کہ مین صرف بندگان خدا سے دوری اختیار کرنا چاہتا ہون تو اُسکو اسی خیال مین رہنے دو بلکہ وقت ضرورت تم بھی اس خیال کی تائید کرتے رہو -"

آٹو - "میری دانست مین اُسکو آپ کی موت کی خبر سے واقف ہو جانا بہتر ہی - کیونکہ ہمیشہ کی غیر حاضری سے اور یہ آپ کی خیر خبر نہ معلوم ہونے سے وہ آئے دن پریشان

رہے۔ اگر آپ کا آخری وقت فی الحقیقت نزدیک آپہونچا ہی تو۔"

فوسٹ "ہان۔ بالکل قریب!"

آٹو "تو پھر آپ کی ایک آخری خدمت بجالانا چاہتا ہون۔ گو وہ بڑی غمناک اور حسرت خیز ہی اور اُسکی بجاآوری مجھے سخت ناگوار ہی۔ وہ یہ کہ ماکسلن کو آپکے مرنے کی کیفیت سُنادون۔ اور اس طرح پر کہ کسی طرح کی بدگمانی کا موقع نہ ملے"

فوسٹ (پست آواز سے) "ہان۔ ضرور اتنا کام کرو۔ میری درخواست کو تم یہ سمجھو کہ کوئی بیمار بستر مرگ پر پڑا تمسے التجا کر رہا ہی۔ اور ہان ایک اور کیفیت دریافت کرنا رہ گئی۔ کیا ڈیوک اور ڈچز میریا گھوارے خانے کی حقیقت معلوم ہونے کے بعد مجھپر لعنت ملامت کر رہے ہین؟"

آٹو "جی نہین۔ وہ دونون میان بیوی ایسے نیک مزاج ہین کہ بُرا بھلا کہنا تو درکنار آپ کی نسبت خفگی تک نہین ظاہر کی۔ ڈچز میریا نے ماہ طلعت اڈیلا کو مہر مادری سے گلے لگالیا۔ مگر ڈیوک لیپولڈ نے دایہ کو جلاوطن کیے بغیر نہ چھوڑا۔ اب جتنے لوگ اس سنگین جرم کے شریک تھے۔ سب کے سب طاعون مین چل بسے صرف ایک دایہ زندہ بچی تھی۔ جو اپنے قصور کا اعتراف کرنے کے بعد جلاوطن کی گئی"

فوسٹ "تمھاری کارروائیون کے سبب مین بہت ہی مطمئن ہوا۔ تمنے ایک ایسے شخص کی مدد کی جو دنیا بھر مین سب سے زیادہ مردود اور بدبخت تھا۔ خیر۔ آٹو اب تم ہم الگ ہو جائین۔ کیونکہ باقی ماندہ چند لمحے تنہائی مین گذارنا چاہتا ہون۔ مین آج ہی شب تمھارا مہمان رہونگا کل" بدنصیب فوسٹ کچھ اور کہنا چاہتا تھا۔ مگر دل سے اُبھرے ہوے رقت کے جوش نے اُسکو عاجز کر دیا۔ خوف اور نا اُمیدی اُسپر غالب ہو گئی۔ آٹو دلدہی تو کرنے لگا لیکن اُس اجل رسیدہ کو عالم یاس مین کوئی بات سودمند نہوئی افسوس! فوسٹ نے مکرر دروازے کیطرف

اشارہ کیا۔ تو اُسکا مافی الضمیر پہچان کر نہایت درد والم کے ساتھ گھر کے اندر چلا گیا۔ اور شب بھر عبادت الٰہی مین گذاری۔

خاتمہ

طلوع آفتاب کا وقت ہی۔ دو شکلین کوہ وِسیووِیس کی بلند ترین چوٹی پر کھڑی دکھائی دے رہی ہین اطراف کے غارون سے دُھوان نکل رہا ہی۔ وہ دو شکلین۔ فوسٹ اور جن کی تھین۔ شیطان کے چہرے سے مسرت کے آثار نمایان تھے۔ فوسٹ کے ساتھ مروتانہ سلوک اور نرمی کا برتاؤ ایک لخت موقوف کر دیا۔ اور غضب کی نگاہون سے دیکھنے لگا۔ وہ بدبخت اس درجہ گھبرایا ہوا تھا کہ شیطان کی صورت پر نگاہ کرنے کی مطلق جرأت نہ پڑتی تھی۔ اُسکی آواز مہیب بادل کی گرج کی طرح فوسٹ کے کانون مین گونجتی تھی۔ اور وہ ہیبت و وحشت سے کھڑا کانپ رہا تھا۔

شیطان "اب وہ وقت آگیا ہی کہ مین تجھے اُس بلاخیز جگہ مین لیجاؤن جہان کی سیر تونے ایک دفعہ کر لی ہی مگر قبل اسکے کہ مین تجھکو وہان لیجاؤن چند ایسی باتین کہنا چاہتا ہون۔ جو تیری زندگی مین آخری ہونگی۔ ہان کیا تو سمجھتا ہی کہ مین نے تیرے بیٹے کے معاملے مین دھوکا کھایا۔؟ اور نیز یہ کہ مین سرتاپا تیرا غلام ہو گیا تھا۔ اور تو جو کچھ مجھسے پوشیدہ کرتا تھا اُس سے مین دراصل واقف نہ تھا؟ گہوارے خانے کے متعلق تیری تجاویز مجھے ابتدا ہی سے معلوم تھین مجھے ہنسی آ رہی تھی کہ تو مُجھسے چھپا کر کوئی کام کسطرح کر سکیگا؟ مگر ایک شخص ہی جسکی نیک طرز معاشرت اور عمدہ چال چلن نے مجھے تنگ کر دیا۔ بلکہ اُس سے مجھے خوف کرنا پڑا۔ وہ کون ہے "ونسٹلو" مین نے کئی دفعہ اُس پاک طینت شخص کو فریب دینا چاہا۔ جب وہ افلاس کے سبب فاقہ مین گذارتا تھا مین آدمی کی شکل مین اسکے پاس گیا۔ اور تصویرین لیکر

روپیہ کے ذریعہ اُسکی مدد کی۔ کیونکہ مجھے یقین تھا کہ اس گئی حالت مین بھی وہ بغیر کسی معقول سبب کے مجھ سے کچھ لینا پسند نہ کریگا۔ میرا خیال تھا کہ افلاس و تنگدستی کے گڑھے سے نکلکر دفعتہً اوج اقبال پر پہونچنے کی وجہ سے غالباً وہ لہو و لعب مین گرفتار ہو جائیگا۔ مگر دنیا مین بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کرتا ہی کہ شیطان کی معرفت ملا ہوا روپیہ نیک اُمور مین صرف ہوتا ہی۔ آٹو کی نیکی اور رحمدلی کے سبب وہ اُسپر مہربان ہوا۔ جسکا نام مین نہین لے سکتا ہون اور میرے ہاتھون ملا ہوا روپیہ اُسکی نیکنامی کا باعث ٹھہرا۔

فوسٹ۔ (گھبرا کر شیطان کے چہرے سے نظر پھیرے ہوئے) "میرے لخت جگر کو تجھ مردود کے پھندے سے چھڑانے مین آٹو کامیاب ہوا۔

شیطان۔ (مایوسی کے ساتھ) "ہان بیشک وہ کامیاب ہوا لیکن مین نے بھی ہر طرح کی کوشش مین کمی نہین کی۔ ایک دفعہ اُسکو لوکریزا کے جال مین پھنسانا چاہا۔ مگر وہ آسانی کے ساتھ بچکر نکل ہی گیا اُسکے بعد کوہ ارارات تک نہ پہونچنے کے متعلق جو کوشش کی گئی۔ وہ بھی بیکار ثابت ہوئی۔ بعد ازان جزیرہ لسا مین لوکریزا کو پھر ترغیب دے کر آٹو کی فریب دہی پر آمادہ کیا۔ مگر وہان بھی ناکامی ہوئی غرض مین نے جہان جہان جال بچھائے نتیجہ مین پریشانی ہی حاصل ہوئی۔ اور آٹو الگ کا الگ ہی رہا۔ اب مین اُس سے مایوس و نا اُمید ہو گیا ہون۔ آیندہ کبھی اُسکے معاملات مین دخل نہ دونگا"

فوسٹ۔ (پریشانی سے) "یہ سب باتین مجھے سُنانے کی آخر کیا ضرورت تھی؟"

شیطان۔ (ہیبت ناک آواز سے) "مین صرف اسقدر تجھے بتا دینا چاہتا ہون کہ تو بڑا کم بخت اور شقی ہی۔ اور نیز یہ کہ خدا اُن لوگون کی تائید ضرور کرتا ہی جو خالص دل سے اُسکی اعانت کے خواستگار ہوتے ہین۔ مین اب یہ بھی کہے دیتا ہون

کہ اگر تو اس سے مدد چاہتا (جسکا نام مین اپنی ناپاک زبان پر لا نہین سکتا) تو ضرور تجھے امن نصیب ہوتا۔ اور کبھی کا میرے دام سے چھوٹ نکلتا۔ اگر آٹو کی نصیحت پر عمل کر کے کل شب ہی سے تو کسی عبادت خانہ مین جا کر مصروف دعا ہو جاتا تو کیا میرا مقدور تھا کہ تجھکو وہان سے کھینچ لانے کی جرأت کر سکون؟ نہیں ہرگز نہین۔ مین ان باتون سے تجھے اسلیے آگاہ کرتا ہون کہ یہ آخری وقت تجھپر زیادہ تلخ ہو جائے۔ اور تو یہ جان لے کہ تو نے عمدًا میری پیروی اختیار کی"

فوسٹ - (نہایت بیتاب و بیقرار ہو کر) "تو یہ کیا کہ رہا ہی؟ میری رہائی کی اُمید تھی؟ ہاے مین کیسا لعنتی ہون"

شیطان - "ہان۔ بلاشبہہ رہائی کی اُمید تھی۔ کیونکہ آسمانی رحمت نہایت وسیع اور غیر محدود ہی لیکن اب کسی طرح کی تدبیر کرنا محض بے سود ہی۔ کیونکہ دوزخ تیرے لینے کے لیے مشتاق و منتظر ہی۔ غالبًا اُس مین آج تک ایسا ملعون نہ داخل ہوا ہوگا جیسا کہ تو ہی۔ اپنی مدعا برآریون اور شہوت ناک خیالات کے پورے کرنے کے لیے تو نے کیسے کیسے آفات شہرون پر نازل کرنے کی مجھے ترغیب دی تھی؟" اور کتنی ہزار جانین تلف ہوئین؟ جسدم تیرے حکم کے بموجب کوہ یراکن پر محشر خیز طوفان برپا کیا گیا تجھے نہین معلوم کہ کسقدر لوگ جن مین اکثر معصوم بچے اور پرہیزگار بڈھے بھی تھے مبتلاے مصیبت بلکہ ہلاک ہوئے؟ سیکڑون شہر اور شہرون کی سرزمینین اس طوفان کے سبب تباہ و برباد ہو گئین اُنکے مویشی مر گئے۔ انکی لہلہاتی ہوئی کھیتیان دم کے دم مین فنا ہو گئین رہنے کے جھونپڑے بہہ کر زمین کے برابر ہو گئے۔ غرض تیری بداعمالیون کو مفصل بیان کرنے مین بہت وقت رائگان کرنا نہین چاہتا۔ مگر ہان۔ ایک سانحہ کی کیفیت تجھے ضرور یاد دلاؤنگا۔ وہ یہ کہ دنیا نا بلکہ تمام یورپ مین طاعون کی وبا جو پھیلی۔ اور

جسکے صدمے سے ہزاروں گھر بے چراغ ہو گئے۔ سب کا باعث تو ہی ہے۔ اور یہ بات بھی تو جانتا ہی ہوگا کہ تریزا کی موت کا سامان خاص تیرے ہی ہاتھوں فراہم ہوا۔ ہائے ایسی نیک نفس عورت کو جو تجھے جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھی تونے اجل کے گھاٹ اُتارا!"

فوسٹ "افسوس۔ ہزار افسوس!! اگر مین اُس منحوس دن کے پیشتر ہی مرجاتا جس مین تیرے ساتھ قول و قرار ہوا ہے تو کیا ہی خوب بات تھی"

شیطان "یہ بھی یاد رہے کہ تریزا کئی برس پیشتر ہی مر گئی ہوتی۔ ایڈا نے اُسکو زہر دیا تھا۔ لیکن میری کوششوں کی بدولت آٹو اُس زہر کا بدرقہ تریزا کو پلانے مین کامیاب ہوا۔ اور اسی سبب وہ بچ بھی گئی"

فوسٹ "ہان۔ تو معلوم ہوتا ہی کہ تیرا دل بھی رحم سے خالی نہین! کیون؟"

شیطان "چہ خوش مین جانتا بھی نہین کہ رحم و ہمدردی کہتے کسے ہین۔ تریزا کو زہر کے قاتل اثر سے بچانے مین میری یہی غرض متعلق تھی کہ اُس بیچاری کو خاص تیرے ہی ہاتھون مرنے کی مہلت دون۔ کیونکہ تیرے تیور آگے ہی سے پہچانتا تھا۔ اور مجھے معلوم تھا کہ تو کبھی نہ کبھی اور بندگان خدا کے ساتھ اپنی بیوی کے مرنے کا سامان بھی مہیا کر دیگا۔ الغرض میرا قیاس بہت ٹھیک نکلا۔ اور وہی ہوا جو مین ایک مدت سے سمجھا ہوا تھا۔ لاکھون آدمیون پر تیرے ہی سبب مختلف بلائین نازل کی گئین۔ اُن سب کا خون تیری گردن پر ہے۔ تیری خواہشات کو پورا کرتے کرتے مین تنگ آگیا۔ لہذا اب تیرا خاتمہ کر دینا ضروریات سے ہے!"

فوسٹ۔ (دوزانو بیٹھکر) "مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے۔ اس دنیا سے مجھے اسقدر جلد دور نہ کر۔ جبکہ آفتاب ابھی نکل کر اپنا نور برسا رہا ہے۔ مین

تو ہمیشہ کے لیے تیرا ہی ہوں پس ورچند سال مجھے زندگی کی مُہلت دینے مین تیرا کیا بگڑیگا؟ ہاے مجھے ایک سال نہین ایک مہینہ یا ایک ہفتہ یا ایک دن یا کم سے کم ایک ساعت کی مُہلت دے"

شیطان "اب تو شیطان کے روبرو دوزانو بیٹھا ہی تجھسے زیادہ نابکار دُنیا مین اور کون ہوگا؟ او بے حیا یہ حرکت تو صرف ایک کے سامنے جسکا نام لینے کی مجھ مین جرأت نہین ہی جائز ہی اور تو میرے مقابل کرتا ہی" یہ کہکر شیطان فوسٹ کو پکڑلے کی غرض سے آگے بڑھا۔

فوسٹ۔ (عاجزی سے) "مجھپر رحم کر۔ آہ! تھوڑی دیر اور ٹھہر جا کہ مین خوشی سے تیرے پاس آجاؤن"

شیطان "نہین مین تجھکو اسی دم اپنے قبضہ مین لونگا" ناگہان کوہ دیسودیس کے سب سے زیادہ عمیق غار سے شعلۂ آتش بلند ہوا۔ تمام پہاڑ مین زلزلہ شروع ہوگیا اور اُس بدبخت کی چیخون کی آواز سے سارے پہاڑ گونجنے لگے۔ آخرکار شیطان نے اُسکی گردن پکڑکر سر کے بھل اُس شعلۂ فشان غار مین پھینک دیا۔

چند نہایت دلچسپ اور عجیب و غریب ناول

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
خلق مجسم۔ ایک شائستہ لڑکی کی داستان	عہر	اور اچھوتا ناول۔	۸ر
حور عین۔ غدر ۵۷ء کے دو حسرتناک واقعے	عہر	جام زہر۔ نارضامندی کی شادی کا برا نتیجہ۔	عر
ماتا۔ تاریخی اور دلچسپ ناول۔	عر	راز عشق۔ خفیہ پولیس کی کارگذاریاں۔	۱۲ر
ٹھگڈم۔ سراغرسانی کے متعلق دلچسپ ناول	۱۲ر	طویلہ کی بلا بندر کے سر۔ ظریفانہ رنگ کا ناول۔	۴ر
اُلّو کی دُم فاختہ۔ ایک شرمیلے لڑکے کی ظرافت خیز داستان۔	۶ر	عیاروں کا عیار۔ سراغرسانی کے تجربات۔	عہر
کلجگ کی کھونٹی۔ دو شریر لڑکوں کی کیفیت۔	۶ر	ناشاد۔ افسانۂ عالمگیر کا ایک واقعہ۔	۱۲ر
اسرار ہند۔ قیافہ شناسی کے متعلق کارآمد سراغرسانی۔ بنگالی ناول کے ترجمے۔	۱۲ر	نئی نویلی۔ ایک پھوہڑ بیگم کا قصہ۔	۶ر
بنگالی دُلھن۔ ایک نئی دُلھن کا قصہ بیحد عبرت خیز اور کارآمد۔	۱۲ر	نئے بگڑے۔ فیشن کی زہریلی ہوا کے نقائص کا خاکہ نہایت دلآویز و عبرت انگیز۔	۶ر
روہنی۔ بیواؤں کے جذبات۔	۹ر	وقائع نادری۔ نادر شاہ کے واقعات۔	۱۲ر
مار آستین۔ رقابت کے کرشمے	۱۰ر	ہم خرما و ہم ثواب۔ نصیحت و ظرافت کو مجمع کیا گیا ہے۔	۸ر
حرمان خانم۔ نہایت کارآمد اور مفید نصیحتوں سے لبریز ہے۔	۴ر		
خوش نصیب۔ دلکش و دلفریب			

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
خواب کلکتہ ۔ دو حصہ مسلمانوں کی طرز معاشرت خصوصاً رسم مناکحت پر ایک عمدہ قصہ ۔	عہ ر	تک اودھ اخبار میں چھپتا رہا ہے ۔ چار حصہ کامل ۔ نیز علیحدہ علیحدہ بھی فروخت ہوتا ہے ۔	للعہ ر
سبز باغ ۔ مسلمانوں کی فضول خرچی اور عیاشی کا نقشہ ۔	۸ ر	سیف کمال ۔ یہ ایک تاریخی ناول ہے جس میں انگورہ پر یونانی افواج کی سابقہ یورش ہزیمت کے بعد بد حواسی وگھبراہٹ اور یونانی جاسوسوں کی کوششوں کا دلچسپ فسانہ ایک دلاویز پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے	۲ ر
سُندر شانتا عیاری اور طلسمی کا بیمثل قصہ عشقیہ دردانگیز داستان چار حصہ ہر ایک حصہ نہایت دلچسپ موقع بموقع کارآمد نصائح ۔	عا ر	ملّا زاغلول یہ ایک دلچسپ و اچھوتا ناول ہے جس میں ظرافت کی اسقدر چاشنی دی گئی ہے جو مردہ سے مردہ دل کو بھی خوش کیے بغیر نہیں رہ سکتی ہر ہر فقرہ نہایت دلچسپ و پرلطف انگیز اور پھر سب سے زیادہ لطف یہ ہے کہ یہ ناول محض مذاقیہ ہی نہیں بلکہ نتیجہ خیز بھی ہے جسمیں پیرایہ سالی کی ہمسائیوں کی ایک نہایت دلکش تصویر کھینچی گئی ہے از تصنیف منشی عبد الباری صاحب آسی قیمت	۱۲ ر
بزم اکبری دربار اکبری کے واقعات عشق عبرت نصیحت وغیرہ کا خزانہ از منشی موہن لال صاحب فہم لکھنوی قیمت دو حصہ ۔	عہ ر		
مکّاری کا پتلہ عیّاری اور سراغرسانی کے متعلق نہایت دلچسپ افسانہ ۔	عر		
اندر موہنی ۔ ایک اچھوتے خیال کا پُراسرار ناول جس میں عشقیہ واقعات ۔ طلسمی عجائب ۔ سحر و عیاری کے غرائب کا مکمل طریقہ پر خاکہ کھینچا گیا ہے اور مدت			

نام کتاب	قیمت
روز الیمبرٹ۔ اول۔	عہ/
" دوم۔	عا/
ناول اسرار لیکر ڈمینسر کا بامحاورہ اور سلیس ترجمہ جس با عصمت اور حسین زنانہ لیڈیون کے دلی جذبات کا خاکہ حیرت انگیز نیرنگیون اور انقلاب کی عبرت انگیز تصویر۔	عہ/
دیگر ولنسیڈا عقل کو چکر مین ڈالنے والے رازون کا خزانہ ہے شیطانی فریب اور اُن سے بچنے کے طریق اور اچھے انجام سمندر اور جزائر کی سیر موقع بہ موقع تصاویر۔	عہ ۱۲/
شام جوانی حصہ اول مسٹر رینالڈ کے ناولون مین یہ مشہور ناول ہے جس مین مصنف نے اپنا زور قلم دکھایا ہے مگر مترجم نے بھی اُردو کے سانچے مین ڈھال کر اُسنے اُردو کا بہترین ناول ثابت کردیا ہے قصہ کی دلچسپی کے ساتھ عبارت کی روانی وغیرہ قابل مدد داد ہے مترجمہ منشی نوبت رائے صاحب نظر مرحوم اڈیٹر اودھ اخبار۔	عا/

نام کتاب	قیمت
ایضاً حصہ دویم۔	عہ/
دھوکا یا طلسمی فانوس۔ اس مین بھی قصہ کو نہایت عبرت انگیز پیرایہ مین بیان کیا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ اگر انسان کو تمام دنیا کے راز معلوم ہوجائین تو اُسکا کیا نتیجہ ہے اور وہ کیا کرسکتا ہے اور کیسی مالایطاق تکلیف مین پھنس جاتا ہے اسپر جو اسکے مترجم منشی سجاد حسین صاحب اڈیٹر اودھ پنچ نے ظرافت کی چاشنی دی ہے اُس سے اُسکی عبارت مین اور گلکاری پیدا ہوگئی ہے۔	عہ ۱۲/
دیگر مصنفون کے انگریزی ناولون کے ترجمے	
تسخیر الیور گولڈ اسمتھ کے مشہور ناشی اسٹوپس کا عمدہ اور سلیس ترجمہ۔	۸/
ترجمہ اُردو ناول ارنسٹ مالٹروورس والاالیس انگلستان کے بہترین اور مشہور ناولسٹ لارڈ لٹن صاحب کے ناول کا ترجمہ	

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
جس مین حسن و عشق ... وغیرہ کی نئے رنگ و روشنی سے تصویرین کھینچی گئی ہین کامل سہ حصہ	عہر	ایک حسینہ جوان جہان عورت کا اچانک اپنے شوہر سے جدا ہوکر بدمعاشون کے جال مین پڑنے اور طرح طرح کی اذیتون کے بعد بھی اپنی عصمت کو قائم رکھنے کا قصہ بیان کیا گیا ہے اسکے نتائج نہایت دلخوش کن دکھائے گئے ہین۔	عہر
جذبۂ عشق - ایک وحشی قوم کی لڑکی کی دردبھری داستان جسکی ہوشیاری اور جرأت کے بعد ایک وحشی قوم نے انسانیت کا جامہ پہنا۔	۶/	قصۂ حاجی بابا اصفہانی - ایڈونچرز آف دی حاجی بابا اصفہانی کا ترجمہ جس مین ایرانیون کے [illegible] ایک [illegible] معاشرت علم ادب سیاحت جغرافیہ کا حال بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ کھانے کمانے کے بہت سے نسخے درج ہین غرضکہ یہ کتاب بڈھون کی دستگیر جوانون کو ایک ناصح مشفق بچون کے لیے دل لگی کا ذریعہ ہے۔	عہر
خون ناحق - پولس کی کاروائی اور سراغرسانی کے حالات دکھاکر ثابت کیا ہے کہ خون ناحق بغیر رنگ لائے نہین رہتا تمام واقعات مین دلچسپی کا سلسلہ قائم رکھا گیا ہے۔	۱۰/	کرشمۂ تقدیر - اس مین ایک پاکدامن عفت مآب شہزادے کی عجیب و غریب روئداد بیان کی گئی ہے۔	۱۲/
شاہد طرار - ایک فرنچ ناول کا ظریفانہ ترجمہ جس مین نام بھی اردو لکھے گئے ہین۔	۶/		
طلسم خیالات - یعنے افسانہ نیک دیجنتا جسکی عام مقبولیت کا یہ ثبوت ہے کہ پہلے بنگلہ مین ترجمہ ہوا پھر اردو مین ترجمہ کیا گیا۔	۱۱/		
فسانۂ مفقود الخبر جس مین			